اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے،
پھر کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟ (القرآن)

ترجمان القرآن

برصغیر کی بلند پایہ تفسیر ترجمان القرآن سے ماخذ قرآن حکیم کا مبسوط ترجمہ

مترجم
امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ

ترتیب وتدوین
ابوالفضل نوراحمد

ناشر
حکمتِ قرآن اِنسٹیٹیوٹ

سورة فاتحه مکی هے اور یه سات آیات هیں

آیاتها ٧ (١) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ (٥) رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١

(١) ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کی لیے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢

(٢) جو رحمت والا ہے اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣

(٣) جو اس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصہ میں آئے گا۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤

(۴) (خدایا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥

(۵) (خدایا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝٦

(٦) وہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧ ع ١ ٧

(٧) ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

منزل ١

آیاتہا ٢٨٦ (٢) سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ (٨٧) رکوعاتہا ٤٠

سورة البقرہ مدنی ہے اور یہ دو سو چھیاسی آیتیں اور چالیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ①

(١) الف، لام، میم

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ②

(٢) یہ الکتاب ہے اس میں کوئی شبہ نہیں، متقی انسانوں پر (سعادت کی) راہ کھولنے والی۔

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③

(٣) (متقی انسان وہ ہیں) جو غیب (کی حقیقتوں) پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ روزی انہیں دے رکھی ہے اسے (نیکی کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ④

(٤) نیز وہ لوگ جو اس (سچائی) پر ایمان رکھتے ہیں جو تم پر (یعنی پیغمبر اسلام پر) نازل ہوئی ہے اور ان تمام (سچائیوں) پر جو تم سے پہلے (یعنی پیغمبر اسلام سے پہلے) نازل ہو چکی ہیں اور (ساتھ ہی) آخرت (کی زندگی) کے لیے بھی ان کے اندر یقین ہے۔

الجزء ١ | معانقة

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝٥

(۵) تو یقیناً یہی لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کے (ٹھیرائے) راستے پر ہیں اور یہی ہیں (دنیا اور آخرت میں) کامیابی پانے والے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٦

(۶) (لیکن) وہ لوگ جنھوں نے (ایمان کی جگہ) انکار کی راہ اختیار کی (اور سچائی کے سننے اور قبول کرنے کی استعداد کھودی) تو (ان کے لیے ہدایت کی تمام صدائیں بیکار ہیں۔) تم انہیں (انکارِ حق کے نتائج سے) خبردار کرو یا نہ کرو وہ ماننے والے نہیں

خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰٓ أَبْصَٰرِهِمْ غِشَٰوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝٧ ع ١ ١

(۷) ان کے دلوں اور کانوں پر اللہ نے مہر لگادی اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا، سو (جن لوگوں نے اپنا یہ حال بنالیا ہے وہ کبھی ہدایت نہیں پاسکتے، کامیابی کی جگہ) ان کے لیے عذاب جاں کاہ ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۝٨ وقف لازم

(۸) (ان دو قسموں کے آدمیوں کے علاوہ) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ مؤمن نہیں

يُخَٰدِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝٩

(۹) وہ (ایمان کا دعویٰ کرکے) اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکا دیتے ہیں، حالانکہ وہ خود ہی دھوکے میں پڑے ہیں، اگرچہ (جہل وسرکشی سے) اس کا شعور نہیں رکھتے۔

فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝١٠

(۱۰) ان کے دلوں میں (انکار کا) روگ ہے۔ پس اللہ نے (دعوتِ حق کامیاب کرکے) انہیں اور زیادہ روگی کر دیا اور ان کے لیے عذاب جاں کاہ ہوگا، اس لیے کہ اپنی نمائش میں سچے نہیں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِى الْأَرْضِ قَالُوٓا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝١١

(۱۱) اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں خرابی نہ پھیلاؤ (اور بدعملیوں سے باز آجاؤ) تو کہتے ہیں: (ہمارے کام خرابی کا باعث کیسے ہوسکتے ہیں) ہم تو سنوارنے والے ہیں۔

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۝١٢

(۱۲) یاد رکھو! یہی لوگ ہیں جو خرابی پھیلانے والے ہیں، اگرچہ (جہل وسرکشی سے اپنی حالت کا) شعور نہیں رکھتے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ
قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ
اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾

(١٣) اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے: ایمان کی راہ اختیار کرو جس طرح اور لوگوں نے اختیار کی ہے تو کہتے ہیں: کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح (یہ) بے وقوف آدمی ایمان لے آئے ہیں؟ (یعنی جس طرح ان لوگوں نے بے سروسامانی ومظلومی کی حالت میں دعوت حق کا ساتھ دیا، اسی طرح ہم بھی بیوقوف بن کر ساتھ دے دیں؟) یادرکھو فی الحقیقت یہی لوگ بے وقوف ہیں، اگرچہ (جہل وغرور کی سرشاری میں اپنی حالت کا) شعور نہیں رکھتے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا
خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ
اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٤﴾

(١٤) اور جب یہ لوگ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو (دعوت حق پر) ایمان لاچکے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لائے، لیکن جب اپنے شیطانوں کے ساتھ اکیلے میں بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم تمھارے ساتھ ہیں اور ہمارا اظہار ایمان، اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ہم تمسخر کرتے تھے۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ
طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾

(١٥) (یہ لوگ ایمان کے معاملے میں تمسخر کرتے ہیں، حالانکہ) حقیقت یہ ہے کہ خود انہیں کے ساتھ تمسخر ہو رہا ہے کہ اللہ (کے قانون) نے رسی ڈھیلی چھوڑ رکھی ہے اور سرکشی (کے طوفان) میں بہکے چلے جا رہے ہیں۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾

(١٦) (یقین کرو!) یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کی بدلے گمراہی مول لی، لیکن نہ تو ان کی تجارت فائدہ مند نکلی نہ ہدایت ہی پر قائم رہے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ
فَلَمَّآ اَضَاۗءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ
بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا
يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾

(١٧) ان لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی (رات کی تاریکی میں بھٹک رہا تھا، اس) نے (روشنی کی لیے) آگ سلگائی، لیکن جب (آگ سلگ گئی اور اس کے شعلوں سے) آس پاس روشن ہو گیا تو قدرت الٰہی سے ایسا ہوا کہ (اچانک شعلے بجھ گئے اور) روشنی جاتی رہی، نتیجہ یہ نکلا کہ روشنی کے بعد پھر اندھیرا چھا گیا اور آنکھیں اندھی ہو کر رہ گئیں کہ کچھ سجھائی نہیں دیتا

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿١٨﴾

(١٨) بہرے، گونگے، اندھے ہو کر رہ گئے (جن لوگوں کی محرومی وشقاوت کا یہ حال ہے) وہ کبھی اپنی گم گشتگی سے لوٹ نہیں سکتے۔

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ
وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ

(١٩) یا پھر ان لوگوں کی مثال ایسی سمجھو جیسے آسمان سے پانی کا برسنا کہ اس کے ساتھ کالی گھٹائیں، بادلوں کی گرج اور بجلی کی چمک ہوتی ہے۔ (فرض کرو! دنیا

اَذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

پانی کے لیے بے قرار تھی، اللہ نے اپنی رحمت سے بارش کا سماں باندھ دیا تو اب ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ بارش کی برکتوں کی جگہ صرف اس کی ہول ناکیاں ہی ان کے حصے میں آئی ہیں) بادل جب زور سے گرجتے ہیں تو موت کا ڈر انہیں دہلا دیتا ہے (اس کی گرج تو روک سکتے نہیں) اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے لگتے ہیں، حالانکہ (اگر بجلی گرنے والی ہی ہو تو ان کے کان بند کر لینے سے رک نہیں جائے گی اللہ کی قدرت تو (ہر حال میں) منکروں کو گھیرے ہوئے ہے۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَاۤ اَضَاۤءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَاۤءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ ع ۲

(۲۰) (جب) بجلی (زور سے چمکتی ہے تو ان کی خیرگی کا یہ حال ہوتا ہے گویا) قریب ہے کہ بینائی اچک لے۔ اس کی چمک سے جب فضا روشن ہو جاتی ہے تو دو چار قدم چل لیتے ہیں، جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو (ٹھٹک کر) رک جاتے ہیں۔ اگر اللہ چاہے تو یہ بالکل بہرے اندھے ہو کر رہ جائیں۔ (اور) یقیناً! اللہ ہر بات پر قادر ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾

(۲۱) اے افراد نسل انسانی! اپنے پروردگار کی عبادت کرو (اس پروردگار کی) جس نے تمہیں پیدا کیا، اور ان سب کو بھی پیدا کیا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں (اور اس لیے پیدا کیا) تاکہ اس کی نافرمانی سے بچو۔

الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاۤءَ بِنَاۤءً ۖ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۤءِ مَاۤءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

(۲۲) وہ پروردگار عالم جس نے تمہارے لیے زمین فرش کی طرح بچھا دی اور آسمان کو چھت کی طرح بلند کر دیا۔ اور (پھر تم دیکھ رہے ہو کہ وہی ہے) جو آسمان سے پانی برساتا ہے جس سے زمین شاداب ہو جاتی ہے اور طرح طرح کے پھل تمہاری غذا کے لیے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس (جب خالقیت اسی کی خالقیت ہے اور ربوبیت اسی کی ربوبیت تو) ایسا نہ کرو کہ اس کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو شریک اور ہم پایہ بناؤ اور تم جانتے ہو (کہ اس کے سوا کوئی نہیں ہے)

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۖ وَادْعُوْا شُهَدَاۤءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾

(۲۳) اور (دیکھو!) اگر تمہیں اس (کلام) کی سچائی میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے (یعنی پیغمبر اسلام) پر نازل کیا ہے تو (اس کا فیصلہ بہت آسان ہے۔ اگر یہ محض ایک انسانی دماغ کی بناوٹ ہے تو تم بھی انسان ہو، زیادہ نہیں) اس کی سی ایک سورت ہی بنا لاؤ، اور اللہ کے سوا جن (طاقتوں) کو تم نے اپنا

حمایتی سمجھ رکھا ہے ان سب کو بھی اپنی مدد کے لیے بلالو (اگر تم سچے ہو)

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ
الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ
اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

(۲۴) پھر اگر تم ایسا نہ کرسکو اور (حقیقت یہ ہے کہ) کبھی نہ کرسکو گے تو اس آگ کے عذاب سے ڈرو (جو لکڑی کی جگہ) انسان اور پتھر کے ایندھن سے سلگتی ہے (اور) منکرین حق کے لیے تیار ہے۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ
رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ
قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَاۤ
اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾

(۲۵) (لیکن ہاں) جن لوگوں نے (انکار و سرکشی کی جگہ) ایمان کی راہ اختیار کی اور ان کے کام بھی اچھے ہوئے تو ان کے لیے (آگ کی جگہ ابدی راحت کے) باغوں کی بشارت ہے (سرسبز و شاداب باغ) جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اس لیے وہ کبھی خشک ہونے والے نہیں۔) جب کبھی ان باغوں کا کوئی پھل ان کے حصے میں آئے گا (یعنی بہشتی زندگی کی کوئی نعمت ان کے حصے میں آئے گی) تو بول اٹھیں گے: یہ تو وہ نعمت ہے جو پہلے ہمیں دی جاچکی ہے (یعنی نیک عملی کا وہ اجر ہے جس کے ملنے کی ہمیں دنیا میں خبر دی جاچکی ہے) اور (یہ اس لیے کہیں گے کہ) باہم دگر ملتی جلتی ہوئی چیزیں ان کی سامنے آئیں گی (یعنی جیسا کچھ ان کا عمل تھا ٹھیک ویسی ہی بہشتی زندگی کی نعمت بھی ہوگی)۔ علاوہ بریں ان کے لیے نیک اور پارسا بیویاں ہوگی اور ان کی راحت ہمیشگی کی راحت ہوگی (کہ اسے کبھی زوال نہیں)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا
بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ
بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ
بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ﴿۲۶﴾

وقف لازم

(۲۶) اللہ (کا کلام جو انسانوں کو ان کی سمجھ کے مطابق مخاطب کرنا چاہتا ہے) اس بات سے نہیں جھجکتا کہ کسی (حقیقت کے سمجھانے کے لیے کسی حقیر سے حقیر چیز کی) مثال سے کام لے، مثلاً مچھر کی یا اس سے بھی زیادہ کسی حقیر چیز کی۔ پس جو لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ (مثالیں سن کر ان کی دانائی میں غور کرتے ہیں اور) جان لیتے ہیں کہ یہ جو کچھ ہے ان کے پروردگار کی طرف سے ہے۔ لیکن جن لوگوں نے انکار حق کی راہ اختیار کی ہے تو وہ (جہل اور کج فہمی سے حقیقت نہیں پاسکتے۔ وہ) کہتے ہیں: بھلا ایسی مثال بیان کرنے سے اللہ کا مطلب کیا ہوسکتا ہے؟ پس کتنے ہی انسان ہیں جن کے حصے میں اس سے گمراہی آئے گی اور کتنے ہی ہیں جن پر (اس کی سمجھ بوجھ سے) راہ (سعادت) کھل جائے گی اور (خدا کا

قانون یہ ہے کہ) وہ گم راہ نہیں کرتا مگر انہیں لوگوں کو جو (ہدایت کی تمام حدیں توڑ کر) فاسق ہوگئے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

(۲۷) (فاسق کون ہیں؟ فاسق وہ ہیں) جو احکام الٰہی کی اطاعت کا عہد کر کے پھر اسے توڑ ڈالتے ہیں اور جن رشتوں کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے ان کے کاٹنے میں بے باک ہیں اور (اپنی بدعملیوں اور سرکشیوں سے) ملک میں فساد پھیلاتے ہیں۔ (سو جن لوگوں کی شقاوتوں کا یہ حال ہے وہ ہمیشہ گمراہی کی چال ہی چلیں گے اور فی الحقیقت) یہی لوگ ہیں جن کے لیے سراسر نامرادی اور نقصان ہے۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

(۲۸) (اے افراد نسل انسانی!) تم کس طرح اللہ سے (اور اس کی عبادت سے) انکار کر سکتے ہو جب کہ حالت یہ ہے کہ تمہارا وجود نہ تھا اس نے زندگی بخشی، پھر وہی ہے جو زندگی کے بعد موت طاری کرتا ہے اور موت کے بعد دوبارہ زندگی بخشے گا اور بالآخر تم سب کو اسی کے حضور لوٹنا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ ع۳

(۲۹) (اور دیکھو!) یہ اسی (پروردگار) کی کارفرمائی ہے کہ اس نے زمین کی ساری چیزیں تمہارے لیے پیدا کیں (تاکہ جس طرح چاہو ان سے کام لو) پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور سات آسمان درست کر دیے (جن سے طرح طرح فوائد تمہیں حاصل ہوتے ہیں) اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

(۳۰) اور (اے پیغمبر! اس حقیقت پر غور کرو) جب ایسا ہوا تھا کہ تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے عرض کیا: کیا ایسی ہستی کو خلیفہ بنایا جا رہا ہے جو زمین میں خرابی پھیلائے گی اور خوں ریزی کرے گی؟ حالانکہ ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہوئے تیری پاکی و قدوسی کا اقرار کرتے ہیں (تیری مشیت برائی سے پاک اور تیرا کام نقصان سے منزہ ہے) اللہ نے کہا: میری نظر جس حقیقت پر ہے تمہیں اس کی خبر نہیں۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ

(۳۱) (پھر جب ایسا ہوا کہ مشیت الٰہی نے جو کچھ چاہا ظہور میں آ گیا) اور آدم نے (یہاں تک معنوی ترقی کی کہ) تعلیم الٰہی سے تمام چیزوں کے نام معلوم کر

هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝٣١

لیے تو اللہ نے فرشتوں کے سامنے وہ (تمام حقائق) پیش کر دیے اور فرمایا: اگر تم اپنے شبہ میں درستی پر ہو تو بتاؤ ان (حقائق) کے نام کیا ہیں؟

قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ۝٣٢

(۳۲) فرشتوں نے عرض کیا: خدایا ساری پاکیاں اور بڑائیاں تیرے ہی لیے ہیں۔ ہم تو اتنا جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں سکھلا دیا ہے، علم تیرا علم ہے اور حکمت تیری حکمت۔

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۚ فَلَمَّاۤ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۙ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۙ وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ۝٣٣

(۳۳) (جب فرشتوں نے اس طرح اپنے عجز کا اعتراف کر لیا تو) حکم الٰہی ہوا: اے آدم! تم (اب) فرشتوں کو ان (حقائق) کے نام بتا دو۔ جب آدم نے بتا دیے تو اللہ نے فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا؟ کہ آسمان اور زمین کے تمام غیب مجھ پر روشن ہیں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو وہ بھی میرے علم میں ہے اور جو کچھ تم چھپاتے تھے وہ بھی مجھ سے مخفی نہیں۔

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡٓا اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰى وَاسۡتَكۡبَرَ ۖ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝٣٤

(۳۴) اور (پھر دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا: آدم کے آگے سربسجود ہو جاؤ۔ وہ جھک گئے، مگر ابلیس کی گردن نہیں جھکی، اس نے نہ مانا اور گھمنڈ کیا اور حقیقت یہ ہے کہ وہ منکروں میں سے تھا۔

وَقُلۡنَا يٰٓـاٰدَمُ اسۡكُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُكَ الۡجَـنَّةَ وَكُلَا مِنۡهَا رَغَدًا حَيۡثُ شِئۡتُمَا ۖ وَلَا تَقۡرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوۡنَا مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝٣٥

(۳۵) پھر (ایسا ہوا کہ) ہم نے آدم سے کہا: اے آدم! تو اور تیری بیوی دونوں جنت میں رہو، جس طرح چاہو کھاؤ پیو، امن چین کی زندگی بسر کرو، مگر (دیکھو!) وہ جو ایک درخت ہے تو کبھی اس کے پاس بھی نہ بھٹکنا۔ اگر تم اس کے قریب گئے تو (نتیجہ یہ نکلے گا کہ) حد سے تجاوز کر بیٹھو گے اور ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جو زیادتی کرنے والے ہیں۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيۡطٰنُ عَنۡهَا فَاَخۡرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيۡهِ ۖ وَقُلۡنَا اهۡبِطُوۡا بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ۝٣٦

(۳۶) پھر (ایسا ہوا کہ) شیطان کے وسوسہ اندازی نے ان دونوں کے قدم ڈگمگا دیے اور یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ جیسی کچھ (راحت و سکون کی) زندگی بسر کر رہے تھے، اس سے نکلنا پڑا۔ خدا کا حکم ہوا: یہاں سے نکل جاؤ۔ تم میں سے ہر وجود دوسرے کا دشمن ہے۔ اب تمہیں (جنت کی جگہ) زمین میں رہنا ہے اور ایک خاص وقت تک کے لیے (جو علم الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے) اس سے فائدہ اٹھانا ہے

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝٣٧

(۳۷) پھر (ایسا ہوا کہ) آدم، نے اپنے پروردگار کی تعلیم سے چند کلمات معلوم کر لیے (جن کی لیے اس کے حضور قبولیت تھی) پس اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی اور بلاشبہ وہی ہے جو رحمت سے، درگذر کرنے والا ہے (اور اس کی درگذر کی کوئی انتہا نہیں)

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٣٨

(۳۸) (آدم کی توبہ قبول ہوگئی اور) ہمارا حکم ہوا: اب تم سب یہاں سے نکل چلو (اور جس نئی زندگی کا دروازہ تم پر کھولا جا رہا ہے اسے اختیار کرو) لیکن (یاد رکھو!) جب کبھی ایسا ہوگا کہ ہماری جانب سے تم پر راہ (حق) کھولی جائے گی تو (تمہارے لیے دو ہی راہیں ہوں گی) جو کوئی ہدایت کی پیروی کرے گا اس کے لیے کسی طرح کا کھٹکا اور غمگینی نہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ ع
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٣٩

(۳۹) جو کوئی انکار کرے گا اور ہماری نشانیاں جھٹلائے گا وہ دوزخی گروہ میں سے ہوگا، ہمیشہ عذاب میں رہنے والا

يٰبَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ فَارْهَبُوْنِ ۝٤٠

(۴۰) اے بنی اسرائیل! میری نعمت یاد کرو، وہ نعمت جس سے میں نے تمہیں سرفراز کیا تھا۔ اور (دیکھو!) اپنا عہد پورا کرو (جو ہدایت قبول کرنے اور اس پر کاربند ہونے کا عہد ہے) میں بھی اپنا عہد پورا کروں گا (جو ہدایت پر کاربند ہونے والوں کے لیے کامرانی و سعادت کا عہد ہے) اور (دیکھو!) میرے سوا کوئی نہیں۔ پس دوسروں سے نہیں، صرف مجھ ہی سے ڈرو۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ۝٤١

(۴۱) اور اس کلام پر ایمان لاؤ جو میں نے نازل کیا ہے اور جو اس کلام کی تصدیق کرتا ہوا نمایاں ہوا ہے جو تمہارے پاس (پہلے سے) موجود ہے۔ اور ایسا نہ کرو کہ اس کے انکار میں (شقاوت کا) پہلا قدم جو اٹھے وہ تمہارا ہو اور میری آیتوں کو حقیر رقم کے بدلے نہ بیچو اور (دیکھو!) میرے سوا کوئی نہیں۔ پس میری نافرمانی سے بچو۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٤٢

(۴۲) اور ایسا نہ کرو کہ حق کو باطل کے ساتھ ملا کر مشتبہ بنا دو اور حق کو چھپاؤ، حالانکہ تم جانتے ہو (حقیقت حال کیا ہے)

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾

(۴۳) نماز قائم کرو (جس کی حقیقت تم نے کھودی ہے) زکوٰۃ ادا کرو (جس کا تم میں اخلاص باقی نہیں رہا) اور جب اللہ کے حضور جھکنے والے جھکیں تو ان کے ساتھ تم بھی سرِ نیاز جھکا دو۔

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتٰبَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾

(۴۴) تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو مگر خود اپنی خبر نہیں لیتے (کہ تمہارے کاموں کا کیا حال ہے!) حالانکہ خدا کی کتاب تمہارے پاس ہے اور ہمیشہ تلاوت کرتے رہتے ہو۔ (افسوس تمہاری عقلوں پر!) کیا اتنی موٹی سی بات بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِينَ ﴿٤٥﴾

(۴۵) اور (دیکھو!) صبر اور نماز (کی قوتوں) سے (اپنی اصلاح میں) مدد لو لیکن نماز ایک ایسا عمل ہے جو (انسان کی راحت طلب طبیعت پر) بہت ہی کٹھن گزرتا ہے، البتہ جن لوگوں کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں

الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلٰقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ﴿٤٦﴾ ع

(۴۶) (اور) جو سمجھتے ہیں انہیں اپنے پروردگار سے ملنا اور (بالآخر) اس کے حضور لوٹنا ہے تو ان پر یہ عمل کٹھن نہیں ہو سکتا۔

يٰبَنِىٓ إِسْرٰٓءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِىٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿٤٧﴾

(۴۷) اے بنی اسرائیل! میری نعمتیں یاد کرو جن سے میں نے تمہیں سرفراز کیا تھا اور (خصوصاً) یہ (نعمت) کہ دنیا کی قوموں پر تمہیں فضیلت دی تھی۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفٰعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٤٨﴾

(۴۸) اس دن کی پکڑ سے ڈرو جب کہ (انسان کی کوئی کوشش بھی اسے برے کاموں کے نتیجوں سے نہیں بچا سکے گی)۔ (اس دن) نہ تو کوئی انسان دوسرے انسان کے کام آئے گا، نہ کسی کی سفارش سنی جائے گی، نہ کسی طرح کا بدلا قبول کیا جائے گا اور نہ کہیں سے کسی طرح کی مدد ملے گی۔

وَإِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِي ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿٤٩﴾

(۴۹) اور (اپنی تاریخ حیات کا وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمہیں خاندان فرعون (کی غلامی) سے، جنھوں نے تمہیں نہایت سخت عذاب میں ڈال رکھا تھا، نجات دی تھی۔ وہ تمہارے لڑکوں کو بے دریغ ذبح کر ڈالتے (تا کہ تمہاری نسل نابود ہو جائے) اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے (تا کہ حکمراں قوم کی لونڈیاں بن کر زندگی بسر کریں) اور فی الحقیقت اس صورت حال میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے بڑی ہی آزمائش تھی۔

وَاِذۡ فَرَقۡنَا بِكُمُ الۡبَحۡرَ فَاَنۡجَيۡنٰكُمۡ وَاَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

(۵۰) اور (پھر وہ وقت یاد کرو) جب (تم مصر سے نکلے تھے اور فرعون تمہارا تعاقب کر رہا تھا) ہم نے سمندر کا پانی اس طرح الگ الگ کر دیا کہ تم بچ نکلے، مگر فرعون کا گروہ غرق ہو گیا اور تم (کنارے پر کھڑے) دیکھ رہے تھے۔

وَاِذۡ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰٓى اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۵۱﴾

(۵۱) اور (پھر وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں والا وعدہ کیا تھا۔ پھر (جب ایسا ہوا کہ وہ چالیس دن کے لیے تمہیں چھوڑ کر پہاڑ پر چلا گیا تو اس کے جاتے ہی) تم نے ایک بچھڑے کی پرستش اختیار کر لی اور تم راہ حق سے ہٹ گئے تھے۔

ثُمَّ عَفَوۡنَا عَنۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۵۲﴾

(۵۲) (یہ تمہاری بڑی ہی گمراہی تھی) لیکن ہم نے اس واقعہ کے بعد (اپنی رحمت سے) درگذر کی تاکہ اللہ کی بخشایشوں کی قدر کرو۔

وَاِذۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَالۡفُرۡقَانَ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۵۳﴾

(۵۳) (اور (پھر وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب ہم نے (چالیس راتوں والا وعدہ پورا کیا تھا اور) موسیٰ کو الکتاب (یعنی توراۃ) اور الفرقان (یعنی حق و باطل میں امتیاز کرنے والی قوت) عطا فرمائی تھی، تاکہ تم پر (سعادت وفلاح کی) راہ کھل جائے

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنَّكُمۡ ظَلَمۡتُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ بِاتِّخَاذِكُمُ الۡعِجۡلَ فَتُوۡبُوۡٓا اِلٰى بَارِئِكُمۡ فَاقۡتُلُوۡٓا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ عِنۡدَ بَارِئِكُمۡ ؕ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵۴﴾

(۵۴) اور (پھر وہ وقت) جب موسیٰ (کتاب الٰہی کا عطیہ لے کر پہاڑ سے اترا تھا اور تمہیں ایک بچھڑے کی پوجا میں سرگرم دیکھ کر) پکار اٹھا تھا: اے میری قوم! (افسوس! تمہاری حق فراموشی پر) تم نے بچھڑے کی پوجا کر کے خود اپنے ہاتھوں اپنے کو تباہ کر دیا ہے۔ پس چاہیے کہ اپنے خالق کے حضور توبہ کرو اور (گوسالہ پرسی کے بدلے) اپنی جانوں کو قتل کرو۔ اسی میں خدا کے نزدیک تمہارے لیے بہتری ہے۔ چنانچہ تمہاری توبہ قبول کر لی گئی اور اللہ بڑی ہی رحمت والا اور رحمت سے، درگذر کرنے والا ہے

وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهۡرَةً فَاَخَذَتۡكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۵﴾

(۵۵) اور (پھر وہ واقعہ یاد کرو) جب تم نے کہا تھا: اے موسیٰ! ہم کبھی تم پر یقین کرنے والے نہیں جب تک کہ کھلے طور پر اللہ کو (تم سے بات کرتا ہوا) نہ دیکھ لیں۔ پھر (تمہیں یاد ہے کہ اس گمراہانہ جسارت کا نتیجہ کیا نکلا تھا، یہ نکلا تھا کہ) بجلی کے کڑاکے نے (اچانک) آگھیرا اور تم نظر اٹھائے تک رہے تھے۔

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾

(۵۶) پھر ہم نے تمہیں اس حلاکت کے بعد (دوبارہ) اٹھا کھڑا کیا تاکہ اپنے آپ کو نعمت الٰہی کا قدر شناس ثابت کرو۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

(۵۷) اور (پھر جب ایسا ہوا تھا کہ صحراء سینا کی بے آب وگیاہ سرزمین میں دھوپ کی شدت اور غذا کے نہ ملنے سے تم ہلاک ہوجانے والے تھے تو) ہم نے تمہارے سروں پر ابر کا سایہ پھیلا دیا اور من اور سلویٰ کی غذا فراہم کردی (تم سے کہا گیا) خدا نے تمہاری غذا کے لیے جو اچھی چیزیں مہیا کردی ہیں انہیں بفراغت کھاؤ اور کسی طرح کی تنگی محسوس نہ کرو (لیکن اس پر بھی تم اپنی بدعملیوں سے باز نہ آئے۔ غور کرو!) تم نے اپنی (ناشکریوں سے) ہمارا کیا بگاڑا، خود اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

(۵۸) اور (پھر کیا؟ اس وقت کی یاد بھی تمہارے اندر عبرت پیدا نہیں کرسکتی) جب (ایک شہر کی آبادی تمہارے سامنے تھی اور) ہم نے حکم دیا تھا کہ اس آبادی میں (فتح مندانہ) داخل ہوجاؤ اور پھر کھاؤ پیو۔ آرام چین کی زندگی بسر کرو۔ لیکن جب شہر کے دروازے میں قدم رکھو تو تمہارے سر اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہوں اور تمہاری زبانوں پر توبہ واستغفار کا کلمہ جاری ہو کہ "حطۃ، حطۃ" (خدایا! ہمیں گناہوں کی آلودگی سے پاک کردے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو) اللہ تمہاری خطائیں معاف کردے گا اور (اور اس کا قانون یہی ہے کہ) نیک کردار انسانوں کے اعمال میں برکت دیتا ہے اور ان کے اجر میں فراوانی ہوتی رہتی ہے۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع ۶ ۱۳ ۶

(۵۹) لیکن (پھر ایسا ہوا کہ) تم میں سے ان لوگوں نے جن کی راہ ظلم وشرارت کی راہ تھی، خدا کی بتلائی ہوئی بات ایک دوسری بات سے بدل ڈالی (اور عجز و عبودیت کی جگہ غفلت وغرور میں مبتلا ہوگئے) نتیجہ یہ نکلا کہ ظلم وشرارت کرنے والوں پر ہم نے آسمان سے عذاب نازل کیا اور یہ ان کی نافرمانیوں کی سزا تھی۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

(۶۰) اور (پھر وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی طلب کیا تھا اور ہم نے حکم دیا تھا: اپنی لاٹھی سے پہاڑ کی چٹان پر ضرب لگاؤ (تم دیکھو گے کہ پانی تمہارے لیے موجود ہے۔ موسیٰ نے اس حکم کی تعمیل کی) چنانچہ بارہ

مَشْرَبَهُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۶۰

چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے اپنے اپنے پانی لینے کی جگہ معلوم کر لی۔ (اس وقت تم سے کہا گیا تھا) کھاؤ پیو، خدا کی بخشائش سے فائدہ اٹھاؤ اور اس سرزمین میں جھگڑا فساد نہ کرو۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ
وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّاۗىِٕهَا
وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۭ قَالَ
اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ
خَيْرٌ ۭ اِھْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا
سَاَلْتُمْ ۭ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ
وَالْمَسْكَنَةُ ۤ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۭ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا
عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝۶۱ ع

(۶۱) اور (پھر دیکھو! تمہاری تاریخ حیات کا وہ واقعہ بھی کس درجہ عبرت انگیز ہے) جب تم نے موسیٰ سے کہا تھا ہم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک ہی طرح کے کھانے پر قناعت کر لیں پس اپنے پروردگار سے دعا کرو ہمارے لیے وہ تمام چیزیں پیدا کر دی جائیں جو زمین کی پیداوار ہیں: سبزی، ترکاری، گیہوں، دال، پیاز، لہسن، (وغیرہ جو مصر میں ہم کھایا کرتے تھے) موسیٰ نے یہ سن کر کہا (افسوس تمہاری غفلت اور بے حسی پر!) کیا تم چاہتے ہو ایک ادنیٰ سی بات کے لیے (یعنی غذا کی لذت کے لیے) اس (مقصد عظیم) سے دست بردار ہو جاؤ جس میں (بڑی ہی) خیر و برکت ہے (یعنی قومی آزادی و سعادت سے؟ اچھا، اگر تمہاری غفلت و بدبختی کا یہی حال ہے تو) یہاں سے نکلو شہر کی راہ لو، وہاں یہ تمام چیزیں مل جائیں گی جن کے لیے ترس رہے ہو بہرحال بنی اسرائیل پر خواری و نامرادی کی مار پڑی اور خدا کے غضب کے سزاوار ہوئے. اور یہ اس لیے ہوا کہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور اس کے نبیوں کے ناحق قتل میں بے باک تھے. اور (گمراہی و شقاوت کی یہ روح ان میں) اس لیے (پیدا ہوگئی) کہ (اطاعت کی جگہ) سرکشی سما گئی تھی اور تمام حدیں توڑ کر بے لگام ہو گئے تھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ ھَادُوْا
وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ
اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۶۲

(۶۲) جو لوگ (پیغمبر اسلام پر) ایمان لا چکے ہیں وہ ہوں یا وہ لوگ ہوں جو یہودی ہیں یا نصاریٰ اور صابی ہوں (کوئی ہو اور کسی گروہ بندی میں سے ہو) لیکن جو کوئی بھی خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اس کے اعمال بھی اچھے ہوئے تو وہ اپنے ایمان و عمل کا اجر اپنے پروردگار سے ضرور پائے گا. اس کے لیے نہ تو کسی طرح کا کھٹکا ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ
الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا

(۶۳) اور (پھر اپنی تاریخ حیات کا وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تم سے تمہارا عہد لیا تھا (اور یہ وقت تھا کہ تم نیچے کھڑے تھے) اور کوہ طور کی چوٹیاں تم پر بلند

مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۞٦٣

کر دی گئی تھیں: دیکھو! جو کتاب تمہیں دی گئی ہے اس پر مضبوطی کے ساتھ جم جاؤ اور جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے اسے ہمیشہ یاد رکھو (اور یہ اس لیے ہے) تا کہ تم (نافرمانی سے) بچو

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۞٦٤

(٦٤) لیکن پھر تم اپنے عہد سے پھر گئے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارا ساتھ نہ دیتی تو (تمہاری گم راہی کی چال تو ایسی تھی کہ) فوراً ہی تباہی کے حوالے ہو جاتے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۞٦٥

(٦٥) اور یقیناً تم ان لوگوں کے حال سے بے خبر نہیں جو تمہیں میں سے تھے اور جنہوں نے "سبت" (یعنی تعطیل اور عبادت کے مقدس دن) کے معاملے میں راست بازی کی حدیں توڑ ڈالی تھیں۔ (یعنی حکم شریعت سے بچنے کے لیے حیلوں اور مکاریوں سے کام لیا تھا) ہم نے کہا: ذلیل و خوار بندروں کی طرح ہو جاؤ (انسانوں کے پاس سے ہمیشہ دھتکارے نکالے جاؤ گے)

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۞٦٦

(٦٦) چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہم نے اس معاملے کو ان سب کے لیے جن کے سامنے ہوا اور ان کے لیے بھی جو بعد کو پیدا ہوئے تازیانۂ عبرت بنا دیا اور ان لوگوں کے لیے جو متقی ہیں اس میں نصیحت و دانائی رکھ دی۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۞٦٧

(٦٧) اور (پھر وہ معاملہ یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے یہ بات کہی تھی کہ خدا کا حکم ہے ایک گائے ذبح کر دو (بجائے اس کے کہ راست بازی کے ساتھ اس پر عمل کرتے، لگے طرح طرح کی کٹ حجتیاں کرنے) کہنے لگے: معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمارے ساتھ تمسخر کر رہے ہو۔ موسیٰ نے کہا: نعوذ باللہ! اگر میں (احکام الٰہی کی تبلیغ میں تمسخر کروں اور) جاہلوں کا سا شیوہ اختیار کروں

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِىَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۞٦٨

(٦٨) یہ سن کر وہ بولے (اگر ایسا ہی ہے تو) اپنے پروردگار سے درخواست کرو وہ کھول کر بیان کر دے کہ کس طرح کا جانور ذبح کرنا چاہیے (یعنی ہمیں تفصیلات معلوم ہونی چاہییں) موسیٰ نے کہا: خدا کا حکم یہ ہے کہ ایسی گائے ہو جو نہ تو بالکل بوڑھی ہو نہ بالکل بچھیا، درمیانی عمر کی ہو اور اب (کہ تمہیں تفصیل کے ساتھ حکم مل گیا ہے) چاہیے کہ اس کی تعمیل کرو۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾

(۶۹) (لیکن انہوں نے پہلے سوال کا جواب پا کر ایک دوسرا سوال کھڑا کر دیا) کہنے لگے: اپنے پروردگار سے درخواست کرو وہ یہ بھی بتا دے کہ جانور کا رنگ کیسا ہونا چاہیے. موسیٰ نے کہا: حکم الٰہی یہ ہے کہ اس کا رنگ پیلا ہو، خوب گہرا پیلا، ایسا کہ دیکھنے والوں کا جی دیکھ کر خوش ہو جائے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾

(۷۰) (جب رنگ کی خصوصیت بھی معین ہو چکی تو انہوں نے ایک اور الجھاؤ پیدا کر دیا) کہنے لگے (ان ساری باتوں کے بعد بھی) ہمارے لیے جانور کی پہچان مشکل ہے. اپنے پروردگار سے کہو کہ (اور زیادہ کھول کے) بتا دے کہ جانور کیسا ہونا چاہیے ان شاء اللہ ہم ضرور پتا لگا لیں گے۔

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾

(۷۱) (اس پر موسیٰ نے) کہا اللہ فرماتا ہے: ایسی گائے ہو جو نہ تو کبھی ہل میں جوتی گئی ہو نہ کبھی آب پاشی کے لیے کام میں لائی گئی ہو، پوری طرح صحیح سالم، داغ دھبے سے پاک وصاف. (جب معاملہ اس حد تک پہنچ گیا تو پھر عاجز ہو کر) بولے (ہاں!) اب تم نے ٹھیک بات بتا دی. چنانچہ جانور ذبح کیا گیا اگرچہ ایسا کرنے پر وہ (دل سے) آمادہ نہ تھے۔

ع ٨

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٧٢﴾

(۷۲) اور (پھر غور کرو وہ واقعہ) جب تم نے (یعنی تمہاری قوم نے) ایک جان ہلاک کر دی تھی اور اس کی نسبت آپس میں جھگڑتے اور ایک دوسرے پر الزام لگاتے تھے اور جو بات تم چھپانی چاہتے تھے خدا اسے آشکارا کر دینے والا تھا۔

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٣﴾

(۷۳) چنانچہ ایسا ہوا کہ ہم نے حکم دیا: اس (شخص) پر (جو فی الحقیقت قاتل تھا) مقتول کے بعض (اجزاء جسم) سے ضرب لگاؤ۔ (جب ایسا کیا گیا تو حقیقت کھل گئی اور قاتل کی شخصیت معلوم ہو گئی) اللہ اسی طرح مردوں کو زندگی بخشتا اور تمہیں اپنی (قدرت وحکمت کی) نشانیاں دکھلاتا ہے تاکہ سمجھ بوجھ سے کام لو۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ

(۷۴) اور پھر تمہارے دل سخت پڑ گئے، ایسے سخت گویا پتھر کی چٹانیں ہیں۔ (نہیں) بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت، کیوں کہ پتھروں میں تو بعض پتھر ایسے بھی ہیں جن میں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے ہیں۔ اور انہیں پتھروں میں ایسی چٹانیں بھی ہیں جو شق ہو کر دو ٹکڑے ہو جاتی ہیں اور ان میں سے پانی اپنی راہ

وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَهۡبِطُ مِنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝

نکال لیتا ہے. اور پھر انہیں میں وہ چٹانیں بھی ہیں جو خوف الٰہی سے (لرز کر) گر پڑتی ہیں، (پس افسوس ان دلوں پر! جن کے آگے پتھر کی سختی اور چٹانوں کا جماؤ بھی مانند پڑ جائے) اور (یاد رکھو!) خدا (کا قانون) تمہارے کرتوتوں کی طرف سے غافل نہیں ہے

اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا لَـكُمۡ وَقَدۡ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۝

(۷۵) (مسلمانو!) کیا تم توقع رکھتے ہو کہ یہ لوگ (کلام حق پر غور کریں گے اور اس کی سچائی پرکھ کر) تمہاری بات مان لیں گے، حالانکہ ان میں ایک گروہ ایسا تھا جو اللہ کا کلام سنتا تھا اور اس کا مطلب سمجھتا تھا، لیکن پھر بھی جان بوجھ کر اس میں تحریف کر دیتا تھا (یعنی اس کا مطلب بدل دیتا تھا)

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡاۤ اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَا بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ قَالُوۡاۤ اَتُحَدِّثُوۡنَهُمۡ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمۡ لِيُحَآجُّوۡكُمۡ بِهٖ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝

(۷۶) اور (دیکھو! ان کا حال تو یہ ہے کہ) جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتے ہیں، لیکن جب اکیلے میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں تو کہتے ہیں: جو کچھ تمہیں خدا نے (تورات کا) علم دیا ہے وہ ان لوگوں پر کیوں ظاہر کرتے ہو؟ کیا اس لیے کہ وہ تمہارے خلاف تمہارے پروردگار کے حضور اس سے دلیل پکڑیں (یعنی تورات سے تمہارے خلاف دلیل لائیں) کیا (اتنی موٹی سی بات بھی) تم نہیں سمجھتے؟ (افسوس ان کے دعوے ایمان و حق پرستی پر!)

اَوَلَا يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ۝

(۷۷) کیا یہ نہیں جانتے کہ (معاملہ انسان سے نہیں بلکہ اللہ سے ہے اور) اللہ کے علم سے کوئی بات چھپی نہیں؟ وہ جو کچھ چھپا رکھتے ہیں اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں وہ بھی اس کے سامنے ہے.

وَمِنۡهُمۡ اُمِّيُّوۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ الۡكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِىَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَظُنُّوۡنَ ۝

النصف

(۷۸) اور پھر انہیں میں وہ لوگ بھی ہیں جو ان پڑھ ہیں اور جہاں تک کتاب الٰہی کا تعلق ہے (خوش اعتقادی کی) آرزوں اور ولولوں کے سوا اور کچھ نہیں جانتے اور محض وھموں گمانوں میں مگن ہیں۔

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ

(۷۹) پس افسوس ان پر جن کا شیوہ یہ ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں (یعنی اپنی رایوں اور خواہشوں کے مطابق احکام شرع کی کتابیں بناتے ہیں) پھر

اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝۷۹

لوگوں سے کہتے ہے یہ اللہ کی طرف سے ہے (یعنی اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ کتاب الٰہی کے احکام ہیں) اور یہ سب کچھ اس لیے کرتے ہیں تا کہ اس کے بدلے میں ایک حقیر سی قیمت دنیوی فائدے کی حاصل کرلیں۔ پس افسوس اس پر جو کچھ ان کے ہاتھ لکھتے ہیں اور افسوس اس پر جو کچھ وہ اس ذریعے سے کماتے ہیں

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۰

(۸۰) یہ لوگ (یعنی یہودی) کہتے ہیں: جہنم کی آگ ہمیں کبھی چھونے والی نہیں (کیوں کہ ہماری امت خدا کے نزدیک نجات پائی ہوئی امت ہے) اگر ہم آگ میں ڈالے بھی جائیں گے تو (اس لیے نہیں کہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے بلکہ) صرف چند گنے ہوئے دنوں کے لیے (تا کہ گناہ کے میل کچیل سے پاک و صاف ہوکر پھر جنت میں جا داخل ہوں۔ اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو: یہ بات جو تم کہتے ہو تو (دو حالتوں سے خالی نہیں: یا تو) تم نے خدا سے (غیر مشروط) نجات کا کوئی پٹا لکھوالیا ہے کہ اب وہ اس کے خلاف جا نہیں سکتا اور یا پھر تم خدا کے نام پر ایک ایسی بات کہہ رہے ہو جس کے لیے تمہارے پاس کوئی علم نہیں۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۸۱

(۸۱) نہیں، (آخرت کی نجات کسی ایک گروہ ہی کی میراث نہیں ہے کہ ہر حال میں اسی کے لیے ہو خدا کا قانون تو یہ ہے کہ کوئی انسان ہو اور کسی گروہ کا ہو لیکن) جس کسی نے بھی اپنے کاموں سے برائی کمائی اور اس کے گناہوں نے اسے گھیرے میں لے لیا تو وہ دوزخی گروہ میں سے ہے، ھمیشہ دوزخ میں رہنے والا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۸۲ ع

(۸۲) اور جو کوئی بھی ایمان لایا اور اس کے کام بھی اچھے ہوئے تو وہ بہشتی گروہ میں سے ہے، ھمیشہ بہشت میں رہنے والا

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۟ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ

(۸۳) اور (پھر وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا (وہ عہد کیا تھا؟ کیا اسرائیلیت کے گھمنڈ اور یہودی گروہ بندی کی نجات یافتگی کا عہد تھا؟ نہیں، ایمان و عمل کا عہد تھا) اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، عزیزوں قریبوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا، یتیموں مسکینوں کی خبر گیری کرنا، تمام انسانوں سے اچھا برتاؤ کرنا، نماز قائم کرنی، زکوٰۃ ادا کرنی۔

تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَأَنْتُمْ
مُّعْرِضُونَ ﴿٨٣﴾

(ایمان وعمل کی یہی بنیادی سچائیاں ہیں جن کا تم سے عہد لیا گیا تھا) لیکن تم اس عہد پر قائم نہیں رہے اور ایک تھوڑی تعداد کے سوا سب الٹی چال چلے اور حقیقت یہ ہے کہ (ہدایت کی طرف سے) تمہارے رخ ہی پھرے ہوئے ہیں۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ
دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِّنْ
دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٨٤﴾

(۸۴) اور (پھر وہ معاملہ یاد کرو) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے تم سے عہد لیا تھا: آپس میں ایک دوسرے کا خون نہیں بہاؤ گے اور نہ اپنے آپ کو (یعنی اپنی جماعت کے افراد کو) جلاوطن کرو گے تم نے اس کا اقرار کیا تھا اور تم (اب بھی) یہ بات مانتے ہو۔

ثُمَّ أَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ
وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ
تَظٰهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۭ
وَإِنْ يَّأْتُوكُمْ أُسٰرٰى تُفْدُوهُمْ وَهُوَ
مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۭ أَفَتُؤْمِنُونَ
بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا
جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّونَ
إِلٰٓى أَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغٰفِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٨٥﴾

(۸۵) لیکن پھر (دیکھو!) تم ہی وہ اقرار کرنے والی جماعت ہو جس کے افراد ایک دوسرے کو بے دریغ قتل کرتے ہیں اور ایک فریق دوسرے فریق کے خلاف ظلم ومعصیت سے جتھابندی کر کے اُسے اُس کے وطن سے نکال باہر کرتا ہے (اور تم میں سے کسی کو بھی یہ بات یاد نہیں آتی کہ اس بارے میں خدا کی شریعت کے احکام کیا ہیں؟) لیکن پھر جب ایسا ہوتا ہے کہ تمہارے جلاوطن کیے ہوئے آدمی (دشمنوں کے ہاتھ چڑھ جاتے ہیں اور) قیدی ہو کر تمہارے سامنے آتے ہیں تو تم فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو (اور کہتے ہو: شریعت کی رو سے ایسا کرنا ضروری ہے) حالانکہ (اگر شریعت کے حکموں کا تمہیں اتنا ہی پاس ہے تو شریعت کی رو سے تو) یہی بات حرام تھی کہ انہیں ان کے گھروں اور بستیوں سے جلاوطن کر دو (پھر یہ گمراہی کی کیسی انتہا ہے کہ قیدیوں کو چھڑانے اور ان کے فدیہ کے لیے مال جمع کرنے میں تو شریعت یاد آجاتی ہے، لیکن اس ظلم ومعصیت کے وقت یاد نہیں آتی جس کی وجہ سے وہ دشمنوں کے ہاتھ پڑے اور قید ہوئے) کیا یہ اس لیے ہے کہ کتاب الٰہی کا کچھ حصہ تو تم مانتے ہو اور کچھ حصے سے منکر ہو؟ پھر (بتلاؤ!) تم میں سے جن لوگوں کے کاموں کا یہ حال ہے انہیں پاداش عمل میں اس کے سوا کیا مل سکتا ہے کہ دنیا میں ذلت ورسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب! (یاد رکھو!) اللہ (کا قانون جزاء) تمہارے کاموں کی طرف سے غافل نہیں ہے۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

(۸۶) یقیناً یہی لوگ ہیں جنھوں نے آخرت (کی زندگی) تاراج کر کے دنیا

بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ع ﴿۸۶﴾ ع ۱۰

کی زندگی مول لی ہے (پس ایسے لوگوں کے لیے فلاح کی کوئی امید نہیں) نہ تو ان کے عذاب میں کمی ہوگی نہ کہیں سے مدد پاسکیں گے

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْۢ
بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَیْنَا عِیْسَى ابْنَ
مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ
اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى
اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِیْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ
وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾

(۸۷) اور (پھر دیکھو!) ہم نے (تمہاری رہنمائی کے لیے پہلے) موسیٰ کو کتاب دی، پھر موسیٰ کے بعد ہدایت کا سلسلہ پے در پے رسولوں کو بھیج کر جاری رکھا، بالآخر مریم کے بیٹے عیسیٰ کو سچائی کی روشن نشانیاں دیں اور روح القدس کی تائید سے ممتاز کیا (لیکن ان میں سے ہر دعوت کی تم نے مخالفت کی). پھر کیا تمہارا شیوہ ہی یہ ہے کہ جب کبھی اللہ کا کوئی رسول ایسی دعوت لے کر آئے جو تمہاری نفسانی خواہشوں کے خلاف ہو تو تم اُس کے مقابلے میں سرکشی کر بیٹھو اور کسی کو جھٹلاؤ، کسی کو قتل کردو؟

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ
بِكُفْرِهِمْ فَقَلِیْلًا مَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

(۸۸) اور (یہ لوگ اپنے جمود اور بے حسی کی حالت پر فخر کرتے ہیں اور) کہتے ہیں: ہمارے دل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں (یعنی اب کسی نئی بات کا اثر ان تک پہنچ ہی نہیں سکتا، حالانکہ یہ اعتقاد کی پختگی اور حق کا ثبات نہیں ہے) بلکہ انکار حق کے تعصب کی پھٹکار ہے (کہ کلام حق سننے اور اثر پذیر ہونے کی استعداد ہی کھودی) اور اسی لیے بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ دعوت حق سنیں اور قبول کریں۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ
یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚۖ فَلَمَّا
جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۹﴾

(۸۹) چنانچہ جب ایسا ہوا کہ اللہ کی طرف سے ان کی ہدایت کے لیے ایک کتاب نازل ہوئی اور وہ اس کتاب کی تصدیق کرتی تھی جو پہلے سے ان کے پاس موجود ہے تو باوجودیکہ وہ (تورات کی پیش گوئیوں کی بنا پر اس کے ظہور کے منتظر تھے اور) کافروں کے مقابلے میں اس کا نام لے کر فتح ونصرت کی دعائیں مانگتے تھے، لیکن جب وہی جانی بوجھی ہوئی بات سامنے آگئی تو صاف انکار کرگئے. پس ان لوگوں کے لیے جو (جان بوجھ کر) کفر کی راہ اختیار کریں اللہ کی لعنت ہے (یعنی ایسوں پر فلاح وسعادت کی راہ کبھی نہیں کھلتی)

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ یَّكْفُرُوْا بِمَاۤ
اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْیًا اَنْ یُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ

(۹۰) (افسوس ان کی شقاوت پر!) کیا ہی بری قیمت ہے جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کا سودا چکایا! انہوں نے اللہ کی بھیجی ہوئی سچائی سے انکار کیا اور صرف اس لیے انکار کیا کہ وہ جس کسی پر چاہتا ہے اپنا فضل نازل کردیتا

فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾

ہے (اس میں خود ان کی نسل و جماعت کی کوئی خصوصیت نہیں ہے. یہ لوگ اپنی بدعملیوں کی وجہ سے پہلے ہی ذلیل وخوار ہو چکے تھے لیکن اس نئے انکار سے اور زیادہ ذلت وخواری کے سزاوار ہوئے) پس اللہ کا غضب بھی ایک کے بعد ایک ان کے حصے میں آیا اور اس کا قانون یہی ہے کہ انکار حق کرنے والوں کے لیے (ہمیشہ) رسوا کرنے والا عذاب ہوتا ہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾

(۹۱) اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے جو کچھ خدا نے اتارا ہے اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں: ہم تو صرف وہی بات کہیں گے جو ہم پر اتری ہے اس کے سوا جو کچھ ہے اس سے انہیں انکار ہے) حالانکہ وہ خدا کا سچا کلام ہے جو ان کی کتاب کی تصدیق کرتا ہوا نمودار ہوا۔ (اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) کہو: اچھا! اگر واقعی تم (اپنی کتاب پر) ایمان رکھنے والے ہو (اور قرآن کی دعوت سے صرف اس لیے انکار کرتے ہو کہ تورات پر ایمان رکھنے کے بعد اس کی ضرورت نہیں) تو پھر تم نے پچھلے وقتوں میں خدا کی نبیوں کو کیوں قتل کیا؟ (جو تمہیں تورات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے تھے اور کیوں ایمان کی جگہ انکار وسرکشی کی راہ اختیار کی؟)

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾

(۹۲) اور (پھر دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ موسیٰ سچائی کی روشن دلیلوں کے ساتھ تمہارے پاس آیا، لیکن جب (چالیس دن کے لیے) تم سے الگ ہو گیا تو تم بچھڑے کے پیچھے پڑ گئے اور ایسا کرتے ہوئے یقیناً تم حق سے گزر گئے تھے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۚ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

(۹۳) اور پھر جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے (دین الٰہی پر قائم رہنے کا) تم سے عہد لیا تھا اور کوہ طور کی چوٹیاں تم پر بلند کر دیں تھیں (تو تم نے اس کے بعد کیا کیا؟ تمہیں حکم دیا گیا تھا کہ) جو کتاب تمہیں دی گئی ہے اس پر مضبوطی کے ساتھ جم جاؤ اور اس کے حکموں پر کاربند ہو۔ تم نے (زبان سے) کہا: سنا، اور (دل سے کہا) نہیں مانتے. اور پھر ایسا ہوا کہ تمہارے کفر کی وجہ سے تمہارے دلوں میں بچھڑے کی پوجا رچ گئی۔ (اے پیغمبر! ان سے) کہو: (دعوت حق سے بے نیازی ظاہر کرتے ہوئے) تم اپنے جس ایمان کا دعویٰ کرتے ہو اگر وہ یہی

ایمان ہے تو افسوس اس ایمان پر! کیا ہی بری راہ ہے جس پر تمہارا ایمان تمہیں لے رہا ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾

(۹۴) (یہ لوگ کہتے ہیں: آخرت کی نجات صرف انہیں کے حصے میں آئی ہے) تم ان سے کہو کہ اگر آخرت کا گھر خدا کے نزدیک صرف تمہارے ہی لیے ہے اور تم اپنے اس اعتقاد میں سچے ہو تو (تمہیں دنیا کی جگہ آخرت کا طلب گار ہونا چاہیے. پس بے خوف ہو کر) موت کی آرزو کرو (اور حیات فانی کے پجاری نہ بنو)

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾

(۹۵) (اے پیغمبر! تم دیکھ لو گے کہ یہ لوگ اپنی بد عملیوں کی وجہ سے جن کا ذخیرہ جمع کر چکے ہیں کبھی ایسا کرنے والے نہیں اور اللہ ظلم کرنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

معانقة ۴ عند المتأخرين ۱۱

ع ۱۱

(۹۶) اور (پھر اتنا ہی نہیں، بلکہ) تم دیکھو گے زندگی کی سب سے زیادہ حرص رکھنے والے یہی لوگ ہیں، مشرکوں سے بھی زیادہ (ان مدعیان توحید کے دلوں میں حیات فانی کا عشق ہے) ان میں سے ایک ایک آدمی کا دل یہ حسرت رکھتا ہے کہ کاش ایک ہزار برس تک تو جیے! حالانکہ عمر کی درازی انہیں عذاب آخرت سے نجات نہیں دلاوے گی اور جو کچھ کر رہے ہیں اللہ کی نظر سے چھپا نہیں ہے۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾

(۹۷) (اے پیغمبر!) یہ اللہ کا کلام ہے جو جبرائیل نے اس کے حکم سے تمہارے دل میں اتارا ہے اور یہ اس کلام کی تصدیق کرتا ہوا آیا ہے جو اس سے پہلے نازل ہو چکا ہے. اس میں انسان کے لیے ہدایت ہے اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں (فلاح و کامیابی کی) بشارت

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾

(۹۸) (پھر اگر یہ لوگ اللہ کی وحی و نبوت کے سلسلے کے مخالف ہیں اور جہل و تعصب سے کہتے ہیں: ہم جبرائیل کا اتارا ہوا کلام نہیں مانیں گے، اس سے ہماری دشمنی ہے تو) تم کہہ دو: جو کوئی اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کے رسولوں کا، اور جبرائیل اور میکال کا دشمن ہے تو یقیناً اللہ بھی منکرین حق کا دوست نہیں ہے۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾

(۹۹) (اے پیغمبر یقین کرو!) ہم نے تم پر سچائی کی روشن دلیلیں نازل کی ہیں اور ان سے کوئی انکار نہیں کرسکتا مگر صرف وہی جو راست بازی کے دائرے سے باہر ہوگیا ہے۔

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

(۱۰۰) جب کبھی ان لوگوں نے اتباع حق کا کوئی عہد کیا تو کسی نہ کسی گروہ نے ضرور ہی اسے پس پشت ڈال دیا اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں بڑی تعداد ایسے ہی لوگوں کی ہے جن کے دل ایمان سے خالی ہیں۔

وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ڎ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِھِمْ كَاَنَّھُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

(۱۰۱) چنانچہ (دیکھو!) جب ایسا ہوا کہ اللہ کا ایک رسول اس کتاب کی تصدیق کرتا ہوا آیا جو پہلے سے ان کے پاس موجود تھی (یعنی حضرت مسیح کا ظہور ہوا) تو ان لوگوں میں سے ایک گروہ کہ کتاب الٰہی رکھتے تھے، کتاب الٰہی اس طرح پیٹھ پیچھے ڈال دی گویا اسے جانتے ہی نہیں

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا ھُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَھُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

(۱۰۲) اور (پھر دیکھو!) اُن لوگوں نے (کتاب الٰہی کی تعلیم فراموش کرکے جادوگری کے) ان (مشرکانہ) عملوں کی پیروی کی جنہیں شیطان، سلیمان کے عہد سلطنت کی طرف منسوب کرکے پڑھا پڑھایا کرتے تھے، حالانکہ سلیمان کبھی کفر کا مرتکب نہیں ہوا۔ دراصل یہ انہیں شیطانوں کا کفر تھا کہ لوگوں کو جادوگری سکھلاتے تھے۔ اور یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اس طرح کی کوئی بات نازل ہوئی تھی (جیسا کہ ان لوگوں میں مشہور ہے. واقعہ یہ ہے کہ) وہ جو کچھ بھی کسی کو سکھلاتے تھے تو یہ کہے بغیر نہیں سکھلاتے تھے کہ دیکھو! ہمارا وجود تو ایک فتنہ ہے، پھر تم کیوں کفر میں مبتلا ہوتے ہو؟ (یعنی جادوگری کی باتوں کا برا ہونا ایک ایسی مانی ہوئی بات ہے کہ جو لوگ اس کے سکھانے والے تھے وہ بھی تسلیم کرتے تھے کہ یہ بات خدا پرستی کے خلاف ہے) لیکن اس پر بھی لوگ ان سے ایسے ایسے عمل سیکھتے جن کے ذریعے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈالنا چاہتے حالانکہ وہ کسی انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ ہاں! یہ ہوسکتا تھا کہ خدا کے حکم سے کسی کو نقصان پہنچنے والا ہو اور نقصان پہنچ جائے۔ (بہرحال) یہ لوگ (کتاب الٰہی کی تعلیم فراموش کرکے) ایسی باتیں سیکھتے ہیں جو

انہیں سراسر نقصان پہنچانے والی ہیں اور کوئی فائدہ نہیں رکھتیں۔ اور (پھر کچھ یہ بات بھی نہیں کہ انہیں احکام الٰہی کی خبر نہ ہو) انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ جو کوئی (اپنا دین و ایمان بیچ کر) جادوگری کا خریدار ہوتا ہے اس کے لیے آخرت کی برکتوں میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ (پس افسوس ان کی اس خرید و فروخت پر!) کیا ہی بری جنس ہے، جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کی نجات بیچ ڈالی۔ کاش! وہ اس حقیقت کی خبر رکھتے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۳ ع ۱۲ ۱۲

(۱۰۳) اگر یہ لوگ (خدا کے حکموں پر سچائی کے ساتھ) ایمان لاتے اور نیک عملی کی چال اختیار کرتے تو ان کے لیے اللہ کے حضور بہتر اجر تھا۔ کاش! وہ سمجھ بوجھ سے کام لیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۰۴

(۱۰۴) مسلمانو! (پیغمبر اسلام کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہو تو ان منکرین حق کی طرح) یہ نہ کہو کہ ”راعنا“ (جو مشتبہ اور دو معنی رکھنے والا لفظ ہے، بلکہ) کہو ”انظرنا: ہماری طرف التفات کیجیے“ اور وہ جو کچھ بھی کہیں اسے جی لگا کر سنو (اور اس کی اطاعت کرو)۔ باقی رہے یہ منکرین حق (تو یاد رکھو!) انہیں (پاداش عمل میں) دردناک عذاب ملنے والا ہے

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۱۰۵

(۱۰۵) اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ اور مشرک، دونوں نہیں چاہتے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر خیر و برکت (یعنی وحی الٰہی) نازل ہو (اور اس لیے وہ طرح طرح کے شک پیدا کر کے تمہیں سچائی کی راہ سے باز رکھنا چاہتے ہیں) لیکن اللہ (کا قانون اس بارے میں انسانی خواہشوں کا پابند نہیں ہو سکتا، وہ) جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے چن لیتا ہے اور وہ بہت بڑا فضل رکھنے والا ہے

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۰۶

(۱۰۶) ہم اپنے احکام میں سے جو کچھ بدل دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس جیسا حکم نازل کر دیتے ہیں. (پس اگر اب ایک نئی شریعت ظہور میں آئی ہے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر لوگوں کو حیرانی ہو) کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں؟ (اگر وہ ایک مرتبہ تمہاری

ہدایت کے لیے حسب ضرورت احکام بھیج سکتا ہے تو یقیناً اس کے بعد بھی بار بار ایسا کر سکتا ہے)

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٠٧﴾

(۱۰۷) (اور پھر) کیا تم نہیں جانتے؟ کہ اللہ ہی کے لیے آسمان اور زمین کی سلطانی ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہارا دوست اور مددگار ہو

أَمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۗ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٠٨﴾

(۱۰۸) پھر کیا تم چاہتے ہو اپنے رسول سے بھی (دین کے بارے میں) ویسے ہی سوالات کرو جیسے اب سے پہلے موسیٰ سے کیے جا چکے ہیں؟ (یعنی جس طرح بنی اسرائیل نے راست بازی کی جگہ کٹ حجتیاں کرنے اور بلاضرورت باریکیاں نکالنے کی چال اختیار کی تھی، ویسی ہی تم بھی اختیار کرو سو یاد رکھو!) جو کوئی بھی ایمان کی نعمت پا کر پھر اسے کفر سے بدل دے گا تو یقیناً وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا اور فلاح و کامیابی کی منزل اس پر گم ہو گئی۔

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ إِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾

الثلثة

(۱۰۹) (یاد رکھو!) اہل کتاب میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو چاہتے ہیں تمہیں ایمان کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں اور اگرچہ ان پر سچائی ظاہر ہو چکی ہے، لیکن پھر بھی اس حسد کی وجہ سے جس کی جلن ان کے اندر ہے، پسند نہیں کرتے کہ تم راہ حق میں ثابت قدم رہو۔ پس چاہیے کہ (ان سے لڑنے جھگڑنے میں اپنا وقت ضائع نہ کرو اور) عفو و درگزر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ ظاہر ہو جائے (اور وہ حق کو فتح مند کر کے بتلا دے کہ کون حق پر تھا اور کس کی جگہ باطل پرستی کی جگہ تھی) بلاشبہ وہ ہر بات پر قادر ہے۔

وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۗ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٠﴾

(۱۱۰) اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو (یاد رکھو!) جو کچھ بھی تم اپنے لیے نیکی کی پونجی پہلے سے اکٹھی کر لو گے اللہ کے پاس اس کے نتیجے موجود پاؤ گے (یعنی مستقبل میں اس کے نتائج و ثمرات ظاہر ہوں گے) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا أَوْ نَصٰرٰى ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ

(۱۱۱) اور یہودی کہتے ہیں: جنت میں کوئی آدمی داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ یہودی نہ ہو۔ اسی طرح عیسائی کہتے ہیں: جنت میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا جب تک

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

کہ عیسائی نہ ہو (یعنی ان میں سے ہر گروہ سمجھتا ہے آخرت کی نجات صرف اسی کے حصے میں آئی ہے اور جب تک ایک انسان اس کی مذہبی گروہ بندی میں داخل نہ ہو نجات نہیں پاسکتا اے پیغمبر!) یہ ان لوگوں کی (جاہلانہ) امنگیں اور آرزوئیں ہیں نہ کہ حقیقت حال۔ تم ان سے کہو: اگر تم اپنے زعم میں سچے ہو تو ثابت کرو۔ تمہارے دعوے کی دلیل کیا ہے۔

بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ
فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع ۱۲ ۱۲

(۱۱۲) ہاں! (بلاشک نجات کی راہ کھلی ہوئی ہے، مگر وہ کسی خاص گروہ بندی کی راہ نہیں ہوسکتی، وہ تو ایمان و عمل کی راہ ہے) جس کسی نے بھی اللہ کے آگے سر جھکا دیا اور وہ نیک عمل بھی ہوا تو وہ اپنے پروردگار سے اپنا اجر ضرور پائے گا، نہ تو اس کے لیئے کسی طرح کا کھٹکا ہے نہ کسی طرح کی غمگینی

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى
شَيْءٍ ۠ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ
عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ
كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ
قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

(۱۱۳) یہودی کہتے ہیں: عیسائیوں کا دین کچھ نہیں ہے۔ عیسائی کہتے ہیں: یہودیوں کے پاس کیا دھرا ہے؟ حالانکہ اللہ کی کتاب دونوں پڑھتے ہیں (اور اصل دین دونوں کے لیے ایک ہی ہے) ٹھیک ایسی ہی بات ان لوگوں نے بھی کہی جو (مقدس نوشتوں کا) علم نہیں رکھتے (یعنی مشرکین عرب نے کہ وہ بھی صرف اپنے طریقے ہی کو سچائی کا طریقہ سمجھتے ہیں) اچھا! قیامت کے دن اللہ ان کے درمیان حاکم ہوگا اور جس بات میں جھگڑ رہے ہیں اس کا فیصلہ کر دے گا۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ
يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ
اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا
خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ
فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

(۱۱۴) اور (غور کرو!) اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والا انسان کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی عبادت گاہوں میں اس کے نام کی یاد کو روکے اور ان کی ویرانی میں کوشاں ہو؟ جن لوگوں کے ظلم کا یہ حال ہے۔ یقیناً وہ اس لائق نہیں کہ خدا کی عبادت گاہوں میں قدم رکھیں، بجز اس حالت کے کہ (دوسروں کو اپنی طاقت سے ڈرانے کی جگہ خود دوسروں کی طاقت سے) ڈرے سہمے ہوئے ہوں (یاد رکھو!) ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی سخت عذاب ہے۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا
فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

(۱۱۵) اور (دیکھو!) پورب ہو یا پچھم ساری دنیا اللہ ہی کے لیے ہے۔ (اس کی عبادت کسی ایک رخ اور مقام ہی پر موقوف نہیں) جہاں کہیں بھی تم اللہ کی طرف رخ کرلو۔ اللہ تمہارے سامنے ہے۔ بلاشبہ اس کی قدرت کی سمائی بڑی ہی سمائی

ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ بَلۡ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾

(۱۱۶) اور (عیسائیوں کو دیکھو!) انہوں نے کہا: خدا نے (نوع انسانی کا گناہ
معاف کرنے کے لیے مسیح کو) اپنا بیٹا بنایا حالانکہ خدا کی ذات اس سے پاک
ہے (وہ کیوں اس بات کا محتاج ہو کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے؟) زمین اور آسمان میں
جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور سب اس کے فرمان کے آگے جھکے ہوئے ہیں

بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۱۱۷﴾

(۱۱۷) وہ آسمان و زمین کا صناع ہے. وہ جب کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو (نہ تو
اسے کسی مددگار کی ضرورت ہوتی ہے نہ ذریعوں کی) بس وہ حکم دیتا ہے کہ ہو جا
اور جیسا کچھ اس نے حکم دیا تھا ویسا ہی ظہور میں آ جاتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ لَوۡلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوۡ تَاۡتِيۡنَاۤ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّثۡلَ قَوۡلِهِمۡ ؕ تَشَابَهَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ قَدۡ بَيَّنَّا الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾

(۱۱۸) اور جو لوگ (مقدس نوشتوں کا) علم نہیں رکھتے (یعنی مشرکین عرب) وہ
کہتے ہیں: (اگر یہ تعلیم خدا کی طرف سے ہے تو) کیوں ایسا نہیں ہوتا کہ خدا ہم
سے براہ راست بات چیت کرے یا اپنی کوئی (عجیب و غریب) نشانی ہی بھیج
دے. تو (دیکھو! گمراہی کی) جیسی بات یہ کہہ رہے ہیں، ٹھیک ٹھیک ایسی ہی بات
ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں. اس بارے میں پہلوں
اور پچھلوں سب کے دل ایک ہی طرح کے ہوئے. (بہرحال اگر یہ لوگ
نشانیوں ہی کے طلب گار ہیں تو چاہیے نشانیوں کی پہچان بھی کریں) ہم نے ان
لوگوں کے لیے جو ماننے والے ہیں کتنی ہی نشانیاں نمایاں کر دی ہیں۔

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَـقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۙ وَّلَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۱۹﴾

(۱۱۹) (اے پیغمبر!) یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم نے تمہیں (خلق اللہ کی ہدایت
کے لیے) بھیجا ہے اور اس لیے بھیجا ہے کہ (ایمان و عمل کی برکتوں کی) بشارت
دو اور (انکار حق کے نتائج سے) متنبہ کر دو (یعنی تمہاری دعوت، تمام تر خدا پرستی
اور نیک عملی کی دعوت ہے۔ پھر جو لوگ نشانیاں مانگ رہے ہیں. اگر فی الحقیقت
ان میں سچائی کی طلب ہے تو غور کریں تمہاری دعوت سے بڑھ کر اور کون سی نشانی
ہو سکتی ہے؟)۔ جو لوگ (اپنی محرومی و شقاوت سے) دوزخی گروہ ہو چکے تم ان کے
لیے خدا کے حضور جواب دہ نہیں ہو گے (تمہارا کام صرف پیام حق پہنچا دینا ہے)

وَلَنۡ تَرۡضٰى عَنۡكَ الۡيَهُوۡدُ وَلَا النَّصٰرٰى

(۱۲۰) اور (حقیقت یہ ہے کہ تم اپنی سچائی کی کتنی ہی نشانیاں پیش کرو، لیکن) یہود

حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ
هُوَ الْهُدٰى ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ
بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ
مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٢٠﴾

وقف منزل

اور نصاریٰ تم سے خوش ہونے والے نہیں۔ وہ تو صرف اسی حالت میں خوش ہو سکتے ہیں کہ تم ان کی (بنائی ہوئی) جماعتوں کے پیرو ہو جاؤ (کیوں کہ جس بات کو انہوں نے دین سمجھ رکھا ہے وہ گروہ پرستی کے تعصب کے سوا کچھ نہیں ہے) پس تم (ان سے صاف صاف) کہہ دو کہ خدا کی ہدایت کی راہ تو وہی ہے جو ہدایت کی اصلی راہ ہے (نہ کہ تمہاری خود ساختہ گروہ بندیاں)۔ اور (یاد رکھو!) اگر تم نے ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کی، باوجود یکہ تمہارے پاس علم و یقین کی روشنی آ چکی ہے تو (یہ ہدایت الٰہی سے منہ موڑنا ہوگا اور پھر) اللہ کی دوستی اور مددگاری سے تم یک سر محروم ہو جاؤ گے

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ
تِلَاوَتِهٖ ۗ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ
يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٢١﴾

ع ۹
۱۴

(۱۲۱) اہل کتاب میں جو لوگ ایسے ہیں جو کتاب الٰہی کی ٹھیک ٹھیک تلاوت کرتے ہیں (یعنی راست بازی واخلاص کے ساتھ پڑھتے ہیں) تو وہی ہیں جو (قبولیت حق کی استعداد رکھتے ہیں اور اس لیے وہی ہیں جو) اس پر ایمان لائیں گے۔ اور جو کوئی (ان میں سے) انکار کرتا ہے تو (اس کی ہدایت کی کوئی امید نہیں) یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے تباہی و نامرادی ہے۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ
عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٢﴾

(۱۲۲) اے بنی اسرائیل! میری وہ نعمتیں یاد کرو جن سے میں نے تمہیں سرفراز کیا تھا۔ میں نے تمہیں دنیا کی قوموں میں برگزیدگی عطا فرمائی تھی۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ
شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا
شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢٣﴾

(۱۲۳) اور (دیکھو!) اس دن سے ڈرو جو یقیناً آنے والا ہے (اور جس دن ہر انسان کو اپنے اعمال کے نتیجوں سے دوچار ہونا ہے) اس دن نہ تو کوئی جان دوسری جان کے کام آئے گی (کہ اپنے بزرگوں اور پیشواؤں کا نام لے کر اپنے آپ کو بخشوا لو) نہ کسی طرح کا بدلا قبول کیا جائے گا (کہ اپنی بدعملیوں کا فدیہ دے کر جان چھڑا لو) نہ کسی کی سعی وسفارش چل سکے گی (کہ ان کا وسیلہ پکڑ کے کام نکال لو) اور نہ ہی ایسا ہوگا کہ مجرموں کو کہیں سے مدد ملے

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۗ
قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۗ قَالَ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۗ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي

(۱۲۴) اور (پھر غور کرو وہ واقعہ) جب ابراہیم کو اس کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا تھا اور وہ اُن میں پورا اترا تھا جب ایسا ہوا تو خدا نے فرمایا: اے ابراہیم! میں تجھے انسانوں کے لیے امام بنانے والا ہوں (یعنی دنیا کی آنے والی

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٢٤﴾

تو میں تیرے دعوت قبول کریں گی اور تیرے نقش قدم پر چلیں گی). ابراہیم نے عرض کیا: جو لوگ میری نسل میں سے ہوں گے ان کی نسبت کیا حکم ہے؟ ارشاد ہوا: جو ظلم و معصیت کی راہ اختیار کریں تو ان کا میرے اس عہد میں کوئی حصہ نہیں۔

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿١٢٥﴾

(١٢٥) اور (پھر دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے (مکہ کے) اس گھر کو (یعنی خانہ کعبہ کو) انسانوں کی گرد آوری کا مرکز اور امن و حرمت کا مقام ٹھیرا دیا اور حکم دیا کہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ (ہمیشہ کے لیے) نماز کی جگہ بنا لی جائے۔ اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو حکم دیا تھا کہ ہمارے نام پر جو گھر بنایا گیا ہے اسے طواف کرنے والوں، عبادت کے لیے ٹھیرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے (ہمیشہ) پاک رکھنا (اور ظلم و معصیت کی گندگیوں سے آلودہ نہ کرنا)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٢٦﴾

(١٢٦) اور (پھر) جب ایسا ہوا تھا کہ ابراہیم نے خدا کے حضور دعا مانگی تھی: اے پروردگار! اس جگہ کو (جو دنیا کی آباد سرزمینوں سے دور اور سرسبزی و شادابی سے یک قلم محروم ہے) امن و امان کا ایک آباد شہر بنا دے اور اپنے فضل و کرم سے ایسا کر کہ یہاں کے بسنے والوں میں جو لوگ تجھ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں ان کے رزق کے لیے ہر طرح کی پیداوار مہیا ہو جائے. اس پر ارشاد الٰہی ہوا تھا کہ (تمہاری دعا قبول کی گئی. یہاں کے باشندوں میں سے) جو کوئی کفر کا شیوہ اختیار کرے گا سو اسے بھی ہم (سروسامان رزق سے) فائدہ اٹھانے دیں گے، البتہ یہ فائدہ اٹھانا بہت تھوڑا ہوگا، کیوں کہ بالآخر اسے (پاداش عمل میں) چار و ناچار دوزخ میں جانا ہے اور کیا ہی برا اس کا ٹھکانا ہوا!

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٢٧﴾

(١٢٧) اور (پھر دیکھو! وہ کیسا عظیم الشان اور انقلاب انگیز وقت تھا) جب ابراہیم خانہ کعبہ کی نیو ڈال رہا تھا اور اسماعیل بھی اس کے ساتھ شریک تھا (ان کے ہاتھ، پتھر چن رہے تھے اور دل و زبان پر یہ دعا طاری تھی) اے پروردگار! ہمارا یہ عمل تیرے حضور قبول ہو۔ بلاشبہ تو ہی ہے جو دعاؤں کا سننے والا اور (مصالح عالم

کا) جاننے والا ہے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۖ وَأَرِنَا
مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾

(١٢٨) اے پروردگار! (اپنے فضل وکرم سے) ہمیں ایسی توفیق دے کہ ہم سچے مسلم (یعنی تیرے حکموں کے فرماں بردار) ہو جائیں اور ہماری نسل میں سے بھی ایک ایسی امت پیدا کردے جو تیرے حکموں کی فرماں بردار ہو. خدایا! ہمیں ہماری عبادت کے (سچے) طور طریقے بتادے اور ہمارے قصوروں سے درگذر کر! بلاشبہ تیری ہی ذات ہے جو رحمت سے، درگذر کرنے والی ہے اور جس کی رحیمانہ درگذر کی کوئی انتہا نہیں۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا
عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾ ع ١٥ ١٥

(١٢٠) اور خدایا! (اپنے فضل وکرم سے) ایسا کیجیو کہ اس بستی کے بسنے والوں میں تیرا ایک رسول پیدا ہو جو انہیں میں سے ہو۔ وہ تیری آیتیں پڑھ کر لوگوں کو سنائے، کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور (اپنی پیغمبرانہ تربیت سے) ان کے دلوں کو مانجھ دے. اے پروردگار! بلاشبہ تیری ہی ذات ہے جو حکمت والی اور سب پر غالب ہے۔

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ
سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي
الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ
الصَّالِحِينَ ﴿١٣٠﴾

(١٣٠) (یہ ہے ابراہیم کا طریقہ) اور ان لوگوں کے سوا جنہوں نے اپنے آپ کو نادانی و جہالت کے حوالے کر دیا ہے کون ہے جو ابراہیم کے طریقے سے منہ پھیر سکتا ہے؟ اور واقعہ یہ ہے کہ ہم نے دنیا میں بھی اسے برگزیدگی کے لیے چن لیا اور آخرت میں بھی اس کی جگہ نیک انسانوں کے زمرے میں ہوگی۔

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۙ قَالَ أَسْلَمْتُ
لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣١﴾

(١٣١) جب ابراہیم کے پروردگار نے اسے حکم دیا تھا کہ فرماں بردار ہو جا تو وہ پکار اٹھا تھا: میں اس کے حکموں کا فرماں بردار ہو گیا جو تمام دنیا کا پروردگار ہے

وَوَصَّىٰ بِهَآ إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ ۚ
يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا
تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُونَ ﴿١٣٢﴾

(١٣٢) اور پھر اُسی طریقے کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور (اس کے پوتے) یعقوب نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی۔ انہوں نے کہا: اے میرے بیٹو! خدا نے تمہارے لیے اس دین (حقیقی) کی راہ پسند فرمالی ہے تو دیکھو! دنیا سے نہ جانا مگر اس حالت میں کہ تم مسلم ہو (یعنی فرماں بردار ہو)

أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ
الْمَوْتُ ۙ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ

(١٣٣) پھر کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کے سرہانے موت آکھڑی ہوئی تھی اور اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے پوچھا تھا: میرے بعد

مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ
اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا
وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝۱۳۳

کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا: اسی خدائے واحد کی جس کی تو نے عبادت کی ہے اور تیرے بزرگوں ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق نے کی ہے اور ہم اسی کے حکموں کے فرماں بردار ہوئے۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝۱۳۴

(۱۳۴) (بہرحال) یہ ایک امت تھی جو گزر چکی، اس کے لیے وہ تھا جو اس نے اپنے عمل سے کمایا، تمہارے لیے وہ ہوگا جو تم اپنے عمل سے کماؤ گے، تم سے کچھ اس کی پوچھ گچھ نہیں ہوگی کہ ان لوگوں کے اعمال کیسے تھے۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ
قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۳۵

(۱۳۵) یہودیوں نے کہا: یہودی ہو جاؤ، ہدایت پاؤ گے۔ نصاریٰ نے کہا: نصرانی ہو جاؤ، ہدایت پاؤ گے۔ لیکن تم کہو: نہیں (خدا کی عالم گیر سچائی ان گروہ بندیوں میں محدود نہیں ہو جا سکتی) اس کی راہ تو وہی ''حنیفی'' راہ ہے جو ابراہیم کی راہ تھی (یعنی تمام انسانی طریقوں سے منہ موڑنا اور صرف خدا کے سیدھے سادھے فطری طریقے کا ہو رہنا) اور یقیناً وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ
اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى
وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ ۝۱۳۶

(۱۳۶) (مسلمانو!) تم کہو! ہمارا طریقہ تو یہ ہے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں. قرآن پر ایمان لائے ہیں جو ہم پر نازل ہوا ہے، ان تمام تعلیموں پر ایمان لائے ہیں جو ابراہیم کو، اسماعیل کو، اسحاق کو، یعقوب کو اور اولاد یعقوب کو دی گئیں، نیز ان کتابوں پر جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دی گئی تھیں. اور (صرف اتنا ہی نہیں، بلکہ) ان تمام تعلیموں پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو دنیا کے تمام نبیوں کو ان کے پروردگار سے ملی ہیں، ہم ان میں سے کسی ایک کو بھی دوسروں سے جدا نہیں کرتے (کہ اسے نہ مانیں، باقی سب کو مانیں، یا اسے مانیں مگر دوسروں سے منکر ہو جائیں. خدا کی سچائی کہیں بھی اور کسی پر بھی آئی ہو) ہم خدا کے فرماں بردار ہیں

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ
اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ
شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۳۷

(۱۳۷) پھر اگر یہ لوگ بھی ایمان کی راہ اختیار کر لیں اسی طرح جس طرح تم نے اختیار کی ہے تو (سارے جھگڑے ختم ہو گئے اور) انہوں نے ہدایت پالی. لیکن اگر اس سے روگردانی کریں تو پھر سمجھ لو کہ (ان کے ماننے کی کوئی امید نہیں) ان کی راہ (طلب حق کی جگہ) ہٹ دھرمی کی راہ ہے. پس (ان سے قطع نظر کر لو اور اپنے کام میں سرگرم رہو) وہ وقت دور نہیں جب اللہ کی مدد تمہیں ان کی مخالفتوں

سے بے پروا کردے گی. وہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾

(۱۳۸) (ہدایت اور نجات کی راہ کسی رسمی اصطباغ یعنی رنگ دینے کی محتاج نہیں جیسا کہ عیسائیوں کا شیوہ ہے) یہ اللہ کا رنگ دینا ہے اور (بتلاؤ!) اللہ سے بہتر اور کس کا رنگ دینا ہوسکتا ہے؟ اور ہم اسی کی بندگی کرنے والے ہیں.

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾

(۱۳۹) (اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) کہو: (ہماری راہ تو خدا پرستی کی راہ ہے، پھر) کیا تم خدا کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو؟ (یعنی خدا پرستی کے شیوے ہی سے تمہیں اختلاف ہے) حالانکہ ہمارا اور تمہارا دونوں کا پروردگار وہی ہے. ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں، تمہارے لیے تمہارے اعمال اور ہمارا طریقہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ صرف اس کی بندگی کرنے والے ہیں

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾

(۱۴۰) یا پھر تمہارا (یعنی یہود و نصاریٰ کا) دعویٰ یہ ہے کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اولاد یعقوب بھی یہودی اور نصرانی تھے (اے پیغمبر! ان سے) کہو: تم زیادہ جاننے والے ہو یا اللہ ہے؟ (اگر اللہ ہے تو اس کی گواہی تو تمہارے خلاف خود تمہاری کتاب میں موجود ہے جسے تم دیدہ و دانستہ چھپا رہے ہو. پھر بتاؤ!) اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے جس کے پاس اللہ کی ایک گواہی موجود ہو اور وہ اسے چھپائے (اور محض اپنی بات کی پچ کے لیے سچائی کا اعلان نہ کرے. یاد رکھو!) جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤١﴾ ع ۱۶ ۱۲ ۱۶

(۱۴۱) (اور پھر جو کچھ بھی ہو) یہ ایک امت تھی جو گزر چکی. اس کے لیے وہ تھا جو اس نے اپنے عمل سے کمایا، تمہارے لیے وہ ہوگا جو تم اپنے عمل سے کماؤ گے، تم سے کچھ اس کی پوچھ گچھ نہیں ہوگی کہ ان کے اعمال کیسے تھے۔

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ
عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٤٢﴾

(۱۴۲) جو لوگ عقل و بصیرت سے محروم ہیں وہ کہیں گے: مسلمان جس قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے کیا بات ہوئی کہ ان کا رخ اس سے پھر گیا؟ (اے پیغمبر!) تم کہو: پورب ہو یا پچھّم سب اللہ ہی کے لیے ہے (وہ کسی خاص مقام یا جہت میں محدود نہیں) وہ جس کسی کو چاہتا ہے (کامیابی وسعادت کی) سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا
شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ
عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ
الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ
الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۭ
وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ
هَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ
اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ﴿١٤٣﴾

(۱۴۳) اور (مسلمانو! جس طرح یہ بات ہوئی کہ بیت المقدس کی جگہ خانہ کعبہ ''قبلہ'' قرار پایا) اسی طرح یہ بات بھی ہوئی کہ ہم نے تمہیں ''نیک ترین امت'' ہونے کا درجہ عطا فرمایا تاکہ تمام انسانوں کے لیے (سچائی کی) گواہی دینے والے ہو اور تمہارے لیے اللہ کا رسول گواہی دینے والا ہو اور اگر ہم نے اتنے دنوں تک تمہیں اس قبلہ پر رہنے دیا جس کی طرف تم رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے تو یہ اس لیے تھا کہ (وقت پر) معلوم ہو جائے. کون لوگ اللہ کے رسول کی پیروی میں سچے ہیں اور کون لوگ (دل کے کچے ہیں جو آزمائش میں پڑ کر) الٹے پاؤں پھر جانے والے ہیں. اور اس میں شک نہیں کہ ہدایت یافتہ لوگوں کے سوا اور سب کے لیے اس معاملے میں بڑی ہی سخت آزمائش تھی۔ بہر حال (جو لوگ آزمائش میں پورے اترے ہیں وہ یقین کریں ان کی استقامت کے ثمرات بہت جلد انہیں حاصل ہوں گے) ایسا نہیں ہوسکتا کہ خدا تمہارا ایمان رایگاں جانے دے، وہ تو انسانوں کے لیے سرتاسر شفقت و رحمت رکھنے والا ہے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ
شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا

(۱۴۴) (اے پیغمبر!) ہم دیکھ رہے ہیں کہ (حکم الٰہی کے شوق وطلب میں) تمہارا چہرہ بار بار آسمان کی طرف اٹھ اٹھ جاتا ہے تو یقین کرو! ہم عنقریب تمہارا رخ ایک ایسے ہی قبلے کی طرف پھرا دینے والے ہیں جس سے تم خوشنود ہو جاؤ گے (اور اب کہ اس معاملے کے ظہور کا وقت آ گیا ہے) تو چاہیے کہ تم اپنا رخ مسجد حرام (یعنی خانۂ کعبہ) کی طرف پھیر لو اور جہاں کہیں بھی تم اور تمہارے ساتھی ہوں ضروری ہے کہ (نماز میں) رخ اسی طرف کو پھر جایا کرے. اور جن

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۴۴

لوگون کو کتاب دی گئی ہے (یعنی یہود اور نصاری) وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ معاملہ ان کے پروردگار کی طرف سے ایک امر حق ہے (کیوں کہ ان کے مقدس نوشتوں میں اس کے پیشین گوئی موجود ہے) اور جیسے کچھ ان کے اعمال ہیں اللہ ان سے غافل نہیں ہے۔

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۭ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۴۵

وقف لازم

(۱۴۵) اور اگر تم اہل کتاب کے سامنے دنیا جہاں کی ساری دلیلیں بھی پیش کردو جب بھی وہ تمہارے قبلے کے پیروی کرنے والے نہیں نہ یہ ہوسکتا ہے کہ (علم و بصیرت سے بے بہرہ ہوکر) تم ان کے قبلے کی پیروی کرنے لگو اور (نہ ہی خود وہی کسی ایک قبلے پر متفق ہیں) ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ کا قبلہ ماننے والا نہیں اور (یاد رکھو!) اگر تم نے ان لوگون کی خواہشوں کی پیروی کی باوجود یکہ تمہیں اس بارے میں علم حاصل ہوچکا ہے، تو تم یقیناً نافرمانی کرنے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰھُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاۗءَھُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۴۶

وقف منزل ۱۲

(۱۴۶) (اور حقیقت یہ ہے کہ) جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے (یعنی اہل کتاب کے علماء ان پر حقیقت حال پوشیدہ نہیں ہے)۔ وہ پیغمبر اسلام کو ویسے ہی جان پہچان گئے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو جانتے پہچانتے ہیں، لیکن اس پر بھی ان میں ایک گروہ ایسا ہے جو جان بوجھ کر سچائی چھپاتا ہے۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝۱۴۷

ع ۱۷ ۶

(۱۴۷) (یقین کرو!) یہ (تحویل قبلہ کا) معاملہ تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک امر حق ہے (اور جو بات حق ہو تو وہ اپنے قیام وثبات سے اپنی حقانیت کا اعلان کردے گی)۔ پس (دیکھو!) ایسا نہ ہو کہ تم شک کرنے والوں میں سے ہوجاؤ

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ ھُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۴۸

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱۴۸) اور (دیکھو!) ہر گروہ کے لیے ایک سمت ہے جس کی طرف وہ (عبادت کی وقت) رخ پھیر لیتا ہے (پس یہ کوئی ایسی بات نہیں جسے حق و باطل کا معیار سمجھ لیا جائے. اصل چیز جو مقصود ہے وہ تو نیک عملی ہے) پس نیکیوں کی راہ میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کرو تم جہاں کہیں بھی ہو (یعنی جس جگہ اور جس سمت میں بھی خدا کی عبادت کرو) خدا تم سب کو پالے گا. یقیناً اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

(۱۴۹) اور (اے پیغمبر!) تم کہیں سے بھی نکلو (یعنی کسی سمت اور کسی مقام میں بھی ہو) لیکن (نماز میں) رخ اسی طرف کو پھیر لو جس طرف مسجد حرام واقع ہے. اور یقین کرو! یہ معاملہ تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک امر حق ہے اور (جانتے رہو کہ) اللہ تمہارے اعمال کی طرف سے غافل نہیں ہے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

(۱۵۰) اور (دیکھو!) تم کہیں سے بھی نکلو (اور کسی مقام میں بھی ہو) لیکن چاہیے کہ (نماز میں) اپنا رخ مسجد حرام ہی کی طرف پھیر لو. اور (اے پیروان دعوت قرآنی!) تم بھی اپنا رخ اسی طرف کو کر لیا کرو خواہ کسی جگہ اور کسی سمت میں ہو اور یہ (جو تقرر قبلے پر اس قدر زور دیا گیا ہے تو یہ) اس لیے ہے تاکہ تمہارے خلاف لوگوں کے پاس کوئی دلیل باقی نہ رہے (اور یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ معبد ابراہیمی ہی تمہارا قبلہ ہے) البتہ جو لوگ حق سے گزر چکے ہیں (ان کی مخالفت ہر حال میں جاری رہے گی) تو ان سے نہ ڈرو، مجھ سے ڈرو. اور علاوہ بریں یہ (حکم) اس لیے بھی (دیا گیا) ہے کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کر دوں، نیز اس لیے کہ (سعی و عمل کی) سیدھی راہ پر تم لگ جاؤ۔

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ؕ

(۱۵۱) یہ اسی طرح کی بات ہوئی جیسے یہ ہوئی کہ ہم نے تم میں سے ایک شخص کو اپنی رسالت کے لیے چن لیا، وہ ہماری آیتیں تمہیں سناتا ہے، (اپنی پیغمبرانہ تربیت سے) تمہارے دلوں کو صاف کرتا ہے، کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور وہ وہ باتیں سکھلاتا ہے جن سے تم یک سر نا آشنا تھے۔

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ ع

ع ۱۸ ۲ — معانقة ۳ عند المتأخرين ۲

(۱۵۲) پس (اب) میری یاد میں لگے رہو، میں بھی تمہاری طرف سے غافل نہ ہوں گا (یعنی قانون الٰہی یہ ہے کہ اگر تم اللہ سے غافل نہ ہو گے تو اللہ کی مدد و نصرت بھی تمہاری طرف سے غافل نہ ہو گی۔) اور (دیکھو!) میری نعمتوں کی قدر کرو، ایسا نہ کرو کہ کفران نعمت میں مبتلا ہو جاؤ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

(۱۵۳) مسلمانو! صبر اور نماز (کی معنوی قوتوں) سے سہارا پکڑو یقین کرو! اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(۱۵۴) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتے ہیں تو یہ مت کہو کہ مردہ ہیں،

اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

نہیں، وہ تو زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے۔

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾

(۱۵۵) اور یاد رکھو! یہ ضرور ہونا ہے کہ ہم تمہارا امتحان لیں: خطرات کا خوف، بھوک کی تکلیف، مال و جان کا نقصان، پیداوار کی تباہی، وہ آزمائشیں ہیں جو تمہیں پیش آئیں گی. پھر جو لوگ صبر کرنے والے ہیں. انہیں (فتح و کامرانی کی) بشارت دے دو۔

الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

(۱۵۶) یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کبھی کوئی مصیبت ان پر آ پڑتی ہے تو (بے قرار ہونے کی جگہ ذکر الٰہی سے اپنی روح کو تقویت پہنچاتے ہیں اور) ان کی (زبان حال کی) صدا یہ ہوتی ہے کہ ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' ہماری زندگی اور موت، رنج و غم، سود و زیان جو کچھ بھی ہے سب کچھ اللہ کے لیے ہے اور ہم سب کو بالآخر مرنا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

(۱۵۷) سو یقیناً ایسے ہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کے الطاف و کرم ہیں، جن پر اس کی رحمت اترتی ہے اور یہی ہیں جو (اپنے مقصد میں) کامیاب ہیں

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾

(۱۵۸) بلاشبہ صفا و مروہ (نامی دو پہاڑیاں) اللہ کی (حکمت و رحمت کی) نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو شخص حج یا عمرے کی نیت سے گھر کا (یعنی خانہ کعبہ کا) قصد کرے تو اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان طواف کے پھیرے کر لے. اور جو کوئی خوش دلی کے ساتھ نیکی کا کوئی کام کرتا ہے تو اللہ ہر عمل کی اس کی منزلت کے مطابق قدر کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

(۱۵۹) جن لوگوں کا شیوہ یہ ہے کہ (دنیا کے خوف یا طمع سے) ان باتوں کو چھپاتے ہیں جو سچائی کی روشنیوں اور رہنمائیوں میں سے ہم نے نازل کی ہیں باوجودیکہ ہم نے انہیں کتاب میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے تو (یقین کرو!) ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے (یعنی اس کی رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں) اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنتیں بھی ان کے حصے میں آتی ہیں۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا
فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾

(۱۶۰) مگر (ہاں! توبہ کا دروازہ ہر گناہ کے بعد کھلا ہوا ہے. پس) جن لوگوں نے اس گناہ سے توبہ کرلی اور اپنی (بگڑی) حالت از سرِ نو سنوار لی اور ساتھ ہی (احکام حق کو چھپانے کی جگہ) بیان کرنے کا شیوہ اختیار کرلیا تو ایسے لوگوں کی توبہ ہم قبول کرلیتے ہیں اور ہم بڑے ہی درگزر کرنے والے اور رحمت سے، بخش دینے والے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ
أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾

(۱۶۱) (لیکن) جن لوگوں نے راہ حق سے انکار کیا اور پھر مرتے دم تک اسی پر قائم رہے تو (ظاہر ہے کہ ان کے لیے اصلاح حال کا کوئی موقع باقی نہ رہا) یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی اس کے فرشتوں کی، انسانوں کی سب کی لعنت ہوئی۔

خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿١٦٢﴾

(۱۶۲) ہمیشہ اسی حالت میں رہنے والے، نہ تو کبھی ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی اور نہ انہیں مہلت ملے گی۔

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ ع ۱۹

(۱۶۳) اور (دیکھو!) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، کوئی معبود نہیں مگر صرف اسی کی ایک ذات رحمت والی اور اپنی رحمت کی بخشش سے تمام کائنات ہستی کو فیض یاب کرنے والی۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي
تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا
أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا
بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن
كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ
لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٦٤﴾

(۱۶۴) بلاشبہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے ایک کے بعد ایک آتے رہنے میں اور جہاز میں جو انسان کی کاربراریوں کے لیے سمندر میں چلتا ہے اور برسات میں جسے اللہ آسمان سے برساتا ہے اور اس (کی آب پاشی) سے زمین مرنے کے بعد پھر جی اٹھتی ہے اور اس بات میں کہ ہر قسم کے جانور زمین کے پھیلاؤ میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہواؤں کے (مختلف رخ) پھرنے میں اور بادلوں میں جو آسمان و زمین کے درمیان (اپنی مقررہ جگہ کے اندر) بندھے ہوئے ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھنے والے ہیں (اللہ کی ہستی و یگانگی اور اس کے قوانین رحمت کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ
أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ
آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ

(۱۶۵) اور (دیکھو!) انسانوں میں سے کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو خدا کے سوا دوسری ہستیوں کو اس کا ہم پلہ بنالیتے ہیں، وہ انہیں اس طرح چاہنے لگتے ہیں جیسی چاہت اللہ کے لیے ہونی چاہیے حالانکہ جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں ان

ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾

کے دلوں میں تو سب سے زیادہ محبت اللہ ہی کی ہوتی ہے جو بات ان ظالموں کو اُس وقت سوجھے گی جب عذاب ان کے سامنے آجائے گا، کاش اِس وقت سوجھتی! اُس دن یہ دیکھیں گے کہ ہر طرح کی قوت صرف اللہ ہی کو ہے اور (اگر اس کے قوانین حق سے سرتابی کی جائے تو) اس کا عذاب بڑا ہی سخت عذاب ہے۔

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾

(۱۶۶) اور (دیکھو!) جب ایسا ہوگا کہ وہ (جھوٹے پیشوا) جن کی پیروی کی گئی (بجائے اس کے کہ اپنے پیروؤں کے کام آئیں) اپنے پیروؤں سے بیزاری ظاہر کرنے لگیں گے (یعنی کہیں گے: ہمیں ان لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں) کیوں کہ عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور ان کے باہمی رشتوں وسیلوں کا تمام سلسلہ ٹوٹ جائے گا (کہ نہ تو کوئی ساتھ دے گا اور نہ کسی کو کسی کی فکر ہوگی)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ ع

(۱۶۷) تب وہ لوگ جنھوں نے ان کی پیروی کی تھی پکار اٹھیں گے: کاش! ہمیں ایک دفعہ پھر دنیا میں لوٹنے کی مہلت مل جائے تو ہم ان (جھوٹے پیشواؤں) سے اسی طرح بیزاری ظاہر کردیں جس طرح یہ ہم سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں! (سو دیکھو!) اس طرح اللہ ان لوگوں کو ان کے اعمال کی حقیقت دکھلا دے گا کہ سرتاسر حسرت و پشیمانی کا منظر ہوگا اور وہ آتش عذاب سے چھٹکارا پانے والے نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾

(۱۶۸) اے افرادِ نسل انسانی! زمین میں جس قدر حلال اور پاکیزہ چیزیں (تمہاری غذا کے لیے) مہیا کر دی گئی ہیں شوق سے کھاؤ اور (یہ جو لوگوں نے اپنے وہموں خیالوں سے طرح طرح کی رکاوٹیں اختیار کر رکھی ہیں تو یہ شیطانی وسوسے ہیں، تم) شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾

(۱۶۹) وہ تو تمہیں بری اور قبیح باتوں ہی کے لیے حکم دے گا، نیز اس (گمراہی) کے لیے اکسائے گا کہ اللہ کے نام سے جھوٹی باتیں کہو جن کے لیے تمہارے پاس کوئی علم نہیں۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اتَّبِعُوۡا مَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا بَلۡ نَتَّبِعُ مَآ اَلۡفَيۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوۡ كَانَ اٰبَآؤُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ شَيۡـًٔا وَّلَا يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۷۰﴾

(۱۷۰) اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے: اللہ نے جو ہدایت نازل کی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں: نہیں، ہم تو اسی طریقے پر چلیں گے جس پر اپنے بڑے بوڑھوں کو چلتے دیکھ رہے ہیں. کوئی ان لوگوں سے پوچھے: اگر تمہارے بڑے بوڑھے عقل سے کورے اور ہدایت سے محروم رہے ہوں تو تم بھی عقل و ہدایت سے انکار کردو گے؟

وَمَثَلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا كَمَثَلِ الَّذِىۡ يَنۡعِقُ بِمَا لَا يَسۡمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡىٌ فَهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۷۱﴾

(۱۷۱) اور (حقیقت یہ ہے کہ) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تو ان کی مثال ایسی ہے (یعنی انہیں کورانہ تقلید کی جگہ عقل وہدایت کی دعوت دینا ایسا ہے) جیسے ایک چرواہا چارپایوں کے آگے چیختا چلاتا ہے کہ چارپایے کچھ بھی نہیں سنتے مگر صرف بلانے اور پکارنے کی صدائیں۔ وہ بہرے، گونگے، اندھے ہوکر رہ گئے پس کبھی سوچنے سمجھنے والے نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لِلّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۱۷۲﴾

(۱۷۲) مسلمانو! اگر تم صرف اللہ ہی کی بندگی کرنے والے ہو (اور سمجھتے ہو کہ حلال وحرام میں حکم اسی کا حکم ہے تو) وہ تمام پاکیزہ چیزیں بے کھٹکے کھاؤ جو اللہ نے تمہاری غذا کے لیے مہیا کردی ہیں اور اس کی نعمتیں کام میں لاکر اس کی بخشائشوں کے شکرگزار رہو

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۷۳﴾

(۱۷۳) اللہ نے جو چیزیں تم پر حرام کردی ہیں وہ تو صرف یہ ہیں کہ مردار جانور، حیوانات کا خون، سور کا گوشت اور وہ (جانور) جو اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی کے نام پر پکارے جائیں. البتہ اگر ایسی حالت پیش آجائے کہ ایک آدمی (حلال غذا نہ مل سکنے کی وجہ سے) بحالت مجبوری کھالے اور یہ بات نہ ہو کہ حکم شریعت کی پابندی سے نکل جانا چاہتا ہو یا اتنی مقدار سے زیادہ کھانا چاہتا ہو جتنی کی (زندگی بچانے کے لیے) ضرورت ہے تو اس صورت میں مجبور آدمی کے لیے کوئی گناہ نہ ہوگا. بلاشبہ اللہ (خطاؤں، لغزشوں کو) بخش دینے والا اور (ہر حال میں) تمہارے لیے رحمت رکھنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡتُمُوۡنَ مَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ الۡكِتٰبِ وَيَشۡتَرُوۡنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ۙ

(۱۷۴) جو لوگ ان حکموں کو جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں چھپاتے ہیں اور اس (کتمان حق) کے بدلے دنیا کے حقیر فائدے خرید تے ہیں تو یقین

أُولٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا
يُزَكِّيهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٤﴾

کرو! یہ لوگ ہیں جو آگ کے شعلوں سے اپنا پیٹ بھر رہے ہیں (کیوں کہ یہ کمائی ان کے لیے آتش عذاب کے شعلے بننے والی ہے) قیامت کے دن یہ اللہ کے خطاب سے محروم رہیں گے، وہ انہیں (بخش کر) گناہوں سے پاک نہیں کرے گا، ان کے لیے عذاب دردناک میں مبتلا ہونا ہے۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ
بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ
أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿١٧٥﴾

(۱۷۵) یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت بیچ کر گمراہی مول لی اور مغفرت کے بدلے عذاب کا سودا کیا تو (برائی کی راہ میں ان کا حوصلہ کیا ہی عجیب حوصلہ ہے! اور) جہنم کی آگ کے لیے ان کی برداشت کیسی سخت برداشت ہے!

ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ
وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتٰبِ لَفِي
شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿١٧٦﴾ ع ۲۱ ۵

(۱۷۶) یہ اس لیے ہوا کہ اللہ نے کتاب (تورات) سچائی کے ساتھ نازل کردی تھی (اور جب وحی الٰہی کی روشنی آجائے تو پھر انسانی گمانوں وہموں کے لیے کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی، پھر بھی یہ لوگ اختلاف میں پڑگئے) اور جن لوگوں نے کتاب اللہ (کے احکام) میں الگ الگ راہیں اختیار کی ہیں تو وہ تفرقہ ومخالفت کی دور دراز راہوں میں کھوئے گئے۔

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى
حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينَ
وَابْنَ السَّبِيلِ ۙ وَالسَّآئِلِينَ وَفِي
الرِّقَابِ ۚ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ
وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عٰهَدُوا ۚ
وَالصّٰبِرِينَ فِي الْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ
صَدَقُوا ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾

(۱۷۷) نیکی اور بھلائی (کی راہ) یہ نہیں ہے کہ تم نے (عبادت کے وقت) اپنا منہ پورب کی طرف پھیرلیا یا پچھم کی طرف کرلیا (یا اسی طرح کی کوئی دوسری بات رسم ریت کی کرلی)۔ نیکی کی راہ تو ان لوگوں کی راہ ہے جو اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، آسمانی کتابوں پر اور خدا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ خدا کی محبت کی راہ میں اپنا مال رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سائلوں کو دیتے ہیں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے خرچ کرتے ہیں. نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں. اپنی بات کے پکے ہوتے ہیں، جب قول و قرار کرلیتے ہیں تو اسے پورا کرکے رہتے ہیں. تنگی ومصیبت کی گھڑی ہو یا خوف و ہراس کا وقت، ہر حال میں صبر کرنے والے (اور اپنی راہ میں ثابت قدم) ہوتے ہیں تو بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں جو نیکی کی راہ میں سچے ہوئے اور یہی ہیں جو برائیوں سے بچنے والے انسان ہیں۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

(۱۷۸) مسلمانو! جو لوگ قتل کردیئے جائیں ان کے لیے تمہیں قصاص (یعنی

الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ
وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى ۚ
فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ
بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ
ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ
فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾

بدلا لینے کا) حکم دیا جاتا ہے (لیکن بدلا لینے میں ہر انسان دوسرے کے برابر ہے)۔ اگر آزاد آدمی نے آزاد آدمی کو قتل کیا ہے تو اس کے بدلے وہی قتل کیا جائے گا. (یہ نہیں ہوسکتا کہ مقتول کی بڑائی یا نسل کے شرف کی وجہ سے دو آدمی قتل کیے جائیں جیسا کہ عرب جاہلیت میں دستور تھا). اگر غلام قاتل ہے تو غلام ہی قتل کیا جائے گا. (یہ نہیں ہوسکتا کہ مقتول کے آزاد ہونے کی وجہ سے دو غلام قتل کئے جائیں) عورت نے قتل کیا ہے تو عورت ہی قتل کی جائے گی. اور پھر اگر ایسا ہو کہ کسی قاتل کو مقتول کے وارث سے کہ (رشتۂ انسانی میں) اس کا بھائی ہے معافی مل جائے (اور قتل کی جگہ خون بہا لینے پر راضی ہو جائے) تو (خون بہا لے کر چھوڑ دیا جاسکتا ہے اور اس صورت میں) مقتول کے وارث کے لیے دستور کے مطابق (خون بہا کا) مطالبہ ہے اور قاتل کے لیے خوش معاملگی کے ساتھ ادا کر دینا. (اور دیکھو! یہ جو قصاص کے معاملے کو تمام زیادتیوں سے پاک کر کے عدل و مساوات کی اصل پر قائم کر دیا گیا ہے تو) یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے سختیوں کا کم کر دینا اور رحمت کا فیضان ہوا. اب اس کے بعد جو کوئی زیادتی کرے گا تو (یقین کرو!) وہ (اللہ کے حضور) عذاب دردناک کا سزاوار ہوگا۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي
الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾

(۱۷۹) اور اے ارباب دانش! قصاص کے حکم میں (اگرچہ بظاہر ایک جان کی ہلاکت کے بعد دوسری جان کی ہلاکت گوارا کر لی گئی ہے لیکن فی الحقیقت یہ ہلاکت نہیں ہے) تمہارے لیے زندگی ہے اور یہ سب کچھ اس لیے ہے تاکہ تم برائیوں سے بچو

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ
وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى
الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾

(۱۸۰) (مسلمانو!) یہ بات بھی تم پر فرض کر دی گئی ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی محسوس کرے کہ اس کے مرنے کی گھڑی آگئی اور وہ اپنے بعد مال و متاع میں سے کچھ چھوڑ جانے والا ہو تو چاہیے کہ اپنے ماں باپ اور رشتے داروں کے لیے اچھی وصیت کر جائے. جو متقی انسان ہیں ان کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے۔

فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ
عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ

(۱۸۱) پھر جو کوئی ایسا کرے کہ کسی آدمی کی وصیت سننے (اور اس کے گواہ اور امین ہونے) کے بعد اس میں ردوبدل کر دے تو اس گناہ کی ذمے داری اسی

عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾

کے سر ہوگی جس نے ردوبدل کیا ہے (وصیت پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا، اس کی تعمیل ہر حال میں ضروری ہوگی)۔ یقین کرو! اللہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ ع ۲۲ ۶

(۱۸۲) اور اگر کسی شخص کو وصیت کرنے والے سے بے جا رعایت کرنے یا کسی معصیت کا اندیشہ ہو اور وہ (بروقت مداخلت کرکے یا وارثوں کو سمجھا بجھا کر) ان میں مصالحت کرا دے تو ایسا کرنے میں کوئی گناہ نہیں (کیوں کہ یہ وصیت میں ردوبدل کرنا نہیں ہوگا بلکہ ایک برائی کی اصلاح کردینا ہوگا۔ اور) بلاشبہ اللہ (انسانی کمزوریوں کو) بخشنے والا (اور اپنے تمام احکام میں) رحمت رکھنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

(۱۸۳) مسلمانو! جس طرح ان لوگوں پر جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں روزہ فرض کردیا گیا تھا اسی طرح تم پر بھی فرض کردیا گیا ہے تاکہ تم میں پرہیزگاری پیدا ہو۔

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَي الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾

(۱۸۴) (یہ روزے کے) چند گنے ہوئے دن (ہیں، کوئی بڑی مدت نہیں). پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اس کے لیے اجازت ہے کہ دوسرے دنوں میں روزے رکھ کر روزے کے دنوں کی گنتی پوری کرلے. اور جو لوگ ایسے ہوں کہ ان کے لیے روزہ رکھنا ناقابل برداشت ہو (جیسے نہایت بوڑھا آدمی کہ نہ تو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ یہ توقع رکھتا ہے کہ آگے چل کر قضا کرسکے گا) تو اس کے لیے روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دینا ہے۔ پھر اگر کوئی اپنی خوشی سے کچھ زیادہ کرے (یعنی زیادہ مسکینوں کو کھلائے) تو یہ اس کے لیے مزید اجر کا موجب ہوگا، لیکن اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو تو سمجھ لو کہ روزہ رکھنا تمہارے لیے (ہر حال میں) بہتر ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي

(۱۸۵) یہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن کا نزول (شروع) ہوا. وہ انسانوں کے لیے رہنما ہے، ہدایت کی روشن صداقتیں رکھتا ہے اور حق کو باطل سے الگ کردینے والا ہے. پس جو کوئی تم میں سے یہ مہینہ پائے تو چاہیے کہ اس میں روزے رکھے. ہاں، جو کوئی بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو تو اس کے لیے یہ حکم ہے کہ دوسرے دنوں میں

سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ
بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا
هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۸۵

چھوٹے ہوئے روزوں کی گنتی پوری کرلے اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے، سختی اور تنگی نہیں چاہتا، اور یہ (جو بیماروں اور مسافروں کے لیے روزے قضا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو یہ) اس لیے ہے کہ (حکمت الٰہی نے روزے کے فوائد کے لیے دنوں کی ایک خاص گنتی ٹھیرادی ہے تو تم اس کی) گنتی پوری کرلو (اور اس عمل میں ادھورے نہ رہو)۔ اور اس لیے بھی کہ اللہ نے تم پر راہ (سعادت) کھول دی ہے تو اس پر اس کی بڑائی کا اعلان کرو، نیز اس لیے کہ (اس کی نعمت کام میں لاکر) اس کی شکر گزاری میں سرگرم رہو۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ
يَرْشُدُوْنَ ۝۱۸۶

(۱۸۶) اور (اے پیغمبر!) جب میرا کوئی بندہ میری نسبت تم سے دریافت کرے (کہ کیوں کر مجھ تک پہنچ سکتا ہے تو تم اسے بتادو کہ میں) تو اس کے پاس ہوں. وہ جب پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا اور اسے قبول کرتا ہوں. پس (اگر وہ واقعی میری طلب رکھتے ہیں تو) چاہیے کہ میری پکار کا جواب دیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ حصول مقصد میں کامیاب ہوں.

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى
نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ
لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ
تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا
عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا
كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى
يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا
الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ
وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝۱۸۷

(۱۸۷) تمہارے لیے یہ بات جائز کردی گئی ہے کہ روزے کے دنوں میں رات کے وقت اپنی بیوی سے خلوت کرو تم میں اور ان میں چولی دامن کا ساتھ ہے (یعنی ان کی زندگی تم سے وابستہ ہے، تمہاری ان سے). اللہ کے علم سے یہ بات پوشیدہ نہیں رہی کہ تم اپنے اندر ایک بات کا خیال رکھ کر پھر اس کی بجا آوری میں خیانت کر رہے ہو. (یعنی اپنے ضمیر کی خیانت کر رہے ہو، کیوں کہ اگرچہ اس بات میں برائی نہ تھی مگر تم نے خیال کرلیا تھا کہ برائی ہے). پس اس نے (اپنے فضل وکرم سے تمہیں اس غلطی کے لیے جوابدہ نہیں ٹھیرایا) تمہاری ندامت قبول کرلی اور تمہاری خطا بخش دی. اور اب (کہ یہ معاملہ صاف کردیا گیا ہے) تم (بغیر کسی اندیشے کے) اپنی بیویوں سے خلوت کرو اور جو کچھ تمہارے لیے (ازدواجی زندگی میں) اللہ نے ٹھیرادیا ہے اس کے خواہش مند ہو. اور (اسی طرح رات کے وقت کھانے پینے کی بھی کوئی روک نہیں) شوق سے کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) کالی دھاری سے الگ نمایاں

ہو جائے (یعنی صبح کی سب سے پہلی نمود شروع ہو جائے) پھر اس وقت سے لے کر رات (شروع ہونے) تک روزے کا وقت پورا کرنا چاہیے البتہ اگر تم مسجد میں اعتکاف کر رہے ہو تو اس حالت میں نہیں چاہیئے کہ اپنی بیویوں سے خلوت کرو (جہاں تک روزے کا تعلق ہے) یہ اللہ کی ٹھیرائی ہوئی حدیں ہیں. پس ان سے دور دور رہنا. اللہ اسی طرح اپنے احکام واضح کر دیتا ہے تا کہ لوگ (نافرمانی) سے بچیں

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ
وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا
مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۱۸۸

ع ۲۳ ۶ ۷

(۱۸۸) اور (دیکھو!) ایسا نہ کرو کہ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے کھاؤ. اور نہ ایسا کرو کہ مال و دولت کو حاکموں (کے دلوں) تک پہنچنے کا (یعنی انہیں اپنی طرف مائل کرنے کا) ذریعہ بناؤ تا کہ دوسروں کے مال کا کوئی حصہ ناحق حاصل کر لو اور تم جانتے ہو کہ حقیقت حال کیا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِىَ
مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ
بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ
الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ
اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۱۸۹

(۱۸۹) (اے پیغمبر!) لوگ تم سے (مہینوں کی) چاند رات کی بابت دریافت کرتے ہیں. ان لوگوں سے کہہ دو: یہ انسان کے لیے وقت کا حساب ہے اور اس سے حج کے مہینے کا تعین ہو جاتا ہے (باقی جس قدر توہمات لوگوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور طرح طرح کی رسمیں اختیار کر رکھی ہیں تو ان کی کوئی اصلیت نہیں). اور یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ اپنے گھروں میں (دروازہ چھوڑ کر) پچھواڑے سے داخل ہو (جیسا کہ عرب کی رسم تھی کہ حج کے مہینے کا چاند دیکھ لینے اور احرام باندھ لینے کے بعد اگر گھروں میں داخل ہونا چاہتے تو دروازے سے داخل نہ ہوتے، پچھواڑے سے راہ نکال کر جاتے) نیکی تو اس کے لیے ہے جس نے اپنے اندر تقویٰ پیدا کیا. پس (ان وہم پرستیوں میں مبتلا نہ ہو) گھروں میں آؤ تو دروازے ہی کی راہ آؤ (پچھواڑے سے راہ نکالنے کی مصیبت میں کیوں پڑو؟) البتہ اللہ کی نافرمانی سے بچو تا کہ (طلب سعادت میں) کامیاب ہو.

وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۱۹۰

(۱۹۰) اور (دیکھو!) جو لوگ تم سے لڑائی لڑ رہے ہیں چاہیے کہ اللہ کی راہ میں تم بھی ان سے لڑو (پیٹھ نہ دکھلاؤ) البتہ کسی طرح کی زیادتی نہیں کرنی چاہیے. اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو زیادتی کرنے والے ہیں.

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ
وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ
وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا
تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى
يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۗ
كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩١﴾

(۱۹۱) (اہل مکہ نے تمہارے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے تو تمہاری طرف سے بھی اب اعلان جنگ ہے) جہاں کہیں پاؤ انہیں قتل کرو اور جس جگہ سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے تم بھی انہیں لڑ کر نکال باہر کرو۔ فتنے کا قائم رہنا قتل وخون ریزی سے بھی بڑھ کر ہے، (باقی رہا حرم کی حدوں کا معاملہ کہ ان کے اندر لڑائی کی جائے یا نہ کی جائے تو اس بارے میں حکم یہ ہے کہ) جب تک وہ خود مسجد حرام کی حدود میں تم سے لڑائی نہ کریں تم بھی اس جگہ ان سے لڑائی نہ کرو۔ پھر اگر ایسا ہوا کہ انہوں نے لڑائی کی تو تمہارے لیے بھی یہی ہوگا کہ لڑو۔ منکرین حق (کی ظالمانہ پیش قدمیوں) کا یہی بدلا ہے

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٩٢﴾

(۱۹۲) لیکن اگر ایسا ہوا کہ وہ لڑائی سے باز آ گئے تو (پھر اللہ کا دروازۂ بخشش بھی بند نہیں ہے) بلاشبہ وہ رحمت سے بخش دینے والا ہے۔

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ
الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۗ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا
عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩٣﴾

(۱۹۳) اور (دیکھو!) ان لوگوں سے لڑائی جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی ظلم و فساد) باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ ہی کے لیے ہو جائے پھر اگر ایسا ہوا کہ یہ لوگ لڑائی سے باز آ جائیں تو (تمہیں بھی ہاتھ روک لینا چاہیے، کیوں کہ) لڑائی نہیں لڑنی ہے مگر انہیں لوگوں کے مقابلے میں جو ظلم کرنے والے ہیں۔

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ
قِصَاصٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ
فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى
عَلَيْكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩٤﴾

(۱۹۴) اگر حرمت کے مہینوں کی رعایت کی جائے تو تمہاری طرف سے بھی رعایت ہونی چاہیے. اگر نہ کی جائے تو تمہاری طرف سے بھی نہیں ہے. (مہینوں کی) حرمت کے معاملے میں (جب کہ لڑائی ہو) ادلے کا بدلا ہے (یعنی جیسی روش ایک فریق جنگ کی ہوگی ویسی ہی دوسرے فریق کو بھی اختیار کرنی پڑے گی. یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک فریق تو مہینوں کی حرمت سے بے پروا ہو کر حملہ کر دے اور دوسرا فریق حرمت کے خیال سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے)۔ پس جو کوئی تم پر زیادتی کرے تو چاہیے کہ جس طرح کا معاملہ اس نے تمہارے ساتھ کیا ہے ویسا ہی معاملہ تم بھی اس کے ساتھ کرو۔ البتہ (ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ بات نہ بھولو کہ اللہ انہیں کا ساتھی ہے جو (اپنے تمام کاموں میں) پرہیزگار ہیں۔

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا

(۱۹۵) اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو. ایسا نہ کرو کہ (جہاد کی اعانت سے غافل

مع بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚۛ وَاَحْسِنُوْا ۚۛ اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٩٥﴾
وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ
اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ
وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ
مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ
اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ
صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۥ فَمَنْ
تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ
مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا
رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ
لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ ع ۲۴ ۸

ہو کر) اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دو. نیکی کرو، یقیناً اللہ کی محبت انہیں لوگوں کے لیے ہے جو نیکی کرنے والے ہیں.

(۱۹۶) اور (دیکھو!) حج اور عمرے کی جب نیت کرلی جائے تو اسے اللہ کے لیے پورا کرنا چاہیے اور اگر ایسی صورت پیش آجائے کہ تم (اس نیت سے نکلے مگر) راہ میں گھر گئے (لڑائی کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے) تو پھر ایک جانور کی قربانی کرنی چاہیے جیسا کچھ بھی میسر آئے. اور اس وقت تک سر کے بال نہ منڈاؤ (جو اعمال حج سے فارغ ہو کر احرام اتارتے وقت کیا جاتا ہے) جب تک کہ قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے. ہاں، اگر کوئی شخص بیمار ہو یا اسے سر کی کسی تکلیف کی وجہ سے مجبوری ہو تو چاہیے کہ (بال اتارنے کا) فدیہ دے دے. اور وہ یہ ہے کہ روزہ رکھے یا صدقہ دے یا جانور کی قربانی کرے. اور پھر جب ایسا ہو کہ تم امن کی حالت میں ہو اور کوئی شخص چاہے کہ (عمرہ حج سے ملا کر) تمتع کرے (یعنی ایک ہی سفر میں دونوں عملوں کے ثواب سے فائدہ اٹھائے) تو اس کے لیے بھی جانور کی قربانی ہے جیسی کچھ میسر آجائے. اور جس کسی کو قربانی میسر نہ آئے تو اسے چاہیے تین روزے حج کے دنوں میں رکھے، سات روزے واپسی پر، یہ دس کی پوری گنتی ہوگئی. البتہ یاد رہے کہ یہ حکم (یعنی عمرے کے تمتع کا حکم) اس کے لیے ہے جس کا گھر بار مکے میں نہ ہو (باہر سے حج کے لیے آیا ہو). اور (دیکھو!) ہر حال میں اللہ کی نافرمانی سے بچو اور یقین کرو! وہ (نافرمانوں کو) سزا دینے میں بہت ہی سخت ہے

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ
فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا
جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ
يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ
التَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱۹۷) حج (کی تیاری) کے مہینے عام طور پر معلوم ہیں. پس جس کسی نے ان مہینوں میں حج کرنا اپنے اوپر لازم کرلیا تو (وہ حج کی حالت میں ہوگیا اور) حج کی حالت میں نہ تو عورتوں کی طرف رغبت کرنا ہے، نہ گناہ کی کوئی بات کرنی ہے اور نہ لڑائی جھگڑا. اور (یاد رکھو!) تم نیک عملی کی باتوں میں سے جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں رہتا. پس (حج کرو تو اس کے) سروسامان کی تیاری بھی کرو اور سب سے بہتر سروسامان (دل کا سروسامان ہے اور وہ) تقویٰ ہے.

اور اے ارباب دانش! (ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو (کہ خوف الٰہی سے پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿١٩٨﴾

(۱۹۸) (اور دیکھو!) اس میں تمہارے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں اگر (اعمال حج کے ساتھ) تم اپنے پروردگار کے فضل کی بھی تلاش میں رہو (یعنی کاروبار تجارت کا بھی مشغلہ رکھو) پس جب عرفات (نامی مقام) سے انبوہ در انبوہ لوٹو تو "المشعر الحرام" (یعنی مزدلفہ) میں (ٹھیر کر) اللہ کا ذکر کرو اور اسی طرح ذکر کرو جس طرح ذکر کرنے کا طریقہ تمہیں بتادیا گیا ہے اگرچہ اس سے پہلے تم بھی انہیں لوگوں میں سے تھے جو راہ حق سے بھٹک گئے ہیں

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٩٩﴾

(۱۹۹) پھر (یہ بات بھی ضروری ہے کہ) جس جگہ (تک جاکر) لوگ انبوہ در انبوہ لوٹتے ہیں تم (اہل مکہ) بھی وہیں سے لوٹو اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرو بلاشبہ اللہ (خطائیں) بخشنے والا (اور ہر حال میں) رحمت رکھنے والا ہے۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾

(۲۰۰) پھر جب تم حج کے تمام ارکان پورے کرچکو تو چاہیے کہ جس طرح پہلے اپنے آباء واجداد کی بڑائیوں کا ذکر کیا کرتے تھے اب اسی طرح اللہ کا ذکر کیا کرو. بلکہ اس سے بھی زیادہ (کہ تمام اعمال حج سے اصل مقصود یہی ہے) اور (پھر دیکھو!) کچھ لوگ تو ایسے ہیں (جو صرف دنیا ہی کے پجاری ہوتے ہیں اور جن کی صدائے حال یہ ہوتی ہے کہ "خدایا! ہمیں جو کچھ دینا ہے دنیا ہی میں دے دے"، پس آخرت کی زندگی میں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں ہوتا

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾

(۲۰۱) اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو (دنیا و آخرت دونوں کی فلاح چاہتے ہیں وہ) کہتے ہیں "خدایا! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچالے"

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾

النّصف

(۲۰۲) تو (یقین کرو!) ایسے ہی لوگ ہیں جنہیں ان کے عمل کے مطابق (دنیا و آخرت کی) فلاح میں حصہ ملنا ہے اور اللہ (کا قانون) اعمال کی جانچ میں سست

رفتار نہیں (وہ ہر انسان کو اس کے عمل کے مطابق فوراً ! نتیجہ دے دینے والا ہے)

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۰۳

(۲۰۳) اور (دیکھو!) حج کے گنے ہوئے دنوں میں (جو معلوم ہیں اور دسویں ذی الحج سے لے کر تیرہویں تک ہیں) اللہ کی یاد میں مشغول رہو. پھر جو کوئی (واپسی میں) جلدی کرے اور دو ہی دن میں روانہ ہو جائے تو اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں. اور جو کوئی تاخیر کرے تو وہ تاخیر بھی کر سکتا ہے. لیکن یہ (جلدی اور تاخیر کی رخصت) اسی کے لیے ہے جس میں تقویٰ ہو (کیوں کہ تمام اعمال سے اصل مقصود تقویٰ ہے. اگر ایک شخص کے ارادے اور عمل میں تقویٰ نہیں تو اس کا کوئی عمل بھی صحیح نہیں ہو سکتا) پس ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ بات نہ بھولو کہ تم سب کو (ایک دن مرنا اور پھر) اس کے حضور جمع ہونا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝۲۰۴

(۲۰۴) اور (دیکھو!) بعض آدمی ایسے ہیں کہ دنیوی زندگی کے بارے میں ان کی باتیں تمہیں بہت ہی اچھی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اپنی ضمیر کی پاکی پر اللہ کو گواہ ٹھیراتے ہیں، حالانکہ فی الحقیقت وہ دشمنی اور خصومت میں بڑے ہی سخت ہیں۔

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝۲۰۵

(۲۰۵) جب انہیں حکومت مل جاتی ہے تو ان کی تمام سرگرمیاں ملک میں اس لیے ہوتی ہیں تا کہ خرابی پھیلائیں اور انسان کی زراعت اور محنت کے نتیجوں کو اور اس کی نسل کو ہلاک کر دیں، حالانکہ اللہ یہ کبھی پسند نہیں کر سکتا کہ (زندگی و آبادی کی جگہ) ویرانی و خرابی پھیلائی جائے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۲۰۶

(۲۰۶) اور جب ان لوگوں سے کہا جائے: خدا سے ڈرو (اور ظلم و فساد سے باز آؤ) تو ان کا گھمنڈ انہیں (اور زیادہ) گناہ پر اکساتا ہے. پس (جن لوگوں کا حال ایسا ہو تو وہ کبھی ظلم و فساد سے باز آنے والے نہیں) انہیں تو جہنم ہی کفایت کرے گا (اور جس کسی نے جہنم کا ٹھکانا ڈھونڈا تو اس کا ٹھکانا) کیا ہی برا ٹھکانا ہوا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۲۰۷

(۲۰۷) (برخلاف ان کے) کچھ آدمی ایسے بھی ہیں جو (نفس پرستی کی جگہ خدا پرستی کی روح سے معمور ہوتے ہیں اور) اللہ کی خوشنودی کی طلب میں اپنی جانیں تک بیچ ڈالتے ہیں (یعنی رضائے الٰہی کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں) اور (جو کوئی ایسا کرتا ہے تو یاد رکھے!) اللہ بھی اپنے بندوں کے

لیے سرتاسر شفقت و مہربانی رکھنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱدْخُلُوا۟ فِى ٱلسِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا۟ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۲۰۸﴾

(۲۰۸) مسلمانو! پوری طرح اور (اعتقاد و عمل کی) ساری باتوں میں مسلم ہو جاؤ اور (دیکھو!) شیطانی وسوسوں کی پیروی نہ کرو. وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے

فَإِن زَلَلْتُم مِّنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۲۰۹﴾

(۲۰۹) پھر اگر ایسا ہوا کہ تم ڈگمگا گئے باوجودیکہ ہدایت کی روشن دلیلیں تمہارے سامنے آچکی ہیں تو یاد رکھو! اللہ (کے قانون جزا کی پکڑ سے تم بچ نہیں سکتے. وہ) سب پر غالب (اور اپنے کاموں میں) حکمت والا ہے

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن يَأْتِيَهُمُ ٱللَّهُ فِى ظُلَلٍ مِّنَ ٱلْغَمَامِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ ٱلْأَمْرُ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ ﴿۲۱۰﴾

ع ۲۵ ۱۴ ۹

(۲۱۰) پھر یہ لوگ کس بات کے انتظار میں ہیں؟ کیا اس بات کے منتظر ہیں کہ خدا ان کے سامنے نمودار ہو جائے (اور اس طرح نمودار ہو جائے کہ) بادل اس پر سایہ کیے ہوں اور فرشتے (صف باندھے کھڑے) ہوں اور جو کچھ ہونا ہے ہو چکے؟ (اگر اسی بات کے منتظر ہیں تو یاد رکھیں! یہ بات دنیا میں تو ہونے والی نہیں) اور تمام کاموں کا سررشتہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

سَلْ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ كَمْ ءَاتَيْنَٰهُم مِّنْ ءَايَةٍۭ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَن يُبَدِّلْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَإِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾

(۲۱۱) بنی اسرائیل سے پوچھو! ہم نے انہیں (علم و بصیرت کی) کتنی ہی روشن نشانیاں دی تھیں! اور جو کوئی خدا کی نعمت پا کر پھر اسے (محرومی و شقاوت سے) بدل ڈالے تو (یاد رکھو!) خدا (کا قانون مکافات) بھی سزا دینے میں بہت سخت ہے

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۘ وَٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ فَوْقَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ وَٱللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾

وقف لازم

(۲۱۲) منکرین حق کی نگاہوں میں تو صرف دنیا کی زندگی ہی سمائی ہوئی ہے. وہ ایمان والوں کی (موجودہ بے سروسامانی دیکھ کر) ہنسی اڑاتے ہیں، حالانکہ جو لوگ متقی ہیں قیامت کے دن وہی ان منکروں کے مقابلے میں بلند مرتبہ ہوں گے اور (پھر یہ منکرین حق نہیں جانتے کہ جو لوگ آج مال و جاہ دنیوی سے تہی دست ہیں، کل کو اللہ کے فضل سے مالا مال ہو جا سکتے ہیں. اور) اللہ جسے چاہتا ہے اپنے رزق بے حساب سے مالا مال کر دیتا ہے

كَانَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً فَبَعَثَ ٱللَّهُ ٱلنَّبِيِّۦنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ فِيمَا ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ ۚ وَمَا

(۲۱۳) (ابتداء میں ایسا تھا کہ) لوگ (الگ الگ گروہوں میں بٹے ہوئے نہیں تھے) ایک ہی قوم و جماعت تھے (پھر ایسا ہوا کہ باہم دگر مختلف ہو گئے اور الگ الگ ٹولیاں بن گئیں). پس اللہ نے (ایک کے بعد ایک) نبیوں کو مبعوث کیا. وہ (ایمان و عمل کی برکتوں کی) بشارت دیتے اور (انکار و بدعملی کے نتائج

اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْۢ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ
فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا
فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَهْدِي
مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۲۱۳﴾

سے) متنبہ کرتے تھے. نیز ان کے ساتھ کتاب الٰہی نازل کی گئی تا کہ جن باتوں میں لوگ اختلاف کرنے لگے تھے ان میں وہ فیصلہ کردینے والی ہو (اور تمام لوگوں کو راہ حق پر متحد کردے). اور یہ جو لوگ باہم دگر مختلف ہوئے تو اس لیے نہیں ہوئے کہ ہدایت سے محروم اور حقیقت سے بے خبر تھے نہیں، وحی الٰہی کے واضح احکام ان کے سامنے تھے مگر پھر بھی محض آپس کی ضد اور مخالفت سے اختلاف کرنے لگے تھے بالآخر اللہ نے ایمان لانے والوں کو (دین کی) وہ حقیقت دکھادی جس میں لوگ مختلف ہوگئے تھے (اور ایک دوسرے کو جھٹلا رہے تھے). اور اللہ جسے چاہتا ہے دین کی سیدھی راہ دکھلا دیتا ہے۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا
يَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۗ
مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوا
حَتّٰى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا
مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۗ أَلَآ إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ
قَرِيبٌ ﴿۲۱۴﴾

(۲۱۴) پھر کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ (محض ایمان کا زبانی دعویٰ کرکے) تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے حالانکہ ابھی تو تمہیں وہ آزمائشیں پیش ہی نہیں آئی ہیں جو تم سے پہلے لوگوں کو پیش آچکی ہیں. ہر طرح کی سختیاں اور محنتیں انہیں پیش آئیں، شدتوں اور ہولناکیوں سے ان کے دل دہل گئے یہاں تک کہ اللہ کا رسول اور جو لوگ ایمان لائے تھے پکار اٹھے ''اے نصرت الٰہی! تیرا وقت کب آئے گا؟'' (تب اچانک پردۂ غیب چاک ہوا اور خدا کی نصرت یہ کہتی ہوئی نمودار ہوگئی) ''ہاں، گھبراؤ نہیں! خدا کی نصرت تم سے دور نہیں ہے''

يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ قُلْ مَآ
أَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ
وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينِ وَابْنِ
السَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ
اللّٰهَ بِهٖ عَلِيمٌ ﴿۲۱۵﴾

(۲۱۵) (اے پیغمبر!) تم سے لوگ دریافت کرتے ہیں کہ خیرات کے لیے خرچ کریں تو کیا خرچ کریں؟ ان سے کہہ دو: جو کچھ بھی تم اپنے مال میں سے نکال سکتے ہو نکالو تو اس کے مستحق تمہارے ماں باپ ہیں، عزیز و اقربا ہیں، یتیم بچے ہیں، مسکین ہیں، (مصیبت زدہ) مسافر ہیں۔ اور (یاد رکھو!) جو کچھ بھی تم بھلائی کے کاموں میں سے کرتے ہو تو (وہ اللہ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ اکارت جائے) وہ سب کچھ جاننے والا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ
وَعَسٰٓى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ
وَعَسٰٓى أَنْ تُحِبُّوا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۲۱۶﴾ ع ۲۶ ۱۰

(۲۱۶) لڑائی کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے، لیکن بہت ممکن ہے ایک بات کو تم ناگوار سمجھتے ہو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو. اور ایک بات تمہیں اچھی لگتی ہو اور اسی میں تمہارے لیے برائی ہو اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ
قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ
وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ
وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ
يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ
اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ
عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ
وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ۝٢١٧

(۲۱۷) (اے پیغمبر!) لوگ تم سے پوچھتے ہیں: جو مہینہ حرمت کا مہینا سمجھا جاتا ہے اس میں لڑائی لڑنا کیسا ہے؟ ان سے کہہ دو: اس میں لڑائی لڑنا بڑی برائی کی بات ہے، مگر (ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو کہ) انسان کو اللہ کی راہ سے روکنا (یعنی ایمان اور خدا پرستی کی راہ اس پر بند کر دینی) اور اس کا انکار کرنا اور مسجد حرام میں نہ جانے دینا، نیز مکے سے وہاں کے بسنے والوں کو نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ برائی ہے اور فتنہ (یعنی ظلم وفساد) قتل سے بھی بڑھ کر ہے اور (یاد رکھو!) یہ لوگ تم سے برابر لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر بن پڑے تو تمھیں تمہارے دین سے برگشتہ کردیں. اور (دیکھو!) تم میں سے جو شخص اپنے دین سے برگشتہ ہوجائے گا اور اسی حالت برگشتگی میں دنیا سے جائے گا تو (یاد رکھو!) اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور ایسے ہی لوگ ہیں جن کا گروہ دوزخی گروہ ہے، ہمیشہ عذاب میں رہنے والا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ
يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝٢١٨

(۲۱۸) (برخلاف اس کے) جو لوگ ایمان لائے (اور راہ ایمان میں ثابت قدم رہے) اور جن لوگوں نے وطن سے بے وطن ہونے کی سختیاں برداشت کیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کی (سچی) امیدواری کرنے والے ہیں. اور جو کوئی اللہ کی رحمت کا سچے طریقے پر امیدوار ہو (تو) اللہ (بھی) رحمت سے، بخش دینے والا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ
فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۚ
وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ
مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ ۝٢١٩

(۲۱۹) (اے پیغمبر!) تم سے لوگ شراب اور جوے کی بابت دریافت کرتے ہیں. ان سے کہہ دو: ان دونوں چیزوں میں نقصان بہت ہے اور انسان کے لیے فائدے بھی ہیں، لیکن ان کا نقصان ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے. اور تم سے پوچھتے ہیں: (راہ حق میں خرچ کریں تو) کیا خرچ کریں؟ ان سے کہہ دو: جس قدر (تمہاری ضروریات معیشت سے) فاضل ہو. (دیکھو!) اللہ اس طرح کے احکام دے کر تم پر اپنی نشانیاں واضع کردیتا ہے تاکہ دنیا اور آخرت (دونوں) کی مصلحتوں میں غور وفکر کرو۔

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ
الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِنْ
تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾ ع ۲۷ ۱۱

(۲۲۰) اور لوگ تم سے یتیم بچوں کی نسبت پوچھتے ہیں، ان سے کہہ دو: جس بات میں ان کے لیے اصلاح و درستگی ہو وہی بہتر ہے. اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو (یعنی انہیں اپنے گھرانے میں شامل کر لو) تو بہر حال وہ تمہارے بھائی ہیں (کچھ غیر نہیں) اور اللہ جانتا ہے کون اصلاح کرنے والا ہے. کون خرابی کرنے والا ہے (پس اگر تمہاری نیت بخیر ہے تو تمہیں یتیموں کے مال کی ذمے داری لینے سے گھبرانا نہیں چاہیے). اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا (یعنی اس بارے میں سخت پابندیاں عائد کر دیتا، کیوں کہ یتیموں کے حقوق کا معاملہ بہت ہی اہم ہے) بلاشبہ وہ غلبہ و طاقت کے ساتھ، حکمت رکھنے والا ہے

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ
وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ
أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ
يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ
مُّشْرِكٍ وَّلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ
إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَى الْجَنَّةِ
وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٢١﴾

(۲۲۱) اور (دیکھو!) مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لے آئیں نکاح نہ کرو. ایک مشرک عورت تمہیں (بظاہر) کتنی ہی پسند آئے لیکن مومن عورت اس سے کہیں بہتر ہے. اور اسی طرح مشرک مرد جب تک ایمان نہ لے آئیں مومن عورتیں ان کے نکاح میں نہ دی جائیں. یقیناً خدا کا مومن بندہ ایک مشرک مرد سے بہتر ہے اگرچہ بظاہر مشرک مرد تمہیں کتنا ہی پسند کیوں نہ آئے. یہ لوگ (یعنی مشرکین عرب) تمہیں (دین حق سے برگشتہ کرنا چاہتے ہیں اور اس لیے) دوزخ کی طرف بلاتے ہیں. اور اللہ اپنے حکم سے (دین حق کی راہ کھول کر) تمہیں جنت اور مغفرت کی طرف بلا رہا ہے (پس ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ تمہاری سازگاری کیوں کر ہو سکتی ہے؟) اللہ لوگوں کی ہدایت کے لیے اپنی آیتیں واضح کر دیتا ہے تاکہ متنبہ ہوں اور نصیحت پکڑیں

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ
أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ
وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا
تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ
اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ
الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿٢٢٢﴾

(۲۲۲) اور (اے پیغمبر!) لوگ تم سے عورتوں کے ماہ واری ایام کے بارے میں دریافت کرتے ہیں. ان سے کہہ دو: وہ مضرت (کا وقت) ہے، پس چاہیے کہ ان دنوں میں عورتوں سے علیحدہ رہو۔ اور جب تک وہ (ایام سے فارغ ہو کر) پاک و صاف نہ ہو لیں ان سے نزدیکی نہ کرو. اور (یہ بات بھی یاد رکھو کہ) جب وہ پاک و صاف ہو لیں اور تم ان کی طرف ملتفت ہو تو اللہ نے (فطری طور پر) جو بات جس طرح ٹھہرا دی ہے اس کے مطابق ہونی چاہیے (اس کے علاوہ کسی

دوسری خلاف فطرت بات کا خیال نہ کرو)۔ اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو (برائی سے) پناہ مانگنے والے ہیں اور ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو پاکی و صفائی رکھنے والے ہیں

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٢٣﴾

(۲۲۳) (جہاں تک وظیفۂ زوجیت کا تعلق ہے) تمہاری عورتیں تمہارے لیے ایسی ہیں جیسے کاشت کی زمین. پس جسے طرح بھی چاہو اپنی زمین میں (فطری طریقے سے) کاشت کرو اور اپنے لیے مستقبل کا سروسامان کرو (یعنی اولاد کی پیدائش کا سروسامان کرو). اور (اصلی بات یہ ہے کہ ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ بات نہ بھولو کہ (ایک دن تمہیں مرنا اور) اس کے حضور میں حاضر ہونا ہے. اور ان کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں (دین حق کی سہولتوں اور بے جا قید و بند سے پاک ہونے کی) بشارت ہے۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ أَن تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٢٤﴾

(۲۲۴) اور (دیکھو!) ایسا نہ کرو کہ کسی کے ساتھ بھلائی کرنے یا پرہیز گاری کی راہ اختیار کرنے یا لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرا دینے کے خلاف قسمیں کھا کر اللہ کے نام کو نیکی سے بچ نکلنے کا بہانہ بنالو (یعنی پہلے تو کسی اچھے کام کے خلاف قسم کھالو پھر کہو: خدا کی قسم کھا کر ہم کیوں کر یہ کام کر سکتے ہیں؟) اور (یاد رکھو!) اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔

لَّا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٢٥﴾

(۲۲۵) تمہاری قسموں میں جو لغو اور بے معنی قسمیں ہوں ان پر اللہ پکڑ نہیں کرے گا (اس لیے ان کا کوئی اعتبار نہیں)۔ جو کچھ بھی پکڑ ہوگی وہ تو اسی بات پر ہوگی جو (سچ مچ کو تم نے سمجھ بوجھ کر، کی ہے اور اس لیے) تمہارے دلوں نے (اپنے عمل سے) کمائی ہے۔ اور اللہ (ہر حال میں) بخشنے والا، تحمل کرنے والا ہے

لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِن فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٢٦﴾

(۲۲۶) جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس جانے کی قسم کھا بیٹھیں تو ان کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے۔ پھر اگر اس مدت میں وہ رجوع کر لیں (یعنی بیوی سے ملاپ کر لیں) تو اللہ رحمت سے، بخشنے والا ہے۔

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾

(۲۲۷) لیکن اگر (ایسا نہ ہو سکے اور) طلاق ہی کی ٹھان لیں تو (پھر بیوی کے لیے طلاق ہے۔ البتہ ملاپ کی جگہ جدائی کا فیصلہ کرتے ہوئے یہ بات نہ بھولو کہ) اللہ سب کچھ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ ع ۲۸ ۱۲

(۲۲۸) اور جن عورتوں کو (ان کے شوہروں نے) طلاق دے دی ہو تو انہیں چاہیے ماہ واری ایام کے تین مہینوں تک اپنے آپ کو (نکاح ثانی سے) روکے رکھیں۔ اور اگر وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لیے جائز نہیں کہ جو چیز اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کر دی ہو اسے چھپائیں (یعنی اگر حمل سے ہوں تو ان کا فرض ہے کہ اسے ظاہر کر دیں)۔ اور ان کے شوہر (جنہوں نے طلاق دی ہے) اگر (عدت کے) اس (مقررہ زمانے) کے اندر اصلاح حال پر آمادہ ہو جائیں تو وہ انہیں اپنی زوجیت میں لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔ اور (دیکھو!) عورتوں کے لیے بھی اسی طرح کے حقوق مردوں پر ہیں جس طرح کے حقوق مردوں کے عورتوں پر ہیں کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں، البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک خاص درجہ دیا گیا ہے۔ اور (یاد رکھو!) اللہ زبردست، حکمت رکھنے والا ہے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

(۲۲۹) طلاق (جس کے بعد رجوع کیا جا سکتا ہے) دو مرتبہ (کر کے دو مہینوں میں دو طلاقیں) ہیں۔ پھر اس کے بعد شوہر کے لیے دو ہی راستے رہ جاتے ہیں: یا تو اچھے طریقے سے روک لینا (یعنی رجوع کر لینا)، یا پھر حسن سلوک کے ساتھ الگ کر دینا (یعنی تیسرے مہینے تیسری طلاق دے کر جدا ہو جانا ہے)۔ اور تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ جو کچھ اپنی بیویوں کو دے چکے ہو (طلاق دیتے ہوئے) اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ ہاں، اگر شوہر اور بیوی کو اندیشہ پیدا ہو جائے کہ اللہ کے ٹھیرائے ہوئے واجبات و حقوق ادا نہ ہو سکیں گے (تو باہمی رضامندی سے ایسا ہو سکتا ہے)۔ تو اگر (تم دیکھو ایسی صورت پیدا ہو گئی ہے کہ واقعی) اندیشہ ہے خدا کے ٹھیرائے ہوئے واجبات و حقوق ادا نہ ہو سکیں گے تو پھر شوہر اور بیوی کے لیے اس میں کچھ گناہ نہ ہو گا اگر بیوی (اپنا پیچھا چھڑانے کے

لیے) بطور معاوضے کے (اپنے حق میں سے) کچھ دے دے (اور شوہر اسے لے کر علیحدگی پر راضی ہو جائے۔ یاد رکھو!) یہ اللہ کی ٹھیرائی ہوئی حد بندیاں ہیں پس ان سے قدم باہر نہ نکالو (اور اپنی اپنی حدوں کے اندر رہو)۔ جو کوئی اللہ کی ٹھیرائی ہوئی حد بندیوں سے نکل جائے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾

(٢٣٠) اگر ایسا ہوا کہ ایک شخص نے (دو طلاقوں کو بعد رجوع نہ کیا اور تیسرے مہینے تیسری) طلاق دے دی تو پھر (دونوں میں قطعی جدائی ہوگئی اور) اب شوہر کے لیے وہ عورت جائز نہ ہوگی جب تک کہ کسی دوسرے مرد کے نکاح میں نہ آجائے۔ پھر اگر ایسا ہو کہ دوسرا مرد (نکاح کرنے کے بعد خود بخود) طلاق دے دے (اور مرد عورت از سرنو ملنا چاہیں) تو ایک دوسرے کی طرف رجوع کرسکتے ہیں۔ اس میں ان کے لیے کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ دونوں کو توقع ہو اللہ کی ٹھیرائی ہوئی حد بندیوں پر قائم رہ سکیں گے۔ اور (دیکھو!) یہ اللہ کی ٹھیرائی حد بندیاں ہیں جنہیں وہ ان لوگوں کے لیے جو (مصالح معیشت کا) علم رکھتے ہیں واضح کردیتا ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۟ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٣١﴾ ع ٢٩ ١٢

(٢٣١) اور جب ایسا ہو کہ تم اپنی عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی (عدت کی) مدت پوری ہونے کو آئے تو پھر (تمہارے لیے دو ہی راستے ہیں) یا تو (طلاق سے رجوع کرکے) انہیں ٹھیک طریقے پر روک لو، یا (آخری طلاق دے کر) ٹھیک طریقے پر جانے دو۔ ایسا نہ کرو کہ انہیں نقصان پہنچانے کے لیے روکے رکھو تاکہ ان پر جور و ستم کرو (یعنی نہ تو رجوع کرو نہ جانے دو، بیچ میں لٹکائے رکھو)۔ اور (یاد رکھو!) جو کوئی ایسا کرے گا تو اپنے ہاتھوں خود اپنا نقصان کرے گا۔ اور (دیکھو!) ایسا نہ کرو کہ اللہ کے حکموں کو ہنسی کھیل بنالو (کہ آج نکاح کیا، کل بلاوجہ طلاق دے دی)۔ اللہ کا اپنے اوپر احسان یاد کرو، اس نے کتاب و حکمت میں سے جو کچھ نازل کیا ہے اور اس کے ذریعے تمہیں نصیحت کرتا ہے اسے نہ بھولو۔ اور اللہ سے ڈرو اور یاد رکھو کہ اس کے علم سے کوئی بات باہر نہیں۔

وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ
فَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ اَنۡ يَّنۡكِحۡنَ اَزۡوَاجَهُنَّ
اِذَا تَرَاضَوۡا بَيۡنَهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ ذٰلِكَ
يُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ
وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمۡ اَزۡكٰى لَـكُمۡ وَاَطۡهَرُ ؕ
وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٢٣٢﴾

(٢٣٢) اور جب تم نے عورتوں کو طلاق دے دی اور وہ اپنی (عدت کی) مدت پوری کر چکیں تو (پھر انہیں اپنی پسند سے دوسرا نکاح کر لینے کا اختیار ہے) اگر وہ اپنے (ہونے والے) شوہروں سے مناسب طریقے پر نکاح کرنا چاہیں اور دونوں آپس میں رضا مند ہو جائیں تو اس سے انہیں نہ روکو۔ تم میں سے ہر اس انسان کو جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس حکم کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے۔ اسی بات میں تمہارے لیے زیادہ برکت اور زیادہ پاکی ہے اور اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔

وَالۡوَالِدٰتُ يُرۡضِعۡنَ اَوۡلَادَهُنَّ حَوۡلَيۡنِ
كَامِلَيۡنِ لِمَنۡ اَرَادَ اَنۡ يُّتِمَّ
الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الۡمَوۡلُوۡدِ لَهٗ رِزۡقُهُنَّ
وَكِسۡوَتُهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ
نَفۡسٌ اِلَّا وُسۡعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ
بِوَلَدِهَا وَلَا مَوۡلُوۡدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى
الۡوَارِثِ مِثۡلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنۡ اَرَادَا فِصَالًا
عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيۡهِمَا ؕ وَاِنۡ اَرَدْتُّمۡ اَنۡ تَسۡتَرۡضِعُوۡۤا
اَوۡلَادَكُمۡ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ اِذَا سَلَّمۡتُمۡ
مَّاۤ اٰتَيۡتُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿٢٣٣﴾

(٢٣٣) اور جو شخص (اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور بیوی کی گود میں بچہ ہو اور وہ) ماں سے بچے کو دودھ پلوانا چاہے تو اس صورت میں چاہیے پورے دو برس تک ماں بچے کو دودھ پلائے۔ اور جس کا بچہ ہے اس پر لازم ہے کہ ماں کے کھانے کپڑے کا مناسب طریقے پر انتظام کر دے۔ (یہ انتظام ہر شخص کی حالت اور حیثیت کے مطابق ہونا چاہیے۔ اصل اس بارے میں یہ ہے کہ) کسی شخص پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔ نہ تو ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے، نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے۔ اور (اگر باپ کا اس اثنا میں انتقال ہو جائے تو جو اس کا) وارث (ہو اس) پر (عورت کا کھانا کپڑا) اسی طرح ہے (جس طرح باپ کے ذمے تھا)۔ پھر اگر (کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ) ماں باپ آپس کی رضامندی اور صلاح مشورے سے (قبل از مدت) دودھ چھڑانا چاہیں تو (ایسا کر سکتے ہیں) ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اور اگر تم چاہو اپنے بچوں کو (ماں کی جگہ کسی دوسری عورت سے) دودھ پلواؤ تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ (ماؤں کی حق تلفی نہ کرو اور) جو کچھ انہیں دینا کیا تھا دستور کے مطابق ان کے حوالے کر دو۔ اور (دیکھو! ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کی نظریں اسے دیکھ رہی ہیں۔

وَالَّذِيۡنَ يُتَوَفَّوۡنَ مِنۡكُمۡ وَيَذَرُوۡنَ
اَزۡوَاجًا يَّتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ اَرۡبَعَةَ
اَشۡهُرٍ وَّعَشۡرًا ۚ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيۡمَا فَعَلۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِنَّ

(٢٣٤) اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں تو انہیں چاہیے چار مہینے دس دن تک (عدت وفات میں) اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ پھر جب وہ یہ مدت پوری کر لیں تو (انہیں اپنے معاملے کا اختیار ہے) وہ جو کچھ جائز طریقے سے اپنے لیے کریں (یعنی اپنے دوسرے نکاح کی

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾

تیاری کریں) اس کے لیے تمہارے سر کوئی الزام نہیں (کہ تم نکاح سے مانع آؤ یا زیادہ عرصے تک سوگ کرنے پر مجبور کرو)۔ اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ
خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ
عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا
تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّاۤ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا
مَّعْرُوْفًا ؕ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ
اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ
وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع ۱۴ ۳۰

(۲۳۵) اور (جن بیوہ عورتوں سے تم نکاح کرنا چاہو تو) تمہارے لیے کوئی گناہ نہیں اگر اشارے کنایے میں اپنا خیال ان تک پہنچا دو یا اپنے دل میں نکاح کا ارادہ پوشیدہ رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ (قدرتی طور پر) ان کا خیال تمہیں آئے گا ۔لیکن ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ چوری چھپے نکاح کا وعدہ کرلو، الا یہ کہ دستور کے مطابق کوئی بات کی جائے۔ اور جب تک ٹھیرائی ہوئی مدت (یعنی عدت) پوری نہ ہو جائے نکاح کی گرہ نہ کسو (کہ عدت کی حالت میں عورت کے لیے نکاح کی تیاری جائز نہیں)۔ اور یقین کرو! جو کچھ تمہارے اندر (اس بارے میں نفس کی پوشیدہ کم زوری) ہے اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے پس اس سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا (اور نفس انسانی کی کم زوریوں کے لیے بہت) بردبار ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا
لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ
وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى
الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا
عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾

(۲۳۶) اور اگر (ایسی صورت پیش آجائے کہ) بغیر اس کے کہ تم نے عورت کو ہاتھ لگایا ہو اور اس کے لیے جو کچھ (مہر) مقرر کرنا تھا مقرر کیا ہو، طلاق دے دو تو (ایسا بھی کر سکتے ہو) اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ البتہ ایسی صورت میں (عورت کو رشتہ جوڑنے اور پھر توڑ دینے سے جو نقصان پہنچا ہے اس کے معاوضے میں ضروری ہے کہ) اسے فائدہ پہنچاؤ، ایسا فائدہ جو دستور کے مطابق پہنچایا جائے، مقدر والا اپنی حیثیت کے مطابق دے، تنگ دست اپنی حالت کے مطابق۔ نیک کردار آدمیوں کے لیے ضروری ہے کہ ایسا کریں۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ
تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً
فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ
يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ
وَاَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا
الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

(۲۳۷) اور اگر ایسا ہو کہ تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی ہو اور جو کچھ (مہر) مقرر کرنا تھا مقرر کر چکے ہو تو اس صورت میں مقررہ مہر کا آدھا دینا چاہیے، الا یہ کہ عورت (اپنی خوشی سے) معاف کر دے یا (مرد) جس کے ہاتھ میں نکاح کا رشتہ ہے (پورا مہر دے کر آدھی رقم رکھ لینے کے حق سے) درگذر کرے۔ اور اگر تم (مرد) درگذر کرو گے تو یہ زیادہ تقوے کی بات ہوگی۔ (دیکھو!) آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ احسان اور بھلائی کرنا نہ بھولو (اور یاد رکھو!) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کی نظر سے مخفی

بَصِيرٌ ﴿۲۳۷﴾

نہیں ہے۔

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴿۲۳۸﴾

(۲۳۸) (اور دیکھو!) اپنی نمازوں کی حفاظت میں کوشاں رہو خصوصاً ایسی نمازوں کی جو (اپنے ظاہر و باطن میں) بہترین نماز ہو اور اللہ کے حضور کھڑے ہو، کہ ادب و نیاز میں ڈوبے ہوئے ہو۔

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿۲۳۹﴾

(۲۳۹) پھر اگر ایسا ہو کہ تمہیں (دشمن کا) ڈر ہو (اور مقررہ صورت میں نماز نہ پڑھ سکو) تو پیدل ہو یا سوار، جس حالت میں بھی ہو اور جس طرح بھی بن پڑے نماز پڑھ لو۔ پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ (اور خوف و جنگ کی حالت باقی نہ رہے) تو چاہیئے کہ اسی طریقے سے اللہ کا ذکر کیا کرو (یعنی نماز پڑھو) جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے اور جو تمہیں پہلے معلوم نہ تھا۔

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۲۴۰﴾

(۲۴۰) اور جو لوگ تم میں سے وفات پائیں اور اپنے پیچھے بیوہ عورتیں چھوڑ جائیں اور (مرنے سے پہلے اس طرح کی) وصیت کر جائیں کہ برس دن تک انہیں نان و نفقہ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں اور پھر ایسا ہو کہ وہ (اس مدت سے پہلے) گھر چھوڑ دیں (اور دوسرا نکاح کر لیں یا نکاح کی بات چیت کریں) تو جو کچھ وہ جائز طریقہ پر اپنے لیے کریں اسکے لیے تم پر کوئی گناہ عائد نہ ہوگا (کہ تم انہیں وصیت کی تعمیل کے خیال سے روکو اور سال بھر تک سوگ منانے پر مجبور کرو۔ یاد رکھو!) اللہ سب پر غالب (اور اپنے ہر کام میں) حکمت رکھنے والا ہے

وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿۲۴۱﴾

(۲۴۱) اور (یاد رکھو!) جن عورتوں کو طلاق دے دی گئی ہو تو چاہیئے کہ انہیں مناسب طریقے پر فائدہ پہنچایا جائے (یعنی ان کے ساتھ جس قدر حسن سلوک کیا جا سکتا ہے کیا جائے)۔ متقی انسانوں کے لیے ایسا کرنا لازمی ہے

كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۲۴۲﴾ ع ۳۱ ۷ ۱۵

(۲۴۲) اس طرح اللہ تم پر اپنی آیتیں واضح کر دیتا ہے تاکہ عقل سے کام لو اور سوچو سمجھو۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو

(۲۴۳) (اے پیغمبر!) کیا تم نے ان کی سرگذشت پر غور نہیں کیا جو اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے اور باوجودیکہ ہزاروں کی تعداد میں تھے مگر (دلوں کی بے طاقتی کا یہ حال تھا کہ) موت کے ڈر سے بھاگ گئے تھے۔ اللہ کا حکم ہوا: (تم موت کے ڈر سے بھاگ رہے ہو تو دیکھو!) اب تمہارے لیے موت ہی ہے

فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾

(یعنی ان کی بزدلی کی وجہ سے دشمن ان پر غالب آ گئے) پھر (ایسا ہوا کہ) اللہ نے انہیں زندہ کر دیا (یعنی عزم وثبات کی ایسی روح ان میں پیدا ہوگئی کہ دشمنوں کے مقابلے پر آمادہ ہوگئے اور فتح مند ہوئے)۔ یقیناً اللہ انسان کے لیے بڑا ہی فضل وبخشش رکھنے والا ہے، لیکن (افسوس انسان کی غفلت پر!) اکثر آدمی ایسے ہیں جو ناشکری کرنے والے ہیں

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾

(۲۴۴) اور (دیکھو!) اللہ کی راہ میں (لڑائی پیش آجائے تو موت سے نہ ڈرو، بے خوف ہو کر) لڑو اور یقین کرو اللہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾

(۲۴۵) کون ہے؟ جو (انسان کی جگہ خدا سے معاملہ کرتا ہے اور) خدا کو خوش دلی کے ساتھ قرض دیتا ہے تاکہ خدا اس کا قرض دو گناہ سہ گناہ زیادہ کر کے ادا کرے (یعنی مال حقیر، راہ حق میں خرچ کر کے دین ودنیا کی بے شمار برکتیں اور سعادتیں حاصل کرلے)۔ اور (باقی رہا تنگ دستی کا خوف جس کی وجہ سے تمہارا ہاتھ رک جاتا ہے تو یاد رکھو!) تنگی اور کشائش دونوں کا رشتہ اللہ ہی کے ہاتھ ہے اور اسی کے حضور تم سب کو لوٹنا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾

وقف لازم

(۲۴۶) (اے پیغمبر!) کیا تم نے اس واقعے پر غور نہیں کیا جو موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں کو پیش آیا تھا؟ بنی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے عہد کے نبی سے درخواست کی تھی کہ ہم اللہ کی راہ میں جنگ کریں گے، ہمارے لیے ایک حکمراں مقرر کر دو۔ نبی نے کہا: (مجھے امید نہیں کہ تم ایسا کر سکو) اگر تمہیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو کچھ بعید نہیں لڑنے سے انکار کر دو۔ سرداروں نے کہا: ایسا کیوں کر ہو سکتا ہے؟ کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم اپنے گھروں سے نکالے جا چکے ہیں اور اپنی اولاد سے علیحدہ ہو چکے ہیں! لیکن پھر (دیکھو!) جب ایسا ہوا کہ انہیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو (ان کی ساری گرم جوشیاں ٹھنڈی پڑ گئیں اور) ایک تھوڑی تعداد کے سوا سب نے پیٹھ دکھلا دی۔ اور اللہ نافرمانوں (کے دلوں کے کھوٹ) سے بے خبر نہیں ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ۭ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ

(۲۴۷) اور پھر ایسا ہوا کہ ان کے نبی نے کہا: اللہ نے تمہارے لیے طالوت کو حکمراں مقرر کر دیا ہے (سو اس کی اطاعت کرو اور اس کے ماتحت جنگ کے لیے

الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ
وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي
الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ
يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۲۴۷

تیار ہو جاؤ)۔انہوں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کہ اسے ہم پر حکمرانی مل جائے حالانکہ اس سے کہیں زیادہ حکمران ہونے کے ہم خود حق دار ہیں۔علاوہ بریں یہ بھی ظاہر ہے کہ اسے مال و دولت کی وسعت حاصل نہیں۔ نبی نے یہ سن کر کہا :اللہ نے تو طالوت ہی کو (حکمرانی کی قابلیتوں کے لحاظ سے) تم پر برگزیدگی عطا فرمائی ہے اور علم کی فراوانی اور جسم کی طاقت دونوں میں اسے وسعت دی ہے۔اور (قیادت و حکم رانی تمہارے دے دینے سے کسی کو مل نہیں سکتی) اللہ جسے چاہتا ہے اپنی زمین کی حکمرانی بخش دیتا ہے اور اللہ (اپنی قدرت میں) بڑی وسعت رکھنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ
يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ
هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۲۴۸ ع ۳۲ ٦ ١٦

(۲۴۸) اور پھر ان کے نبی نے کہا: (تم طالوت کے استحقاق حکومت پر اعتراض کرتے تھے تو دیکھو!) اس کی (اہلیت) حکومت کی نشانی یہ ہے کہ (مقدس) تابوت (جو تم کھو چکے ہو اور دشمنوں کے ہاتھ پڑ چکا ہے) تمہارے پاس (واپس) آجائے گا اور (حکمت الٰہی سے ایسا ہوگا کہ) فرشتے اسے اٹھا کر لائیں گے۔اس تابوت میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے (فتح و کامرانی کی) دل جمعی ہے اور جو کچھ موسیٰ اور ہارون کے گھرانے (اپنی مقدس یادگاریں) چھوڑ گئے ہیں ان کا بقیہ ہے۔اگر تم یقین کرنے والے ہو تو یقیناً اس واقعے میں تمہارے لیے بڑی ہی نشانی ہے۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ
فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ
مِنِّىْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ
فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا
جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا
طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ
الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ

(۲۴۹) پھر جب (کچھ عرصہ کے بعد) ایسا ہوا کہ طالوت نے لشکر کے ساتھ کوچ کیا تو اس نے کہا: (دیکھو! راہ میں ایک ندی پڑے گی) اللہ (اس) ندی (کے پانی) سے (تمہارے صبر اور اطاعت کی) آزمائش کرنے والا ہے۔پس (یاد رکھو!) جس کسی نے اس ندی کا پانی پیا (اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں) وہ میری جماعت سے خارج ہو جائے گا۔میرا ساتھی وہی ہوگا جو اس کے پانی کا مزہ تک نہ چکھے۔ ہاں، اگر کوئی آدمی (بہت ہی مجبور ہو اور) اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر لے (اور پی لے تو اس کا مضائقہ نہیں)۔لیکن (جب لشکر ندی پر پہنچا تو) ایک تھوڑی تعداد کے سوا سب نے پانی پی لیا (اور صبر و اطاعت کی آزمائش میں پورے نہ اترے)۔ پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ وہ لوگ جو (حکم الٰہی پر

مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾

سچا) ایمان رکھتے تھے، ندی کے پار اترے تو ان لوگوں نے (جنہوں نے طالوت کے حکم کی نافرمانی کی تھی) کہا: ہم میں یہ طاقت نہیں کہ آج جالوت سے (جو فلسطینیوں کے لشکر کا ایک دیوہیکل سردار تھا) اور اس کی فوج سے مقابلہ کرسکیں۔لیکن وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ انہیں (ایک دن) اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے پکار اٹھے: (تم دشمنوں کی کثرت اور اپنی قلت سے ہراساں کیوں ہوئے جاتے ہو؟) کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہیں جو بڑی جماعتوں پر حکم الٰہی سے غالب آگئیں اور اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ
اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ؕ

(۲۵۰) اور پھر جب وہ میدان جنگ میں جالوت اور اس کے لشکر کے سامنے آئے تو انہوں نے کہا: خدایا! (تو دیکھ رہا ہے کہ ہم کمزور ہیں اور تھوڑے ہیں اور مقابلہ ان سے ہے جو طاقتور ہیں اور بہت ہیں۔پس) ہم (صبر وثبات کے پیاسوں پر صبر (کے جام) انڈیل دے (کہ عزم وثبات سے سیراب ہوجائیں) اور ہمارے قدم میدان جنگ میں جمادے (کہ کسی حال میں بھی پیچھے نہ ہٹیں) اور پھر (اپنے فضل وکرم سے) ایسا کر کہ منکرین حق کے گروہ پر فتح مند ہوجائیں!

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۣ وَقَتَلَ دَاوٗدُ
جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ
وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ
النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ
الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾

(۲۵۱) چنانچہ (ایسا ہی ہوا) انہوں نے حکم الٰہی سے اپنے دشمنوں کو ہزیمت دی اور داؤد کے ہاتھ سے جالوت مارا گیا۔پھر اللہ نے داؤد کو بادشاہی اور حکمت سے سرفراز کیا اور (حکمرانی و دانشوری کی باتوں میں سے) جو کچھ سکھانا تھا سکھادیا۔اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ ایسا نہ کرتا کہ انسانوں کے ایک گروہ کے ذریعے دوسرے گروہ کو راہ سے ہٹاتا رہتا تو دنیا خراب ہوجاتی (اور امن و عدالت کا نام ونشان باقی نہ رہتا)۔لیکن اللہ دنیا کے لیے فضل ورحمت رکھنے والا ہے (اور یہ اس کا فضل ہے کہ کوئی ایک گروہ سدا ایک ہی حالت میں نہیں چھوڑ دیا جاتا، بلکہ ہمیشہ منازعت اور مدافعت جاری رہتی ہے)۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ
وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

(۲۵۲) (اے پیغمبر!) یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے تو یقین کرو! اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تمہیں سنا رہے ہیں اور ہمارا سنانا برحق ہے۔یقیناً تم ان لوگوں میں سے ہو جنہیں ہم نے اپنی پیغمبری کے لیے چن لیا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿٢٥٣﴾

(٢٥٣) یہ ہمارے پیغمبر ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے (یعنی اگر چہ پیغمبری کے لحاظ سے سب کا درجہ یکساں ہے، لیکن اپنی اپنی خصوصیتوں کے لحاظ سے مختلف درجے رکھتے ہیں)۔ ان میں کچھ تو ایسے تھے جن سے اللہ نے کلام کیا (یعنی ان پر اپنی کتاب نازل کی) بعض ایسے تھے جن کے درجے (ان کے وقتوں اور حالتوں کے مطابق دوسری باتوں میں) بلند کیے گئے اور (تم سے پہلے) مریم کے بیٹے عیسیٰ کو (ہدایت کی) روشن دلیلیں عطا فرمائیں اور روح القدس (یعنی وحی) کی تائید سے سرفراز کیا۔ اگر اللہ چاہتا تو (اس کی قدرت سے یہ بات باہر نہ تھی کہ) جو لوگ ان پیغمبروں کے بعد پیدا ہوئے وہ ہدایت کی روشن دلیلیں پالینے کے بعد پھر (اختلاف و نزاع میں نہ پڑتے اور) آپس میں نہ لڑتے۔ لیکن (تم دیکھ رہے ہو کہ اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ہوا کہ انسان کو کسی ایک حالت پر مجبور نہ کردے، ہر طرح کے ارادہ وفعل کی استعداد دے دے۔ پس) پیغمبروں کے بعد لوگ آپس میں مخالف ہو گئے۔ کچھ لوگوں نے ایمان کی راہ اختیار کی، کچھ لوگوں نے کفر کا شیوہ پسند کیا۔ اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے (یعنی ان سے لڑائی کی قوت سلب کرلیتا) لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (تم اس کے کاموں کی حکمتوں کا احاطہ نہیں کرسکتے)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٥٤﴾

(٢٥٤) مسلمانو! ہم نے مال و متاع دنیا میں سے جو کچھ تمہیں دے رکھا ہے اسے (صرف اپنے نفس کے آرام و راحت ہی پر نہیں بلکہ راہ حق میں بھی) خرچ کرو اور ہاتھ نہ روکو قبل اس کے کہ (زندگی کی عارضی مہلت ختم ہو جائے اور) آنے والا دن سامنے آجائے۔ اس دن نہ تو (دنیا کی طرح) خرید و فروخت ہو سکے گی (کہ قیمت دے کر نجات خرید لو) نہ کسی کی یاری کام آئے گی (کہ اس کے سہارے گناہ بخشوالو) نہ ایسا ہی ہو سکے گا کہ کسی کی سعی و سفارش سے کام نکال لیا جائے (اس دن صرف عمل ہی نجات دلا سکے گا)۔ اور (یاد رکھو!) جو لوگ (اس حقیقت سے) منکر ہیں تو یقیناً یہی لوگ ہیں جو (اپنے ہاتھوں) اپنا نقصان کرنے والے ہیں۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَـىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا
تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ‌ؕ لَهٗ مَا فِى
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ مَنۡ ذَا
الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ‌ؕ يَعۡلَمُ مَا
بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ‌ۚ وَلَا
يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا
شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضَ‌ۚ وَلَا يَـــُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ‌ۚ وَهُوَ
الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۲۵۵﴾

(۲۵۵) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ''الحی'' ہے (یعنی زندہ ہے اور اس کی زندگی کے لیے فنا و زوال نہیں)۔ ''القیوم'' ہے (یعنی ہر چیز اس کے حکم سے قائم ہے، وہ اپنے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں)۔ اس (کی آنکھ) کے لیے نہ تو اونگھ نہ (دماغ کے لیے) نیند، آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسی کے حکم سے ہے۔ کون ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت بغیر کسی کی شفاعت کے لیے زبان کھولے؟ جو کچھ انسان کے سامنے ہے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ پیچھے ہے وہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں۔ انسان اس کے علم سے کسی بات کا بھی احاطہ نہیں کرسکتا مگر یہ کہ جتنی بات کا علم وہ انسان کو دینا چاہے اور دے دے۔ اس کا تخت (حکومت) آسمان و زمین کے تمام پھیلاؤ پر چھایا ہوا ہے اور ان کی نگرانی و حفاظت میں اس کے لیے کوئی تھکاوٹ نہیں، اس کی ذات بڑی ہی بلند مرتبہ ہے۔

لَاۤ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ‌ۙ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ
مِنَ الۡغَىِّ‌ۚ فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ
وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ
الۡوُثۡقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ‌ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ
عَلِيۡمٌ ﴿۲۵۶﴾

(۲۵۶) دین کے بارے میں کسی طرح کا جبر نہیں (کیوں کہ وہ دل کے اعتقاد سے تعلق رکھتا ہے اور جبر و تشدد سے اعتقاد پیدا نہیں کیا جاسکتا)۔ بلاشبہ ہدایت کی راہ گمراہی سے الگ اور نمایاں ہوگئی ہے (اور اب دونوں راہیں لوگوں کے سامنے ہیں، جسے چاہیں اختیار کریں)۔ پھر جو کوئی بھی طاغوت سے انکار کرے (یعنی سرکشی و فساد کی قوتوں سے بیزار ہوجائے) اور اللہ پر ایمان لائے تو بلاشبہ اس نے (فلاح و سعادت کی) مضبوط ٹہنی پکڑ لی۔ یہ ٹہنی ٹوٹنے والی نہیں (جس کے ہاتھ آگئی وہ گرنے سے محفوظ ہوگیا) اور (یاد رکھو!) اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا
اَوۡلِيٰٓـــُٔهُمُ الطَّاغُوۡتُ يُخۡرِجُوۡنَهُمۡ مِّنَ
النُّوۡرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ
النَّارِ‌‌ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۵۷﴾ ع ۳۴ ۲

(۲۵۷) اللہ ان لوگوں کا ساتھی و مددگار ہے جو ایمان کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ انہیں (ہر طرح کی) تاریکیوں سے نکالتا اور روشنی میں لاتا ہے، مگر جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تو ان کے مددگار سرکش اور مفسد (معبودان باطل) ہیں۔ وہ انہیں روشنی سے نکالتے اور تاریکیوں میں لے جاتے ہیں۔ سو یہی لوگ ہیں جن کا گروہ دوزخی گروہ ہوا، ہمیشہ عذاب جہنم میں رہنے والا۔

وقف لازم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖۤ
اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ
رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ
وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ
بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ
الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا
يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ﴿۲۵۸﴾

(۲۵۸) (اے پیغمبر!) کیا تم نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے ابراہیم سے اس کے پروردگار کے بارے میں حجت کی تھی اور اس لیے حجت کی تھی کہ خدا نے اسے بادشاہت دے رکھی تھی (یعنی تاج وتخت شاہی نے اس کے اندر ایسا گھمنڈ پیدا کر دیا تھا کہ خدا کے بارے میں حجت کرنے لگا تھا)۔ جب ابراہیم نے کہا ''میرا پروردگار تو وہ ہے جو مخلوقات کو جلاتا ہے اور مارتا ہے'' تو اس نے جواب میں کہا ''جلانے اور مارنے والا تو میں ہوں (جسے چاہوں ہلاک کردوں، جسے چاہوں بخش دوں''۔ اس پر ابراہیم نے کہا ''اچھا! اگر ایسا ہی ہے تو اللہ سورج کو پورب کی طرف سے (زمین پر) طلوع کرتا ہے، تم پچھم سے نکال دکھاؤ''۔ یہ جواب سن کر وہ بادشاہ جس نے کفر کا شیوہ اختیار کیا تھا ہکا بکا ہو کر رہ گیا (اور ابراہیم کے خلاف کچھ نہ کر سکا)۔ اور اللہ کا قانون یہ ہے کہ وہ ظالموں پر (کامیابی وفلاح کی) راہ نہیں کھولتا۔

اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ
عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ
بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ
بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ
يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ
مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ
وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى
حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ
اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا
لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾

(۲۵۹) اور پھر اسی طرح اس شخص کی حالت پر بھی غور کرو جو ایک ایسی بستی پر سے گزرا تھا جس کے مکانوں کی چھتیں گر چکی تھیں اور گری ہوئی چھتوں پر در و دیوار کا ڈھیر تھا۔ (یہ حال دیکھ کر) وہ بول اٹھا: جس بستی کی ویرانی کا یہ حال ہے کیوں کر ہو سکتا ہے کہ اللہ اسے موت کے بعد (دوبارہ) زندہ کر دے (یعنی دوبارہ آباد کر دے!) پھر ایسا ہوا کہ اللہ نے اس شخص پر سو برس تک موت طاری کر دی، پھر اس حالت اسے اٹھا دیا اور پوچھا: کتنی دیر اس حالت میں رہے؟ عرض کیا :ایک دن تک یا ایک دن کا کچھ حصہ۔ ارشاد ہوا: نہیں بلکہ سو برس تک، پس اپنے کھانے اور پانی پر نظر ڈالو، ان میں برسوں تک پڑے رہنے کی کوئی علامت نہیں۔ اور (اپنی سواری کے) گدھے پر بھی نظر ڈالو (کہ وہ کس حالت میں ہے؟) اور (یہ جو کچھ کیا گیا سو) اس لیے کیا گیا تا کہ ہم تمہیں لوگوں کے لیے (حق کی) ایک نشانی ٹھیرائیں (اور تمہارا علم ان کے لیے یقین وبصیرت کا ذریعہ ہو)۔ اور پھر (جسم کی) ہڈیوں پر غور کرو! کس طرح ہم (ان کا ڈھانچہ بنا کر) کھڑا کر دیتے ہیں اور پھر (کس طرح) اس (ڈھانچے) پر گوشت

(کا غلاف) چڑھا دیتے ہیں (کہ ایک مکمل اور متشکل ہستی ظہور میں آجاتی ہے)۔ پس جب اس شخص پر یہ حقیقت کھل گئی تو وہ بول اٹھا: میں یقین کے ساتھ جانتا ہوں بلاشبہ اللہ ہر بات پر قادر ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾ ع ۳۵

(۲۶۰) اور (پھر دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ ابراہیم نے کہا تھا "اے پروردگار! مجھے دکھادے کس طرح تو مُردوں کو زندہ کرے گا"؟ اللہ نے فرمایا "کیا تمہیں اس کا یقین نہیں"؟ عرض کیا "ضرور ہے، لیکن یہ اس لیے چاہتا ہوں تاکہ میرے دل کو قرار آجائے" (یعنی تیری قدرت پر تو یقین و ایمان ہے، لیکن یہ جو مایوس کن حالت دیکھ کر دل دھڑکنے لگتا ہے تو یہ بات دور ہو جائے)۔ اس پر ارشاد الٰہی ہوا "اچھا، یوں کرو کہ پرندوں میں سے چار جانور پکڑ لو اور انہیں اپنے پاس رکھ کر اپنے ساتھ ہلا لو (یعنی اس طرح ان کی تربیت کرو کہ وہ اچھی طرح تم سے ہل جائیں)۔ پھر ان چاروں میں سے ہر ایک کو (اپنے سے دور) ایک پہاڑ پر بٹھا دو، پھر انہیں بلاؤ۔ وہ (آواز سنتے ہی) تمہاری طرف اڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور یاد رکھو! اللہ سب پر غالب (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾

(۲۶۱) جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی نیکی (اور نیکی کی برکتوں کی) مثال اس بیج کے دانے کی سی ہے جو زمین میں بویا جاتا ہے (جب بویا گیا تھا تو صرف ایک دانہ تھا، لیکن جب بارآور ہوا تو) ایک دانے سے سات بالیں پیدا ہوگئیں اور ہر بال میں سو دانے نکل آئے (یعنی خرچ کیا ایک اور بدلے میں ملے سیکڑوں) اور اللہ جس کسی کے لیے چاہتا ہے اس سے بھی دوگنا کر دیتا ہے۔ وہ بڑی ہی وسعت رکھنے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًی ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

(۲۶۲) جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اس طرح خرچ کرتے ہیں کہ اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں، نہ لینے والے کو (اپنے قول و فعل سے کسی طرح کا) دکھ پہنچاتے ہیں تو ان کے پروردگار کے حضور ان کے عمل کا اجر ہے، نہ تو ان کے لیے کسی طرح کا ڈر ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی۔

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾

(۲۶۴) سیدھے منہ سے ایک اچھا بول اور (رحم وشفقت سے) عفوودرگزر کرنے کی کوئی بات، اس خیرات سے کہیں بہتر ہے جس کے ساتھ خدا کے بندوں کے لیے اذیت ہو۔ اور (دیکھو! یہ بات نہ بھولو کہ) اللہ بے نیاز (اور) حلیم ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾

(۲۶۴) مسلمانو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور لوگوں کو اذیت پہنچا کر برباد نہ کرو جس طرح وہ آدمی برباد کر دیتا ہے جو محض لوگوں کو دکھانے کے لیے مال خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ سو ایسے لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے (پتھر کی) ایک چٹان، اس پر مٹی کی تہ جم گئی (اور اس میں بیج بویا گیا) جب زور سے پانی برسا تو (ساری مٹی مع بیج کے بہہ گئی اور) ایک صاف اور سخت چٹان کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔ (سو یہی حال ان ریا کاروں کا بھی ہے) انہوں نے (اپنے نزدیک) خیر خیرات کر کے جو کچھ بھی کمایا تھا وہ (ریا کاری کی وجہ سے) رائیگاں گیا، کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ لگا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ ان لوگوں پر (فلاح وسعادت) کی راہ نہیں کھولتا جو کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾

(۲۶۵) (برخلاف اس کے) جو لوگ اپنا مال (نمود ونمائش کے لیے نہیں بلکہ) اللہ کی خوشنودی کی طلب میں اپنے دل کے جماؤ کے ساتھ خرچ کرتے ہیں تو ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اونچی زمین پر اگایا ہوا باغ، اس پر پانی برسا تو دو چند پھل پھول پیدا ہو گئے، اگر زور سے پانی نہ برسے تو ہلکی بوندیں بھی اسے شاداب کر دینے کے لیے کافی ہیں۔ اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاۗءُ ڟ

(۲۶۶) کیا تم میں سے کوئی آدمی بھی یہ بات پسند کرے گا؟ کہ اس کے پاس کھجوروں کے درختوں اور انگوروں کی بیلوں کا ایک باغ ہو، اس میں نہریں بہہ رہی ہوں، نیز اس میں اور بھی ہر طرح کے پھل پھول پیدا ہوتے ہوں۔ پھر ایسا ہو کہ جب بڑھاپا آجائے اور ناتواں اولاد اس آدمی کے چاروں طرف جمع

فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٦٦﴾ ع ۳۶

ہوں تو اچانک ایک جھلتی ہوئی آندھی چلے اور (آن کی آن میں) باغ جل کر ویران ہو جائے؟ اللہ ایسے ہی مثالوں کے پیرائے میں تم پر (حقیقت کی) نشانیاں واضح کر دیتا ہے تاکہ غور و فکر سے کام لو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٢٦٧﴾

(۲۶۷) مسلمانو! جو کچھ تم نے (محنت مزدوری یا تجارت سے) کمائی کی ہو اس میں سے خرچ کرو یا جو کچھ ہم تمہارے لیے زمین میں پیدا کر دیتے ہیں اس میں سے نکالو، کوئی صورت ہو لیکن چاہیئے کہ خدا کی راہ میں خیرات کرو تو اچھی چیز خیرات کرو۔ ایسا نہ کرو کہ فصل کی پیداوار میں سے کسی چیز کو ردی اور خراب دیکھ کر خیرات کر دو (کہ بے کار کیوں جائے، خدا کے نام پر نکال دیں) حالانکہ اگر ویسی ہی چیز تمہیں دی جائے تو تم کبھی اسے خوش دلی سے لینے والے نہیں، مگر ہاں (جان بوجھ کر) آنکھیں بند کر لو (تو دوسری بات ہے) یاد رکھو! اللہ کی ذات بے نیاز اور ساری ہی ستائشوں سے ستودہ ہے (اسے تمہاری کسی چیز کی احتیاج نہیں، مگر تم اپنی سعادت و نجات کے لیے عمل خیر کے محتاج ہو)۔

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۖ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦٨﴾

(۲۶۸) شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور برائیوں کی ترغیب دیتا ہے، لیکن اللہ تمہیں ایسی راہ کی طرف بلاتا ہے جس میں اس کی مغفرت اور اس کے فضل و کرم کا وعدہ ہے اور (یاد رکھو!) اللہ وسعت رکھنے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾

(۲۶۹) وہ جسے چاہتا ہے حکمت دے دیتا ہے اور جس کسی کو حکمت مل گئی تو (یقین کرو) اس نے بڑی ہی بھلائی پالی۔ اور نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر وہی لوگ جو عقل و بصیرت رکھنے والے ہیں۔

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾

(۲۷۰) اور (دیکھو!) خیرات کی قسم میں سے تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا خدا کی نذر ماننے کے طور پر جو کچھ بھی نکالنا چاہو تو (یہ بات یاد رکھو کہ) اللہ کے علم سے وہ پوشیدہ نہیں ہے اور جو معصیت کرنے والے ہیں تو انہیں (خدا کی پکڑ سے بچانے میں) کوئی مددگار نہیں ملے گا۔

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ

(۲۷۱) اگر تم (بغیر اس کے کہ، دل میں نام و نمود کی خواہش ہو) کھلے طور پر خیرات کرو تو یہ بھی اچھی بات ہے، اگر پوشیدہ رکھو اور محتاجوں کو دے دو تو اس میں

لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾

تمہارے لیے بڑی بہتری ہی ہے، یہ تمہارے گناہوں کو تم سے دور کردے گی۔ اور (یادرکھو!) تم جو کچھ بھی کرتے ہو خدا کے علم سے پوشیدہ نہیں، وہ ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے۔

لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۗ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٢٧٢﴾

(٢٧٢) (اے پیغمبر!) تم پر کچھ اس بات کی ذمہ داری نہیں کہ لوگ ہدایت قبول ہی کرلیں (تمہارا کام صرف راہ دکھا دینا ہے)، یہ کام اللہ کا ہے جسے چاہے راہ پر لگادے (پس تم لوگوں سے کہہ دو) جو کچھ بھی تم خیرات کروگے تو (اس کا فائدہ کچھ مجھے نہیں مل جائے گا اور نہ کسی دوسرے پر اس کا احسان ہوگا) خود اپنے ہی فائدے کے لیے کروگے۔ اور تمہارا خرچ کرنا اسی غرض کے لیے ہے کہ اللہ کی رضا جوئی کی راہ میں خرچ کے لیے کرو۔ اور (پھر یہ بات بھی یادرکھو کہ) جو کچھ تم خیرات کروگے تو (خدا کا قانون یہ ہے کہ) اس کا بدلا پوری طرح تمہیں دے دے گا تمہاری حق تلفی نہ ہوگی۔

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢٧٣﴾ ركوع ٣٧ ع ٧ ٥

(٢٧٣) خیرات تو ان حاجت مندوں کا حق ہے جو (دنیا کے کام دھندوں سے الگ ہوکر) اللہ کی راہ میں گھر بیٹھ رہے ہیں (یعنی صرف اسی کام کے ہو رہے ہیں)۔ انہیں یہ طاقت نہیں کہ (معیشت کی ڈھونڈ میں) نکلیں اور دوڑ دھوپ کریں۔ (پھر باوجود فقر و فاقے کے ان کی خودداری کا یہ حال ہے کہ) ناواقف آدمی دیکھے تو خیال کرے انہیں کسی طرح کی احتیاج نہیں۔ تم ان کے چہرے دیکھ کر ان کی حالت جان سکتے ہو، لیکن وہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کبھی سوال کرنے والے نہیں۔ اور (یادرکھو!) تم جو کچھ بھی نیکی کی راہ میں خرچ کروگے تو اللہ اس کا علم رکھنے والا ہے

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٤﴾ وقف منزل

(٢٧٤) (غرضیکہ) جو لوگ رات کی تاریکی میں اور دن کی روشنی میں پوشیدہ طور پر اور کھلے طور پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو یقیناً ان کے پروردگار کے حضور ان کا اجر ہے، نہ تو ان کے لیے (عذاب کا) ڈر ہوگا نہ (نامرادی کی) غمگینی۔

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ

(٢٧٥) جو لوگ (حاجت مندوں کی مدد کرنے کی جگہ الٹا ان سے) سود لیتے ہیں اور اس سے اپنا پیٹ پالتے ہیں وہ (یادرکھیں ان کے ظلم و ستم کا نتیجہ ان کے

الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۷۵

وقف لازم

آگے آنے والا ہے۔ وہ) کھڑے نہیں ہوسکیں گے مگر اس آدمی کا سا کھڑا ہونا جسے شیطان کی چھوت نے باؤلا کردیا ہو (یعنی مرگی کا روگی ہو)۔ یہ اس لیے ہوگا کہ انہوں نے (سود کے ناجائز ہونے سے انکار کیا اور) کہا "خرید وفروخت کرنا ایسا ہی ہے جیسے قرض دے کر سود لینا" حالانکہ خرید وفروخت کو تو خدا نے حلال ٹھیرایا ہے اور سود کو حرام (دونوں باتیں ایک طرح کی کیسے ہوسکتی ہیں؟) سو اب جس کسی کو اس کے پروردگار کی یہ نصیحت پہنچ گئی اور وہ آئندہ سود لینے سے رک گیا تو جو کچھ پہلے لے چکا ہے وہ اس کا ہو چکا اس کا معاملہ خدا کے حوالے ہے۔ لیکن جو کوئی باز نہ آیا تو وہ دوزخی گروہ میں سے ہے ہمیشہ عذاب میں رہنے والا۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝۲۷۶

(۲۷۶) اللہ سود کو مٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور (یاد رکھو!) تمام ایسے لوگوں کو جو نعمت الٰہی کے ناسپاس اور نافرمان ہیں اس کی پسندیدگی حاصل نہیں ہوسکتی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۲۷۷

(۲۷۷) جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کے کام بھی اچھے ہیں، نیز نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو بلاشبہ ان کے پروردگار کے حضور ان کا اجر ہے، نہ تو ان کے لیے کسی طرح کا ڈر ہوسکتا ہے نہ کسی طرح کی غمگینی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۲۷۸

(۲۷۸) مسلمانو! اگر فی الحقیقت تم خدا پر ایمان رکھتے ہو تو اس سے ڈرو اور جس قدر سود مقروضوں کے ذمے باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝۲۷۹

(۲۷۹) اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہوجاؤ (کیوں کہ ممانعت کے صاف صاف حکم کے بعد اس کی خلاف ورزی کرنا اللہ اور اس کے رسول کے برخلاف جنگ آزما ہوجانا ہے)۔ اور اگر (اس باغیانہ روش سے) توبہ کرتے ہو تو پھر تمہارے لیے (یہ حکم ہے کہ) اپنی اصلی رقم (لے لو اور سود چھوڑ دو)۔ نہ تو تم کسی پر ظلم کرو نہ تمہارے ساتھ ظلم کیا جائے۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۲۸۰

(۲۸۰) اور اگر ایسا ہو کہ ایک مقروض تنگ دست ہے (اور فوراً قرض ادا نہیں کرسکتا) تو چاہیئے کہ اسے فراخی حاصل ہونے تک مہلت دی جائے۔ اور اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو تمہارے لیے بہتری کی بات تو یہ ہے کہ (ایسے تنگ دست

بھائی کو) اس کا قرض بطور خیرات بخش دو۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ
تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾
ع ۳۸ ۸ ۶

(۲۸۱) اور (دیکھو!) اس دن (کی پرسش) سے ڈرو جب کہ تم اللہ کے
حضور لوٹائے جاؤ گے اور پھر ایسا ہوگا کہ ہر جان نے (اپنے عمل سے) جو کچھ کمایا
ہے اس کا بدلہ پورا پورا اسے مل جائے گا، یہ نہ ہوگا کہ کسی کی بھی حق تلفی ہو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ
اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ
بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ
اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ
وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ
رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْــًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ
الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ
لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ
بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ
رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ
فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ
الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰٮهُمَا فَتُذَكِّرَ
اِحْدٰٮهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ
الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْــَٔمُوْۤا اَنْ
تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ
ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ
لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ
تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ
وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ

(۲۸۲) مسلمانو! جب کبھی ایسا ہو کہ تم خاص میعاد کے لیے ادھار لینے دینے کا
معاملہ کرو تو چاہیے کہ لکھا پڑھی کر لو اور تمہارے درمیان ایک لکھنے والا ہو جو
دیانت داری کے ساتھ دستاویز قلم بند کر دے۔ لکھنے والے کو اس سے گریز نہیں
کرنا چاہیے کہ جس طرح اللہ نے اسے (دیانت داری کے ساتھ لکھنا) بتلادیا
ہے اس کے مطابق لکھ دے، اسے لکھ دینا چاہیے۔ لکھا پڑھی اس طرح ہو کہ
جس کے ذمے دینا ہے وہ مطلب بولتا جائے (اور کاتب لکھتا جائے)۔ اور
چاہیے کہ ایسا کرتے ہوئے اپنے پروردگار کا دل میں خوف رکھے، جو کچھ اس کے
ذمے آتا ہے اس میں کسی طرح کی کمی نہ کرے، ٹھیک ٹھیک لکھوا دے اگر ایسا ہو
کہ جس کے ذمے دینا ہے وہ بے عقل ہو یا ناتواں ہو (یعنی لین دین اور معاملے
کی سمجھ نہ رکھتا ہو) یا اس کی استعداد نہ رکھتا ہو کہ خود کہے اور لکھوائے تو اس
صورت میں چاہیے اس کی جانب سے اس کا سرپرست دیانتداری کے ساتھ
مطلب بولتا جائے۔ اور (جو دستاویز لکھی جائے اس پر) اپنے آدمیوں میں
سے دو آدمیوں کو گواہ کرو۔ اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں، جنہیں
تم گواہ کرنا پسند کرو (کافی ہیں)۔ کہ اگر (گواہی دیتے ہوئے) ایک بھول
جائے گی دوسری یاد دلائے گی۔ اور جب گواہ طلب کیے جائیں تو گواہی دینے
سے بچنا نہ چاہیں۔ اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا جب تک معیاد باقی ہے دستاویز لکھنے
میں کاہلی نہ کرو۔ اللہ کے نزدیک اس میں تمہارے لیے انصاف کی زیادہ مضبوطی
ہے، شہادت کو اچھی طرح قائم رکھنا ہے اور اس بات کا حتی الامکان بندوبست
کر دینا ہے کہ (آئندہ) شک و شبہ میں نہ پڑو۔ ہاں، اگر ایسا ہو کہ نقد (لین
دین) کا کاروبار ہو جسے تم (ہاتھوں ہاتھ) لیا دیا کرتے ہو تو ایسی حالت میں کوئی

كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾

مضائقہ نہیں اگر لکھا پڑھی نہ کی جائے۔ لیکن (تجارتی کاروبار میں بھی) سودا کرتے ہوئے گواہ کر لیا کرو (تاکہ خرید وفروخت کی نوعیت اور شرائط کے بارے میں بعد کو کوئی جھگڑا نہ ہوجائے)۔ اور کاتب اور گواہ کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچایا جائے (یعنی اس کا موقع نہ دیا جائے کہ اہل غرض ان پر دباؤ ڈالیں اور سچی بات کے اظہار سے مانع ہوں) اگر تم نے ایسا کیا تو یہ تمہارے لیے گناہ کی بات ہوگی۔ اور چاہیئے کہ (ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو، وہ تمہیں (فلاح و سعادت کے طریقے) سکھاتا ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ ع ۳۹/۷

(۲۸۳) اور اگر تم سفر میں ہو اور (ایسی حالت ہو کہ باقاعدہ لکھا پڑھی کرنے کے لیے) کوئی کاتب نہ ملے تو اس صورت میں ایسا ہوسکتا ہے کہ کوئی چیز گرو رکھ کر اس کا قبضہ (قرض دینے والے کو) دے دیا جائے۔ پھر اگر ایسا ہو کہ تم میں سے ایک آدمی دوسرے کا اعتبار کرے تو جس کا اعتبار کیا گیا ہے (یعنی جس کا اعتبار کر کے گرو کی چیز اس کی امانت میں دے دی گئی ہے) وہ (قرض کی رقم لے کر مقروض کی) امانت واپس کردے اور (اس بارے میں) اپنے پروردگار (کی پوچھ گچھ) سے بے خوف نہ ہو۔ اور (دیکھو) کہ ایسا نہ کرو کہ گواہی چھپاؤ (اور کسی کے خوف یا طمع سے حقیقت کا اظہار نہ کرو)۔ جو کوئی گواہی چھپائے گا وہ اپنے دل میں گناہگار ہوگا (اگرچہ بظاہر لوگ اس کے جرم سے واقف نہ ہوں اور اسے بے گناہ سمجھیں)۔ اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں۔

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾

(۲۸۴) آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے۔ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تم اسے ظاہر کرو یا پوشیدہ رکھو، ہر حال میں اللہ جاننے والا ہے، وہ تم سے ضرور اس کا حساب لے گا۔ اور پھر یہ اسی کے ہاتھ ہے کہ جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے عذاب دے، وہ ہر بات پر قادر ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

(۲۸۵) اللہ کا رسول اس (کلام) پر ایمان رکھتا ہے جو اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل ہوا ہے اور جو لوگ (دعوت حق پر) ایمان لائے ہیں وہ بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ سب اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝٢٨٥

پر، اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (ان کے ایمان کا دستور العمل یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں): ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی کو دوسرے سے جدا نہیں کرتے (کہ اسے مانیں دوسروں کو نہ مانیں، یا سب کو مانیں مگر کسی ایک سے انکار کردیں، ہم خدا کے تمام رسولوں کی یکساں طور پر تصدیق کرنے والے ہیں)۔ اور (یہ وہ لوگ ہیں جب انہیں داعی حق نے پکارا تو) انہوں نے کہا: خدایا! ہم نے تیرا حکم سنا اور ہم نے تیرے آگے اطاعت کا سر جھکا دیا، تیری ہی مغفرت ہمیں نصیب ہو۔ خدایا! ہم سب کو تیری طرف (بالآخر) لوٹنا ہے

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٨٦ ع ۸

(۲۸۶) اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمے داری نہیں ڈالتا ہر جان کے لیے وہی ہے جیسی کچھ اس کی کمائی ہے۔ جو کچھ اسے پانا ہے وہ بھی اس کی کمائی سے ہے اور جس کے لیے اسے جواب دہ ہونا ہے وہ بھی اس کی کمائی ہے۔ (پس ایمان والوں کی صدائے حال یہ ہوتی ہے کہ) خدایا! اگر ہم سے (سعی وعمل میں) بھول چوک ہوجائے تو اس کے لیے نہ پکڑیو اور ہمیں بخش دیجیو! خدایا! ہم پر بندھنوں اور گرفتاریوں کا بوجھ نہ ڈالیو جیسا ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ خدایا! ایسا بوجھ ہم سے نہ اٹھوائیو جس کے اٹھانے کی ہم (ناتوانوں) میں سکت نہ ہو۔ خدایا! ہم سے درگزر کر۔ خدایا! ہم پر رحم کر۔ خدایا! تو ہی ہمارا مالک و آقا ہے، پس ان (ظالموں) کے مقابلے میں جن کا گروہ کفر کا گروہ ہے ہماری مدد فرما!

آیاتها ٢٠٠ (٣) سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ (٨٩) رکوعاتها ٢٠

سورۃ آل عمران مدنی ہے اور اس میں دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان نہایت رحم والا ہے

الۗمّۗ ۝١

(۱) الف، لام، میم

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝٢

(۲) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کوئی نہیں مگر اسی کی ایک ذات "الحی" (یعنی زندہ کہ اس کے لیے زوال و فنا نہیں) "القیوم" (کہ کائنات ہستی کی ہر چیز اس سے قائم ہے، وہ اپنے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں)

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۤ
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾

پر، اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔(ان کے ایمان کا دستور العمل یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں): ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی کو دوسرے سے جدا نہیں کرتے (کہ اسے مانیں دوسروں کو نہ مانیں، یا سب کو مانیں مگر کسی ایک سے انکار کردیں، ہم خدا کے تمام رسولوں کی یکساں طور پر تصدیق کرنے والے ہیں)۔ اور (یہ وہ لوگ ہیں جب انہیں داعی حق نے پکارا تو) انہوں نے کہا: خدایا! ہم نے تیرا حکم سنا اور ہم نے تیرے آگے اطاعت کا سر جھکا دیا، تیری ہی مغفرت ہمیں نصیب ہو۔ خدایا! ہم سب کو تیری طرف (بالآخر) لوٹنا ہے

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا
وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا
طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۣ وَاغْفِرْ لَنَا ۣ
وَارْحَمْنَا ۣ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع ۸

(۲۸۶) اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمے داری نہیں ڈالتا ہر جان کے لیے وہی ہے جیسی کچھ اس کی کمائی ہے۔ جو کچھ اسے پانا ہے وہ بھی اس کی کمائی سے ہے اور جس کے لیے اسے جواب دہ ہونا ہے وہ بھی اس کی کمائی ہے۔ (پس ایمان والوں کی صدائے حال یہ ہوتی ہے کہ) خدایا! اگر ہم سے (سعی وعمل میں) بھول چوک ہو جائے تو اس کے لیے نہ پکڑیو اور ہمیں بخش دیجیو! خدایا! ہم پر بندھنوں اور گرفتاریوں کا بوجھ نہ ڈالیو جیسا ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ خدایا! ایسا بوجھ ہم سے نہ اٹھوائیو جس کے اٹھانے کی ہم (ناتوانوں) میں سکت نہ ہو۔ خدایا! ہم سے در گزر کر۔ خدایا! ہم پر رحم کر۔ خدایا! تو ہی ہمارا مالک و آقا ہے، پس ان (ظالموں) کے مقابلے میں جن کا گروہ کفر کا گروہ ہے ہماری مدد فرما!

آیاتها ۲۰۰ | (۳) سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ (۸۹) | رکوعاتها ۲۰

سورۃ آل عمران مدنی ہے اور اس میں دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾

(۱) الف، لام، میم

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ ۭ

(۲) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کوئی نہیں مگر اسی کی ایک ذات ''الحی'' (یعنی زندہ کہ اس کے لیے زوال و فنا نہیں) ''القیوم'' (کہ کائنات ہستی کی ہر چیز اس سے قائم ہے، وہ اپنے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں)

نَزَّلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰٮةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ ۙ‏ ﴿۳﴾

(۳) اسی نے تم پر سچائی کے ساتھ ''الکتاب'' نازل کی (یعنی قرآن نازل کیا) اس سے پہلے جس قدر کتابیں نازل ہو چکی ہیں، ان سب کی تصدیق کرتی ہوئی آئی ہے (ان سے الگ نہیں) اور اسی (حی وقیوم ذات) نے اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لیے تورات اور انجیل نازل کی تھی

مِنۡ قَبۡلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ‌ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ‏ ﴿۴﴾

(۴) نیز اس نے ''الفرقان'' (یعنی نیک و بد اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والی قوت) بھی نازل فرمائی۔ جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں (اور حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیتے ہیں) تو (یاد رکھیں!) انہیں (پاداش عمل میں) سخت عذاب ملنے والا ہے اور اللہ سب پر غالب اور (مجرموں کو) سزا دینے والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخۡفٰى عَلَيۡهِ شَىۡءٌ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ؕ‏ ﴿۵﴾

(۵) بلاشبہ اللہ کے علم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ خواہ زمین میں ہو خواہ آسمان میں

هُوَ الَّذِىۡ يُصَوِّرُكُمۡ فِى الۡاَرۡحَامِ كَيۡفَ يَشَآءُ ‌ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ‏ ﴿۶﴾

(۶) یہ اسی کی کارفرمائی ہے کہ جس طرح چاہتا ہے ماں کے شکم میں تمہاری صورت (کاڈیل ڈول اور ناک نقشہ) بنا دیتا ہے (اور قبل اس کے کہ دنیا میں قدم رکھو تمہاری حالت و ضرورت کے مطابق تمہیں ایک موزوں صورت مل جاتی ہے)۔ یقیناً کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی، غالب و توانا (کہ اسی کے حکم و طاقت سے سب کچھ ظہور میں آتا ہے) حکمت والا (کہ انسان کی پیدائش سے پہلے شکم مادر میں اس کی صورت آرائی کر دیتا ہے)

هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ اٰيٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ‌ؕ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَيۡغٌ فَيَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِيۡلِهٖ ‌ۚ وَمَا يَعۡلَمُ تَاۡوِيۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ‌ؔ‌ۘ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ يَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ‌ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ‏ ﴿۷﴾

وقف لازم وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وقف منزل ۱۲ وقف غفران

(۷) (اے پیغمبر!) وہی (حی و قیوم ذات) ہے جس نے تم پر ''الکتاب'' نازل فرمائی ہے۔ اس میں ایک قسم تو محکم آیتوں کی ہے (یعنی ایسی آیتوں کی جو اپنی ایک ہی معنی میں اٹل اور ظاہر ہیں) اور وہ کتاب کی اصل و بنیاد ہیں۔ دوسری قسم متشابہات کی ہے (یعنی جن کا مطلب کھلا اور قطعی نہیں ہے)۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے (اور سیدھے طریقے پر بات نہیں سمجھ سکتے) وہ (محکم آیتیں چھوڑ کر) ان آیتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں جو کتاب اللہ میں متشابہ ہیں، اس غرض سے کہ فتنہ پیدا کریں اور ان کی حقیقت معلوم کر لیں حالانکہ ان کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا (کیوں کہ ان کا تعلق اس عالم سے ہے جہاں تک

انسان کا علم و حواس نہیں پہنچ سکتا) مگر جو لوگ علم کے پکے ہیں وہ (متشابہات کے پیچھے نہیں پڑتے، وہ) کہتے ہیں "ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیوں کہ یہ سب کچھ ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے"۔ اور حقیقت یہ ہے کہ (تعلیم حق سے) دانائی حاصل نہیں کرتے مگر وہی جو عقل و بصیرت رکھنے والے ہیں۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ⑧

(۸) (ان ارباب عقل و بصیرت کی صدائے حال ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ) "خدایا! ہمیں سیدھے رستے لگا دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ڈانواڈول نہ کر! اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما! یقیناً تو ہی ہے کہ بخشش میں تجھ سے بڑا کوئی نہیں۔

رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ⑨ ع

(۹) خدایا! (عالم آخرت کے معاملات ہماری عقل نارسا میں آئیں یا نہ آئیں، لیکن) اس میں کوئی شک نہیں کہ تو ایک دن سب کو اپنے حضور جمع کرنے والا ہے۔ (یہ تیرا وعدہ ہے اور) یقیناً تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہو سکتا"۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ⑩

(۱۰) جن لوگوں نے (ایمان و راست بازی کی جگہ) کفر کی راہ اختیار کی ہے تو (وہ یاد رکھیں!) انہیں اللہ کی پکڑ سے نہ تو ان کی دولت بچا سکے گی (جس کی کثرت کا انہیں گھمنڈ ہے) نہ آل اولاد (جو دنیا کی مصیبتوں مشکلوں میں ان کے کام آتی رہتی ہے)۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ آتش عذاب کا ایندھن بن کر رہیں گے۔

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ⑪

(۱۱) ان لوگوں کا بھی وہی ڈھنگ ہوا جو فرعون کے گروہ کا تھا اور ان لوگوں کا تھا جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ انہوں نے اللہ کی نشانیاں جھٹلائیں تو اللہ نے بھی انہیں پاداش عمل میں پکڑ لیا۔ اور (یاد رکھو!) وہ (جرموں کی سزا دینے میں) بہت ہی سخت سزا دینے والا ہے۔

قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ⑫

(۱۲) (اے پیغمبر) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے ان سے کہہ دو: وہ وقت دور نہیں جب (آل فرعون کی طرح) تم بھی (غلبہ حق سے) مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف ہنکائے جاؤ گے۔ اور (جس گروہ کا آخری ٹھکانہ جہنم ہو تو اس کا ٹھکانہ) کیا ہی برا ٹھکانہ ہے"!

قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ

(۱۳) بلاشبہ تمہارے لیے ان دو گروہوں میں (کلمہ حق کی فتح مندیوں کی)

فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۗ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿۱۳﴾

بڑی ہی نشانی تھی جو (بدر کے میدان میں) ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تھے۔ اس وقت ایک گروہ تو (مٹھی بھر بے سروسامان مسلمانوں کا تھا جو) اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا۔ دوسرا منکرین حق کا تھا جنہیں مسلمان اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ ان سے دو چند ہیں۔ (بایں ہمہ منکرین حق کو شکست ہوئی)۔ اور اللہ جس کسی کو چاہتا ہے اپنی نصرت سے مددگاری پہنچاتا ہے۔ بلاشبہ ان لوگوں کے لیے جو چشم بینا رکھتے ہیں اس معاملے میں بڑی ہی عبرت ہے

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾

(۱۴) انسان کے لیے مرد و عورت کے رشتے میں، اولاد میں، چاندی سونے کے ذخیروں میں، چنے ہوئے گھوڑوں میں، مویشی میں اور کھیتی باڑی میں دل کا اٹکاؤ اور خوشنمائی رکھ دی گئی ہے (اس لیے قدرتی طور پر تمہیں بھی ان چیزوں کی خواہش ہوگی)۔ لیکن یہ جو کچھ ہے دنیوی زندگی کا فائدہ اٹھانا ہے اور بہتر ٹھکانا تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۗ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾

(۱۵) (اے پیغمبر) ان سے کہہ دو: میں تمہیں بتلاؤں زندگی کے ان فائدوں سے بھی بہتر تمہارے لیے کیا ہے؟ جو لوگ متقی ہیں ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس (نعیم ابدی کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اس لیے کبھی خشک ہونے والے نہیں)۔ وہ ہمیشہ ان باغوں میں رہیں گے پاک بیویاں ان کے ساتھ ہوں گی اور (سب سے بڑھ کر یہ کہ) اللہ کی خوشنودی انہیں حاصل ہوگی۔ اور (یاد رکھو) اللہ اپنے بندوں کا حال دیکھ رہا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ إِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾

(۱۶) (یہ متقی انسان وہ ہیں) جو کہتے ہیں "خدایا! ہم تجھ پر ایمان لائے ہیں، پس ہمارے گناہ بخش دیجیو اور عذاب جہنم سے ہمیں بچا لیجیو"!

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْأَسْحَارِ ﴿۱۷﴾

(۱۷) (شدت و مصیبت میں) صبر کرنے والے، (قول و عمل میں) سچے، خشوع و خضوع میں پکے، نیکی کی راہ میں خرچ کرنے والے اور رات کی آخری گھڑیوں میں (جب تمام دنیا خواب سحر کے مزے لوٹتی ہے) اللہ کے حضور کھڑے ہونے والے اور اس کی مغفرت کے طلب گار!

شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

(۱۸) اللہ نے اس بات کی گواہی آشکار کر دی کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف اسی

النصف

وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ۱۸

کی ذات یگانہ، عدل کے ساتھ (تمام کارخانہ ہستی میں) تدبیر وانتظام کرنے والی۔ فرشتے بھی (اپنے اعمال سے) اسی کی شہادت دیتے ہیں اور وہ لوگ بھی جو علم رکھنے والے ہیں۔ ہاں، کوئی معبود نہیں مگر وہی ایک، طاقت و غلبے والا (کہ اسی کی تدبیر سے تمام کارخانہ ہستی قائم ہے) حکمت والا (کہ اسی نے عدل کی بنیاد پر اس کارخانے کا ہر گوشہ استوار کر دیا ہے)۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۱۹

(۱۹) بلا شبہ "الدین" (یعنی اصلی دین) اللہ کے نزدیک "الاسلام" ہی ہے اور یہ جو اہل کتاب نے آپس میں اختلاف کیا (اور گروہ بندیاں کر کے الگ الگ دین بنا لیے) تو (یہ اس لیے نہیں ہوا کہ اس دین کے سوا انہیں کسی دوسرے دین کی راہ دکھلائی گئی تھی، یا دین کی راہ مختلف ہو سکتی ہے، بلکہ) اس لیے کہ علم کے پانے کے بعد وہ اس پر قائم نہیں رہے اور آپس کی ضد اور عناد سے الگ الگ ہو گئے۔ اور (یاد رکھو!) جو کوئی اللہ کی آیتوں سے انکار کرتا ہے (اور ہدایت پر گمراہی کو ترجیح دیتا ہے) تو اللہ (کا قانون جزاء) بھی حساب لینے میں سست رفتار نہیں۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۲۰ ع

ع ۱۱ / ۱۰

(۲۰) پھر اگر یہ لوگ تم سے جھگڑا کریں تو (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: میرے اور میرے پیروؤں کا طریقہ یہ ہے کہ ہم نے اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دیا ہے (یعنی ہماری راہ خدا پرستی کے سوا اور کچھ نہیں ہے)۔ اور اہل کتاب اور (عرب کے) ان پڑھ لوگوں سے پوچھو! تم بھی اللہ کے آگے جھکتے ہو یا نہیں؟ اگر وہ جھک جائیں تو (سارا جھگڑا ختم ہو گیا اور) انہوں نے راہ پالی۔ اگر روگردانی کریں تو پھر (جن لوگوں کو خدا پرستی ہی سے انکار ہو اور محض گروہ بندی کے تعصب کو دین داری سمجھ رہے ہوں ان کے لیے دلیل و موعظت کیا سود مند ہو سکتی ہے!) تمہارے ذمے جو کچھ ہے وہ پیام حق پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں کے حال سے غافل نہیں وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ

(۱۲) جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور اس کے نبیوں کے ناحق قتل میں چھوٹ ہیں، اور ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں، جو حق و عدالت کا حکم دینے والے ہیں (تو ایسے ناخوش اعمال لوگوں کے لیے اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ)

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢١﴾

انہیں دردناک عذاب کی خوش خبری پہنچا دو۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾

(۲۲) یہی لوگ ہیں جن کا سارا، کیا دھرا دنیا و آخرت دونوں میں اکارت گیا اور کوئی نہیں جو ان کا مددگار ہوگا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾

(۲۳) (اے پیغمبر!) کیا تم نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنہیں کتاب اللہ کے علم میں سے کچھ حصہ ملا ہے (یعنی یہودیوں کے علماء کی جو رات دن تورات کی تلاوت کرتے رہتے ہیں)۔ انہیں خدا کی کتاب کی طرف بلایا گیا کہ ان کے درمیان فیصلہ کردے۔ اس پر ایک گروہ اس سے صاف روگرداں ہے۔ اور اصل یہ ہے کہ کتاب اللہ کی طرف سے ان سب کے رخ ہی پھرے ہوئے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾

(۲۴) اور ان کی یہ حالت اس لیے ہوئی کہ انہوں نے کہا: دوزخ کی آگ ہمیں کبھی نہیں چھوئے گی اور اگر چھوئے گی بھی تو گنتی کے چند دنوں کے لیے (یعنی ہم نجات یافتہ امت ہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی آدمی جہنم میں ڈالا بھی جائے گا تو اس لیے نہیں کہ عذاب میں پڑا رہے بلکہ اس لیے کہ گناہ کے میل کچیل سے پاک وصاف ہو کر جنت میں جا داخل ہو)۔ تو یہ جو وہ خدا پر افترا پردازی کرتے رہے ہیں، اس نے انہیں دین کے بارے میں مبتلائے فریب کردیا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾

(۲۵) لیکن اس وقت ان کا حال کیا ہوگا جب قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں، ہم انہیں اپنے حضور جمع کریں گے اور ہر جان نے (اپنے عمل سے) جیسا کچھ کمایا ہے اسی کے مطابق اسے پورا پورا بدلہ ملے گا اور کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوگی۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾

(۲۶) (اے پیغمبر! تم اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کردو اور) کہو: خدایا! شاہی وجہاں داری کے مالک! تو جسے چاہے ملک بخش دے، جس سے چاہے ملک لے لے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل کردے۔ تیرے ہی ہاتھ میں ہر طرح کی بھلائی کا سررشتہ ہے اور تیری قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ

(۲۷) (ہاں) تو ہی ہے کہ رات کو دن میں لے آتا ہے اور دن کو رات میں، جان دار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جان دار سے اور جسے چاہتا ہے

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٢٧

(اپنے خزانہ کرم سے) بے حساب بخش دیتا ہے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝٢٨

(۲۸) جو لوگ ایمان والے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے کہ مومنوں کو چھوڑ کر منکرین حق کو اپنا رفیق و مددگار بنائیں اور جس کسی نے ایسا کیا تو وہ یاد رکھے اس کا اللہ کے ساتھ کوئی سروکار نہیں رہا۔ ہاں، اگر کوئی ایسی صورت پیش آ جائے کہ تم ان کے شر سے بچنے کے لیے اپنا بچاؤ کرنا چاہو اور کرلو (تو ایسا کر سکتے ہو)۔ اور (دیکھو! انسان کے شر سے ڈرتے ہوئے یہ حقیقت نہ بھولو کہ) خدا بھی تمہیں اپنے (مواخذہ) سے ڈرا رہا ہے اور آخر کار (تم سب کی) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٩

(۲۹) (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو: تمہارے دلوں کے اندر جو کچھ ہے تم اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو ہر حال میں اللہ اسے خوب جانتا ہے اور (اتنا ہی نہیں بلکہ) آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس پر روشن ہے، اس کی قدرت کے احاطے سے کوئی چیز باہر نہیں۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۛۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۛۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝٣٠

(۳۰) (اور دیکھو! اس آنے والے دن کو نہ بھولو) جس دن ہر انسان دیکھے گا کہ جو کچھ اس نے (دنیا میں) نیک عملی کی تھی، اس کے سامنے موجود ہے (یعنی اس کا اجر اسے مل رہا ہے) اور جو کچھ برائی کی تھی وہ بھی اس کے سامنے ہے۔ اس دن وہ آرزو کرے گا کہ اے کاش! اس میں اور اس دن میں ایک بڑی مدت حائل ہو جاتی (کہ یہ دردانگیز نتیجہ اس کے سامنے نہ آتا)۔ اور (دیکھو!) خدا تمہیں اپنے (مواخذہ) سے ڈراتا ہے (تاکہ اس کی نافرمانی سے بچو)۔ اور وہ اپنے بندوں کے لیے بڑی ہی مہربانی رکھنے والا ہے۔

معانقة ۲ عند المتأخرين ۱۱ ع ۳ / ۱۱

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣١

(۳۱) (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو: اگر تم واقعی اللہ سے محبت رکھتے ہو تو تمہیں چاہیئے کہ میری پیروی کرو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہاری خطائیں بخش دے گا۔ وہ بڑا ہی بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ہے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا

(۳۲) (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: (فلاح و سعادت کی راہ تمہارے لیے ایک ہی

فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝٣٢

ہے اور وہ یہ ہے کہ) اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر یہ لوگ روگردانی کریں تو اللہ کفر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ إِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٣

(۳۳) بلاشبہ (یہ واقعہ ہے کہ) اللہ نے آدم اور نوح کو اور ابراہیم اور عمران کے گھرانوں کو تمام دنیا میں برگزیدگی عطا فرمائی۔

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٣٤

(۳۴) یہ ایک نسل تھی جس میں سے بعض بعض سے پیدا ہوئے تھے۔ اور اللہ (دعائیں) سننے والا (اور مصالح عالم کا) جاننے والا ہے۔

إِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ إِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٣٥

(۳۵) (اور دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ عمران کی بیوی نے دعا مانگی تھی: خدایا! میرے شکم میں جو بچہ ہے میں اسے (دنیا کے کام دھندوں اور ماں باپ کی خدمت سے) آزاد کر کے تیرے (مقدس ہیکل کے) لیے نذر کرتی ہوں (یعنی نذر مانتی ہوں کہ اسے ہیکل کی خدمت کے لیے وقف کردوں گی)۔ سو میری طرف سے یہ نیاز قبول کرلے! بلاشبہ تو (دعائیں) سننے والا (اور نیتوں کا حال) جاننے والا ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّيْ وَضَعْتُهَآ أُنْثٰى ۗ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۗ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثٰى ۚ وَإِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّيْ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝٣٦

(۳۶) پھر جب ایسا ہوا کہ (لڑکے کی جگہ) لڑکی پیدا ہوئی تو وہ بولی "خدایا! میرے ہاں تو لڑکی ہوئی ہے (اب میں کیا کروں") حالانکہ جو وجود پیدا ہوا تھا اللہ اسے بہتر جاننے والا تھا (کہ لڑکی ہونے پر بھی بڑی فضیلت کی بات تھی۔ لیکن اس کی ماں نے کہا: میں نے لڑکے کے لیے نذر مانی تھی، پیدا ہوئی لڑکی!) اور لڑکا مثل لڑکی کے نہیں ہے (کہ اگر اس کی جگہ لڑکی پیدا ہوگئی ہو تو وہ ہیکل کی مجاور ہوسکے۔ خیر جو کچھ بھی ہو) میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی نسل کو تیری پناہ میں دیتی ہوں کہ شیطان رجیم (کی وسوسہ اندازیوں) سے محفوظ رہے۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّأَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ

(۳۷) پس ایسا ہوا کہ مریم کو اس کے پروردگار نے بڑی ہی اچھی قبولیت کے ساتھ قبول کرلیا اور ایسی نشوونما دی جو بڑی ہی اچھی نشوونما تھی (یعنی اس کی پرورش بہتر سامانوں اور نیک نگرانیوں میں ہوئی) اور زکریا کو (کہ ہیکل کا مجاور تھا) اس کا نگراں حال بنادیا۔ جب کبھی ایسا ہوتا کہ زکریا اس کے پاس محراب

هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾

میں (یعنی قربان گاہ) میں جاتا (جہاں وہ سرگرم عبادت رہا کرتی تھی) تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے کی چیزیں موجود پاتا۔ اس پر وہ پوچھتا: اے مریم! یہ چیزیں تجھے کہاں سے مل گئیں؟ وہ کہتی: اللہ سے، اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دے دیتا ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾

(۳۸) اسی جگہ کا یہ معاملہ ہے (یعنی قربان گاہ کا) کہ زکریا نے اپنے پروردگار کے حضور دعا مانگی تھی: خدایا! تو اپنے خاص فضل سے مجھے پاک نسل عطا فرما (جو مریم کی طرح نیک اور عبادت گزار ہو)۔ بلاشبہ تو ہی ہے کہ دعائیں سننے والا (اور) التجائیں قبول کرنے والا ہے۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّىْ فِى الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٣٩﴾

(۳۹) پھر ایسا ہوا کہ فرشتوں نے زکریا کو پکارا اور وہ محراب میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا: خدا تجھے یحیٰی کی (یعنی ایک لڑکے کی جو پیدا ہوگا اور اس کا نام یحیٰی رکھا جائے) بشارت دیتا ہے۔ وہ خدا کے حکم سے ایک ہونے والے ظہور کی تصدیق کرنے والا، جماعت کا سردار، پارسا اور خدا کے صالح بندوں میں سے ایک نبی ہوگا۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿٤٠﴾

(۴۰) (زکریا نے جب یہ سنا تو) کہا: خدایا! میرے یہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ میں بوڑھا ہوچکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے؟ حکم الٰہی ہوا: اسی طرح، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (اس کی قدرت سے کوئی بات بعید نہیں)۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾ ع ١٢

(۴۱) اس پر زکریا نے عرض کیا: خدایا! اس بارے میں میرے لیے کوئی بات بطور نشانی کے ٹھیرا دے۔ ارشاد ہوا: نشانی یہ ہے کہ تین دن تک بات چیت نہ کر مگر صرف اشارے سے (یعنی روزہ رکھ جیسا کہ اس زمانے میں دستور تھا) اور اپنے پروردگار کا کثرت کے ساتھ ذکر کر اور صبح وشام اس کی حمد وثنا میں مشغول رہ۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾

(۴۲) اور پھر جب ایسا ہوا تھا کہ فرشتوں نے کہا تھا: اے مریم! اللہ نے تجھے اپنی قبولیت کے لیے چن لیا ہے اور (برائیوں کی آلودگی سے) پاک کر دیا ہے اور تمام دنیا کی عورتوں پر برگزیدگی عطا فرمائی ہے۔

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾

(۴۳) اے مریم! اب تو اپنے پروردگار کی اطاعت ونیاز میں سرگرم ہو جا اور رکوع وسجود کرنے والوں کے ساتھ تو بھی رکوع وسجود میں مشغول رہ۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

(۴۴) (اے پیغمبر!) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم تم پر وحی کررہے ہیں۔ ورنہ یہ بات تو ظاہر ہے کہ تم اس وقت ان لوگوں کے پاس موجود نہ تھے جب (مریم کی ماں مریم کو لے کر ہیکل میں آئی تھی اور ہیکل کے مجاور) اپنے اپنے قلم پھینک رہے تھے کہ (قرعہ ڈال کر فیصلہ کرلیں) کون مریم کا کفیل ہو۔ اور (یقیناً) تم اس وقت بھی موجود نہ تھے جب وہ (مریم کی کفالت کے لیے) آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾

(۴۵) (اور پھر) جب ایسا ہوا کہ فرشتوں نے کہا: اے مریم! اللہ تجھے اپنے کلام کے ذریعے (ایک لڑکے کی) بشارت دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح عیسیٰ ہوگا اور مریم کا بیٹا کہلائے گا، وہ دنیا و آخرت دونوں میں ارجمند (اور اللہ کے حضور پہنچا ہوا) ہوگا۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾

(۴۶) اور بچپنے میں اور بڑی عمر میں (یکساں طور پر وعظ وہدایت کا) کلام کرے گا، اور اس کے بندوں میں سے ایک انسان صالح ہوگا۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

(۴۷) (مریم نے یہ بشارت سنی تو متعجب ہو کر) بولی: خدایا! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میرے لڑکا ہو حالانکہ کسی مرد نے مجھے چھوا تک نہیں؟ ارشاد الٰہی ہوا کہ اسی طرح اللہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کردیتا ہے۔ وہ جب کسی کام کا فیصلہ کرلیتا ہے تو حکم دیتا ہے کہ ہوجا اور پھر (جیسا کچھ اس نے چاہا تھا) ویسا ہی ظہور میں آجاتا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾

(۴۸) اور (اے مریم!) اللہ اس (ہونے والے لڑکے) کو کتاب اور حکمت کا علم عطا فرمائے گا، نیز تورات اور انجیل کا۔

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

(۴۹) اور اسے بنی اسرائیل کی طرف بحیثیت رسول کے بھیجے گا (اس کی منادی یہ ہوگی کہ دیکھو!) میں تمہارے پروردگار کی نشانی لے کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ میں تمہارے لیے مٹی سے ایسی چیز بنادوں جو پرند کی سی صورت رکھتی ہو، پھر اس میں پھونک ماروں اور وہ اللہ کے حکم سے پرند ہوجائے۔ اور اللہ کے حکم سے اندھوں اور کوڑھیوں کو چنگا کردوں اور مُردوں کو زندہ۔ اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ کرکے جمع کرتے ہو سب تمہیں بتادوں۔ اگر تم واقعی اللہ پر ایمان رکھنے والے ہو تو یقیناً ان باتوں میں تمہارے لیے بڑی ہی

لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٤٩﴾

نشانی ہے۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾

(۵۰) اور (دیکھو!) میں اس لیے آیا ہوں کہ تورات کی، جو میرے سامنے موجود ہیں تصدیق کروں اور بعض چیزیں جو تم پر حرام ہوگئی ہیں انہیں تمہارے لیے حلال کردوں (تاکہ شریعت کی سختیوں کی جگہ اس کی آسانیوں کی راہ تم پر کھل جائے) اور (دیکھو!) میں تمہارے پروردگار کی نشانی لے کر تمہارے پاس آیا ہوں (جس کی مقدس نوشتوں میں خبر دی جاچکی ہیں) تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥١﴾

(۵۱) دیکھو! اللہ میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ پس اس کی بندگی کرو، یہی دین کا سیدھا راستہ ہے۔ (چنانچہ اس بشارت کے مطابق مسیح کا ظہور ہوا اور اس نے بنی اسرائیل کی آبادیوں میں منادی شروع کردی)۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾

(۵۲) پھر جب ایسا ہوا کہ عیسیٰ نے بنی اسرائیل میں (اپنی دعوت کے خلاف) کفر محسوس کیا تو وہ پکار اٹھا: کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہوتا ہے؟ اس پر حواریوں نے (یعنی چند راست باز انسانوں نے جو مسیح پر ایمان لائے تھے) اس کی دعوت قبول کرتے ہوئے جواب دیا: ہم اللہ کے (کلمہ حق کے) مددگار ہیں، ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور (اے داعی حق!) تو گواہ رہیو کہ اس کی فرماں برداری میں ہمارا سر جھک گیا ہے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾

(۵۳) (نیز انہوں نے کہا) خدایا! جو کچھ تو نے نازل کیا ہے اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہم نے تیرے رسول کی پیروی کی، پس ہماری گنتی بھی ان لوگوں میں ہو جو (حق کی) شہادت دینے والے ہیں۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾

(۵۴) اور پھر ایسا ہوا کہ یہودیوں نے (مسیح کے خلاف) مکر کیا (یعنی مخفی اور باریک طریقے مخالفت کے کام میں لائے) اور خدا بھی ویسے ہی طریقے کام میں لایا (یعنی مسیح کی حفاظت کے پوشیدہ اسباب و ذرائع پیدا کردیئے)۔ اور (یاد رکھو! اللہ جسے بچانا چاہے تو) مخفی طریقوں سے کام لینے والوں میں اس سے بہتر کوئی نہیں۔

إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَىٰٓ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٥٥﴾

(۵۵) (اور پھر) جب ایسا ہوا تھا کہ اللہ نے فرمایا تھا: اے عیسیٰ! میں تیرا وقت پورا کروں گا، تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا، تیرے منکروں (کی تہمتوں) سے تجھے پاک کردوں گا، اور جن لوگوں نے تیری پیروی کی ہے انہیں قیامت تک تیرے منکروں پر برتری دوں گا۔ اور بالآخر سب کو (قیامت کے دن) میری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اس دن ان باتوں کا فیصلہ کردوں گا جن میں لوگ ایک دوسرے سے اختلاف کرتے رہے ہیں۔

فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنْ نّٰصِرِينَ ﴿٥٦﴾

(۵۶) پھر جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تو انہیں دنیا و آخرت دونوں جگہ سخت عذاب دوں گا اور (عذاب الٰہی سے بچانے میں) کوئی بھی ان کا مددگار نہ ہوگا۔

وَأَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِينَ ﴿٥٧﴾

(۵۷) اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کے عمل بھی نیک ہیں تو ان کا اجر انہیں پورا پورا مل جائے گا اور خدا ظلم کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

ذٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ﴿٥٨﴾

(۵۸) (اے پیغمبر!) یہ اللہ کی آیتیں اور حکمت والے تذکرے ہیں جو ہم تمہیں سنا رہے ہیں۔

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٥٩﴾

(۵۹) اللہ کے نزدیک تو عیسیٰ ایسا ہی ہے جیسے آدم۔ مٹی سے پیدا کیا پھر اس کی بناوٹ کے لیے حکم فرمایا کہ ہوجا۔ اور (جیسا کچھ خدا کا ارادہ تھا اسی کے مطابق) ہوگیا۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٦٠﴾

(۶۰) (اے پیغمبر! مسیح کے انسان ہونے کی نسبت جو کچھ کہا گیا ہے تو) یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے امر حق ہے (اور جو بات خدا کی طرف سے حق ہو وہ ثابت اور اٹل حقیقت ہے، کبھی مٹنے والی نہیں) تو (دیکھو!) ایسا نہ ہو کہ شک وشبہ کرنے والوں میں سے ہوجاؤ۔

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِينَ ﴿٦١﴾

(۶۱) پھر جو کوئی تم سے اس بارے میں جھگڑا کرے حالانکہ علم و یقین تمہارے سامنے آچکا ہے تو تم اس سے کہو: (میرے پاس مسیح کے انسان ہونے کے لیے علم ویقین موجود ہے، اگر تم بھی اس کی خدائی کے لیے ویسا ہی علم ویقین رکھتے ہو تو) آؤ! (یوں فیصلہ کرلیں کہ) ہم دونوں فریق (میدان میں نکلیں اور) اپنے اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں اور خود بھی شریک ہوں، پھر عجز و نیاز کے

ساتھ خدا کے حضور التجا کریں :(ہم دونوں میں سے جس کا دعویٰ جھوٹا ہوتو) جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار!

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٢﴾

(۶۲) (اے پیغمبر!) یہ جو کچھ بیان کیا گیا بلاشبہ بیان حق ہے اور کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف اللہ کی ذات یگانہ۔ اور یقیناً اسی کی ذات ہے جو سب پر غالب (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والی ہے۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٦٣﴾ ع ۱۲

(۶۳) پھر اگر یہ لوگ (فیصلے کا یہ طریقہ) قبول نہ کریں (اور مباہلے سے گریز کر جائیں) تو اللہ مفسدوں کا حال خوب جانتا ہے۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٦٤﴾

(۶۴) (اے پیغمبر!) تم (یہود اور نصاریٰ سے) کہہ دو کہ اے اہل کتاب! :(اختلاف ونزاع کی ساری باتیں چھوڑ دو) اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے دونوں کے لیے یکساں طور پر مسلم ہیں، یعنی اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، کسی کی ہستی کو اس کا شریک نہ ٹھیرائیں، ہم میں سے ایک انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسا برتاؤ نہ کرے گویا خدا کو چھوڑ کر اسے اپنا پروردگار بنالیا ہے۔ پھر اگر یہ لوگ (اس بات سے) روگردانی کریں تو تم کہہ دو: گواہ رہنا کہ (انکار تمہاری طرف سے ہے اور) ہم خدا کے ماننے والے ہیں۔

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٥﴾

(۶۵) اے اہل کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں حجت کرتے ہو (کہ ان کا طریقہ یہودیت کا طریقہ تھا یا نصرانیت کا طریقہ تھا) حالانکہ تورات اور انجیل (جن کے نام پر یہ گروہ بندیاں کی گئی ہیں) نازل نہیں ہوئی ہیں مگر اس کے بہت بعد (پس ظاہر ہے کہ جس گروہ بندی کا اس وقت وجود ہی نہ تھا وہ کیوں کر اس کا پیرو ہوسکتا ہے؟) کیا (اتنی موٹی سے بات بھی) تم نہیں سمجھ سکتے؟۔

هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾

(۶۶) دیکھو! تم وہ لوگ ہو کہ تم نے ان باتوں میں جھگڑا کیا جن کے لیے (کچھ نہ کچھ) تمہارے پاس علم موجود تھا، (مثلاً بعض چیزوں کی حلت وحرمت کی نسبت کہ تمہارا خیال کتنا ہی غلط ہو، تاہم ان کے لیے مذہبی روایتوں سے سند لانے کی کوشش کرتے تھے) تو اب اس بارے میں کیوں جھگڑا کرتے ہو جس کے لیے تمہارے پاس کوئی علم نہیں؟ اور اللہ (سب کچھ) جانتا ہے، تم کچھ نہیں جانتے۔

مَا كَانَ اِبۡرٰهِيۡمُ يَهُوۡدِيًّا وَّلَا نَصۡرَانِيًّا وَّلٰكِنۡ كَانَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿٦٧﴾

(٦٧) ابراہیم نہ تو یہودی تھا اور نہ نصرانی (اور نہ کسی دوسری مذہبی جتھا بندی کا پیرو) بلکہ (اپنے عہد کی تمام گمراہیوں سے) ہٹا ہوا خدا کا فرماں بردار بندہ۔ اور یقیناً اس کی راہ شرک کرنے والوں کی راہ نہ تھی۔

اِنَّ اَوۡلَى النَّاسِ بِاِبۡرٰهِيۡمَ لَلَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ وَهٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ وَاللّٰهُ وَلِىُّ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٦٨﴾

(٦٨) فی الحقیقت ابراہیم سے نزدیک تر لوگ تو وہ تھے جو اس کے قدم بقدم چلے، نیز اللہ کا یہ نبی ہے اور وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائے ہیں (نہ کہ وہ لوگ جنہوں نے دین الٰہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے یہودیت اور نصرانیت کی گروہ بندیاں کرلی ہیں اور توحید کی راہ سے منحرف ہوگئے ہیں)۔ اور (یاد رکھو!) اللہ انہیں کا مددگار ہے جو (سچا) ایمان رکھنے والے ہیں۔

وَدَّتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَوۡ يُضِلُّوۡنَكُمۡ ؕ وَمَا يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿٦٩﴾

(٦٩) (اے پیروان دعوت حق!) اہل کتاب میں ایک گروہ ہے جو اس بات کا آرزو مند ہے کہ کسی طرح تمہیں راہ حق سے بھٹکا دے (اور دین ابراہیمی کی پیروی میں تمہارے قدم استوار نہ رہیں)۔ لیکن (یاد رکھو!) وہ (تمہیں گمراہ کرنے کی سازشیں کر کے) تمہیں نہیں، خود اپنے ہی کو گمراہی میں ڈالے ہوئے ہیں اگرچہ (شدت جہل ونفسانیت سے) اس کا شعور نہیں رکھتے۔

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ﴿٧٠﴾

(٧٠) اے اہل کتاب! یہ کیا ہے کہ؟ تم اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہو حالانکہ اس کی نشانیاں تمہارے سامنے ہیں۔

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَلۡبِسُوۡنَ الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٧١﴾ ع ٧ / ١٥

(٧١) اے اہل کتاب! کیوں حق کو باطل کے ساتھ ملا جلا کر مشتبہ کر دیتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو (کہ اصلیت کیا ہے)۔

وَقَالَتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اٰمِنُوۡا بِالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَجۡهَ النَّهَارِ وَاكۡفُرُوۡۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿٧٢﴾

(٧٢) اور (دیکھو!) اہل کتاب میں ایک گروہ ہے جو کہتا ہے: (مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے) ایسا کرو کہ صبح ان کی کتاب پر ایمان لے آؤ، شام کو انکار کر دو۔ اس طرح عجب نہیں وہ (لوگوں کو اسلام سے پھرتے ہوئے دیکھ کر خود بھی) پھر جائیں۔

وَلَا تُؤۡمِنُوۡۤا اِلَّا لِمَنۡ تَبِعَ دِيۡنَكُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنۡ يُّؤۡتٰٓى اَحَدٌ مِّثۡلَ مَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ اَوۡ يُحَآجُّوۡكُمۡ عِنۡدَ

(٧٣) اور (وہ آپس میں کہتے ہیں: دیکھو!) ان لوگوں کے سوا جو تمہارے دین کی پیروی کرنے والے ہوں اور کسی کی بات نہ مانو (اگرچہ وہ کتنی ہی اچھی بات کیوں نہ کہتا ہو۔ اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہہ دو: ہدایت تو وہی ہے جو اللہ کی

رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ہدایت ہے (اور وہ کسی خاص گروہ اور نسل کی میراث نہیں ہے کہ اور کسی کا اس میں حصہ نہ ہو۔ جو انسان بھی اس پر چلے گا ہدایت یافتہ ہوگا)۔(اور وہ کہتے ہیں:) یہ بات بھی نہ مانو کہ جیسا کچھ دین تمہیں دیا گیا ہے ویسا کسی دوسرے انسان کو ملا ہو، یا یہ کہ تمہارے پروردگار کے حضور تمہارے خلاف کسی کی حجت چل سکتی ہو۔(اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہو: فضل و بخشش تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل و کرم سے مالا مال کر دیتا ہے۔ وہ بڑی ہی وسعت رکھنے والا (اور اہل نا اہل کو) جاننے والا ہے۔

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

(۷۴) وہ جس کسی کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے نزول کے لیے چن لیتا ہے۔اس کا فضل بڑا ہی فضل ہے۔

وَمِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْھُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ

(۷۵) اور اہل کتاب میں کچھ آدمی تو ایسے دیانت دار ہیں کہ اگر تم چاندی سونے کا پورا ڈھیر بھی ان کی امانت میں چھوڑ دو تو وہ تمہارے حوالے کر دیں، لیکن ان میں ایک گروہ ایسا ہے کہ اگر ایک روپے کے لیے بھی ان پر بھروسہ کرو تو کبھی تمہیں واپس نہ دیں جب تک (تقاضے کے لیے) ہمیشہ ان کے سر پر کھڑے نہ رہو۔(ان لوگوں میں یہ بد معاملگی) اس لیے (پیدا ہوگئی) کہ وہ کہتے ہیں: امیوں سے معاملہ کرتے ہوئے (ہم جو کچھ بھی کریں) ہمارے لیے کوئی مواخذہ نہیں (یعنی مشرکین عرب جو ہمارے ہم مذہب نہیں ہیں ان کے ساتھ دیانت داری برتنا ضروری نہیں)۔لیکن (فی الحقیقت) ایسا کہہ کر وہ اللہ پر تہمت باندھتے ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں (کہ حقیقت حال کیا ہے)۔

بَلٰي مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

(۷۶) ہاں، (ان سے مواخذہ ہو اور ضرور ہو، کیوں کہ خدا کا قانون تو یہ ہے کہ) جو کوئی اپنا قول و قرار سچائی کے ساتھ پورا کرتا ہے اور (لین دین میں) پرہیزگار رہتا ہے (خواہ کسی مذہب اور گروہ کے ساتھ ہو) تو خدا کی پسندیدگی انہیں لوگوں کے لیے ہے جو پرہیزگار ہوتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ لَا خَلَاقَ

(۷۷) (یاد رکھو!) جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ (متاع دنیا کی) ایک حقیر قیمت کے لیے اللہ کا عہد (جو ان سے نیک عمل و دیانت داری کے لیے لیا گیا تھا) اور

لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا
يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾

خود اپنی قسمیں (جو یقین دلانے کے لیے کھاتے ہیں) فروخت کر ڈالتے (اور دیانت داری کی جگہ خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں) تو یہی لوگ ہیں کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ نہ تو قیامت کے دن اللہ ان سے کلام کرے گا، نہ ان پر اس کی نظر التفات پڑے گی، نہ گناہوں کی آلودگی سے پاک کیے جائیں گے۔ پس ان کے لیے عذاب ہوگا، عذاب دردناک۔

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ
بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ
مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٨﴾

(۷۸) اور (دیکھو!) اہل کتاب میں (ان کے عالموں اور پیشواؤں کا) ایک گروہ ہے جو کتاب اللہ پڑھتے ہوئے اس میں الٹ پھیر کرتے (اور اس کا مطلب کچھ سے کچھ بنا دیتے) ہیں، تاکہ تم خیال کرو جو کچھ یہ سنا رہے ہیں کتاب اللہ میں سے ہے، حالانکہ وہ قطعاً کتاب اللہ (کے احکام میں) سے نہیں ہوتا۔ اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ جو کچھ تمہیں بتایا گیا ہے یہ اللہ کی طرف سے ہے، حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا۔ وہ اللہ کے نام سے جھوٹ بولتے ہیں اور جانتے ہیں (کہ جھوٹ بول رہے ہیں)۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا
عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا
رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا
كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۙ﴿٧٩﴾

(۷۹) کسی انسان کو یہ بات سزاوار نہیں کہ اللہ اسے (انسان کی ہدایت کے لیے) کتاب اور حکومت و نبوت عطا فرمائے اور پھر اس کا شیوہ یہ ہو کہ لوگوں سے کہے: خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ (یعنی خدا کے احکام کی جگہ میرے حکموں کی اطاعت کرو) بلکہ چاہیئے کہ ربانی انسان (یعنی خلق اللہ کے مرشد و مربی) بنو، اس لیے کہ تم کتاب اللہ کی تعلیم دیتے رہتے ہو اور اس لیے بھی کہ اس کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول رہتے ہو۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ
وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ
اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ ع ٨ / ١٦

(۸۰) ایک ربانی انسان کبھی تمہیں اس بات کا حکم نہیں دے گا کہ فرشتوں یا نبیوں کو اپنا پروردگار بنا لو (اور جس طرح اپنے پروردگار کے آگے جھکتے ہو اسی طرح ان کے آگے بھی جھکو)۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ کہ وہ تمہیں کفر کرنے کا حکم حالانکہ تم مسلم (یعنی خدا کے تابع فرمان) ہو چکے ہو۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ
مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ

(۸۱) اور (دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے نبیوں کے بارے میں (بنی اسرائیل سے) عہد لیا تھا کہ ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت عطا فرمائی ہے۔ پھر

مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾

اگر ایسا ہو کہ کوئی (دوسرا) رسول اس کتاب کی تصدیق کرتا ہوا تمہارے پاس آئے جو تمہارے ساتھ ہے تو ضروری ہے کہ تم اسے مانو اور اس کی تائید کرو (کیوں کہ اصل دین ایک ہی ہے اور جتنے بھی خدا کے رسول ہیں سب اسی کی دعوت دینے والے ہیں)۔ ارشادِ الٰہی ہوا تھا کہ کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور اس کا ذمہ لیتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا تھا: (بے شک) ہم اقرار کرتے ہیں۔ اس پر اللہ نے فرمایا تھا: ہاں، اس پر گواہ رہو اور (دیکھو!) تمہارے ساتھ خود میں بھی اس پر گواہ ہوں۔

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

(۸۲) تو اب جو کوئی اس عہد و اقرار کے بعد اس سے روگرداں ہو (اور اللہ کے رسول کا انکار کرے) تو یقیناً ایسے ہی لوگ ہیں جو فاسق ہیں (یعنی دائرۂ حق پرستی سے باہر ہو گئے ہیں)۔

اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

(۸۳) پھر کیا یہ لوگ چاہتے ہیں اللہ کا دین چھوڑ کر کوئی دوسری راہ ڈھونڈھ نکالیں، حالانکہ آسمان و زمین میں جو کوئی بھی موجود ہے خوشی سے ہو یا ناخوشی سے مگر سب اسی کے حکم کے فرماں بردار ہیں اور بالآخر سب اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَعِیْسٰى وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾

(۸۴) (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: (ہماری راہ تو یہ ہوئی کہ) ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور یعقوب کی اولاد پر نازل ہوا، اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ نیز جو کچھ موسیٰ کو اور عیسیٰ کو اور خدا کے تمام نبیوں کو خدا کی طرف سے ملا ہے اس سب پر بھی ہمارا ایمان ہے۔ ہم ان رسولوں میں سے کسی ایک کو بھی دوسروں سے جدا نہیں کرتے (کہ کسی کو مانیں، کسی کو نہ مانیں۔ ہم خدا کے فرماں بردار ہیں۔ اس کی سچائی جہاں کہیں بھی اور جس کی زبانی بھی آئی ہو، سچائی ہے) اور ہم اس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾

(۸۵) اور (دیکھو!) جو کوئی اسلام کے سوا (جو تمام رہنمایانِ حق کی تصدیق و پیروی کی راہ ہے) کسی دوسرے دین کا خواہش مند ہوگا تو وہ کبھی قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت کے دن اس کی جگہ ان لوگوں میں ہوگی جو تباہ و نامراد

ہوں گے۔

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

(۸۶) یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ اللہ ایک ایسے گروہ پر (کامیابی کی) راہ کھول دے جس نے ایمان کے بعد کفر کی راہ اختیار کرلی، حالانکہ اس نے گواہی دی تھی کہ اللہ کا رسول برحق ہے اور (حقیقت کی) روشن دلیلیں اس کے سامنے واضح ہوگئی تھیں؟ اللہ کا قانون تو یہ ہے کہ وہ ظلم کرنے والے گروہ پر سعادت کی راہ نہیں کھولتا

اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾

(۸۷) ان لوگوں کو (ان کے ظلم و شرارت کا) جو بدلہ ملنے والا ہے وہ تو یہ ہے کہ ان پر اللہ کی، فرشتوں کی، انسانوں کی، سب کی لعنت برس رہی ہے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾

(۸۸) اس حالت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے، نہ تو ان کا عذاب کبھی کم ہوگا نہ کبھی مہلت پائیں گے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾

(۸۹) ہاں، جن لوگوں نے اس حالت کے بعد بھی توبہ کرلی اور اپنے کو سنوار لیا تو بلاشبہ اللہ رحمت والا (اور اپنی رحمت بے حساب سے) بخش دینے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ﴿۹۰﴾

(۹۰) (لیکن) جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ انہوں نے ایمان کے بعد کفر کی راہ اختیار کی اور اپنے کفر کی (سرکشیوں اور شرارتوں) میں بڑھتے ہی گئے تو ایسے لوگوں کی پشیمانی کبھی قبول ہونے والی نہیں (کیوں کہ سچی توبہ انہیں نصیب نہیں ہوگی) اور یہی لوگ ہیں جو راہ سے بھٹک گئے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع ۹ ۱۷

(۹۱) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی اور مرتے دم تک کفر پر جمے رہے تو (یاد رکھو! کفر اور بدعملی کے بدلے کوئی معاوضہ اور فدیہ کام نہیں دے سکتا) اگر ان میں سے کوئی آدمی پورا کرۂ ارضی سونے سے بھر کر دے دے جب بھی اس کے فدیے میں قبول نہ ہوگا (اور اسے اپنے اعمال بد کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا)۔ یہی لوگ ہیں کہ ان کے لیے (پاداش عمل میں) عذاب اور کوئی نہ ہوگا جو (اس عذاب سے بچانے میں) ان کا مددگار ہو۔

الجزء الرابع (٢)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٩٢﴾

(۹۲) (یادرکھو!) تم نیکی کا درجہ کبھی حاصل نہیں کرسکتے جب تک تم میں یہ بات پیدا نہ ہوجائے کہ (مال ودولت میں سے) جو کچھ محبوب رکھتے ہو اسے (راہ حق میں) خرچ کرو اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو وہ اللہ کے علم سے چھپا نہیں۔

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٩٣﴾

(۹۳) کھانے کی تمام چیزیں (جو عام طور پر کھائی جاتی ہیں) بنی اسرائیل کے لیے بھی حلال تھیں (اور لوگ انہیں بے تامل کھاتے تھے)۔ ہاں، وہ چیزیں جو اسرائیل نے تورات نازل ہونے سے پہلے خود اپنے اوپر حرام ٹھیرا لی تھیں (حرام سمجھی گئی تھیں مگر انہیں خدا نے حرام نہیں کردیا تھا۔ اے پیغمبر! اگر اس بارے میں یہودی تم سے جھگڑ رہے ہیں تو تم ان سے) کہہ دو: اگر تم لوگ اپنے خیال میں سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے کھول کر پڑھو۔

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩٤﴾

(۹۴) پھر جو کوئی اس (اعلان) کے بعد بھی (غلط بیانی سے باز نہ آئے اور) اللہ پر بہتان باندھے تو (یادرکھو!) ایسے ہی لوگ ہیں جو واقعی مجرم ہیں۔

وقف جبریل علیه السلام

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٥﴾

(۹۵) (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو: اللہ نے سچائی ظاہر کردی، پس (اگر تمہارے دلوں میں کچھ بھی سچائی کا پاس ہے تو چاہیے کہ) ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرو (جس کی طرف میں دعوت دے رہا ہوں اور) جو ہر طرف سے ہٹ کر صرف اللہ ہی کا ہو رہنا ہے اور یقیناً ابراہیم شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٦﴾

(۹۶) بلا شبہ پہلا گھر جو انسان کے لیے (خدا پرستی کا معبد و مرکز) بنایا گیا وہ یہی (عبادت گاہ) ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا اور تمام انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ۔

فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۬ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾

(۹۷) اس میں (دین حق کی) روشن نشانیاں ہیں (ازاں جملہ) مقام ابراہیم ہے (یعنی ابراہیم کے کھڑے ہونے اور عبادت کرنے کی جگہ جو اس وقت سے لے کر آج تک بغیر کسی شک وشبہ کے مشہور اور معین رہی ہے)۔ اور (ازاں جملہ یہ بات ہے کہ) جو کوئی اس کی حدود میں داخل ہوا وہ امن وحفاظت میں آ گیا۔ اور (ازاں جملہ یہ کہ) اللہ کی طرف سے لوگوں کے لیے یہ بات ضروری ہوگئی کہ اگر اس تک پہنچنے کی استطاعت پائیں تو اس گھر کا حج کریں۔ اس پر بھی جو

کوئی (اس حقیقت سے) انکار کرے (اور اس مقام کی پاکی وفضیلت کا اعتراف نہ کرے) تو یادرکھو! اللہ کی ذات تمام دنیا سے بے نیاز ہے (وہ اپنے کاموں کے لیے کسی فرد اور قوم کا محتاج نہیں)۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾

(۹۸) (اے پیغمبر! ان سے) کہو: اے اہل کتاب! یہ کیا ہے کہ تم (دیدہ و دانستہ) اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہو حالانکہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کا شاہد حال ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٩﴾

(۹۹) اے اہل کتاب! یہ کیا ہے کہ جو کوئی اللہ پر ایمان لانا چاہتا ہے تم اسے اللہ کی راہ سے روکتے ہو اور اسے ٹیڑھی چال چلانا چاہتے ہو۔ حالانکہ تم حقیقت حال سے بے خبر نہیں ہو اور (یادرکھو!) جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٠﴾

(۱۰۰) مسلمانو! اگر تم اہل کتاب میں سے ایک گروہ کی باتوں پر کاربند ہوگئے تو (یادرکھو!) نتیجہ اس کا یہ نکلے گا کہ وہ تمہیں راہ حق سے پھیردیں گے اور ایمان کے بعد پھر کفر میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠١﴾ ع ١٠

(۱۰۱) اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تم (اب پھر) کفر کی راہ اختیار کرو جب کہ تمہارا حال یہ ہے کہ اللہ کی آیتیں تمہیں سنائی جارہی ہیں اور اس کا رسول (تعلیم و رہنمائی کے لیے) تم میں موجود ہے؟ اور (یادرکھو!) جو کوئی مضبوطی کے ساتھ اللہ کا ہو رہا تو بلاشبہ اس پر سیدھی راہ کھل گئی (نہ تو اس کے لیے لغزش کا ڈر ہے نہ گم گشتگی کا اندیشہ)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾

(۱۰۲) مسلمانو! اللہ سے ڈرو، ایسا ڈرنا جو واقعی ڈرنا ہے۔ اور (دیکھو!) دنیا سے نہ جاؤ مگر اس حالت میں کہ اسلام پر ثابت قدم ہو۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى

(۱۰۳) اور (دیکھو!) سب مل جل کر اللہ کی رسی مضبوطی پکڑلو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ۔ اللہ نے تمہیں جو نعمت عطا فرمائی ہے اس کی یاد سے غافل نہ ہو تمہارا حال یہ تھا کہ آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے تھے۔ لیکن اس کے فضل و کرم سے ایسا ہوا کہ بھائی بھائی بن گئے۔ تمہارا حال تو یہ تھا کہ آگ سے بھری

شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

ہوئی خندق ہے اوراس کے کنارے کھڑے ہو (ذرا پاؤں پھسلا اور شعلوں میں جا گرے) لیکن اللہ نے تمہیں اس حالت سے نکال لیا (اور زندگی و کامرانی کے میدانوں میں پہنچا دیا)۔ اللہ اس طرح اپنی (کارفرمائیوں کی) نشانیاں واضح کر دیتا ہے تا کہ تم (منزل مقصود کی) راہ پالو۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(۱۰۴) اور دیکھو! ضروری ہے کہ تم میں ایک جماعت ایسی ہو جو بھلائی کی باتوں کی طرف دعوت دینے والی ہو۔ وہ نیکی کا حکم دے، برائی سے روکے۔ اور بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں جو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَأُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

(۱۰۵) اور دیکھو! ان لوگوں کی سی چال نہ چلنا جو (خدا کے ایک ہی دین پر اکٹھے رہنے کی جگہ) الگ الگ ہو گئے اور باوجود یکہ (کتاب اللہ کی) روشن دلیلیں ان کے سامنے آ چکی تھیں پھر بھی باہم دگر اختلافات میں پڑ گئے۔ یقین کرو! یہی لوگ ہیں جن کے لیے (کامیابی کی جگہ) عذاب عظیم ہے۔

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۚ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

(۱۰۶) وہ (آنے والا) دن کہ کتنے ہی چہرے اس دن چمک اٹھیں گے! کتنے ہی چہرے کالے پڑ جائیں گے (یعنی کتنے ہی خوش نصیب ہوں گے جن کے لیے کامیابی کی خوش حالی ہوگی! کتنے ہی بدنصیب ہوں گے جن کے لیے حسرت و نامرادی کی تباہ حالی ہوگی!)۔ سو جن لوگوں کے چہرے (حسرت و نامرادی سے) کالے پڑ جائیں گے ان سے اس دن کہا جائے گا: تم نے ایمان کے بعد پھر انکار حق کی راہ اختیار کر لی تھی تو جیسی کچھ تمہاری منکرانہ چال تھی اب اس کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھ لو۔

وَأَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(۱۰۷) اور جن لوگوں کے چہرے (کامیابی کی خوش حالیوں سے) چمک رہے ہوں گے سو وہ اللہ کی رحمت کے سایے میں ہوں گے، ہمیشہ رحمت الٰہی میں رہنے والے۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

(اے پیغمبر!) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تمہیں فی الحقیقت سنا رہے ہیں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تمام دنیا پر ظلم کرنا چاہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ؕ

(۱۰۸) اور (یاد رکھو!) آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے

وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿١٠٩﴾ ع ١١

اور ساری باتیں بالآخر اسی کی طرف لوٹنے والی ہیں

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ
الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ
الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١١٠﴾

(١١٠) (مسلمانو!) تم تمام امتوں میں ''بہتر امت'' ہو جو لوگوں (کی ارشاد و اصلاح) کے لیے ظہور میں آئی ہے۔ تم نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ پر (سچا) ایمان رکھنے والے ہو۔ اور اگر اہل کتاب (مخالفت اور سرکشی کی جگہ) ایمان لاتے تو یہ ان کے لیے بہتری کی بات ہوتی (اور ہدایت و ارشاد عالم کا کام ان کے ہاتھوں انجام پاتا، لیکن وہ اس کے اہل ثابت نہ ہوئے)۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ایمان رکھنے والے ہیں، لیکن بڑی تعداد انہیں لوگوں کی ہے جو دائرۂ ہدایت سے یکسر باہر ہو چکے ہیں۔

لَن يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ۖ وَإِن يُقَاتِلُوكُمْ
يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ﴿١١١﴾

(١١١) وہ (کتنی ہی تمہاری مخالفت کریں لیکن) اذیت پہنچانے کے سوا تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اگر وہ تم سے لڑیں گے تو (یاد رکھو!) انہیں لڑائی میں پیٹھ ہی دکھانی پڑے گی، کبھی فتح مند نہ ہوں گے۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا
بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ
وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ
عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا
يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنبِيَاءَ
بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا
يَعْتَدُونَ ﴿١١٢﴾

(١١٢) ان لوگوں پر (یعنی یہودیوں پر) ذلت کی مار پڑی جہاں کہیں بھی یہ پائے گئے، ہاں یہ کہ خدا کے عہد سے یا انسانوں کے عہد سے کہیں پناہ مل گئی ہو تو یہ بھی ذلت ہی کی پناہ ہوئی (کہ دوسروں کے رحم پر زندگی بسر کر رہے ہیں)۔ خدا کا غضب ان پر چھا گیا، محتاجی اور بدحالی میں گرفتار ہو گئے۔ اور یہ اس لیے ہوا کہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کے ناحق قتل میں بے باک تھے۔ (یہ بدعملی و شقاوت کی) یہ (حالت) اس لیے (پیدا ہوئی) کہ نافرمانی اور سرکشی کرنے لگے تھے اور (اپنی شرارتوں میں) حد سے گزر گئے تھے۔

لَيْسُوا سَوَاءً ۗ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ
قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللّٰهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ
يَسْجُدُونَ ﴿١١٣﴾

(١١٣) یہ بات نہیں ہے کہ تمام اہل کتاب ایک ہی طرح کے ہوں، ان میں ایک گروہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو راہ ہدایت پر قائم ہیں، وہ راتوں کو اٹھ کر خدا کی آیتیں تلاوت کرتے اور اس کے حضور سربسجود رہتے ہیں۔

يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ
فِي الْخَيْرَاتِ ۖ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٤﴾

(١١٤) وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر (سچا) ایمان رکھتے ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے روکتے ہیں، بھلائی کے تمام کاموں میں تیز گام ہیں اور بلاشبہ ان لوگوں میں سے ہیں جو نیک کردار ہیں۔

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝١١٥

(۱۱۵) سو (یاد رکھو!) یہ لوگ نیک کاموں میں سے جو کچھ کرتے ہیں ہرگز ایسا نہیں ہوگا کہ اس کی ناقدری کی جائے (اور رائیگاں جائے، انہیں اپنی نیک عملی کا نیک اجر ضرور ملے گا)۔ اور جو لوگ متقی ہیں (وہ خواہ کسی گروہ اور کسی گوشے میں ہوں) اللہ ان کے حال سے بے خبر نہیں ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ ۝١١٦

(۱۱۶) (لیکن) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی (اور ایمان وعمل کی راستی سے محروم ہوگئے) تو (وہ کسی حال میں بھی پاداش عمل سے نہیں بچ سکتے) نہ تو مال و دولت کی طاقت انہیں خدا کے عذاب سے بچا سکے گی نہ آل اولاد کی کثرت ہی کچھ کام آئے گی۔ وہ دوزخی ہیں، ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ ھٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْھَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فَاَھْلَكَتْهُ ۭ وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝١١٧

(۱۱۷) دنیا کی اس زندگی میں یہ لوگ جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس ہوا کا چلنا جس کے ساتھ پالا ہو۔ (فرض کرو!) ایک گروہ نے اپنے اوپر ہر طرح کی محنت ومشقت برداشت کر کے ایک کھیت تیار کیا ہو، لیکن پالا پڑے اور پورا کھیت برباد ہو کر رہ جائے (سو یہی حال ایسے لوگوں کا ہوا)۔ اور (یاد رکھو!) یہ جو کچھ انہیں پیش آیا تو اس لیے نہیں کہ خدا نے ان پر ظلم کیا ہو، یہ خود اپنے ہاتھوں اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں۔

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِھِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝١١٨

(۱۱۸) مسلمانو! ایسا نہ کرو کہ اپنے آدمیوں کے سوا کسی دوسرے کو اپنا ہم راز اور معتمد بناؤ، ان لوگوں کا (یعنی دشمنوں کا) حال یہ ہے کہ تمہارے خلاف فتنہ انگیزی میں کمی کرنے والے نہیں۔ جس بات سے تمہیں نقصان پہنچے وہی انہیں اچھی لگتی ہے۔ ان کی دشمنی تو ان کی باتوں ہی سے ظاہر ہے، لیکن جو کچھ دلوں میں چھپا ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو تو ہم نے (فہم وبصیرت کی) نشانیاں تم پر واضح کردیں۔

ھٰٓاَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ڔ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا

(۱۱۹) دیکھو! تمہارا حال تو یہ ہے کہ تم ان سے دوستی رکھتے ہو، لیکن ان کا حال یہ ہے کہ وہ تمہیں (ایک لمحے کے لیے بھی) دوست نہیں رکھتے۔ تم اللہ کی کتاب پر ایمان رکھنے والے ہو۔ جتنی کتابیں بھی نازل ہوئی ہیں (اس لیے قدرتی طور پر ان کی کتاب کے لیے بھی تمہارے دل میں عزت ہے۔ لیکن ان کا حال دوسرا

بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١١٩﴾

ہے) وہ جب کبھی تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ''ہم بھی ایمان والے ہیں'' لیکن جب اکیلے میں ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف جوش غضب میں اپنی بوٹیاں نوچنے لگتے ہیں۔ (غور کرو! ایسے لوگوں کو اپنا ہمراز بنانا اور قوم کے بھیدوں اور تدبیروں سے آگاہ کر دینا کیوں کر جائز ہوسکتا ہے؟ اے پیغمبر! تم ان اعداء حق سے جو جوش غضب میں اپنی بوٹیاں نوچ رہے ہیں) کہہ دو: (اتنا ہی نہیں، بلکہ) جوش غضب میں اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالو (لیکن جو کچھ ہونے والا ہے وہ تو ہو ہی کر رہے گا)۔ (اور یاد رکھو!) خدا وہ سب کچھ جانتا ہے جو انسانوں کے سینوں میں پوشیدہ ہے۔

إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٢٠﴾ ع ١٢ ١١

(۱۲۰) اگر تمہارے لیے کوئی بھلائی کی بات ہو جائے تو انہیں برا لگے، برائی ہو جائے تو بڑے ہی خوش ہوں۔ لیکن (یاد رکھو!) اگر تم نے صبر کیا (یعنی مصائب اور مشکلات میں ثابت قدم رہے) اور تقوے کی راہ اختیار کی (یعنی احکام حق کی نافرمانی سے پوری طرح بچتے رہے) تو ان کا مکروفریب تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا۔ (جیسے کچھ بھی ان کے) کرتوت ہیں خدا کی قدرت انہیں گھیرے ہوئے ہے۔

وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٢١﴾

(۱۲۱) اور (اے پیغمبر! وہ وقت یاد کرو) جب تم صبح سویرے اپنے گھر سے نکلے تھے اور (احد کے میدان میں) لڑائی کے لیے مسلمانوں کو جا بجا مورچوں پر بٹھا رہے تھے اور اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٢٢﴾

(۱۲۲) پھر جب (ایسا ہوا تھا کہ) تم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے) دو جماعتوں نے ارادہ کیا تھا کہ ہمت ہار دیں (اور واپس لوٹ چلیں) حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا۔ جو ایمان رکھنے والے ہیں، انہیں تو چاہیے کہ (ہر حال میں) اللہ پر بھروسہ رکھیں۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢٣﴾

(۱۲۳) اور دیکھو! یہ واقعہ ہے کہ اللہ نے بدر کے میدان جنگ میں تمہیں فتح مند کیا تھا حالانکہ تم بڑی ہی گری ہوئی حالت میں تھے (اور تمہاری کامیابی کا کوئی وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا تھا)۔ پس اللہ سے ڈرو (اور اس کی نافرمانی سے

بچو!) تا کہ تم میں اس کی نعمتوں کی قدر پہچاننا پیدا ہو جائے۔

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِينَ ﴿١٢٤﴾

(۱۲۴) (اے پیغمبر! وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم (میدان جنگ میں) ایمان والوں سے یہ کہہ رہے تھے کہ "کیا تمہارے لیے یہ بات کافی نہیں کہ اللہ (دشمن کے تین ہزار آدمیوں کے مقابلے میں) تین ہزار نازل کیے ہوئے فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے؟"۔

بَلٰٓى ۙ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿١٢٥﴾

(۱۲۵) ہاں، بلاشبہ اگر تم صبر کرو اور تقوے کی راہ اختیار کرو اور پھر ایسا ہو کہ دشمن اسی دم تم پر چڑھ آئے تو تمہارا پروردگار (صرف تین ہزار فرشتوں سے ہی نہیں، بلکہ) پانچ ہزار نشان رکھنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١٢٦﴾

(۱۲۶) اور (یاد رکھو!) یہ بات جو کہی گئی تو صرف اس لیے کہ تمہارے لیے (فتح مندی) کی خوشخبری ہو اور تمہارے دل اس کی وجہ سے مطمئن ہو جائیں۔ مدد و نصرت جو کچھ بھی ہے، اللہ ہی کی طرف سے ہے، اس کی طاقت سب پر غالب ہے اور وہ اپنے تمام کاموں میں حکمت رکھنے والا ہے۔

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَآئِبِينَ ﴿١٢٧﴾

(۱۲۷) (اور نیز اس لیے) تا کہ منکرین حق کی طاقت کا ایک حصہ بے کار کردے یا انہیں اس درجہ ذلیل و خوار کردے کہ نامراد ہو کر الٹے پاؤں پھر جائیں۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُونَ ﴿١٢٨﴾

(۱۲۸) (اے پیغمبر!) اس معاملے میں (یعنی دشمنان حق کے بخشے جانے یا نہ بخشے جانے میں) تمہیں کوئی دخل نہیں (تمہارا کام یہ ہے کہ لوگوں کو راہ حق کی دعوت دو اور کسی حال میں بھی ان کی طرف سے مایوس نہ ہو)۔ یہ اللہ کے ہاتھ ہے کہ چاہے تو ان سے درگزر کرے اور چاہے تو انہیں عذاب دے، کیوں کہ یقیناً وہ ظلم کرنے والے ہیں۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٩﴾ ع ١٣

(۱۲۹) آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے عذاب دے (کوئی نہیں جو اس کا ہاتھ پکڑنے والا ہو) اور (یاد رکھو!) وہ بخشنے والا اور بڑی ہی رحمت رکھنے والا ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبٰوٓا

(۱۳۰) مسلمانو! سود کی کمائی سے اپنا پیٹ نہ بھرو جو (قرض کی اصلی رقم میں مل

اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٣٠﴾

کر) دوگنی چوگنی ہو جاتی ہے۔ اللہ سے ڈرو (اور اس کی نافرمانی سے بچو) تا کہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿١٣١﴾

(۱۳۱) اور (دیکھو!) اس آگ کے عذاب سے ڈرو جو منکروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾

(۱۳۲) اور اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو تا کہ رحمت الٰہی کے مستحق ہو جاؤ۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٣﴾

(۱۳۳) اپنے پروردگار کی بخشائش کی طرف تیز گام ہو جاؤ۔ نیز اس جنت کی طرف جس کے پھیلاؤ کا یہ حال ہے کہ تمام آسمان و زمین کی چوڑائی ایک طرف اور اکیلا اس کا پھیلاؤ ایک طرف اور جو متقی انسانوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٤﴾

(۱۳۴) وہ متقی انسان جن کے اوصاف یہ ہیں کہ خوش حالی ہو یا تنگ دستی لیکن ہر حال میں (خدا کے لیے) مال خرچ کرتے ہیں، غصے میں آکر بے قابو نہیں ہو جاتے اور لوگوں کے قصور بخش دیتے ہیں۔ (وہ نیک کردار ہیں) اور اللہ نیک کرداروں کو دوست رکھتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾

(۱۳۵) نیز وہ لوگ کہ جب کبھی ان سے کوئی سخت برائی کی بات ہو جاتی ہے یا اپنی جانوں کو (آلودۂ معصیت ہو کر) مصیبت میں ڈال دیتے ہیں تو فوراً اللہ کی یاد ان میں جاگ اٹھتی ہے (اور اپنے ضمیر کی ملامت محسوس کرنے لگتے ہیں)۔ پس وہ خدا سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور جو کچھ ہو چکا ہے اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔ اور خدا کے سوا کون ہے جو گناہوں کا بخشنے والا ہو؟۔

اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾

(۱۳۶) بلاشبہ یہی لوگ ہیں کہ ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے لیے عفوو بخشش کا اجر ہے اور (نعیم ابدی کے) باغ ہیں، ایسے باغ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اس لیے وہ کبھی خشک ہونے والے نہیں)۔ وہ ہمیشہ انہیں باغوں میں رہیں گے۔ اور (دیکھو!) کیا ہی اچھا بدلا ہے جو کام کرنے والوں کے حصے میں آئے گا!

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾

(۱۳۷) (اور دیکھو!) تم سے پہلے بھی دنیا میں (قوموں کے عروج وزوال کے) دستور اور قوانین رہ چکے ہیں (اور وہ تمہارے لیے معطل نہیں ہو جائیں گے) پس دنیا کی سیر کرو اور دیکھو کہ جو لوگ احکامِ حق کو جھٹلانے والے تھے ان کا انجام کیا ہوا اور پاداشِ عمل میں کیسے نتائج پیش آئے؟

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾

(۱۳۸) یہ لوگوں (کی فہم وبصیرت) کے لیے ایک بیان ہے اور ان لوگوں کے لیے جو متقی ہیں ہدایت اور موعظت ہے۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾

(۱۳۹) اور (دیکھو!) نہ تو ہمت ہارو نہ غمگین ہو، تم ہی سب سے سر بلند ہو بشرطیکہ تم سچے مومن ہو۔

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاۗءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٠﴾ ۙ

(۱۴۰) اگر تم نے (احد کی لڑائی میں) زخم کھایا ہے تو دشمنوں کو بھی ویسے ہی زخم (بدر میں) لگ چکے ہیں۔ (پھر تم اس حادثہ پر غمگین اور ملول کیوں ہو؟) دراصل یہ (ہار جیت کے) اوقات ہیں جنہیں ہم انسانوں میں ادھر ادھر پھراتے رہتے ہیں۔ (کبھی ایک گروہ کے حق میں میدان جنگ کا فیصلہ ہوتا ہے، کبھی دوسرے کے حق میں۔ پس یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کی وجہ سے تم ہمت ہار بیٹھو)۔ اور (علاوہ بریں یہ حادثہ مصلحتوں سے بھی خالی نہ تھا۔ یہ اس لیے تھا) تاکہ اس بات کی آزمائش ہو جائے کہ کون سچا ایمان رکھنے والا ہے، کون نہیں ہے۔ اور اس لیے کہ تم میں سے ایک گروہ کو (ایام ووقائع کے نتیجوں اور عبرتوں کا) شاہد حال بنا دے (وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کہ احکامِ حق کی نافرمانی سے کیسے کچھ نتیجے پیش آ سکتے ہیں)۔ اور اللہ ظلم کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤١﴾

(۱۴۱) نیز اس حادثے میں مصلحت بھی تھی کہ جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں انہیں (اس حادثے کے تجربے وبصیرت کے ذریعے تمام کمزوریوں اور لغزشوں سے) پاک کر دے اور جو منکرینِ حق ہیں انہیں (اہل ایمان کی مزید قوت واستعداد کے ذریعے) نیست ونابود کر دے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ

(۱۴۲) (مسلمانو!) کیا تم سمجھتے ہو (محض ایمان کا دعویٰ کر کے) جنت میں داخل ہو جاؤ گے (اور ایمان اور عمل کی آزمائشوں سے تمہیں گزرنا نہیں پڑے گا)

وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

حالانکہ ابھی تو وہ موقع پیش ہی نہیں آیا کہ اللہ تمہیں آزمائش میں ڈال کر نمایاں کردی تا کون لوگ راہ حق میں پوری پوری کوشش کرنے والے ہیں اور کتنے ہیں جو مشکلوں اور شدتوں میں ثابت قدم رہنے والے ہیں؟۔

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝

ع ١٤

(۱۴۳) (اور دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ جب تک موت کا سامنا نہیں ہوا تھا تم راہ حق میں مرنے کی آرزوئیں کیا کرتے تھے (اور مصر تھے کہ مدینے کے باہر نکل کر دشمنوں کا مقابلہ کریں) لیکن پھر ایسا ہوا کہ موت تمہاری آنکھوں کے سامنے آ گئی اور تم کھڑے، تک رہے تھے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَـيْـــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝

(۱۴۴) اور محمد اس کے سوا کیا ہیں کہ اللہ کے رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی اللہ کے رسول گزر چکے ہیں (جو اپنے اپنے وقتوں میں ظاہر ہوئے اور راہ حق کی دعوت دے کر دنیا سے چلے گئے)۔ پھر اگر ایسا ہو کہ وہ وفات پائیں (اور بہر حال انہیں ایک دن وفات پانا ہے) یا (فرض کرو) ایسا ہو کہ لڑائی میں قتل ہو جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں راہ حق سے پھر جاؤ گے (اور ان کے مرنے کے ساتھ ہی تمہاری حق پرستی بھی ختم ہو جائے گی؟) اور جو کوئی راہ حق سے الٹے پاؤں پھر جائے گا تو وہ (اپنا ہی نقصان کرے گا) خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ جو لوگ شکر گزار ہیں (یعنی نعمت حق کی قدر سمجھنے والے ہیں) وہ وقت دور نہیں کہ خدا انہیں ان کا اجر عطا فرمائے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِھٖ مِنْھَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِھٖ مِنْھَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۝

(۱۴۵) اور (یاد رکھو!) خدا کے حکم کے بغیر کوئی جان مر نہیں سکتی۔ ہر جان کے لیے ایک خاص وقت ٹھیرا دیا گیا ہے (پھر موت کے ڈر سے کیوں تمہارے قدم پیچھے ہٹیں؟) اور جو کوئی دنیا کے فائدے پر نظر رکھتا ہے ہم اسے دنیا میں سے دیں گے، جو کوئی آخرت کے ثواب پر نظر رکھتا ہے اسے آخرت کا ثواب ملے گا۔ ہم (نعمت حق کے) شکر گزاروں کو ان کی نیک عملی کا اجر ضرور دیں گے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَھُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ

(۱۴۶) اور (دیکھو!) کتنے ہی نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے باخدا لوگوں نے (راہ حق میں) جنگ کی لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان سختیوں کی وجہ سے جو، انہیں خدا کی راہ میں پیش آئی ہوں بے ہمت ہو گئے ہوں اور نہ ایسا ہوا کہ کمزور

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٦﴾

پڑ گئے ہوں یا (ان کی عزت نفس نے یہ بات گوارا کرلی ہو کہ ظالموں کے سامنے) عجز و بے چارگی کا اظہار کریں۔ (بے ہمتی، کمزوری اور حریف کے سامنے اعتراف عجز وہ باتیں ہیں جن سے با خدا آدمی کا دل کبھی آشنا نہیں ہوسکتا)۔ اور اللہ انہیں لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو مشکلوں، مصیبتوں میں ثابت قدم رہتے ہیں۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾

(۱۴۷) اور پھر سختیوں اور مصیبتوں کا کتنا ہی ہجوم کیوں نہ ہو (لیکن) ان کی زبانوں سے اس کے سوا کچھ نہ نکلتا تھا کہ "خدایا! ہمارے گناہ بخش دے۔ ہم سے ہمارے کام میں جو زیادتیاں ہوگئی ہوں ان سے درگزر فرما! ہمارے قدم راہ حق میں جما دے اور منکرین حق کے گروہ پر ہمیں فتح مند کر"!

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤٨﴾ ع ١٥

(۱۴۸) (جب ان کے ایمان و عمل کا یہ حال تھا) تو خدا نے بھی انہیں دونوں جہاں میں اجر عطا فرمایا۔ دنیا کا بھی ثواب دیا (کہ فتح و کامرانی ان کے حصے میں آئی) اور آخرت کا بھی ثواب دیا (کہ نعیم ابدی کے مستحق ہوئے)۔ اور اللہ تو انہیں لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو نیک کردار ہوتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾

(۱۴۹) مسلمانو! اگر تم ان لوگوں کے کہنے میں آگئے جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے (اور جو تمہیں دشمنوں کی کثرت اور طاقت سے ڈراتے ہیں اور جنگ سے باز رہنے کی نصیحتیں کرتے ہیں) تو (یاد رکھو!) وہ تمہیں راہ حق سے الٹے پاؤں پھرا دیں گے اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ (سعادت کی راہ چل کر پھر) تباہی و نامرادی میں جا گرو گے۔

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَھُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾

(۱۵۰) (یہ دشمنانِ حق تمہارے کارساز و رفیق نہیں ہوسکتے) تمہارا کارساز و رفیق تو اللہ ہے، مدد کرنے والوں میں اس سے بہتر مددگار کون ہوسکتا ہے؟۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىھُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾

(۱۵۱) وہ وقت دور نہیں کہ ہم منکرین حق کے دلوں میں تمہاری ہیبت بٹھا دیں گے۔ یہ اس لیے ہوگا کہ انہوں نے خدا کے ساتھ ان ہستیوں کو بھی (خدائی میں) شریک ٹھیرا لیا ہے جن کے لیے اس نے کوئی سند نازل نہیں کی ان لوگوں کا (بالآخر) ٹھکانا دوزخ ہے اور جو ظالم ہیں تو ان کا ٹھکانا کیا ہی برا ٹھکانا ہوا!

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ ؀

(١٥٢) اور دیکھو! یہ واقعہ ہے کہ اللہ نے اپنا وعدہ نصرت سچا کر دکھایا تھا جب کہ تم اس کے حکم سے دشمنوں کو بے دریغ تہ تیغ کر رہے تھے (اور ہر طرح جیت تمہاری تھی) لیکن جب ہم نے تمہیں فتح مندی کا جلوہ دکھا دیا جو تمہیں اس قدر محبوب ہے تو تم نے کمزوری دکھائی اور جنگ کے بارے میں باہم دگر جھگڑنے لگے۔ (ایک گروہ نے کہا: اب مورچے پر ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہے؟ دوسرے نے کہا: نہیں ہم تو آخر تک یہیں جمے رہیں گے) اور بالآخر (اپنے سردار کے حکم سے کہ اللہ کا رسول تھا) نافرمانی کر بیٹھے۔ تم میں کچھ لوگ ایسے تھے جو دنیا کے خواہش مند تھے (یعنی مال غنیمت کے پیچھے پڑ گئے)۔ کچھ ایسے تھے جن کی نظر آخرت پر تھی (یعنی مال غنیمت سے بے پروا ہو کر اپنی جگہ جمے رہے اور شہید ہوئے)۔ پھر ہم نے تمہارا رخ دشمنوں کی طرف سے پھرا دیا تاکہ تمہیں (اس حادثے سے) آزمائیں (اور اس طرح تمہاری فتح، شکست سے بدل گئی)۔ بہر حال خدا نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور بلاشبہ وہ مومنوں کے لیے بڑا ہی فضل رکھنے والا ہے۔

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓي اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؀

(١٥٣) (وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم (میدان جنگ سے) بھاگے جا رہے تھے اور (بدحواسی کا یہ حال تھا کہ) ایک، دوسرے کی طرف مڑ کر دیکھتا تک نہ تھا اور اللہ کا رسول تھا کہ پیچھے سے پکار رہا تھا۔ سو جب تمہارا یہ حال ہوا تو اللہ نے بھی تمہیں رنج پر رنج دیا تاکہ (اس حادثے سے عبرت پکڑو اور آئندہ) نہ تو اس چیز کے لیے غم کرو جو ہاتھ سے جاتی رہے نہ اس مصیبت پر غمگین ہو جو سر پر آ پڑے۔ اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ

(١٥٤) پھر (دیکھو!) ایسا ہوا کہ اللہ نے (ابتری و پریشانی کے) غم و افسوس کے بعد تم پر بے خوفی کی خود فراموشی طاری کر دی (یعنی یکایک تمہارے دل اس طرح مطمئن ہو گئے کہ خوف و ہراس کا احساس تک باقی نہ رہا)۔ یہ حالت ایک گروہ پر چھا گئی تھی، لیکن تم میں ایک دوسرا گروہ تھا جسے اس وقت بھی اپنی جانوں ہی کی پڑی تھی اور اللہ کی جناب میں عہد جاہلیت کے ظنون و اوہام رکھتا تھا۔ اس

كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا
يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ
الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ
كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ
عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ
اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ
قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾

گروہ کے لوگ کہتے تھے: جو کچھ ہوا اس میں ہمارے اختیار کی کیا بات تھی؟ (یعنی ہمارے بس کی بات ہوتی تو ہم کچھ کرتے)۔ (اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہہ دو: (اس معاملے ہی پر کیا موقوف ہے) ساری باتیں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں (لیکن اللہ ہی نے ہر نتیجے کے لیے اس کے اسباب بھی مقرر کر دیے ہیں)۔ اصل یہ ہے کہ جو کچھ ان لوگوں کے دلوں میں ہے وہ تم پر ظاہر نہیں کرتے۔ ان کے کہنے کا اصلی مطلب یہ ہے کہ اگر اس معاملے میں ہمارے لیے (فتح و کامرانی میں سے) کچھ ہوتا تو میدان جنگ میں نہ مارے جاتے۔ (اے پیغمبر) ان سے کہہ دو: اگر تم اپنے گھروں کے اندر بیٹھے ہوتے جب بھی جن کے لیے مارا جانا تھا وہ گھر سے ضرور نکلتے اور اپنے مارے جانے کی جگہ پہنچ کر رہتے۔ اور (جنگ احد) میں جو کچھ پیش آیا تو اس میں طرح طرح کی مصلحتیں پوشیدہ تھیں۔ ازاں جملہ یہ کہ) اللہ کو منظور تھا جو کچھ تمہارے سینوں میں چھپا ہوا ہے اس کے لیے تمہیں آزمائش میں ڈالے اور جو کدورتیں تمہارے دل میں پیدا ہوگئی تھیں انہیں پاک وصاف کر دے۔ اور اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو انسان کے دلوں میں پوشیدہ ہوتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى
الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ
بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ
عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ ع ۱٦ ۷

(۱۵۵) تم میں سے جن لوگوں نے اس دن لڑائی سے منہ موڑ لیا تھا جس دن دونوں لشکر ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تھے تو ان کی اس لغزش کا باعث صرف یہ تھا کہ بعض کمزوریوں کی وجہ سے جو انہوں نے پیدا کر لی تھیں شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیئے۔ (یہ بات نہ تھی کہ ان کے ایمان میں فتور آ گیا ہو۔ بہر حال) یہ واقعہ ہے کہ خدا نے ان کی یہ لغزش معاف کر دی۔ وہ یقیناً بخش دینے والے (اور انسانوں کی کمزوریوں کے لیے) بہت بردبار ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي
الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا
مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

(۱۵٦) مسلمانو! (دیکھو) ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے اور جن کا شیوہ یہ ہے کہ اگر ان کے بھائی بند سفر میں گئے ہوں یا لڑائی میں مشغول ہو گئے ہوں اور انہیں موت پیش آ جائے تو کہنے لگتے ہیں ''اگر یہ لوگ گھر سے نہ نکلتے اور ہمارے پاس ٹھیرے رہتے تو کاہے کو مرتے یا

حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

مارے جاتے!'' (حالانکہ ایک خدا پرست کے دل میں کبھی ایسے خطرات نہیں گزر سکتے) (اور یہ بات جو تمہیں کہی گئی تو اس لیے کہی گئی) تا کہ اللہ اس بات کو (یعنی تمہارے دلوں کی بے خوفی اور ایمان کی مضبوطی کو) منکرین حق کے دلوں کے لیے داغ حسرت بنا دے (کہ کسی حال میں بھی تمہیں کمزور اور بے ہمت نہ کر سکیں۔ یاد رکھو!) اللہ ہی کے ہاتھ موت اور زندگی کا سر رشتہ ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کی نگاہ سے چھپا نہیں۔

وَلَىِٕنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

(۱۵۷) اور (دیکھو!) اگر تم اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے یا اپنی موت مر گئے تو اللہ کی طرف سے جو رحمت و بخشش تمہارے حصے میں آئے گی یقیناً وہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن کی پونجی لوگ جمع کیا کرتے ہیں۔

وَلَىِٕنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

(۱۵۸) اور (یاد رکھو!) خواہ تم اپنی موت مرو یا مارے جاؤ ہر حال میں ہونا یہی ہے کہ اللہ کے حضور جمع کیے جاؤ گے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَھُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمْ وَشَاوِرْھُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝

(۱۵۹) (اے پیغمبر!) یہ خدا کی بڑی ہی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے اس قدر نرم مزاج واقع ہوئے. اگر تم سخت مزاج اور سنگ دل ہوتے تو لوگ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے (ان کے دل تمہاری طرف اس طرح نہ کھنچتے جس طرح اب بے اختیار کھنچ رہے ہیں). پس ان لوگوں کا قصور معاف کر دو اور اللہ سے بھی ان کے لیے بخشش طلب کرو. نیز اس طرح کے معاملات میں (یعنی امن و جنگ کے معاملات میں) ان سے مشورہ کر لیا کرو۔ پھر جب ایسا ہو کہ تم نے کسی بات کا عزم کر لیا تو چاہیے کہ خدا پر بھروسا کرو (اور جو کچھ ٹھان لیا ہے اس پر کاربند ہو جاؤ). یقیناً اللہ انہیں لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس پر بھروسا کرنے والے ہیں۔

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

(۱۶۰) (مسلمانو!) اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی نہیں جو تم پر غالب آ سکے، لیکن اگر وہی تمہیں چھوڑ بیٹھے تو (بتلاؤ!) کون ہے جو اس کے چھوڑ دینے کے بعد تمہارا مددگار ہو سکتا ہے؟ (یقین کرو!) صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ پس جو مومن ہیں وہ اسی پر بھروسہ رکھیں۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ ۚ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦١﴾

(۱۶۱) اور (دیکھو!) خدا کے نبی سے یہ بات کبھی نہیں ہوسکتی کہ وہ (فرض نبوت ادا کرنے میں) کسی طرح کی خیانت کرے (کیوں کہ جو نبی ہوگا وہ خائن نہیں ہوسکتا) اور جو کوئی خیانت کرتا ہے تو جو کچھ اس نے خیانت کی ہے اسے (دنیا میں لوگوں کی نظروں سے کتنا ہی چھپائے لیکن) قیامت کے دن (نہیں چھپا سکے گا) وہ اس کے ساتھ آئے گی. پھر ہر جان کو اس کی کمائی کے مطابق پورا پورا بدلہ ملنا ہے، یہ نہ ہوگا کہ کسی کے ساتھ بھی ناانصافی کی جائے۔

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦٢﴾

(۱۶۲) کیا ایسا آدمی جس نے اللہ کی خوشنودیوں کی راہ اختیار کی ہے۔ (اور جو کام کرتا ہے اللہ کا پسندیدہ کام ہوتا ہے) اس آدمی کی طرح ہوسکتا ہے جس نے (اپنی بدعملیوں سے) اللہ کا غضب بٹورا اور جس کا ٹھکانا جہنم جیسا برا ٹھکانا ہوا؟ (نہیں، ایسا کبھی نہیں ہوسکتا)

هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٣﴾

(۱۶۳) اللہ کے نزدیک لوگوں کے (الگ الگ) مرتبے ہیں اور جیسے کچھ ان کے اعمال ہیں وہ انہیں دیکھ رہا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿١٦٤﴾

النصف

(۱۶۴) بلاشبہ یہ اللہ کا مؤمنوں پر بڑا ہی احسان تھا کہ اس نے ایک رسول ان میں بھیج دیا جو انہیں میں سے ہے. وہ اللہ کی آیتیں سناتا ہے، ہر طرح کی برائیوں سے پاک کرتا ہے اور کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے. (اس نے ہدایت کی راہ ان پر کھول دی) حالانکہ اس سے پہلے گمراہی میں مبتلا تھے۔

أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٦٥﴾

(۱۶۵) جب (جنگ احد میں) تم پر مصیبت پڑی اور یہ مصیبت ایسی تھی کہ اس سے دوگنی مصیبت تمہارے ہاتھوں (بدر میں) دشمنوں پر پڑ چکی ہے تو تم بول اٹھے: یہ مصیبت ہم پر کہاں سے آپڑی؟ (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو: (ہاں مصیبت تو ضرور آپڑی، مگر) خود تمہارے ہی ہاتھوں آئی. (اگر تم کمزوری نہ دکھاتے اور احکام حق کی اطاعت کرتے تو کبھی یہ مصیبت پیش نہ آتی. یاد رکھو!) اللہ کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں ہے۔

وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٦٦﴾

(۱۶۶) اور (دیکھو!) دو گروہوں کے مقابلے کے دن تمہیں (جنگ احد میں) جو کچھ پیش آیا (یعنی جو کچھ پیش آیا) تو اللہ ہی کے حکم سے پیش آیا (کیونکہ اس نے فتح و شکست کا قانون ایسا ہی ٹھیرا دیا ہے) اور اس لیے پیش آیا تا کہ ظاہر ہو

جائے ایمان رکھنے والے کون ہیں؟

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ
تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ
قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ
لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ
يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي
قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ﴿١٦٧﴾

(۱۶۷) اور نفاق والے کون ہیں؟ (چنانچہ منافقوں کا نفاق اس موقع پر پوری طرح کھل گیا)۔ جب ان سے کہا گیا کہ "آؤ! (وقت کا فرض انجام دیں) یا تو اللہ کی راہ میں (باہر نکل کے) جنگ کرو یا (شہر میں رہ کر) دشمنوں کا حملہ روکو" تو کہنے لگے "اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ لڑائی ضرور ہوگی تو ہم ضرور تمہارا ساتھ دیتے"۔ یقین کرو جس وقت انہوں نے یہ بات کہی تو وہ کفر سے زیادہ نزدیک تھے بمقابلہ ایمان کے۔ یہ لوگ زبان سے ایسی بات کہتے ہیں جو فی الحقیقت ان کے دلوں میں نہیں ہے اور جو کچھ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں خدا اس سے بے خبر نہیں۔

الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ
أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ
أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٦٨﴾

(۱۶۸) جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ خود تو (جنگ کے وقت) اپنے گھروں میں بیٹھ رہے لیکن اب اپنے بھائیوں کے حق میں کہتے ہیں "اگر ہماری بات پر چلے ہوتے تو کبھی نہ مارے جاتے"۔ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: اچھا، اگر تم واقعی (اپنے اس خیال میں) سچے ہو تو جب موت تمہارے سرہانے آکھڑی ہو اسے نکال باہر کرنا (اور اپنی چترائی اور پیش بینی سے ہمیشہ زندہ رہنا)۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾

(۱۶۹) اور (اے پیغمبر!) جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں ان کی نسبت ایسا خیال نہ کرنا کہ وہ مر گئے۔ نہیں، وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے حضور اپنی روزی پا رہے ہیں۔

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ
مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ ﴿١٧٠﴾ وقف لازم

(۱۷۰) اللہ نے اپنے فضل و کرم سے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اس سے خوشحال ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے (دنیا میں) رہ گئے ہیں اور ابھی ان سے ملے نہیں ان کے لیے خوش ہو رہے ہیں کہ نہ تو ان کے لیے کسی طرح کا کھٹکا ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی۔

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ
وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾ ع ١٧ ٨

(۱۷۱) وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے عطیوں سے مسرور ہیں نیز اس بات سے کہ انہوں نے دیکھ لیا اللہ ایمان رکھنے والوں کا اجر کبھی اکارت نہیں کرتا۔

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ

(۱۷۲) جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دیا (اور جنگ

مع بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٢﴾

کے لیے تیار ہو گئے) باوجودیکہ (ایک برس پہلے جنگ احد کا) زخم کھا چکے تھے، سو (یادرکھو!) ان میں جو لوگ نیک کردار اور متقی ہیں یقیناً ان کے لیے (اللہ کے حضور) بہت بڑا اجر ہے۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾

(۱۷۳) یہ وہ لوگ ہیں جن سے بعض آدمی کہتے تھے 'تم سے جنگ کرنے کے لیے دشمنوں نے بہت بڑا گروہ اکٹھا کرلیا ہے پس چاہیئے کہ ان سے ڈرتے رہو (اور مقابلے کے لیے باہر نہ نکلو)'' لیکن (بجائے اس کے کہ یہ بات سن کر وہ ڈر جاتے) ان کا ایمان اور زیادہ مضبوط ہو گیا۔ وہ (بے خوف وخطر ہو کر) بول اٹھے ''ہمارے لیے اللہ کا سہارا کافی ہے اور جس کا کارساز اللہ ہو تو کیا ہی اچھا اس کا کارساز ہے''!

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿١٧٤﴾

(۱۷۴) پھر (ایسا ہوا کہ یہ لوگ بے خوف ہو کر نکلے اور) اللہ کی نعمت اور فضل سے شاد کام واپس آگئے' کوئی گزند انہیں نہ چھو سکا۔ وہ اللہ کی خوشنودیوں کی راہ میں گامزن ہوئے (یہ اللہ کا فضل تھا) اور اللہ بڑا فضل رکھنے والا ہے ۔

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٥﴾

(۱۷۵) (اور یہ جو دشمنوں کا بھیجا ہوا ایک مخبر تمہیں بہکانا چاہتا تھا تو) یہ اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ شیطان تھا جو تمہیں اپنے ساتھیوں سے ڈرانا چاہتا ہے۔ اگر تم ایمان رکھنے والے ہو تو شیطان کے ساتھیوں سے نہ ڈرو، اللہ سے ڈرو۔

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْــًٔا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٦﴾

(۱۷۶) (اے پیغمبر!) جو لوگ کفر کی راہ میں دوڑ رہے ہیں ان کی یہ حالت دیکھ کر تم آزردہ خاطر نہ ہونا۔ (یقین رکھو!) وہ خدا (کے کاموں) کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے (البتہ اپنے ہاتھوں خود اپنا نقصان کر رہے ہیں)۔ خدا چاہتا ہے کہ ان کے لیے آخرت (کی بخششوں اور نعمتوں) میں کوئی حصہ نہ رکھے (کیونکہ اس کا قانون سعادت وشقاوت ایسا ہی ہے) اور بالاخر ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْــًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٧٧﴾

(۱۷۷) جن لوگوں نے ایمان (کی پونجی) دے کر کفر کا سودا چکایا ہے تو وہ خدا (کے کاموں) کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ ان کے لیے (پاداش عمل میں) دردناک عذاب تیار ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾

(۱۷۸) اور یہ جو ہم ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے (زندگی اور سروسامان زندگی کی مہلت دے کر) ڈھیل دے رہے ہیں تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ڈھیل ان کے حق میں بہتری ہے۔ نہیں، ہم انہیں ڈھیل دے رہے ہیں کہ (اگر بدعملیوں سے باز آنے والے نہیں تو) اپنے گناہ میں اور زیادہ (جواب دہ) ہو جائیں۔ اور بالآخر ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾

(۱۷۹) ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ ایمان والوں کو اسی حالت میں چھوڑ رکھے جس حالت میں تم آج کل اپنے آپ کو پاتے ہو (کہ منافق اور مومن دونوں ملے جلے زندگی بسر کررہے ہیں)۔ وہ ضرور ایسا کرے گا کہ ناپاک کو پاک سے الگ کردے (اور منافق مومنوں سے الگ پہچان لیے جائیں)۔ اور خدا کے کاموں کا یہ ڈھنگ بھی نہیں کہ وہ (اس بارے میں) تمہیں غیب کی خبریں دے دے (یعنی جن لوگوں کے دلوں میں نفاق پوشیدہ ہے ان کے نام ظاہر کردے)۔ لیکن ہاں ' وہ اپنے رسولوں میں سے جس کسی کو چاہتا ہے اس بات کے لیے چن لیتا ہے (اور انہیں جو کچھ بتلانا ہوتا ہے بتادیتا ہے۔ سو اس بارے میں بھی وہ جو کچھ چاہے گا اپنے رسول کو بتادے گا)۔ پس (اے گروہ منافقین! اب تمہارے لیے اصلاح حال کی آخری مہلت ہے) چاہیے کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر (سچے دل سے) ایمان لے آو۔ اگر تم (اب بھی) ایمان لے آئے اور برائیوں سے بچے تو (یقین کرو!) تمہارے لیے اجر عظیم ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع ۱۸ / ۹

(۱۸۰) جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مقدور دیا ہے اور وہ مال خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ ایسا کرنا ان کے لیے کوئی بھلائی کی بات ہے۔ نہیں' وہ تو ان کے لیے بڑی ہی برائی ہے۔ قریب ہے کہ قیامت کے دن یہ مال و متاع جس کو بٹورنے کے لیے وہ بخل کررہے ہیں ان کے گلوں میں (عذاب کا) طوق بنا کر پہنادیا جائے۔ اور (یاد رکھو!) آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کی میراث ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کے علم سے مخفی نہیں۔

لَقَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيۡرٌ وَّنَحۡنُ اَغۡنِيَآءُ ‌ۘ سَنَكۡتُبُ مَا قَالُوۡا وَقَتۡلَهُمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۱۸۱﴾

وقف لازم

(۱۸۱) بلاشبہ اللہ نے ان لوگوں کا کہنا سن لیا ہے جنہوں نے یہ بات کہی کہ ''اللہ محتاج ہے اور ہم دولت مند ہیں (کہ بار بار اس کے نام پر ہم سے مال طلب کیا جاتا ہے)'' سو قریب ہے کہ جو بات انہوں نے کہی ہے ہم ان کے لیے لکھ دیں (یعنی یہ انفاق فی سبیل اللہ کی دعوت کی ہنسی اڑاتے ہیں اور خدا کو محتاج کہتے ہیں تو عن قریب اس کی پاداش میں خود محتاج اور تباہ حال ہو جائیں) اور ان کا نبیوں کو ناحق قتل کرنا (کہ ان کے نامہ اعمال کی سب سے بڑی شقاوت ہے) اور (اس وقت جب اس شقاوت کا نتیجہ پیش آئے گا تو) ہم کہیں گے: اب (پاداش عمل میں) عذاب جہنم کا مزہ چکھو۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۚ‏ ﴿۱۸۲﴾

(۱۸۲) تم جو کچھ اپنے ہاتھوں اپنے لیے مہیا کر چکے ہو یہ اسی کا نتیجہ ہے، ورنہ اللہ کے لیے تو یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی کہ اپنے بندوں کے لیے ظلم کرنے والا ہو۔

اَلَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيۡنَاۤ اَلَّا نُؤۡمِنَ لِرَسُوۡلٍ حَتّٰى يَاۡتِيَنَا بِقُرۡبَانٍ تَاۡكُلُهُ النَّارُ ‌ؕ قُلۡ قَدۡ جَآءَكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِىۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىۡ قُلۡتُمۡ فَلِمَ قَتَلۡتُمُوۡهُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۸۳﴾

(۱۸۳) جو لوگ کہتے ہیں ''اللہ ہم سے عہد لے چکا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لائے جسے آگ کھا لیتی ہو'' تو تم ان سے کہہ دو: (اگر تمہارے ردوقبول کی کسوٹی یہی ہے تو بتاؤ) مجھ سے پہلے اللہ کے کتنے ہی رسول سچائی کی روشن دلیلوں کے ساتھ تمہارے پاس آئے اور اس بات کے ساتھ آئے جس کے لیے تم کہہ رہے ہو (یعنی سوختنی قربانی کے حکم کے ساتھ) پھر اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو کیوں تم (نے انہیں قبول نہیں کیا اور کیوں ایمان لانے کی جگہ) انہیں قتل کرتے رہے۔

فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ جَآءُوۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ ﴿۱۸۴﴾

(۱۸۴) (اے پیغمبر!) یہ لوگ اگر آج تمہیں جھٹلا رہے ہیں تو (یہ کوئی ایسی بات نہیں جو تمہارے ہی ساتھ ہوئی ہو) تم سے پہلے کتنے ہی رسول ہیں جو (اسی طرح) جھٹلائے گئے باوجودیکہ (سچائی کی) روشن دلیلیں، (حکمت و موعظت کے) صحیفے اور (شریعت کی) روشن کتاب ان کے ساتھ تھی۔

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ‌ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ اُجُوۡرَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ‌ؕ فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَـنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ‌ؕ

(۱۸۵) (مسلمانو! یاد رکھو) ہر جان کے لیے (بالآخر) موت کا مزہ چکھنا ہے اور جو کچھ تمہارے اعمال کا بدلا ملنا ہے وہ قیامت ہی کے دن پورا پورا ملے گا۔ اس دن جو شخص آتش دوزخ سے ہٹا دیا گیا اور جنت میں داخل ہو گیا تو کامیابی

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾

اسی کی کامیابی ہوئی۔ اور دنیا کی زندگی تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ (خواہشوں اور ولولوں کی کام جوئیوں کا) کارخانہ فریب ہے۔

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

(۱۸۶) (یادرکھو!) ایسا ہونا ضروری ہے کہ تم جان و مال کی آزمائشوں میں ڈالے جاؤ۔ یہ بھی ضرور ہونا ہے کہ اہل کتاب اور مشرکین عرب سے تمہیں دکھ پہنچانے والی باتیں بہت کچھ سننی پڑیں۔ اگر تم نے صبر کیا (یعنی مصیبتوں میں ثابت قدم رہے) اور تقوے کا شیوہ اختیار کیا (یعنی احکام حق کی نافرمانی سے بچتے رہے) تو بلاشبہ بڑے کاموں کی راہ میں یہ بڑے ہی عزم و ہمت کی بات ہوگی۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

(۱۸۷) اور (دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے ان سے خدا نے اس بات کا عہد لیا تھا کہ (جو کچھ اس کتاب میں ہے) اسے لوگوں پر واضح کرتے رہنا اور ایسا نہ کرنا کہ (بتانے اور اعلان کرنے کی جگہ) چھپانے لگو۔ لیکن انہوں نے (یہ عہد یوں پورا کیا کہ) کتاب اللہ پیٹھ پیچھے ڈال دی اور اسے تھوڑے داموں پر فروخت کر ڈالا (یعنی دنیا کے حقیر فائدوں کے لیے حق فروشی کرنے لگے) پس کیا ہی بُرا وہ دام ہے جو (حق فروشی کے بدلے) حاصل کیا گیا۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّھُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾

(۱۸۸) (اے پیغمبر!) جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہو رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کاموں کے لیے سراہے جائیں جو انہوں نے کبھی نہیں کیئے تو تم ہرگز ایسا نہ سمجھنا کہ وہ (آنے والے) عذاب سے بچے رہیں گے نہیں، یقیناً ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع ۱۹ ۱۰

(۱۸۹) اور (دیکھو!) آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کی قدرت کے احاطے سے کوئی بات باہر نہیں۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾

(۱۹۰) بلاشبہ آسمان و زمین کی خلقت میں اور رات دن کے ایک کے بعد ایک آتے رہنے میں ارباب دانش کے لیے (معرفت حق کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ

(۱۹۱) وہ ارباب دانش جو کسی حال میں بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ کھڑے ہوں، بیٹھے ہوں، لیٹے ہوئے ہوں (لیکن ہر حال میں اللہ کی یاد ان کے اندر بسی ہوتی ہے) جن کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ آسمان و زمین کی خلقت میں غور

هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾

وفکر کرتے ہیں۔ (اس ذکر وفکر کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان پر معرفت حقیقت کا دروازہ کھل جاتا ہے وہ پکار اٹھتے ہیں) خدایا! یہ سب کچھ جو تو نے پیدا کیا ہے سو بلاشبہ بے کار وعبث نہیں پیدا کیا ہے (ضروری ہے کہ یہ کارخانہ ہستی جو اس حکمت وخوبی کے ساتھ بنایا گیا ہے کوئی نہ کوئی مقصد وغایت رکھتا ہو)۔ یقیناً تیری ذات اس سے پاک ہے کہ ایک بے کار کام اس سے صادر ہو۔ خدایا! ہمیں عذاب آتش سے (جو دوسری زندگی میں پیش آنے والا ہے) بچا لیجیو۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾

(۱۹۲) خدایا! جس (بدبخت) کے لیے ایسا ہو کہ تو اسے دوزخ میں ڈالے تو بلاشبہ تو نے اسے بڑی ہی خواری میں ڈالا اور (جس دن ایسا ہوگا تو اس دن) ظلم کرنے والوں کے لیے کوئی مددگار نہ ہوگا۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾

(۱۹۳) خدایا! ہم نے ایک منادی کرنے والے کی منادی سنی جو ایمان کی طرف بلا رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ "لوگو! اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ" تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور ایمان لے آئے. پس خدایا! ہمارے گناہ بخش دے، ہماری برائیاں مٹا دے اور (اپنے فضل وکرم سے) ایسا کر کہ ہماری موت نیک کرداروں کے ساتھ ہو!

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾

(۱۹۴) خدایا! ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کی زبانی وعدہ فرمایا ہے اور (اپنے لطف وکرم سے) ایسا کر کہ قیامت کے دن ہمیں ذلت وخواری نصیب نہ ہو. بلاشبہ تو ہی ہے کہ تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوسکتا۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ

(۱۹۵) (جب ارباب دانش کے فکر وعمل کی صدائیں یہ تھیں) تو ان کے پروردگار نے بھی ان کی دعائیں قبول کرلیں۔ (خدا نے فرمایا) بلاشبہ میں کبھی کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا۔ مرد ہو خواہ عورت، تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو (اور عمل کے نتائج کا قانون سب کے لیے یکساں ہے)۔ پس (دیکھو!) جن لوگوں نے (راہ حق میں) ہجرت کی، اپنے گھروں سے نکالے گئے، میری راہ میں ستائے گئے اور پھر (راہ حق میں) لڑے اور قتل ہوئے تو (ان کے یہ اعمال حق کبھی رائیگاں جانے والے نہیں) یقینی ہے کہ میں

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

ان کی خطائیں محو کردوں اور انہیں (نعیم ابدی کے) باغوں میں پہنچادوں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی متغیر ہونے والی نہیں)۔ یہ اللہ کی طرف سے ان کے اعمال کا ثواب ہوگا اور اللہ ہی ہے جس کے پاس (جزاء عمل میں) بہتر ثواب ہے۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾

(۱۹۶) (اے پیغمبر!) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے ان کا (عیش و کامرانی کے ساتھ) ملکوں میں سیر وگردش کرنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

(۱۹۷) یہ جو کچھ ہے محض تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے (جو ان کے حصے میں آیا ہے)، بالآخر ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور (جن کا ٹھکانا جہنم ہو تو) کیا ہی برا ٹھکانا ہوا !

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

(۱۹۸) لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرے (اور راست بازی کی راہ اختیار کی) تو ان کے لیے (بہشتی زندگی کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ ہمیشہ (نعیم و سرور کی) اسی حالت میں رہیں گے۔ یہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے مہمانی ہوگی۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے سو وہ نیک کرداروں کے لیے اچھائی اور خوبی ہی ہے۔

الثلاثة

وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْھِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾

(۱۹۹) اور یقیناً اہل کتاب میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ ان پر نازل ہو چکا ہے سب کے لیے ان کے دل میں یقین ہے نیز ان کے دل اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں وہ ایسا نہیں کرتے کہ خدا کی آیتیں تھوڑے داموں پر فروخت کرڈالیں۔ تو بلاشبہ (ایسے لوگوں کے لیے کوئی کھٹکا نہیں) ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے پروردگار کے حضور ان کا اجر ہے۔ یقیناً اللہ (کا قانون مکافات) اعمال کے حساب میں سست رفتار نہیں۔

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع ۲۰/۱۱

(۲۰۰) مسلمانو! (اگر کامیابی حاصل کرنی چاہتے ہو تو ساری باتوں کا ماحصل یہ ہے کہ) صبر کرو ایک دوسرے کو صبر کی ترغیب دو، ایک دوسرے کے ساتھ بندھ جاؤ اور (ہر حال میں) خدا سے ڈرتے رہو تا کہ (اپنے مقصد میں) کامیاب ہو۔

اٰیَاتُهَا ۱۷۶ (۴) سُوْرَۃُ النِّسَآءِ مَدَنِیَّۃٌ (۹۲) رُکُوْعَاتُهَا ۲۴

سورۃ النساء مدنی ہے اور اس میں ایک سو چھتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱﴾

(۱) اے افراد نسل انسانی! اپنے پروردگار (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو۔ وہ پروردگار جس نے تمہیں اکیلی جان سے پیدا کیا (یعنی باپ سے پیدا کیا) اور اسی سے اس کا جوڑا بھی پیدا کر دیا (یعنی جس طرح مرد کی نسل سے لڑکا پیدا ہوتا ہے، لڑکی بھی پیدا ہوتی ہے)۔ پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی بڑی تعداد دنیا میں پھیلا دی (اور اس طرح تن تنہا ایک مورث اعلیٰ کی نسل نے خاندانوں، قبیلوں اور بستیوں کی شکل اختیار کر لی اور رشتوں قرابتوں کا بہت بڑا دائرہ ظہور میں آ گیا)۔ پس دیکھو! اللہ سے ڈرو جس کے نام پر باہم دگر (مہر و الفت کا) سوال کرتے ہو، نیز قرابت داری کے معاملے میں بے پروا نہ ہو جاؤ۔ یقین رکھو کہ اللہ تم پر (تمہارے اعمال کا) نگران حال ہے۔

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا
الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ
اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿۲﴾

(۲) اور (دیکھو!) یتیموں کا مال (دیانت داری کے ساتھ) ان کے حوالے کر دو۔ ایسا نہ کرو کہ (ان کی) اچھی چیز کو (اپنی) ناکارہ چیز سے بدل ڈالو اور ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا جلا کر خورد برد کر لو۔ یقیناً ایسا کرنا بڑی ہی گناہ کی بات ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى
فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ
مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا
تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ﴿۳﴾

(۳) اور (دیکھو!) اگر (تم نکاح کرنا چاہو اور) تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے معاملے میں انصاف نہ کر سکو گے تو (انہیں اپنے نکاح میں نہ لاؤ، بلکہ) جو عورتیں تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کر لو۔ (یعنی دوسری عورتوں سے جو تمہیں پسند آئیں نکاح کر لو ایک وقت میں) دو دو، تین تین، چار چار تک کر سکتے ہو (بشرطیکہ ان میں انصاف کر سکو یعنی سب کے حقوق ادا کر سکو اور سب کے ساتھ ایک ہی طرح کا سلوک کر سکو)۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر چاہیئے کہ ایک بیوی سے زیادہ نہ کرو یا پھر جو عورتیں (لڑائی کے قیدیوں میں سے) تمہارے ہاتھ آ گئی ہیں (انہیں بیوی بنا کر رکھو) بے انصافی سے بچنے کے لیے ایسا کرنا زیادہ قرین ثواب ہے (بمقابلہ اس کے کہ یتیم لڑکیوں کے حقوق کے لیے اللہ کے حضور جواب دہ ہو)۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ﴿٤﴾

(۴) اور (دیکھو!) عورتوں کا مہر خوش دلی کے ساتھ ادا کر دیا کرو (اگر وہ یتیم اور لاوارث ہوں، کہ یہ ان کا حق ہے اور جب تک ادا نہیں کرو گے ان کا حق تمہارے ذمے باقی رہے گا) ہاں، اگر ایسا ہو کہ وہ اپنی خوشی سے کچھ چھوڑ دیں تو (اس میں کوئی ہرج نہیں) تم بے کھٹکے اپنے کام میں لا سکتے ہو۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٥﴾

(۵) اور (دیکھو!) مال و متاع کو خدا نے تمہارے لیے قیام (معیشت) کا ذریعہ بنایا ہے پس ایسا نہ کرو کہ کم عقل آدمیوں کے حوالے کر دو (یعنی کم عمر اور نادان لڑکوں کے حوالے کر دو۔ اگر وہ کم سن ہیں تو) ایسا کرنا چاہیئے کہ ان کے مال میں سے ان کے کھانے اور کپڑے کا انتظام کر دیا جائے اور نیکی اور بھلائی کی بات انہیں سمجھا دی جائے۔

وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی حَتّٰۤی اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ﴿٦﴾

(۶) اور یتیموں کی حالت پر نظر رکھ کر انہیں آزماتے رہو (کہ ان کی سمجھ بوجھ کا کیا حال ہے) یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔ پھر اگر ان میں صلاحیت پاؤ تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو۔ اور اس خیال سے کہ بڑے ہو کر مطالبہ کریں گے فضول خرچی کر کے جلد جلد ان کا مال کھا پی نہ ڈالو۔ (یتیموں کے سرپرستوں میں سے) جو مقدور والا ہو اسے چاہیئے (ان کے مال پر اپنے خرچ کا بار ڈالنے سے) پرہیز کرے۔ جو حاجت مند ہو وہ اس میں سے لے سکتا ہے مگر ٹھیک طریقے پر (یعنی بقدر احتیاج)۔ پھر جب ایسا ہو کہ ان کا مال ان کے حوالے کرو تو چاہیئے کہ اس پر لوگوں کو گواہ کر لو۔ اور (یہ نہ بھولو کہ) محاسبہ کرنے کے لیے اللہ کا محاسبہ بس کرتا ہے۔

لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿٧﴾

(۷) ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں، تھوڑا ہو یا بہت، لڑکوں کا حصہ ہے اور اسی طرح ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں لڑکیوں کا بھی حصہ ہے (حق دار ہونے کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں) اور یہ حصہ (خدا کا) ٹھیرایا ہوا حصہ ہے۔

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٨﴾

(۸) اور (دیکھو!) جب ایسا ہو کہ ترکہ تقسیم کرنے کے وقت (دور کے) رشتہ دار اور (خاندان کے) یتیم اور مسکین افراد بھی حاضر ہو جائیں تو چاہیئے کہ میت کے مال میں سے انہیں بھی (حسب مقدور) تھوڑا بہت دے دو اور (اگر اس

بارے میں ردوکد ہو تو) انہیں اچھے طریقے پر بات کہہ کر سمجھا دو (کیونکہ وہ حاجت مند ہیں اور حاجت مندوں کے ساتھ نرمی وشفقت سے پیش آنا چاہیئے)۔

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ
ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا
اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝٩

(٩) اور لوگوں کو (اس بات سے) ڈرنا چاہیئے کہ (کسی حق دار کے حق میں ناانصافی کی جائے) اگر وہ اپنے پیچھے ناتوان اولاد چھوڑ جائے تو انہیں ان کی طرف سے کیسا کچھ اندیشہ ہوتا (ایسا ہی دوسروں کے لیے بھی سمجھیں) پس چاہیئے کہ اللہ سے ڈریں اور ایسی بات کہیں جو درست اور مضبوط ہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى
ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ
وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝١٠ ع ١٢

(١٠) جو لوگ یتیموں کا مال ناانصافی سے خورد برد کر لیتے ہیں تو (وہ یاد رکھیں!) یہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اپنے پیٹ میں آگ کے انگارے بھر رہے ہیں اور قریب ہے کہ دوزخ میں جھونکے جائیں۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ
مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً
فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ
وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ
وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ
مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ
يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ
الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ
السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ
اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ
اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ
اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١١

(١١) تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ لڑکے کے لیے دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہو (یعنی لڑکی سے لڑکے کا حصہ دوگنا ہونا چاہیئے)۔ پھر اگر ایسا ہو کہ لڑکیاں دو سے زیادہ ہوں تو ترکے میں ان کا حصہ دو تہائی ہوگا اور اگر اکیلی ہو تو اسے آدھا ملے گا اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ میت کے اولاد ہو، اگر اولاد نہ ہو اور وارث صرف ماں باپ ہی ہوں تو ماں کے لیے تہائی (باقی باپ کا) اگر (ماں باپ کے علاوہ) میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہنیں بھی ہوں تو ماں کا حصہ چھٹا ہوگا لیکن یاد رہے! میت نے جو کچھ وصیت کر دی ہو یا جو کچھ اس پر قرض رہ گیا ہو اس کی تعمیل اور ادائیگی کے بعد یہ حصے تقسیم ہوں گے۔ (دیکھو!) تمہارے باپ دادا بھی ہیں اور تمہاری اولاد بھی ہے (یعنی رشتے کے لحاظ سے اوپر کا بھی رشتہ ہے اور نیچے کا بھی) تم نہیں جانتے نفع رسانی کے لحاظ سے کونسا رشتہ تم سے زیادہ نزدیک ہے (اور کس کا حق زیادہ ہونا چاہیئے، کس کا کم۔ اللہ کی حکمت ہی اس کا فیصلہ کر سکتی تھی، پس) اللہ نے حصے ٹھیرا دیئے ہیں اور وہ (اپنے بندوں کی مصلحت کا) جاننے والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ
يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ

(١٢) تمہاری بیویاں جو کچھ ترکے میں چھوڑ جائیں اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ان سے اولاد نہ ہو تو تمہارا (یعنی شوہر کا) حصہ آدھا ہے، اگر اولاد ہو تو چوتھائی، مگر یہ تقسیم

فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ
الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ
وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ
الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ
يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ
اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ
فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ
فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ
اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾

اس کے بعد ہوگی کہ جو کچھ وہ وصیت کر گئی ہوں اس کی تعمیل ہو جائے اور جو کچھ ان پر قرض ہوادا کر دیا جائے۔اور جو کچھ ترکہ تم چھوڑ جاؤ (یعنی شوہر چھوڑ جائے) تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر تم سے اولاد نہ ہوتو بیویوں کا حصہ چوتھائی ہوگا، اگر اولاد ہوتو آٹھواں، جو کچھ تم وصیت کر جاؤ اس کی تعمیل اور جو کچھ تم پر قرض رہ گیا ہو اس کی ادائیگی کے بعد۔اور اگر ایسا ہو کہ کوئی مرد یا عورت ترکہ چھوڑ جائے اور وہ کلالہ ہو (یعنی نہ تو اس کا باپ ہو نہ بیٹا) اور (دوسری ماں سے) اس کے بھائی یا بہن ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ بھائی بہن میں سے ہر ایک کا حصہ چھٹا ہوگا۔اور اگر (بھائی بہن) ایک سے زیادہ ہوں تو پھر ایک تہائی میں سب برابر کے شریک ہوں گے، لیکن اس وصیت کی تعمیل کے بعد جو میت نے کر دی ہو، نیز اس قرض کی ادائیگی کے بعد جو میت کے ذمے رہ گیا ہو بشرطیکہ (وصیت اور قرض سے) مقصود (حق داروں کو) نقصان پہنچانا نہ ہو۔یہ (ترکے کی تقسیم کے بارے میں) اللہ کی طرف سے حکم ہے اور (یقین رکھو!) اللہ (بندوں کے مصالح) جاننے والا اور (ان کی کمزوریوں کے لیے اپنے احکام وقوانین میں) بہت بردبار ہے۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾

(۱۳) (یاد رکھو!) یہ اللہ کی (ٹھیرائی ہوئی) حد بندیاں ہیں، پس جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے گا تو اللہ اسے (ابدی راحتوں کے) ایسے باغوں میں داخل کر دے گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی متغیر ہونے والی نہیں)۔وہ (سرور وراحت کی) اس حالت میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی ہی کامیابی ہے جو انہیں حاصل ہوگی۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ
حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪
وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۱۲

(۱۴) لیکن جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور اس کی ٹھیرائی ہوئی حد بندیوں سے باہر نکل گیا تو (یاد رہے!) وہ (جنت کی ابدی راحتوں کی جگہ) آگ کے عذاب میں ڈالا جائے گا۔وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا اور اس کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہوگا۔

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ
فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ
شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ حَتّٰى

(۱۵) اور تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں بدچلنی کی مرتکب ہوں تو چاہیئے کہ اپنے آدمیوں میں سے چار آدمیوں کی اس پر گواہی کرلو۔اگر چار گواہ گواہی دے دیں تو پھر ایسی عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت ان کی عمر

يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾

پوری کر دے یا اللہ ان کے لیے کوئی دوسری راہ پیدا کر دے۔

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ
تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾

(١٦) اور جو دو شخص تم میں سے بد چلنی کے مرتکب ہوں تو چاہیئے کہ ان دونوں کو اذیت پہنچاؤ (یعنی انہیں پٹواؤ جس سے انہیں اذیت پہنچے)۔ پھر اگر وہ دونوں توبہ کر لیں اور اپنی حالت سنوار لیں تو انہیں چھوڑ دو، بلاشبہ اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت رکھنے والا ہے۔

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ
فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾

(١٧) البتہ یاد رہے کہ اللہ کے حضور توبہ کی قبولیت انہیں لوگوں کے لیے ہے جو برائی کی کوئی بات نادانی و بے خبری میں کر بیٹھتے ہیں اور فورا توبہ کر لیتے ہیں (اور ان کا ضمیر اپنے کیے پر پشیمانی محسوس کرتا ہے) تو بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں کہ اللہ بھی (اپنی رحمت سے) ان پر لوٹ آتا ہے اور وہ یقیناً سب کچھ جاننے والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ
الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ
يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾

(١٨) لیکن ان لوگوں کی توبہ، توبہ نہیں ہے جو (ساری عمر تو) برائیاں کرتے رہے لیکن جب ان میں سے کسی کے آگے موت آ کھڑی ہوئی تو کہنے لگا ''اب میں توبہ کرتا ہوں،، (ظاہر ہے کہ ایسی توبہ سچی توبہ نہ ہوئی)۔ اسی طرح ان لوگوں کی توبہ بھی توبہ نہیں ہے جو دنیا سے کفر کی حالت میں جاتے ہیں۔ ان تمام لوگوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (جو انہیں پاداش عمل میں پیش آئے گا)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ
تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ
يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى
اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا
كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾

(١٩) مسلمانو! تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں کہ عورتوں کو (میت کی) میراث سمجھ کر ان پر زبردستی قبضہ کر لو۔ اور نہ ایسا کرنا چاہیئے کہ جو کچھ (مال ومتاع) انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ لے نکلنے کے لیے ان پر سختی کرو اور انہیں روک رکھو، الا یہ کہ وہ علانیہ بدچلنی کی مرتکب ہوئی ہوں۔ اور (دیکھو!) عورتوں کے ساتھ معاشرت کرنے میں نیکی اور انصاف ملحوظ رکھو۔ پھر اگر ایسا ہو کہ تمہیں (کسی وجہ سے) وہ ناپسند ہوں تو (بے ضبط اور بے قابو نہ ہو جاؤ) عجب نہیں ایک بات تم ناپسند کرتے ہو اور اسی میں اللہ نے تمہارے لیے بہت کچھ بہتری رکھ دی ہو۔

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ
زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا

(٢٠) اور اگر تم (حسن معاشرت کے ساتھ نباہ نہ کر سکو اور) ارادہ کر لو کہ ایک بیوی کو چھوڑ کر اس کی جگہ دوسری کرو گے اور پہلی بیوی کو تم نے (چاندی سونے

تَأْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۲۰﴾

ایک ڈھیر بھی (مہر میں) دے دیا ہو تو بھی نہیں چاہیئے کہ (اسے علیحدہ کرتے ہوئے) اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ کیا تم چاہتے ہو اپنا دیا ہوا مال بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لے لو۔

وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾

(۲۱) اور پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اسے واپس لو حالانکہ تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ شوہر اور بیوی کا ملنا مل چکے ہو اور تمھاری بیویاں تم سے نکاح کے وقت (اپنے حقوق کے لیے) پکا قول و قرار کرا چکی ہیں۔

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ ع ٤ ١٤

(۲۲) اور (دیکھو!) ان عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ لاؤ جنھیں تمھارے باپ نکاح میں لا چکے ہوں (جیسا کہ اسلام سے پہلے عرب میں دستور تھا)۔ اس (حکم کے نازل ہونے) سے پہلے، جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا (آئندہ کے لیے یاد رکھو!) یہ بڑی ہی بے حیائی کی بات تھی، مکروہ و مردود شیوہ تھا اور برا دستور۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾

(۲۳) (دیکھو!) تم پر (نکاح کے لیے ان رشتوں کی عورتیں) حرام ٹھیرا دی گئی ہیں تمھاری مائیں، تمھاری بیٹیاں، تمھاری بہنیں، تمھاری پھوپھیاں، تمھاری خالائیں تمھاری بھتیجیاں، تمھاری بھانجیاں، تمھاری دودھ پلانے والی مائیں (مائیں، کیونکہ جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا وہ تمھاری ماں ہی کے برابر ہو گئیں)، تمھاری رضاعی بہنیں (یعنی دودھ پینے کے رشتے کی بہنیں)، تمھاری بیویوں کی مائیں)، تمھاری بیویوں کی (پچھلی) اولاد جو تمھاری گودوں میں (پرورش پاتی) ہیں (یعنی اگرچہ تمھاری نسل سے نہیں ہیں لیکن جب ان کی ماؤں سے تم نے نکاح کر لیا تو اس کی سابقہ اولاد بھی تمھاری ہی اولاد جیسی ہو گی) البتہ یہ ضروری ہے کہ (عقد نکاح کے بعد) زن شوئی کا تعلق بھی ہو گیا ہو۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو پھر ان کی لڑکیوں سے نکاح کر لینے میں کوئی پکڑ نہیں۔ اور تمھارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں (یعنی تمھاری بہوئیں بھی) نیز یہ بات بھی حرام کر دی گئی ہے کہ (ایک وقت میں) دو بہنوں کو جمع کرو۔ (اس حکم کے نزول سے) پہلے جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا۔ اللہ بخش دینے والا اور (اپنے بندوں کے لیے) رحمت رکھنے والا ہے۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ
لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ
مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا
اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾

(۲۴) اور (دیکھو!) وہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں جو دوسروں کے نکاح میں ہوں ہاں (لڑائی کے قیدیوں میں سے) جو عورتیں تمہارے قبضے میں آ گئی ہوں (تو ظاہر ہے کہ ان کے سابقہ نکاحوں کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا)۔ یہ اللہ کی طرف سے تمہارے لیے (قانون) ٹھیرا دیا گیا ہے۔ ان عورتوں کے علاوہ (جن کا ذکر اوپر گزر چکا) تمام عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں (تم ان سے نکاح کر سکتے ہو) بشرطیکہ (ازدواجی زندگی کے) قید و بند میں رہنے کے لیے، نہ کہ نفس پرستی کے لیے۔ اپنا مال خرچ کر کے ان سے نکاح کرو۔ پھر جن عورتوں سے تم نے (ازدواجی زندگی کا) فائدہ اٹھایا ہے تو چاہیے کہ جو مہر ان کا مقرر ہوا تھا وہ ان کے حوالے کر دو۔ اور مہر مقرر کرنے کے بعد اگر آپس کی رضامندی سے کوئی بات ٹھیر جائے (یعنی اس میں کمی بیشی منظور کر لے یا اس کا کوئی حصہ یا سب کچھ اپنی خوشی سے معاف کر دے) تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔ اس میں تم پر کوئی پکڑ نہ ہوگی۔ (یاد رکھو!) اللہ (سب کچھ) جاننے والا (اور ہر بات میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ
الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ
فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ
مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ
اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ
نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ
الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ
مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾

(۲۵) اور تم میں جو کوئی اس کا مقدور نہ رکھتا ہو کہ (خاندانی) مسلمان بی بیوں سے نکاح کرے تو ان عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے جو (لڑائی کے قیدیوں میں سے) تمہارے قبضے میں آ گئی ہیں اور مومن ہیں۔ اور (اس بات میں کوئی ذلت اور عیب نہ سمجھو کہ تم نے ایک ایسی عورت سے نکاح کر لیا جو لڑائی میں قید ہو کر آئی تھی اور لونڈی بنالی گئی تھی۔ اصلی چیز ایمان ہے اور) اللہ تمہارے ایمانوں کا حال بہتر جاننے والا ہے۔ (ہو سکتا ہے کہ ایک مومن لونڈی ایمان کے لحاظ سے بہتر درجہ رکھتی ہو اور ایک شریف زادی ایمانی خصائل سے محروم ہو) اور تم سب ایک دوسرے کی ہم جنس ہو (یعنی انسان ہونے کے لحاظ سے سب ایک ہی طرح کے انسان ہیں)۔ پس ایسی عورتوں کو ان کے سرپرستوں کی اجازت سے (بلا تامل) اپنے نکاح میں لاؤ اور دستور کے مطابق ان کا مہر ان کے حوالے کر دو۔

البتہ یاد رہے کہ وہ (ازدواجی زندگی کے) قید و بند میں رہنے والی ہوں، بدکار عورتیں نہ ہوں اور نہ ایسی ہوں کہ چوری چھپے بدچلنی کرتی رہتی ہوں۔ پھر اگر ایسا

الجزء الخامس (۵)

ع ۱

ہو کہ قید نکاح میں آنے کے بعد (ان میں سے کوئی عورت) بدچلنی کی مرتکب ہو تو اس کے لیے اس سزا سے آدھی سزا ہوگی جو (آزاد) بی بیوں کے لیے ہے۔ یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے جنھیں اندیشہ ہو کہ (نکاح نہ کرلینے سے) نقصان اور برائی میں پڑ جائیں گے اور اگر تم صبر کرو (اور بہتر وقت و حالت کا انتظار کرسکو) تو یہ تمہارے لیے کہیں بہتر ہے۔ اور اللہ (انسانی کمزوریوں کو) بخشنے والا (اور اپنے تمام احکام میں) رحمت رکھنے والا ہے۔

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦﴾

(۲۶) اللہ چاہتا ہے تم پر ان (کامیاب) لوگوں کی راہ کھول دے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور انہیں کے طریقے پر تمہیں بھی چلائے، نیز تم پر (اپنی رحمت سے) لوٹ آئے۔ اور اللہ (تمہاری مصلحتوں کا) جاننے والا (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾

(۲۷) اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم پر (اپنی رحمت کے ساتھ) لوٹ آئے (اور تم ان برائیوں سے تائب ہو جاؤ جن میں مبتلا تھے) لیکن جو لوگ (احکام حق کی جگہ) نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہیں تو وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ اعتدال سے ہٹ کر بہت دور جا پڑو۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾

(۲۸) اللہ چاہتا ہے بے جا سختیوں اور روکاوٹوں کی جگہ تمہارے لیے نرمی اور آسانی ہو اور (واقعہ یہ ہے کہ) انسان (طبیعت کا) کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾

(۲۹) مسلمانو! ایک دوسرے کا مال آپس میں ناحق ناروا نہ کھاؤ ہاں اس صورت میں کھا سکتے ہو کہ آپس کی رضامندی سے ملا جلا کاروبار ہو (اور اپنے حصے کے مطابق ہر شخص اپنا حق لے لے)۔ اور (دیکھو!) اپنی جانوں کو ہلاک نہ کرو۔ اللہ تمہارے لیے رحمت رکھنے والا ہے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۗ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾

(۳۰) اور (یاد رکھو!) جو کوئی ظلم و شرارت سے ایسا کرے گا تو قریب ہے کہ ہم اسے آتش دوزخ میں ڈال دیں اور اللہ کے لیے یہ کوئی مشکل بات نہیں

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا

(۳۱) (دیکھو!) جن بڑی بڑی برائیوں سے تمہیں روک دیا گیا ہے اگر تم ان سے بچتے رہو گے تو (ہمارے فضل و رحمت کا قانون یہ ہے کہ) ہم تمہاری

كَرِيْمًا ٣١

لغزشوں اور غلطیوں کے اثرات تم پر سے محو کر دیں گے اور تمہیں ایک ایسے مقام پر پہنچادیں گے جو عزت و خوبی کا مقام ہوگا۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ٣٢

(۳۲) اور (دیکھو!) خدا نے تم میں سے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابلے میں جو کچھ دے رکھا ہے اس کی تمنا نہ کرو (کہ کاش ہمیں بھی یہ ملا ہوتا) مردوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ہے اس کے مطابق (ثمرات و نتائج میں) ان کا حصہ ہے اور عورتوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ہے اس کے مطابق (ثمرات و نتائج میں) ان کا حصہ ہے (دونوں اپنی اپنی جگہ اپنے فرائض اعمال اور ان کے نتائج رکھتے ہیں) اور چاہیے کہ (ہر حال میں) اللہ سے اس کی بخشائش کے طلبگار رہو۔ یقیناً وہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ٣٣ ع ٤

(۳۳) اور (دیکھو!) جو کچھ ترکہ ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ جائیں تو ان میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے حق دار ٹھیرا دیے ہیں، نیز جن (عورتوں سے) تمہارا عہد و پیماں (نکاح) بندھ چکا ہو (ان کا بھی ہم نے حصہ ٹھیرا دیا ہے) پس چاہیے کہ جو کچھ جس کا حصہ ہو وہ اس کے حوالے کر دو (اور یاد رکھو!) اللہ حاضر و ناظر ہے اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَھُمْ عَلٰي بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاهْجُرُوْھُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ٣٤

(۳۴) مرد عورتوں کی زندگی کے بندوبست کرنے والے ہیں اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر (خاص خاص باتوں میں) فضیلت دی ہے۔ نیز اس لیے کہ مرد اپنا مال (جو ان کی محنت سے جمع ہوتا ہے عورتوں پر) خرچ کرتے ہیں۔ پس جو عورتیں نیک ہیں ان کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور اللہ کی حفاظت سے (جو انہیں حاصل ہو جاتی ہے) پوشیدگی اور غیبت میں بھی (شوہروں کے حقوق و مفاد کی) حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن بیویوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو (یہ نہیں کرنا چاہیئے کہ فوراً دل برداشتہ ہو کر قطع تعلق کر لو، بلکہ) چاہیئے انہیں (پہلے نرمی و محبت سے) سمجھاؤ، پھر خواب گاہ میں ان سے الگ رہنے لگو۔ اور (اس پر بھی نہ مانیں تو) انہیں (بغیر نقصان پہنچائے بطور تنبیہ کے) مار بھی سکتے ہو۔ پھر اگر وہ تمہارا کہا مان لیں تو (سختی

سے درگزر رو اور) ایسا نہ کرو کہ الزام ڈالنے کے لیے راہیں ڈھونڈھنے لگو۔ (یاد رکھو!) اللہ سب کے اوپر اور سب سے زیادہ بڑائی رکھنے والا موجود ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾

(۳۵) اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ میاں بیوی میں تفرقہ پڑ جائے گا تو چاہیئے کہ ایک پنچ، شوہر کے کنبے میں سے مقرر کرو، ایک بیوی کے کنبے میں سے (اور دونوں اصلاح حال کی کوشش کریں)۔ اگر دونوں پنچ (دل سے) چاہیں گے کہ صلح صفائی کرادیں تو اللہ ضرور میاں بیوی میں باہم موافقت پیدا کر دے گا (اور ان کی کوشش رائیگاں نہ جائے گی)۔ بلاشبہ اللہ سب کچھ جاننے والا اور ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴿٣٦﴾

(۳۶) اور (دیکھو!) اللہ کی بندگی کرو اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھیراؤ۔ اور چاہیے کہ ماں باپ کے ساتھ، قرابت داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ، پڑوسیوں کے ساتھ، خواہ قرابت والے پڑوسی ہوں خواہ اجنبی ہوں، نیز پاس کے بیٹھنے اٹھنے والوں کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جو مسافر ہوں، یا (لونڈی غلام ہونے کی وجہ سے) تمہارے قبضے میں ہوں، احسان اور سلوک کے ساتھ پیش آؤ۔ اللہ ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو اترانے والے، ڈینگیں مارنے والے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٣٧﴾

(۳۷) جو خود بھی بخیلی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنا سکھاتے ہیں اور جو کچھ خدا نے اپنے فضل سے دے رکھا ہے اسے (خرچ کرنے کی جگہ،) چھپا کر رکھتے ہیں۔ (یاد رکھو!) ان لوگوں کے لئے جو (ہماری نعمتوں کی) ناشکری کرتے ہیں ہم نے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿٣٨﴾

(۳۸) اور (ان لوگوں کو بھی خدا دوست نہیں رکھتا) جو محض لوگوں کے دکھانے کو (نام ونمود کے لیے) مال خرچ کرتے ہیں۔ وہ فی الحقیقت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے (کیونکہ اگر اللہ پر سچا ایمان رکھتے تو کبھی ایسا نہ کرتے کہ اسے چھوڑ کر انسانوں کے سامنے نمائش کرنی چاہتے)۔ اور (دیکھو!) جس کسی کا ساتھی شیطان ہوا تو کیا ہی برا یہ ساتھی ہے!

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾

(۳۹) ان لوگوں کا کیا بگڑتا تھا اگر یہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے اور جو کچھ خدا نے انہیں دے رکھا ہے اسے (خدا کی خوشنودی کے لیے) خرچ کرتے؟ اور اللہ تو ان کی حالت کی پوری خبر رکھتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ
تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ
اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

(۴۰) (یاد رکھو!) اللہ (جزاء عمل میں) ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا (کہ عمل کے بدلے میں کسی طرح کی کمی ہو جائے یا کوئی بدلے سے محروم رہ جائے۔ اس کا قانون تو یہ ہے کہ) اگر ذرہ برابر بھی کسی نے نیکی کی ہے تو وہ اسے دوگناہ کر دے گا اور پھر اپنے پاس سے ایسا بدلا بھی عطا فرمائے گا جو بہت بڑا بدلا ہوگا۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ
وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾

وقف جبریل علیہ السلام

(۴۱) اور پھر (اے پیغمبر!) کیا حال ہوگا اس دن (یعنی قیامت کے دن) جب ہم ہر ایک امت سے ایک گواہ طلب کریں گے (یعنی اس کے پیغمبر کو طلب کریں گے جو اپنی امت کے اعمال واحوال پر گواہ ہوگا) اور ہم تجھے بھی ان لوگوں پر گواہی دینے کے لیے طلب کریں گے۔

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا
الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا
يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ ع ۶

(۴۲) سو اس دن ایسا ہوگا کہ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے اور رسول کے حکموں سے نافرمان ہو گئے ہیں، وہ (حسرت وندامت سے) تمنا کریں گے کاش! (وہ دھنس جائیں اور) زمین ان کے اوپر برابر ہو جائے۔ اور اس دن وہ اللہ سے (اپنی) کوئی بات بھی پوشیدہ نہیں رکھ سکیں گے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ
وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ
وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى
تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى
سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ
لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا
صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ
وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

(۴۳) مسلمانو! ایسا بھی نہ کرو کہ تم نشہ میں ہو اور نماز کا ارادہ کرو۔ نماز کے لیے ضروری ہے کہ تم ایسی حالت میں ہو کہ جو کچھ زبان سے کہو (ٹھیک طور پر) اسے سمجھو۔ اور اسی طرح جس کو نہانے کی حاجت ہو تو وہ بھی جب تک نہا نہ لے نماز کا قصد نہ کرے، ہاں راہ چلتا مسافر ہو (تو وہ تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی آدمی جائے ضرور سے فارغ ہو کر آئے، یا ایسا ہو کہ تم نے عورت کو چھوا ہو (یعنی زن شوئی کی بات ہوئی ہو) اور (وضو اور غسل کے لیے) پانی نہ ملے تو اس صورت میں چاہیے پاک زمین سے کام لو (طریقہ اس کا یہ ہے کہ زمین پر ہاتھ مار کر) چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لو۔ بلاشبہ اللہ درگذر کرنے والا اور بخش دینے والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ؕ﴿۴۴﴾

(۴۴) کیا تم نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنہیں کتاب اللہ (کے علم میں) سے ایک حصہ دیا گیا تھا؟ کس طرح وہ (ہدایت دے کر) گمراہی خرید رہے ہیں اور چاہتے ہیں تم بھی راہ سے بہک جاؤ۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ٘ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

(۴۵) اور اللہ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے (تمہارے لیے) اللہ کی دوستی اور اس کی مددگاری کافی ہے۔

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّاۢ بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

(۴۶) (اے پیغمبر!) یہودیوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں (جن کا شیوہ ہے) کہ لفظوں کو ان کی اصلی جگہ سے پھیر دیا کرتے ہیں اور (جب تم سے ملتے ہیں تو اس خیال سے کہ دین حق کے خلاف طعن وتشنیع کریں، زبان مروڑ مروڑ کر لفظوں کو بگاڑ دیتے ہیں (چنانچہ) کہتے ہیں "سمعنا وعصینا" اور "اسمع غیر مسمع" اور "راعنا" اگر یہ لوگ (راست بازی سے محروم نہ ہوتے اور ان شرارت آمیز لفظوں کی جگہ) "سمعنا واطعنا" اور "اسمع" اور "انظرنا" کہتے تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا اور درستگی کی بات تھی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کی پھٹکار پڑ چکی، پس ایک چھوٹے گروہ کے سوا اور سب ایمان سے محروم ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

(۴۷) اے وہ لوگو! کہ تمہیں کتاب دی گئی تھی جو کتاب ہم نے (پیغمبر اسلام) پر نازل کی ہے اور جو اس کتاب کی تصدیق کرتی ہوئی آئی ہے جو تمہارے ہاتھوں میں موجود ہے، اس پر ایمان لاؤ (اور انکار حق کے شیوے سے باز آجاؤ)۔ اس وقت سے پہلے ایمان لے آؤ جب ایسا ہو کہ ہم لوگوں کے چہرے مسخ کر کے پیٹھ پیچھے الٹا دیں (یعنی انہیں ذلیل وخوار کر دیں) یا ایسا ہو کہ جس طرح سبت،، والوں پر ہماری پھٹکار پڑی تھی اسی طرح ان پر بھی پھٹکار پڑے۔ اور (یاد رکھو!) خدا نے جو کچھ فیصلہ کر دیا ہے (یعنی قانون ٹھیرا دیا ہے) وہ ضرور ہو کر رہے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾

(۴۸) اللہ یہ بات کبھی بخشنے والا نہیں کہ اس کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو شریک ٹھیرایا جائے (جس طرح یہود ونصاری نے اپنے احبار اور رہبان کو خدا کے ساتھ شریک ٹھیرا لیا ہے) ہاں، اس کے سوا اور جتنے گناہ ہیں وہ جسے چاہے تو

بخش دے۔ اور (دیکھو؛) جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیراتا ہے تو یقیناً وہ بہت بڑا گناہ کرتا ہوا (خدا پر) افترا پردازی کرتا ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُم ۚ بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٤٩﴾

(۴۹) (اے پیغمبر!) کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر نظر نہیں کی جو اپنی پاکی کا گھمنڈ رکھتے ہیں؟ (یعنی اپنے اہل کتاب ہونے کا بڑا گھمنڈ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں آخرت کی نجات تو صرف ہمارے لیے ہے) حالانکہ (اپنے منہ پاک بننے سے کوئی پاک نہیں ہو جاتا) یہ اللہ کے ہاتھ ہے کہ جسے چاہے (برائیوں سے) پاک وصاف کرے اور (اس کا قانون تو یہ ہے کہ جزاء عمل میں) رائی برابر بھی کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔

انظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا ﴿٥٠﴾ ع ٧

(۵۰) دیکھو؛ یہ لوگ کس طرح اللہ پر صریح بہتان باندھ رہے ہیں! (اس کا قانون تو یہ ہے کہ پاکی ونجات کا دارومدار ایمان وعمل پر ہے اور یہ کہتے ہیں یہودیت کی گروہ بندی پر ہے) ان کی آشکارا گناہ گاری کے لیے یہی ایک بات بس کرتی ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ﴿٥١﴾

(۵۱) (اے پیغمبر!) کیا تم ان لوگوں کا حال نہیں دیکھتے جنہیں کتاب اللہ (کے علم میں) سے ایک حصہ دیا گیا تھا۔ (کس طرح) وہ بتوں کی شریر قوتوں کے معتقد ہو گئے ہیں اور کافروں کی نسبت (یعنی مشرکین عرب کی نسبت) کہتے ہیں "مسلمانوں سے تو کہیں زیادہ یہی لوگ سیدھے رستے پر ہیں"۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ﴿٥٢﴾

(۵۲) (یقین کرو؛) یہی لوگ ہیں جن پر خدا کی پھٹکار پڑی اور جس کسی پر اس کی پھٹکار پڑی تو ممکن نہیں تم کسی کو اس کا مددگار پاؤ۔

أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ﴿٥٣﴾

(۵۳) پھر (یہ لوگ جو پیروان حق کی دشمنی میں اس قدر کھوئے گئے ہیں تو) کیا یہ بات ہے کہ ان کے قبضے میں بادشاہت کا کوئی حصہ آگیا ہے اور اس لیے نہیں چاہتے کہ لوگوں کو رائی برابر بھی (اس میں سے) کچھ مل جائے؟۔

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ

(۵۴) یا پھر خدا نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو کچھ عطا فرمایا ہے اس کا انہیں حسد ہے (اور نہیں چاہتے کہ جس نعمت سے خود محروم ہو چکے ہیں وہ دوسروں کے حصے میں آئے۔ اگر یہی بات ہے) تو (انہیں اس بات سے بے خبر نہیں ہونا

الكتب والحكمة واتينهم ملكا عظيما ﴿٥٤﴾

چاہیے کہ) ہم نے خاندان ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی تھی اور ساتھ ہی بڑی بھاری سلطنت بھی عطا فرمائی تھی۔

فمنهم من امن به ومنهم من صد عنه وكفى بجهنم سعيرا ﴿٥٥﴾

(۵۵) پھر ان میں سے کوئی تو ایسا ہوا جس نے اس بات پر یقین کیا، کوئی ایسا ہوا جس نے روگردانی کی۔ اور (جس نے روگردانی کی تو اس کے لیے) دہکتی ہوئی دوزخ کی آگ بس کرتی ہے۔

ان الذين كفروا بايتنا سوف نصليهم نارا كلما نضجت جلودهم بدلنهم جلودا غيرها ليذوقوا العذاب ان الله كان عزيزا حكيما ﴿٥٦﴾

(۵۶) (یادرکھو!) جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا (یعنی انہیں جھٹلایا اور سرکشی و شرارت سے مقابلہ کیا) تو قریب ہے کہ (قیامت کے دن) ہم انہیں آتش دوزخ میں جھونک دیں۔ جب کبھی ایسا ہوگا کہ ان کی کھال (آگ کی گرمی سے) پک جائے گی (یعنی جل جائے گی) تو ہم پچھلی کھال کی جگہ دوسری کھال پیدا کردیں گے تاکہ عذاب کا مزہ (اچھی طرح) چکھ لیں۔ بلاشبہ اللہ سب پر غالب ہے اور جو کچھ کرتا ہے حکمت کے ساتھ کرتا ہے۔

والذين امنوا وعملوا الصلحت سندخلهم جنت تجري من تحتها الانهر خلدين فيها ابدا لهم فيها ازواج مطهرة وندخلهم ظلا ظليلا ﴿٥٧﴾

(۵۷) اور جو لوگ (ہماری آیتوں پر) ایمان لائے اور ان کے کام بھی اچھے ہوئے تو ہم انہیں (راحت و سرور کے) ایسے باغوں میں داخل کردیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور اس لیے ان کی سرسبزی و شادابی کبھی ختم ہونے والی نہیں)۔ وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی رفاقت کے لیے نیک و پارسا بیویاں ہوں گی۔ نیز ہم انہیں (اپنی رحمت کے) بڑے اچھے سایے میں جگہ دیں گے۔

ان الله يامركم ان تؤدوا الامنت الى اهلها واذا حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل ان الله نعما يعظكم به ان الله كان سميعا بصيرا ﴿٥٨﴾

(۵۸) (مسلمانو!) خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ جو جس کی امانت ہو وہ اس کے حوالے کردیا کرو، (ایسا نہ کرو کہ کسی حق دار اور اہل حق سے انکار کرو)۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو چاہیے کہ انصاف کے ساتھ کرو۔ کیا ہی اچھی بات ہے جس کی خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے! بلاشبہ وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

يايها الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا

(۵۹) مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول کی اطاعت کرو، اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں حکم اور اختیار رکھتے ہوں۔ پھر اگر ایسا ہو کہ کسی

الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ
تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ
وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ ع ۹ ۵
تَاْوِیْلًا ۝۵۹

معاملے میں باہم جھگڑ پڑو (یعنی اختلاف ونزاع پیدا ہو جائے) تو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو (اور جو کچھ وہاں سے فیصلہ ملے اسے تسلیم کرلو)۔ اگر تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو (تو تمہارے لیے راہ عمل یہی ہے) اسی میں تمہارے لیے بہتری ہے اور اسی میں انجام کار کی خوبی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا
بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَی الطَّاغُوْتِ
وَقَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَیُرِیْدُ
الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ۝۶۰

(۶۰) (اے پیغمبر!) کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر نظر نہیں کی (یعنی منافقوں کی حالت پر)۔ ان کا دعوی یہ ہے کہ جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ تم سے پہلے نازل ہو چکا ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن (عمل کا حال یہ ہے کہ) چاہتے ہیں اپنے جھگڑے قضیے ایک سرکش اور شریر (انسان) کے آگے لے جائیں، حالانکہ انہیں حکم دیا جا چکا ہے کہ اس سے انکار کریں (اور صرف اللہ اور اس کے رسول ہی کی پیروی کریں)۔ اصل یہ ہے کہ شیطان چاہتا ہے انہیں اس طرح گمراہ کردے کہ سیدھی راہ سے بہت دور جا پڑیں۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ
وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ
یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝۶۱

(۶۱) اور (اے پیغمبر!) جب ان لوگوں کو اللہ کے حکم کی طرف جو اس نے نازل کیا ہے اور رسول کی طرف (جس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے) بلایا جاتا ہے تو تم منافقوں کو دیکھتے ہو کہ تم سے روگردانی کرتے ہیں اور ان کے قدم ٹھٹک کر رہ جاتے ہیں۔

فَكَیْفَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۢ بِمَا
قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ یَحْلِفُوْنَ ۖۗ
بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّاۤ اِحْسَانًا وَّتَوْفِیْقًا ۝۶۲

(۶۲) پھر اگر ایسا ہو کہ ان کے اپنے ہی کرتوتوں کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آپڑے تو اس وقت ان لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ اس وقت یہ تمہارے پاس آکر خدا کے نام کی قسمیں کھائیں اور کہیں (ہمیں آپ کا فیصلہ ماننے سے کبھی انکار نہیں) ہم نے جو کچھ کیا تھا تو اس سے مقصود صرف بھلائی تھی اور یہ کہ (آپس میں) میل ملاپ رہے،،۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِیْ
قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ

(۶۳) (اے پیغمبر!) یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ ہی جانتا ہے ان کے دلوں میں کیا کچھ چھپا ہوا ہے پس چاہیے کہ ان کے پیچھے نہ پڑو اور (ان کی ایمان فراموشیوں پر) انہیں پند ونصیحت کرتے رہو۔ تم انہیں (پند و نصیحت کی) ایسی باتیں کہو

وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ﴿۶۳﴾

کہ ان کے دلوں میں اتر جائیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ
تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾

(۶۴) اور (اے پیغمبر! ان لوگوں کو جو تمہاری اطاعت کا حکم دیا گیا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے جو انہیں کے ساتھ ہوئی ہو) ہم نے جس کسی کو بھی منصب رسالت دے کر دنیا میں کھڑا کیا تو اسی لیے کیا کہ ہمارے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ اور جب ان لوگوں نے (تمہاری نافرمانی کرکے) اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کرلیا تھا تو اگر اسی وقت تمہارے پاس حاضر ہو جاتے اور خدا سے (اپنی نافرمانی کی) معافی مانگتے، نیز خدا کا رسول بھی ان کی بخشش کے لیے دعا کرتا تو یہ لوگ دیکھ لیتے کہ خدا بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور (ہر حال میں) رحمت رکھنے والا ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰي يُحَكِّمُوْكَ
فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَھُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ
اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾

(۶۵) پس (دیکھو!) تمہارا پروردگار اس بات پر گواہ ہے کہ یہ لوگ کبھی مومن نہ ہوسکتے جب تک ایسا نہ کریں کہ اپنے تمام جھگڑوں قضیوں میں تمہیں اپنا حاکم بنائیں اور پھر (صرف اتنا ہی نہیں، بلکہ) ان کے دلوں کی بھی حالت ایسی ہو جائے کہ جو کچھ تم فیصلہ کردو اس کے خلاف اپنے اندر کسی طرح کی کھٹک محسوس نہ کریں اور وہ جو کسی بات کو پوری پوری طرح مان لینا ہوتا ہے تو ٹھیک اسی طرح مان لیں۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا
قَلِيْلٌ مِّنْھُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّھُمْ فَعَلُوْا مَا
يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ وَاَشَدَّ
تَثْبِيْتًا ﴿۶۶﴾

(۶۶) اور (دیکھو!) اگر ہم انہیں حکم دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو (یعنی لڑائی میں لڑتے لڑتے جان دے دو) یا حکم دیتے کہ اپنے گھروں سے (ہجرت کر کے) نکل کھڑے ہو تو (ان کا کیا حال ہوتا؟ یہ ہوتا کہ) چند آدمیوں کے سوا کوئی بھی اس کی تعمیل نہ کرتا، حالانکہ جس بات کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے اگر یہ اس پر عمل کرتے تو ان کے لیے بہتری بھی تھی اور (راہ حق میں) پوری طرح جمے بھی رہتے۔

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰھُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾

(۶۷) اور (اگر یہ راہ حق میں پوری طرح جمے رہتے تو) اس صورت میں ضروری تھا کہ (اس کے نتائج بھی ان کے حصے میں آتے) ہم اپنی جانب سے انہیں ایسا اجر عطا فرماتے جو بہت بڑا اجر ہوتا۔

وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ٦٨

(۶۸) اور ایسی راہ لگا دیتے جو (کامیابی وسعادت کی) سیدھی راہ ہوتی۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ٦٩

(۶۹) اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو بلاشبہ وہ ان لوگوں کا ساتھی ہوا جن پر خدا نے انعام کیا ہے اور وہ نبی ہیں، صدیق ہیں، شہید ہیں اور (تمام) نیک اور راست باز انسان ہیں۔ اور (جس کسی کے ساتھی ایسے لوگ ہوں تو) ایسے ساتھی کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ٧٠ ع ١١

(۷۰) یہ بخشش وکرم اللہ کی طرف سے ہے اور (انسان کا حال جاننے کے لیے) اللہ کا علم کفایت کرتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ٧١

(۷۱) مسلمانو! اپنی حفاظت اور تیاری میں لگے رہو۔ پھر (جب وقت آجائے تو دشمنوں کے) مقابلے میں نکلو، الگ الگ گروہوں میں ہو کر یا اکٹھے ہو کر (جیسی کچھ مصلحت ہو)۔

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ٧٢

(۷۲) اور (دیکھو!) تم میں کوئی کوئی آدمی ایسا بھی ہے کہ (اگر جنگ کی پکار ہو جائے تو) وہ ضرور قدم پیچھے ہٹائے۔ اگر (لڑائی میں) تم پر کوئی مصیبت آ پڑے تو (خوش ہو اور) کہے خدا نے مجھ پر بڑا ہی احسان کیا کہ ان لوگوں کے ساتھ نہ تھا،،۔

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ٧٣

(۷۳) اور اگر تم پر خدا کا فضل وکرم ہو تو (رشک وحسد سے جل مرے اور) بے اختیار بول اٹھے، گویا تم میں اور اس میں محبت کا کوئی رشتہ تھا ہی نہیں، کہ "اے کاش! میں ان لوگوں کے ساتھ ہوتا کہ بہت کچھ کامیابی حاصل کر لیتا"۔

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ٧٤

(۷۴) سو (دیکھو!) جو لوگ آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی (اللہ کے ہاتھ) فروخت کر چکے ہیں، انہیں چاہیے (ایسے لوگوں کی چال نہ چلیں اور) اللہ کی راہ میں جنگ کریں۔ اور جو کوئی اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے تو خواہ قتل ہو جائے، خواہ غالب آئے (ہر حال میں) ہم اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(۷۵) اور (مسلمانو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کرتے؟

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾

حالانکہ کتنے ہی بے بس مرد ہیں، کتنی ہی عورتیں ہیں، کتنے ہی بچے ہیں جو (ظالموں کے ظلم سے عاجز آکر) فریاد کررہے ہیں کہ خدایا! ہمیں اس بستی سے جہاں کے باشندوں نے ظلم پر کمر باندھ لی ہے نجات دلا (یعنی مکہ سے نجات دلا) اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا کارساز بنادے اور کسی کو مددگاری کے لیے کھڑا کردے،،۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ ع ۱۰

(۷۶) جو لوگ ایمان رکھتے ہیں تو ان کا لڑنا اللہ کی راہ میں ہوتا ہے (کیونکہ وہ نفسانی خواہشوں کے لیے نہیں لڑتے، حق وانصاف کی حمایت میں لڑتے ہیں)۔ اور جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں (یعنی شر و فساد کی شیطانی طاقتوں کی راہ میں لڑتے ہیں)۔ (اگر تم ایمان رکھتے ہو تو چاہیے کہ) شیطان کے حمایتیوں سے لڑو (اور ان کی طاقت و کثرت کی کچھ پروا نہ کرو)۔ شیطان کا مکر (دیکھنے میں کتنا ہی مضبوط دکھائی دے، لیکن حق کے مقابلے میں) کبھی جمنے والا نہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾

(۷۷) (اے پیغمبر!) کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر نظر نہیں کی جنھیں حکم دیا گیا تھا کہ (جنگ وخوں ریزی سے) ہاتھ روک لو اور نماز قائم کرو اور زکوہ ادا کرو (کہ تمہارے لیے امن اور سعادت کی راہ یہی ہے)۔ پھر جب ایسا ہوا کہ (اب خود اسلام کی طرف سے) ان پر لڑنا فرض کردیا گیا تو یکایک ایک گروہ انسانوں کے ڈر سے، لگا اس طرح ڈرنے جیسے کوئی خدا سے ڈر رہا ہو، بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ وہ کہتے ہیں "خدایا! تو نے ہم پر جنگ کرنا کیوں فرض کردیا؟ کیوں نہ ہمیں تھوڑے دنوں کی اور مہلت دے دی۔" (اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہہ دو "(جس دنیا کی محبت میں تم موت سے بھاگ رہے ہو اس) دنیا کا سرمایہ تو بہت ہی تھوڑا ہے اور جو کوئی (انسانوں کی جگہ) اللہ سے ڈرا تو اس کے لیے آخرت ہی (کا سرمایہ) بہت ہوا۔ وہاں رائی برابر بھی کسی کی حق تلفی ہونے والی نہیں۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ

(۷۸) تم کہیں بھی ہو موت تمہارا ٹھکانا پاکر رہے گی۔ اگر تم اونچے اور مضبوط

كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۭ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ فَمَالِ هٰٓؤُلَاۗءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾

قلعوں کے اندر (چھپے ہو) جب بھی اس کی پکڑ سے بچنے والے نہیں. اور (اے پیغمبر!) جب ان لوگوں کو کوئی بھلائی کی بات پیش آتی ہے تو کہتے ہیں ''یہ خدا کی طرف سے (ہماری کوششوں کا بدلا) ہے'' لیکن جب کبھی کوئی نقصان پہنچ جاتا ہے تو کہتے ہیں ''یہ تمہاری طرف سے ہے'' (یعنی پیغمبر اسلام کی وجہ سے پیش آیا ہے) تم کہہ دو'' جو کچھ ہوتا ہے خدا ہی کی طرف سے ہے (کہ اس نے ہر حالت اور نتیجے کے لیے قانون ٹھیرا دیے ہیں اور جو کچھ پیش آتا ہے وہ ان کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے)۔ پھر (افسوس ان کی حالت پر) ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ کہ کوئی بات ہو، سمجھ بوجھ کے قریب بھی نہیں پھٹکتے،،۔

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۡ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾

(۷۹) (اصل حقیقت تو یہ ہے کہ) جو کچھ بھلائی تمہیں پیش آتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور جو نقصان اٹھاتے ہو وہ خود تمہاری طرف سے ہوتا ہے (یعنی خود تمہاری بدعملیوں کا نتیجہ ہوتا ہے)۔ اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں لوگوں کے پاس اپنا پیام بر بنا کر بھیجا ہے (اور پیغام لے جانے والے کا کام یہی ہے کہ پیغام پہنچا دے۔ تم لوگوں کی نافرمانیوں اور بدعملیوں کے لیے ذمہ دار نہیں ہو سکتے) اور (تمہارے پیغام بر ہونے کے لیے) اللہ کی گواہی بس کرتی ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾

(۸۰) جس کسی نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے فی الحقیقت اللہ کی اطاعت کی اور جس کسی نے روگردانی کی تو (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں ان پر کچھ پاسبان بنا کر نہیں بھیجا ہے (کہ ان کے اعمال کے لیے تم جواب دہ ہو اور جبراً ان سے اپنی اطاعت کراؤ)۔

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ

(۸۱) اور (دیکھو! یہ لوگ تمہارے سامنے تو تمہاری باتیں مان لیتے ہیں اور) کہتے ہیں آپ کا حکم ہمارے سر آنکھوں پر!،، لیکن جب تمہارے پاس سے اٹھ کر باہر جاتے ہیں تو ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو راتوں کو اپنی مجلسیں جماتے اور جو کچھ تم کہتے ہو اس کے خلاف مشورے کرتے ہیں۔ اور راتوں کی (ان) مجلسوں میں وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ (کے علم سے چھپا نہیں وہ (ان کے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾

نامہ اعمال میں) لکھ رہا ہے۔ پس (جب ان لوگوں کا حال یہ ہے تو) چاہیے کہ ان کی طرف سے اپنی توجہ ہٹالو اور اللہ پر بھروسہ کرو۔ کارسازی کے لیے اللہ کی کارسازی بس کرتی ہے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾

(۸۲) پھر کیا یہ لوگ قرآن (کے مطالب) میں غور وفکر نہیں کرتے (اور خدا کی دی ہوئی سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے ؟) اگر یہ کسی دوسرے کی طرف سے ہوتا، اللہ کی طرف سے نہ ہوتا تو ضروری تھا کہ یہ اس کی بہت سی باتوں میں اختلاف پاتے (حالانکہ وہ اپنی ساری باتوں میں اول سے لے کر آخر تک کامل طور پر ہم آہنگ اور یکساں ہے)۔

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾

(۸۳) اور جب ان لوگوں کے پاس امن کی یا خوف کی کوئی خبر پہنچ جاتی ہے تو یہ (فوراً) اسے لوگوں میں پھیلانے لگتے ہیں۔ اگر یہ اسے (لوگوں میں پھیلانے کی جگہ) اللہ کے رسول کے سامنے اور ان لوگوں کے سامنے جو ان میں حکم واختیار والے ہیں پیش کرتے تو جو (علم ونظر والے) بات کی تہہ تک پہنچنے والے ہیں وہ اس کی حقیقت معلوم کر لیتے (اور عوام میں تشویش نہ پھیلتی)۔ اور (دیکھو!) اگر اللہ کا تم پر فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو (تمہاری کمزوریوں کا یہ حال تھا کہ) معدودے چند آدمیوں کے سوا سب کے سب شیطان کے پیچھے لگ لیے ہوتے۔

فَقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾

(۸۴) پس (اے پیغمبر! تم اس بات کی بالکل پروانہ کرو کہ یہ لوگ تمہارا ساتھ دیتے ہیں یا نہیں) تم اللہ کی راہ میں جنگ کرو؛ کہ تم پر تمہاری ذات کے سوا اور کسی کی ذمہ داری نہیں۔ اور مومنوں کو بھی جنگ کی ترغیب دو۔ عجب نہیں کہ بہت جلد اللہ منکرین حق کا زور اور تشدد روک دے اور اللہ کا زور سب سے قوی اور سزا دینے میں وہ سب سے زیادہ سخت ہے

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

(۸۵) جو انسان دوسرے انسان کے ساتھ نیکی کے کام میں ملتا اور مددگار ہوتا ہے تو اسے اس کام (کے اجر ونتائج) میں حصہ ملے گا اور جو کوئی برائی میں دوسرے کے ساتھ ملتا اور مددگار ہوتا ہے تو اس کے لیے اس برائی میں حصہ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا۝

اور اللہ ہر چیز کا محافظ اور نگران ہے (وہ ہر حالت اور ہر عمل کے مطابق بدلا دیتا ہے)۔

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا۝

(۸۶) اور (مسلمانو!) جب کبھی تمہیں دعا دے کر سلام کیا جائے تو چاہیے کہ جو کچھ سلام و دعا میں کہا گیا ہے اس سے زیادہ اچھی بات جواب میں کہو، یا (کم از کم) جو کچھ کہا گیا ہے اسی کو لوٹا دو۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔ (تمہاری کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اس کے محاسبے سے چھوٹ نہیں سکتی)۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا۝

(۸۷) (یاد رکھو!) اللہ ہی کی ایک ذات ہے، کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف وہی۔ وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن (اپنے حضور) اکٹھا کرے گا اس میں کوئی شبہ نہیں (یہ اللہ کا کہنا ہے) اور اللہ سے بڑھ کر بات کہنے میں کون سچا ہو سکتا ہے؟

فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا۝

(۸۸) (مسلمانو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو فریق بن گئے ہو؟ حالانکہ اللہ نے ان بدعملیوں کی وجہ سے جو انہوں نے کمائی ہیں، انہیں الٹا دیا ہے (یعنی وہ راہ حق سے پھر چکے ہیں)۔ کیا تم چاہتے ہو ایسے لوگوں کو راہ دکھا دو جن پر خدا نے راہ گم کر دی؟ (یعنی جن پر خدا کے قانون سعادت و شقاوت کے بموجب ہدایت کی راہ بند ہو گئی ہے) اور (یاد رکھو!) جس کسی پر اللہ راہ گم کر دے (یعنی جس کسی پر اس کے قانون کا فیصلہ لگ جائے کہ اس کے لیے راہ پانا نہیں) تو پھر تم اس کے لیے کوئی راہ نہیں نکال سکتے

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِیَآءَ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا۝

(۸۹) ان منافقوں کی دلی تمنا تو یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے کفر کی راہ اختیار کر لی ہے تم بھی کرلو اور تم سب ایک ہی طرح کے ہو جاؤ۔ پس (دیکھو!) جب تک یہ لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں (اور دشمنوں کا ساتھ چھوڑ کر تمہارے پاس نہ آ جائیں) تمہیں چاہیے ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ۔ پھر اگر یہ ہجرت کرنا قبول نہ کریں تو (جو کوئی جنگ کی حالت میں دشمنوں کا ساتھ دیتا ہے، یقیناً اس کا شمار بھی دشمنوں ہی میں ہوگا، پس) انہیں گرفتار کرو، جہاں کہیں پاؤ قتل کرو۔ اور ان میں سے نہ تو کسی کو اپنا دوست بناؤ اور نہ تو کسی کو اپنا مددگار۔

الخمس

ع ۱۱ / ۸

إِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ أَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ
صُدُوْرُهُمْ أَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوْا
قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ
فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ
يُقَاتِلُوْكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا
جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾

(۹۰) مگر ہاں، جو لوگ (دشمنوں سے الگ ہو کر) کسی ایسی قوم سے جا ملیں کہ تم میں اور اس میں عہد و پیمان ہو چکا ہے یا ایسے لوگ ہوں کہ لڑائی سے دل برداشتہ ہو کر تمہارے پاس چلے آئیں، نہ تم سے لڑیں، نہ (تمہاری طرف سے) اپنی قوم کے ساتھ لڑیں (تو ایسے لوگ اس حکم میں داخل نہیں، ان کے خلاف تمہارا ہاتھ نہ اٹھے) اگر خدا چاہتا تو ان لوگوں کو بھی تم پر مسلط کر دیتا کہ تم سے لڑے بغیر نہ رہتے پس اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو گئے اور جنگ نہیں کرتے، نیز صلح کا پیام بھیج رہے ہیں تو پھر خدا نے تمہارے لیے کوئی راہ نہیں رکھی کہ ایسے لوگوں کے خلاف جنگ کرو۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ أَنْ
يَّأْمَنُوْكُمْ وَيَأْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا
إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَإِنْ لَّمْ
يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا
أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ
ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَأُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ
عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿٩١﴾ ع ۱۲ ۹

(۹۱) ان کے علاوہ کچھ لوگ تمہیں ایسے بھی ملیں گے جو (لڑائی کے خواہش مند نہیں ہیں) تمہاری طرف سے بھی امن میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم کی طرف سے بھی، لیکن جب کبھی فتنہ و فساد کی طرف لوٹا دیے جائیں تو اوندھے منہ اس میں گر پڑیں (اور اپنی جگہ قائم نہ رہ سکیں) سو اگر ایسے لوگ کنارہ کش نہ ہو جائیں اور تمہاری طرف پیام صلح نہ بھیجیں اور نہ لڑائی سے ہاتھ روکیں تو انہیں بھی گرفتار کرو اور جہاں کہیں پاؤ قتل کرو۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے برخلاف ہم نے تمہیں کھلی حجت (جنگ) دے دی ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا
خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلٰٓى أَهْلِهٖٓ
إِلَّآ أَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ
عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلٰٓى أَهْلِهٖ
وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؗ تَوْبَةً مِّنَ

(۹۲) اور (دیکھو!) کسی مسلمان کو سزاوار نہیں کہ کسی مسلمان کو قتل کر ڈالے، مگر یہ کہ غلطی سے (اور شبہ میں) اس کے ہاتھ سے کوئی قتل ہو جائے۔ اور جس کسی نے ایک مسلمان کو غلطی سے (اور شبہ میں) قتل کر دیا ہو چاہیے کہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو اس کا خون بہا دے اگر مقتول کے وارث خون بہا معاف کر دیں تو کر سکتے ہیں، اور اگر مقتول اس قوم میں سے ہو جو تمہاری دشمن ہے (یعنی تم سے لڑ رہی ہے) مگر مومن ہو (اور کسی نے یہ سمجھ کر کہ یہ بھی دشمنوں میں سے ہے اسے قتل کر دیا ہو) تو چاہیے کہ ایک مسلمان غلام آزاد کیا جائے (خون بہا کا دلانا ضروری نہ ہوگا۔ کیوں کہ اس کے وارثوں اور ساتھیوں سے مسلمانوں کی جنگ ہے)۔ اور اگر مقتول ان لوگوں میں سے ہو جن

اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾

کے ساتھ تمہارا معاہدہ صلح ہے (یعنی معاہد ہو) تو چاہیے کہ قاتل مقتول کے وارثوں کو خون بہا بھی دے اور ایک مسلمان غلام بھی آزاد کرے۔ اور جو کوئی غلام نہ پائے (یعنی اس کا مقدور نہ رکھتا ہو کہ غلام کو مال کے بدلے حاصل کرے اور آزاد کرائے تو اسے چاہیے) لگاتار دو مہینے روزے رکھے۔ اس لیے کہ اللہ کی طرف سے یہ (اس کے گناہ کی) توبہ ہے۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾

(۹۳) اور جو مسلمان کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے تو (یاد رکھو!) اس کی سزا جہنم ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اس پر اللہ کا غضب ہوا اور اس کی پھٹکار پڑی اور اس کے لیے خدا نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾

(۹۴) مسلمانو! جب ایسا ہو کہ تم اللہ کی راہ میں (جنگ کے لیے) باہر جاؤ تو چاہیے کہ (جن لوگوں سے مقابلہ ہو ان کا حال اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو کہ وہ دشمنوں میں سے ہیں یا دوستوں میں سے ہیں) جو کوئی تمہیں سلام کرے (اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے) تو یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو (ہم تم سے ضرور لڑیں گے) کیا تم دنیا کے سروسامان زندگی کے طلب گار ہو (کہ چاہتے ہو) جو کوئی بھی ملے اس سے لڑ کر مال غنیمت لوٹ لیں؟ اگر یہی بات ہے تو اللہ کے پاس تمہارے لیے بہت سی (جائز) غنیمتیں موجود ہیں (تم ظلم و معصیت کی راہ کیوں اختیار کرو) تمہاری حالت بھی تو پہلے ایسی ہی تھی (اور بجز کلمۂ اسلام کے اسلام کا اور کوئی ثبوت نہیں رکھتے تھے) پھر اللہ نے تم پر احسان کیا (کہ تمام باتیں اسلامی زندگی کی حاصل ہو گئیں) پس ضروری ہے کہ (لڑنے سے پہلے) لوگوں کا حال تحقیق کر لیا کرو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے۔

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ

(۹۵) مسلمانوں میں سے جو لوگ معذور نہیں ہیں اور بیٹھے رہے ہیں (یعنی جہاد میں شریک نہیں ہوئے ہیں) وہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو اپنے مال سے اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے مال و جان سے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہ اعتبار درجے کے فضیلت دی ہے اور

وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ﴿۹۵﴾

(یوں تو) خدا کا وعدۂ نیک سب کے لیے ہے (کسی کا بھی عمل نیک ضائع نہیں ہوسکتا، لیکن درجے کے اعتبار سے سب برابر نہیں) اور (اسی لیے) بیٹھے رہنے والوں کے مقابلے میں جہاد کرنے والوں کو ان کے بڑے اجر میں بھی اللہ نے فضیلت عطا فرمائی۔

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ
ع ۱۳ ۱۰ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾

(۹۶) یہ اس کی طرف سے (ٹھیرائے ہوئے) درجے ہیں اس کی بخشش اور رحمت ہے، اور وہ (بڑا ہی) بخشنے والا رحمت رکھنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ﴿۹۷﴾

(۹۷) جو لوگ (دشمنوں کے ساتھ رہ کر) اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر رہے ہیں، ان کی روح قبض کرنے کے بعد فرشتے ان سے پوچھیں گے ”تم کس حال میں تھے؟“ (یعنی دین کے اعتبار سے تمہارا حال کیا تھا؟) وہ جواب میں کہیں گے ”ہم کیا کرتے؟ ہم ملک میں دبے ہوئے اور بے بس تھے“ (یعنی بے بسی کی وجہ سے اپنے اعتقاد و عمل کے مطابق زندگی بسر نہیں کر سکتے تھے) اس پر فرشتے کہیں گے ”(اگر تم اپنے ملک میں بے بس ہو رہے تھے تو) کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ کسی دوسری جگہ ہجرت کر کے چلے جاتے؟“ غرضیکہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہوا، تو کیا ہی بری جگہ ہے!

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ﴿۹۸﴾

(۹۸) مگر (ہاں!) جو مرد، عورتیں، بچے، ایسے مجبور و بے بس ہوں کہ کوئی چارہ کار نہ رکھتے ہوں، اور (ہجرت کی) کوئی راہ نہ پاتے ہوں۔

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾

(۹۹) تو امید ہے اللہ (ان کی معذوری دیکھتے ہوئے) انہیں معاف کر دے، اور وہ معاف کر دینے والا بخش دینے والا ہے۔

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِى الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

(۱۰۰) اور (دیکھو!) جو کوئی اللہ کی راہ میں (اپنا گھر بار چھوڑ کر) ہجرت کرے گا، اسے خدا کی زمین میں بہت سی اقامت گاہیں ملیں گی اور (ہر طرح کی) کشائش پائے گا (کہ معیشت کی نئی نئی راہیں اس کے سامنے کھل جائیں گی۔) اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے اور پھر (راہ ہی) میں موت آجائے تو اس کا اجر اللہ کے حضور میں ثابت ہو گیا (وہ اپنی نیت کے مطابق اپنی کوشش کا اجر ضرور پائے گا) اور اللہ تو (ہر حال میں) بخشنے والا

ع ۱۴ ۱۱

رَّحِیْمًا ﴿١٠٠﴾

رحمت رکھنے والا ہے۔

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿١٠١﴾

(۱۰۱) اور اگر (جنگ کے لیے) تم سفر میں نکلو اور تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں کسی مصیبت میں نہ ڈال دیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں اگر نماز (کی تعداد) میں سے کچھ کم کردو۔ بلاشبہ کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں (وہ جب موقع پائیں گے تم پر حملہ کردیں گے)

وَاِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْیَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآىِٕكُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْكُمْ مَّیْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿١٠٢﴾

(۱۰۲) اور (اے پیغمبر!) جب تم مسلمانوں میں موجود ہو (اور جنگ ہو رہی ہو) اور تم ان کے لیے نماز قائم کرو تو چاہیئے کہ (فوج کا) ایک حصہ (مقتدی ہو کر) تمہارے ساتھ کھڑا ہو جائے اور اپنے ہتھیار لیے رہے۔ پھر جب وہ سجدہ کر چکے تو پیچھے ہٹ جائے اور دوسرا حصہ جو نماز میں شریک نہ تھا تمہارے ساتھ شریک ہو جائے اور چاہیئے کہ پوری طرح ہوشیاری رکھے اور اپنے ہتھیار لیے رہے (یادرکھو!) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے ان کی دلی تمنا ہے کہ تم اپنے ہتھیار اور سامان جنگ سے ذرا بھی غفلت کرو تو ایک بارگی تم پر ٹوٹ پڑیں۔ اور اگر تمہیں برسات کی وجہ سے کچھ تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں اگر ہتھیار اتار کر رکھ دو۔ لیکن اپنے بچاؤ کی طرف سے غافل نہ ہو جانا چاہیئے۔ (یقین رکھو!) اللہ نے منکرین حق کے لیے (نامرادی کا) (سوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (وہ تم پر فتح مند نہیں ہو سکتے)۔

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾

(۱۰۳) پھر جب تم نماز (خوف) پوری کر چکو تو چاہیئے کہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے، ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہو (کہ اس کی یاد صرف نماز کی حالت ہی پر موقوف نہیں، ہر حالت میں تمہارے اندر بسی ہونی چاہیئے)۔ پھر جب ایسا ہو کہ تم (دشمن کی طرف سے) مطمئن ہو جاؤ تو (معمول کے مطابق) نماز قائم رکھو۔ بلاشبہ نماز مسلمانوں پر وقت کی قید کے ساتھ فرض کر دی گئی ہے۔

وَلَا تَهِنُوْا فِی ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ یَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا یَرْجُوْنَ ؕ

(۱۰۴) اور (دیکھو!) دشمنوں کا پیچھا کرنے میں ہمت نہ ہارو۔ اگر تمہیں (جنگ میں) دکھ پہنچتا ہے تو جس طرح تم دکھی ہوتے ہو وہ بھی (تمہارے ہاتھوں) دکھی ہوئے ہیں۔ اور (تمہیں ان پر یہ فوقیت ہے کہ) اللہ سے (کامیابی اور اجر کی)

ع ١٥ ١٢

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾

ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو انہیں میسر نہیں (کیوں کہ تم اللہ کی راہ میں حق و انصاف کے لیے لڑ رہے ہو۔ وہ اپنی نفسانی خواہشوں کے لیے ظلم وفساد کی راہ میں لڑ رہے ہیں)۔ اور (یاد رکھو!) اللہ (تمام حال) جاننے والا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے

إِنَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرٰىكَ اللّٰهُ ۚ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾

(۱۰۵) (اے پیغمبر!) ہم نے تم پر "الکتٰب" سچائی کے ساتھ نازل کردی ہے تاکہ جیسا کچھ خدا نے بتلا دیا ہے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور خیانت کرنے والوں کی طرفداری میں نہ جھگڑو (یعنی ایسا نہ کرو کہ ان کی وکالت میں فریق ثانی سے جھگڑو)

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾

(۱۰۶) اور اللہ سے مغفرت مانگو (کہ قضا کا معاملہ نہایت نازک ہے) بلاشبہ اللہ بخشنے والا رحمت رکھنے والا ہے

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيْمًا ﴿١٠٧﴾

(۱۰۷) اور جو لوگ اپنے اندر خیانت رکھتے ہیں تم ان کی طرف سے نہ جھگڑو۔ خدا ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو خیانت اور معصیت میں ڈوبے ہوئے ہیں

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾

(۱۰۸) (اس طرح کے لوگ) انسانوں سے (اپنی خیانت) چھپاتے ہیں، لیکن خدا سے نہیں چھپاتے، حالانکہ جب وہ راتوں کو مجلس بٹھا کر ایسی ایسی باتوں کا مشورہ کرتے ہیں جو خدا کو پسند نہیں تو اس وقت وہ ان کے ساتھ موجود ہوتا ہے، وہ جو کچھ کرتے ہیں اس کے احاطۂ علم سے باہر نہیں

هٰٓأَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۟ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾

(۱۰۹) دیکھو! تم لوگ وہ ہو کہ تم نے دنیا کی زندگانی میں تو ان (مجرموں) کی طرف سے جھگڑا کرلیا، لیکن (بتلاؤ) قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ کے ساتھ کون جھگڑے گا؟ یا کون ہے جو (اس دن) ان کا وکیل بنے

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾

(۱۱۰) اور جو شخص کوئی برائی کی بات کر بیٹھتا ہے یا اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کرلیتا ہے اور پھر (اس سے توبہ کرتا اور) اللہ سے بخشش طلب کرتا ہے تو (اس کے لیے بخشش کا دروازہ کھلا ہوا ہے) وہ اللہ کو بخشنے والا رحمت رکھنے والا پائے گا۔

وَمَنْ يَّكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾

(۱۱۱) اور جو کوئی (بدعملی کرکے برائی کماتا ہے تو اپنی جان ہی کے لیے کماتا ہے (اس کا جو کچھ بھی وبال ہوگا اس کو پیش آئے گا) اور اللہ (سب کچھ) جاننے

والا (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾

(١١٢) اور جس کسی سے (بے جانے بوجھے) کوئی خطا سرزد ہو جائے، یا (جان بوجھ کر) کسی گناہ کا مرتکب ہو اور پھر (اپنے بچاؤ کے لیے) اسے کسی بے گناہ کے سر تھوپ دے تو (یاد رکھو!) اس نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ (بھی) اپنی گردن پر لا دلیا۔

ع ١٦ ٨ ١٣

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾

(١١٣) اور (اے پیغمبر!) اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت (کارفرما) نہ ہوتی تو واقعہ یہ ہے کہ ان لوگوں میں سے ایک جماعت نے تو پورا ارادہ کر لیا تھا کہ (اصل مجرم کی حمایت میں جتھا بندی کر کے) تمہیں غلط راستے پر ڈال دیں (اور تم بے گناہ آدمی کو مجرم سمجھ لو)۔ یہ لوگ غلط راستے پر نہیں ڈال رہے ہیں مگر خود اپنی ہی جانوں کو (کہ حق کی حمایت کرنے کی جگہ جھوٹے کی حمایت کر رہے ہیں)۔ یہ (اپنی چالاکیوں سے) تمہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے، کیوں کہ اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کر دی ہے اور جو باتیں معلوم نہ تھیں وہ تمہیں سکھا دی ہیں اور تم پر اس کا بہت ہی بڑا فضل ہے

النصف

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾

(١١٤) ان لوگوں کے پوشیدہ مشوروں میں سے اکثر مشورے بھلائی کے لیے نہیں ہوتے، ہاں جو خیرات کے لیے یا کسی نیک کام کے لیے حکم دے یا لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرا دینا چاہے (اور اس میں پوشیدگی ملحوظ رکھے تو البتہ یہ نیکی کی بات ہے) اور جو کوئی خدا کی خوشنودی کی طلب میں اس طرح کے کام کرتا ہے تو ہم اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾

(١١٥) اور جس شخص پر "الھدیٰ" (یعنی ہدایت کی حقیقی راہ) کھل جائے اور اس پر بھی وہ اللہ کے رسول سے مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ چلنے لگے تو ہم اسے اسی طرف کو لے جائیں گے جس (طرف) کو جانا اس نے پسند کر لیا ہے اور اسے دوزخ میں پہنچا دیں گے۔ اور (جس کے پہنچنے کی جگہ دوزخ ہوئی تو) یہ پہنچنے کی کیا ہی بری جگہ ہے

ع ١٧ ٣ ١٤

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا

(١١٦) اللہ یہ بات بخشنے والا نہیں کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا جائے۔ اس

دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾

کے سوا جتنے گناہ ہیں وہ جسے چاہے بخش دے اور جس کسی نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا تو وہ بھٹک کر سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑا۔

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾

(۱۱۷) (یہ مشرک خدا کے ساتھ کن کو شریک ٹھیراتے ہیں اور کن کو پکارتے ہیں) یہ نہیں پکارتے مگر دیبیوں کو اور نہیں پکارتے ہیں مگر شیطان مردود کو

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾ وقف لازم

(۱۱۸) جس پر اللہ لعنت کر چکا ہے۔ اور شیطان نے کہا: میں تیرے بندوں سے (گم راہی کا) ایک مقررہ حصہ لے کر رہوں گا اور ضرور انہیں بہکاؤں گا۔

وَّلَاُضِلَّنَّھُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّھُمْ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾

(۱۱۹) اور ضرور ایسا کروں گا کہ (حقیقت اور عمل کی جگہ جھوٹی) آرزوؤں میں انہیں مشغول رکھوں اور ضرور انہیں (مشرکانہ خرافات کا) حکم دوں گا، پس وہ جانوروں کے کان ضرور ہی چیریں گے (اور انہیں بتوں کے نام پر چھوڑ دیں گے۔) اور میں البتہ انہیں حکم دوں گا پس وہ (میری ہدایت کے مطابق) خدا کی خلقت میں ضرور ردو بدل کر دیا کریں گے۔ (سو یہ مشرک اسی شیطان کی وسوسہ اندازیوں پر چلتے ہیں) اور جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق و مددگار بناتا ہے تو یقیناً وہ تباہی میں پڑ گیا، ایسی تباہی میں جو کھلی تباہی ہے۔

يَعِدُھُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُھُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾

(۱۲۰) شیطان ان سے وعدہ کرتا اور آرزوؤں میں ڈالتا ہے۔ اور شیطان ان سے جو کچھ وعدہ کرتا ہے وہ فریب کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾

(۱۲۱) یہی وہ لوگ ہیں جن کا (بالآخر) ٹھکانا دوزخ ہوا اور یہ اس سے نکل بھاگنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿١٢٢﴾

(۱۲۲) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام انجام دیے تو ہم انہیں (راحت اور سرور ابدی کے ایسے) باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی (اور اس لیے وہ کبھی خشک ہونے والے نہیں) وہ ہمیشہ انہیں باغوں میں رہیں گے۔ یہ اللہ کا وعدہ حق ہے اور اللہ سے بڑھ کر بات کہنے میں سچا اور کون ہو سکتا ہے؟

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ

(۱۲۳) (مسلمانو! نجات و سعادت نہ تو تمہاری آرزوؤں پر (موقوف ہے)

الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾

نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر (وہ تو ایمان وعمل پر موقوف ہے)۔ جو کوئی برائی کرے گا (خواہ کوئی ہو) ضرورت ہے کہ اس کا بدلا پائے اور پھر اللہ کے سوا نہ تو کوئی اسے دوست ملے نہ مددگار۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾

(۱۲۴) اور جو کوئی اچھے کام کرے گا خواہ مرد ہو خواہ عورت، اور وہ (خدا پر) ایمان بھی رکھتا ہوگا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور رائی برابر بھی ان کے ساتھ (جزائے عمل میں) بے انصافی ہونے والی نہیں۔

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿١٢٥﴾

(۱۲۵) اور پھر (بتلاؤ!) اس آدمی سے بہتر دین رکھنے والا کون ہوسکتا ہے؟ جس نے اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دیا اور وہ نیک عمل بھی ہے اور اس نے ابراہیم کے طریقے کی پیروی کی ہے جو (تمام انسانی گروہ بندیوں سے الگ ہو کر) صرف خدا ہی کے لیے ہو رہا تھا۔ اور (یہ واقعہ ہے کہ) اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست مخلص بنالیا تھا۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
ع ١٨ ١١ ١٥ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿١٢٦﴾

(۱۲۶) اور (یاد رکھو!) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے (اس کے سوا کوئی نہیں) اور وہ (اپنے علم وقدرت سے) ہر چیز کا احاطہ کیئے ہوئے ہے۔

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿١٢٧﴾

(۱۲۷) اور (اے پیغمبر!) لوگ تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں (یعنی حکم دریافت کرتے ہیں)۔ تم کہہ دو "اللہ تمہیں ان کے بارے میں حکم دیتا ہے (جو، اب بیان کیا جائے گا)۔ نیز وہ تمہیں یتیم عورتوں کی نسبت بھی حکم دیتا ہے جو قرآن میں سنایا جا رہا ہے (اور پہلے نازل ہو چکا ہے کہ ان کے ساتھ نا انصافی نہ کرو)۔ وہ یتیم عورتیں (جو تمہاری سرپرستی میں ہوتی ہیں اور جنہیں تم ان کا حق جو (وراثت میں) ان کے لیے ٹھیرایا جا چکا ہے نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ (ان کے مال پر قبضہ کرلینے کے لیے) خود ان سے نکاح کرلو۔ نیز جو کچھ بے بس (یتیم) لڑکوں کی نسبت قرآن میں سنایا جا رہا ہے (اور پہلے نازل ہو چکا ہے) تو اس بارے میں بھی خدا تمہیں حکم دیتا ہے (کہ ان کے حقوق تلف نہ

کرو)۔ اور وہ حکم دیتا ہے کہ یتیموں کے معاملے میں (خواہ لڑکیاں ہوں خواہ لڑکے ہوں اور تمہاری سرپرستی میں ہوں یا نہ ہوں، ہر حال میں) حق وانصاف کے ساتھ قائم رہو۔ اور (یاد رکھو!) تم بھلائی کی باتوں میں سے جو کچھ کرتے ہو خدا اس کا علم رکھنے والا ہے۔

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝١٢٨

(۱۲۸) اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے سرکشی اور کنارہ کشی کا اندیشہ ہو تو شوہر اور بیوی پر کچھ گناہ نہ ہوگا اگر (مصالحت کی کوئی بات آپس میں ٹھیرا کر) صلح کرلیں۔ (نا اتفاقی سے) صلح (ہر حال میں) بہتر ہے۔ اور (یاد رکھو کہ) انسان کی طبیعت اس طرح کی واقع ہوئی ہے کہ مال کا لالچ سبھی میں ہوتا ہے۔ (عورت چاہتی ہے اسے زیادہ سے زیادہ ملے، مرد چاہتا ہے، کم سے کم خرچ کرے، پس ایسا نہ کرو کہ مال کی وجہ سے آپس میں مصالحت نہ ہو) اور اگر تم (ایک دوسرے کے ساتھ) اچھا سلوک کرو اور (سخت گیری سے) بچو تو تم جو کچھ کرتے ہو خدا اس کی خبر رکھنے والا ہے

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝١٢٩

(۱۲۹) اور تم اپنی طرف سے کتنے ہی خواہش مند ہو لیکن یہ بات تمہاری طاقت سے باہر ہے کہ (ایک سے زیادہ) عورتوں میں (کامل طور پر) عدل کرسکو (کیوں کہ دل کا قدرتی کھنچاؤ تمہارے بس کا نہیں۔ کسی کی طرف زیادہ کھنچے گا، کسی کی طرف کم)۔ پس ایسا نہ کرو کہ کسی ایک کی طرف جھک پڑو اور دوسری کو (اس طرح) چھوڑ بیٹھو گویا "معلقہ" ہے (یعنی ایسی عورت ہے کہ نہ تو بیوہ اور نہ طلاق دی ہوئی ہے کہ اپنا دوسرا انتظام کرے۔ نہ شوہر ہی اس کا حق ادا کرتا ہے کہ شوہر والی عورت کی طرح ہو، بیچ میں پڑی لٹک رہی ہے)۔ اور (دیکھو!) اگر تم (عورتوں کے معاملے میں) درستگی پر رہو اور (بے انصافی سے) بچو تو اللہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ہے۔

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ۝١٣٠

(۱۳۰) اور اگر (میاں بی بی میں اصلاح کی کوئی صورت بن نہ پڑے اور ایک دوسرے سے (جدا ہو جائیں تو اللہ اپنے (فضل کی) کشایش سے دونوں کو بے

نیاز کردے گا (یعنی ان میں سے ہر ایک کے لیے کوئی دوسرا انتظام پیدا ہو جائے گا جو عجب نہیں پہلے سے بہتر ہو)۔ اور اللہ بڑی وسعت والا (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝

(۱۳۱) اور (مسلمانو! یاد رکھو) آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے (اس کے سوا کوئی نہیں)۔ ہم نے یقیناً ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور (اسی طرح) خود تم کو بھی یہ حکم دیا کہ اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو (اور احکام حق کی پیروی کرو)۔ اور اگر (اس کا حکم) نہ مانو گے سو (اس سے اس کی خدائی کا تو کچھ نقصان ہونے والا نہیں، تم خود ہی نقصان اٹھاؤ گے)۔ کیونکہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ بے نیاز ہے، (ساری ستایشوں سے) ستودہ

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

(۱۳۲) اور (بے شک) اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور (جو کوئی اس کی فرماں برداری کرے تو) کارسازی کے لیے اس کا کارساز ہونا کفایت کرتا ہے۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝

(۱۳۳) (لوگو!) اگر وہ چاہے تو تمہیں (اقبال و سعادت کے میدان سے) ہٹا دے اور (تمہاری جگہ) دوسروں کو لے آئے۔ وہ بلاشبہ ایسا کرنے پر قادر ہے

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ ع ۱۹ ۸ ۱۶

(۱۳۴) جو کوئی دنیا کا ثواب چاہتا ہے تو (اسے معلوم ہونا چاہیے کہ) اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا ثواب موجود ہے (اور وہ دونوں کی بخشش رکھتا ہے)۔ وہ (سب کچھ) سننے والا اور دیکھنے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ

(۱۳۵) مسلمانو! ایسے ہو جاؤ کہ انصاف پر پوری مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے والے اور اللہ کے لیے (سچی) گواہی دینے والے ہو۔ اگر تمہیں خود اپنے خلاف یا اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑی جب بھی نہ جھجکو۔ اگر کوئی مال دار ہے یا محتاج ہے تو اللہ (تم سے) زیادہ ان پر مہربانی رکھنے والا ہے (تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ مال دار کی دولت کے لالچ میں یا محتاج کی

تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝١٣٥

محتاجی پر ترس کھا کر سچی بات کہنے سے جھجکو)۔ (پس دیکھو!) ایسا نہ ہو کہ ہوائے نفس کی پیروی تمہیں انصاف سے باز رکھے۔ اور اگر تم (گواہی دیتے ہوئے) بات کو گھما پھرا کر کہو گے (یعنی صاف صاف نہ کہنا چاہو گے) یا گواہی دینے سے پہلوتہی کرو گے تو (یاد رکھو!) تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝١٣٦

(۱۳۶) مسلمانو! اللہ پر ایمان لاؤ، اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے۔ نیز ان کتابوں پر جو اس سے پہلے (دوسرے پیغمبروں پر) نازل کی تھیں اور (دیکھو!) جس کسی نے اللہ سے انکار کیا اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان نہ رکھا تو وہ بھٹک کر سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝١٣٧ۭ

(۱۳۷) جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ ایمان لائے، پھر کفر میں پڑ گئے، پھر ایمان لائے، پھر کفر میں پڑ گئے اور پھر برابر کفر میں بڑھتے ہی گئے تو (فی الحقیقت ان کا ایمان لانا ایمان لانا نہ تھا) اللہ انہیں بخشنے والا نہیں۔ اور ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ (کام یابی کی) انہیں کوئی راہ دکھائے

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَۨا ۝١٣٨ۙ

(۱۳۸) (اے پیغمبر!) تم منافقوں کو یہ خوش خبری سنا دو کہ بلاشبہ ان کے لیے عذاب دردناک ہے۔

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝١٣٩ۭ

(۱۳۹) (وہ منافق) جو مسلمانوں کو چھوڑ کر منکرین حق کو اپنا رفیق اور مددگار بناتے ہیں (اور مسلمانوں کی دوستی پر مسلمانوں کے دشمنوں کی دوستی کو ترجیح دیتے ہیں)۔ تو کیا وہ چاہتے ہیں ان کے پاس عزت ڈھونڈھیں؟ (اگر ایسا ہی ہے) تو (یاد رکھیں!) عزت جتنی بھی ہے سب کی سب اللہ ہی کے لیے ہے (یعنی اسی کے اختیار میں ہے جسے چاہے دے دے۔ دشمنان حق کے ہاتھ میں نہیں، اگرچہ وہ اس وقت عارضی طور پر دنیوی عزت اور شوکت رکھتے ہیں اور پیروان حق بے سروسامان اور کم زور ہیں)

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا
سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا
فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ
حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ
جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ﴿١٤٠﴾

(١٤٠) اور (دیکھو!) اللہ اپنی کتاب میں تمہارے لیے یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم دیکھو اور سنو خدا کی آیتوں کے ساتھ کفر کیا جا رہا ہے (یعنی انہیں، سرکشی اور شرارت سے جھٹلایا جا رہا ہے) اور ان کی ہنسی اڑائی جا رہی ہے تو (تم اس مجلس سے اٹھ جاؤ اور) جب تک (اس طرح کی باتیں چھوڑ کر) کسی دوسری بات میں لوگ نہ لگ جائیں ان کے پاس نہ بیٹھو۔ اگر بیٹھا کرو گے تو تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے۔ (یاد رکھو!) خدا منافقوں کو (جو ایسی باتوں میں شریک ہوتے ہیں) اور منکرین حق کو (جو اس طرح کی باتیں کرتے ہیں) سب کو جہنم میں اکٹھا کر دینے والا ہے

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ
فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ڮ
وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ
نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۧ﴿١٤١﴾ ع ٢٠ ١٧

(١٤١) ان (منافقوں) کا شیوہ یہ ہے کہ وہ تمہاری حالت دیکھتے رہتے اور (مآل کار کے) منتظر رہتے ہیں۔ اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فتح ملتی ہے تو (اپنے کو تمہارا ساتھی ظاہر کرتے ہیں اور) کہتے ہیں ”کیا ہم بھی تمہارے ساتھ نہ تھے؟“ اگر منکرین حق کے لیے فتح مندی ہوتی ہے تو (ان کی طرف دوڑے جاتے ہیں اور اپنا احسان جتانے کے لیے) کہتے ہیں ”کیا ہم نے ایسا نہیں کیا کہ (جنگ میں) بالکل غالب آ گئے تھے پھر بھی تمہیں مسلمانوں سے بچا لیا“۔ تو (یقین کرو!) اللہ قیامت کے دن تم میں (کہ سچے مسلمان ہو) اور ان میں (کہ نفاق میں ڈوبے ہوئے ہیں) فیصلہ کر دے گا، اور (یقین کرو یہ منافق کتنا ہی دشمنوں کا ساتھ دیں، مگر) خدا کبھی ایسا کرنیوالا نہیں کہ کافر، ایمان رکھنے والوں کے خلاف کوئی راہ پا لیں

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ
خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ
قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا
يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾

(١٤٢) منافق (اپنی اس دورنگی چال سے) خدا کو دھوکا دے رہے ہیں (یعنی خدا کے رسول کو اور مسلمانوں کو دھوکے میں رکھنا چاہتے ہیں) اور (واقعہ یہ ہے کہ) خدا انہیں دھوکا دینے میں ہرا رہا ہے اور مغلوب کر رہا ہے (کہ مہلت پر مہلت دے رہا ہے اور اس عارضی مہلت کو وہ جہل و غرور سے اپنی کامیابی سمجھ رہے ہیں)۔ اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ کھڑے

ہوتے ہیں (جیسے کوئی مارے باندھے کھڑا ہو جائے۔) محض لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے (یعنی تلاوت نہیں کرتے) مگر برائے نام۔

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾

(۱۴۳) کفر اور ایمان کے درمیان متردد کھڑے ہیں (کہ ادھر رہیں یا ادھر)۔ نہ تو ان کی طرف ہیں، نہ ان کی طرف (یعنی نہ تو مسلمانوں کی طرف ہیں اور نہ مسلمانوں کے دشمنوں کی طرف)۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جس پر اللہ ہی راہ گم کر دے (یعنی اللہ کے ٹھہرائے ہوئے قانون ہدایت و ضلالت کے بموجب، راہ سعادت گم ہو جائے) تو پھر ممکن نہیں تم اس کے لیے کوئی راہ نکال سکو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾

(۱۴۴) مسلمانو! ایسا نہ کرو کہ مسلمانوں کے سوا کافروں کو (جو تمہارے خلاف لڑ رہے ہیں اور تمہاری بربادی پر تلے ہوئے ہیں) اپنا رفیق و مددگار بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو خدا کا صریح الزام اپنے اوپر لے لو؟۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾

(۱۴۵) بلاشبہ منافقوں کے لیے یہی ہونا ہے کہ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ڈالے جائیں اور (اس دن) کسی کو بھی تم ان کا رفیق و مددگار نہ پاؤ (پھر کیا تم چاہتے ہو ان کی سی روش تم بھی اختیار کرو؟)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾

(۱۴۶) ہاں! (ان میں سے) جن لوگوں نے توبہ کر لی، اپنی (عملی) حالت سنوار لی، اللہ (کے حکم) پر مضبوطی کے ساتھ جم گئے اور اپنے دین میں صرف اسی کے لیے ہو گئے تو (بلاشبہ) ایسے لوگ (منافقوں میں سے نہیں سمجھے جائیں گے) مومنوں کی صف میں ہوں گے۔ اور قریب ہے کہ اللہ مومنوں کو (ان کا) اجر عطا فرمائے، ایسا اجر جو بہت ہی بڑا اجر ہوگا۔

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

(۱۴۷) (لوگو!) اگر تم شکر کرو (یعنی خدا کی نعمتوں کی قدر کرو اور انہیں ٹھیک ٹھیک کام میں لاؤ اور خدا پر ایمان رکھو) تو خدا کو تمہیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے؟ (یعنی وہ کیوں تمہیں عذاب دے)؟ خدا تو (انسانی اعمال کا) قدر شناس (اور ان کی حالت کا) علم رکھنے والا ہے

الجزء السادس (٦)

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ
اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا
عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾

(۱۴۸) خدا کو پسند نہیں کہ تم (کسی کی) برائی پکارتے پھرو، ہاں یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو (اور وہ ظالم کے ظلم کا اعلان کرے)۔ اور (یاد رکھو!) خدا سننے والا، جاننے والا ہے (اس سے کسی کی کوئی بات پوشیدہ نہیں)

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ
سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾

(۱۴۹) تم بھلائی کی کوئی بات ظاہر طور پر کرو یا چھپا کر کرو یا کسی کی برائی سے درگذر تو (ہر حال میں تمہارے لیے نیکی واحسان کا اجر ہے۔ اور دیکھو!) اللہ بھی (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہوا (برائیوں سے) درگذر کرنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ
وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ﴿١٥٠﴾

(۱۵۰) جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے برگشتہ ہیں اور چاہتے ہیں اللہ میں اور اس کے رسولوں میں (تصدیق کے لحاظ سے) تفرقہ کریں اور کہتے ہیں ''ہم ان میں سے بعض کو مانتے ہیں، بعض کو نہیں مانتے'' اور اس طرح چاہتے ہیں ایمان اور کفر کے درمیان کوئی (تیسری) راہ اختیار کرلیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾

(۱۵۱) تو ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں (ان کا بعض رسالتوں پر ایمان رکھنے کا دعویٰ انہیں مومن نہیں بنادے سکتا)۔ اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ
اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ ع ٢١

(۱۵۲) اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی دوسروں سے جدا نہیں کیا (یعنی کسی ایک سے بھی انکار نہیں کیا) تو بلا شبہ ایسے ہی لوگ ہیں کہ (سچے مومن ہیں اور) عن قریب ہم انہیں ان کے اجر عطا فرمائیں گے اور اللہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ہے۔

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ
كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى
اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً
فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ
الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا
مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾

(۱۵۳) (اے پیغمبر!) اہل کتاب (یعنی یہودی) تم سے درخواست کرتے ہیں کہ آسمان سے کوئی کتاب ان پر نازل کرادو (تاکہ انہیں تصدیق ہوجائے کہ تم خدا کے نبی ہو) تو (یہ فرمائش انہوں نے تمہیں سے نہیں کی ہے) یہ اس سے بھی بڑی بات کا سوال موسیٰ سے کرچکے ہیں۔ انہوں نے (یعنی ان کے بزرگوں اور ہم مشربوں نے سینا کے میدان میں) کہا تھا ''ہمیں خدا آشکارا طور پر دکھلا دو'' (یعنی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں خدا تم سے کلام کررہا ہے) تو ان کی شرارت کی وجہ سے بجلی (کی ہولناکی) نے انہیں پکڑ لیا تھا (اور اس پر بھی وہ نافرمانی

اور شرارت سے باز نہیں آئے تھے)۔ پھر باوجودیکہ دین حق کی روشن دلیلیں ان پر واضح ہو چکی تھیں) وہ (پوجا کے لیے) بچھڑے کو لے بیٹھے (اور بت پرستی میں مبتلا ہو گئے)۔ ہم نے اس سے بھی درگزر کی تھی اور موسیٰ کو (قیام حق و شریعت میں) ظاہر و واضح اختیار دے دیا تھا۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ۝

(۱۵۴) اور پھر (دیکھو! احکام حق پر) عہد لینے کے لیے ہم نے ان کے سروں پر (کوہ) طور بلند کر دیا تھا (اور انہوں نے اتباع حق کا قول و قرار کیا تھا)۔ اس کے بعد ہم نے حکم دیا کہ شہر کے دروازے میں (خدا کے آگے) جھکے ہوئے داخل ہو (اور فتح و کامیابی کے بعد ظلم و شرارت نہ کرو)۔ اور ہم نے حکم دیا کہ "سبت" کے دن (کا احترام کرو اور اس دن حکم شریعت سے) تجاوز نہ کر جاؤ۔ ہم نے ان سے ان تمام باتوں پر پکا عہد و میثاق لے لیا تھا۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝

(۱۵۵) پس ان کے عہد (اطاعت) توڑنے کی وجہ سے اور اللہ کی آیتیں جھٹلانے کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ خدا کے نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے، نیز (اس شقاوت کی وجہ سے کہ) انہوں نے کہا "ہمارے دلوں پر (تہہ در تہہ) غلاف چڑھے ہوئے ہیں"۔ (ان میں قبولیت حق کی استعداد باقی ہی نہیں رہی۔ ان کے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر خدا نے مہر لگا دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معدودے چند آمیوں کے سوا سب کے سب ایمان سے محروم ہیں۔

وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝

(۱۵٦) اور (نیز) اس بات کی وجہ سے کہ انہوں نے کفر کیا اور مریم کے خلاف ایسی بات کہی جو بڑے ہی بہتان کی بات تھی۔

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ

(۱۵۷) اور (نیز) ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو جو خدا کے رسول (ہونے کا دعویٰ کرتے) تھے (سولی پر چڑھا کر) قتل کر ڈالا، حالانکہ (واقعہ یہ ہے کہ) نہ تو انہوں نے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھا کر ہلاک کیا بلکہ حقیقت حال ان پر مشتبہ ہو گئی (یعنی صورتحال ایسی ہو گئی کہ انہوں نے سمجھا ہم نے مسیح کو مصلوب کر دیا، حالانکہ نہیں کر سکے تھے) اور جن لوگوں نے اس بارے میں

يَقِيۡنًاۢ ۙ‏

اختلاف کیا (یعنی عیسائیوں نے جو کہتے ہیں: مسیح مصلوب ہوئے، لیکن اس کے بعد زندہ ہو گئے) تو بلاشبہ وہ بھی شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ ظن و گمان کے سوا کوئی علم ان کے پاس نہیں، اور یقیناً یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا‏ ﴿۱۵۸﴾

(۱۵۸) بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ سب پر غالب رہنے والا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُـؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا ۚ‏ ﴿۱۵۹﴾

(۱۵۹) اور (دیکھو!) اہل کتاب میں سے (یعنی یہودیوں میں سے جنہوں نے مسیح سے انکار کیا) کوئی نہ ہوگا جو اس کی موت سے پہلے (حقیقت حال پر مطلع نہ ہو جائے اور) اس پر (یعنی مسیح کی صداقت پر) یقین نہ لے آئے۔ ایسا ہونا ضروری ہے (کیوں کہ مرنے کے وقت غفلت و شرارت کے تمام پردے ہٹ جاتے ہیں اور حقیقت نمودار ہوتی ہے) اور قیامت کے دن وہ (اللہ کے حضور) ان پر شہادت دینے والا ہوگا۔

فَبِظُلۡمٍ مِّنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتۡ لَهُمۡ وَبِصَدِّهِمۡ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ كَثِيۡرًا ۙ‏ ﴿۱۶۰﴾

(۱۶۰) الغرض یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے (کئی ایک) اچھی چیزیں ان پر حرام کر دیں جو (پہلے) حلال تھیں، اور اس وجہ سے بھی کہ وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہت روکنے لگے تھے (اور ہدایت کی راہ میں سرتاسر روک ہو گئے تھے)

وَّاَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ وَاَكۡلِهِمۡ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ‌ ؕ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡهُمۡ عَذَابًا اَ لِيۡمًا‏ ﴿۱۶۱﴾

(۱۶۱) نیز ان کی یہ بات کہ سود لینے لگے، حالانکہ اس سے روک دیئے گئے تھے، اور یہ بات کہ ناجائز طریقے پر لوگوں کا مال کھانے لگے (حالانکہ انہیں ہر انسان کے ساتھ دیانت دار ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔) اور (یاد رکھو!) ان میں جو لوگ (اس طرح احکام حق کے) منکر ہو گئے ہم نے ان کے لیے (پاداش عمل میں) دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

لٰـكِنِ الرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ مِنۡهُمۡ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ‌ وَالۡمُقِيۡمِيۡنَ الصَّلٰوةَ‌ وَالۡمُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ اُولٰٓـئِكَ سَنُؤۡتِيۡهِمۡ

(۱۶۲) لیکن (اے پیغمبر!) ان میں سے جو لوگ (کتاب اللہ کے) علم میں پکے ہیں تو وہ اور مسلمان (ان گمراہیوں سے اپنی راہ الگ رکھتے ہیں وہ) اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو تم پر نازل ہوئی ہے اور ان تمام کتابوں پر بھی جو تم سے پہلے نازل ہو چکی ہیں۔ اور وہ جو نماز قائم کرنے والے ہیں، زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں اور اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں تو ایسے ہی لوگ ہیں جنہیں ہم

ع ۲۲

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾	عن قریب ان کا اجر عطا فرمائیں گے، ایسا اجر جو بہت ہی بڑا اجر ہوگا۔
اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾	(۱۶۳) (اے پیغمبر!) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی جس طرح نوح پر اور ان نبیوں پر جو نوح کے بعد ہوئے بھیجی تھی، اور جس طرح ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، اولاد یعقوب، عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان پر بھیجی اور داؤد کو زبور عطا فرمائی۔
وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾	(۱۶۴) نیز خدا کے وہ رسول جن کا حال ہم (قرآن میں) پہلے سنا چکے ہیں اور وہ جن کا حال ہم نے تمہیں نہیں سنایا اور (اسی طرح) اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا جیسا کہ واقعی طور پر کلام کرنا ہوتا ہے۔
رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾	(۱۶۵) یہ تمام رسول (خدا پرستی اور نیک عملی کے نتائج کی) خوشخبری دینے والے اور (انکار حق کے نتائج سے) متنبہ کرنے والے تھے (اور اس لیے بھیجے گئے تھے) کہ ان کے آنے (اور نیک و بد بتلانے) کے بعد لوگوں کے پاس کوئی حجت باقی نہ رہے جو وہ خدا کے حضور پیش کر سکیں (یعنی یہ عذر کر سکیں کہ ہمیں راہ حق کسی نے نہیں دکھلائی تھی)۔ اور خدا (اپنے کاموں میں) سب پر غالب (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے۔
لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾	(۱۶۶) (اے پیغمبر! اگر یہ لوگ تمہاری سچائی سے انکار کرتے ہیں تو انکار کریں) لیکن اللہ نے جو کچھ تم پر نازل کیا ہے وہ اسے نازل کرکے (تمہاری سچائی کی) گواہی دیتا ہے اور اس نے اسے اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے، اور (خدا کے) فرشتے بھی اس کی گواہی دیتے ہیں، اور (جس بات پر اللہ گواہی دے تو) اللہ کی گواہی بس کرتی ہے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾	(۱۶۷) جو لوگ (سچائی سے) منکر ہوئے اور خدا کی راہ سے لوگوں کو روکا تو بلاشبہ وہ (سیدھے راستے سے) بھٹک گئے اور ایسے بھٹکے کہ دور دراز راہوں میں گم ہو گئے
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ	(۱۶۸) جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم (میں بھی بے باک ہو گئے اور مرتے دم تک

لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾

اسی حالت میں سرشار رہے) تو خدا انہیں کبھی بخشنے والا نہیں، نہ انہیں (کامیابی کی) کوئی راہ دکھائے گا۔

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾

(١٦٩) بجز جہنم کی راہ کے، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور اللہ کے لیے ایسا کرنا بالکل سہل ہے (کوئی نہیں جو اس کے قوانین کے نفاذ میں رکاوٹ ڈال سکے)۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾

(١٧٠) اے افراد نسل انسانی! بلا شبہ "الرسول" (یعنی پیغمبر اسلام) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس سچائی کے ساتھ آ گیا ہے (اور اس کی سچائی اب کسی کے جھٹلائے جھٹلائی نہیں جا سکتی)۔ پس ایمان لاؤ کہ تمہارے لیے (اسی میں) بہتری ہے۔ اور (دیکھو!) اگر تم کفر کرو گے تو آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے (تمہاری شقاوت خود تمہارے ہی آگے آئے گی)۔ اور (یاد رکھو!) اللہ (سب کچھ) جاننے والا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۚ انتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ۘ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿١٧١﴾

وقف لازم ع ٢٣

(١٧١) اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو (یعنی حقیقت واعتدال سے گزر نہ جاؤ) اور اللہ کے بارے میں حق کے سوا اور کچھ نہ کہو۔ مریم کا بیٹا عیسیٰ مسیح اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ کا رسول ہے اور اس کے کلمۂ (بشارت) کا ظہور ہے جو مریم پر القا کیا گیا تھا، نیز ایک روح ہے جو اس کی جانب سے بھیجی گئی۔ پس چاہیے کہ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور یہ بات نہ کہو کہ خدا تین ہیں۔ (دیکھو!) ایسی بات کہنے سے باز آ جاؤ کہ تمہارے لیے بہتری ہو۔ حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ ہی اکیلا معبود ہے (اس کے سوا کوئی نہیں) وہ اس سے پاک ہے کہ اس کے لیے کوئی بیٹا ہو۔ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کے لیے ہے (وہ بھلا اپنے کاموں کے لیے اس بات کا کیوں محتاج ہونے لگا کہ کسی کو بیٹا بنا کر دنیا میں بھیجے؟)۔ کارسازی کے لیے خدا کا کارساز ہونا بس ہے۔

لَّن يَسْتَنكِفَ الْمَسِيحُ أَن يَكُونَ عَبْدًا لِّلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ ۚ وَمَن

(١٧٢) مسیح کو ہرگز اس بات میں عار نہیں کہ وہ خدا کا بندہ سمجھا جائے اور نہ خدا کے مقرب فرشتوں کو اس سے ننگ و عار ہے۔ جو کوئی خدا کی بندگی میں ننگ و عار

يَّسۡتَنۡكِفۡ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَيَسۡتَكۡبِرۡ فَسَيَحۡشُرُهُمۡ اِلَيۡهِ جَمِيۡعًا۝

سمجھے اور گھمنڈ کرے تو (وہ گھمنڈ کر کے جائے گا کہاں؟) وہ وقت دور نہیں کہ خدا سب کو (قیامت کے دن) اپنے حضور جمع کرے گا۔

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ وَيَزِيۡدُهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ‌ۚ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡتَنۡكَفُوۡا وَاسۡتَكۡبَرُوۡا فَيُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوۡنَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا۝

(۱۷۳) (اس دن) ایسا ہوگا کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کیے ہیں تو ان کی نیکیوں کا پورا پورا بدلا انہیں دے دے گا اور اپنے فضل سے اس میں زیادتی بھی فرمائے گا۔ لیکن جن لوگوں نے (خدا کی) بندگی کو ننگ و عار سمجھا اور گھمنڈ کیا تو انہیں (پاداش جرم میں) ایسا عذاب دے گا جو دردناک عذاب ہوگا اور اس دن انہیں خدا کے سوا نہ تو کوئی رفیق ملے گا نہ مددگار۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمۡ بُرۡهَانٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ نُوۡرًا مُّبِيۡنًا۝

(۱۷۴) لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ''برھان'' (یعنی دلیل و حجت) آ گئی اور ہم نے تمہاری طرف چمکتی ہوئی روشنی بھیج دی۔

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَاعۡتَصَمُوۡا بِهٖ فَسَيُدۡخِلُهُمۡ فِىۡ رَحۡمَةٍ مِّنۡهُ وَفَضۡلٍ ۙ وَّيَهۡدِيۡهِمۡ اِلَيۡهِ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا۝

(۱۷۵) پس جو لوگ ایمان لائے اور اس کا سہارا مضبوط پکڑ لیا تو وہ انہیں عن قریب اپنی رحمت کے سایے میں داخل کر دے گا اور ان پر اپنا فضل کرے گا اور انہیں اپنے تک پہنچنے کی راہ دکھا دے گا، ایسی راہ جو بالکل سیدھی راہ ہے۔

يَسۡتَفۡتُوۡنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِى الۡـكَلٰلَةِ‌ ؕ اِنِ امۡرُؤٌا هَلَكَ لَـيۡسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخۡتٌ فَلَهَا نِصۡفُ مَا تَرَكَ‌ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهَا وَلَدٌ‌ ؕ فَاِنۡ كَانَـتَا اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ‌ ؕ وَاِنۡ كَانُوۡۤا اِخۡوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَيَيۡنِ‌ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمۡ اَنۡ تَضِلُّوۡا‌ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ۝ ع ٢٤

(۱۷۶) (اے پیغمبر!) لوگ تم سے ''کلالہ'' کے بارے میں (یعنی ایسے آدمی کی میراث کے بارے میں جس کے نہ تو باپ ہو نہ اولاد) فتویٰ طلب کرتے ہیں۔ کہہ دو: اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں (حسب ذیل) حکم دیتا ہے: اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ باپ دادا) اور اس کے بہن ہو تو جو کچھ مرنے والا چھوڑ مرا ہے اس کا آدھا بہن کا حصہ ہوگا اور بہن مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس (کے سارے مال) کا وارث وہ بھائی ہی ہوگا۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں (یا دو سے زیادہ) تو انہیں ترکے میں سے دو تہائی ملے گا، اور اگر بھائی بہن (ملے جلے ہوں) کچھ مرد، کچھ عورتیں تو پھر (اسی قاعدے سے حصے تقسیم ہونگے کہ) مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ، اللہ تمہارے لیے اپنے احکام واضح کر دیتا ہے تاکہ گمراہ نہ ہو اور اللہ تمام باتوں کا علم رکھنے والا ہے۔

(٥) سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ (١١٢) آیاتھا ١٢٠ رکوعاتھا ١٦

سورۃ المائدہ مدنی ہے اور اس میں ایک سو بیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ①

(۱) مسلمانو! اپنے معاہدے پورے کرو، تمہارے لیے مویشی جانور حلال کردیئے گئے ہیں (یعنی ان کا گوشت کھانا حلال کردیا گیا ہے) مگر وہ جن کی نسبت (آگے چل کر) حکم سنایا جائے گا۔ لیکن جب احرام کی حالت میں ہو تو شکار کرنا حلال نہ سمجھو۔ بلاشبہ اللہ جیسا کچھ چاہتا ہے حکم دے دیتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ②

(۲) مسلمانو! خدا کے شعائر کی (یعنی خدا پرستی کی مقرر کی ہوئی نشانیوں اور آداب و رسوم کی) بے حرمتی نہ کرو، اور نہ ان مہینوں کی بے حرمتی کرو جو حرمت کے مہینے ہیں، اور نہ (حج کی) قربانی کی، نہ ان جانوروں کی جن کی گردنوں میں (بطور علامت کے) پٹے ڈال دیتے ہیں (اور کعبے پر چڑھانے کے لیے دور دور سے لائے جاتے ہیں)۔ نیز ان لوگوں کی بھی بے حرمتی نہ کرو (یعنی ان کی راہ میں رکاوٹ نہ ڈالو اور انہیں کسی طرح کا نقصان نہ پہنچاؤ) جو بیت حرام (یعنی کعبے) کا قصد کرتے ہیں اور اپنے پروردگار کا فضل اور اس کی خوشنودی ڈھونڈھتے ہیں۔ اور جب تم احرام کی حالت سے باہر آجاؤ (یعنی حج اور عمرے سے فارغ ہو کر احرام اتار دو) تو پھر شکار کرسکتے ہو۔ اور (دیکھو!) ایسا نہ ہو کہ ایک گروہ کی دشمنی تمہیں اس بات پر ابھار دے کہ زیادتی کرنے لگو، کیوں کہ انہوں نے مسجد حرام سے تمہیں روک دیا تھا۔ (تمہارا دستور العمل تو یہ ہونا چاہیے کہ) نیکی اور پرہیزگاری کی ہر بات میں ایک دوسرے کی مدد کرو، گناہ اور ظلم کی بات میں نہ کرو۔ اور (دیکھو!) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو۔ یقیناً وہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ

(۳) (مسلمانو!) تم پر (یہ چیزیں) حرام کردی گئی ہیں: مردار جانور، خون، سور کا گوشت، وہ (جانور) جو غیر خدا کے نام پر پکارا جائے، گلا گھونٹ کر مارا ہوا، چوٹ لگا کر مارا ہوا، وہ جو بلندی سے گر کر مر جائے، وہ جو کسی جانور کے سینگ

وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا
ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ
تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ
الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ
اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ
لِإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣﴾

مارنے سے مرجائے، وہ جسے درندہ پھاڑ کھائے، مگر ہاں! وہ (حرام نہیں) جسے تم (اس کے مرنے سے پہلے) ذبح کرلو اور وہ جانور جو کسی تھان پر (چڑھا کر) ذبح کیا جائے (یعنی ان مقاموں میں ذبح کیا جائے جو بت پرستوں نے نذر و نیاز چڑھانے کے لیے ٹھیرا رکھے ہیں)۔ اور یہ بات بھی کہ (کسی جانور کا گوشت یا کوئی اور چیز بطور جوئے کے) تیروں کے پاسوں سے آپس میں تقسیم کرو (جیسا کہ مشرکین عرب کیا کرتے تھے) یہ گناہ کی بات ہے۔ (مسلمانو!) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی وہ آج تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہوگئے ہیں (کہ تم راہ حق کو چھوڑ کر ان کا طریقہ اختیار کرنے والے نہیں)۔ پس ان سے نہ ڈرو، مجھ سے ڈرو (اور میرے حکم کی تعمیل کرو)۔ آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی اور تمہارے لیے پسند کرلیا کہ دین ”الاسلام“ ہو۔ پس (دیکھو!) جو کوئی بھوک سے بے بس ہوجائے، یہ بات نہ ہو کہ (دانستہ) گناہ کرنا چاہے (اور کوئی حرام چیز کھالے) تو اللہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ہے۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ
لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ
مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ
فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ
اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ
الْحِسَابِ ﴿٤﴾

(۴) (اے پیغمبر!) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کیا کیا چیزیں ان کے لیے حلال ہیں؟ تم کہو: جتنی اچھی چیزیں ہیں سب تم پر حلال کردی گئی ہیں۔ اور شکاری جانور جو تم نے شکار کے لیے سدھا رکھے ہوں اور (شکار کا طریقہ) جیسا کچھ خدا نے تمہیں سکھا دیا ہے (یعنی خدا کی دی ہوئی عقل و ذہانت سے تم نے نکال لیا ہے) انہیں سکھا دو تو جو کچھ وہ (شکار پکڑ لیں اور) تمہارے لیے بچائے رکھیں تم اسے (بے کھٹکے) کھا سکتے ہو، مگر چاہیے کہ (شکاری جانور چھوڑتے ہوئے) خدا کا نام لے لیا کرو (جس طرح ذبح کرتے ہوئے لیا کرتے ہو) اور (ہر حال میں) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو۔ (یاد رکھو!) اللہ (اعمال کا) حساب لینے میں بہت تیز ہے

الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۖ وَطَعَامُ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ ۖ

(۵) آج (کہ دین حق اپنے ظہور میں کامل ہوگیا ہے) تمام اچھی چیزیں تم پر حلال کردی گئیں (جو بے جا قیدیں لوگوں نے اپنے پیچھے لگا رکھی تھیں سب دور

وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنٰتُ
مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ
اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ
مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫
وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٥ ع
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى
الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ
اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ
جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ
عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ
اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً
فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ
وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ
عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ
وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦
وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ
الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧

ہوگئیں)۔ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی ہے، تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔ نیز تمہارے لیے مسلمان بیبیاں اور ان لوگوں کی بیبیاں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے حلال ہیں۔ بشرطیکہ ان کے مہران کے حوالے کرو اور مقصود قید نکاح میں لانا ہو۔ یہ بات نہ ہو کہ نفس پرستی کے لیے بدکاری کی جائے یا چوری چھپے بدچلنی کی جائے۔اور (یاد رکھو!) جو کوئی ایمان سے منکر ہوا تو اس کے تمام کام اکارت گئے اور آخرت میں اس کی جگہ تباہ کاروں میں ہوگی۔

(٦) مسلمانو! جب تم نماز کے لیے آمادہ ہو تو چاہیے کہ اپنا منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لیا کرو اور سر کا مسح کرلو، نیز اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھولو۔ اگر نہانے کی حاجت ہو تو چاہیے (نہا کر) پاک وصاف ہوجاؤ۔ اگر تم بیمار ہو (اور پانی کا استعمال مضر ہو) یا سفر میں ہو (اور پانی کی جستجو دشوار ہو) یا ایسا ہو کہ تم میں سے کوئی جائے ضرور سے (ہوکر) آیا ہو یا تم نے عورت کو چھوا ہو اور پانی میسر نہ آئے تو اس حالت میں چاہیے کہ (وضو کی جگہ) پاک مٹی سے کام لو اور (طریقہ اس کا یہ ہے کہ) اپنے منہ اور ہاتھوں پر اس سے مسح کرلو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تمہیں کسی طرح کی مشقت اور تنگی میں ڈالے، بلکہ چاہتا ہے (اس طرح کے اعمال کے ذریعے) تمہیں پاک وصاف رکھے۔ نیز یہ کہ (تمہیں ایک شائستہ جماعت بنا کر) تم پر اپنی نعمت (ہدایت) پوری کردے، تاکہ تم شکر گزار ہو (یعنی نعمت الٰہی کے قدر شناس ہو)

(٧) اور (دیکھو!) اللہ نے تم پر جو انعام کیا ہے اس کی یاد سے غافل نہ ہو اور اس کا عہد و پیمان نہ بھولو جو وہ مضبوطی کے ساتھ تم سے ٹھیرا چکا ہے، جب تم نے (دعوت ایمان قبول کرتے ہوئے) کہا تھا "(خدایا) ہم نے تیرا فرمان سنا اور ہم نے اسے قبول کیا" (تو خدا سے تم نے اطاعت حق کا عہد و پیمان باندھ لیا تھا) اور (دیکھو! ہر حال میں) خدا (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو۔ جو کچھ (تمہارے) سینوں میں چھپا ہوتا ہے وہ اسے پوری طرح جانتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ
شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ
قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑧

(۸) مسلمانو! ایسے ہو جاؤ کہ خدا (کی سچائی) کے لیے مضبوطی سے قائم رہنے والے اور انصاف کے لیے گواہی دینے والے ہو۔ اور (دیکھو!) ایسا کبھی نہ ہو کہ کسی گروہ کی دشمنی تمہیں اس بات کے لیے ابھار دے کہ (اس کے ساتھ) انصاف نہ کرو۔ (ہر حال میں) انصاف کرو کہ یہی تقوے سے لگتی ہوئی بات ہے۔ اور اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو۔ تم جو کچھ کرتے ہو وہ اس کی خبر رکھنے والا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ⑨

(۹) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو اللہ کا ان سے وعدہ ہے کہ ان کے لیے مغفرت ہوگی اور بہت ہی بڑا اجر ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ⑩

(۱۰) لیکن جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو (سرکشی و شرارت سے) جھٹلایا تو وہ دوزخی ہیں (انہوں نے مغفرت و اجر کی جگہ تباہی و عذاب کی راہ پسند کر لی)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ
اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪ ع ٦

(۱۱) مسلمانو! اپنے اوپر اللہ کا وہ احسان یاد کرو کہ جب ایک گروہ نے پورا ارادہ کر لیا تھا کہ (جنگ و ہلاکت کا) تم پر ہاتھ بڑھائے تو خدا نے (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کیا کہ اس کے ہاتھ تمہارے خلاف بڑھنے سے رک گئے (اور تمہیں کسی طرح کا گزند نہ پہنچا)۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ ہی ہے جس پر مومنوں کو بھروسا رکھنا چاہیے

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ
وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ
اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ
وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْھٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

(۱۲) اور (دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ اللہ نے بنی اسرائیل سے (بھی) عہد (اطاعت) لیا تھا اور ان میں بارہ سردار مقرر کر دیئے تھے۔ اللہ نے فرمایا تھا: (دیکھو!) میں تمہارے ساتھ ہوں (یعنی میری مدد تمہارے ساتھ ہے)۔ اگر تم نے نماز قائم رکھی، زکوٰۃ ادا کرتے رہے، میرے تمام رسولوں پر (جو تمہاری ہدایت کے لیے آتے رہیں گے) ایمان لائے اور ان کی مدد کی اور اللہ کو قرض نیک دیتے رہے (یعنی نیکی کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے رہے) تو میں ضرور تم پر سے تمہاری برائیاں محو کر دوں گا اور تمہیں ضرور (راحت و کامرانی کے) باغوں میں داخل کر دوں گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾

مرجھانے والی نہیں)۔ پھر تم میں سے جس کسی نے اس کے بعد (بھی) انکارِ حق کی راہ اختیار کی تو یقیناً اس نے (کامیابی کی) سیدھی راہ گم کر دی۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾

(١٣) پس اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے اپنا عہدِ اطاعت توڑ ڈالا، ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا (کیوں کہ قانونِ الٰہی یہی ہے کہ جو کوئی حق سے پھر جاتا ہے وہ رحمت سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کے دل کی اثر پذیری باقی نہیں رہتی)۔ چنانچہ یہ لوگ (خدا کی کتاب میں) باتوں کو ان کی اصلی جگہ سے پھیر دیتے ہیں (یعنی کلام میں تحریف کر دیتے ہیں۔) جس بات کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اس سے کچھ بھی فائدہ اٹھانا ان کے حصے میں نہ آیا۔ اسے بالکل فراموش کر بیٹھے۔ اور تم (اب بھی) ہمیشہ ان کی کسی نہ کسی خیانت پر (جو وہ کتاب اللہ میں تحریف کرتے ہوئے کرتے رہتے ہیں) اطلاع پاتے رہتے ہو اور بہت تھوڑے ہیں جو ایسا نہیں کرتے۔ پس (اے پیغمبر!) تمہیں چاہیے کہ ان کی (ان خیانتوں سے) درگزر کرو اور ان کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا لو۔ بلاشبہ اللہ انہیں کو دوست رکھتا ہے جو نیک کردار ہوتے ہیں۔

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾

(١٤) اور جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں (یعنی مسیحی) ان سے بھی ہم نے (ایمان و عمل کا) عہد لیا تھا۔ (لیکن) پھر ایسا ہوا کہ جس بات کی نصیحت کی گئی تھی اس سے کچھ بھی فائدہ اٹھانا ان کے حصے میں نہ آیا، اسے بالکل فراموش کر بیٹھے (اور ایک دین پر اکٹھے رہنے کی جگہ بہت سی ٹولیوں میں بٹ گئے)۔ پس ہم نے ان کے (مختلف فرقوں کے) درمیان قیامت تک کے لیے دشمنی اور کینے کی آگ بھڑکا دی (یعنی جب وہ ہدایت سے برگشتہ ہو کر مختلف فرقوں میں بٹ گئے تو ہمارے مقررہ قانون کے مطابق ان میں باہمی بغض و عناد کی آگ بھڑک اٹھی)۔ اور وہ وقت دور نہیں کہ جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اللہ اس کی حقیقت انہیں بتا دے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۛ قَدْ جَآءَكُمْ

(١٥) اے اہلِ کتاب! یہ واقعہ ہے کہ ہمارا رسول تمہارے پاس آ چکا۔ کتابِ الٰہی (یعنی تورات و انجیل) کی بہت سی باتیں جنہیں تم (ہوائے نفس سے) چھپاتے رہے ہو، وہ تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے اور بہت سی باتوں سے در

مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌۙ‏ ﴿۱۵﴾

گزر کر جاتا ہے (کہ ان کے بیان کی ضرورت نہیں)۔ اللہ کی طرف سے تمہارے پاس (حق کی) روشنی آچکی اور ایسی کتاب آچکی جو (اپنی ہدایتوں میں نہایت) روشن کتاب ہے۔

يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَيَهۡدِيۡهِمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ‏ ﴿۱۶﴾

(١٦) خدا اس کتاب کے ذریعے ان لوگوں پر جو (ہوائے نفس کی جگہ) خدا کی خوشنودیوں کے تابع ہوں سلامتی کی راہ کھول دیتا ہے اور اپنے حکم سے (یعنی اپنے مقررہ قانون کے مطابق) انہیں تاریکیوں سے نکالتا ہے، روشنی میں لاتا اور (کامیابی کی) سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے۔

لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ‌ ؕ قُلۡ فَمَنۡ يَّمۡلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔـا اِنۡ اَرَادَ اَنۡ يُّهۡلِكَ الۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا‌ ؕ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا‌ ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ‏ ﴿۱۷﴾

(١٧) یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا "خدا، مریم کا بیٹا مسیح ہے۔" (اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہو: (یہ کیسی بے عقلی کی بات ہے جو تم کہتے ہو؟) اگر خدا مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اور (اتنا ہی نہیں بلکہ) روئے زمین پر جتنے انسان بستے ہیں سب کو ہلاک کر دینا چاہے تو کون ہے جو اس کی بادشاہی میں دخل دینے کی جرأت کر سکتا ہے؟ آسمان کی اور زمین کی اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطانی اللہ ہی کے لیے ہے اور وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ وَالنَّصٰرٰى نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ‌ ؕ قُلۡ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمۡ بِذُنُوۡبِكُمۡ‌ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ مِّمَّنۡ خَلَقَ‌ ؕ يَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا‌ وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ‏ ﴿۱۸﴾

(١٨) اور (دیکھو!) یہودی اور عیسائی کہتے ہیں "ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں (ہم جو کچھ بھی کریں ہمارے لیے نجات ہی نجات ہے)" تم کہہ دو "اگر ایسا ہی ہے تو پھر خدا تمہاری بدعملیوں کی وجہ سے تمہیں (وقتاً فوقتاً عذاب کیوں دیتا رہا؟ (جس کا خود تمہیں بھی اعتراف ہے اور تمہاری کتاب خدا کی سرزنشوں اور عذابوں کی سرگزشتوں سے بھری ہوئی ہے)۔" بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کے پیدا کیے ہوئے انسانوں میں سے تم بھی انسان ہو اور (انسان کی بخشش و نجات کا سررشتہ اللہ کے ہاتھ ہے)۔ وہ جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے عذاب دے، آسمانوں کی، زمین کی اور اس سب کی جو ان کے درمیان ہیں مالکی و سلطانی صرف اسی کے لیے ہے اور سب کو بالآخر اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا

(١٩) اے اہل کتاب! ایسی حالت میں کہ رسولوں کا ظہور مدتوں سے بند تھا، ہمارا

يُبَيِّنُ لَكُمۡ عَلَىٰ فَتۡرَةٖ مِّنَ ٱلرُّسُلِ أَن تَقُولُواْ مَا جَآءَنَا مِنۢ بَشِيرٖ وَلَا نَذِيرٖۖ فَقَدۡ جَآءَكُم بَشِيرٞ وَنَذِيرٞۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ ﴿١٩﴾ ع ۳ ۸

رسول (یعنی پیغمبر اسلام) تمہارے پاس آیا، وہ تم پر (احکام حق) واضح کر رہا ہے تا کہ تم یہ نہ کہو کہ ہماری طرف کوئی رسول نہیں بھیجا گیا، نہ تو (ہدایت کی) بشارت دینے والا، نہ (گم راہی سے) متنبہ کرنے والا۔ تو اب (دیکھو!) بشارت دینے والا اور متنبہ کرنے والا تمہارے پاس آ گیا ہے (یعنی تمہارے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہا ہے) اور اللہ ہر بات پر قادر ہے۔

وَإِذۡ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوۡمِهِۦ يَٰقَوۡمِ ٱذۡكُرُواْ نِعۡمَةَ ٱللَّهِ عَلَيۡكُمۡ إِذۡ جَعَلَ فِيكُمۡ أَنۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكٗا وَءَاتَىٰكُم مَّا لَمۡ يُؤۡتِ أَحَدٗا مِّنَ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿٢٠﴾

(۲۰) اور (دیکھو! وہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنے قوم سے کہا تھا ”اے لوگو! اللہ کا اپنے اوپر احسان یاد کرو (کہ اس نے کیسی کیسی عزتوں سے تمہیں سرفراز کیا ہے!) اس نے تم میں نبی پیدا کیے، تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ بات عطا فرمائی جو دنیا میں کسی کو (اب تک) نہیں دی گئی (یعنی نبوت اور بادشاہت دونوں تم میں جمع ہو گئیں“۔)

يَٰقَوۡمِ ٱدۡخُلُواْ ٱلۡأَرۡضَ ٱلۡمُقَدَّسَةَ ٱلَّتِي كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمۡ وَلَا تَرۡتَدُّواْ عَلَىٰٓ أَدۡبَارِكُمۡ فَتَنقَلِبُواْ خَٰسِرِينَ ﴿٢١﴾

(۲۱) ”لوگو! مقدس سرزمین میں جسے خدا نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے (یعنی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، عزم و ہمت کے ساتھ) داخل ہو جاؤ اور الٹے پاؤں پیچھے کی طرف نہ ہٹو کہ (کامیاب ہونے کی جگہ) نقصان و تباہی میں پڑ جاؤ“

قَالُواْ يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّ فِيهَا قَوۡمٗا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَن نَّدۡخُلَهَا حَتَّىٰ يَخۡرُجُواْ مِنۡهَا فَإِن يَخۡرُجُواْ مِنۡهَا فَإِنَّا دَٰخِلُونَ ﴿٢٢﴾

(۲۲) لوگوں نے (اس کے جواب میں) کہا ”اے موسیٰ! اس سرزمین میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو بڑے ہی زبردست ہیں، (ہم میں ان کے مقابلے کی تاب نہیں)۔ جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم اس سرزمین میں قدم رکھنے والے نہیں۔ ہاں! اگر وہ لوگ وہاں سے نکل گئے تو پھر ہم ضرور داخل ہو جائیں گے“

قَالَ رَجُلَانِ مِنَ ٱلَّذِينَ يَخَافُونَ أَنۡعَمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِمَا ٱدۡخُلُواْ عَلَيۡهِمُ ٱلۡبَابَ فَإِذَا دَخَلۡتُمُوهُ فَإِنَّكُمۡ غَٰلِبُونَۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَتَوَكَّلُوٓاْ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ ﴿٢٣﴾

(۲۳) (اس پر) دو آدمیوں نے کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے اور خدا نے انہیں (ایمان کی) نعمت عطا فرمائی تھی، لوگوں سے کہا (”اس قدر بے طاقت اور بزدل کیوں ہو رہے ہو؟) ہمت کر کے ان لوگوں پر جا پڑو اور (شہر کے) دروازے میں جا داخل ہو۔ اگر تم (ایک مرتبہ) داخل ہو گئے تو پھر غلبہ تمہارے ہی لیے ہے۔ اگر تم ایمان رکھنے والے ہو تو چاہیے کہ اللہ پر بھروسا کرو“۔

قَالُواْ يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّا لَن نَّدۡخُلَهَآ أَبَدٗا مَّا

(۲۴) وہ بولے ”اے موسیٰ! جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم کبھی اس میں

دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾

داخل ہونے والے نہیں۔ (اور اگر تم وہاں جانے پر ایسے ہی تل گئے ہو تو) تم خود چلے جاؤ اور تمہارا خدا بھی تمہارے ساتھ چلا جائے۔ ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے۔ تم دونوں وہاں لڑتے رہنا“

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

(۲۵) (یہ حالت دیکھ کر) موسیٰ نے کہا ”خدایا! میں اپنی جان کے سوا اور اپنے بھائی کے سوا اور کسی پر اختیار نہیں رکھتا۔ پس تو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں (اپنے حکم سے) فیصلہ کر دے“۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۗ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ ع ٨

(۲۶) اللہ کا حکم ہوا کہ (جب ان لوگوں کی محرومیوں کا یہ حال ہے تو) اب چالیس برس تک وہ سرزمین ان پر حرام کر دی گئی (یعنی چالیس برس تک اس سے محروم کر دیے گئے)، یہ اسی بیابان میں سرگرداں رہیں گے۔ سو (اے موسیٰ!) تم نافرمان لوگوں کی حالت پر غمگین نہ ہو (وہ اپنی بدعملیوں سے اسی محرومی کے مستحق تھے)۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۗ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۗ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾ وقف لازم النصف

(۲۷) اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں کا حال سچائی کے ساتھ سنا دو۔ جب ان دونوں نے (خدا کے حضور) قبولیت کے لیے قربانیاں چڑھائیں تو ان میں سے ایک کی قبول ہو گئی (یعنی ہابیل کی)، دوسرے کی قبول نہیں ہوئی (یعنی قابیل کی۔ اس پر قابیل نے حسد سے جل کر ہابیل سے کہا) میں یقیناً تجھے قتل کر دوں گا (ہابیل نے) کہا ”اللہ صرف متقی آدمیوں ہی کی قربانی قبول کرتا ہے۔ (اگر اس نے تیری قربانی قبول نہیں کی تو اس میں میرا کیا قصور؟)

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾

(۲۸) اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو (اٹھا لے)، پر میں تجھے قتل کرنے کے لیے کبھی ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام دنیا کا پروردگار ہے۔

اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

(۲۹) میں چاہتا ہوں کہ (زیادتی ہو تو تیری طرف سے ہو، میری طرف سے نہ ہو اور) تو میرا اور اپنا دونوں کا گناہ سمیٹ لے اور پھر دوزخیوں میں سے ہو جائے کہ ظلم کرنے والوں کو یہی بدلا ملنا ہے“

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ

(۳۰) پھر ایسا ہوا کہ اس کے نفس نے (یعنی قابیل کے نفس نے) اسے اپنے

فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝٣٠

بھائی کے قتل پر آمادہ کردیا۔ اس نے (ھابیل کو) قتل کردیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ تباہ کاروں میں سے ہوگیا۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِیْهِ ؕ قَالَ یٰوَیْلَتٰۤی اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ۝٣١

(۳۱) اس کے بعد خدا نے ایک کوا بھیجا اور وہ زمین کریدنے لگا تاکہ اسے بتادے کہ اپنے بھائی کی لاش کیوں کر (زمین میں) چھپانی چاہیے۔ (کوے کو زمین کریدتا ہوا دیکھ کر) وہ بول اٹھا "افسوس مجھ پر! میں اس کوے کی طرح بھی نہ ہوسکا کہ اپنے بھائی کی لاش (زمین کھود کر) چھپا دیتا"۔ غرض کہ وہ (اپنی حالت پر) بہت ہی پشیمان ہوا۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَمَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ ٘ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝٣٢

(۳۲) اسی بنا پر ہم نے بنی اسرائیل کے لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ "جس کسی نے سوا اس حالت کے کہ قصاص لینا ہو یا ملک میں لوٹ مار مچانے والوں کو سزا دینی ہو کسی جان کو قتل کر ڈالا تو گویا اس نے تمام انسانوں کا خون کیا۔ اور جس کسی نے کسی کی زندگی بچالی تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندگی دے دی"۔ اور (پھر) ان کے پاس (یکے بعد دیگرے) ہمارے رسول (سچائی کی) روشن دلیلوں کے ساتھ آتے رہے (اور ظلم و خون ریزی سے روکتے رہے)، لیکن اس پر بھی ان میں سے اکثر ایسے نکلے جو ملک میں زیادتیاں کرنے والے تھے۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝٣٣ ۙ

(۳۳) بلاشبہ ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں خرابی پھیلانے کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں (یعنی رہزن و ڈاکو ہیں) یہی سزا ہے کہ قتل کردیئے جائیں، یا سولی پر چڑھائے جائیں، یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف جہتوں سے کاٹ ڈالے جائیں، یا انہیں جلا وطن کردیا جائے (یعنی جیسی کچھ سزا ان کے لیے ضروری ہوا نہیں دی جائے)۔ یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لیے عذاب عظیم ہے

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝٣٤

(۳۴) مگر (ہاں!) ان میں سے جو لوگ قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پاؤ (یعنی گرفتار کرو) توبہ کرلیں تو (پھر ان سے تعرض نہ کرو اور) جان لو کہ اللہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ہے۔

ع ۵

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا

(۳۵) مسلمانو! (ہر حال میں) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو اور

إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝٣٥

اس تک پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈھو اور اس کی راہ میں جدو جہد کرو تا کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝٣٦

(۳۶) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے (وہ کبھی پاداش عمل سے بچنے والے نہیں) اگر ان کے قبضے میں وہ تمام (مال ومتاع) آجائے جو روئے زمین میں موجود ہے اور اتنا ہی اور بھی (کہیں سے) پالیں، پھر یہ سب کچھ روز قیامت کے عذاب سے بچنے کے لیے فدیے میں دے دیں، جب بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان کے لیے عذاب دردناک ہے۔

يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝٣٧

(۳۷) وہ (کتنا ہی) چاہیں گے کہ (دوزخ کی) آگ سے باہر نکل آئیں، لیکن اس سے باہر ہونے والے نہیں۔ ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝٣٨

(۳۸) اور جو چور ہو، خواہ مرد ہو یا عورت تو اس کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ جو کچھ انہوں نے کیا ہے، یہ اس کی سزا ہے اور اللہ کی طرف سے عبرت کی نشانی۔ اللہ (سب پر) غالب (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٣٩

(۳۹) پھر جس کسی نے اپنے ظلم کے بعد (یعنی چوری کرنے کے بعد) توبہ کر لی اور اپنے کو سنوار لیا تو اللہ اس پر (اپنی رحمت سے) لوٹ آئے گا۔ وہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ہے۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝٤٠

(۴۰) (اے انسان! تو خدا کی بخشش ورحمت پر متعجب نہ ہو) کیا تو نہیں جانتا؟ کہ آسمان وزمین کی ساری بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ جسے چاہے عذاب دے، جسے چاہے بخش دے اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ مع
سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِن بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ

(۴۱) اے پیغمبر! اس گروہ میں سے جس نے زبان سے کہا: ''ایمان لائے'' مگر ان کے دل مومن نہیں ہوئے۔ اور اس گروہ میں سے جو یہودی ہیں، جو لوگ کفر (کے شیوے) میں تیز گام ہوئے تو ان کی حالت تمہیں غمگین نہ کرے۔ یہ لوگ جھوٹ کے لیے کان لگانے والے ہیں اور اس لیے کان لگانے والے ہیں کہ ایک دوسرے گروہ تک جو تمہارے پاس نہیں آیا، خبریں پہنچائیں، یہ (تورات کے) کلموں کو باوجودیکہ ان کا صحیح محل ثابت ہو چکا ہے، صحیح محل سے پھیر دیتے

يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ
لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ
فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ
قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ
فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٤١﴾

ہیں (اور ان کا مطلب کچھ سے کچھ بنا دیتے ہیں)۔ یہ (لوگوں سے) کہتے ہیں "(جو کچھ ہم نے تورات کا حکم بتلا دیا) اگر یہی حکم دیا جائے تو قبول کرلو، نہ دیا جائے تو اس سے اجتناب کرو"۔ (اے پیغمبر! جن لوگوں کی شقاوت اس حد تک پہنچ چکی ہے وہ کبھی ہدایت پانے والے نہیں۔ تم ان کے لیے بے کار کو غم نہ کھاؤ)۔ جس کسی کے لیے اللہ ہی نے چاہا کہ آزمائش میں پڑے (اور اس کا کھوٹ کھل جائے) تو تم اس کے لیے خدا سے کچھ نہیں پا سکتے۔ (یقین کرو!) یہی لوگ ہیں کہ خدا ان کے دلوں کو پاک کرنا نہیں چاہتا (کیوں کہ اس کا قانون ہے کہ جو گناہوں کی آلودگی پسند کرلیتا ہے اس کے لیے پاکی و اصلاح کی راہیں بند ہو جاتی ہیں۔) ان کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بہت بڑا عذاب۔

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِنْ
جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ
عَنْهُمْ ۖ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ
يَضُرُّوكَ شَيْئًا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِينَ ﴿٤٢﴾

(۴۲) (اے پیغمبر!) یہ لوگ جھوٹ کے لیے کان لگانے والے اور برے طریقوں سے مال کھانے میں بے باک ہیں۔ پس اگر یہ تمہارے پاس آئیں (اور اپنے قضیے پیش کریں) تو (تمہیں اختیار ہے) ان کے درمیان فیصلہ کردو یا ان سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ اگر کنارہ کش ہو گئے تو یہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اگر (کنارہ کش نہ ہو اور) فیصلہ کرو تو چاہیے کہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو (اور ان کی شرارتوں کی کچھ پروا نہ کرو)۔ بلاشبہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ
فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ
ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٣﴾ ع ٦ ١٠

(۴۳) اور پھر یہ لوگ کس طرح تمہیں منصف بناتے ہیں! جبکہ تورات ان کے پاس موجود ہے اور خدا کا حکم اس میں موجود ہے، (کیوں اس کے مطابق خود فیصلہ نہیں کر دیتے؟)۔ یہ تورات رکھنے پر بھی اس سے روگردانی کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ایمان ہی نہیں رکھتے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ
يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا
لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا

(۴۴) بلاشبہ ہم نے تورات نازل کی، اس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ خدا کے نبی جو (احکام الٰہی کے) فرماں بردار تھے، اسی کے مطابق یہودیوں کو حکم دیتے رہے۔ نیز ربی اور احبار (یعنی یہودیوں کے علماء و مشائخ) بھی اسی پر کاربند

اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ
شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ
وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ
يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾

رہے، کیوں کہ وہ کتاب اللہ کے محافظ ٹھیرائے گئے تھے اور اس (کے حکموں اور ہدایتوں) پر گواہ تھے۔ پس (اے گروہ یہود! اتباع حق کی راہ میں) انسانوں سے نہ ڈرو، مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کو (دنیوی فائدے کے) سستے داموں فروخت نہ کرو۔ (یاد رکھو!) جو کوئی خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ ہیں جو کافر ہیں۔

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ
بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ
بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ
بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ
تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ
يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

(۴۵) اور ہم نے یہودیوں کے لیے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے بدلے ویسے ہی زخم۔ پھر جو کوئی بدلا لینا معاف کر دے تو یہ اس کے لیے (گناہوں کا) کفارہ ہوگا۔ اور جو کوئی خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠
وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ
وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ
وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ؕ ﴿۴۶﴾

(۴۶) اور پھر (ان نبیوں کے پیچھے) انہیں کے نقش قدم پر ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو چلایا تورات کی تصدیق کرتا ہوا جو اس کے سامنے موجود تھی۔ اور ہم نے اسے انجیل دی جس میں ہدایت اور روشنی ہے اور تورات کی جو پہلے سے موجود تھی (سرتاسر) تصدیق ہے، نیز متقی انسانوں پر (سعادت کی) راہ کھولنے والی اور (یکسر) پند و نصیحت۔

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾

(۴۷) اور (اسی طرح) چاہیے کہ انجیل والے اسی کے مطابق حکم دیں جو کچھ انجیل میں خدا نے نازل کیا ہے۔ اور (یاد رکھو!) جو کوئی خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو فاسق ہیں۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا
عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا
تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ
لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ

(۴۸) اور (اے پیغمبر! اسی طرح) ہم نے تمہاری طرف سچائی کے ساتھ کتاب بھیجی، ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہوئی جو پہلے سے موجود ہیں اور ان پر نگہبان۔ سو چاہیے کہ خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور جو سچائی تمہارے پاس آچکی ہے اسے چھوڑ کر لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔ تم میں سے ہر ایک گروہ کے لیے ہم نے ایک

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ﴿۴۸﴾

''شرع'' اور ''منہاج'' ٹھیرادی (یعنی مذہبی زندگی کا طور طریقہ ٹھیرادیا)۔ اگر خدا چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنادیتا (یعنی ایک ہی طرح کی استعداد اور حالت پر پیدا کرتا اور مختلف شریعتوں اور طور طریقوں کا اختلاف ہی پیدا نہ ہوتا۔)، لیکن (تم دیکھ رہے ہو کہ اس نے ایسا نہیں کیا اور اس لیے نہیں کیا) تاکہ جو کچھ (تمہاری حالت اور ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً) تمہیں دیا گیا ہے، اس میں تمہیں آزمائے (اور تمہارے لیے طلب و ترقی کی راہیں پیدا ہوں)۔ پس نیکی کی راہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ نکلنے کی کوشش کرو (کہ تمام شریعتوں کا اصل مقصود یہی ہے)۔ تم سب کو بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ تمہیں بتلائے گا کہ جن باتوں میں باہم دگر اختلاف کرتے رہے تھے ان کی حقیقت کیا تھی۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾

(۴۹) اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں حکم دیا کہ جو کچھ خدا نے تم پر نازل کیا ہے اسی کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔ نیز ان کی طرف سے ہوشیار رہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو کچھ خدا نے نازل کیا ہے اس کے کسی حکم (کی تعمیل و نفاذ) میں تمہیں ڈگمگادیں (یعنی ایسی صورتحال پیدا کردیں کہ کسی حکم کا نفاذ عمل میں نہ آسکے)۔ پھر اگر یہ لوگ روگردانی کریں (اور حکم الٰہی نہ مانیں) تو جان لو خدا کو یہی منظور ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان پر مصیبت پڑے، اور حقیقت یہ ہے کہ انسانوں میں سے بہت سے انسان (احکام حق سے) نافرمان ہیں۔

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ؑ﴿۵۰﴾ ع ٧ / ١١

(۵۰) پھر (جو لوگ احکام الٰہی کا فیصلہ پسند نہیں کرتے تو وہ کیا چاہتے ہیں؟) کیا جاہلیت کے عہد کا سا حکم چاہتے ہیں (جب علم و بصیرت سے لوگ محروم تھے اور اپنے اوہام و خرافات پر عمل کرتے تھے؟) اور ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھنے والے ہیں اللہ سے بہتر حکم دینے والا کون ہوسکتا ہے؟

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ؘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ

وقف لازم
وقف منزل عند البعض

(۵۱) مسلمانو! یہودیوں اور عیسائیوں کو (جو تمہاری دشمنی میں سرگرم ہوگئے ہیں) اپنا رفیق و مددگار نہ بناؤ۔ وہ (تمہاری مخالفت میں) ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ اور (دیکھو! اب) تم میں سے جو کوئی انہیں رفیق و مددگار بنائے گا تو

مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ؀٥١

وہ انہیں میں سے سمجھا جائے گا۔ اللہ اس گروہ پر (کامیابی وسعادت کی) راہ نہیں کھولتا جو ظلم کرنے والا گروہ ہے۔

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَاۗىِٕرَةٌ ۭ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰي مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ؀٥٢

(۵۲) پھر (اے پیغمبر!) تم دیکھو گے کہ جن کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے وہ ان لوگوں کی طرف دوڑے جارہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں "ہم ڈرتے ہیں (ان لوگوں سے الگ تھلگ رہنے کی وجہ سے) کسی مصیبت کے پھیر میں نہ آجائیں" تو (یقین کرو!) وہ وقت دور نہیں جب اللہ (تمہیں) فتح دے دے گا، یا اس کی طرف سے (کامیابی اور غلبے کی) کوئی اور بات ظاہر ہوجائے گی اور اس وقت یہ لوگ اس بات پر شرمندہ ہوں گے جو انہوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ؀٥٣

(۵۳) اور (اس وقت) ایمان والے کہیں گے: کیا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی سخت سے سخت قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟ (حالانکہ تھے دشمنوں کے ساتھ)۔ تو (دیکھو!) ان کے تمام کام (اس نفاق کی وجہ سے) اکارت گئے اور بالآخر تباہ ونامراد ہوکر رہ گئے۔

الثلثة

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۗىِٕمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ؀٥٤

(۵۴) مسلمانو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو (وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کے پھر جانے سے دین حق کو کچھ نقصان پہنچے گا) قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ (سچے مومنوں کا) پیدا کردے جنہیں خدا دوست رکھتا ہو اور وہ بھی خدا کو دوست رکھنے والے ہوں۔ مومنوں کے مقابلے میں نہایت نرم اور جھکے ہوئے، لیکن دشمنوں کے مقابلے میں نہایت سخت۔ اللہ کی راہ میں جان لڑا دیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس گروہ کو چاہے عطا فرمادے اور وہ (اپنے فضل میں) بڑی ہی وسعت رکھنے والا (اور سب کا حال) جاننے والا ہے۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ؀٥٥

(۵۵) (مسلمانو!) تمہارا رفیق ومددگار اگر کوئی ہے تو اللہ ہے، اس کا رسول ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمان والے ہیں، جن لوگوں کا شیوہ یہ ہے کہ نماز قائم رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور (ہر حال میں) اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ

(۵۶) اور (یادرکھو!) جس کسی نے اللہ کو، اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو اپنا

ع ۶ ۱۲

اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾

رفیق و مددگار بنایا تو (وہ اللہ کے گروہ میں سے ہوا اور) بلاشبہ اللہ کا گروہ غالب رہنے والا گروہ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

(۵۷) مسلمانو! یہود و نصاریٰ اور کفار (مکہ) میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے (یعنی تحقیر و تذلیل کے لیے اس کی ہنسی اڑاتے رہتے ہیں) تم انہیں اپنا مددگار و رفیق نہ بناؤ اور اللہ (کی نافرمانی کے نتیجوں) سے ڈرو اگر فی الحقیقت تم ایمان رکھنے والے ہو۔

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

(۵۸) اور جب تم نماز کے لیے پکارتے ہو (یعنی اذان دیتے ہو) تو یہ اسے تماشہ بناتے اور اس کی ہنسی اڑاتے ہیں، اس لیے کہ یہ ایک ایسا گروہ ہے جو سمجھ بوجھ سے یک قلم بے بہرہ ہے۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾

(۵۹) (اے پیغمبر! یہودیوں سے) کہو کہ اے اہل کتاب! اس کے سوا ہمارا قصور کیا ہے جس کا تم انتقام لینا چاہتے ہو کہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس (سچائی) پر ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی اور جو ہم سے پہلے نازل ہو چکی ہیں اور یہ کہ (کہتے ہیں) تم میں سے اکثر آدمی (احکام تورات سے) نافرمان ہو گئے ہیں؟

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾

(۶۰) (اے پیغمبر! تم) کہو: کیا میں تمہیں بتلاؤں اللہ کے حضور جزاء کے اعتبار سے کون زیادہ بدتر ہوا؟ وہ لوگ جن پر خدا نے لعنت کی اور اپنا غضب اتارا اور ان میں سے کتنوں ہی کو بندر اور سور کی طرح کر دیا اور وہ جو شریر قوتوں کو پوجنے لگے۔ یہی لوگ ہیں جو سب سے بدتر درجے میں ہیں اور سب سے زیادہ سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے۔

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾

(۶۱) اور (دیکھو!) جب یہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ”ہم ایمان لائے“ حالانکہ وہ کفر لیے ہوئے آئے تھے اور کفر لیے ہوئے واپس گئے۔ اور وہ جو کچھ اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں خدا اسے بہتر جاننے والا ہے۔

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ

(۶۲) اور تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور ظلم اور مال حرام کھانے میں تیز گام ہیں۔ (افسوس انکے ادعاءِ ایمان پر!) کیا ہی برے کام ہیں جو

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٦٢

(شب وروز) کر رہے ہیں!۔

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝٦٣

(۶۳) ان کے عالموں اور پیروں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہیں جھوٹ بولنے اور مال حرام کھانے سے روکتے نہیں؟ (افسوس ان پر!) کیا ہی بری کارگزاری ہے جو یہ کر رہے ہیں!

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۭ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٦٤

وقف لازم

(۶۴) اور یہودیوں نے کہا: 'خدا کا ہاتھ (بخشش سے) بندھ گیا ہے (کہ نہ تو تورات کے بعد کوئی دوسری کتاب بھیج سکتا ہے نہ بنی اسرائیل کے بعد کسی دوسری قوم کو برکت دے سکتا ہے") حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ) انہیں کے ہاتھ بندھ گئے ہیں اور جو کچھ انہوں نے کہا اس کی وجہ سے ان پر لعنت پڑی ہے۔ خدا کے تو دونوں ہاتھ (بخشش وکرم میں) کھلے ہیں۔ وہ جس طرح چاہتا ہے (اپنا فضل وکرم) خرچ کرتا ہے۔ اور (اسی لیے تم دیکھو گے کہ) خدا کی طرف سے جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے (بجائے اس کہ ان کے لیے ہدایت ونصیحت کا موجب ہو۔) ان میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کو اور زیادہ بڑھا دے گا۔ اور (اسی سرکشی کا نتیجہ ہے کہ) ہم نے ان کے (مختلف فرقوں کے) درمیان عداوت اور کینہ ڈال دیا ہے (کہ) قیامت تک مٹنے والا نہیں۔ جب کبھی لڑائی کی آگ سلگاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے (یعنی اس کا فتنہ تمام ملک میں پھیلنے نہیں پاتا)۔ یہ لوگ ملک میں خرابی پھیلانے کے لیے کوشش کرتے ہیں اور اللہ خرابی پھیلانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٦٥

(۶۵) اور اگر اہل کتاب ایمان رکھتے اور پرہیزگار ہوتے تو ہم ضرور ان پر سے ان کی خطائیں محو کر دیتے (یعنی خطاؤں کے اثرات محو کر دیتے) اور ضرور انہیں نعمت کی جنتوں میں داخل کر دیتے (مگر انہوں نے ایمان وعمل کی جگہ سرکشی و نافرمانی کی راہ اختیار کی، اس لیے خدا کی بخششوں سے محروم ہو گئے)۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ مِنْهُمْ

(۶۶) اور اگر وہ تورات اور انجیل کو اور جو کچھ ان کے پروردگار کی جانب سے ان پر نازل ہوا ہے (سچائی کے ساتھ) قائم رکھتے تو ضرور ایسا ہوتا کہ ان کے اوپر سے بھی (کہ آسمان ہے) اور ان کے قدموں کے نیچے سے بھی (کہ زمین ہے)

ع ٩ ١٢

أُمَّةٌ مُّقۡتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ سَآءَ مَا يَعۡمَلُوۡنَ ۟

انہیں برکت ملتی (لیکن انہوں نے تورات وانجیل کی تعلیم ضائع کردی)۔ ان میں سے ایک گروہ ضرور میانہ رو ہے، لیکن زیادہ تر ایسے ہی ہیں کہ جو کچھ کرتے ہیں برائی ہی برائی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡـكٰفِرِيۡنَ ۟

(٦٧) اے پیغمبر! تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر جو کچھ نازل ہوا ہے اسے (خدا کے بندوں تک) پہنچا دو (اور دشمنوں کی مخالفت کی کچھ پروا نہ کرو)۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (پھر) خدا کا پیغام نہیں پہنچایا (یعنی فرض رسالت ادا کرنے میں کوتاہی کی)۔ اور اللہ تمہیں انسانوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا۔ وہ اس گروہ پر (کامیابی کی) راہ نہیں کھولتا جس نے کفر کی راہ اختیار کی ہے۔

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَسۡتُمۡ عَلٰى شَىۡءٍ حَتّٰى تُقِيۡمُوا التَّوۡرٰٮةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ؕ وَلَيَزِيۡدَنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ مَّاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا ۚ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ۟

(٦٨) (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو کہ اے اہل کتاب! تمہارے پاس ٹکنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے جب تک کہ تم تورات اور انجیل کو اور جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے قائم نہ کرو۔ اور (اے پیغمبر! تم دیکھو گے کہ) جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے (بجائے اس کے کہ ان کے لیے تنبہ اور نصیحت کا موجب ہو) اور زیادہ ان کی سرکشی اور انکار بڑھا دے گا۔ تو تم اس گروہ کی حالت پر افسوس نہ کرو جو حق سے منکر ہو گیا۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالصّٰبِـُٔوۡنَ وَالنَّصٰرٰى مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۟

(٦٩) جو لوگ (قرآن پر) ایمان لائے ہیں وہ ہوں یا وہ لوگ ہوں جو یہودی اور صابی اور نصاریٰ ہیں، کوئی ہو، لیکن (اصل دین یہ ہے کہ) جو کوئی بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے گا اور اچھے کام کرے گا تو اس کے لیے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی۔

لَقَدۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ ۢ بِمَا لَا تَهۡوٰٓى اَنۡفُسُهُمۡ ۙ فَرِيۡقًا كَذَّبُوۡا وَفَرِيۡقًا يَّقۡتُلُوۡنَ ۟

(٧٠) یہ واقعہ ہے کہ ہم نے (ایمان اور عمل کا عہد اطاعت) بنی اسرائیل سے لیا اور (اس پر قائم رکھنے کے لیے ایک کے بعد ایک) رسول بھیجے، مگر جب کبھی کوئی رسول ان کے پاس ایسا حکم لے کر آیا جو ان کی نفسانی خواہشوں کے خلاف تھا تو انہوں نے ان میں سے بعض کو تو جھٹلایا اور بعضوں کو قتل کیا۔

وَحَسِبُوۡۤا اَلَّا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ فَعَمُوۡا وَصَمُّوۡا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ ثُمَّ عَمُوۡا وَصَمُّوۡا

(٧١) اور وہ سمجھے کہ کوئی آزمائش نہیں ہوگی، اس لیے (گمراہی کے جوش میں) اندھے بہرے ہو گئے۔ پھر ایسا ہوا تھا کہ خدا اپنی رحمت سے ان پر لوٹ آیا

كَثِيرٌ مِّنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٧١﴾

تھا (یعنی ان کی توبہ قبول کر لی تھی) لیکن پھر ان میں سے بہتیرے (از سرِ نو) اندھے بہرے ہو گئے اور (اب) جیسے کچھ ان کے کرتوت ہیں خدا انہیں دیکھ رہا ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾

(۷۲) یقیناً وہ (حق سے) منکر ہوئے جنہوں نے کہا "خدا تو یہی مسیح مریم کا بیٹا ہے"۔ اور (خود مسیح کی تعلیم تو یہ تھی کہ) اس نے کہا تھا: اے بنی اسرائیل! خدا کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا (یعنی) سب کا پروردگار ہے۔ بلاشبہ جس کسی نے خدا کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھیرایا تو اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی، اس کا ٹھکانا آتش دوزخ ہوا اور ظلم کرنے والوں کے لیے کوئی نہیں جو مددگار ہوگا۔

لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾

(۷۳) یقیناً وہ لوگ (حق سے) منکر ہوئے جنہوں نے کہا "خدا تین میں کا ایک ہے" (یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس) حالانکہ کوئی معبود نہیں مگر وہی معبود یگانہ! اور (دیکھو!) جو کچھ یہ کہتے ہیں اگر اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے جن لوگوں نے انکار حق کیا ہے انہیں عذاب دردناک پیش آئے گا۔

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٤﴾

(۷۴) انہیں کیا ہو گیا کہ اللہ کی طرف نہیں لوٹتے اور اس سے بخشش طلب نہیں کرتے؟ حالانکہ وہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ہے۔

مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾

(۷۵) مریم کا بیٹا مسیح اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ کا ایک رسول ہے۔ اس سے پہلے بھی کتنے رسول (اپنے اپنے وقتوں میں) ہو چکے۔ اور اس کی ماں (بھی اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ) صدیقہ تھی دیکھو! کس طرح ہم ان لوگوں کے لیے دلیلیں واضح کر دیتے ہیں، اور پھر دیکھو! کس طرف کو یہ لوگ پھرے ہوئے جا رہے ہیں (کہ اتنی موٹی سی بات بھی سمجھ نہیں سکتے)۔

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾

(۷۶) (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو: کیا تم خدا کو چھوڑ کر ایسی ہستیوں کی بندگی کرتے ہو جن کے اختیار میں نہ تو تمہارا نقصان ہے نہ نفع، اور اللہ تو سننے والا، علم رکھنے والا ہے۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ

(۷۷) کہہ دو: اے اہل کتاب! اپنے دین میں حقیقت کے خلاف غلو نہ

غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٧٧﴾ ع ١٠ ١٤

کرو (یعنی حد سے نہ گزر جاؤ) اور اس گروہ کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے گمراہ ہو چکا ہے اور بہتوں کو گمراہ کر چکا ہے اور (حق کی) سیدھی راہ اس پر گم ہو گئی تھی۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٧٨﴾

(۷۸) (چنانچہ دیکھو!) بنی اسرائیل میں سے جو لوگ (حق سے) منکر ہوئے تھے وہ (پہلے) داؤد اور (پھر) مریم کے بیٹے عیسیٰ کی زبانی لعنت کیے گئے۔ اور یہ اس لیے ہوا کہ نافرمانی کرتے تھے اور وہ حد سے گزر گئے تھے۔

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾

(۷۹) وہ برائیوں میں (ایک مرتبہ) پڑ جاتے تو پھر اس سے باز نہیں آتے تھے البتہ یہ بڑی ہی برائی تھی جو وہ کیا کرتے تھے۔

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾

(۸۰) (اے پیغمبر!) تم دیکھو گے کہ ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کفر کرنے والوں سے (یعنی مشرکین عرب سے) مدد و رفاقت کا رشتہ رکھتے ہیں۔ کیا ہی بری تیاری ہے جو ان کے نفسوں نے ان کے لیے مہیا کر دی! کہ ان پر خدا کا غضب نازل ہوا اور عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾

(۸۱) اور (دیکھو!) اگر یہ لوگ اللہ پر اور اللہ کے نبی پر اور جو کتاب اس پر نازل ہوئی ہے اس پر (یعنی تورات پر) ایمان رکھنے والے ہوتے تو کبھی (پیروان توحید کے خلاف) مشرکوں کو مددگار و رفیق نہ بناتے، لیکن ان میں زیادہ تر ایسے ہی ہیں جو سچائی کی حدوں سے باہر ہو گئے ہیں۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

(۸۲) (اے پیغمبر!) تم ایمان والوں کی عداوت میں سب سے زیادہ سخت یہودیوں کو پاؤ گے، نیز (عرب کے) مشرکوں کو، اور ایمان والوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان لوگوں کو پاؤ گے جو کہتے ہیں "ہم نصاریٰ ہیں" اس لیے کہ ان میں پادری اور رہبان ہیں (یعنی عالم اور تارک دنیا فقیر ہیں جو زہد و عبادت میں مشغول رہتے ہیں) اور اس لیے کہ ان میں گھمنڈ اور خود پرستی نہیں ہے۔

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨٣﴾

(۸۳) اور جب یہ (عیسائی) وہ کلام سنتے ہیں جو اللہ کے رسول پر نازل ہوا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھیں جوشِ گریہ سے بہنے لگتی ہیں، کیوں کہ انہوں نے (اس کلام کی) سچائی پہچان لی ہے۔ وہ (بے اختیار) بول اٹھتے ہیں "خدایا! ہم (اس کلام پر) ایمان لائے۔ پس ہمیں بھی انہیں میں سے لکھ لے جو (تیری سچائی کی) گواہی دینے والے ہیں"

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿٨٤﴾

(۸۴) اور (وہ کہتے ہیں) "ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ ہم اللہ پر اور اس کلام پر جو سچائی کے ساتھ ہمارے پاس آیا ہے، ایمان نہ لائیں اور اللہ سے اس کی توقع نہ رکھیں کہ وہ ہمیں نیک کردار انسانوں کے گروہ میں داخل کردے"!

فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾

(۸۵) تو (دیکھو!) خدا نے ان کے اس کہنے کے صلے میں انہیں (سرورِ ابدی کی) جنتیں عطا فرمائیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اس لیے ان کی بہار کے لیے کبھی خزاں نہیں) وہ ہمیشہ ان جنتوں میں رہیں گے۔ ایسا ہی بدلا ہے جو نیک کرداروں کے لیے ٹھیرادیا گیا ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾

(۸۶) لیکن جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو (جحود و عناد سے) جھٹلایا تو وہ دوزخی ہیں (ان کے لیے نعیم ابدی کی بخششوں میں کوئی حصہ نہ ہوگا)۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾

(۸۷) مسلمانو! خدا نے جو اچھی چیزیں تم پر حلال کردی ہیں انہیں اپنے اوپر حرام نہ کرو اور (روک ٹوک میں) حد سے نہ گزرو۔ اللہ حد سے گزر جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾

(۸۸) اور جو کچھ خدا نے تمہیں رزق دے رکھا ہے اس میں سے اچھی اور حلال چیزیں (بلا تامل) کھاؤ اور اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ

(۸۹) تمہاری قسموں میں سے جو قسمیں لغو (اور بے معنی ہوں) ان پر خدا تم سے مؤاخذہ نہیں کرے گا۔ ان پر کرے گا جنہیں تم نے (سمجھ بوجھ کر) کھایا ہو۔ تو (اگر کوئی قسم توڑنی پڑے تو) اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، درمیانی

مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ
اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ
كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا
اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

درجے کا کھانا جیسا تم اپنے بیوی بچوں کو کھلایا کرتے ہو یا (دس مسکینوں کو کھلانے کی جگہ) کپڑا پہنا دینا یا ایک غلام آزاد کر دینا۔ اور اگر (یہ سب کچھ) میسر نہ آئے تو پھر تین دن تک (پے در پے) روزہ رکھنا چاہیے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ (سمجھ بوجھ کر) کھا بیٹھو۔ اور چاہیے کہ اپنی قسموں کی نگہداشت کرو (کہ کھا کر توڑنی نہ پڑیں)۔ اللہ اس طرح اپنی آیتیں تم پر واضح کر دیتا ہے تا کہ شکر گزار رہو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ
الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾

(۹۰) مسلمانو! بلاشبہ شراب، جوا، معبودان باطل کے نشان اور پانسے، شیطانی کاموں کی گندگی ہے، تو ان سے اجتناب کرو تا کہ تم کامیاب ہو۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

(۹۱) شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ڈلوا دے اور تمہیں خدا کے ذکر اور نماز سے باز رکھے (کیوں کہ ان دونوں چیزوں میں پڑنے کا لازمی نتیجہ یہی ہے)۔ پھر (بتلاؤ! ایسی برائیوں سے بھی) تم باز رہنے والے ہو یا نہیں؟

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ
وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا
عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾

(۹۲) اور (دیکھو!) اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور (برائیوں سے) بچتے رہو۔ پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جان رکھو ہمارے پیغمبر پر تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے (عمل کرنا یا نہ کرنا تمہارا کام ہے اور جیسا تمہارا عمل ہوگا ویسا ہی نتیجہ بھی پاؤ گے)۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا
اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا
وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۲

(۹۳) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جو کچھ (حرمت کے حکم سے پہلے) کھا پی چکے ہیں اس کے لیے ان پر کوئی گناہ نہیں، جب کہ وہ (آئندہ کے لیے) پرہیزگار ہو گئے اور ایمان لے آئے اور اچھے کام کیے اور (جب انہیں کسی بات سے روکا گیا تو اس سے) رک گئے اور (حکم الٰہی پر) ایمان لائے (اور اچھے کام کیے اور اسی طرح) پھر (روکے گئے تو پھر بھی) پرہیز کیا اور (حکم الٰہی پر ایمان لائے) اور اچھے کام کیے (تو یقیناً ایسے لوگوں سے ان کی سابقہ باتوں کے لیے کوئی مواخذہ نہیں ہو سکتا۔ وہ نیک کردار ہیں) اور اللہ نیک کرداروں کو دوست رکھتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَيَبۡلُوَنَّكُمُ ٱللَّهُ بِشَيۡءٖ مِّنَ ٱلصَّيۡدِ تَنَالُهُۥٓ أَيۡدِيكُمۡ وَرِمَاحُكُمۡ لِيَعۡلَمَ ٱللَّهُ مَن يَخَافُهُۥ بِٱلۡغَيۡبِۚ فَمَنِ ٱعۡتَدَىٰ بَعۡدَ ذَٰلِكَ فَلَهُۥ عَذَابٌ أَلِيمٞ ﴿٩٤﴾

(۹۴) مسلمانو! شکار کے معاملے میں جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے (یعنی ہتھیار) پہنچیں خدا ضرور تمہاری (فرماں برداری کی) ایک حد تک آزمائش کرے گا، تاکہ معلوم ہو جائے کون خدا سے غائبانہ ڈرتا ہے (اور جنگلوں اور میدانوں کی تنہائی میں جہاں کسی انسان کی نگاہ دیکھنے والی نہیں اپنا ہاتھ روکے رکھتا ہے، اور کون ہے جو اس کے احکام سے بے پروا ہے)۔ پھر (دیکھو!) اس (حکم) کے بعد (بھی) جو کوئی حد سے گزر جائے تو اس کے لیے عذاب دردناک ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَقۡتُلُواْ ٱلصَّيۡدَ وَأَنتُمۡ حُرُمٞۚ وَمَن قَتَلَهُۥ مِنكُم مُّتَعَمِّدٗا فَجَزَآءٞ مِّثۡلُ مَا قَتَلَ مِنَ ٱلنَّعَمِ يَحۡكُمُ بِهِۦ ذَوَا عَدۡلٖ مِّنكُمۡ هَدۡيَۢا بَٰلِغَ ٱلۡكَعۡبَةِ أَوۡ كَفَّٰرَةٞ طَعَامُ مَسَٰكِينَ أَوۡ عَدۡلُ ذَٰلِكَ صِيَامٗا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمۡرِهِۦۗ عَفَا ٱللَّهُ عَمَّا سَلَفَۚ وَمَنۡ عَادَ فَيَنتَقِمُ ٱللَّهُ مِنۡهُۚ وَٱللَّهُ عَزِيزٞ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿٩٥﴾

(۹۵) مسلمانو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کے جانور نہ مارو۔ اور جو کوئی تم میں سے جان بوجھ کر مار ڈالے تو چاہیے کہ اس کا بدلا دے، (اور وہ یہ ہے کہ) جیسے جانور کو مارا ہے اس کے مانند مویشی میں سے ایک جانور کعبہ پہنچا کر قربان کیا جائے اور مویشی کو تم میں سے دو منصف ٹھیرا دیں، یا کفارہ دے (اور وہ یہ ہے کہ) مسکینوں کو (اس کی قیمت کے لحاظ سے) کھانا کھلائے یا پھر مسکینوں کی گنتی کے برابر روزے رکھے تاکہ اپنے کیے کی جزاء (کا مزہ) چکھ لے۔ اس سے پہلے جو ہو چکا خدا نے اس سے درگزر کیا، لیکن جو کوئی پھر کرے گا تو خدا اس سے (نافرمانی کا) بدلا لے گا۔ اور اللہ (اپنے کاموں میں) غالب (اور ہر عمل کے لیے اس کی) جزاء رکھنے والا ہے۔

أُحِلَّ لَكُمۡ صَيۡدُ ٱلۡبَحۡرِ وَطَعَامُهُۥ مَتَٰعٗا لَّكُمۡ وَلِلسَّيَّارَةِۖ وَحُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ صَيۡدُ ٱلۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ حُرُمٗاۗ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِيٓ إِلَيۡهِ تُحۡشَرُونَ ﴿٩٦﴾

(۹۶) تمہارے لیے سمندر اور دریا کا شکار اور کھانے کی چیزیں (جو بے شکار ہاتھ آجائیں مثلاً مچھلی جو پانی سے الگ ہو کر مر گئی، احرام کی حالت میں بھی) حلال ہے، تاکہ ان سے خود تمہیں بھی فائدہ پہنچے اور اہل قافلہ بھی فائدہ اٹھائیں۔ لیکن خشکی کا شکار جب تک احرام کی حالت میں ہو تم پر حرام ہے۔ پس اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو کہ اسی کی طرف تم سب جمع کر کے لے جائے جاؤ گے۔

جَعَلَ ٱللَّهُ ٱلۡكَعۡبَةَ ٱلۡبَيۡتَ ٱلۡحَرَامَ قِيَٰمٗا لِّلنَّاسِ وَٱلشَّهۡرَ ٱلۡحَرَامَ وَٱلۡهَدۡيَ

(۹۷) اللہ نے کعبے کو کہ حرمت کا گھر ہے لوگوں کے لیے (امن و جمعیت کے) قیام کا ذریعہ ٹھیرایا ہے۔ نیز حرمت کے مہینوں کو اور (حج کی) قربانی کو اور

وَالْقَلَآئِدَ ۭ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۹۷

(قربانی کے) ان جانوروں کو جن کی گردنوں میں (علامت کے لیے) پٹے ڈال دیتے ہیں (پس کعبے کی اور کعبے کے ان تمام رسوم وآداب کی حرمت قائم رکھو)۔ یہ اس لیے کیا گیا تا کہ تم جان لو آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ سب کا حال جانتا ہے اور وہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۹۸ؕ

(۹۸) جان لو کہ اللہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا ہے اور (ساتھ ہی) بخشنے والا ہے، رحمت والا ہے۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝۹۹

(۹۹) خدا کے پیغمبر کے ذمے اس کے سوا کچھ نہیں کہ پیغام پہنچا دے (عمل کرنا یا نہ کرنا تمہارا کام ہے)۔ اور جو کچھ تم کھلے طور پر کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو خدا کے علم سے پوشیدہ نہیں۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۰ؒ ع ۱۳ ۲

(۱۰۰) (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو: پاکیزہ اور گندی چیز برابر نہیں ہوسکتی، اگرچہ تمہیں گندی چیز کا بہت ہونا اچھا لگے پس اے ارباب دانش! اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو تا کہ (نقصان وتباہی کی جگہ) فلاح پاؤ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـــَٔلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـــَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۱۰۱

(۱۰۱) مسلمانو! (اپنی طرف سے کاوشیں کر کے) ان چیزوں کی نسبت سوالات نہ کرو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ اگر ان چیزوں کی نسبت سوالات کرو گے جب کہ قرآن نازل ہو رہا ہے تو (ظاہر ہے کہ) تم پر ظاہر کر دی جائیں گی (لیکن اس کا نتیجہ خود تمہارے لیے اچھا نہ ہوگا۔ اور اب تو) خدا نے یہ بات معاف کر دی (لیکن آئندہ احتیاط کرو)۔ اور اللہ بخشنے والا، (اور انسانوں کی خطاؤں کے لیے) بہت ہی بردبار ہے۔

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝۱۰۲

(۱۰۲) (دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ تم سے پہلے ایک گروہ نے (یعنی بنی اسرائیل نے) ایسی ہی باتیں (کرید کرید کر) پوچھی تھیں، پھر نتیجہ یہ نکلا کہ (سرے سے احکام الٰہی ہی کے) منکر ہوگئے۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَاۗىِٕبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۱۰۳

(۱۰۳) "بحیرہ" اور "سائبہ" اور "وصلیہ" اور "حام" میں سے کوئی چیز بھی خدا نے نہیں ٹھیرائی ہے، لیکن جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی وہ اللہ پر جھوٹ کہہ کر افترا کرتے ہیں اور ان میں زیادہ تر ایسے ہی لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ سے محروم ہیں۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوۡلِ قَالُوۡا حَسۡبُنَا مَا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوۡ كَانَ اٰبَآؤُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔا وَّلَا يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾

(۱۰۴) اور جب ان سے کہا جاتا ہے: ''(عقل وبصیرت کی) اس بات کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کی ہے، نیز اللہ کے رسول کی طرف رجوع ہو'' تو کہتے ہیں ''ہمارے لیے تو وہی طریقہ بس کرتا ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے دیکھا ہے''۔ (ان سے پوچھو کہ) اگر ان کے باپ دادا کچھ جانتے بوجھتے نہ ہوں اور سیدھے رستے پر بھی نہ ہوں (تو کیا پھر بھی وہ انہیں کی اندھی تقلید کرتے رہیں گے؟)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ ۚ لَا يَضُرُّكُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَيۡتُمۡ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾

(۱۰۵) مسلمانو! (یاد رکھو!) تم پر فقط تمہاری جانوں کی ذمہ داری ہے (تم دوسروں کے کاموں کے لیے ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔ اور نہ دوسرے تمہارے کاموں کے لیے ذمہ دار ہیں)۔ اگر تم سیدھے راستے پر قائم ہو تو کسی کا گمراہ ہونا تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ (اور بالآخر) تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ (اس دن) وہ بتا دے گا کہ تمہارے کام کیسے کچھ رہے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا شَهَادَةُ بَيۡنِكُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ حِيۡنَ الۡوَصِيَّةِ اثۡنٰنِ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ اَوۡ اٰخَرٰنِ مِنۡ غَيۡرِكُمۡ اِنۡ اَنۡتُمۡ ضَرَبۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَاَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةُ الۡمَوۡتِ ؕ تَحۡبِسُوۡنَهُمَا مِنۡۢ بَعۡدِ الصَّلٰوةِ فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ لَا نَشۡتَرِىۡ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى ۙ وَلَا نَكۡتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الۡاٰثِمِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾

(۱۰۶) مسلمانو! جب تم میں کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہو (اور وہ وصیت کرنی چاہے) تو وصیت کے وقت گواہی کے لیے تم میں سے دو معتبر آدمی گواہ ہونے چاہئیں۔ اگر ایسا ہو کہ تم سفر میں ہو اور موت کی مصیبت پیش آ جائے (اور مسلمان گواہ نہ مل سکیں) تو مسلمان گواہوں کی جگہ غیر مسلم بھی ہو سکتے ہیں۔ پھر اگر تمہیں ان (گواہوں) کی سچائی میں کسی طرح کا شبہ پڑ جائے تو انہیں نماز کے بعد (مسجد میں) روک لو۔ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں ''ہم نے اپنی قسم کسی معاوضے کے بدلے فروخت نہیں کی ہے۔ ہمارا قریب وعزیز ہی کیوں نہ ہو (لیکن ہم ایسا کرنے والے نہیں)۔ ہم اللہ کے لیے سچی گواہی کبھی نہیں چھپائیں گے، اگر ایسا کریں تو ہم گناہ گاروں میں سے ہوں''۔

فَاِنۡ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسۡتَحَقَّاۤ اِثۡمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوۡمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيۡنَ اسۡتَحَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡاَوۡلَيٰنِ فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنۡ شَهَادَتِهِمَا وَمَا

(۱۰۷) پھر اگر معلوم ہو جائے کہ وہ دونوں گواہ گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں (یعنی ان کی گواہی سچی نہ تھی) تو ان کی جگہ دوسرے دو گواہ ان لوگوں میں سے کھڑے ہو جائیں جن کا حق (پچھلے) گواہوں میں سے ہر ایک نے دبانا چاہا تھا اور یہ گواہ ان میں سے ہوں جو (فریق مظلوم سے) نزدیکی رکھنے والے ہوں۔ پھر یہ

اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

دونوں خدا کی قسم کھا کر کہیں ''ہماری گواہی پچھلے گواہوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے۔ ہم نے گواہی دینے میں کسی طرح کی زیادتی نہیں کی اگر کی ہوتو ہم ظالموں میں سے ہوں''۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع ۱۴

(۱۰۸) اس طرح کی قسم سے زیادہ امید کی جاسکتی ہے کہ گواہ ٹھیک ٹھیک گواہی دیں گے یا (کم ازکم) اس بات کا انہیں اندیشہ رہے گا کہ کہیں ہماری قسمیں فریق ثانی کی قسموں کے بعد رد نہ کردی جائیں۔ (بہرحال) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو اور اس کا حکم سنو اور (یادرکھو کہ) اللہ ظلم کرنے والوں پر (کامیابی کی) راہ نہیں کھولتا۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۖ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۖ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾

(۱۰۹) وہ دن کہ اللہ تمام رسولوں کو جمع کرے گا اور پھر پوچھے گا ''تمہیں (تمہاری امتوں کی طرف سے دعوت حق کا) کیا جواب ملا؟'' (یعنی انہوں نے کہاں تک اس پر عمل کیا؟) وہ کہیں گے ''ہمیں کچھ علم نہیں۔ یہ تو تیری ہی ہستی ہے جو غیب کی باتیں جاننے والی ہے''۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۙ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِىْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِىْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِىْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِىْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وقف لازم

(۱۱۰) اس دن اللہ کہے گا: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر جو انعام کیے ہیں انہیں یاد کرو۔ جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے روح القدس سے تمہیں قوت دی تھی۔ تم لوگوں سے کلام کرتے تھے (چھوٹی عمر میں بھی کہ) جھولے میں (جھولتے تھے) اور بڑی عمر میں بھی (کہ مجمعوں میں منادی کرتے تھے)۔ اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے تمہیں کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھلا دی تھی۔ اور جب ایسا ہوا تھا کہ تم میرے حکم سے مٹی لیتے اور چڑیا کی شکل جیسی چیز بناتے۔ پھر اس میں پھونک مارتے اور وہ میرے حکم سے ایک چڑیا ہوجاتی۔ اور جب ایسا ہوا تھا کہ تم میرے حکم سے اندھے اور برص کے بیمار کو چنگا کردیتے۔ اور جب ایسا ہوا تھا کہ تم میرے حکم سے مُردوں کو موت (کی حالت) سے باہر لے آتے۔ اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے بنی اسرائیل کا شر جو وہ تمہارے خلاف کر رہے تھے روک دیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا کہ تم (سچائی کی) روشن دلیلیں ان کے سامنے لے گئے تھے اور ان میں سے جن لوگوں نے کفر کی

راہ اختیار کی تھی وہ بول اٹھے تھے" یہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ آشکارا جادوگری ہے"۔

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿١١١﴾

(۱۱۱) اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے حواریوں پر (یعنی اس جماعت پر جو حضرت مسیح پر ایمان لائی تھی) الہام کیا تھا کہ مجھ پر اور میرے رسول (مسیح) پر ایمان لاؤ۔ انہوں نے کہا تھا: "ہم ایمان لائے اور خدایا! تو گواہ رہنا کہ ہم مسلم (یعنی فرمان بردار) ہیں"

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾

(۱۱۲) (اور دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ حواریوں نے کہا تھا: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تمہارا پروردگار ایسا کرسکتا ہے کہ آسمان سے ہم پر ایک خوان اتار دے؟ (یعنی ہماری غذا کے لیے آسمان سے غیبی سامان کردے) عیسیٰ نے کہا: خدا سے ڈرو (اور ایسی فرمائشیں نہ کرو) اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿١١٣﴾

(۱۱۳) انہوں نے کہا: (مقصود اس سے قدرت الٰہی کا امتحان نہیں ہے، بلکہ) ہم چاہتے ہیں (ہمیں غذا میسر آئے تو) اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل آرام پائیں اور ہم جان لیں کہ تو نے جو کچھ بتایا وہ سچ تھا اور اس پر ہم گواہ ہو جائیں۔

الربع

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١٤﴾

(۱۱۴) اس پر مریم کے بیٹے عیسیٰ نے دعا کی: اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے ایک خوان بھیج دے کہ اس کا آنا ہمارے لیے اور ہمارے اگلے اور پچھلوں سب کے لیے عید قرار پائے اور تیری طرف سے (فضل و کرم کی) ایک نشانی ہو ہمیں روزی دے! تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١٥﴾ ع ١٥ ٧ ٥

(۱۱۵) اللہ نے فرمایا: میں تمہارے لیے خوان بھیجوں گا، لیکن جو شخص اس کے بعد بھی (راہ حق سے) انکار کرے گا تو میں اسے (پاداش عمل میں) عذاب دوں گا، ایسا عذاب کہ تمام دنیا میں کسی آدمی کو بھی ویسا عذاب نہیں دیا جائے گا۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ

(۱۱۶) اور (پھر) جب ایسا ہوگا کہ اللہ کہے گا: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو خدا بنالو؟ عیسیٰ جواب میں عرض کرے گا: تیرے لیے پاکی ہو! بھلا مجھ سے یہ بات کیسے ہوسکتی ہے کہ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿١١٦﴾

ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے یہ کہا ہوگا تو ضرور تجھے معلوم ہو گیا ہوگا۔ تو میرے دل کی بات جانتا ہے۔ مجھے تیرے ضمیر کا علم نہیں۔ تو ہی ہے کہ غیب کی ساری باتیں جاننے والا ہے۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾

(۱۱۷) میں نے تو ان سے صرف وہی بات کہی جس کے کہنے کا تو نے حکم دیا تھا'' یعنی اللہ کی بندگی کرو۔ میرا اور تمہارا سب کا پروردگار وہی ہے'' جب تک میں ان میں رہا ان کا نگران حال تھا۔ جب تو نے میرا وقت پورا کر دیا تو پھر تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو ہر چیز کو دیکھنے والا اور اس کی نگہبانی کرنے والا ہے

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾

(۱۱۸) اگر تو ان لوگوں کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں، (تجھے اختیار ہے)۔ اور اگر انہیں بخش دے تو تو سب پر غالب اور (اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾

(۱۱۹) اللہ فرمائے گا۔ آج وہ دن ہے کہ سچے انسانوں کو ان کی سچائی کام آئے گی۔ ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی متغیر ہونے والی نہیں) وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ اللہ ان سے رضامند ہوا اور وہ اللہ سے رضامند ہوئے۔ یہ ہے (انسان کے لیے) سب سے بڑی کامیابی (جو وہ جزاء عمل میں حاصل کر سکتا ہے)۔

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢٠﴾ ع ١٦ ٥ ٦

(۱۲۰) آسمانوں کی اور زمین کی اور ان میں جو کچھ ہے سب کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے، اس کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔

آیاتها ١٦٥ (٦) سُورَةُ الْأَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ (٥٥) رکوعاتها ٢٠

سورہ الانعام مکی ھے اور اس میں ایک سو پینسٹھ آیتیں اور بیس رکوع ھیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ۖ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١﴾

(۱) ہر طرح کی ستائشیں اللہ کے لیے ہیں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیریاں اور اجالا نمودار کر دیا۔ اس پر بھی جو لوگ اپنے پروردگار سے منکر ہو گئے ہیں وہ (اندھیرے اور اجالے میں امتیاز نہیں کرتے اور دوسری ہستیوں کو خدا کے) برابر سمجھتے ہیں۔

أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿١١٦﴾

ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے یہ کہا ہوگا تو ضرور تجھے معلوم ہو گیا ہوگا۔ تو میرے دل کی بات جانتا ہے۔ مجھے تیرے ضمیر کا علم نہیں۔ تو ہی ہے کہ غیب کی ساری باتیں جاننے والا ہے۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾

(۱۱۷) میں نے تو ان سے صرف وہی بات کہی جس کے کہنے کا تو نے حکم دیا تھا'' یعنی اللہ کی بندگی کرو۔ میرا اور تمہارا سب کا پروردگار وہی ہے'' جب تک میں ان میں رہا ان کا نگران حال تھا۔ جب تو نے میرا وقت پورا کر دیا تو پھر تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو ہر چیز کو دیکھنے والا اور اس کی نگہبانی کرنے والا ہے

إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾

(۱۱۸) اگر تو ان لوگوں کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں، (تجھے اختیار ہے)۔ اور اگر انہیں بخش دے تو تو سب پر غالب اور (اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ يَنفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾

(۱۱۹) اللہ فرمائے گا۔ آج وہ دن ہے کہ سچے انسانوں کو ان کی سچائی کام آئے گی۔ ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی متغیر ہونے والی نہیں) وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ اللہ ان سے رضامند ہوا اور وہ اللہ سے رضامند ہوئے۔ یہ ہے (انسان کے لیے) سب سے بڑی کامیابی (جو وہ جزاء عمل میں حاصل کر سکتا ہے)۔

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢٠﴾ ع ١٦ ٥ ٦

(۱۲۰) آسمانوں کی اور زمین کی اور ان میں جو کچھ ہے سب کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے، اس کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔

آیاتها ١٦٥ (٦) سُورَةُ الْأَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ (٥٥) رکوعاتها ٢٠

سورہ الانعام مکی ہے اور اس میں ایک سو پینسٹھ آیتیں اور بیس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ۖ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١﴾

(۱) ہر طرح کی ستائشیں اللہ کے لیے ہیں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیریاں اور اجالا نمودار کر دیا۔ اس پر بھی جو لوگ اپنے پروردگار سے منکر ہو گئے ہیں وہ (اندھیرے اور اجالے میں امتیاز نہیں کرتے اور دوسری ہستیوں کو خدا کے) برابر سمجھتے ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ۭ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝۲

(۲) وہی (آسمان وزمین کا خالق) ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا (یعنی تمہاری اصل خلقت مٹی سے ظہور پذیر ہوئی)، پھر تمہارے لیے (زندگی و معیشت کی) ایک میعاد ٹھیرادی (جو ہر وجود کو مہلت عمل دیتی ہے) اور ایک دوسری میعاد بھی اس کے علم میں مقرر ہے (یعنی قیامت کا وقت، جب پہلی میعاد کے نتائج کا فیصلہ ہوگا) پھر بھی تم ہو کہ (اس حقیقت پر غور نہیں کرتے اور اس میں) شک کرتے ہو۔

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳

(۳) وہی اللہ ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی (اس کے سوا کوئی کار فرمائے عالم نہیں)۔ تمہاری چھپی اور کھلی ہر طرح کی باتوں کا علم رکھتا ہے۔ تم جو کچھ (اچھی بری) کمائی کرتے ہو وہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں۔

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴

(۴) اور (دیکھو!) ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی نہیں جو ان کے سامنے آئی ہو اور انہوں نے اس سے گردن نہ موڑ لی ہو۔

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵

(۵) چنانچہ جب سچائی ان کے پاس آئی (یعنی قرآن کی دعوت نمودار ہوئی) تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔ سو جس بات کی یہ ہنسی اڑاتے رہے ہیں عنقریب اس کی حقیقت انہیں معلوم ہو کر رہے گی۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاۗءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۠ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۶

(۶) کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ان سے پہلے قوموں کے کتنے ہی دور رہ چکے ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا؟ یہ وہ قومیں تھیں جنہیں ہم نے اس طرح (طاقت و تصرف کے ساتھ) ملکوں میں جما دیا تھا کہ اس طرح تمہیں نہیں جمایا۔ ہم نے ان پر آسمانی برسات اس طرح بھیج دی تھی کہ پے در پے برستی رہتی اور ان کی آبادیوں کے نیچے نہریں چلا دی تھیں (کہ ہمیشہ جاری رہتی تھیں)، لیکن پھر ہم نے (اپنے مقررہ قانون کے مطابق) ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد دوسری قوموں کے دور پیدا کر دیئے۔

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷

(۷) اور (پیغمبر!) اگر ہم تم پر ایک کتاب کاغذ پر لکھی لکھائی اتار دیتے اور یہ لوگ اسے ہاتھوں سے چھو کر دیکھ لیتے کہ سچ مچ کوئی کتاب ہے، پھر بھی جن لوگوں نے انکار کی راہ اختیار کی ہے وہ (کبھی ماننے والے نہ تھے۔ وہ) کہتے: یہ اس

کے سوا کچھ نہیں ہے کہ صریح جادوگری ہے۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۸

(۸) اور انہوں نے کہا: (اگر یہ شخص اپنے دعوے میں سچا ہے تو) کیوں اس پر فرشتہ نہیں اترتا (کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں؟) اگر ہم فرشتہ نازل کرتے تو ساری باتوں کا فیصلہ ہی ہو جاتا، پھر ان کے لیے مہلت ہی کب رہتی؟ (کہ مانیں یا نہ مانیں)۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۹

(۹) اور اگر ہم کسی فرشتے کو پیغمبر کرتے تو اسے بھی انسان ہی بناتے (کیوں کہ یہ قانون الٰہی کے خلاف ہے کہ فرشتے اپنی ملکوتی حقیقت میں انسانوں کے سامنے آئیں) اور جیسے کچھ شبہات یہ اب کر رہے ہیں ویسے ہی شبہوں میں اس وقت بھی انہیں ڈال دیتے (یعنی یہ کہتے: یہ تو دیکھنے میں ہمارے ہی طرح کا آدمی ہے)

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۱۰ ع

(۱۰) اور (اے پیغمبر!) یہ واقعہ ہے کہ تم سے پہلے بھی رسولوں کی ہنسی اڑائی گئی (جیسے کہ آج تمہارے ساتھ تمسخر کیا جارہا ہے) تو جن لوگوں نے ہنسی اڑائی تھی وہ جس بات کی ہنسی اڑاتے تھے وہی بات ان پر آپڑی (یعنی وہ اس بات کی کہ ''اعمال بد کا نتیجہ بد ہے'' ہنسی اڑاتے تھے تو وہی ان کے آگے آ گیا)۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۱۱

(۱۱) (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو: زمین میں پھرو (گزری ہوئی قوموں کے آثار و بقایا پر نظر ڈالو) اور دیکھو جھٹلانے والوں کو کیسا انجام پیش آچکا ہے۔

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۱۲

(۱۲) (اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) پوچھو: آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کے لیے ہے؟ (یعنی آسمان و زمین میں جو کچھ ہے اس سے کیا پتا چلتا ہے؟ یہ سب کچھ کس کے لیے ہونا چاہیے؟) کہو: اللہ کے لیے۔ اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ رحمت فرمائے (اور یہ اس کی رحمت ہے جو تمام کائنات خلقت میں کام کر رہی ہے)۔ وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا (کیوں کہ اس کی رحمت کا مقتضیٰ یہی ہوا کہ دنیا میں سب کو مہلت دے اور جزاء عمل کا فیصلہ قیامت پر اٹھا رکھے) اس میں کوئی شک نہیں۔ (لیکن اے پیغمبر!) جو لوگ (اپنے ہاتھوں) اپنے کو تباہ کر چکے ہیں وہ کبھی یقین کرنے والے نہیں۔

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١٣

(١٣) اور (دیکھو!) اسی کے لیے ہے جو کچھ رات (کی اندھیری) اور دن (کے اجالے) میں ٹھیرا ہوا ہے (کیوں کہ وقت انہیں دو حالتوں میں بٹا ہوا ہے) اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٤

(١٤) (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو: کیا (تم چاہتے ہو) میں خدا کو چھوڑ کر جو آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا ہے کسی دوسری ہستی کو کارساز بنالوں؟ وہ سب کو روزی دیتا ہے، لیکن کوئی نہیں جو اسے روزی دینے والا ہے۔ تم کہو: مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ خدا کے آگے جھکنے والوں میں پہلا جھکنے والا ہوں اور (مجھے کہا گیا ہے کہ) ایسا نہ کر کہ مشرکوں میں سے ہو جا۔

قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝١٥

(١٥) تم کہو: میں کسی طرح خدا کی نافرمانی کروں؟ میں تو اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو (آنے والے دنوں میں) بہت بڑا دن ہے۔

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝١٦

(١٦) اس دن جس کے سر سے عذاب ٹل گیا تو اس پر خدا نے رحم کیا اور (انسان کے لیے) بڑی سے بڑی کامیابی یہی ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٧

(١٧) اور (اے انسان!) اگر خدا تجھے دکھ پہنچائے تو اس کا ٹالنے والا کوئی نہیں ہے مگر اسی کی ذات۔ اور اگر وہ تجھے بھلائی پہنچائے تو (اس کا ہاتھ پکڑنے والا کون ہے؟) وہ ہر بات پر قادر ہے۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝١٨

(١٨) اور وہی ہے جو اپنے تمام بندوں پر زور وغلبہ رکھنے والا ہے اور وہی ہے حکمت رکھنے والا اور آگاہ۔

قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۚ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

(١٩) (اے پیغمبر! تم ان سے) پوچھو: کون سی چیز ہے جس کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہوئی؟ تم کہہ دو (اللہ کی گواہی ہے) اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ اس نے مجھ پر اس قرآن کی وحی کی تاکہ اس کے ذریعے تمہیں اور انہیں جن تک اس کی تعلیم پہنچ جائے (انکار و بدعملی کے نتیجے سے) متنبہ کروں۔ (اب کہو تمہارا کہنا کیا ہے؟) کیا تم گواہی دیتے ہو کہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود بھی شریک ہیں؟ (اے پیغمبر!) تم کہو (اگر تمہاری گواہی یہی ہے تو سن رکھو!) میں اس کی گواہی نہیں دیتا۔ میری گواہی یہ ہے کہ صرف وہی معبود یگانہ ہے، اس

تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ وقف لازم

کے ساتھ کوئی نہیں اور جو کچھ تم شریک ٹھہراتے ہو میں اس سے بیزار ہوں۔ (پس اب ایک گواہی تمہاری ہوئی، ایک میری اور فیصلہ خدا کے ہاتھ ہے)۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وقف لازم ع ۲ / ۸

(۲۰) جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے (یعنی یہود اور نصاریٰ، وہ حقیقت حال سے بے خبر نہیں ہیں)۔ وہ اس کی سچائی (یعنی پیغمبر اسلام کی سچائی) اسی طرح پہچان گئے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں (کہ کسی طرح کا بھی اس میں شک وشبہ نہیں ہوتا۔ لیکن) جن لوگوں نے (اپنے ہاتھوں) اپنے کو تباہ کرلیا وہ کبھی یقین کرنے والے نہیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾

(۲۱) (اور دیکھو!) اس سے بڑھ کر ظلم کرنیوالا کون ہوا جس نے اللہ پر جھوٹ بول کر افترا کیا ہو، اور اسی طرح اس سے بھی بڑھ کر کوئی نہ ہوا جو اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ (اور) بلاشبہ جو ظلم کرنے والے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾

(۲۲) اور (دیکھو! وہ دن جو آنے والا ہے) اس دن ہم ان سب کو اٹھا کر ایک جگہ جمع کریں گے۔ پھر جن لوگوں نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہے ان سے کہیں گے: بتلاؤ! تمہارے (ٹھہرائے ہوئے) شریک کہاں گئے؟ جن کی نسبت تم زعم باطل رکھتے تھے۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾

(۲۳) تو اس وقت وہ اس کے سوا کوئی شرارت نہیں کرسکیں گے کہ کہیں "خدا کی قسم! جو ہمارا پروردگار ہے۔ ہم شرک کرنے والے نہ تھے۔"

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

(۲۴) دیکھو! کس طرح یہ اپنے اوپر جھوٹ بولنے لگے اور جو کچھ افترا پردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب ان سے کھوئی گئیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾

(۲۵) اور (دیکھو!) ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو (بظاہر کلام حق) سننے کے لیے تمہاری طرف کان لگاتے ہیں۔ اور (واقعہ یہ ہے کہ) ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ ان تک بات کی سمجھ نہیں پہنچتی اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے کہ سن نہیں سکتے (یعنی ان کی گمراہی کے جماؤ اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ان کے دل ودماغ کا یہ حال ہوگیا ہے اور ہمارا قانون یہی ہے کہ جو کوئی ضد اور تعصب میں مبتلا ہوتا ہے اس کا حال ایسا ہی ہوجاتا ہے) اگر یہ (سچائی کی) ہر

ایک نشانی بھی (جو انسان کے لیے ہو سکتی ہے) دیکھ لیں جب بھی یقین کرنے والے نہیں، یہاں تک کہ جب یہ تمہارے پاس آتے ہیں اور تم سے جھگڑتے ہیں تو جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ کہنے لگتے ہیں: یہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ پچھلوں کی کہانیاں ہیں (جو ہم ہمیشہ سنتے آئے ہیں)۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَإِنْ يُّهْلِكُوْنَ إِلَّآ أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾

(۲۶) اور (دیکھو!) یہ لوگ قرآن (کے سننے) سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی دور بھاگتے ہیں۔ اور وہ ایسا کر کے کسی کا کچھ نہیں بگاڑتے، اپنے ہی کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور (شقاوت کی انتہا یہ ہے کہ) اس کا شعور نہیں رکھتے۔

وَلَوْ تَرٰٓى إِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾

(۲۷) اور (اے انسان!) تو تعجب کرے اگر انہیں اس حالت میں دیکھے جب یہ آتش دوزخ کے کنارے کھڑے ہوں گے، اس وقت کہیں گے: اے کاش! ایسا ہو کہ ہم پھر دنیا کی طرف لوٹا دیئے جائیں اور اپنے پروردگار کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور ان میں سے ہو جائیں جو ایمان والے ہیں۔

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾

(۲۸) (لیکن ان کی یہ حسرت سچے دل کی حسرت نہ ہوگی) بلکہ (اس لیے ہوگی کہ) جو کچھ یہ پہلے چھپایا کرتے تھے (یعنی دل کا روگ) اس کا بدلا ان پر نمودار ہو گیا (اور اس سے) بچنے کے لیے اظہار ندامت کرنے لگے۔ اگر یہ (دنیا کی طرف) لوٹا دیئے جائیں تو پھر (زندگی کی غفلتوں میں سرشار ہو کر) اسی بات میں پڑ جائیں جس سے انہیں روکا گیا ہے، اور کچھ شک نہیں کہ یہ (اظہار ندامت میں) جھوٹے ہوں گے۔

وَقَالُوْٓا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾

(۲۹) اور انہوں نے کہا: زندگی اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ یہی دنیا کی زندگی ہے اور ہمیں (مر کر) پھر اٹھنا نہیں۔

وَلَوْ تَرٰٓى إِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۗ قَالَ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۗ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۗ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع ۳ ۹

(۳۰) اور (اے انسان!) تو تعجب کرے اگر انہیں اس حالت میں دیکھے جب یہ (قیامت کے دن) اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے۔ اس وقت خدا ان سے پوچھے گا (تم مرنے کے بعد جی اٹھنے سے انکار کرتے تھے، اب کہ مرنے کے بعد پھر جی اٹھے ہو، بتلاؤ!) کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟ یہ کہیں گے: ''ہاں! ہمیں اپنے پروردگار کی قسم!'' اس پر خدا فرمائے گا: تم جو (دنیا میں اس زندگی

سے) انکار کرتے رہے ہو تو اب اس کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھ لو۔

قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتۡهُمُ السَّاعَةُ بَغۡتَةً قَالُوۡا يٰحَسۡرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطۡنَا فِيۡهَا ۙ وَهُمۡ يَحۡمِلُوۡنَ اَوۡزَارَهُمۡ عَلٰى ظُهُوۡرِهِمۡ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوۡنَ ۝٣١

(۳۱) یقیناً وہ لوگ نقصان وتباہی میں پڑے جنہوں نے (مرنے کے بعد) خدا کی ملاقات ہونے کو جھٹلایا، یہاں تک کہ جب (آنے والی) گھڑی اچانک ان پر آجائے گی (یعنی موت کی گھڑی) تو اس وقت کہیں گے: "افسوس اس پر! جو کچھ ہم سے اس بارے میں تقصیر ہوئی"۔ وہ اس وقت اپنے گناہوں کا بوجھ پیٹھوں پر اٹھائے ہوں گے۔ سو دیکھو! کیا ہی برا بوجھ ہوا جو یہ (اپنی پیٹھوں پر) لاد رہے ہیں۔

وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهۡوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝٣٢

(۳۲) اور دنیا کی زندگانی تو کچھ نہیں ہے مگر (ایک طرح کا) کھیل اور تماشہ۔ جو متقی ہیں ان کے لیے آخرت ہی کا گھر بہتر ہے۔ (افسوس تم پر!) کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے ؟۔

قَدۡ نَـعۡلَمُ اِنَّهٗ لَيَحۡزُنُكَ الَّذِىۡ يَقُوۡلُوۡنَ فَاِنَّهُمۡ لَا يُكَذِّبُوۡنَكَ وَلٰـكِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجۡحَدُوۡنَ ۝٣٣

(۳۳) (اے پیغمبر!) ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ (انکار وتعصب کی) جیسی کچھ باتیں کہتے ہیں وہ تمہارے لیے ملال خاطر کا موجب ہوتی ہیں۔ یہ دراصل تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم جان بوجھ کر اللہ کی آیتوں کو جھٹلا رہے ہیں۔

وَلَقَدۡ كُذِّبَتۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَصَبَرُوۡا عَلٰى مَا كُذِّبُوۡا وَاُوۡذُوۡا حَتّٰٓى اَتٰٮهُمۡ نَـصۡرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدۡ جَآءَكَ مِنۡ نَّبَاِى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝٣٤

(۳۴) اور (دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ تم سے پہلے بھی خدا کے رسول جھٹلائے گئے سو انہوں نے لوگوں کے جھٹلانے اور دکھ دینے پر صبر کیا (اور اپنے کام میں لگے رہے) یہاں تک کہ (بالآخر) ہماری مدد آپہنچی۔ اور (یاد رکھو! یہ اللہ کا ٹھیرایا ہوا قانون ہے) کوئی نہیں جو اس کی (ٹھیرائی ہوئی) باتوں کو بدل دینے والا ہو اور رسولوں کی خبروں میں سے بہت سی چیزیں تو تم تک پہنچ ہی چکی ہیں۔

وَاِنۡ كَانَ كَبُرَ عَلَيۡكَ اِعۡرَاضُهُمۡ فَاِنِ اسۡتَطَعۡتَ اَنۡ تَبۡتَغِىَ نَفَقًا فِى الۡاَرۡضِ اَوۡ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ فَتَاۡتِيَهُمۡ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمۡ عَلَى الۡهُدٰى فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ۝٣٥

(۳۵) اور (اے پیغمبر!) اگر ان لوگوں کی روگردانی تم پر کٹھن گزرتی ہے تو (تم جو کچھ کر سکتے ہو کر دیکھو، یہ کبھی باز آنے والے نہیں) اگر تم سے ہو سکے تو زمین کے اندر کوئی سرنگ ڈھونڈھ نکالو، یا آسمان میں کوئی سیڑھی مل جائے (تو اس پر چڑھ جاؤ) اور اس طرح انہیں ایک نشانی لا دکھاؤ (لیکن پھر بھی وہ انکار ہی کریں گے)۔ اگر خدا چاہتا تو ان سب کو دین حق پر جمع کر دیتا (اور سب ایک ہی راہ پر ہو جاتے، مگر تم دیکھ رہے ہو کہ ایسا نہیں ہوا)۔ پس (دیکھو!) ان میں سے نہ ہو جاؤ جو (حقیقت کا) علم نہیں رکھتے۔

النصف

إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وقف منزل

(۳۶) تمہاری دعوت کا وہی جواب دے سکتے ہیں جو تمہاری پکار سنتے ہیں، لیکن جو مردے ہیں (ان سے جواب کی امید کیوں رکھو؟) انہیں تو اللہ ہی (قبروں سے) اٹھائے گا، پھر اس کے حضور لوٹائے جائیں گے۔

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وقف غفران

(۳۷) اور انہوں نے کہا: کیوں اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی اس پر نہیں اتاری گئی؟ (اے پیغمبر!) کہہ دو: خدا یقیناً اس پر قادر ہے کہ ایک نشانی اتار دے، لیکن اکثر آدمی ایسے ہیں جو (حقیقت حال) نہیں جانتے۔

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۚ مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾

(۳۸) اور (دیکھو!) زمین میں چلنے والا کوئی حیوان اور ہوا میں پروں سے اڑنے والا کوئی پرند ایسا نہیں جو تمہاری ہی طرح امتیں نہ رکھتا ہو (یعنی تمہاری طرح ان میں سے ہر گروہ اپنی اپنی معیشت اور اپنا اپنا سروسامان کار نہ رکھتا ہو)۔ ہم نے نوشتے میں کوئی بات بھی فروگذاشت نہیں کی (یعنی کائنات کی ہر مخلوق کے لیے جو کچھ ہونا چاہیے تھا وہ سب کچھ اس کے لیے لکھ دیا، کسی مخلوق کے لیے بھی فروگذاشت نہیں ہوئی)۔ پھر سب (بالآخر) اپنے پروردگار کے حضور جمع کیے جائیں گے (کہ آخری مرجع وہی ہے)۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَن يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ ۗ وَمَن يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٩﴾

(۳۹) اور (دیکھو!) جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں (تو ان کا حال ایسا ہوگیا ہے گویا) بہرے گونگے تاریکیوں میں گم ہوں۔ خدا جس کسی پر چاہے راہ (کامیابی) گم کردے، جسے چاہے کامیابی کی سیدھی راہ پر لگا دے۔ (اس نے اس بارے میں جو قانون ٹھیرا دیا ہے تم اسے بدل نہیں سکتے)

قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٠﴾

(۴۰) (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو: کیا تم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر خدا کا عذاب تم پر آجائے یا (موت کی) آنے والی گھڑی ہو تو اس وقت بھی تم خدا کے سوا دوسروں کو پکارو گے؟ (جواب دو) اگر تم سچے ہو۔

بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِن شَاءَ وَتَنسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ﴿٤١﴾ ع ۱۱ / ۱۰

(۴۱) نہیں، اسی کو پکارو گے اور اگر وہ چاہے گا تو تمہاری مصیبت دور کردے گا اور اس وقت بھول جاؤ گے جو کچھ تم شرک کرتے رہے تھے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ

(۴۲) اور (اے پیغمبر!) یہ واقعہ ہے کہ جو امتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں ہم نے ان کی طرف (اپنے رسول) بھیجے اور انہیں (اپنے ٹھیرائے ہوئے قانون کے

يَتَضَرَّعُوْنَ ۝٤٢

مطابق) سختی اور محنت میں گرفتار کیا کہ عجب نہیں (بدعملیوں سے باز آجائیں اور اللہ کے حضور) عجز و نیاز کریں۔

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٤٣

(۴۳) پھر (غور کرو!) ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب ہماری طرف سے ان پر سختی آتی تو وہ (بدعملیوں سے توبہ کر لیتے اور ہمارے سامنے) گڑگڑاتے؟ اس لیے کہ ان کے دل سخت پڑگئے تھے اور جو کچھ بدعملیاں کر رہے تھے انہیں شیطان نے ان کی نظروں میں خوش نما کر دکھایا تھا۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝٤٤

(۴۴) پھر جب ایسا ہوا کہ جو کچھ نصیحت انہیں کی گئی تھی اسے انہوں نے بھلا دیا تو ہم نے (بظاہر) ان پر ہر طرح (کی خوش حالیوں) کے دروازے کھول دیئے، یہاں تک کہ (اپنی کامرانیوں پر) خوشیاں منانے لگے۔ لیکن جب ایسا ہوا تو اچانک (جزائے عمل کا قانون حرکت میں آگیا اور) ہم نے انہیں پکڑ لیا، پس ناگہاں ناامید ہو کر رہ گئے۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٤٥

(۴۵) تو (دیکھو!) اس طرح اس گروہ کی جڑ کاٹ دی گئی جو ظلم کرنے والا تھا اور تمام ستائشیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝٤٦

(۴۶) (اے پیغمبر! ان سے) کہو: "تم نے (کبھی) اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر اللہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر (یعنی عقلوں پر) مہر لگا دے تو اس کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں یہ (نعمتیں) واپس دلا سکتا ہے؟ دیکھو! ہم کس طرح گوناگوں طریقوں سے بیان کرتے ہیں، پھر بھی یہ لوگ ہیں کہ منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٤٧

(۴۷) (ان سے) کہو: تم نے (کبھی) اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر تم پر خدا کا عذاب اچانک آجائے یا (جتا کر) آشکارا آئے تو ظالموں کے گروہ کے سوا کونسا گروہ ہو سکتا ہے جو ہلاک کیا جائے گا؟ (پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ ظلم و شرارت سے باز نہیں آتے)

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا

(۴۸) اور (ہمارا قانون تو یہ ہے کہ) ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر اسی لیے کہ (ایمان و عمل کی برکتوں کی) خوشخبری سنائیں اور (انکار و بدعملی کے نتائج سے)

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝٤٨

متنبہ کریں۔ پھر جو کوئی یقین لایا اور اپنے کو سنوار لیا تو اس کے لیے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ۝٤٩

(۴۹) مگر جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو اپنی بدعملیوں کی وجہ سے ضروری ہے کہ ہمارے عذاب کی لپیٹ میں آ جائیں۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ۝٥٠ ع ۹ ۱۱

(۵۰) (اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) کہہ دو: "میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے غیبی خزانے ہیں، نہ یہ کہتا ہوں کہ غیب کا جاننے والا ہوں، نہ میرا یہ کہنا ہے کہ میں (انسانیت سے ماوراء) فرشتہ ہوں۔ میری حیثیت تو فقط یہ ہے کہ اسی بات پر چلتا ہوں جس کی خدا نے مجھ پر وحی کر دی ہے (اور اسی کی طرف تمہیں بھی بلاتا ہوں پھر) ان سے پوچھو: کیا وہ جو اندھا ہے (اور حقیقت کے لیے کوئی علم و یقین نہیں رکھتا) اور جو بینا ہے (کہ حقیقت کی روشنی دیکھ رہا ہے) دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور و فکر نہیں کرتے؟۔

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ۝٥١

(۵۱) (اے پیغمبر!) تم (ان منکروں کو جو ماننے والے نہیں چھوڑ دو اور) ان لوگوں کو وحی الٰہی سنا کر (انکار حق کے نتائج سے) متنبہ کرو جو (آخرت کی زندگی پر یقین رکھتے ہیں اور) اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے حضور لے جائے جائیں اور اس دن اس کے سوا نہ تو کوئی مددگار ہوگا نہ سفارشی، عجب نہیں کہ متقی ہو جائیں۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۝٥٢

(۵۲) اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں کو جو (دعوت حق پر ایمان رکھتے ہیں اور) صبح و شام خدا کے حضور مناجات کرتے اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں، اپنے پاس سے نہ نکالو۔ ان کے کاموں کی جواب دہی تمہارے ذمے نہیں، نہ تمہاری جواب دہی ان کے ذمے ہے کہ (اس ڈر سے) انہیں نکال دو، اگر ایسا کرو گے تو زیادتی کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ۝٥٣

(۵۳) اور (دیکھو!) اسی طرح ہم نے (دنیا میں اختلاف حالت سے) بعض انسانوں کو بعض انسانوں کے ساتھ آزمایا ہے کہ (جاہ و دولت کا گھمنڈ رکھنے والے غریبوں کو دیکھ کر) کہنے لگیں "کیا یہی لوگ ہیں جنہیں خدا نے اپنے انعام

کے لیے ہم میں سے چن لیا ہے؟" (یعنی غریب و بے نوا مومنوں کو دیکھ کر از راہ تحقیر کہیں "کیا یہی ہیں جنہیں ایمان کی دولت ملی ہے؟" لیکن اے گھمنڈ کرنے والو!) کیا خدا (تم سے) بہتر جاننے والا نہیں کہ کون (اس کی نعمت کی) قدر کرنے والے ہیں؟

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا
فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى
نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ
سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ
وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾

(۵۴) اور (اے پیغمبر!) جب وہ لوگ تمہارے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھنے والے ہیں تو تم (شفقت و مرحمت سے پیش آؤ اور) کہو "تم پر سلام ہو۔ تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم ٹھیرا لی ہے۔ تم میں سے جو کوئی نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھے اور پھر توبہ کر لے اور اپنی حالت سنوار لے تو (خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو) وہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ
سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع ٦ ١٢

(۵۵) اور (دیکھو!) ہم اسی طرح کھول کھول کر اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں اور اس لیے (بیان کرتے ہیں) تا کہ مجرموں کی راہ، نمایاں ہو جائے (اور راست بازوں کی راہ سے مشتبہ نہ ہو)۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ
اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ
الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

(۵۶) (اے پیغمبر! منکرین حق سے) کہو "مجھے اس بات سے روکا گیا ہے کہ میں ان کی بندگی کروں جنہیں تم خدا کے سوا پکارتے ہو"۔ (نیز) کہو "میں کبھی تمہاری نفسانی خواہشوں پر چلنے والا نہیں۔ اگر میں ایسا کروں تو میں گمراہ ہو چکا اور ان میں نہ رہا جو راہ پانے والے ہیں"۔

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ
بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ
الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ
الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾

(۵۷) تم کہو: بلاشبہ میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی اور دلیل پر ہوں (یعنی اس نے حقیقت و یقین کی راہ مجھے دکھا دی ہے) اور تم نے اسے جھٹلایا ہے (پس اب فیصلہ اللہ کے ہاتھ ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ کیوں اس کا فیصلہ فوراً ظاہر نہیں ہو جاتا) تو جس (فیصلے) کے لیے جلدی مچا رہے ہو، وہ کچھ میرے اختیار میں تو ہے نہیں۔ حکم تو بس اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہی حق کی باتیں بیان کرتا ہے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ
لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

(۵۸) (اے پیغمبر! تم) کہہ دو: جس بات کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو (یعنی از راہ شرارت کہہ رہے ہو کہ اگر خدا کی طرف سے فیصلہ ہونے والا ہے تو کیوں

اَعۡلَمُ بِالظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵۸﴾

نہیں ہو چکتا تو) اگر وہ میرے اختیار میں ہوتا تو مجھ میں اور تم میں کب کا فیصلہ ہو گیا ہوتا، (لیکن وہ تو اللہ کے ہاتھ ہے اور اس نے ہر بات کی طرح اس کے لیے بھی خاص وقت ٹھیرا دیا ہے) اور وہ ظلم کرنے والوں کی حالت اچھی طرح جاننے والا ہے (ان سے غافل نہیں)۔

وَعِنۡدَهٗ مَفَاتِحُ الۡغَيۡبِ لَا يَعۡلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ‌ؕ وَيَعۡلَمُ مَا فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ‌ؕ وَمَا تَسۡقُطُ مِنۡ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعۡلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىۡ ظُلُمٰتِ الۡاَرۡضِ وَلَا رَطۡبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۵۹﴾

(۵۹) اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں (یعنی غیب کے ذخیروں کا مالک ہے) اسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا جو کچھ خشکی میں ہے اور جو سمندروں میں ہے سب کا وہ علم رکھتا ہے۔ درختوں سے کوئی پتہ نہیں گرتا اور زمین کے اندر کی اندھیریوں میں کوئی دانہ نہیں پھوٹتا مگر یہ کہ وہ اسے جانتا ہے کوئی خشک اور تر، پھل نہیں گرتا مگر یہ کہ (علم الٰہی کے) واضح نوشتے میں مندرج ہے۔

وَهُوَ الَّذِىۡ يَتَوَفّٰٮكُمۡ بِالَّيۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا جَرَحۡتُمۡ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبۡعَثُكُمۡ فِيۡهِ لِيُقۡضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى‌ ۚ ثُمَّ اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۰﴾ ع ۷ ۱۲

(۶۰) اور (دیکھو!) وہی ہے جو رات کے وقت تم پر موت طاری کر دیتا ہے (یعنی سلا دیتا ہے) اور جو کچھ تم نے دن (کی حرکت اور ہوشیاری) میں کاوشیں کی تھیں ان سے بے خبر نہیں ہے۔ پھر (جب رات بھر سو لیتے ہو تو) دن کے وقت تمہیں اٹھا کھڑا کرتا ہے، تاکہ (بدستور اپنی کوششوں میں لگ جاؤ اور زندگی کی) ٹھیرائی میعاد پوری ہو جائے۔ پھر (اس میعاد کے بعد) تم سب خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جیسے کچھ تمہارے کام رہے ہیں اس کی حقیقت وہ تمہیں بتا دے گا۔

وَهُوَ الۡقَاهِرُ فَوۡقَ عِبَادِهٖ‌ وَيُرۡسِلُ عَلَيۡكُمۡ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ تَوَفَّتۡهُ رُسُلُنَا وَهُمۡ لَا يُفَرِّطُوۡنَ ﴿۶۱﴾

(۶۱) اور وہی اپنے بندوں پر زور اور غلبہ رکھنے والا ہے اور تم پر حفاظت کرنے والی (قوتیں) بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو اس کے بھیجے ہوئے (فرشتے) اسے وفات دے دیتے ہیں اور وہ (ہمارے ٹھیرائے ہوئے احکام کی ٹھیک ٹھیک تعمیل کرتے ہیں۔ اس میں) کسی طرح کا قصور نہیں کرتے۔

ثُمَّ رُدُّوۡۤا اِلَى اللّٰهِ مَوۡلٰٮهُمُ الۡحَـقِّ‌ ؕ اَلَا لَهُ الۡحُكۡمُ وَهُوَ اَسۡرَعُ الۡحٰسِبِيۡنَ ﴿۶۲﴾

(۶۲) پھر تمام بندے اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں جو ان کا مالک حقیقی ہے۔ یاد رکھو! حکم اسی کا حکم ہے اور حساب لینے والوں میں اس سے جلد حساب لینے والا کوئی نہیں۔

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٣﴾

(۶۳) (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو: وہ کون ہے جو تمہیں بیابانوں اور سمندروں کی اندھیریوں میں نجات دیتا ہے اور جس کی جناب میں کبھی آہ وزاری کرتے ہوئے اور کبھی (دل ہی دل میں) پوشیدہ دعائیں مانگتے ہو اور کہتے ہو" اگر خدا ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا دے تو پھر ہم (کبھی اس کی طرف سے غافل نہ ہوں گے اور) ضرور شکر گزار بندے ہو کر رہیں گے"۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾

(۶۴) (اے پیغمبر!) تم کہو: اللہ ہی ہے جو تمہیں اس بلا سے اور ہر طرح کے دکھ سے نجات دیتا ہے، لیکن اس پر بھی تم ہو کہ اس کے ساتھ شریک ٹھیراتے ہو۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾

(۶۵) (اے پیغمبر!) کہہ دو" وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر اوپر سے (یعنی فضاءِ آسمانی سے) کوئی عذاب بھیج دے، یا تمہارے پاؤں تلے سے (یعنی زمین ہی سے) کوئی عذاب اٹھا دے، یا ایسا کرے کہ تم گروہ گروہ ہو کر آپس میں لڑ پڑو اور ایک (گروہ) دوسرے (گروہ) کی شدت کا مزہ چکھے"۔ سو دیکھو! کس طرح ہم گونا گوں طریقوں سے آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں بوجھیں۔

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ ﴿٦٦﴾

(۶۶) اور (اے پیغمبر!) تیری قوم نے اسے جھٹلایا ہے، حالانکہ وہ حق ہے (یعنی قرآن کو جھٹلایا ہے اور وہ حق ہے تو ضرور ہے کہ اس کا نتیجہ اس کے آگے آئے۔ پس) تم کہہ دو: (اگر تم جھٹلاتے ہو تو جھٹلاؤ) میں تم پر کچھ نگہبان نہیں ہوں (کہ تمہیں حق کے مان لینے پر مجبور کر دوں)

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾

(۶۷) ہر خبر کے لیے ایک ٹھیرایا ہوا وقت ہے (کہ اس وقت اس کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے) اور قریب ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾

(۶۸) اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں (انکار و شرارت سے) کاوشیں کرتے ہیں تو (تم ان کے ساتھ بحث کرنے میں وقت ضائع نہ کرو اور) ان سے کنارہ کش ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں غور و خوض کرنے لگیں۔ اور اگر ایسا ہو کہ شیطان تمہیں (یہ بات) بھلا دے (یعنی تم سہو نسیان میں پڑ کر ان سے بحث و نزاع کرنے لگو) تو چاہیے کہ یاد آجانے کے بعد ایسے گروہ (کی مجلسوں) میں نہ بیٹھو جو ظلم کرنے والے ہیں۔

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾

(۶۹) اور جو لوگ پرہیزگاری کی راہ چلنے والے ہیں تو ان پر ایسے لوگوں کے کاموں کی کوئی ذمہ داری نہیں (کہ ان کی فکر میں پڑیں)۔ جو کچھ ان کے ذمے ہے وہ تو یہ ہے کہ خود نصیحت پکڑیں تا کہ (برائیوں سے) بچیں۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع ۸ ۱۴

(۷۰) اور (اے پیغمبر!) جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنالیا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے تو ایسے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور کلام الٰہی کے ذریعے نصیحت کرتے رہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان اپنی بدعملی کی وجہ سے ہلاکت میں چھوڑ دیا جائے (کیوں کہ اگر چھوڑ دیا گیا تو) اللہ کے سوا کوئی نہیں جو اس کا مددگار ہوگا یا اس کی شفاعت کر کے اسے بچالے گا۔ (بدعملیوں کے) جس قدر بدلے بھی ہو سکتے ہیں اگر وہ سب دے دے تو اس سے نہ لیا جائے (کہ بدعملی کے نتیجے سے کوئی فدیہ نہیں بچا سکتا)۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی بدعملیوں کی وجہ سے ہلاکت میں چھوڑ دیئے گئے۔ ان کے لیے کھولتا ہوا پانی پینے کے لیے ہوگا اور انکار حق کی جزا میں دردناک عذاب۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾

(۷۱) (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے پوچھو: کیا تم چاہتے ہو ہم خدا کو چھوڑ کر انہیں پکاریں جو (ہماری ہی طرح بے بس اور عاجز مخلوق ہیں؟) نہ تو ہمیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان، اور باوجودیکہ خدا ہمیں (خداپرستی کی) سیدھی راہ دکھا چکا ہے، لیکن ہم (گمراہی کی طرف) الٹے پاؤں پھر جائیں اور ہماری مثال اس آدمی کی سی ہو جائے جسے شیطان نے بیابان میں گمراہ کر دیا ہو، حیران و پریشان پھر رہا ہے اور اس کے ساتھی ہیں جو اسے راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ تو کدھر کھویا گیا؟ ادھر آ۔ (اے پیغمبر!) کہہ دو: خدا کی ہدایت تو وہی ''الہدیٰ'' ہے (یعنی ہدایت کی حقیقی راہ جو ہمیشہ سے موجود ہے) اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ تمام جہانوں کے پروردگار کے آگے سر اطاعت جھکا دیں۔

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۗ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾

(۷۲) نیز ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ نماز قائم کرو اور (ہر حال میں) خدا (کی نافرمانیوں کے نتائج) سے ڈرتے رہو اور اسی کی طرف (بالآخر) تم سب اکٹھے لے جائے جاؤ گے۔

الثلاثة

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۬ؕ قَوْلُهُ
الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ
الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾

(۷۳) اور وہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو علم و حقیقت کے ساتھ پیدا کیا (یعنی مصلحت و حکمت کے ساتھ بنایا) اور (اس کی قدرت کا یہ حال ہے کہ) جس دن وہ کہہ دے "ہو جا" تو (جیسا کچھ اس نے چاہا) ویسا ہی ہو جائے۔ اس کا قول حق ہے (یعنی وہ جو کچھ حکم دیتا ہے علم و حقیقت کیساتھ دیتا ہے)۔ اور جس دن صور پھونکا جائے گا (اور قیامت کے برپا ہونے کا اعلان ہوگا) تو اس دن اسی کے لیے بادشاہی ہوگی۔ وہ غیب اور شہادت کا (یعنی جو کچھ تمہارے لیے محسوس ہے اور جو کچھ غیر محسوس) جاننے والا ہے اور وہ حکمت رکھنے والا اور آگاہ ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ
اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾

(۷۴) اور (دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا تھا "کیا تم (پتھر کے) بتوں کو معبود مانتے ہو؟ میرے نزدیک تو تم اور تمہاری قوم کھلی گمراہی میں مبتلا ہے"۔

وَكَذٰلِكَ نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾

(۷۵) اور اسی طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت کے جلوے دکھا دیئے۔ تا کہ وہ یقین رکھنے والوں میں سے ہو جائے۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ
هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ
الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾

(۷٦) پھر (دیکھو!) جب ایسا ہوا کہ اس پر رات کی اندھیری چھا گئی تو اس نے (آسمان پر) ایک ستارہ (چمکتا ہوا) دیکھا۔ اس نے کہا "یہ میرا پروردگار ہے" (کہ سب لوگ اس کی پرستش کرتے ہیں) لیکن جب وہ ڈوب گیا تو کہا "نہیں، میں انہیں پسند نہیں کرتا جو ڈوب جانے والے ہیں"۔ (یعنی طلوع و غروب ہوتے رہتے ہیں)۔

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ
فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ
لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّاۤلِّيْنَ ﴿٧٧﴾

(۷۷) پھر جب ایسا ہوا کہ چاند چمکتا ہوا نکل آیا تو ابراہیم نے کہا "یہ میرا پروردگار ہے"۔ لیکن جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا "اگر میرے پروردگار نے مجھے راہ نہ دکھادی ہوتی تو میں ضرور اسی گروہ میں سے ہو جاتا جو سیدھے راستے سے بھٹک گیا ہے۔"

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ
هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ
بَرِيْۤءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾

(۷۸) پھر جب (صبح ہوئی اور) سورج چمکتا ہوا طلوع ہوا تو ابراہیم نے کہا "یہ میرا پروردگار ہے یہ سب سے بڑا ہے"۔ لیکن جب وہ بھی غروب ہو گیا تو اس نے کہا "اے میری قوم! تم جو کچھ خدا کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو، میں اُس سے بیزار ہوں۔

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٧٩﴾

(٧٩) میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر صرف اس ہستی کی طرف اپنا رخ کر لیا ہے جو (کسی کی بنائی ہوئی نہیں، بلکہ) آسمان اور زمین کی بنانے والی ہے (اور جس کے حکم اور قانون پر آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات چل رہی ہیں) اور میں ان میں سے نہیں جو اس کے ساتھ شریک ٹھیرانے والے ہیں"۔

وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ ۚ قَالَ أَتُحَاجُّوٓنِّي فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَآ أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِۦٓ إِلَّآ أَنْ يَّشَآءَ رَبِّي شَيْـًٔا ۗ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٨٠﴾

(٨٠) اور (پھر) ابراہیم سے اس کی قوم نے ردوکد کی۔ ابراہیم نے کہا: کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں ردوکد کرتے ہو، حالانکہ اس نے مجھے راہ حق دکھادی ہے (اور میں حق کی معرفت کے بعد جہل اور گمراہی اختیار کرنے والا نہیں۔ باقی رہی یہ بات کہ تم مجھے اپنے معبودان باطل کا ڈر دکھاتے ہو تو یاد رکھو!) جنہیں تم نے خدا کا شریک ٹھیرالیا ہے، میں ان سے نہیں ڈرتا۔ میں جانتا ہوں کہ جب تک میرا پروردگار مجھے نقصان پہنچانا نہ چاہے، مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ میرا پروردگار اپنے علم سے تمام چیزوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ پھر کیا تم (حقیقت کی اتنی وضاحت پر بھی) نصیحت نہیں پکڑتے۔

وَكَيْفَ أَخَافُ مَآ أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِۦ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۚ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨١﴾ وقف لازم

(٨١) اور (دیکھو!) میں ان ہستیوں سے کیوں ڈروں جنہیں تم نے خدا کا شریک ٹھیرالیا ہے، جب کہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ خدا کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھیراؤ جس کے لیے کوئی سند اور دلیل تم پر نہیں اتری؟ بتلاؤ! ہم دونوں فریقوں میں سے کس کی راہ امن کی راہ ہوئی اگر تم علم وبصیرت رکھتے ہو؟

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوٓا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾ ع ٩ ١٢ ١٥

(٨٢) جن لوگوں نے خدا کو مانا اور اپنے ماننے کو ظلم سے (یعنی شرک سے) آلودہ نہیں کیا تو انہیں کے لیے امن ہے اور وہی ٹھیک راستے پر ہوئے۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ آتَيْنٰهَآ إِبْرٰهِيمَ عَلٰى قَوْمِهِۦ ۚ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٨٣﴾

(٨٣) اور (دیکھو!) یہ ہماری حجت ہے جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر دی تھی۔ ہم جس کے مرتبے بلند کرنا چاہتے ہیں (اسے علم ودلیل کا عرفان دے کر) بلند کر دیتے ہیں۔ اور یقیناً تمہارا پروردگار حکمت دینے والا، علم عطا کرنے والا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهُۥٓ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِۦ دَاوُدَ

(٨٤) اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور (اسحاق کا بیٹا) یعقوب دیا۔ ہم نے ان سب کو سیدھی راہ دکھائی اور ابراہیم سے پہلے نوح کو دکھا چکے تھے۔ اور ابراہیم کی

وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى
وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٤﴾

نسل میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، ہارون کو بھی (یہی راہ دکھائی)۔ ہم اسی طرح نیک کرداروں کو (ان کی نیک کرداری کا) بدلا دیتے ہیں۔

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ
مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٥﴾

(۸۵) اور زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس کو، کہ یہ سب نیک انسانوں میں سے تھے۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ
وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٦﴾

(۸۶) اور نیز اسماعیل، الیسع، یونس اور لوط کو، کہ ان سب کو ہم نے دنیا والوں پر برتری دی تھی۔

وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ
وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٨٧﴾

(۸۷) اور ان کے آباؤاجداد اور ان کی نسل اور ان کے بھائی بندوں میں سے بھی کتنوں ہی کو (ہم نے اسی راہ پر چلایا)۔ ان سب کو ہم نے برگزیدہ کیا تھا اور (فلاح وسعادت کی) سیدھی راہ ان پر کھول دی تھی۔

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٨﴾

(۸۸) یہ اللہ کی ہدایت ہے، اپنے بندوں میں سے جسے چاہے، اس کی روشنی دکھا دے، اور اگر یہ لوگ (توحید کی راہ چھوڑ کر) شرک کرتے تو ان کا سارا کیا دھرا اکارت جاتا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ
وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ
وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾

(۸۹) (اے پیغمبر!) یہ وہ لوگ ہیں جنھیں ہم نے کتاب اور حکومت اور نبوت (کی نعمت) عطا فرمائی۔ پھر اگر یہ (مشرکین عرب) اس نعمت سے انکار کرتے ہیں تو (انکار کریں، ان کے انکار سے کچھ بگڑنے والا نہیں) ہم نے اس کی (پیروی وحفاظت) ایک ایسے گروہ کے حوالے کردی ہے جو (ان لوگوں کی طرح) سچائی سے انکار کرنے والا نہیں ہے (بلکہ اس کا قدر شناس ہے)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ
اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٠﴾ ع ۱۰ / ۱۶

(۹۰) (اے پیغمبر!) یہ وہ لوگ ہیں جنھیں خدا نے راہ حق دکھادی، پس تم بھی انھیں کی راہ کی پیروی کرو۔ تم کہہ دو: میں اس (رہنمائی) پر تم سے کوئی بدلا نہیں مانگتا۔ یہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ تمام دنیا کے لیے نصیحت ہے (اور جب نصیحت ہے تو) تم مجھے کتنا ہی دکھ دو، میں ادائے فرض سے باز آنے والا نہیں۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ

(۹۱) اور (دیکھو!) جب ان لوگوں نے کہا ”خدا نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں

اَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ قُلۡ مَنۡ اَنۡزَلَ الۡکِتٰبَ الَّذِیۡ جَآءَ بِہٖ مُوۡسٰی نُوۡرًا وَّ ہُدًی لِّلنَّاسِ تَجۡعَلُوۡنَہٗ قَرَاطِیۡسَ تُبۡدُوۡنَہَا وَ تُخۡفُوۡنَ کَثِیۡرًا ۚ وَ عُلِّمۡتُمۡ مَّا لَمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اَنۡتُمۡ وَ لَاۤ اٰبَآؤُکُمۡ ؕ قُلِ اللّٰہُ ۙ ثُمَّ ذَرۡہُمۡ فِیۡ خَوۡضِہِمۡ یَلۡعَبُوۡنَ ﴿۹۱﴾

اتاری ہے" (یعنی وحی وتنزیل سے انکار کیا) تو خدا کی خدائی کا جو اندازہ کرنا چاہیے، وہ انہوں نے نہیں کیا۔ (اے پیغمبر!) تم کہو: (اگر ایسا ہی ہے تو) کس نے وہ کتاب اتاری جسے موسیٰ لایا تھا، (وہ کتاب) جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت ہے اور جسے تم اوراق کا مجموعہ بنا کر لوگوں کو دکھاتے ہو اور (اس کے مطالب واحکام میں سے) بہت سی باتیں پوشیدہ رکھتے ہو۔ نیز (جس کتاب کے ذریعے) تمہیں وہ وہ باتیں سکھائی گئیں جو پہلے نہ تو تم جانتے تھے، نہ تمہارے باپ دادا جانتے تھے۔ ((اے پیغمبر!) تم کہو "اللہ نے" اور پھر انہیں ان کی کاوشوں (اور کج بحثیوں) میں چھوڑ دو کہ (اس بات کا کوئی معقول جواب نہ پا کر اپنی ہرزہ سرائیوں میں) کھیلتے رہیں۔

وَ ہٰذَا کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ مُبٰرَکٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ لِتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰی وَ مَنۡ حَوۡلَہَا ؕ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ وَ ہُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ﴿۹۲﴾

(۹۲) اور (دیکھو!) یہ (قرآن) کتاب ہے جسے ہم نے (تورات کی طرح) نازل کیا، برکت والی اور جو (کتاب) اس سے پہلے (نازل ہو چکی) ہے اس کی تصدیق کرنے والی۔ اور (اس لیے نازل کی) تاکہ تم ام القریٰ (یعنی شہر مکہ) کے باشندوں کو اور ان کو جو اس کے چاروں طرف بستے ہیں (گمراہیوں کے نتیجوں سے) متنبہ کرو۔ سو جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں، وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور (ایمان لانے کے بعد ایسے ہو گئے ہیں کہ) اپنی نمازوں کی نگہداشت سے غافل نہیں ہوتے۔

وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ قَالَ اُوۡحِیَ اِلَیَّ وَ لَمۡ یُوۡحَ اِلَیۡہِ شَیۡءٌ وَّ مَنۡ قَالَ سَاُنۡزِلُ مِثۡلَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ ؕ وَ لَوۡ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوۡنَ فِیۡ غَمَرٰتِ الۡمَوۡتِ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوۡۤا اَیۡدِیۡہِمۡ ۚ اَخۡرِجُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ اَلۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ الۡہُوۡنِ بِمَا کُنۡتُمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ غَیۡرَ الۡحَقِّ

(۹۳) اور اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والا کون ہے جو خدا پر جھوٹ بول کر افترا کرے یا کہے "مجھ پر وحی کی گئی ہے" اور حقیقت میں اس پر کوئی وحی نہیں آئی۔ اور اس سے بھی جو (خدا کی وحی کا مقابلہ کرے اور) کہے "میں بھی ایسی ہی بات اتار دکھاؤں گا جیسی خدا نے اتاری ہے"؟ اور (اے پیغمبر!) تم تعجب کرو اگر ظالموں کو اس حالت میں دیکھو جب وہ جان کنی کی بے ہوشیوں میں (بے دم) پڑے ہوں گے اور فرشتے (ان کی جان نکالنے کے لیے) ہاتھ بڑھائے ہوں گے کہ "اپنی جانیں (اپنے جسم سے) نکال باہر کرو۔ آج کا دن وہ دن ہے کہ جو کچھ تم

وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

خدا پر تہمتیں باندھتے تھے اور اس کی آیتوں کی تصدیق سے گھمنڈ کرتے تھے، اس کی پاداش میں تمہیں رسوا کرنے والا عذاب دیا جائے''۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾

ع ۱۱ / ۱۷

(۹۴) اور (پھر خدا فرمائے گا) ''دیکھو! بالآخر تم ہمارے حضور اکیلی جان آگئے، جس طرح تمہیں پہلی مرتبہ اکیلا پیدا کیا گیا تھا، اور جو کچھ (ساز و سامان) تمہیں (دنیا میں) دیا تھا، وہ سب اپنے پیچھے چھوڑ آئے۔ (آج) ہم تمہارے ساتھ ان ہستیوں کو نہیں دیکھتے جنہیں تم نے شفاعت کا وسیلہ سمجھا تھا اور جن کی نسبت تمہارا زعم تھا کہ تمہارے کاموں میں وہ خدا کے شریک ہیں۔ تمہارے (اعتماد باطل کے) سارے رشتے ٹوٹ گئے، جو کچھ تم زعم رکھتے تھے سب کے سب تم سے کھوئے گئے۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾

(۹۵) (دیکھو!) یہ اللہ ہی کی کارفرمائی ہے کہ وہ (بیج کے دانے) اور گٹھلی کو (جو زمین میں ڈال دی جاتی ہے یا خود بخود گر جاتی ہے) شق کر دیتا ہے (اور ایک خشک دانے سے زندہ اور پھلنے پھولنے والا درخت پیدا ہو جاتا ہے)۔ وہ زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور وہی ہے جو مردے کو زندے سے نکالنے والا ہے۔ وہی (پروردگار حکیم) خدا ہے، پھر (افسوس تمہاری سمجھ پر!) تم کدھر کو بہکے چلے جا رہے ہو؟۔

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾

(۹۶) رات کا پردہ چاک کر کے صبح نمودار کرنے والا (اور رات کی اندھیری کو دن کے اجالے میں بدل دینے والا)، اس نے رات کو (تمہارے لیے) راحت وسکون کا سامان بنا دیا اور سورج اور چاند (کے طلوع وغروب کا ایسا ڈھنگ رکھا کہ) حساب کا معیار بن گئے (ممکن نہیں ایک پل کے لیے بھی کمی بیشی ہو جائے)۔ یہ اس کا ٹھیرایا ہوا اندازہ ہے جو سب پر غالب ہے اور علم رکھنے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾

(۹۷) اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے ستارے بنا دیئے کہ بیابانوں اور سمندروں کی اندھیریوں میں ان کی علامتوں سے راہ پالو۔ بلاشبہ ہم نے ان لوگوں کے لیے جو جاننے والے ہیں اپنی (ربوبیت ورحمت کی) نشانیاں کھول

کھول کے بیان کر دی ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝۹۸

(۹۸) اور (پھر دیکھو!) وہی ہے جس نے تمہیں اکیلی جان سے نشو ونما دی، پھر تمہارے لیے قرار پانے کی جگہ ہے (یعنی شکم مادر) اور سپردگی کا مقام ہے (یعنی مرنے کی جگہ)۔ بلاشبہ جو لوگ بات کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں، ان کے لیے ہم نے اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۹۹

(۹۹) اور (دیکھو!) وہی ہے جو آسمان سے (یعنی بلندی سے) پانی برساتا ہے، پھر اس سے ہر طرح کی روئیدگی پیدا کرتا ہے، پھر روئیدگی سے ہری ہری ٹہنیاں نکل آتی ہیں اور ٹہنیوں سے دانے نمودار ہو جاتے ہیں، ایک دانے سے دوسرا دانہ ملا ہوا۔ اور (اسی طرح) کھجور کے درخت سے (بھی پھل پیدا ہو جاتے ہیں) جس کی شاخوں میں گچھے جھکے پڑتے ہیں اور (اسی طرح) انگور، زیتون اور انار کے باغ پیدا کیے، صورت شکل میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور ایک دوسرے سے الگ الگ۔ ان کے پھلوں کو دیکھو جب درخت پھل لاتا ہے (کہ کیسے عجیب وغریب طریقے سے ٹہنیوں اور جڑوں میں سے نکلتے ہیں اور پھر ایک مقررہ انتظام کے ساتھ درجہ بدرجہ بڑھتے اور پختگی سے قریب ہوتے جاتے ہیں؟) اور پھر ان کے پکنے کو دیکھو (کہ پکنے کے بعد اپنے جرم، اپنی رنگت، اپنی خوشبو اور اپنے مزے میں کیسی عجیب نوعیت پیدا کر لیتے ہیں؟) بلاشبہ جو لوگ یقین رکھتے ہیں، ان کے لیے اس بات میں (ربوبیت الٰہی کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۰۰ ع ۱۲ / ٦ / ۱۸

(۱۰۰) اور (دیکھو!) ان لوگوں نے خدا کے ساتھ جنوں کو (طاقت وتصرف میں) شریک ٹھیرا لیا ہے، حالانکہ (یہ مانتے ہیں کہ تمام مخلوقات کی طرح) انہیں بھی خدا ہی نے پیدا کیا ہے۔ اور انہوں نے بغیر اس کے کہ علم کی کوئی روشنی اپنے سامنے رکھتے ہوں، خدا کے لیے بیٹے اور بیٹیاں بھی تراش لی ہیں۔ خدا کی پاکی ہو! اس کی ذات تو ان تمام باتوں سے پاک اور بلند ہے جو یہ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾

(۱۰۱) وہ آسمانوں کا اور زمین کا موجد ہے (یعنی بغیر کسی سابق مثال کے محض اپنے علم وقدرت سے بنانے والا ہے) یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو جب کہ کوئی اس کی بیوی نہیں؟ اسی نے تمام چیزیں پیدا کیں اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾

(۱۰۲) یہی خدا تمہارا پروردگار ہے۔ کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی، تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا۔ سو دیکھو! اسی کی بندگی کرو، ہر چیز اسی کے حوالے ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٠٣﴾

(۱۰۳) اسے نگاہیں نہیں پاسکتیں، لیکن وہ تمام نگاہوں کو پا رہا ہے۔ وہ بڑا ہی باریک بین اور آگاہ ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾

(۱۰۴) (دیکھو!) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس علم ودلیل کی روشنیاں آچکی ہیں (جہل ونادانی کا اب کوئی عذر باقی نہیں رہا)۔ پس اب جو کوئی دیکھے اور سمجھے تو (اس کا فائدہ) خود اسی کے لیے ہے اور جو کوئی (اپنی آنکھوں سے کام نہ لے اور) اندھا ہو جائے تو اس کا وبال اسی کے سر آئے گا۔ اور (اے پیغمبر! تم کہہ دو) ''میں تم پر کچھ پاسبان نہیں ہوں (کہ جبراً تمہاری آنکھیں کھول دوں''۔

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾

(۱۰۵) اور (دیکھو!) اسی طرح ہم گونا گوں طریقوں سے آیتیں بیان کرتے ہیں (تاکہ حجت تمام ہو جائے) اور تاکہ وہ بول اٹھیں ''تم نے (بیان حق میں کوئی کمی نہیں کی، سب کچھ) پڑھ سنایا''۔ نیز اس لیے کہ جو لوگ جاننے والے ہیں ان کے لیے (دلائل حق) روشن کر دیں۔

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٦﴾

(۱۰۶) (اے پیغمبر!) تمہارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ تم پر وحی کی گئی ہے، تم اس کی پیروی کرو کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف اسی کی ذات، اور مشرکوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ

(۱۰۷) اور اگر اللہ چاہتا تو (اس کی قدرت رکھتا تھا کہ انسان کو اس طرح کا بنا دیتا کہ سب ایک ہی راہ چلنے والے ہوتے اور) یہ لوگ شرک نہ کرتے (لیکن تم

بِوَكِيۡلٍ۝

دیکھ رہے ہو کہ اس کی مشیت کا یہی فیصلہ ہوا کہ ہر انسان اپنی اپنی سمجھ اور اپنی اپنی راہ رکھے۔ پس تم جو کچھ کر سکتے ہو یہی ہے کہ سچائی کی راہ دکھا دو، انہیں جبراً اپنی راہ پر چلا نہیں سکتے)۔ ہم نے تمہیں نہ تو ان پر پاسبان بنایا ہے (کہ ان کی رائے اور عمل کی نگہبانی کرو) نہ تمہارے حوالے ان کی ذمہ داری ہے (کہ ان کے نہ ماننے کے لیے اپنے کو ذمہ دار سمجھو)۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًاۢ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ‌ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمۡ مَّرۡجِعُهُمۡ فَيُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ۝

(۱۰۸) اور (مسلمانو!) جو لوگ خدا کے سوا دوسری ہستیوں کو پکارتے ہیں تم ان کے معبودوں کو گالیاں نہ دو کہ پھر وہ بھی حد سے متجاوز ہو کر بے سمجھے بوجھے خدا کو برا بھلا کہنے لگیں۔ ہم نے اسی طرح ہر قوم کے لیے اس کے کاموں کو خوش نما بنا دیا (کہ ہر قوم اپنی راہ رکھتی ہے اور اپنی ہی راہ اسے اچھی دکھائی دیتی ہے)۔ پھر بالآخر سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے، اس وقت وہ ان سب پر ان کے کاموں کی حقیقت کھول دے گا جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے ہیں۔

وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَئِنۡ جَآءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ لَّيُؤۡمِنُنَّ بِهَا‌ؕ قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰيٰتُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَمَا يُشۡعِرُكُمۡ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ۝

(۱۰۹) اور یہ (منکرین حق) خدا کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں "اگر کوئی نشانی ان کے سامنے آجائے تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے"۔ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو "نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں (کسی بندے کے اختیار میں نہیں)" اور (مسلمانو!) تمہیں (ان لوگوں کا حال) کیا معلوم؟ اگر نشانیاں آ بھی جائیں جب بھی یہ یقین کرنے والے نہیں۔

وَنُقَلِّبُ اَفۡـئِدَتَهُمۡ وَاَبۡصَارَهُمۡ كَمَا لَمۡ يُؤۡمِنُوۡا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمۡ فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ۝ ع ۱۳ / ۱۹

(۱۱۰) ہم ان کے دلوں کو اور آنکھوں کو الٹ دیں (یعنی ہمارے ٹھیرائے ہوئے قانون کے موجب ان کی سمجھ اور ان کی نظر کام نہ دے، یہ نشانیاں دیکھ کر بھی اس طرح انکار کیے جائیں) جس طرح پہلی دفعہ قرآن سے انکار کیا اور ہم انہیں چھوڑ دیں کہ اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے رہیں۔

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَآ إِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا إِلَّآ أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

(۱۱۱) اور (یقین کرو!) اگر ہم ان پر فرشتے اتار دیتے اور (قبروں سے) مردے (اٹھ کر) ان سے باتیں کرنے لگتے اور جتنی چیزیں بھی (دنیا میں) ہیں سب ان کے سامنے لا کھڑی کرتے جب بھی یہ ایسا کرنے والے نہیں کہ ایمان لے آئیں، الا یہ کہ اللہ ہی کی مشیت ہو لیکن ان میں اکثر ایسے ہیں جو (یہ حقیقت) نہیں جانتے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

(۱۱۲) اور (اے پیغمبر!) اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے (جب اس کی دعوت کا ظہور ہوا) انسانوں اور جنوں میں سے شیطانوں کو دشمن ٹھیرا دیا جو آپس میں ایک دوسرے کو دکھاوے کی خوش نما باتیں سکھاتے تا کہ لوگوں کو فریب دیں۔ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو (یقیناً ایسا کر سکتا تھا کہ) وہ دشمنی نہ کرتے، (مگر اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ہوا کہ یہاں روشنی کے ساتھ تاریکی اور حق کے ساتھ باطل بھی اپنی نمود رکھے)۔ پس (ان کی مخالفت سے دل گرفتہ نہ ہو اور) انہیں ان کی افترا پردازیوں میں چھوڑ دو۔

وَلِتَصْغٰٓى إِلَيْهِ أَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

(۱۱۳) اور (خدا کے نبیوں کے یہ دشمن اس طرح کی باتیں اس لیے سکھاتے ہیں) تا کہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دل (پر فریب باتیں سن کر) ان کی طرف جھک پڑیں اور ان کی باتیں پسند کریں اور جیسی کچھ بد کرداریاں وہ خود کرتے رہتے ہیں ویسی ہی وہ بھی کرنے لگیں۔

أَفَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ أَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

(۱۱۴) (اے پیغمبر! ان لوگوں سے پوچھو) ”کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) میں (اپنے اور تمہارے درمیان فیصلے کے لیے) خدا کے سوا کوئی دوسرا منصف ڈھونڈھوں؟ حالانکہ وہی ہے جس نے تم پر ”الکتاب“ نازل کر دی جو کھول کھول کے (باتیں) بیان کرنے والی ہے“۔ اور (دیکھو!) جن لوگوں کو (تم سے پہلے) ہم نے کتاب دی ہے (یعنی یہود اور نصاریٰ) وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ پس ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو (فیصلۂ الٰہی کے بارے میں) شک کرنے والے ہیں۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا

(۱۱۵) اور (یاد رکھو!) تمہارے پروردگار کی بات سچائی اور انصاف کے ساتھ

مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾

(پوری ہو کر رہے گی۔ یوں سمجھو کہ) پوری ہوگئی۔ اس کی باتوں کا (یعنی اس کے قانون کا) کوئی بدلنے والا نہیں۔ وہ (سب کچھ) سننے والا۔ (سب کچھ) جاننے والا ہے۔

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

(۱۱۶) اور (اے پیغمبر!) اگر تم ان لوگوں کا کہا مانو جو آج روئے زمین میں سب سے زیادہ ہیں تو وہ تمہیں خدا کی راہ سے بھٹکا دیں (کیوں کہ وہ سب کے سب بھٹکے ہوئے ہیں)۔ وہ پیروی نہیں کرتے مگر محض گمان کی۔ وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ شک اور گمان میں قیاس آرائیاں کرتے رہتے ہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

(۱۱۷) بلاشبہ تمہارا پروردگار ہی اس بات کو بہتر جاننے والا ہے کہ کون اس کی راہ سے بہک رہا ہے اور کون ہیں جنہوں نے راہ پالی۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

(۱۱۸) پس (گمراہوں کے وہم و گمان کی پیروی نہ کرو اور) جس (جانور) پر (ذبح کرتے ہوئے) خدا کا نام لیا گیا ہے اسے بلا تامل کھاؤ، اگر تم خدا کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

(۱۱۹) اور تمہارے لیے کون سی بات روکنے والی ہے کہ جس (جانور) پر (ذبح کرتے ہوئے) خدا کا نام لیا گیا ہے اسے نہ کھاؤ (اور مشرکوں کے اوہام و خرافات کا اثر قبول کرو) حالانکہ جو کچھ تم پر حرام کیا گیا ہے، وہ خدا نے کھول کر بیان کر دیا ہے۔ ہاں! حالت کی مجبوری تمہیں جو کچھ کھلا دے، وہ اس سے مستثنیٰ ہے (یعنی حلال چیز میسر نہ ہو اور جان بچانے کے لیے حرام چیز کھا لو تو اس کی تمہیں اجازت دے دی گئی ہے)۔ اور بہت سے لوگ ہیں جو بغیر علم کے محض اپنی نفسانی خواہشوں سے (طرح طرح کی باتیں نکال کر) لوگوں کو بہکاتے رہتے ہیں۔ (تو اے پیغمبر! یقین رکھو) تمہارا پروردگار انہیں اچھی طرح جانتا ہے جو (حد سے گزر کر) زیادتی کرنے والے ہیں۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

(۱۲۰) اور (دیکھو!) ظاہری گناہ ہو یا چھپا گناہ ہو، ہر حال میں گناہ کی باتیں ترک کر دو۔ جو لوگ گناہ کماتے ہیں وہ (انسانوں کی نگاہ سے کتنا ہی چھپ کر گناہ کریں، لیکن) جو کچھ کرتے رہے ہیں ضرور اس کا بدلا پائیں گے۔

وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝١٢١ ع ١٤

(۱۲۱) اور جس جانور پر (ذبح کرتے ہوئے) خدا کا نام نہیں لیا گیا ہے اس کا گوشت نہ کھاؤ۔ اس میں سے کھانا البتہ نافرمانی کی بات ہوگی۔ اور (دیکھو!) شیطان تو اپنے ساتھیوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں تا کہ تم سے کج بحثی کریں اگر تم نے ان کا کہا مان لیا تو پھر سمجھ رکھو تم بھی شرک کرنے والے ہوئے۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٢٢

(۱۲۲) پھر کیا وہ آدمی کہ مردہ تھا اور ہم نے اسے زندہ کر دیا اور اس کے لیے ایک نور ٹھیرا دیا کہ اس کے اجالے میں لوگوں کے درمیان (بے کھٹکے) چلے پھرے، اس آدمی جیسا ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہو کہ اندھیریوں میں گھرا ہوا ہے اور ان سے باہر نکلنے والا نہیں؟ (کبھی نہیں۔ سو دیکھو! جس طرح ایک شخص باوجود اندھیریوں میں گھرے ہونے کے اپنی حالت پر قانع ہو جاتا ہے) اسی طرح کافروں کی نظروں میں وہی باتیں خوش نما دکھائی دیتی ہیں جو وہ کرتے رہتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝١٢٣

(۱۲۳) اور (دیکھو! جس طرح آج مکہ کے رئیس دعوت حق کی مخالفت میں سرگرم ہیں) اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بدکردار آدمیوں کے سردار بنا دیئے، تا کہ وہاں مکر و فریب کے جال پھیلائیں (یعنی ہمارے ٹھیرائے ہوئے قانون کے مطابق جمعیت بشری کی حالت ایسی واقع ہوئی ہے کہ ہر آبادی میں کوئی نہ کوئی مفسدوں کا سردار پیدا ہو جاتا ہے)۔ اور فی الحقیقت وہ مکر و فریب نہیں کرتے مگر اپنے ہی ساتھ لیکن اس کا شعور نہیں رکھتے۔

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَاۤ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝١٢٤ وقف لازم وقف منزل

(۱۲۴) اور جب ان کے پاس (سچائی کی) کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں "ہم کبھی یقین کرنے والے نہیں جب تک ہمیں ویسی ہی بات نہ ملے جیسی اللہ کے رسولوں کو مل چکی ہے" (حالانکہ) اللہ ہی اس بات کو بہتر جاننے والا ہے کہ کہاں اور کس طرح اپنی پیغمبری ٹھیرائے۔ جو لوگ (انکار حق کے) جرم کے مرتکب ہوئے، عن قریب انہیں خدا کے حضور ذلت و حقارت ملے گی اور جیسی کچھ مکاریاں کرتے رہے ہیں اس کی پاداش میں سخت عذاب۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ

(۱۲۵) پس جس کسی کو خدا چاہتا ہے (سعادت و کامرانی کی) راہ دکھا دے، اس

صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے (اور وہ اس کی سچائی پالیتا ہے)۔ اور جس کسی پر (کامیابی وسعادت کی) راہ گم کر دینی چاہتا ہے اس کے سینے کو اس طرح تنگ اور رکا ہوا کر دیتا ہے گویا بلندی پر چڑھ رہا ہو (اور بلندی پر چڑھنے کی وجہ سے دم پھول گیا ہو۔ کتنی ہی کوشش کرے مگر بے دم ہو کر رہ جائے گا) اسی طرح اللہ ان لوگوں پر عذاب بھیج دیتا ہے جو (خدا کی سچائی پر) ایمان نہیں رکھتے۔

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

(۱۲۶) اور یہ (اسلام کی راہ) تمہارے پروردگار کی سیدھی راہ ہے۔ بلاشبہ ہم نے ان لوگوں کے لیے جو دھیان دینے والے ہیں (راہ حق کی) نشانیاں کھول کھول کے بیان کر دی ہیں۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

(۱۲۷) ان لوگوں کے لیے (جنہوں نے خدا کی سیدھی راہ پر قدم اٹھایا) ان کے پروردگار کے حضور سلامتی وعافیت کا گھر ہے اور جیسے کچھ ان کے (نیک) عمل رہے ہیں ان کی وجہ سے وہ ان کا مددگار و رفیق ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

(۱۲۸) اور (دیکھو!) اس دن کیا ہوگا جب خدا ان سب کو (اپنے حضور) جمع کرے گا (اور فرمائے گا) ''اے گروہ جن! (یعنی شیاطین) تم نے تو انسانوں میں سے بڑی تعداد (اپنی وسوسہ اندازیوں سے) اپنے ساتھ لے لی''۔ اور انسانوں میں سے جو لوگ ان کے ساتھی رہے ہیں وہ (اعتراف حقیقت پر مجبور ہو کر) کہیں گے ''اے پروردگار! (دنیا میں) ہم ایک دوسرے سے (گمراہی و شقاوت کے کاموں میں) فائدہ اٹھاتے رہے (یعنی گمراہ انسانوں نے شیطانوں کا ہاتھ بٹایا اور شیطانوں نے انسانوں کا) اور (بالآخر) میعاد کی اس منزل تک پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے ٹھیرادی تھی (اب ہماری قسمتوں کا فیصلہ تیرے ہاتھ ہے'')۔ خدا فرمائے گا ''تمہارا ٹھکانا آتش دوزخ ہے، اسی میں ہمیشہ رہو گے، بجز ان کے جنہیں ہم نجات دینا چاہیں''۔ (اے پیغمبر!) بلاشبہ تمہارا پروردگار (اپنے کاموں میں) حکمت رکھنے والا (اور سب کچھ) جاننے والا ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا

(۱۲۹) اور (دیکھو!) اس طرح ہم بعض ظالموں کو بعض ظالموں پر مسلط

ع ۱۵ ۸

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝

کر دیتے ہیں، ان کی اس کمائی کی وجہ سے جو وہ (اپنی بدعملیوں سے) حاصل کرتے رہتے ہیں۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ۝

(۱۳۰) (نیز ہم اس دن پوچھیں گے کہ) ''اے گروہ جن و انس! (تم جو اپنی گمراہیوں کا آج اعتراف کر رہے ہو تو) کیا تمہارے پاس ہمارے پیغمبر جو تمہیں میں سے تھے نہیں آئے تھے، انہوں نے ہماری آیتیں تمہیں نہیں سنائی تھیں اور آج کے دن سے جو تمہیں پیش آیا ہے نہیں ڈرایا تھا''؟ وہ عرض کریں گے ''خدایا! ہم اپنے اوپر آپ گواہی دیتے ہیں (کہ بلاشبہ آئے تھے اور انہوں نے ہمیں سب کچھ بتایا تھا، پر ہم نے ان کا کہنا نہ مانا'') حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی (چند روزہ زندگی نے انہیں فریب میں ڈال دیا تھا اور اب وہ خود ہی اپنے خلاف گواہ ہو گئے کہ بلاشبہ سچائی سے انکار کرنے والے تھے۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ۝

(۱۳۱) (اے پیغمبر!) یہ (پیغمبروں کا ظہور اور دعوت حق کا اعلان) اس لیے ہوا کہ تمہارے پروردگار کا یہ ڈھنگ نہیں کہ وہ ناانصافی سے بستیوں کو ہلاک کر دے اور وہاں کے رہنے والے (راہ حق سے) بےخبر ہوں۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ۝

(۱۳۲) اور (قانون الٰہی کی رو سے) سب کے (الگ الگ) درجے ہیں، ان کے کاموں کے مطابق (اور انہیں درجوں کے مطابق انہیں نتائج پیش آتے ہیں)۔ اور جیسے کچھ انسان کے کام ہیں، تمہارا پروردگار ان سے غافل نہیں۔

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ۝

(۱۳۳) اور (دیکھو!) تمہارا پروردگار بے نیاز اور رحمت والا ہے (بے نیاز ہے، اس لیے وہ اپنے کاموں کے لیے کسی کا محتاج نہیں۔ رحمت والا ہے، اس لیے اس کی رحمت کا مقتضٰی یہ ہے کہ دنیا میں بگاڑ اور فساد قائم نہ رہے)۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں ہٹا دے اور تمہارے بعد جس (گروہ) کو چاہے تمہارا جانشین بنا دے، جس طرح ایک دوسرے گروہ کی نسل سے تمہیں اٹھا کھڑا کیا ہے

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ۝

(۱۳۴) جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً آنے والی ہے اور تمہارے بس میں نہیں کہ (خدا کو) مجبور کر دو۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ
عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ
لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝

(١٣٥) (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہو "اے میری قوم! (اگر تم جہل وانکار سے باز نہیں آتے تو میرا اور تمہارا فیصلہ خدا کے ہاتھ ہے) تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ، میں بھی (اپنی جگہ) کام کر رہا ہوں۔ عن قریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ آخر کار کس کا انجام بخیر ہے۔ یقیناً ظلم کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ
وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ
بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ
لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا
كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ
مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

(١٣٦) اور (دیکھو!) جو کچھ خدا نے کھیتی اور مویشی میں سے پیدا کیا ہے، اس میں سے ایک حصہ یہ اپنے زعم باطل کے مطابق خدا کے لیے ٹھیراتے ہیں اور کہتے ہیں "یہ اللہ کے لیے ہے۔ اور (ایک حصہ بتوں کے لیے ٹھیرا کر کہتے ہیں) یہ ان کے لیے جنہیں ہم نے خدا کا شریک ٹھیرایا ہے"۔ پس جو کچھ ان کے ٹھیرائے ہوئے شریکوں کے لیے ہے، وہ تو خدا کی طرف پہنچتا نہیں (یعنی اس میں سے خدا کے لیے خرچ نہیں کرتے)۔ لیکن جو کچھ خدا کے لیے ہے، وہ ان کے (ٹھیرائے ہوئے) شریکوں کی طرف پہنچ جاتا ہے (یعنی خدا کے ٹھیرائے ہوئے حصے میں سے بتوں کے لیے خرچ ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں)۔ کیا ہی برا فیصلہ ہے جو یہ لوگ کرتے ہیں!

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ
وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝

(١٣٧) اور (دیکھو!) اسی طرح بہت سے مشرک ہیں کہ ان کے (ٹھیرائے ہوئے) شریکوں نے ان کی نظروں میں قتل اولاد (جیسا وحشیانہ فعل بھی) خوش نما کر دکھایا ہے۔ تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈالیں اور ان کے دین کی راہ ان پر مشتبہ کر دیں۔ (اے پیغمبر!) اگر خدا چاہتا تو وہ یہ کام نہ کرتے (یعنی ان کی طاقت سلب کر لیتا، لیکن اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ہوا کہ یہاں ہر طرح کی راہیں اور ہر طرح کے اعمال ہوں)۔ پس انہیں اور ان کی افترا پردازیوں کو ان کے حال میں چھوڑ دو (وہ تمہارے کہے سے ماننے والے نہیں)۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا
يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ
حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ
اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۗ

(١٣٨) اور کہتے ہیں "یہ کھیت اور چارپائے ممنوع ہیں۔ انہیں اس آدمی کے سوا کوئی نہیں کھا سکتا جسے ہم اپنے خیال کے مطابق کھلانا چاہیں۔ (یعنی جن بتوں کی نیاز کر دیں۔ صرف ان کے مجاور کھا سکتے ہیں۔ دوسرے کے لیے جائز نہیں")۔ اور (اسی طرح) کچھ جانور ہیں کہ (ان کے خیال میں) ان کی پیٹھ (پر

سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٨﴾

سوار ہونا یا سامان لادنا) حرام ہے۔ اور کچھ جانور ایسے ہیں کہ (ذبح کرتے ہوئے) ان پر خدا کا نام نہیں لیتے۔ کیوں کہ خدا پر افترا کر کے انہوں نے یہ طریقہ نکال لیا ہے۔ (سو) جیسی کچھ یہ افترا پردازیاں کرتے رہتے ہیں۔ قریب ہے کہ خدا انہیں ان کی سزا دے

وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٣٩﴾

(۱۳۹) اور کہتے ہیں ”ان چار پایوں کے پیٹ میں سے جو زندہ بچہ نکلے وہ صرف ہمارے مردوں کے لیے حلال ہے، ہماری عورتوں کے لیے حلال نہیں۔ اور اگر مردہ ہو تو پھر (اس کے کھانے میں مرد وعورت) سب شریک ہیں“ (کسی جہالت کی بات ہے جو یہ کہتے ہیں) قریب ہے کہ خدا انہیں ان کی ان (بے اصل) تقسیموں کی سزا دے (جو اپنے جی سے انہوں نے گھڑ لی ہیں)۔ بلاشبہ وہ حکمت والا (اور) جاننے والا ہے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا
مُهْتَدِينَ ﴿١٤٠﴾ ع ١٦ ١١ ٢

(۱۴۰) یقیناً وہ لوگ تباہ و برباد ہوئے جنہوں نے جہالت سے اپنی اولاد (اپنے ہاتھوں) مار ڈالی اور جو کچھ خدا نے ان کے لیے روزی پیدا کی ہے اسے خدا پر افترا پردازی کر کے حرام ٹھیرایا۔ بلاشبہ وہ گمراہ ہوئے اور بلاشبہ وہ سیدھی راہ پر چلنے والے نہ تھے۔

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٤١﴾

(۱۴۱) اور (دیکھو!) وہ خدا ہی ہے جس نے (طرح طرح کے درختوں کے) باغ پیدا کر دیئے ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے (جیسے انگور کی بیلیں) اور بغیر اس کے (جیسے تنا ور تمام درخت ہوتے ہیں) اور کھجور کے درخت اور کھیتیاں جن کے پھل مختلف قسموں کے ہوتے ہیں، نیز زیتون اور انار کے درخت، صورت وشکل میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے اور ایک دوسرے سے الگ سو (خدا کی اس پیداوار کے) پھل شوق سے کھاؤ جب اس میں پھل لگ جائیں۔ اور چاہیے کہ جس دن فصل کاٹو تو اس کا حق (یعنی زکوٰۃ بھی دے دیا کرو) اور اسراف نہ کرو، خدا انہیں دوست نہیں رکھتا جو اسراف کرنے والے ہیں۔

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ

(۱۴۲) اور (دیکھو!) اسی خدا نے (تمہارے لیے) چار پایوں سے کچھ تو بوجھ اٹھانے والے پیدا کر دیے (جیسے اونٹ اور گھوڑا) اور کچھ زمین سے لگے

الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ

ہوئے (یعنی بلند قامت نہیں کہ سواری اور لادنے کے کام آئیں، جیسے بھیڑ بکری)۔ سو جو کچھ خدا نے تمہاری روزی کے لیے پیدا کر دیا ہے اسے (بلا تامل) کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو، وہ بلاشبہ تمہارا آشکارا دشمن ہے۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۙ

(۱۴۳) (چار پایوں میں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے) آٹھ قسمیں (پیدا کیں): بھیڑ میں سے دو قسم (یعنی نر اور مادہ) اور بکری کی دو قسمیں (نر اور مادہ۔ اے پیغمبر! ان لوگوں سے) پوچھو "(تم نے اپنے وہم وخیال سے جو حلال وحرام کے قاعدے بنا رکھے ہیں تو بتاؤ) خدا نے ان میں سے کس جانور کو حرام کیا ہے؟ دونوں قسموں کے نروں کو یا مادہ کو یا پھر اس بچے کو جسے دونوں قسموں کی مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوئے ہے؟ اگر تم سچے ہو تو مجھے علم کے ساتھ اس کا جواب دو (یعنی اس کی کوئی اصل اور سند پیش کرو")

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۧ

ع ۱۷

(۱۴۴) اور (دیکھو! اسی طرح) اونٹ میں سے دو قسمیں ہیں اور گائے میں سے دو قسمیں (یعنی نر و مادہ)۔ تم ان سے پوچھو: کیا ان میں سے نر کو حرام کر دیا ہے یا مادہ کو یا اس کو جو ان دونوں کی مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوتی ہے؟ (پھر تم جو بغیر کسی علم و بنیاد کے خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کہہ رہے ہو تو) کیا تم اس وقت خدا کے پاس حاضر تھے جب اس نے تمہیں اس بارے میں حکم دیا تھا؟ پھر بتلاؤ اس آدمی سے زیادہ ظلم کرنے والا کون ہوا جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے خدا پر افترا پردازی کرے اور اس کے پاس (اس بارے میں) کوئی علم نہ ہو؟ بلاشبہ خدا ان لوگوں پر (کامیابی کی) راہ نہیں کھولتا جو ظلم کرنے والے ہیں

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(۱۴۵) (اے پیغمبر!) تم کہہ دو "جو وحی مجھ پر بھیجی گئی ہے میں اس میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا کہ کھانے والے پر اس کا کھانا حرام ہو، بجز اس کے کہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو، کہ یہ چیزیں بلاشبہ گندگی ہیں، یا پھر جو چیز گناہ کا موجب ہو کہ غیر خدا کا نام اس پر پکارا گیا (تو بلاشبہ وہ بھی حرام ہے)۔ اور اگر کوئی آدمی (حلال چیز نہ ملنے کی وجہ سے) مجبور ہو جائے اور مقصود نافرمانی نہ ہو۔ نہ حد ضرورت سے گزر جانا (اور وہ جان بچانے کے لیے ان حرام چیزوں

میں سے کچھ کھالے) تو بلاشبہ تمہارا پروردگار بخشنے والا، رحمت والا ہے۔

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿١٤٦﴾

(۱۴۶) اور یہودیوں پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کردیئے تھے اور گائے اور بکری میں سے ان کی چربی بھی حرام کردی تھی، مگر وہ چربی نہیں جو ان کی پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں میں ہو یا ہڈی کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ یہ ہم نے انہیں ان کی سرکشی کی سزا دی تھی (یہ بات نہ تھی کہ یہ چیزیں فی نفسہ حرام ہوں) اور بلاشبہ ہم (بیان کرنے میں) سچے ہیں۔

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٧﴾

(۱۴۷) پھر اگر (اے پیغمبر!) یہ لوگ تمہیں جھٹلائیں تو ان سے کہہ دو: تمہارا پروردگار بڑی ہی وسیع رحمت رکھنے والا ہے (اس لیے اس نے مہلتوں پر مہلتیں دے رکھی ہیں) مگر مجرموں پر سے اس کا عذاب کبھی ٹلنے والا نہیں۔

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾

(۱۴۸) جن لوگوں نے شرک کا ڈھنگ اختیار کیا ہے وہ کہیں گے "اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے اور نہ کسی چیز کو (اپنی رائے سے) حرام ٹھیراتے"۔ سو (دیکھو!) اسی طرح ان لوگوں نے بھی (سچائی کو) جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں یہاں تک کہ (بالآخر) ہمارے عذاب کا مزہ چکھنا پڑا۔ (اے پیغمبر!) تم کہو: کیا تمہارے پاس (اس بارے میں) کوئی علم کی روشنی ہے جسے ہمارے سامنے پیش کرسکتے ہو؟ (اگر ہے تو پیش کرو) اصل یہ ہے کہ تم پیروی نہیں کررہے مگر محض وہم اور اٹکل کی اور تم (اپنی باتوں میں) اس کے سوا کچھ نہیں ہو کہ بے سمجھے بوجھے باتیں بنانے والے ہو۔

قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٤٩﴾

(۱۴۹) (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: اللہ ہی کے لیے پہنچی ہوئی اور پکی دلیل ہے (جو اس نے سمجھ بوجھ رکھنے والوں پر واضح کردی ہے)۔ اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ دکھا دیتا (کیوں کہ اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں۔ مگر اس نے ایسا نہیں چاہا اور اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ہوا)۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِن شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ

(۱۵۰) (اے پیغمبر! ان سے) کہو "(اگر تم اپنے گھڑے ہوئے قاعدوں سے ان جانوروں کو حرام ٹھیراتے ہو تو) اپنے گواہوں کو (یعنی حکم دینے والوں کو) بلاؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ خدا نے (سچ مچ کو) یہ چیز حرام کردی ہے"۔ پھر اگر

كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٠﴾ ع ۱۸ ۵

(بالفرض) ان کے (جھوٹے گواہ) اس کی گواہی بھی دے دیں، جب بھی تم ان کے ساتھ ہو کر اس کا اعتراف نہ کرو (کیوں کہ یہ حقیقت کے صریح خلاف ہے)۔ تم ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور دوسری ہستیوں کو اپنے پروردگار کے برابر ٹھیراتے ہیں۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥١﴾

(۱۵۱) (اے پیغمبر! ان سے) کہو" آؤ! میں تمہیں (کلام الٰہی میں) پڑھ کر سنادوں جو کچھ تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کر دیا ہے: خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھیراؤ۔ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں روزی دیتے ہیں اور انہیں بھی دیں گے۔ اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ۔ کھلے طور پر ہوں یا چھپی ہوں۔ اور کسی جان کو قتل نہ کرو جسے خدا نے حرام ٹھیرادیا ہے، ہاں یہ کہ کسی حق کی بنا پر قتل کرنا پڑے (جیسے قصاص میں)۔ یہ ہیں وہ باتیں جن کی خدا نے تمہیں وصیت کی ہے تا کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٢﴾

(۱۵۲) اور (اسی طرح) یتیموں کے مال کی طرف نہ بڑھو (یعنی اس میں تصرف کرنے کا ارادہ بھی نہ کرو) الا یہ کہ اچھے طریقے پر ہو (یعنی ان کے فائدے اور نگہداشت کے لیے نگہبانی کرنی چاہو۔) یہ بھی اس وقت تک کہ یتیم اپنی عمر کو پہنچ جائیں۔ اور انصاف و دیانت کے ساتھ ناپ تول پورا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کے مقدور سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے (پس جہاں تک تمہارے بس میں ہے انصاف و دیانت کی کوشش کرو)۔ اور جب کبھی کوئی بات کہو تو انصاف کی کہو، اگر چہ معاملہ اپنے قرابت دار ہی کا کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے ساتھ جو عہد و پیان کیا ہے اسے پورا کرو۔ یہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تا کہ نصیحت پکڑو۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

(۱۵۳) اور اس نے بتلایا کہ (خدا پرستی اور نیک عملی کی) یہی راہ میری (ٹھیرائی ہوئی) سیدھی راہ ہے، سو اسی پر چلو اور (دوسری) راہوں پر نہ چلو کہ خدا کی راہ سے بھٹکا کر تمہیں تتر بتر کر دیں۔ یہ بات ہے جس کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ
اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى
وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ ع ۱۹

(۱۵۴) پھر (دیکھو!) ہم نے موسیٰ کو کتاب دی کہ جو کوئی نیک عمل ہو اس پر اپنی نعمت پوری کر دیں اور ہر بات کو کھول کھول کر بیان کر دیں اور لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہو۔ تا کہ اپنے پروردگار کی ملاقات پر ایمان لائیں۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ
وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

(۱۵۵) اور (اسی طرح) یہ کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، برکت والی (یعنی اپنے پیروؤں پر برکت کی راہ کھولنے والی)۔ پس چاہیے کہ اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کا ڈھنگ اختیار کرو، تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى
طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ
دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾

(۱۵۶) (اے عرب کے بسنے والو!) ہم نے یہ کتاب اس لیے نازل کی کہ تم یہ نہ کہو کہ "خدا نے تو صرف دو جماعتوں (یعنی یہودیوں اور عیسائیوں) ہی پر کتاب نازل کی جو ہم سے پہلے تھے اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی خبر نہ تھی"۔

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ
اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ
سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا
سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

(۱۵۷) یا کہو "اگر ہم پر بھی کتاب نازل ہوتی تو ہم ان جماعتوں سے (جن پر کتاب نازل ہوئی) زیادہ ہدایت والے ہوتے"۔ سو دیکھو! تمہارے پاس بھی تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل، ہدایت اور رحمت آ گئی۔ پھر بتلاؤ اس سے بڑھ کر ظالم انسان کون ہے جو اللہ کی نشانیاں جھٹلائے اور ان سے گردن موڑے؟ (یاد رکھو!) جو لوگ ہماری نشانیوں سے گردن موڑتے ہیں ہم انہیں اس کی پاداش میں عنقریب سخت عذاب دینے والے ہیں (یعنی نامرادی کا عذاب جو بالآخر مشرکین مکہ کو پیش آیا)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ
يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا
اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ
كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا
اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

(۱۵۸) پھر یہ لوگ (جو سچائی کی نشانیاں دیکھنے پر بھی سرکشی سے باز نہیں آتے تو) کس بات کے انتظار میں ہیں؟ اس بات کے انتظار میں کہ (آسمان سے) فرشتے ان کے پاس آ جائیں۔ یا خود تمہارا پروردگار ان کے سامنے آ کھڑا ہو۔ یا پھر تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں نمودار ہو جائیں (یعنی قیامت کے آثار نمودار ہو جائیں؟ یا تو (اگر یہ لوگ اسی بات کی راہ تک رہے ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں نمودار ہوں گی، اس دن کسی انسان کو جو پہلے سے ایمان نہ لا چکا ہو یا اپنے ایمان (کی حالت) میں

نیکی نہ کمائی ہو، ایمان لانا سودمند نہ ہوگا۔ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: (اگر تمہیں انتظار ہی کرنا ہے تو) انتظار کرتے رہو، ہم بھی (فیصلۂ حق و باطل کا) انتظار کرتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝

(۱۵۹) (اے پیغمبر!) جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور الگ الگ گروہ بن گئے، تمہیں ان سے کچھ سروکار نہیں (تمہاری راہ، دین حقیقی کی راہ ہے، نہ کہ لوگوں کی بنائی ہوئی گروہ بندیوں کی)۔ ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، پھر وہی بتلائے گا کہ جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں، اس کی حقیقت کیا تھی۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝

(۱۶۰) (یاد رکھو!) جو کوئی (اللہ کے حضور) نیکی لائے گا تو اس کے لیے اس کے عمل نیک سے دس گنا زیادہ ثواب ہوگا۔ اور جو کوئی برائی لائے گا تو وہ برائی کے بدلے اتنی ہی سزا پائے گا جتنی برائی کی ہوگی (یعنی نیکی کے اجر میں زیادتی ہے مگر برائی کی سزا میں زیادتی نہیں) اور ایسا نہ ہوگا کہ (جزائے عمل میں) لوگوں کے ساتھ ناانصافی کی جائے۔

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝

(۱۶۱) کہہ دو "مجھے تو میرے پروردگار نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے، وہی درست اور صحیح دین ہے، ابراہیم کا طریقہ کہ ایک خدا ہی کے لیے ہو جانا، اور ابراہیم ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھا"۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(۱۶۲) کہہ دو "میری نماز، میرا حج، میرا جینا، میرا مرنا، سب کچھ اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔

لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

(۱۶۳) اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلموں میں (یعنی خدا کے فرمان برداروں میں) پہلا فرماں بردار ہوں۔

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

(۱۶۴) تم ان لوگوں سے پوچھو "کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) میں خدا کے سوا کوئی دوسرا پروردگار ڈھونڈھوں، حالانکہ وہی ہر چیز کا پرورش کرنے والا ہے؟" اور (دیکھو!) ہر آدمی اپنے عمل سے جو کچھ کماتا ہے وہ اسی کے ذمے ہوتا ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ پھر (بالآخر) تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے اور (جب اس کے سامنے حاضر ہوگے تو) وہ بتلائے گا

کہ جن باتوں میں اختلاف کیا کرتے تھے ان کی حقیقت کیا تھی۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ڮ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ١٦٥ ع ٢٠ ١١ ٧

(۱۶۵) اور وہی ہے جس نے تمہیں (ایک دوسرے کا) زمین میں جانشین بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض (پر اعمال کے لحاظ سے) مرتبے دیئے، تا کہ جو کچھ (اختیار) تمہیں دیا گیا ہے اس میں تمہیں آزمائے (اور طلب اور کوشش کا موقع دے اے پیغمبر!) بلاشبہ تمہارا پروردگار (بدعملیوں کی) جلد سزا دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ بخشنے والا، رحمت والا ہے

سورة الاعراف مکی ھے اور اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ھیں۔

(آیاتها ٢٠٦) (٧ سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ (٣٩)) (رکوعاتها ٢٤)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کی نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

الۗمّۗصۗ ١

(۱) الف، لام، میم، صاد۔

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ٢

(۲) (اے پیغمبر!) یہ کتاب ہے جو تم پر نازل کی گئی، اس لیے کہ اس کے ذریعے لوگوں کو (انکار و بدعملی کی پاداش سے) خبردار و ہشیار کردو اور اس لیے کہ ایمان رکھنے والوں کے لیے بیداری و نصیحت ہو. پس دیکھو! ایسا نہ ہو کہ اس بارے میں کسی طرح کی دل تنگی تمھارے اندر راہ پائے۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ٣

(۳) (لوگو!) جو کچھ تمھارے پروردگار کی جانب سے تم پر نازل ہوا ہے اس کی پیروی کرو! اور اس کے سوا (اپنے ٹھیرائے ہوئے دوسرے) مددگاروں کے پیچھے نہ چلو (افسوس تم پر!) بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ تم نصیحت پذیر ہو.

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَاۗءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَاۗىِٕلُوْنَ ٤

(۴) اور (دیکھو!) کتنی ہی بستیاں ہیں جنھیں ہم نے (پاداش عمل میں) ہلاک کردیا چنانچہ ایسا ہوا کہ لوگ راتوں کو بے خبر سو رہے تھے، یا دوپہر کے وقت استراحت میں تھے کہ اچانک عذاب کی سختی نمودار ہوگئی.

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَاۗءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ٥

(۵) پھر جب عذاب کی سختی نمودار ہوئی تو (انکار و شرارت کا سارا دم خم جاتا رہا) اس وقت ان کی پکار اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ "بلاشبہ ہم مجرم تھے".

فَلَنَسْــَٔـلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ

(۶) تو (دیکھو) یقیناً ہم ان لوگوں سے باز پرس کریں گے جن کی طرف پیغمبر

کہ جن باتوں میں اختلاف کیا کرتے تھے ان کی حقیقت کیا تھی۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَٰٓئِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٥﴾ ع ٢٠ / ١١ / ٧

(١٦٥) اور وہی ہے جس نے تمہیں (ایک دوسرے کا) زمین میں جانشین بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض (پر اعمال کے لحاظ سے) مرتبے دیئے، تاکہ جو کچھ (اختیار) تمہیں دیا گیا ہے اس میں تمہیں آزمائے (اور طلب اور کوشش کا موقع دے اے پیغمبر!) بلاشبہ تمہارا پروردگار (بدعملیوں کی) جلد سزا دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ بخشنے والا، رحمت والا ہے

آياتها ٢٠٦ (٧) سورة الأعراف مكية (٣٩) ركوعاتها ٢٤

سورۃ الاعراف مکی ھے اور اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ھیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کی نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمٓصٓ ﴿١﴾

(١) الف، لام، میم، صاد۔

كِتَٰبٌ أُنزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُن فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِۦ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾

(٢) (اے پیغمبر!) یہ کتاب ہے جو تم پر نازل کی گئی، اس لیے کہ اس کے ذریعے لوگوں کو (انکار و بدعملی کی پاداش سے) خبردار و ہشیار کردو اور اس لیے کہ ایمان رکھنے والوں کے لیے بیداری و نصیحت ہو۔ پس دیکھو! ایسا نہ ہو کہ اس بارے میں کسی طرح کی دل تنگی تمہارے اندر راہ پائے۔

اتَّبِعُوا مَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٣﴾

(٣) (لوگو!) جو کچھ تمہارے پروردگار کی جانب سے تم پر نازل ہوا ہے اس کی پیروی کرو! اور اس کے سوا (اپنے ٹھیرائے ہوئے دوسرے) مددگاروں کے پیچھے نہ چلو (افسوس تم پر!) بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ تم نصیحت پذیر ہو۔

وَكَم مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَٰهَا فَجَآءَهَا بَأْسُنَا بَيَٰتًا أَوْ هُمْ قَآئِلُونَ ﴿٤﴾

(٤) اور (دیکھو!) کتنی ہی بستیاں ہیں جنھیں ہم نے (پاداش عمل میں) ہلاک کر دیا چنانچہ ایسا ہوا کہ لوگ راتوں کو بے خبر سو رہے تھے، یا دوپہر کے وقت استراحت میں تھے کہ اچانک عذاب کی سختی نمودار ہوگئی۔

فَمَا كَانَ دَعْوَىٰهُمْ إِذْ جَآءَهُم بَأْسُنَآ إِلَّآ أَن قَالُوٓا إِنَّا كُنَّا ظَٰلِمِينَ ﴿٥﴾

(٥) پھر جب عذاب کی سختی نمودار ہوئی تو (انکار و شرارت کا سارا دم خم جاتا رہا) اس وقت ان کی پکار اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ "بلاشبہ ہم مجرم تھے"۔

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ

(٦) تو (دیکھو) یقیناً ہم ان لوگوں سے باز پرس کریں گے جن کی طرف پیغمبر

وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۶﴾

بھیجے گئے (کہ انہوں نے پیغمبروں کی دعوت پر کان دھرا یا نہیں) اور یقیناً پیغمبروں سے بھی باز پرس ہوگی (کہ انھوں نے فرض رسالت ادا کیا یا نہیں)۔

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا
غَآئِبِيْنَ ﴿۷﴾

(۷) اور پھر یقیناً ایسا ہوگا کہ (ان کے کاموں کی سرگذشت) ہم اپنے علم سے انہیں سنا دیں گے اور ہم کسی وقت بھی غائب نہ تھے۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ
مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾

(۸) اور اس دن (اعمال کا) تولنا برحق ہے پھر جس کسی (کی نیکوں کا) پلا بھاری نکلا تو کامیابی اسی کے لیے ہوئی۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾

(۹) اور جس کسی کا پلا ہلکا ہوگا تو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کیا، کیوں کہ وہ ہماری آیتوں کے ساتھ ناانصافی کرتے تھے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ
فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع ۱ / ۸

(۱۰) اور (دیکھو!) ہم نے تمہیں (یعنی نوع انسانی کو) زمیں میں (قدرت و اختیار کے ساتھ) بسا دیا اور زندگی کے سروسامان مہیا کردیے، مگر بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ شکر گزار رہو۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ
اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾

(۱۱) اور (دیکھو! یہ ہماری ہی کارفرمائی ہے کہ) ہم نے تمہیں پیدا کیا (یعنی تمہارا وجود پیدا کیا) پھر تمہاری (یعنی نوع انسانی کی) شکل وصورت بنادی، پھر (وہ وقت آیا کہ) فرشتوں کو حکم دیا "آدم کے آگے جھک جاؤ"۔ اس پر سب جھک گیئے، مگر ابلیس، کہ جھکنے والوں میں سے نہ تھا۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ
قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ
وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾

(۱۲) خدا نے فرمایا: کس بات نے تجھے جھکنے سے روکا جب کہ میں نے حکم دیا تھا؟ کہا: اس بات نے کہ میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اسے مٹی سے.

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ
تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

(۱۳) فرمایا: جنت سے نکل جا تیری یہ ہستی نہیں کہ یہاں رہ کر سرکشی کرے یہاں سے نکل، دور ہو، اب تو ان میں سے ہوا جو ذلیل وخوار ہیں.

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾

(۱۴) ابلیس نے کہا مجھے اس وقت تک کے لیے مہلت دے جب لوگ (مرنے کے بعد) اٹھائے جائیں گے۔

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾

(۱۵) فرمایا: تجھے مہلت ہے۔

قَالَ فَبِمَآ اَغۡوَيۡتَنِىۡ لَاَقۡعُدَنَّ لَهُمۡ صِرَاطَكَ الۡمُسۡتَقِيۡمَۙ ﴿۱۶﴾

(۱۶) اس پر ابلیس نے کہا: چوں کہ تو نے مجھ پر راہ بند کر دی تو اب بھی ایسا ضرور کروں گا کہ تیری سیدھی راہ سے بھٹکانے کے لیے بنی آدم کی تاک میں بیٹھوں.

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ وَعَنۡ اَيۡمَانِهِمۡ وَعَنۡ شَمَآٮِٕلِهِمۡ‌ؕ وَلَا تَجِدُ اَكۡثَرَهُمۡ شٰكِرِيۡنَ ﴿۱۷﴾

(۱۷) پھر سامنے سے، پیچھے سے، دہنے سے، بائیں سے (غرض کہ ہر طرف سے) ان پر آؤں اور تو ان میں سے اکثروں کو شکر گزار نہ پائے گا.

قَالَ اخۡرُجۡ مِنۡهَا مَذۡءُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا‌ ؕ لَمَنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنۡكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۸﴾

(۱۸) خدا نے فرمایا: یہاں سے نکل جا، ذلیل اور ٹھکرایا ہوا. بنی آدم میں سے جو کوئی تیری پیروی کرے گا تو (وہ تیرا ساتھی ہوگا اور) میں البتہ ایسا کروں گا کہ (پاداش عمل میں) تم سب سے جہنم بھر دوں.

وَيٰۤاٰدَمُ اسۡكُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُكَ الۡجَـنَّةَ فَكُلَا مِنۡ حَيۡثُ شِئۡتُمَا وَلَا تَقۡرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوۡنَا مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۹﴾

(۱۹) اے آدم! تو اور تیری بیوی دونوں جنت میں رہو سہو اور جس جگہ سے جو چیز پسند آئے شوق سے کھاؤ، مگر (دیکھو! وہ جو ایک درخت ہے تو) اس درخت کے قریب بھی نہ جانا. اگر گئے تو یاد رکھو! تم زیادتی کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے.

فَوَسۡوَسَ لَهُمَا الشَّيۡطٰنُ لِيُبۡدِىَ لَهُمَا مَاوٗرِىَ عَنۡهُمَا مِنۡ سَوۡاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰٮكُمَا رَبُّكُمَا عَنۡ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَا مَلَـكَيۡنِ اَوۡ تَكُوۡنَا مِنَ الۡخٰلِدِيۡنَ ﴿۲۰﴾

(۲۰) لیکن پھر ایسا ہوا کہ شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا، تا کہ ان کے ستر جو ان سے چھپے تھے ان پر کھول دے اس نے کہا "تمھارے پروردگار نے اس درخت سے جو تمہیں روکا ہے تو صرف اس لیے کہ کہیں ایسا نہ ہو تم فرشتے بن جاؤ یا دائمی زندگی تمہیں حاصل ہو جائے"

وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّىۡ لَـكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيۡنَۙ ﴿۲۱﴾

(۲۱) اس نے قسمیں کھا کھا کر یقین دلایا کہ میں تم دونوں کو خیر خواہی سے نیک بات سمجھانے والا ہوں.

فَدَلّٰٮهُمَا بِغُرُوۡرٍ‌ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتۡ لَهُمَا سَوۡاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخۡصِفٰنِ عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَـنَّةِ‌ ؕ وَنَادٰٮهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمۡ اَنۡهَكُمَا عَنۡ تِلۡكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّـكُمَاۤ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لَـكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۲﴾

(۲۲) غرض کہ شیطان (اس طرح کی باتیں سنا سنا کر بالآخر) انہیں فریب میں لے آیا پھر جوں ہی ایسا ہوا کہ انہوں نے درخت کا پھل چکھا، ان کے ستر ان پر کھل گئے اور (جب انہیں اپنی برہنگی دیکھ کر شرم محسوس ہوئی تو) باغ کے پتے اوپر تلے رکھ کر اپنے جسم پر چپکانے لگے. اس وقت ان کے پروردگار نے پکارا "کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہیں روک دیا تھا؟ اور کیا میں نے نہیں کہہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے؟"

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

(۲۳) انہوں نے عرض کیا: خدایا! ہم نے اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کیا. اگر تو نے ہمارا قصور نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہمارے لیے بربادی کے سوا کچھ نہیں.

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾

(۲۴) فرمایا: یہاں سے نکل جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو. اب تمھارے لیے زمین میں ٹھکانا ہے اور یہ کہ ایک خاص وقت تک وہاں سروسامان زندگی سے فائدہ اٹھاؤ گے۔

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾

(۲۵) (اور) فرمایا: تم اسی میں جیو گے. اسی میں مرو گے، پھر اسی سے (مرنے کے بعد) نکالے جاؤ گے.

ع ۲ ۱۵

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾

(۲۶) اے اولاد آدم! ہم نے تمہارے لیے ایسا لباس مہیا کر دیا جو جسم کی ستر پوشی کرتا ہے اور ایسی چیزیں بھی جو زیب وزینت کا ذریعہ ہیں. نیز تمہیں پرہیز گاری کی راہ دکھادی کہ تمام لباسوں سے بہتر لباس ہے. یہ اللہ (کے فضل و رحمت) کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں.

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾

(۲۷) (اور خدا نے فرمایا:) اے اولاد آدم! دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں اسی طرح بہکا دے جس طرح تمہارے ماں باپ کو بہکا کر جنت سے نکلوا دیا تھا، اور ان کے لباس اتروا دیے تھے کہ ان کے ستر انہیں دکھا دے. وہ اور اس کا گروہ تمہیں اس طرح دیکھتا ہے کہ تم اسے نہیں دیکھتے. یادرکھو! ہم نے یہ بات ٹھہرا دی ہے کہ جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ان کے رفیق ومددگار شیطان ہوتے ہیں.

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

(۲۸) اور یہ لوگ (یعنی مشرکین عرب) جب سخت برائیوں کی باتیں کرتے ہیں تو کہتے ہیں "ہم نے اپنے بزرگوں کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے اور (چوں کہ وہ کرتے رہے ہیں اس لیے) خدا نے ایسا ہی کرنے کا ہمیں حکم دیا ہے". (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: خدا کبھی بے حیائی کی باتوں کا حکم نہیں دے گا. کیا تم خدا کے نام پر ایسی بات کہنے کی جرأت کرتے ہو جس کے لیے تمہارے پاس کوئی علم نہیں؟

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ

(۲۹) تم کہو "میرے پروردگار نے جو کچھ حکم دیا ہے وہ تو یہ ہے کہ (ہر بات میں) اعتدال کی راہ اختیار کرو، اپنی تمام عبادتوں میں خدا کی طرف توجہ درست رکھو اور

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿٢٩﴾

دین کو اس کے لیے خالص کر کے اسے پکارو. اس نے جس طرح تمہاری ہستی شروع کی اسی طرح لوٹائے جاؤ گے"

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٣٠﴾

(۳۰) (تمہارے دو گروہ ہو گئے:) ایک گروہ کو (اس کے ایمان و نیک عملی کی وجہ سے کام یابی کی) راہ دکھائی. دوسرے پر (اس کے انکار و بد عملی سے) گم راہی ثابت ہوگئی. ان لوگوں نے (یعنی دوسرے گروہ نے) خدا کے سوا شیطانوں کو اپنا رفیق بنا لیا (یعنی مفسدوں اور شریروں کی تقلید کی) بااین ہمہ، سمجھے کہ راہ ست پر ہیں.

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ ع ۳/ ۱۰

(۳۱) (اور ہم نے حکم دیا تھا:) "اے اولاد آدم! عبادت کے ہر موقع پر اپنے بدن کی زیب و زینت سے آراستہ رہا کرو. نیز کھاؤ پیو، مگر حد سے نہ گزر جاؤ. خدا انہیں پسند نہیں کرتا جو حد سے گزر جانے والے ہیں.

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٣٢﴾

(۳۲) (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہو "خدا کی زینتیں جو اس نے اپنے بندوں کے برتنے کے لیے پیدا کی ہیں اور کھانے پینے کی اچھی چیزیں کس نے حرام کی ہیں؟" تم کہو "یہ (نعمتیں) تو اسی لیے ہیں کہ ایمان والوں کے کام آئیں، دنیا کی زندگی میں (زندگی کی مکروہات کے ساتھ اور) قیامت کے دن (ہر طرح کی مکروہات سے) خالص"۔ دیکھو! اس طرح ہم ان لوگوں کے لیے نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دیتے ہیں جو جانتے ہیں۔

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾

(۳۳) (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہو "میرے پروردگار نے جو کچھ حرام ٹھیرایا ہے وہ تو یہ ہے کہ بے حیائی کی باتیں جو کھلے طور پر کی جائیں اور جو چھپا کر کی جائیں، گناہ کی باتیں، ناحق کی زیادتی، یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیراؤ جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور یہ کہ خدا کے نام سے ایسی بات کہو جس کے لیے تمہارے پاس کوئی علم نہیں".

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٤﴾

(۳۴) اور (دیکھو) ہر امت کے لیے ایک ٹھیرایا ہوا وقت ہے، سو جب کسی امت کا ٹھیرایا ہوا وقت آ گیا تو پھر نہ تو ایک گھڑی پیچھے رہ سکتی ہے، نہ ایک گھڑی آگے (جو کچھ اس کے لیے ہونا ہے ہو گزرتا ہے)۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾

(۳۵) (اور فرمان الٰہی ہوا تھا:) ''اے اولاد آدم! جب کبھی ایسا ہو کہ میرے پیغمبر تم میں پیدا ہوں اور میری آیتیں تمہیں پڑھ کر سنائیں تو جو کوئی (ان کی تعلیم سے متنبہ ہو کر) برائیوں سے بچے گا اور اپنے آپ کو سنوار لے گا اس کے لیے کسی طرح کا اندیشہ نہ ہو گا، نہ کسی طرح کی غمگینی''۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾

(۳۶) لیکن جو لوگ میری آیتیں جھٹلائیں گے اور ان کے مقابلے میں سرکشی کریں گے تو وہ دوزخی ہوں گے، ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے''۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

(۳۷) پھر بتلاؤ! اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوا جو جھوٹ بولتے ہوئے خدا پر بہتان لگائے؟ (یعنی خدا نے اسے مامور نہیں کیا ہے مگر وہ کہے میں مامور ہوں) اور اس سے بڑھ کر جو خدا کی آیتیں جھٹلائے (یعنی خدا کا کلام واقعی نازل ہوا ہو اور وہ ضد اور سرکشی سے کہے نازل نہیں ہوا؟) یہی لوگ ہیں کہ (علم الٰہی کے) نوشتہ میں جو کچھ ان کے لیے ٹھیرا دیا گیا ہے، اس کے مطابق اپنا حصہ پاتے رہیں گے لیکن بالآخر جب ہمارے فرستادہ پہنچیں گے کہ انہیں وفات دیں تو اس وقت وہ کہیں گے جن ہستیوں کو تم خدا کے سوا پکارا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں؟ ''وہ جواب دیں گے'' وہ تو ہم سے کھوئی گئیں'' (یعنی ان کی ہستی و طاقت کی کوئی نمود ہمیں دکھائی نہ دی) اور (اس طرح) اپنے اوپر خود گواہی دیدیں گے کہ وہ واقعی (سچائی سے) منکر تھے۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ڛ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

(۳۸) اس پر حکم الٰہی ہو گا ''انسانوں اور جنوں کی ان امتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں، تم بھی آتش دوزخ میں داخل ہو جاؤ''۔ جب کبھی ایسا ہو گا کہ ایک امت دوزخ میں داخل ہو تو وہ اپنی طرح کی دوسری امت پر لعنت بھیجے گی پھر جب سب اکٹھی ہو جائیں گی تو پچھلی امت پہلی امت کی نسبت کہے گی ''خدایا! یہ لوگ ہیں جنھوں نے ہمیں گم راہ کیا (یعنی جن کے پیچھے چل کر ہم گم راہ ہوئے) تو انہیں آتش عذاب کا دوگنا عذاب دیجیو''! خدا فرمائے گا ''تم میں سے ہر ایک کے لیے دوگنا عذاب ہے، لیکن تمہیں معلوم نہیں''۔

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ

(۳۹) (یہ سن کر) پہلی امت پچھلی امت سے کہے گی ''دیکھو! تمہیں (عذاب کی

عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿۳۹﴾ ع ۵ ۱۱

کمی میں) ہم پر کوئی بڑائی نہ ہوئی تو جیسی کچھ کمائی کر چکے ہو اس کے مطابق اب عذاب کا مزہ چکھ لو"۔

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿۴۰﴾

(۴۰) جن لوگوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائیں اور ان کے مقابلے میں سرکشی کی تو (یاد رکھو!) ان کے لیے آسمان کے دروازے کبھی کھلنے والے نہیں. ان کا جنت میں داخل ہونا ایسا ہی ہے جیسے سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزر جانا. اسی طرح ہم مجرموں کو ان کے جرموں کا بدلا دیتے ہیں (یعنی ہم نے اسی طرح قانون جزاء ٹھیرا دیا ہے)

لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿۴۱﴾

(۴۱) ان کے نیچے آگ کا بچھونا ہوگا، اوپر آگ کی چادر! ہم ظلم کرنے والوں کو ان کے ظلم کا ایسا ہی بدلا دیتے ہیں۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۴۲﴾

(۴۲) اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کے کام بھی اچھے ہوئے، اور (یاد رہے ہمارا قانون یہ ہے کہ) ہم کسی جان پر اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے تو بس ایسے ہی لوگ جنت والے ہیں ہمیشہ جنت (کے راحت و سرور) میں رہنے والے.

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۴۳﴾ الثلٰثة

(۴۳) اور (دیکھو!) ان لوگوں کے دلوں میں (ایک دوسرے کی طرف سے) جو کچھ کینہ و غبار تھا ہم نے نکال دیا. ان کے تلے (آگ کے شعلوں کی جگہ) نہریں رواں ہیں۔ انہوں نے (ایک دوسرے پر لعنت بھیجنے کی جگہ) کہا "ساری ستائش اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں اس (زندگی) کی راہ دکھائی. ہم کبھی اس کی راہ نہ پاتے اگر وہ ہمیں راہ نہ دکھاتا! بلاشبہ ہمارے پروردگار کے پیغمبر سچائی کا پیغام لے کر آئے تھے". اور (دیکھو!) انہوں نے ایک پکار سنی "یہ ہے جنت، جو تمہارے ورثہ میں آئی، ان نیک کاموں کی بدولت جو تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو"۔

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا

(۴۴) اور جنت والوں نے دوزخیوں کو پکارا "ہمارے پروردگار نے جو کچھ ہم سے وعدہ کیا تھا ہم نے اسے سچا پایا، پھر کیا تم نے بھی وہ تمام باتیں ٹھیک پائیں

وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۴۴﴾

جن کا تمہارے پروردگار نے تم سے وعدہ کیا تھا؟" دوزخی جواب میں بولے "ہاں!" اس پر ایک پکارنے والے نے پکار کر کہا "ظالموں پر خدا کی پھٹکار ہو!"

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۘ﴿۴۵﴾

(۴۵) ان ظالموں پر جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور چاہتے تھے وہ سیدھی نہ ہو، اس میں کجی ہو. اور آخرت کی زندگی سے بھی منکر تھے"

وقف لازم

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾

(۴۶) اور (دیکھو!) ان دنوں کے درمیان ایک اوٹ ہے اور اعراف پر (یعنی بلندی پر) کچھ لوگ ہیں جو (دونوں گروھوں میں سے) ہر ایک کو اس کے قیافہ سے پہچان لیتے ہیں. ان لوگوں نے جنت والوں کو پکارا: تم پر سلامتی ہو! وہ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوے، اس کے آرزومند ہیں.

وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۧ﴿۴۷﴾

(۴۷) اور جب ان لوگوں کی نگاہ دوزخیوں کی طرف پھری (اور ان کی ہول ناک حالت نظر آئی) تو پکار اٹھے "خدایا ہمیں ظالم گروہ کے ساتھ شامل نہ کیجیو!"

ع ۵ / ۱۲

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

(۴۸) اور "اعراف" والوں نے ان لوگوں کو پکارا جنہیں وہ ان کے قیافہ سے پہچان گئے تھے: "نہ تو تمہارے جتھے ہی کچھ تمہارے کام آئے، نہ تمہاری بڑائیاں!"

اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾

(۴۹) (انہوں نے جنتیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا) "دیکھو! کیا یہ وہی لوگ نہیں ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ خدا کی رحمت سے انہیں کچھ ملنے والا نہیں؟ (لیکن انہیں تو آج رحمت الٰہی پکار رہی ہے) "جنت میں داخل ہو جاؤ. آج تمہارے لیے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ ہوا نہ کسی طرح کی غمگینی!"

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿۵۰﴾

(۵۰) اور دوزخیوں نے جنت والوں کو پکارا "تھوڑا سا پانی ہم پر بہا دو! (کہ گرمی کے مارے پھنکے جا رہے ہیں) یا اس میں سے کچھ دے دو جو خدا نے تمہیں بخشا ہے" جنت والوں نے جواب دیا "خدا نے یہ دونوں چیزیں (آج) منکروں پر روک دی ہیں"

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ

(۵۱) (کیوں کہ وہ فرماتا ہے:) جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا تھا (یعنی اعمال حق کی جگہ ایسے کاموں میں لگے رہے جو کھیل تماشے کی طرح

نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٥١﴾

حقیقت سے خالی تھے) اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تو جس طرح انہوں نے اس دن کا آنا بھلا دیا تھا، آج وہ بھی بھلا دیے جائیں گے، نیز اس لیے بھی کہ وہ ہماری آیتوں سے جان بوجھ کر انکار کرتے تھے۔

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾

(۵۲) اور (دیکھو!) ہم نے تو ان لوگوں کے لیے ایک ایسی کتاب بھی نازل کر دی جس میں علم کے ساتھ (دین حق کی تمام باتیں) الگ الگ کر کے واضح کر دی ہیں اور جو ایمان رکھنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ ع ٦ ١٢

(۵۳) (پھر) کیا یہ لوگ اس بات کے انتظار میں ہیں کہ (فساد و بد عملی کے جس نتیجے کی اس میں خبر دی گئی ہے) اس کا مطلب سامنے آجائے؟ (اگر اسی بات کا انتظار ہے تو جان رکھیں) جس دن اس کا مطلب وقوع میں آئے گا اس دن وہ لوگ کہ اسے پہلے سے بھولے بیٹھے تھے (نامرادی وحسرت کے ساتھ) بول اٹھیں گے "بلاشبہ ہمارے پروردگار کے پیغمبر ہمارے پاس سچائی کا درس لے کر آئے تھے (مگر افسوس کہ ہم نے انہیں جھٹلایا) کاش شفاعت کرنے والوں میں سے کوئی ہو جو آج ہماری شفاعت کرے! یا کاش ایسا ہی ہو کہ ہم پھر دنیا میں لوٹا دیے جائیں اور جیسے کچھ کام کرتے رہے ہیں اس کے برخلاف (نیک) کام انجام دیں" بلاشبہ ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو تباہی میں ڈالا اور دنیا میں جو کچھ افترا پردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب (آج) ان سے کھوئی گئیں!

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٤﴾

(۵۴) تمہارا پروردگار تو وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ "ایام" میں (یعنی چھ دوروں میں جو یکے بعد دیگرے واقع ہوئے) پیدا کیا اور پھر (اپنی حکومت وجلال کے) تخت پر متمکن ہو گیا (اس نے رات اور دن کی تبدیلی کا ایسا نظام ٹھیرا دیا ہے کہ) رات کی اندھیری دن کی روشنی کو ڈھانپ لیتی ہے اور (ایسا معلوم ہوتا ہے گویا) دن کے پیچھے لپکی چلی آرہی ہو۔ اور (دیکھو!) سورج، چاند، ستارے، سب اس کے حکم کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔ یاد رکھو! اسی کے لیے پیدا کرنا ہے اور اسی کے لیے حکم دینا (اس کے سوا کوئی نہیں جسے کارخانہ ہستی کے چلانے میں دخل ہو) سو کیا ہی بابرکت ذات ہے اللہ کی، تمام جہانوں کا

پرورش کرنے والا!۔

اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ۝۵۵

(۵۵) (لوگو!) اپنے پروردگار سے دعائیں مانگو، آہ وزاری کرتے ہوئے بھی اور پوشیدگی میں بھی وہ انہیں پسند نہیں کرتا جو حد سے گزر جانے والے ہیں۔

وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۵۶

(۵۶) اور (دیکھو!) ملک کی درستگی کے بعد (یعنی دعوت حق کے ظہور کے بعد جو اس کی درستگی کی دعوت ہے) اس میں خرابی نہ پھیلاؤ۔ (اپنی خطاؤں سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت سے) امیدیں رکھتے ہوئے اس کے حضور دعائیں کرو۔ یقیناً اللہ کی رحمت ان سے نزدیک ہے جو نیک کردار ہیں۔

وَهُوَ الَّذِىۡ يُرۡسِلُ الرِّيٰحَ بُشۡرًاۢ بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتۡ سَحَابًا ثِقَالًا سُقۡنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنۡزَلۡنَا بِهِ الۡمَآءَ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰى لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ۝۵۷

(۵۷) اور (دیکھو!) یہ اسی کی کارفرمائی ہے کہ برسات رحمت سے پہلے ہوائیں بھیجتا ہے کہ (مینہ برسنے کی) خوش خبری پہنچادیں پھر جب وہ بوجھل بادل لے اڑتی ہیں تو انہیں کسی مردہ زمین کی بستی کی طرف کھینچ لے جاتا ہے، پھر ان سے پانی برساتا ہے اور زمین سے ہر طرح کے پھل پیدا کردیتا ہے۔ اسی طرح ہم مردوں کو بھی زندہ کردیتے ہیں تاکہ تم (قدرت الٰہی کی کرشمہ سنجیوں میں) غور و فکر کرو۔

وَالۡبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخۡرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىۡ خَبُثَ لَا يَخۡرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّشۡكُرُوۡنَ ۝۵۸ ع ۱۴

(۵۸) اور (دیکھو!) اچھی زمین اپنے پروردگار کے حکم سے اچھی پیداوار ہی نکالتی ہے، لیکن جو زمین نکمی ہوئی اس سے کچھ نہیں پیدا ہوتا مگر یہ کہ نکمی ہی چیز پیدا ہو اس طرح (ہم حکمت و عبرت) کی نشانیاں ان لوگوں کے لیے دہراتے ہیں جو شکر کرنے والے ہیں (یعنی خدا کی نعمتوں کے قدر شناس ہیں)

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖ فَقَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ اِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝۵۹

(۵۹) یہ واقعہ ہے کہ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف (تبلیغ حق کے لیے) بھیجا تھا۔ اس نے کہا: "اے میری قوم! اللہ ہی کی بندگی کرو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں ڈرتا ہوں کہ ایک بڑے ہی (ہولناک) دن کا عذاب تمہیں پیش نہ آجائے"۔

قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰٮكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝۶۰

(۶۰) اس پر اس کی قوم کے سر برآوردہ لوگوں نے جواب دیا: ہمیں تو ایسا دکھائی دیتا ہے کہ تم صریح گم راہی میں پڑ گئے ہو۔

قَالَ يٰقَوۡمِ لَيۡسَ بِىۡ ضَلٰلَةٌ وَّلٰـكِنِّىۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝٦١

(۶۱) نوح نے کہا: بھائیو! یہ بات نہیں ہے کہ میں گم راہی میں پڑ گیا ہوں. میں تو اس کی طرف سے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے بھیجا ہوا ہوں

اُبَلِّغُكُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّىۡ وَاَنۡصَحُ لَـكُمۡ وَاَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝٦٢

(۶۲) میں اپنے پروردگار کا پیغام تمہیں پہنچاتا ہوں اور پند ونصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے اس بات کا علم رکھتا ہوں جو تمہیں معلوم نہیں.

اَوَعَجِبۡتُمۡ اَنۡ جَآءَكُمۡ ذِكۡرٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَلٰى رَجُلٍ مِّنۡكُمۡ لِيُنۡذِرَكُمۡ وَلِتَتَّقُوۡا وَلَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝٦٣

(۶۳) نیز (نوح نے کہا) کیا تمہیں اس بات پر اچھنبا ہو رہا ہے کہ تمہارے پروردگار کی نصیحت ایک ایسے آدمی کے ذریعہ تمہیں پہنچی جو تمہیں سے ہے؟ اور اس لیے پہنچی تاکہ (انکار وبدعملی کے نتائج سے) خبردار کردے اور تم برائیوں سے بچو اور رحمت الٰہی کے سزاوار ہو.

فَكَذَّبُوۡهُ فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗ فِى الۡـفُلۡكِ وَاَغۡرَقۡنَا الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا عَمِيۡنَ ۝٦٤ ع ۸ ۱۵

(۶۴) با ایں ہمہ لوگوں نے نوح کو جھٹلایا. پس ہم نے اسے اور ان سب کو جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے (سیلاب سے) نجات دی اور جنہوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائی تھیں انہیں غرق کردیا. حقیقت یہ ہے کہ وہ (اپنی سمجھ بوجھ کھوکر) یک قلم اندھے ہوگئے تھے!

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ۝٦٥

(۶۵) اور (اسی طرح) ہم نے قوم عاد کی طرف اس کے بھائی بندوں میں سے ہود کو بھیجا. اس نے کہا: اے قوم! اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تم (انکار وبدعملی کے نتائج سے) نہیں ڈرتے؟

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖۤ اِنَّا لَـنَرٰٮكَ فِىۡ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَـنَظُنُّكَ مِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ۝٦٦

(۶۶) اس پر قوم کے سربرآوردہ لوگوں نے جنہوں نے کفر کا ڈھنگ اختیار کیا تھا کہا: ہمیں تو ایسا دکھائی دیتا ہے کہ تم حماقت میں پڑ گئے ہو اور ہمارا خیال یہ ہے کہ تم جھوٹ بولنے والوں میں سے ہو.

قَالَ يٰقَوۡمِ لَيۡسَ بِىۡ سَفَاهَةٌ وَّلٰـكِنِّىۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝٦٧

(۶۷) ہود نے کہا: بھائیو! میں احمق نہیں ہوں، میں تو اس کی طرف سے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے بھیجا ہوا ہوں۔

اُبَلِّغُكُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّىۡ وَاَنَا لَـكُمۡ نَاصِحٌ اَمِيۡنٌ ۝٦٨

(۶۸) میں اس کا پیام تمہیں پہنچاتا ہوں اور یقین کرو کہ تمہیں دیانت داری کے ساتھ نصیحت کرنے والا ہوں۔

اَوَعَجِبۡتُمۡ اَنۡ جَآءَكُمۡ ذِكۡرٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ

(۶۹) کیا تمہیں اس بات پر اچنبھا ہو رہا ہے کہ ایک ایسے آدمی کے ذریعے

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا
اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ
وَّزَادَكُمْ فِى الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا
اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾

تمہارے پروردگار کی نصیحت تم تک پہنچی جو خود تمہیں میں سے ہے، تاکہ تمہیں (انکار اور بدعملی کے نتائج سے) خبردار کردے خدا کا یہ احسان یاد کرو کہ قوم نوح کے بعد تمہیں اس کا جانشین بنایا اور تمہاری نسل کو زیادہ وسعت اور توانائی بخشی. پس چاہیے کہ اللہ کی نعمتوں کی یاد سے غافل نہ ہو، تاکہ ہر طرح کامیاب ہو۔

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ
مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾

(۷۰) انہوں نے کہا: کیا تم اس لیے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہم صرف ایک ہی خدا کے پجاری ہو جائیں اور ان معبودوں کو چھوڑ دیں جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں؟ اگر تم سچے ہو تو وہ بات لا دکھاؤ جس کا ہمیں ڈر دلا رہے ہو۔

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ
وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِىْ فِىْۤ اَسْمَآءٍ
سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ
بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّىْ مَعَكُمْ
مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾

(۷۱) ہود نے کہا: یقین کرو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب واقع ہو گیا ہے (کہ عقلیں ماری گئی ہیں اور اپنے ہاتھوں اپنے کو تباہی کے حوالے کر رہے ہو). کیا ہے جس کی بنا پر تم مجھ سے جھگڑ رہے ہو؟ محض چند نام جو تم نے اور تمہارے بزرگوں نے اپنے جی سے گھڑ لیے ہیں اور جن کے لیے خدا نے کوئی سند نہیں اتاری. اچھا! (آنے والے وقت کا) انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا
وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا
كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ ع ۹ ۱۶

(۷۲) پھر ایسا ہوا کہ ہم نے ہود کو اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور جنہوں نے نشانیاں جھٹلائی تھیں ان کی بیخ و بنیاد تک اکھاڑ دی. حقیقت یہ ہے کہ وہ کبھی ایمان لانے والے نہ تھے۔

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ
جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ
اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِىْۤ اَرْضِ
اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾

(۷۳) اور (اسی طرح) ہم نے قوم ثمود کی طرف اس کے بھائی بندوں میں سے صالح کو بھیجا. اس نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ دیکھو! تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل تمہارے سامنے آ چکی ہے. یہ خدا کے نام پر چھوڑی ہوئی اونٹنی تمہارے لیے ایک (فیصلہ کن) نشانی ہے پس اسے کھلا چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں جہاں چاہے چرے۔ اسے کسی طرح کا نقصان نہ پہنچاؤ کہ (اس کی پاداش میں) عذاب جان کاہ تمہیں آ پکڑے۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

(۷۴) اور وہ وقت یاد کرو کہ خدا نے تمہیں قوم عاد کے بعد اس کا جانشین بنایا اور اس سرزمین میں اس طرح بسادیا کہ میدانوں سے محل بنانے کا کام لیتے ہو اور پہاڑوں کو بھی تراش کر اپنا گھر بنا لیتے ہو (یہ اس کا تم پر احسان ہے). پس اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور ملک میں سرکشی کرتے ہوئے خرابی نہ پھیلاؤ۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

(۷۵) قوم کے جن سربرآوردہ لوگوں کو (اپنی دولت اور طاقت کا) گھمنڈ تھا انہوں نے مومنوں سے کہا اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں (افلاس اور بے چارگی کی وجہ سے) کمزور و حقیر سمجھتے تھے: کیا تم نے سچ مچ کو معلوم کرلیا ہے کہ صالح خدا کا بھیجا ہوا ہے؟ (یعنی ہمیں تو ایسی کوئی بات اس میں دکھائی دیتی نہیں). انہوں نے کہا: ہاں بے شک جس پیام حق کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہے ہم اس پر پورا یقین رکھتے ہیں۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

(۷۶) اس پر گھمنڈ کرنے والوں نے کہا: تمہیں جس بات کا یقین ہے ہمیں اس سے انکار ہوا۔

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

(۷۷) غرض کہ انہوں نے اونٹنی کو کاٹ ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی. انہوں نے کہا: اے صالح! اگر تم واقعی پیغمبروں میں سے ہو تو اب وہ بات ہم پر لادکھاؤ جس کا تم نے ہمیں ڈر دلایا تھا.

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

(۷۸) پس ایسا ہوا کہ لرزا دینے والی ہول ناکی نے انہیں آلیا اور جب ان پر صبح ہوئی تو گھروں میں اوندھے منہ پڑے تھے۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝

(۷۹) پھر صالح ان سے کنارہ کش ہوگیا. اس نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! میں نے اپنے پروردگار کا پیام تمہیں پہنچایا اور نصیحت کی، مگر (افسوس تم پر!) تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(۸۰) اور لوط کا واقعہ یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے کہا تھا: کیا تم ایسی بے حیائی کا کام کرنا پسند کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی انسان نے نہیں کیا؟

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ

(۸۱) تم عورتوں کو چھوڑ کر نفسانی خواہش سے مردوں پر مائل ہوتے ہو. یقیناً تم

النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾

ایک ایسی قوم ہو گئے ہو جو (اپنی نفس پرستیوں میں) بالکل چھوٹ ہے۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا
اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ
يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٨٢﴾

(٨٢) لوط کی قوم کے پاس اگر اس کا کچھ جواب تھا تو یہ تھا کہ آپس میں کہنے لگے: اس آدمی کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو بڑے پاک صاف بننا چاہتے ہیں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ
الْغٰبِرِيْنَ ﴿٨٣﴾

(٨٣) پس ایسا ہوا کہ لوط کو اور اس کے گھر والوں کو تو ہم نے بچا لیا مگر اس کی بیوی نہ بچی کہ وہ بھی پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ ع ١٠ ١٢ ١٧

(٨٤) ہم نے ان پر (پتھروں کا) مینہ برسا دیا تھا سو دیکھو! مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟ (٨٥) اور (اسی طرح) مدین کی بستی میں شعیب بھیجا گیا کہ انہیں کے بھائی بندوں میں سے تھا۔ اس نے کہا: بھائیو! اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ دیکھو! تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل تمہارے سامنے آ چکی۔ پس چاہیے کہ ناپ تول پورا پورا کیا کرو۔ لوگوں کو (خرید و فروخت میں) ان کی چیزیں کم نہ دو۔ ملک کی درستگی کے بعد (کہ دعوت حق کے قیام سے ظہور میں آ رہی ہے) اس میں خرابی نہ ڈالو۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو یقین کرو! اسی میں تمہارے لیے بہتری ہے۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ
جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ
وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ
وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ ۚ

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ
وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ
وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ
قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾

(٨٦) اور دیکھو! ایسا نہ کرو کہ (دعوت حق کی اشاعت روکنے کے لیے) ہر راستے جا بیٹھو اور جو آدمی بھی ایمان لائے اسے دھمکیاں دے کر خدا کی راہ سے روکو اور اس میں کجی ڈالنے کے درپے ہو۔ خدا کا احسان یاد کرو کہ تم بہت تھوڑے تھے، اس نے (امن و عافیت دے کر) تمہاری تعداد زیادہ کر دی۔ اور پھر غور کرو جن لوگوں نے فساد کا ڈھنگ اختیار کیا تھا انہیں کیسا کچھ انجام پیش آ چکا ہے؟

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْۤ
اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا
فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ
خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٧﴾

(٨٧) اور اگر ایسا ہوا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ اس تعلیم پر ایمان لے آیا ہے جس کی تبلیغ کے لیے میں بھیجا گیا ہوں اور دوسرا گروہ ہے جسے اس پر یقین نہیں تو (صرف اتنی ہی بات دیکھ کر فیصلہ نہ کر لو) صبر کرو، یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ
لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا
مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُودُنَّ فِي
مِلَّتِنَا ۚ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِينَ ﴿۸۸﴾

(۸۸) اس پر قوم کے سرداروں نے جنہیں (اپنی دنیوی طاقتوں کا) گھمنڈ تھا کہا: ''اے شعیب! (دو باتوں میں سے ایک بات ہو کر رہے گی:) یا تو تجھے اور ان سب کو جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں ہم اپنے شہر سے نکال باہر کریں گے، یا تمہیں مجبور کر دیں گے کہ ہمارے دین میں لوٹ آؤ۔'' شعیب نے کہا: ''اگر ہمارا دل تمہارے دین پر مطمئن نہ ہو تو کیا جبراً مان لیں؟''

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِي
مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۚ وَمَا
يَكُونُ لَنَآ اَنْ نَّعُودَ فِيهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ
اللّٰهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ
عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ
قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِينَ ﴿۸۹﴾

(۸۹) اگر ہم تمہارے دین میں لوٹ آئیں، حالانکہ خدا نے (علم و یقین کی روشنی نمایاں کر کے) ہمیں اس سے نجات دے دی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے جھوٹ بولتے ہوئے خدا پر بہتان باندھا. ہمارے لیے ممکن نہیں کہ اب قدم پیچھے ہٹائیں. ہاں! اللہ کا جو ہمارا پروردگار ہے، ایسا ہی چاہنا ہو (تو وہ جو چاہے گا ہو کر رہے گا) کوئی چیز نہیں جس پر وہ اپنے علم سے چھایا ہوا نہ ہو. ہمارا تمام تر بھروسا اسی پر ہے۔ اے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان سچائی کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے.

وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ
لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُونَ ﴿۹۰﴾

(۹۰) قوم کے سرداروں نے جو شعیب کے منکر تھے (لوگوں سے) کہا: اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تو بس سمجھ لو تم برباد ہوئے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوا فِي
دَارِهِمْ جٰثِمِينَ ﴿۹۱﴾

(۹۱) پس ایسا ہوا کہ لرزا دینے والی ہولناکی نے انہیں آلیا اور جب ان پر صبح ہوئی تو گھروں میں اوندھے منہ پڑے تھے.

الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا
فِيهَا ۚ اَلَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ
الْخٰسِرِينَ ﴿۹۲﴾

(۹۲) جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تھا (ان کا کیا حال ہوا؟) گویا ان بستیوں میں کبھی بسے ہی نہ تھے! جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تھا وہی برباد ہونے والے تھے.

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ
رِسٰلٰتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ
اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِينَ ﴿۹۳﴾

(۹۳) بہر حال شعیب ان سے کنارہ کش ہو گیا. اس نے کہا: بھائیو! میں نے پروردگار کے پیغامات تمہیں پہنچا دیے تھے اور تمہاری بہتری چاہی تھی (مگر جب تم نے جان بوجھ کر ہلاکت کی راہ پسند کی) تو میں نہ ماننے والوں (کی تباہی) پر اب کیسے افسوس کروں؟.

وَمَآ أَرْسَلْنَا فِى قَرْيَةٍ مِّن نَّبِىٍّ إِلَّآ أَخَذْنَآ أَهْلَهَا بِٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ۝٩٤

(۹۴) اور ہم نے جب کبھی کسی بستی میں کوئی نبی بھیجا تو ہمیشہ ایسا کیا کہ اس کے باشندوں کو سختیوں اور نقصانوں میں مبتلا کر دیا تا کہ (سرکشی سے باز آئیں اور) عاجزی و نیاز مندی کریں.

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ ٱلسَّيِّئَةِ ٱلْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا۟ وَّقَالُوا۟ قَدْ مَسَّ ءَابَآءَنَا ٱلضَّرَّآءُ وَٱلسَّرَّآءُ فَأَخَذْنَٰهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝٩٥

(۹۵) پھر ہم نے مصیبت، راحت سے بدل دی. پھر جب ایسا ہوا کہ وہ (خوش حالیوں میں) خوب بڑھ گئے اور (پاداش عمل سے بے پروا ہو کر) لگے کہنے ”ہمارے بزرگوں پر سختی کے دن بھی گزرے، راحت کے بھی“ (یعنی دنیا میں اچھی بری حالتیں پیش آتی ہی رہتی ہیں، جزاء عمل کوئی چیز نہیں) تو اچانک ہمارے عذاب کی پکڑ میں آ گئے اور وہ بالکل بے خبر تھے.

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ ٱلْقُرَىٰٓ ءَامَنُوا۟ وَٱتَّقَوْا۟ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَٰتٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا۟ فَأَخَذْنَٰهُم بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ۝٩٦

(۹۶) اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے (جن کی سرگذشتیں بیان کی گئی ہیں) ایمان لاتے اور برائیوں سے بچتے تو ہم آسمان اور زمین کی برکتوں کے دروازے ضرور ان پر کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا، پس اس کمائی کی وجہ سے جو انہوں نے (اپنے اعمال کے ذریعے) حاصل کی تھی ہم نے انہیں پکڑ لیا (اور وہ مبتلائے عذاب ہوئے)

أَفَأَمِنَ أَهْلُ ٱلْقُرَىٰٓ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا بَيَٰتًا وَهُمْ نَآئِمُونَ ۝٩٧

(۹۷) کیا شہروں کے بسنے والوں کو اس بات سے امان مل گئی ہے کہ ہمارا عذاب راتوں رات آ نازل ہو اور پڑے سوتے ہوں؟.

أَوَأَمِنَ أَهْلُ ٱلْقُرَىٰٓ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝٩٨

(۹۸) یا انہیں اس بات سے امان مل گئی ہے کہ دن دہاڑے عذاب آ نازل ہو اور وہ بے خبر کھیل کود میں مشغول ہوں؟

أَفَأَمِنُوا۟ مَكْرَ ٱللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ۝٩٩ ع ۱۲ ۶

(۹۹) کیا انہیں خدا کی مخفی تدبیروں سے امان مل گئی ہے (اور وہ سمجھتے ہیں ان کے خلاف کچھ ہونے والا نہیں؟) تو یاد رکھو! خدا کی مخفی تدبیروں سے بے خوف نہیں ہو سکتے مگر وہی جو تباہ ہونے والے ہیں.

أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ ٱلْأَرْضَ مِنۢ بَعْدِ أَهْلِهَآ أَن لَّوْ نَشَآءُ أَصَبْنَٰهُم بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝١٠٠

(۱۰۰) پھر جو لوگ (پہلی جماعتوں کے بعد) ملک کے وارث ہوتے ہیں کیا وہ یہ بات نہیں پاتے کہ اگر ہم چاہیں تو (پہلوں کی طرح) انہیں بھی گناہوں کی وجہ سے مصیبتوں میں مبتلا کر دیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دیں کہ کوئی بات سنیں ہی نہیں؟

تِلْكَ ٱلْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآئِهَا ۚ

(۱۰۱) (اے پیغمبر!) یہ ہیں (دنیا کی پرانی) آبادیاں جن کے حالات ہم تمہیں

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

سناتے ہیں ان سب میں ان کے پیغمبر (سچائی کی) روشن دلیلوں کے ساتھ آئے، مگر ان کے بسنے والے ایسے نہ تھے کہ جو بات پہلے جھٹلا چکے تھے اسے (سچائی کی نشانیاں دیکھ کر) مان لیں۔ سو دیکھو! اس طرح خدا ان لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو (ہٹ دھرمی سے،) انکار کرتے ہیں.

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝

(۱۰۲) اور ان میں سے اکثروں کو ہم نے ایسا پایا کہ اپنے عہد پر قائم نہ تھے (یعنی انہوں نے اپنا فطری شعور و وجدان کہ فطرت انسانی کا عہد ہے، ضائع کر دیا تھا) اور اکثروں کو ایسا ہی پایا کہ یک قلم نافرمان تھے.

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

(۱۰۳) پھر ان پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا، لیکن انہوں نے ہماری نشانیوں کے ساتھ نا انصافی کی تو دیکھو! مفسدوں کا کیسا انجام ہوا؟

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ

(۱۰۴) موسیٰ نے کہا "اے فرعون! میں اس کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے.

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝

(۱۰۵) میرا فرض منصبی ہے کہ خدا کے نام سے کوئی بات نہ کہوں مگر یہ کہ سچ ہو۔ میں میرے پروردگار کی طرف سے (سچائی کی) روشن دلیلیں لایا ہوں سو بنی اسرائیل کو (آئندہ اپنی غلامی پر مجبور نہ کر اور) میرے ساتھ جانے دے۔

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

(۱۰۶) فرعون نے کہا: اگر تو واقعی کوئی نشانی لے کر آیا ہے اور اپنے دعوے میں سچا ہے تو پیش کر!

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۚۖ

(۱۰۷) اس پر موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈال دی تو اچانک ایسا ہوا کہ ایک نمایاں اژدھا ان کے سامنے تھا!

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ ع ۱۳ ۲

(۱۰۸) اور اپنا ہاتھ (جیب سے باہر) نکالا تو اچانک ایسا ہوا کہ دیکھنے والوں کے لیے سفید چمکیلا تھا!

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۙ

(۱۰۹) فرعون کی قوم کے سردار (آپس میں) کہنے لگے: بلاشبہ یہ بڑا ماہر جادوگر ہے۔

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿١١٠﴾	(۱۱۰) یہ چاہتا ہے (اپنی ان طاقتوں سے کام لے کر) تمہیں ملک سے نکال باہر کرے (اور خود مالک بن بیٹھے) اب بتلاؤ! تمہاری صلاح اس بارے میں کیا ہے؟
قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿١١١﴾	(۱۱۱) (چنانچہ) انہوں نے (باہم مشورے کے بعد فرعون سے) کہا: موسیٰ اور اس کے بھائی کو ڈھیل دے کر روک لے اور (اس اثناء میں) نقیب روانہ کردے کہ (مملکت کے) تمام شہروں سے۔
يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿١١٢﴾	(۱۱۲) جادوگر اکٹھا کر کے تیرے حضور لے آئیں۔
وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾	(۱۱۳) چنانچہ جادوگر فرعون کے حضور آئے۔ انہوں نے کہا: اگر ہم موسیٰ پر غالب آئے تو ہمیں اس خدمت کے صلے میں انعام ملنا چاہیے
قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾	(۱۱۴) فرعون نے کہا: ضرور ملے گا اور تم سب میرے مقربوں میں داخل ہو جاؤ گے۔
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِىَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿١١٥﴾	(۱۱۵) (پھر جب مقابلہ ہوا تو) جادوگروں نے کہا: اے موسیٰ! یا تو تم پہلے (اپنی لاٹھی) پھینکو یا پھر ہمیں کو پھینکنا ہے۔
قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿١١٦﴾	(۱۱۶) موسیٰ نے کہا: تم ہی پہلے پھینکو۔ پھر جب جادوگروں نے (جادو کی بنائی ہوئی لاٹھیاں اور رسیاں) پھینکیں تو ایسا کیا کہ لوگوں کی نگاہیں جادو سے ماردیں اور ان میں (اپنے کرتبوں سے) دہشت پھیلادی اور بہت بڑا جادو بنالائے۔
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿١١٧﴾	(۱۱۷) اور (اس وقت) ہم نے موسیٰ پر وحی کی کہ تم بھی اپنی لاٹھی (میدان میں) ڈال دو۔ جوں ہی اس نے لاٹھی پھینکی تو اچانک کیا ہوا کہ جو کچھ جھوٹا دکھاوا جادگروں کا تھا سب (آناً فاناً) اس نے نگل کرنابود کردیا۔
فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾	(۱۱۸) غرض کہ سچائی ثابت ہوگئی اور جو کچھ جادوگروں نے کرتب کیے تھے سب ملیامیٹ ہوئے۔
فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾	(۱۱۹) نتیجہ یہ نکلا کہ فرعون اور اس کے درباریوں کو اس مقابلے میں مغلوب ہونا پڑا اور (فتح مند ہونے کی جگہ) الٹے ذلیل ہوئے۔

وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِينَ ۝۱۲۰
(۱۲۰) اور پھر ایسا ہوا کہ (موسیٰ کی سچائی دیکھ کر) جادوگر بے اختیار سجدے میں گر پڑے۔

قَالُوٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝۱۲۱
(۱۲۱) انہوں نے کہا: ہم اس پر ایمان لائے جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔

رَبِّ مُوسٰى وَهٰرُونَ ۝۱۲۲
(۱۲۲) جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے۔

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۲۳
(۱۲۳) فرعون نے (غضب ناک ہوکر) کہا: مجھ سے اجازت لیے بغیر تم موسیٰ پر ایمان لائے؟ ضرور یہ ایک پوشیدہ سازش ہے جو تم نے (مل جل کر) شہر میں کی ہے، تاکہ اس کے باشندوں کو اس سے نکال باہر کرو۔ اچھا! تھوڑی دیر میں تمہیں (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِينَ ۝۱۲۴
(۱۲۴) میں ضرور ایسا کروں گا کہ پہلے تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹواؤں، پھر تم سب کو سولی پر چڑھادوں۔

قَالُوٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝۱۲۵
(۱۲۵) انہوں نے جواب دیا: ہمیں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے (پھر ہم جسم کے عذاب و موت سے کیوں ہراساں ہوں؟)۔

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ۝۱۲۶ ع ۱۴ / ۱۸
(۱۲۶) ہمارا قصور اس کے سوا کچھ نہیں کہ جب ہمارے پروردگار کی نشانیاں ہمارے سامنے آگئیں تو ہم ان پر ایمان لے آئے۔ (ہماری دعا خدا سے یہ ہے کہ) خدایا! ہمیں صبر و شکیبائی سے معمور کردے (تاکہ زندگی کی کوئی اذیت بھی ہمیں اس راہ میں ڈگمگا نہ سکے) ہمیں دنیا سے اس حالت میں اٹھا کہ تیرے فرماں بردار ہوں۔

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝۱۲۷
(۱۲۷) اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے فرعون سے کہا: کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دے گا کہ ملک میں بدامنی پھیلائیں اور تجھے اور تیرے معبودوں کو ترک کردیں؟ فرعون نے کہا: ہم ان کے لڑکوں کو قتل کردیں گے اور ان کی عورتیں کو چھوڑ دیں گے (کہ ہماری باندیاں بن کر رہیں) اور (ہمیں ڈر کس بات کا ہے؟) وہ ہماری طاقت سے دبے ہوئے بے بس ہیں۔

قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوْا بِاللّٰهِ
(۱۲۸) تب موسیٰ نے اپنی قوم کو (وعظ کرتے ہوئے) کہا: "خدا سے مدد مانگو اور

وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۬ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾	(اس راہ میں) جمے رہو. بلاشبہ زمین (کی بادشاہت صرف) خدا ہی کے لیے ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور انجام کار انہیں کے لیے ہے، جو متقی ہوں گے.
قَالُوْۤا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع ۱۵	(۱۲۹) قوم کے لوگوں نے کہا: تمہارے آنے سے پہلے بھی ہم ستائے گئے اور اب تمہارے آنے کے بعد بھی ستائے جا رہے ہیں! موسیٰ نے کہا: قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں ملک میں اس کا جانشین بنائے، پھر دیکھے (اس جانشینی کے بعد) تمہارے کام کیسے ہوتے ہیں؟
وَلَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾	(۱۳۰) اور یہ واقعہ ہے کہ ہم نے فرعون کی قوم کو قحط سالی کے برسوں اور پیداوار کے نقصان میں مبتلا کیا تھا تا کہ وہ متنبہ ہوں.
فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾	(۱۳۱) تو جب کبھی ایسا ہوتا کہ خوش حالی آتی تو کہتے "یہ ہمارے حصے کی بات ہے" (یعنی ہماری وجہ سے ہے)۔ اور اگر ایسا ہوتا کہ سختی پیش آ جاتی تو کہتے "یہ موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست ہے" (اے مخاطب!) سن رکھ! کہ ان کی نحوست (تو اور کسی کے پاس نہ تھی) اللہ کے یہاں تھی (جس نے انسان کی اچھی بری حالتوں کے لیے ایک قانون ٹھیرا دیا ہے اور اسی کے مطابق نتائج پیش آتے ہیں)۔ لیکن بہتوں کو یہ بات معلوم نہیں.
وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾	(۱۳۲) اور فرعون کی قوم نے کہا: (اے موسیٰ!) تو ہم پر اپنا جادو چلانے کے لیے کتنی ہی نشانیاں لائے مگر ہم ماننے والے نہیں.
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾	(۱۳۳) پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیوں کے دَل اور جوئیں اور سینڈک اور لہو، کہ یہ سب الگ الگ نشانیاں تھیں اس پر بھی انہوں نے سرکشی کی اور ان کا گروہ مجرموں کا گروہ تھا.
وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ	(۱۳۴) اور جب ان پر عذاب کی سختی پڑی تو کہنے لگے: اے موسیٰ! تیرے پروردگار نے تجھ سے (نبوت کا) جو عہد کیا ہے تو اس کی بناء پر ہمارے لیے دعا کر اگر تیری دعا سے عذاب ٹل گیا تو ضرور ہم تیرے معتقد ہو جائیں گے اور بنی

وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۝١٣٤

اسرائیل کو چھوڑ دیں گے کہ تیرے ساتھ چلے جائیں.

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰٓ أَجَلٍ هُم بَٰلِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ۝١٣٥

(۱۳۵) لیکن پھر جب ایسا ہوا کہ ہم نے ایک خاص وقت تک کے لیے کہ (اپنی سرکشیوں اور بدعملوں سے) انہیں اس تک پہنچنا تھا، عذاب ٹال دیا تو دیکھو! اچانک وہ اپنی بات سے پھر گئے.

فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِـَٔايَٰتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَٰفِلِينَ ۝١٣٦

(۱۳۶) بالآخر ہم نے (ان کی بدعملیوں پر) انہیں سزا دی، یعنی اس جرم کی پاداش میں کہ ہماری نشانیاں جھٹلائیں اور ان کی طرف سے غافل رہے انہیں سمندر میں غرق کر دیا.

وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَٰرِقَ الْأَرْضِ وَمَغَٰرِبَهَا الَّتِي بَٰرَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُۥ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ۝١٣٧

(۱۳۷) اور وہ جس قوم کو کم زور و حقیر خیال کرتے تھے اسی کو ملک کے تمام پورب کا اور اس کے مغربی حصوں کا کہ ہماری بخشی ہوئی برکت سے مالا مال ہے وارث کر دیا. اور اس طرح (اے پیغمبر!) تیرے پروردگار کا فرمان پسندیدہ بنی اسرائیل کے حق میں پورا ہوا کہ (ہمت و ثبات کے ساتھ) جمے رہے تھے اور فرعون اور اس کا گروہ (اپنی طاقت و شوکت کے لیے) جو کچھ بناتا رہا تھا اور جو کچھ (عمارتوں کی) بلندیاں اٹھائی تھیں وہ سب درہم برہم کر دیں.

وَجَٰوَزْنَا بِبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰٓ أَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوا يَٰمُوسَى اجْعَل لَّنَآ إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ ءَالِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝١٣٨

(۱۳۸) اور ہمارے حکم سے ایسا ہوا کہ بنی اسرائیل سمندر پار اتر گئے. وہاں ان کا گزر ایک گروہ پر ہوا کہ اپنے بتوں پر مجاور بنا بیٹھا تھا بنی اسرائیل نے کہا: اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ایسا ہی ایک معبود بنا دے جیسا ان لوگوں کے لیے ہے موسیٰ نے کہا: (افسوس تم پر!) تم بلاشبہ ایک جاہل گروہ ہو.

إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبَٰطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝١٣٩

(۱۳۹) یہ لوگ جس طریقے پر چل رہے ہیں وہ تو تباہ ہونے والا طریقہ ہے اور انہوں نے جو عمل اختیار کیا ہے وہ سرتاسر باطل ہے.

قَالَ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَٰلَمِينَ ۝١٤٠

(۱۴۰) (نیز) موسیٰ نے کہا: کیا تم چاہتے ہو خدا کے سوا کوئی اور معبود تمہارے لیے تلاش کروں؟ اور وہ خدا ہی ہے جس نے دنیا کی قوموں پر تمہیں فضیلت بخشی.

وَإِذْ أَنجَيْنَٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ

(۱۴۱) اور (خدا فرماتا ہے: اے بنی اسرائیل!) وہ وقت یاد کرو جب ہم نے

يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُونَ
اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِيْ
ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿١٤١﴾ ع ۱۶ / ۱۲ / ۶

تمہیں فرعون کی قوم سے نجات دلائی. وہ تمہیں سخت عذابوں میں مبتلا کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو قتل کرڈالتے اور تمہاری عورتوں کو (اپنی چاکری کے لیے) زندہ چھوڑ دیتے. اس صورت حال میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری بڑی ہی آزمائش تھی.

وَوٰعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا
بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ
وَقَالَ مُوسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ
فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤٢﴾

(۱۴۲) اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں (کے اعتکاف) کا وعدہ کیا تھا، پھر دس راتیں بڑھا کر اسے پورا (چلہ) کردیا. اس طرح پروردگار کے حضور آنے کی مقررہ میعاد چالیس راتوں کی کامل میعاد ہوگئی. موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: (میں اعتکاف کے لیے پہاڑ پر جاتا ہوں) تم میرے بعد قوم میں میرے جانشین بن کر رہو اور دیکھو! سب کام درستگی سے کرنا، خرابی ڈالنے والوں کی راہ نہ چلنا.

وَلَمَّا جَآءَ مُوسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ
قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۚ قَالَ لَنْ
تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ
اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى
رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوسٰى
صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ
اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٤٣﴾

(۱۴۳) اور جب موسیٰ آیا کہ ہمارے مقررہ وقت میں حاضری دے اور اس کے پروردگار نے اس سے کلام کیا تو (جوش طلب میں بے اختیار ہوکر) پکار اٹھا: خدا! مجھے اپنا جمال دکھا کہ تیری طرف نگاہ کرسکوں. حکم ہوا: تو مجھے کبھی نہ دیکھ سکے گا، مگر ہاں! اس پہاڑ کی طرف دیکھ. اگر یہ (تجلی حق کی تاب لے آیا اور) اپنی جگہ ٹکا رہا تو (سمجھ لیجیو تجھے بھی میرے نظارے کی تاب ہے اور) تو مجھے دیکھ سکے گا. پھر جب اس کے پروردگار (کی قدرت) نے نمود کی تو پہاڑ ریزہ ریزہ کردیا اور موسیٰ غش کھا کے گر پڑا جب موسیٰ ہوش میں آیا تو بولا: خدایا! تیری ذات پاک اور مقدس ہے میں (اپنی جسارت سے) تیرے حضور توبہ کرتا ہوں میں یقین کرنے والوں میں پہلا شخص ہوں.

قَالَ يٰمُوسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى
النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَآ
اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾

(۱۴۴) خدا نے کہا: اے موسیٰ! میں نے تجھے اپنی پیغمبری اور ہم کلامی سے لوگوں پر برگزیدگی بخشی. پس جو چیز تجھے عطا فرمائی ہے (یعنی احکام شریعت) اسے لے اور شکر بجالا.

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا

(۱۴۵) اور ہم نے موسیٰ کے لیے ان تختیوں میں ہر قسم کی باتیں لکھ دی تھیں، تاکہ (دین کے) ہر معاملے کے لیے اس میں نصیحت ہو اور ہر بات الگ الگ

بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۭ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۱۴۵

واضح ہو جائے.(پس ہم نے کہا:) اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لے اور اپنی قوم کو بھی حکم دے کہ اس کے پسندیدہ حکموں پر کاربند ہو جائے۔ وہ وقت دور نہیں کہ ہم نافرمانوں کی جگہ تمہیں دکھا دیں گے۔

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝۱۴۶

(۱۴۶) جو لوگ ناحق خدا کی زمین میں سرکشی کرتے ہیں ہم اپنی نشانیوں سے ان کی نگاہیں پھرا دیں گے .وہ دنیا بھر کی نشانیاں دیکھ لیں پھر بھی ایمان نہ لائیں .اگر وہ دیکھیں ہدایت کی سیدھی راہ سامنے ہے تو کبھی اس پر نہ چلیں، اگر دیکھیں گم راہی کی ٹیڑھی راہ سامنے ہے تو فوراً چل پڑیں .ان کی ایسی حالت اس لیے ہو جاتی ہے کہ ہماری نشانیاں جھٹلاتے ہیں اور ان کی طرف سے غافل رہتے ہیں.

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۴۷ ع ۱۷

(۱۴۷) اور جن لوگوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائیں اور آخرت کے پیش آنے سے منکر ہوئے تو (یاد رکھ!) ان کے سارے کام اکارت گئے .انہوں نے جو کچھ بدلا پایا وہ اس کے سوا کچھ نہ ہوگا کہ انہیں کے کرتوتوں کا پھل تھا.

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۭ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝۱۴۸

وقف لازم

(۱۴۸) اور پھر ایسا ہوا کہ موسیٰ کی قوم نے اس کے (پہاڑ پر) چلے جانے کے بعد اپنے زیور کی چیزوں سے (یعنی زیور کی چیزیں گلا کر) ایک بچھڑے کا دھڑ بنایا جس سے گائے کی سی آواز نکلتی تھی، اور اسے (پوجنے کے لیے) اختیار کر لیا. (افسوس ان کی عقلوں پر!) کیا انہوں نے اتنی (موٹی سی) بات بھی نہ سمجھی کہ نہ تو وہ ان سے بات کرتا ہے نہ کسی طرح کی رہ نمائی کر سکتا ہے! وہ اسے لے بیٹھے اور وہ (اپنے اوپر) ظلم کرنے والے تھے.

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۱۴۹

(۱۴۹) پھر جب ایسا ہوا کہ (افسوس وندامت سے) ہاتھ ملنے لگے اور انہوں نے دیکھ لیا کہ راہ (حق) سے قطعاً بھٹک گئے ہیں تو کہنے لگے: اگر ہمارے پروردگار نے ہم پر رحم نہیں کیا اور نہ بخشا تو ہمارے لیے تباہی کے سوا کچھ نہیں ہے.

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى

(۱۵۰) اور جب موسیٰ غضب ناک اور افسوس کرتا ہوا اپنی قوم میں لوٹا تو اس نے کہا: ”افسوس تم پر! کس برے طریقے پر تم نے میرے پیچھے میری جانشینی کی تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں ذرا بھی صبر نہ کر سکے“ اس نے (جوش میں

الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

آ کر) تختیاں پھینک دیں اور ہارون کو بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا. ہارون نے کہا: اے میرے ماں جائے بھائی! (میں کیا کروں!) لوگوں نے مجھے بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ قتل کر ڈالیں۔ پس میرے ساتھ ایسا نہ کر کہ دشمن ہنسیں اور مجھے (ان) ظالموں کا ساتھی نہ ٹھیرا !

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ ع ۱۸ ۶ ۹

(۱۵۱) موسیٰ نے کہا: خدایا! میرا قصور بخش دے (کہ جوش میں آ گیا) اور میرے بھائی کا بھی (کہ گم راہوں کو سختی کے ساتھ نہ روک سکا) اور ہمیں اپنی رحمت کے سایے میں داخل کر. تجھ سے بڑھ کر کون ہے جو رحم کرنے والا ہو.

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ۝

(۱۵۲) خدا نے فرمایا: جن لوگوں نے بچھڑے کی پوجا کی انکے حصے میں ان کے پروردگار کا غضب آئے گا اور دنیا کی زندگی میں بھی خواری پائیں گے. ہم افترا پردازوں کو (ان کی بد عملی کا) اسی طرح بدلا دیتے ہیں.

وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(۱۵۳) ہاں! جن لوگوں نے برائیوں میں پڑنے کے بعد (چوکنا ہو کر) توبہ کر لی اور ایمان لے آئے تو بلا شبہ تمھارا پروردگار توبہ کے بعد بخش دینے والا رحمت والا ہے.

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ۝

(۱۵۴) اور جب موسیٰ کا غضب ٹھنڈا ہوا تو اس نے تختیاں اٹھا لیں ان کی کتابت میں (یعنی ان حکموں میں جو ان پر لکھے ہوئے تھے) ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو اپنے پروردگار کا ڈر رکھتے ہیں.

وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ ۖ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ

(۱۵۵) اور اس غرض سے کہ ہمارے ٹھیرائے ہوئے وقت میں حاضر ہوں موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر آدمی چنے. پھر جب لرزا دینے والی ہول ناکی نے انہیں آ لیا تو موسیٰ نے (ہماری جناب میں) عرض کیا ''خدایا! اگر تو چاہتا تو ان سب کو اب سے پہلے ہی ہلاک کر ڈالتا اور خود میری زندگی بھی ختم کر دیتا (مگر تو نے اپنے فضل و رحمت سے ہمیں مہلت دی) پھر کیا ایک ایسی بات کے لیے جو ہم میں سے چند بے وقوف آدمی کر بیٹھے ہیں تو ہم سب کو ہلاک کر دے گا! یہ اس کے سوا کیا ہے کہ تیری طرف سے ایک آزمائش ہے تو جسے چاہے

الْغٰفِرِيْنَ ۝

اس میں بھٹکا دے. جسے چاہے راہ دکھا دے. (خدایا!) تو ہمارا والی ہے، ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تجھ سے بہتر بخشنے والا کوئی نہیں.

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاۗءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

(۱۵۶) اور (خدایا!) اس دنیا کی زندگی میں بھی ہمارے لیے اچھائی لکھ دے اور آخرت کی زندگی میں بھی ہمارے لیے اچھائی کر! ہم سچے دل سے تیری طرف لوٹ آئے. خدا نے فرمایا: میرے عذاب کا حال یہ ہے کہ جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں اور رحمت کا حال یہ ہے کہ ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے پس میں ان لوگوں کے لیے رحمت لکھ دوں گا جو برائیوں سے بچیں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے، اور ان کے لیے جو میری نشانیوں پر ایمان لائیں گے .

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَـبٰۗىِٕثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ۱۹ ع ۶

(۱۵۷) جو "الرسول" کی پیروی کریں گے کہ نبی امی ہوگا، اور اس کے ظہور کی خبر اپنے یہاں تورات اور انجیل میں لکھی پائیں گے. وہ انہیں نیکی کا حکم دے گا، برائی سے روکے گا، پسندیدہ چیزیں حلال کرے گا، گندی چیزیں حرام ٹھیرائے گا، اس بوجھ سے نجات دلائے گا جس کے تلے دبے ہوں گے ان پھندوں سے نکالے گا جن میں گرفتار ہوں گے. تو جو لوگ اس پر ایمان لائے، اس کے مخالفوں کے لیے روک ہوئے، (راہ حق میں) اس کی مدد کی اور اس روشنی کے پیچھے ہو لیے جو اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے، سو وہی ہیں جو کامیابی پانے والے ہیں.

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَۨا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

(۱۵۸) (اے پیغمبر! تم لوگوں سے) کہو "اے افراد نسل انسانی! میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں. وہ خدا کہ آسمانوں کی اور زمین کی ساری بادشاہت اسی کے لیے ہے کوئی معبود نہیں مگر اسی کی ایک ذات، وہی جلاتا ہے، وہی مارتا ہے" پس اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول نبی امی پر کہ اللہ اور اس کے کلمات (یعنی اس کی تمام کتابوں) پر ایمان رکھتا ہے، اس کی پیروی کرو تا کہ (کامیابی کی) راہ تم پر کھل جائے .

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝

(۱۵۹) اور موسیٰ کی قوم میں ایک گروہ (ضرور) ایسا ہے جو لوگوں کو سچائی کی راہ چلاتا اور سچائی ہی کے ساتھ (ان کے معاملات میں) انصاف بھی کرتا ہے.

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ

(۱۶۰) اور ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ خاندانوں کے بارہ گروہوں میں الگ

وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

الگ کر دیا. اور جب لوگوں نے موسیٰ سے پینے کے لیے پانی مانگا تو ہم نے وحی کی کہ اپنی لاٹھی (ایک خاص) چٹان پر مارو. چنانچہ بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنی اپنی جگہ پانی کی معلوم کرلی. اور ہم نے بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ کر دیا تھا اور (ان کی غذا کے لیے) ''من'' اور ''سلویٰ'' اتارا تھا. ہم نے کہا تھا ''یہ پسندیدہ غذا کھاؤ جو ہم نے عطا کی ہے'' (اور فتنہ فساد میں نہ پڑو). انہوں نے (نافرمانی کر کے) ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا، خود اپنے ہاتھوں اپنا ہی نقصان کرتے رہے.

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(۱۶۱) اور پھر (وہ واقعہ یاد کرو) جب بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا: اس شہر میں جا کر آباد ہو جاؤ (جس کے فتح کرنے کی تمہیں توفیق ملی ہے) اور (یہ نہایت زرخیز علاقہ ہے) جس جگہ سے چاہو اپنی غذا حاصل کرو اور تمہاری زبانوں پر ''حطۃ'' کا کلمہ جاری ہو اور اس کے دروازے میں داخل ہو تو (اللہ کے حضور) جھکے ہوئے ہو. ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور نیک کرداروں کو (اس سے بھی) زیادہ اجر دیں گے.

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ ع ۲۰ / ۱۰

(۱۶۲) لیکن جو لوگ ان میں ظلم و شرارت کی راہ چلنے والے تھے انہوں نے خدا کی بتلائی ہوئی بات بدل کر ایک دوسری ہی بات بنا ڈالی (یعنی جس بات کا حکم دیا گیا تھا اس سے بالکل الٹی چال چلے) ہم نے آسمان سے ان پر عذاب بھیجا اس ظلم کی وجہ سے جس کے وہ مرتکب ہوئے.

وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

وقف لازم — موافقة ۲ عند المتأخرین — النصف

(۱۶۳) اور (اے پیغمبر!) بنی اسرائیل سے اس شہر کے بارے میں پوچھو جو سمندر کے کنارے واقع تھا اور جہاں ''سبت'' کے دن لوگ خدا کی ٹھیرائی ہوئی حد سے باہر ہو جاتے تھے سبت کے دن ان کی (مطلوبہ) مچھلیاں پانی پر تیرتی ہوئی ان کے پاس آجاتیں، مگر جس دن سبت نہ مناتے نہ آتیں. اس طرح ہم انہیں آزمائش میں ڈالتے تھے بسبب اس نافرمانی کے جو وہ کیا کرتے تھے.

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۨ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا

(۱۶۴) اور جب اس شہر کے باشندوں میں سے ایک گروہ نے (ان لوگوں سے جو نافرمانوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے) کہا "تم ایسے لوگوں کو (بےکار) نصیحت

شَدِيۡدًا ؕ قَالُوۡا مَعۡذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾

کیوں کیا کرتے ہو جنہیں (ان کی شقاوت کی وجہ سے) یا تو خدا ہلاک کردے گا یا نہایت سخت عذاب (اخروی) میں مبتلا کرے گا؟'' انہوں نے کہا ''اس لیے کرتے ہیں تا کہ تمہارے پروردگار کے حضور معذرت کرسکیں (کہ ہم نے اپنا فرض ادا کردیا تھا) اور اس لیے بھی کہ (کون جانتا ہے) شاید لوگ باز آجائیں''

فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖۤ اَنۡجَيۡنَا الَّذِيۡنَ يَنۡهَوۡنَ عَنِ السُّوۡٓءِ وَاَخَذۡنَا الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا بِعَذَابٍۢ بَـئِيۡسٍۢ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۱۶۵﴾

(۱۶۵) پھر جب ایسا ہوا کہ ان لوگوں نے وہ تمام نصیحتیں بھلادیں جو انہیں کی گئی تھیں تو ہماری پکڑ نمودار ہوگئی۔ ہم نے ان لوگوں کو تو بچالیا جو برائی سے روکتے تھے، مگر شرارت کرنے والوں کو ایک ایسے عذاب میں ڈالا کہ محرومی و نامرادی میں مبتلا کرنے والا عذاب تھا، بسبب ان نافرمانیوں کے جو وہ کیا کرتے تھے۔

فَلَمَّا عَتَوۡا عَنۡ مَّا نُهُوۡا عَنۡهُ قُلۡنَا لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـِٕيۡنَ ﴿۱۶۶﴾

(۱۶۶) پھر جب (یہ سزا بھی انہیں عبرت نہ دلاسکی اور) وہ اس بات میں حد سے زیادہ سرکش ہوگئے جس سے انہیں روکا گیا تھا تو ہم نے کہا ''بندر ہوجاؤ! ذلت و خواری سے ٹھکرائے ہوئے''۔

وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبۡعَثَنَّ عَلَيۡهِمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ يَّسُوۡمُهُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيۡعُ الۡعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۶۷﴾

(۱۶۷) اور (اے پیغمبر!) جب ایسا ہوا تھا کہ تیرے پروردگار نے اس بات کا اعلان کیا تھا: (اگر بنی اسرائیل شرارت و بدعملی سے باز نہ آئے تو) وہ قیامت کے دن تک ان پر ایسے لوگوں کو مسلط کردے گا جو انہیں ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا کریں گے'' حقیقت یہ ہے کہ تیرا پروردگار (بدعملی کی) سزا دینے میں دیر کرنے والا نہیں اور ساتھ ہی بخشنے والا رحمت والا بھی ہے۔

وَقَطَّعۡنٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ اُمَمًا ۚ مِنۡهُمُ الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنۡهُمۡ دُوۡنَ ذٰلِكَ وَبَلَوۡنٰهُمۡ بِالۡحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۱۶۸﴾

(۱۶۸) اور ہم نے انہیں الگ الگ گروہ کر کے زمین میں متفرق کردیا، کچھ ان میں نیک تھے کچھ اس کے خلاف، اور ہم نے انہیں اچھی اور بری دونوں طرح کی حالتوں میں ڈال کر آزمایا تا کہ (بدعملیوں سے) باز آجائیں۔

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ وَّرِثُوا الۡكِتٰبَ يَاۡخُذُوۡنَ عَرَضَ هٰذَا الۡاَدۡنٰى وَيَقُوۡلُوۡنَ سَيُغۡفَرُ لَنَا ۚ وَاِنۡ يَّاۡتِهِمۡ عَرَضٌ مِّثۡلُهٗ يَاۡخُذُوۡهُ ؕ اَلَمۡ يُؤۡخَذۡ عَلَيۡهِمۡ مِّيۡثَاقُ الۡكِتٰبِ اَنۡ لَّا يَقُوۡلُوۡا عَلَى

(۱۶۹) پھر ان لوگوں کے بعد ناخلفوں نے ان کی جگہ پائی اور کتاب الٰہی کے وارث ہوئے وہ (دین فروشی کرکے) اس دنیائے حقیر کی متاع، (بے تامل) لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں: ''اس کی تو ہمیں معافی مل ہی جائے گی'' اور اگر کوئی متاع انہیں اسی طرح (فریق ثانی) سے ہاتھ آجائے تو اسے بھی بلا تامل لے لیں۔ کیا ان سے کتاب میں عہد نہیں لیا گیا ہے کہ خدا کے نام سے کوئی بات نہ

اللهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ
الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

کہیں مگر وہی جو سچ ہو اور کیا جو کچھ کتاب میں حکم دیا گیا ہے وہ پڑھ نہیں چکے ہیں؟ جو متقی ہیں ان کے لیے تو آخرت کا گھر (دنیا اور دنیا کی فانی خواہشوں سے) کہیں بہتر ہے (وہ دنیا کے لیے اپنی آخرت تاراج کرنے والے نہیں. اے علماء یہود!) کیا اتنی سی بات بھی تمہاری عقل میں نہیں آتی؟

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

(۱۷۰) اور (بنی اسرائیل میں سے) جو لوگ کتاب اللہ کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں اور نماز کو قائم رکھا تو (ان کے لیے کوئی کھٹکا نہیں) ہم سنوارنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتے.

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ
وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ
بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع ۲۱ / ۱۱

(۱۷۱) اور جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے ان کے اوپر پہاڑ کو زلزلہ میں ڈالا تھا، گویا ایک سائبان ہے (جو ہل رہا ہے) اور وہ (دہشت کے مارے) سمجھے تھے کہ بس ان کے سروں پر آگرا۔ (اور انہیں حکم دیا تھا کہ) ”یہ کتاب جو ہم نے دی ہے مضبوطی سے پکڑے رہو اور جو کچھ اس میں بتلایا گیا ہے اسے خوب طرح یاد رکھو. یہ اس لیے ہے کہ تم برائیوں سے بچو“.

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ
ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى
اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ
شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا
عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ معانقة ۷ عند المتأخرين

(۱۷۲) اور (اے پیغمبر! وہ وقت بھی لوگوں کو یاد دلاؤ) جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے، یعنی اس ذریت سے جو آدم کے وجود سے (نسلاً بعد نسلٍ) پیدا ہونے والی تھی، عہد لیا تھا اور انہیں (یعنی ان میں سے ہر ایک کو اس کی فطرت میں) خود اس پر گواہ ٹھیرایا تھا: ”کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟“ سب نے جواب دیا تھا: ”ہاں! (تو ہی ہمارا پروردگار ہے) ہم نے اس کی گواہی دی“ اور یہ اس لیے کیا تھا کہ ایسا نہ ہو تم قیامت کے دن عذر کر بیٹھو کہ ہم اس سے بے خبر رہے.

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ
وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا
فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

(۱۷۳) یا کہو: (خدایا!) شرک تو ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں نے کیا، ہم ان کی نسل میں بعد کو پیدا ہوئے (اور لاچار وہی چال چلے جس پر پہلوں کو چلتے پایا) پھر کیا تو ہمیں اس بات کے لیے ہلاک کرے گا جو (ہم سے پہلے) جھوٹی راہ چلنے والوں نے کی تھی؟.

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ

(۱۷۴) اور (دیکھو!) اس طرح ہم سچائی کی نشانیاں الگ الگ کر کے واضح

يَرْجِعُوْنَ۝

کر دیتے ہیں تا کہ لوگ (حق کی طرف) لوٹ آئیں.

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْۤ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ۝

(۱۷۵) اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں کو اس آدمی کا حال (کلام الٰہی میں) پڑھ کر سناؤ جسے ہم نے اپنی نشانیاں دی تھیں (یعنی دلائل حق کی سمجھ عطا کی تھی) لیکن پھر ایسا ہوا کہ اس نے (دانش وفہم کا) وہ جامہ اتار دیا. پس شیطان اس کے پیچھے لگا، نتیجہ یہ نکلا کہ گم راہوں میں سے ہو گیا.

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۝

(۱۷۶) اور اگر ہم چاہتے تو ان نشانیوں کے ذریعے اس کا مرتبہ بلند کرتے (یعنی دلائل حق کا جو علم ہم نے دیا تھا وہ ایسا تھا کہ اگر اس پر قائم رہتا اور ہماری مشیت ہوتی تو بڑا درجہ پاتا)، مگر وہ پستی کی طرف جھکا اور ہواءِ نفس کی پیروی کی تو اس کی مثال کتے کی سی ہو گئی. مشقت میں ڈالو جب بھی ہانپے اور زبان لٹکائے، چھوڑ دو جب بھی ایسا ہی کرے ایسی ہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائیں تو (اے پیغمبر!) یہ حکایتیں لوگوں کو سناؤ، تا کہ ان میں غور وفکر کریں.

سَآءَ مَثَلَا ِۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ۝

(۱۷۷) کیا ہی بری مثال ان لوگوں کی ہوئی جنہوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائیں! وہ اپنے ہاتھوں خود اپنا ہی نقصان کرتے رہے.

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝

(۱۷۸) جس پر اللہ (کامیابی کی) راہ کھول دے تو وہی راہ پر ہو، اور جس پر (کام یابی کی) راہ گم کر دے تو ایسے ہی لوگ ہوئے جو گھاٹے ٹوٹے میں پڑے.

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ۝

(۱۷۹) اور کتنے ہی جن اور انسان ہیں جنہیں ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیا (یعنی بالآخر ان کا ٹھکانا جہنم ہونے والا ہے) ان کے پاس عقل ہے مگر اس سے سمجھ بوجھ کا کام نہیں لیتے، آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں، کان ہیں مگر سنتے نہیں. وہ (عقل وحواس کا استعمال کھو کر) چار پایوں کی طرح ہو گئے، بلکہ ان سے بھی زیادہ کھوئے ہوئے. ایسے ہی لوگ ہیں جو سرتا سر غفلت میں ڈوب گئے.

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝

(۱۸۰) اور (دیکھو!) اللہ کے لیے حسن وخوبی کے نام ہیں (یعنی صفتیں ہیں) سو تم انہیں ناموں سے پکارو. اور جو لوگ اس کے ناموں میں کج اندیشیاں کرتے ہیں (یعنی ایسی صفتیں گھڑتے ہیں جو اس کے جمال و پاکی کے خلاف ہیں)

تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو وہ وقت دور نہیں کہ اپنے کیے کا بدلہ پالیں گے۔

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ ع ۲۲ ۱۲

(۱۸۱) اور جن لوگوں کو ہم نے پیدا کیا ان میں ایک گروہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو لوگوں کو سچائی کی راہ دکھاتا اور سچائی ہی کے ساتھ ان میں انصاف بھی کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(۱۸۲) اور جن لوگوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائیں، ہم انہیں درجہ بدرجہ (آخری نتیجہ تک) لے جائیں گے اس طرح کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝

(۱۸۳) ہم انہیں ڈھیل دیتے ہیں (یعنی ہمارا قانون جزا ایسا ہے کہ نتائج بتدریج ظہور میں آتے ہیں اور مہلتوں پر مہلتیں ملتی رہتی ہیں) اور ہماری مخفی تدبیر بڑی ہی مضبوط ہے۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

(۱۸۴) کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا ان کے رفیق کو (یعنی پیغمبر اسلام کو جو انہیں میں پیدا ہوا اور جس کی زندگی کی ہر بات ان کے سامنے ہے) کچھ دیوانگی تو نہیں لگ گئی ہے (کہ خواہ مخواہ ایک بات کے پیچھے پڑ کر سب کو اپنا دشمن بنا لے) وہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ (انکار و بدعملی کی پاداش سے) کھلے طور پر خبردار کر دینے والا ہے!

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝

(۱۸۵) پھر کیا یہ نظر اٹھا کر آسمان و زمین کی پادشاہی اور جو کچھ خدا نے پیدا کیا ہے نہیں دیکھتے! نیز یہ بات کہ ہو سکتا ہے ان کا (مقررہ) وقت قریب آ گیا ہو۔ (اگر سوچنے سمجھنے کی ساری باتیں انہیں ہوشیار نہیں کر سکتیں تو) پھر اس کے بعد اور کون سی بات رہ گئی ہے جس پر یہ ایمان لائیں گے!

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

(۱۸۶) جس پر (کامیابی کی) راہ خدا گم کر دے (یعنی خدا کے ٹھیرائے ہوئے قانون نتائج کے مطابق کھویا جائے) تو پھر اس کے لیے کوئی راہ دکھانے والا نہیں. خدا (کے قانون) نے انہیں چھوڑ دیا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں!

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وقف لازم وقف منزل

(۱۸۷) (اے پیغمبر!) لوگ تم سے (قیامت کے) آنے والے وقت کی نسبت پوچھتے ہیں کہ آخر وہ کب قرار پائے گا؟ تم کہہ دو: اس کا علم تو میرے پروردگار کو ہے وہی ہے جو اس بات کو اس کے وقت پر نمایاں کرنے والا ہے وہ بڑا بھاری

وَالۡاَرۡضِ ؕ لَا تَاۡتِيۡكُمۡ اِلَّا بَغۡتَةً ؕ يَسۡـئَلُوۡنَكَ كَاَنَّكَ حَفِىٌّ عَنۡهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾

حادثہ ہے جو آسمانوں اور زمین میں واقع ہوگا وہ تم پر نہیں آئے گا مگر اچانک. (اے پیغمبر!) یہ لوگ تم سے اس طرح پوچھ رہے ہیں جیسے تم اس بات کی کرید میں لگے ہوئے ہو تم کہو: اس بات کا علم تو اللہ ہی کو ہے لیکن اکثر آدمی ایسے ہیں جو اس حقیقت سے انجان ہیں.

قُلْ لَّاۤ اَمۡلِكُ لِنَفۡسِىۡ نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوۡ كُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ لَاسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَيۡرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِىَ السُّۤوۡءُ ۛۚ اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِيۡرٌ وَّبَشِيۡرٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۸۸﴾

(۱۸۸) (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: میرا حال تو یہ ہے کہ خود اپنی جان کا نفع نقصان بھی اپنے قبضے میں نہیں رکھتا، وہی ہو کر رہتا ہے جو خدا چاہتا ہے اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو ضرور ایسا کرتا کہ بہت سی منفعت بٹور لیتا اور (زندگی میں) کوئی گزند مجھے نہ پہنچتا. میں اس کے سوا کیا ہوں کہ ماننے والوں کے لیے خبردار کر دینے والا اور بشارت دینے والا ہوں.

معانقة ۸ ع ۲۳ ۱۴ عند المتاخرین

هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا لِيَسۡكُنَ اِلَيۡهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰٮهَا حَمَلَتۡ حَمۡلًا خَفِيۡفًا فَمَرَّتۡ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثۡقَلَتۡ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنۡ اٰتَيۡتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۸۹﴾

(۱۸۹) وہی (تمہارا پروردگار) ہے جس نے اکیلی جان سے تمہیں پیدا کیا (یعنی تمہارے قبیلوں اور گروہوں کا مورث اعلیٰ ایک فرد واحد تھا) اور اس کی جنس سے اس کا جوڑ ابنا دیا. (یعنی مرد ہی کی نسل سے عورت بھی پیدا ہوتی ہے) تاکہ وہ اس کی رفاقت میں چین پائے. پھر جب ایسا ہوتا ہے کہ مرد عورت پر جھکا تو عورت کو حمل رہ جاتا ہے. پہلے حمل کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے اور وہ وقت گزار دیتی ہے پھر جب بوجھل ہو جاتی ہے (اور وضع حمل کا وقت قریب آ لگتا ہے) تو مرد اور عورت دونوں اللہ کے حضور کہ ان کا پروردگار ہے دعا مانگتے ہیں کہ خدایا! ہم دونوں تیرے شکر گزار ہوں گے اگر ہمیں ایک تندرست بچہ عطا فرمادے!

فَلَمَّاۤ اٰتٰٮهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيۡمَاۤ اٰتٰٮهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۹۰﴾

(۱۹۰) پھر جب خدا نے انہیں ایک تندرست بچہ دے دیا تو جو چیز خدا نے دی اس میں دوسری ہستیوں کو شریک ٹھیرانے لگے سو (یاد رکھو!) یہ لوگ جیسی کچھ شرک کی باتیں کرتے ہیں اس سے اللہ کی ذات بہت بلند ہے.

اَيُشۡرِكُوۡنَ مَا لَا يَخۡلُقُ شَيۡـئًا وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ﴿۱۹۱﴾

(۱۹۱) یہ لوگ خدا کے ساتھ کن ہستیوں کو شریک ٹھیراتے ہیں! ایسوں کو جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے اور خود کسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں؟

وَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ لَهُمۡ نَصۡرًا وَّلَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ

(۱۹۲) ان میں نہ تو اس کی طاقت، کہ ان کی مدد کریں، نہ اس کی کہ خود اپنی

يَنۡصُرُوۡنَ﴿۱۹۲﴾
ہی کو مدد پہنچا ئیں۔

وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَتَّبِعُوۡكُمۡ‌ؕ سَوَآءٌ عَلَيۡكُمۡ اَدَعَوۡتُمُوۡهُمۡ اَمۡ اَنۡتُمۡ صَامِتُوۡنَ‏﴿۱۹۳﴾
(۱۹۳) اگر تم انہیں سیدھی راہ کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے قدم نہ اٹھا سکیں اور تم انہیں پکارو یا چپ رہو دونوں حالتوں کا نتیجہ تمہارے لیے یکساں ہو۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمۡثَالُكُمۡ‌ فَادۡعُوۡهُمۡ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لَـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ‏﴿۱۹۴﴾
(۱۹۴) (نادانو!) تم خدا کے سوا جن ہستیوں کو پکارتے ہو وہ تمہاری ہی طرح خدا کے بندے ہیں۔ اگر تم (اپنے اس وہم میں) سچے ہو (کہ ان میں خدائی طاقتیں ہیں) تو اپنی احتیاجوں میں پکارو، تمہاری پکار کا جواب دیں۔

اَلَهُمۡ اَرۡجُلٌ يَّمۡشُوۡنَ بِهَاۤ‌ اَمۡ لَهُمۡ اَيۡدٍ يَّبۡطِشُوۡنَ بِهَاۤ‌ اَمۡ لَهُمۡ اَعۡيُنٌ يُّبۡصِرُوۡنَ بِهَاۤ‌ اَمۡ لَهُمۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا‌ ؕ قُلِ ادۡعُوۡا شُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ كِيۡدُوۡنِ فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ‏﴿۱۹۵﴾
(۱۹۵) کیا ان (پتھر کی مورتیوں) کے پاؤں ہیں جن سے چلتے ہوں؟ ہاتھ ہیں جن سے پکڑتے ہوں؟ آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے ہوں؟ کان ہیں جن سے سنتے ہوں؟ (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہو: (اگر تمہارے ٹھیرائے ہوئے شریک تمہاری مدد کر سکتے ہیں تو) انہیں (جس قدر پکار سکتے ہو) پکار لو، پھر (میرے خلاف اپنی ساری) مخفی تدبیریں کر ڈالو اور مجھے (اپنا جانتے) ذرا بھی مہلت نہ دو (پھر دیکھو نتیجہ کیا نکلتا ہے!)۔

اِنَّ وَلیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِىۡ نَزَّلَ الۡكِتٰبَ‌ ‌ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيۡنَ‏﴿۱۹۶﴾
(۱۹۶) میرا کارساز تو بس اللہ ہے جس نے یہ کتاب نازل فرمائی، اور وہی ہے جو نیک انسانوں کی کارسازی کرتا ہے۔

وَالَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَـصۡرَكُمۡ وَلَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ يَنۡصُرُوۡنَ‏﴿۱۹۷﴾
(۱۹۷) تم اللہ کے سوا جنہیں پکارتے ہو (یاد رکھو!) وہ نہ تو تمہاری مدد کرنے کی قدرت رکھتے ہیں، نہ خود اپنی ہی مدد پر قادر ہیں۔

وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَسۡمَعُوۡا‌ ؕ وَتَرٰٮهُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَيۡكَ وَهُمۡ لَا يُبۡصِرُوۡنَ‏﴿۱۹۸﴾
(۱۹۸) (اے پیغمبر!) اگر تم ان لوگوں کو سیدھے رستے بلاؤ تو کبھی تمہاری پکار نہ سنیں۔ تمہیں ایسا دکھائی دیتا ہے کہ تمہاری طرف تک رہے ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ تمہیں دیکھتے نہیں۔

خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِيۡنَ‏﴿۱۹۹﴾
(۱۹۹) (بہر حال) نرمی و درگزر سے کام لو، نیکی کا حکم دو، جاہلوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔

وَاِمَّا يَنۡزَغَـنَّكَ مِنَ الشَّيۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ‌ ؕ اِنَّهٗ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ‏﴿۲۰۰﴾
(۲۰۰) اور اگر ایسا ہو کہ شیطان کی طرف سے وسوسے کی کوئی چبھن محسوس ہو تو اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اس سے پناہ طلب کرو۔ بلاشبہ وہ سننے والا،

جاننے والا ہے.

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴿٢٠١﴾

(۲۰۱) جو لوگ متقی ہیں اگر انہیں شیطان کی وسوسہ اندازی سے کوئی خیال چھو بھی جاتا ہے تو فوراً چونک اٹھتے ہیں اور پھر (پردہ غفلت اس طرح ہٹ جاتا ہے گویا) اچانک ان کی آنکھیں کھل گئیں.

وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ﴿٢٠٢﴾

(۲۰۲) مگر جو لوگ شیطانوں کے بھائی بند ہیں تو انہیں وہ گمراہی میں کھینچے ہی لیے جاتے ہیں اور پھر اس میں ذرا بھی کمی نہیں کرتے۔

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ هٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠٣﴾

(۲۰۳) اور (اے پیغمبر!) جب ایسا ہوتا ہے کہ تم ان کے پاس کوئی نشانی لے کر نہ جاؤ (جیسی نشانیوں کی وہ فرمائش کیا کرتے ہیں) تو کہتے ہیں "کیوں کوئی نشانی پسند کر کے نہ چن لی؟" (یعنی کیوں اپنے جی سے نہ بنا لی) تم کہہ دو: حقیقت حال اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ جو کچھ میرے پروردگار کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کرتا ہوں (میرے ارادے اور پسند کو اس میں کیا دخل؟) یہ (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیلوں کا ذخیرہ ہے، اور ان سب کے لیے جو یقین رکھنے والے ہیں، ہدایت اور رحمت.

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٢٠٤﴾

(۲۰۴) اور (مسلمانو!) جب قرآن پڑھا جائے تو جی لگا کر سنو اور چپ رہو، تا کہ اللہ کی مہربانی کے مستحق ثابت ہو

وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغٰفِلِينَ ﴿٢٠٥﴾

(۲۰۵) اور (اے پیغمبر!) اپنے پروردگار کو صبح و شام یاد کیا کر دل میں عجز و نیاز کے ساتھ ڈرتے ہوئے، اور زبان سے بھی آہستہ آہستہ بغیر پکارے اور ایسا نہ کرنا کہ غافلوں میں سے ہو جاؤ۔

إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۩ ﴿٢٠٦﴾ ع ۲۴ / ۱۸ / ۱۴

(۲۰۶) جو اللہ کے حضور (مقرب) ہیں وہ کبھی سرکشی میں آ کر اس کی بندگی سے نہیں جھجکتے. وہ اس کی پاکی وثناء میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور اس کے آگے سربسجود ہوتے ہیں!

آیاتها ۷۵ (۸) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ (۸۸) رکوعاتها ۱۰

سورة الانفال مدنی ہے اور اس میں پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ①

(۱) (اے پیغمبر!) لوگ تم سے پوچھتے ہیں مال غنیمت (یعنی لڑائیوں میں جو مال ہاتھ آیا ہے اس) کے بارے میں کیا ہونا چاہیے؟ کہہ دو: مال غنیمت دراصل اللہ اور اس کے رسول کا ہے پس اگر تم مومن ہو تو چاہیے کہ (اس کی وجہ سے آپس میں جھگڑا نہ کرو) اللہ سے ڈرو، اپنا آپس کا معاملہ درست رکھو اور اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت میں سرگرم ہو جاؤ۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ②

(۲) مومنوں کی شان تو یہ ہے کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ ہر حال میں اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③

(۳) جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ایک حصہ ہماری راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ④

(۴) بلاشبہ ایسے ہی لوگ حقیقی مومن ہیں ان کے لیے ان کے پروردگار کے یہاں بڑے مرتبے ہوئے اور بخشایش ہوئی اور بڑی خوبی وعزت کی، روزی۔

كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۙ⑤

(۵) (اس معاملے کو بھی ویسا ہی سمجھ) جس طرح (جنگ بدر میں) یہ بات ہوئی تھی کہ تیرے پروردگار نے سچائی کے ساتھ تجھے گھر سے باہر نکالا تھا، اور یہ واقعہ ہے کہ مومنوں کا ایک گروہ اس بات سے ناخوش تھا۔

يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ؕ⑥

(۶) وہ تجھ سے امر حق میں جھگڑنے لگے باوجودیکہ معاملہ واضح ہو چکا تھا (وہ باہر نکل کر دشمنوں کا مقابلہ کرنے سے اس درجہ ناخوش تھے) گویا انہیں زبردستی موت کے منہ میں دھکیلا جا رہا ہے اور وہ (اپنی موت اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے ہیں۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ

(۷) اور (مسلمانو! وہ وقت یاد کرو) جب کہ اللہ نے تم سے وعدہ فرمایا تھا

اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٧

(دشمنوں کی) دو جماعتوں میں سے کوئی ایک تمہارے قبضے میں ضرور آئے گی، اور تمہارا حال یہ تھا کہ چاہتے تھے جس جماعت میں لڑائی کی سکت نہیں (یعنی قافلے والی) وہ ہاتھ آ جائے، مگر (خدا کا چاہنا دوسرا تھا) خدا چاہتا تھا اپنے وعدے کے ذریعے حق کو ثابت کر دے اور منکروں کی جڑ بنیادیں کاٹ کر رکھ دے۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝٨

(۸) (اور) یہ اس لیے تا کہ حق کو حق کر کے اور باطل کو باطل کر کے دکھلا دے اگرچہ (ظلم وفساد کے) مجرم ایسا ہونا پسند نہ کریں .

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝٩

(۹) جب ایسا ہوا تھا کہ (جنگ بدر کے موقعے پر) تم نے اپنے پروردگار سے فریاد کی تھی کہ ہماری مدد کر! اور اس نے تمہاری فریاد سن لی تھی. اس نے کہا تھا: میں ایک ہزار فرشتوں سے کہ یکے بعد دیگرے آئیں گے تمہاری مدد کروں گا.

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ ع ١ ١٥

(۱۰) اور اللہ نے یہ بات جو کی تو اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ (تمہارے لیے) خوش خبری ہو اور تمہارے (مضطرب دل) قرار پا جائیں، ورنہ مدد تو (ہر حال میں) اللہ ہی کی طرف سے ہے بلا شبہ وہ (سب پر) غالب آنے والا، (اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے .

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝١١

(۱۱) جب ایسا ہوا تھا کہ اس نے چھا جانے والی غنودگی تم پر طاری کر دی تھی کہ یہ اس کی طرف سے تمہارے لیے تسکین و بے خوفی کا سامان تھا، اور آسمان سے تم پر پانی برسا دیا تھا کہ تمہیں پاک وصاف ہونے کا موقع دے دے اور تم سے شیطان (کے وسوسوں) کی ناپاکی دور کر دے. نیز تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھ جائے اور (ریتلے میدانوں میں) قدم جما دے.

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّىْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝١٢

(۱۲) (اے پیغمبر!) یہ وہ وقت تھا کہ تیرے پروردگار نے فرشتوں پر وحی کی تھی: میں تمہارے ساتھ ہوں (یعنی میری مدد تمہارے ساتھ ہے) پس مومنوں کو استوار رکھو عن قریب ایسا ہوگا کہ میں کافروں کے دلوں میں (مومنوں کی) دہشت ڈال دوں گا. سو (مسلمانو!) ان کی گردنوں پر ضرب لگاؤ، ان کے ہاتھ پاؤں کی ایک ایک انگلی پر ضرب لگاؤ.

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ

(۱۳) اور یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، اور جو

يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾

اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو یاد رکھو اللہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا ہے۔

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

(۱۴) (اے اعداء حق!) یہ ہے سزا تمہارے لیے تو اس کا مزہ چکھ لو اور جان رکھو منکرین حق کو آتش دوزخ کا عذاب بھی پیش آنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾

(۱۵) مسلمانو! جب کافروں کے لشکر سے تمہاری مٹھ بھیڑ ہو جائے (یعنی وہ تم پر ہجوم کر کے چڑھ دوڑیں اور تم مقابل ہو) تو انہیں پیٹھ نہ دکھاو (سینہ سپر ہو کر مقابلہ کرو)۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

(۱۶) اور جو کوئی ایسے موقعے پر پیٹھ دکھلائے گا تو سمجھ لو وہ خدا کے غضب میں آ گیا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوا، (اور جس کا ٹھکانہ دوزخ ہوا تو) اس کے پہنچنے کی جگہ کیا ہی بری جگہ ہے! مگر (ہاں!) جو کوئی لڑائی کی مصلحت سے ہٹ جائے یا (اپنے گروھوں میں سے) کسی گروہ کے پاس جگہ لینی چاہے (اور اس لیے ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ جائے تو اس کا مضائقہ نہیں)۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾

(۱۷) پھر کیا تم نے انھیں (جنگ میں) قتل کیا؟ نہیں، خدا نے (یعنی محض اس کی تائید سے ایسا ہوا) اور (اے پیغمبر!) جب تم نے (میدان جنگ میں مٹھی بھر کر خاک) پھینکی تو حقیقت یہ ہے کہ تم نے نہیں پھینکی تھی، خدا نے پھینکی تھی۔ اور یہ اس لیے ہوا تھا تا کہ اس کے ذریعے ایمان والوں کو ایک بہتر آزمایش میں ڈال کر آزمائے۔ بلاشبہ اللہ سننے والا، علم رکھنے والا ہے۔

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

(۱۸) یہ سب تو ہو چکا، اب سن رکھو کہ اللہ کافروں کی مخفی تدبیروں کو (جو وہ دعوت حق کے مٹانے کے لیے کر رہے ہیں) کمزور کر دینے والا ہے۔

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع ۹ ۱۶

(۱۹) (اے روساء مکہ!) اگر تم فتح مندی کے ظہور کے طلب گار تھے تو دیکھ لو فتح مندی تمہارے سامنے آ گئی (یعنی جنگ بدر کے نتیجے نے ہار جیت کا فیصلہ آشکارا کر دیا) اور اگر (آئندہ لڑائی سے) باز آ جاؤ تو تمہارے لیے بہتری کی بات یہی ہے اور اگر پھر یہی چال چلے تو ہم بھی چلیں گے۔ اور یاد رکھو! تمہارا جتھا تمہارے کچھ کام نہ آئے گا اگرچہ بہت سے آدمی اکٹھے کر لو۔ یقین کرو! اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾

(۲۰) مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اس سے روگردانی نہ کرو اور تم (صداءِ حق) سن رہے ہو.

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

(۲۱) اور دیکھو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے (زبان سے) کہا تھا "ہم نے سنا" اور واقعہ یہ تھا کہ وہ سنتے نہ تھے.

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

(۲۲) یقیناً اللہ کے نزدیک سب سے بدتر حیوان وہ (انسان) ہیں جو بہرے، گونگے ہو گئے جو، کچھ سمجھتے نہیں

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

(۲۳) اور اگر اللہ دیکھتا کہ ان میں کچھ بھی بھلائی ہے (یعنی ان میں فہم وقبول حق کی کچھ بھی استعداد باقی ہے) تو ضرور انھیں سنوا دیتا. اور اگر وہ انھیں سنوائے (حالانکہ وہ جانتا ہے کہ قبولیت کی استعداد کھو چکے ہیں) تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ اس سے منہ پھیرلیں گے اور وہ اس سے پھرے ہوئے ہیں.

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

(۲۴) مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دو جب وہ پکارتا ہے، تاکہ تمہیں (روحانی موت کی حالت سے نکال کر) زندہ کردے اور جان لو کہ (بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ) اللہ (اپنے ٹھیرائے ہوئے قوانین و اسباب کے ذریعے) انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور جان لو کہ (آخرکار) اسی کے حضور جمع کیے جاؤ گے.

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

(۲۵) اور اس فتنے سے بچتے رہو جو اگر اٹھا تو اس کی زد صرف انہیں پر نہیں پڑے گی جو تم میں ظلم کرنے والے ہیں، بلکہ سبھی اس کی لپیٹ میں آجائیں گے. اور جان لو کہ اللہ (بدعملیوں کی) سزا دینے میں سخت ہے۔

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

(۲۶) اور وہ وقت یاد کرو جب (مکہ میں) تمہاری تعداد بہت تھوڑی تھی اور تم ملک میں کمزور سمجھے جاتے تھے. تم اس وقت ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں پھر اللہ نے تمہیں (مدینہ میں) ٹھکانا دیا، اپنی مددگاری سے قوت بخشی اور اچھی چیزیں دے کر رزق کا سامان مہیا کر دیا، تاکہ تم شکرگزار رہو.

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

(۲۷) مسلمانو! ایسا نہ کرو کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت کرو اور نہ یہ کہ آپس کی امانتوں میں خیانت کرو اور تم اس بات سے ناواقف نہیں ہو.

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ ع ٩ ١٧

(۲۸) اور یاد رکھو! تمہارا مال اور تمہاری اولاد (تمہارے لیے) ایک آزمائش ہے اور یہ بھی نہ بھولو کہ اللہ ہی ہے جس کے پاس (بخشنے کے لیے) بہت بڑا اجر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾

(۲۹) مسلمانو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو (اور اس کی نافرمانی سے بچو) تو وہ تمہارے لیے (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی ایک قوت پیدا کردے گا اور تم سے تمہاری برائیاں دور کردے گا اور بخش دے گا اللہ تو بہت بڑا فضل کرنے والا ہے

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٣٠﴾

(۳۰) اور اے (پیغمبر!) وہ وقت یاد کر جب (مکہ میں) کافر تیرے خلاف اپنی چھپی تدبیروں میں لگے تھے، تا کہ تجھے گرفتار کر رکھیں یا قتل کرڈالیں یا جلاوطن کر دیں. اور وہ اپنی مخفی تدبیریں کررہے تھے اور اللہ اپنی مخفی تدبیریں کررہا تھا اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣١﴾

(۳۱) اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں: ہاں! ہم نے سن لیا اگر چاہیں تو ہم بھی اس طرح کی باتیں کہہ لیں. یہ اس کے سوا کیا ہے کہ جو پہلے گزر چکے ہیں ان کی لکھی ہوئی داستانیں ہیں.

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٢﴾

(۳۲) اور (اے پیغمبر!) جب ایسا ہوا تھا کہ (کفار مکہ نے) کہا تھا: خدایا! اگر یہ بات (یعنی پیغمبر اسلام کی دعوت) تیری جانب سے امر حق ہے تو ہم پر پتھروں کی بارش برسادے یا ہمیں (کسی دوسرے) عذاب دردناک میں مبتلا کردے.

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿٣٣﴾

(۳۳) اور اللہ ایسا کرنے والا نہ تھا کہ تو ان کے درمیان موجود ہو اور پھر انہیں عذاب میں ڈالے. اور اللہ ایسا بھی کرنے والا نہیں کہ انہیں عذاب میں ڈالے، حالانکہ وہ معافی مانگ رہے ہوں.

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَاۗءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَاۗؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾

(۳۴) لیکن (اب کہ تجھے مکہ چھوڑ دینے پر انہوں نے مجبور کر دیا) کونسی بات رہ گئی ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے، حالانکہ وہ مسجد حرام سے مسلمانوں کو روک رہے ہیں؟ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ اس کے متولی ہونے کے لائق نہیں، اس کے متولی اگر ہو سکتے ہیں تو ایسے ہی لوگ ہو سکتے ہیں جو متقی ہوں (نہ کہ مفسد و ظالم) لیکن ان میں سے اکثروں کو (یہ حقیقت) معلوم نہیں.

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا

(۳۵) اور خانہ کعبہ میں ان کی نماز اس کے سوا کیا تھی کہ سیٹیاں بجائیں اور

مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۚ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا
كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

تالیاں پیٹیں! تو دیکھو، جیسے کچھ کفر کرتے رہے ہو اب (اس کی پاداش میں) عذاب کا مزہ چکھ لو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا
ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ۗ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾

(۳۶) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو خدا کی راہ سے روکیں. تو یہ لوگ آئندہ بھی (اسی طرح) خرچ کریں گے لیکن پھر (وقت آئے گا کہ یہ مال خرچ کرنا) ان کے لیے سراسر پچھتاوا ہوگا اور پھر (بالآخر) مغلوب کیے جائیں گے. اور (یاد رکھو!) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی (اور آخر تک اس پر جمے رہے تو) وہ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ
الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ
جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ ع ۱۸

(۳۷) اور یہ اس لیے ہوگا کہ اللہ ناپاک (روحوں) کو پاک (روحوں) سے جدا کردے اور جو ناپاک ہیں ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملا دے، پھر سب کو (اپنی تباہ حالیوں میں) اکٹھا کردے، پھر (قیامت کے دن) اس (جمع شدہ گروہ) کو دوزخ کے حوالے کرے. یہی لوگ ہیں یک سر تباہ ہوجانے والے۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ
مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ
سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

(۳۸) (اے پیغمبر!) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تم ان سے کہہ دو: اگر وہ (اب بھی) باز آجائیں تو جو کچھ گزر چکا معاف کردیا جائے گا لیکن اگر وہ پھر (ظلم و جنگ کی طرف) لوٹے تو (اس بارے میں) پچھلوں کا طور طریقہ اور اس کا نتیجہ گزر چکا ہے (اور وہی انھیں بھی پیش آکر رہے گا)۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ
الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾

(۳۹) اور (مسلمانو! اب تمہارے لیے صرف یہی چارہ کار رہ گیا ہے کہ) ان سے لڑتے رہو، یہاں تک کہ ظلم و فساد باقی نہ رہے اور دین کا سارا معاملہ اللہ ہی کے لیے ہوجائے (یعنی دین کا معاملہ خدا اور انسان کا باہمی معاملہ ہوجائے، انسان کا ظلم اس میں مداخلت نہ کرسکے) پھر اگر ایسا ہو کہ وہ (جنگ سے) باز آجائیں تو جو کچھ وہ کرتے ہیں خدا کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں۔

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۚ
نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

(۴۰) اور اگر (صلح و درگزر کی اس آخری دعوت سے بھی روگردانی کریں تو یاد رکھو! اللہ تمہارا رفیق و کارساز ہے (اور جس کا رفیق اللہ ہو تو) کیا ہی اچھا رفیق ہے اور کیا ہی اچھا مددگار!

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾

(۴۱) اور جان رکھو کہ جو کچھ تمہیں مال غنیمت میں ملے اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے، رسول کے لیے، (رسول کے) قرابت داروں کے لیے، یتیموں کے لیے، مسکینوں کے لیے اور مسافروں کے لیے نکالنا چاہیے (اور بقیہ چار حصے مجاہدین میں تقسیم کردیے جاسکتے ہیں)، اگر تم اللہ پر اور اس (غیبی مدد) پر یقین رکھتے ہو جو ہم نے فیصلہ کردینے والے دن اپنے بندے پر نازل کی تھی جب کہ دو لشکر ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تھے (تو چاہیے کہ اس تقسیم پر کار بند رہو)۔ اور (یادرکھو!) اللہ کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں.

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ ۙ

(۴۲) یہ وہ دن تھا کہ تم ادھر قریب کے ناکے پر تھے، ادھر دشمن دور کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نچلے حصے میں تھا (یعنی سمندر کے کنارے کنارے نکل گیا تھا) اور اگر تم نے آپس میں لڑائی کی بات ٹھیرائی ہوتی تو ضرور میعاد جنگ سے گریز کرتے (کیوں کہ تمہیں دشمنوں کی کثرت سے اندیشہ تھا اور تم میں سے بہتوں کی نظر قافلے پر تھی)، لیکن اللہ نے دونوں لشکروں کو بھڑا دیا تاکہ جو بات ہونے والی تھی اسے کر دکھائے. نیز اس لیے کہ جسے ہلاک ہونا ہے اتمام حجت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہنے والا ہے، اتمام محبت کے بعد زندہ رہے اور بلاشبہ اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے.

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾

(۴۳) (اور اے پیغمبر!) یہ وہ دن تھا کہ اللہ نے تجھے خواب میں ان کی تعداد تھوڑی کرکے دکھائی (یعنی یہ دکھلایا کہ اگرچہ بظاہر مسلمانوں سے زیادہ ہوں گے، لیکن عزم وثبات میں تھوڑے ثابت ہوں گے). اور اگر انہیں بہت کر کے دکھاتا تو (مسلمانو!) تم ضرور ہمت ہار دیتے اور اس معاملے میں جھگڑنے لگتے. اللہ نے تمہیں اس صورت حال سے بچالیا. یقین کرو! جو کچھ انسان کے سینوں میں چھپا ہوتا ہے وہ اس کے علم سے پوشیدہ نہیں.

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

(۴۴) اور (پھر دیکھو!) جب تم دونوں فریق ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تھے اور اللہ نے ایسا کیا تھا کہ دشمن تمہاری نظروں میں تھوڑے دکھائی دیے (کیوں کہ تمہارے دلوں میں ایمان واستقامت کی روح پیدا ہوگئی تھی) اور ان

الْاُمُوْرُ ﴿٤٤﴾

کی نظروں میں تم تھوڑے دکھائی دیے (کیوں کہ بظاہر تعداد میں وہی زیادہ تھے، اور یہ اس لیے کیا تھا) تا کہ جو بات ہونے والی تھی اسے کر دکھائے اور سارے کاموں کا دارومدار اللہ ہی کی ذات پر ہے.

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٤٥﴾

(۴۵) مسلمانو! جب (حملہ آوروں کی) کسی جماعت سے تمھارا مقابلہ ہو جائے تو لڑائی میں ثابت قدم رہو اور زیادہ سے زیادہ اللہ کو یاد کرو تا کہ تم کام یاب ہو.

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٤٦﴾

(۴۶) اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو. ایسا کرو گے تو تمہاری طاقت سست پڑ جائے گی اور ہوا اکھڑ جائے گی. اور (جیسی کچھ بھی مشکلیں مصیبتیں پیش آئیں تم) صبر کرو، اللہ ان کا ساتھی ہے جو صبر کرنے والے ہیں.

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾

(۴۷) اور (دیکھو!) ان لوگوں جیسے نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے (لڑنے کے لیے) اتراتے ہوئے اور لوگوں کی نظروں میں نمایش کرتے ہوئے نکلے اور جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کی راہ سے (اس کے بندوں کو) روکتے ہیں. اور (یاد رکھو) جو کچھ بھی یہ لوگ کرتے ہیں اللہ (اپنے علم وقدرت سے) اس پر چھایا ہوا ہے.

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾

(۴۸) اور (پھر) جب ایسا ہوا تھا کہ شیطان نے ان کے کرتوت ان کی نگاہوں میں خوش نما کر کے دکھا دیے تھے اور کہا تھا "آج ان لوگوں میں کوئی نہیں جو تم پر غالب آ سکے اور میں تمھارا پشت پناہ ہوں" مگر جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو الٹے پاؤں واپس ہوا اور لگا کہنے "مجھے تم سے کچھ سروکار نہیں. مجھے وہ بات دکھائی دے رہی ہے جو تم نہیں دیکھتے. میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ (بد عملیوں کی پاداش میں) بہت سزا دینے والا ہے".

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٩﴾

(۴۹) اور (پھر دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (ایمان کی کم زوری کا) روگ تھا کہنے لگے تھے "ان مسلمانوں کو تو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے" (یعنی یہ محض دین کا نشہ ہے جو انہیں مقابلے پر لے جا رہا ہے ورنہ ان کے پلّے ہے کیا؟ وہ نہیں جانتے تھے کہ مسلمانوں کا بھروسا اللہ پر ہے) اور جس کسی نے اللہ پر بھروسا کیا تو اللہ غالب اور حکمت والا ہے.

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾

(۵۰) اور (اے مخاطب!) اگر تو (اپنی آنکھوں سے) وہ حالت دیکھے جب فرشتے (ان) کافروں کی روحیں قبض کرتے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ضربیں لگاتے ہیں اور کہتے ہیں "اب عذاب آتش کا مزہ چکھو" (تو تیرا کیا حال ہو!).

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۙ﴿۵۱﴾

(۵۱) (اے اعداء حق!) یہ اس (بدعملی) کا نتیجہ ہے جو خود تمہارے ہی ہاتھوں نے پہلے سے ذخیرہ کر دیا، اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ اپنے بندوں کے لیے ظلم کرنے والا ہو.

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾

(۵۲) جیسا کہ دستور فرعون کے گروہ کا اور ان (سرکشوں) کا جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں، رہ چکا ہے وہی تمہارا ہوا. اللہ کی نشانیوں سے انکار کیا تو اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا. بلاشبہ اللہ (پاداش عمل کی) سزا دینے میں بہت سخت ہے.

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ﴿۵۳﴾

(۵۳) (اور) یہ بات اس لیے ہوئی کہ اللہ کا مقررہ قانون ہے کہ جو نعمت وہ کسی گروہ کو عطا فرماتا ہے، اسے پھر کبھی نہیں بدلتا جب تک کہ خود اسی گروہ کے افراد اپنی حالت نہ بدل لیں، اور اس لیے بھی کہ اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے .

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾

(۵۴) جیسا کچھ دستور فرعون کے گروہ کا اور ان (سرکشوں) کا جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں، رہ چکا ہے وہی تمہارا ہوا. انہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیاں جھٹلائیں تو ہم نے ان کے گناہوں کی پاداش میں انہیں ہلاک کر ڈالا فرعون کا گروہ (سمندر میں) غرق کیا گیا تھا اور وہ سب ظلم کرنے والے تھے

اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۖ﴿۵۵﴾

(۵۵) بلاشبہ اللہ کے نزدیک بدترین چار پائے وہ (انسان) ہیں جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی، تو یہ وہ لوگ ہیں کہ کبھی ایمان لانے والے نہیں .

اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾

(۵۶) (اے پیغمبر!) جن لوگوں سے تم نے (صلح کا) عہد و پیمان کیا تھا پھر انہوں نے اسے توڑا اور ایسا ہوا کہ ہر مرتبہ عہد کر کے توڑتے ہی رہے اور (بد عہدی کے وبال سے) ڈرتے نہیں.

فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم
مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿٥٧﴾

(۵۷) تو (اب چاہیے جیسی حالت میں انہیں پاؤ اسی کے مطابق سلوک بھی کرو) اگر تم لڑائی میں انہیں موجود پاؤ تو ایسی سزا دو کہ جو لوگ ان کے پس پشت ہیں (یعنی مشرکین مکہ) انہیں بھاگتے دیکھ کر خود بھی بھاگ کھڑے ہوں (اور) ہوسکتا ہے کہ عبرت پکڑیں۔

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ
إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾ ع ۷

(۵۸) اور اگر ایک گروہ (ابھی میدان جنگ میں تو دشمنوں کے ساتھ نہیں نکلا ہے، لیکن اس) سے دغا کا اندیشہ ہے تو چاہیے ان کا عہد انہیں پر الٹا دو (یعنی عہد فسخ کر دو) اس طرح کہ دونوں جانب یکساں حالت میں ہو جائیں (یعنی ایسا نہ کیا جائے کہ اچانک شکست عہد کی انہیں خبر دی جائے، بلکہ پہلے سے جتا دینا چاہیے، تاکہ دونوں فریقوں کو یکساں طور پر تیاری کی مہلت مل جائے) یاد رکھو! اللہ خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ
لَا يُعْجِزُونَ ﴿٥٩﴾

(۵۹) اور جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی وہ خیال نہ کریں کہ بازی لے گئے، وہ کبھی (پیروان حق کو) درماندہ نہیں کر سکتے۔

وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ
وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ
اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا
تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُوا
مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ
وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٦٠﴾

(۶۰) اور (مسلمانو!) اپنے مقدور بھر قوت پیدا کر کے اور گھوڑے تیار رکھ کر دشمنوں کے مقابلے کے لیے اپنا ساز و سامان مہیا کیے رہو کہ اس طرح مستعد رہ کر تم اللہ کے (کلمہ حق کے) اور اپنے دشمنوں پر اپنی دہاک بٹھائے رکھو گے نیز ان لوگوں کے سوا اوروں پر بھی جن کی تمہیں خبر نہیں، اللہ انہیں جانتا ہے۔ اور (یاد رکھو!) اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کی تیاری میں) تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا مل جائے گا ایسا نہ ہوگا کہ تمہاری حق تلفی ہو۔

وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ
عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦١﴾

(۶۱) اور (دیکھو!) اگر (دشمن) صلح کی طرف جھکیں تو چاہیے تم بھی اس کی طرف جھک جاؤ اور (ہر حال میں) اللہ پر بھروسا رکھو۔ بلاشبہ وہی ہے جو (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے۔

وَإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ
حَسْبَكَ اللَّهُ ۚ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ
وَبِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾

(۶۲) اور (اے پیغمبر!) اگر ان کا ارادہ یہ ہوگا کہ تجھے دھوکا دیں تو (کوئی اندیشہ کی بات نہیں) اللہ کی ذات تیرے لیے کافی ہے۔ وہی ہے جس نے اپنی مددگاری سے اور مومنوں (کی جماعت) سے تیری تائید کی۔

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٣﴾

(۶۳) اور وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں باہم الفت پیدا کردی. اگر تو وہ سب کچھ خرچ کر ڈالتا جو روئے زمین میں ہے جب بھی ان کے دلوں کو باہمی الفت سے نہ جوڑ سکتا، لیکن یہ اللہ ہے جس نے ان میں باہمی الفت پیدا کردی. بلاشبہ وہ (اپنے کاموں میں) غالب اور حکمت والا ہے.

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٤﴾ ع ۸ ۶ ٤

(۶۴) اے پیغمبر! اللہ تیرے لیے کفایت کرتا ہے اور ان مومنوں کو بھی جو تیرے پیچھے چلنے والے ہیں.

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾

(۶۵) اے پیغمبر! مومنوں کو لڑائی کا شوق دلا. (مسلمانو!) اگر تم میں بیس آدمی بھی مشکلوں کو جھیل جانے والے نکل آئے تو یقین کر وہ دو سو دشمنوں پر غالب ہو کر رہیں گے. اور اگر تم میں ایسے آدمی سو ہو گئے تو سمجھ لو ہزار کافروں کو مغلوب کر کے رہیں گے اور یہ اس لیے ہوگا کہ کافروں کا گروہ ایسا گروہ ہے جس میں سمجھ بوجھ نہیں.

الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٦٦﴾

(۶۶) (مسلمانو!) اب خدا نے تم پر بوجھ ہلکا کر دیا. اس نے جانا کہ تم میں کمزوری ہے. اچھا! اب اگر تم میں جھیل جانے والے سو آدمی ہوں گے تو (انہیں صرف اپنے سے دوگنی تعداد کا مقابلہ کرنا ہوگا، یعنی) وہ دو سو دشمنوں پر غالب رہیں گے اور اگر ہزار ہوں گے تو سمجھو دو ہزار دشمنوں کو مغلوب کر کے رہیں گے. اور (یاد رکھو!) اللہ جھیل جانے والوں کا ساتھی ہے

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾

(۶۷) نبی کے لیے سزاوار نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی ہوں جب تک کہ ملک میں غلبہ حاصل نہ کر لے. (مسلمانو!) تم دنیا کی متاع چاہتے ہو اور اللہ چاہتا ہے (تمہیں) آخرت (کا اجر دے) اور اللہ غالب ہے حکمت والا.

لَّوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾

(۶۸) اگر (اس بارے میں) پہلے سے اللہ کا حکم نہ ہو گیا ہوتا تو جو کچھ تم نے (جنگ بدر میں مال غنیمت) لوٹا اس کے لیے ضرور تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا.

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا
اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٩﴾ ع ۹ ۵ ۵

(۶۹) بہر حال جو کچھ تمہیں غنیمت میں ہاتھ لگا ہے اسے حلال و پاکیزہ سمجھ کر اپنے کام میں لاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو. بلاشبہ اللہ بخشنے والا، رحمت والا ہے.

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(۷۰) اے پیغمبر! لڑائی کے قیدیوں میں سے جو لوگ تمہارے قبضے میں ہیں ان سے کہہ دو۔ "اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں کچھ نیکی پائی تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے کہیں بہتر چیز تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ وہ بڑا بخشنے والا، رحمت والا ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

(۷۱) اور اگر ان لوگوں نے چاہا تمہیں دغا دیں تو (کوئی وجہ نہیں کہ تم اس اندیشے سے اپنا طرز عمل بدل ڈالو) یہ اس سے پہلے خود اللہ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں اور اسی کی پاداش ہے کہ تمہیں ان پر قدرت دے دی گئی ہے اور (یاد رکھو!) اللہ سب کچھ جانتا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰي يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰي قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

(۷۲) جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کیا اور جن لوگوں نے (مکہ کے مہاجروں کو مدینہ میں) جگہ دی اور ان کی مدد کی تو یہی لوگ ہیں کہ ان میں سے ایک، دوسرے کا کارساز و رفیق ہے اور جن لوگوں کا حال ایسا ہوا کہ ایمان تو لائے مگر ہجرت نہیں کی تو تمہارے لیے ان کی اعانت و رفاقت میں سے کچھ نہیں ہے جب تک وہ اپنے وطن سے ہجرت نہ کریں۔ ہاں! اگر دین کے بارے میں تم سے مدد چاہیں تو بلاشبہ تم پر ان کی مددگاری لازم ہے، الا یہ کہ کسی ایسے گروہ کے مقابلے میں مدد چاہی جائے جس سے تمہارا (صلح و امن کا) عہد و پیمان ہے (کہ اس صورت میں تم عہد و پیمان کے خلاف قدم نہیں اٹھا سکتے)۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝

(۷۳) اور (دیکھو!) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ بھی (راہ کفر میں) ایک دوسرے کے کارساز و رفیق ہیں۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے (یعنی باہمی ولایت اور بھائی چارگی کا جو حکم دیا گیا ہے اور وفاء عہد اور اعانت مسلمین کی جو تلقین کی گئی ہے اس پر کاربند نہیں رہو گے) تو ملک میں فتنہ پیدا ہو جائے گا اور بڑی ہی خرابی پھیلے گی

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا

(۷۴) (غرض کہ) جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٧٤﴾

کیا اور جن لوگوں نے (مہاجرین مکہ کو) پناہ دی اور مدد کی تو فی الحقیقت یہی (سچے) مومن ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی.

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۚ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتٰبِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧٥﴾ ع ۱۰

(۷۵) اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا تو وہ بھی تمہیں میں داخل ہیں (انہیں اپنے سے الگ نہ سمجھو) اور (باقی رہے) قرابت دار تو وہ اللہ کے حکم میں ایک دوسرے کی میراث کے زیادہ حقدار ہیں (پس باہمی بھائی چارگی میں ان کے حقوق فراموش نہ کر دیے جائیں)۔ بلاشبہ اللہ ہر بات کا علم رکھتا ہے.

سورة التوبة مدنی ہے اور اس میں ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں۔

آیاتها ۱۲۹ (۹) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۳) رکوعاتها ۱۶

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِٓ إِلَى الَّذِينَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١﴾

(۱) (مسلمانو!) جن مشرکوں کے ساتھ تم نے (صلح وامن کا) معاہدہ کیا تھا، اب اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بری الذمہ ہونے کا ان کے لیے اعلان ہے!

فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوٓا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكٰفِرِينَ ﴿٢﴾

(۲) کہ چار مہینے تک ملک میں چلو پھرو (کوئی روک ٹوک نہیں. اس کے بعد جنگ کی حالت قائم ہو جائے گی) اور یاد رکھو! تم کبھی اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے اور اللہ منکروں کو (پیروان حق کے ہاتھوں) ذلیل کرنے والا ہے.

وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِٓ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوٓا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۙ ﴿٣﴾

(۳) اور اللہ اور اس کے رسول سے حج کے بڑے دن عام منادی کی جاتی ہے کہ اللہ مشرکوں سے بری الذمہ ہے، اور اس کا رسول بھی (یعنی اب کوئی معاہدہ اللہ کے نزدیک باقی نہیں رہا اور نہ اس کا رسول کسی معاہدے کے لیے ذمہ دار ہے) پس اگر تم (اب بھی ظلم وشرارت سے) توبہ کر لو تو تمہارے لیے اس میں بہتری ہے اور اگر نہ مانو گے تو جان رکھو تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے. اور (اے پیغمبر!) جو لوگ کفر کی راہ چل رہے ہیں انہیں عذاب دردناک کی خوش خبری سنا دو.

إِلَّا الَّذِينَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظٰهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوٓا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾

(۴) ہاں! مشرکوں میں سے وہ لوگ کہ تم نے ان سے معاہدہ کیا تھا پھر انہوں نے (قول قرار نباہنے میں) کسی طرح کی کمی نہیں کی اور نہ ایسا کیا کہ تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد کی ہو، اس حکم سے مستثنیٰ ہیں. پس چاہیے کہ ان کے ساتھ جتنی مدت کے لیے عہد ہوا ہے اتنی مدت تک اسے پورا کیا جائے. اللہ انہیں

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٧٤﴾

کیااور جن لوگوں نے (مہاجرین مکہ کو) پناہ دی اور مدد کی تو فی الحقیقت یہی (سچے) مومن ہیں ان کے لیے بخشش ہےاور عزت کی روزی.

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ ۚ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧٥﴾ ع

(۷۵) اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا تو وہ بھی تمہیں میں داخل ہیں (انہیں اپنے سے الگ نہ سمجھو) اور (باقی رہے) قرابت دار تو وہ اللہ کے حکم میں ایک دوسرے کی میراث کے زیادہ حقدار ہیں (پس باہمی بھائی چارگی میں ان کے حقوق فراموش نہ کر دیے جائیں)۔ بلاشبہ اللہ ہر بات کا علم رکھتا ہے.

آياتها ١٢٩ (٩) سُورَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ (١١٣) ركوعاتها ١٦

سورۃ التوبۃ مدنی ھے اور اس میں ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ رکوع ھیں۔

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١﴾

(۱) (مسلمانو!) جن مشرکوں کے ساتھ تم نے (صلح وامن کا) معاہدہ کیا تھا، اب اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بری الذمہ ہونے کا ان کے لیے اعلان ہے!

فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ﴿٢﴾

(۲) کہ چار مہینے تک ملک میں چلو پھرو (کوئی روک ٹوک نہیں. اس کے بعد جنگ کی حالت قائم ہو جائے گی) اور یاد رکھو! تم کبھی اللہ کو عاجز نہ کرسکو گے اور اللہ منکروں کو (پیروان حق کے ہاتھوں) ذلیل کرنے والا ہے.

وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِن تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣﴾

(۳) اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج کے بڑے دن عام منادی کی جاتی ہے کہ اللہ مشرکوں سے بری الذمہ ہے، اور اس کا رسول بھی (یعنی اب کوئی معاہدہ اللہ کے نزدیک باقی نہیں رہا اور نہ اس کا رسول کسی معاہدے کے لیے ذمہ دار ہے) پس اگر تم (اب بھی ظلم وشرارت سے) توبہ کرلو تو تمہارے لیے اس میں بہتری ہے اور اگر نہ مانو گے تو جان رکھو تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے. اور (اے پیغمبر!) جو لوگ کفر کی راہ چل رہے ہیں انہیں عذاب دردناک کی خوش خبری سنادو.

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾

(۴) ہاں! مشرکوں میں سے وہ لوگ کہ تم نے ان سے معاہدہ کیا تھا پھر انہوں نے (قول قرار نباہنے میں) کسی طرح کی کمی نہیں کی اور نہ ایسا کیا کہ تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد کی ہو، اس حکم سے مستثنیٰ ہیں. پس چاہیے کہ ان کے ساتھ جتنی مدت کے لیے عہد ہوا ہے اتنی مدت تک اسے پورا کیا جائے. اللہ انہیں

دوست رکھتا ہے جو (ہر بات میں) متقی ہوتے ہیں.

فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ
وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ
فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ⑤

(۵) پھر جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو (جنگ کی حالت قائم ہوگئی) مشرکوں کو جہاں کہیں پاؤ قتل کر دو اور جہاں کہیں ملیں گرفتار کرلو، نیز ان کا محاصرہ کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو. پھر اگر ایسا ہو کہ وہ باز آجائیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان سے کسی طرح کا تعرض نہ کیا جائے. بلاشبہ اللہ بڑا ہی بخشنے والا، رحمت والا ہے.

وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ
فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ
مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ ⑥ ع ٦

(۶) اور (اے پیغمبر!) اگر مشرکوں میں سے کوئی آدمی آئے اور تم سے امان مانگے تو اسے ضرور امان دو، یہاں تک کہ وہ (اچھی طرح) اللہ کا کلام سن لے، پھر اسے (بہ امن) اس کے ٹھکانے پہنچا دو یہ بات اس لیے ضروری ہوئی کہ یہ لوگ (دعوت حق کی حقیقت کا) علم نہیں رکھتے.

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ
وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ
فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِينَ ⑦

(۷) یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ (ان) مشرکوں کا عہد اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک عہد ہو؟ ہاں! جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے قریب (حدیبیہ میں) عہد و پیمان باندھا تھا (وہ انہوں نے اسے نہیں توڑا) تو (ان کا عہد ضرور عہد ہے اور) جب تک وہ تمہارے ساتھ (اپنے عہد پر) قائم رہیں، تم بھی ان کے ساتھ (اپنے عہد پر) قائم رہو. اللہ انہیں دوست رکھتا ہے جو (اپنے تمام کاموں میں) متقی ہوتے ہیں.

كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا
فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُمْ
بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ
فَاسِقُونَ ⑧

(۸) ان مشرکوں کا عہد کیوں کر عہد ہوسکتا ہے؟ جب کہ ان کا حال یہ ہے کہ اگر آج تم پر غلبہ پا جائیں تو نہ تو تمہارے لیے قرابت کا پاس کریں، نہ کسی عہد و پیمان کا. وہ اپنی باتوں سے تمہیں راضی کرنا چاہتے ہیں، مگر ان کے دلوں کا فیصلہ اس کے خلاف ہے اور ان میں زیادہ تر ایسے ہی لوگ ہیں جو فاسق ہیں (یعنی راست بازی کے تمام طریقوں اور پابندیوں سے باہر ہو چکے ہیں)۔

اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا
عَنْ سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ⑨

(۹) ان لوگوں نے اللہ کی آیتیں ایک بہت ہی حقیر قیمت پر بیچ ڈالیں (یعنی ہوائے نفس کے تابع ہوگئے اور اللہ کی آیتوں پر یقین نہیں کیا) پس اس کی راہ سے لوگوں کو روکنے لگے. (افسوس ان پر!) کیا ہی برا ہے جو یہ لوگ کرتے رہے ہیں.

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝١٠

(١٠) کسی مومن کے لیے نہ تو قرابت کا پاس کرتے ہیں، نہ عہد و قرار کا. یہی لوگ ہیں کہ ظلم میں حد سے گزر گئے ہیں

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝١١

(١١) بہر حال، اگر یہ باز آئیں، نماز قائم کریں، زکواۃ ادا کریں تو (پھر ان کے خلاف تمہارا ہاتھ نہیں اٹھنا چاہیے، وہ) تمہارے دینی بھائی ہوگئے. ان لوگوں کے لیے جو جاننے والے ہیں، ہم اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کردیتے ہیں.

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝١٢

(١٢) اور اگر یہ اپنے عہد و پیان جو خود کر چکے ہیں، توڑ ڈالیں اور تمہارے دین کو برا بھلا کہیں تو پھر (اس کے سوا چارہ نہیں کہ ان) کفر کے سرداروں سے جنگ کرو. یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی سوگند سوگند نہیں (اور تمہیں جنگ اس لیے کرنی چاہیے) تا کہ یہ (ظلم و بد عہدی سے) باز آجائیں.

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٣

(١٣) (مسلمانو!) کیا تم ایسے لوگوں سے جنگ نہیں کرتے جنہوں نے اپنے عہد و پیان کی قسمیں توڑ ڈالیں، جنہوں نے اللہ کے رسول کو اس کے وطن سے نکال باہر کرنے کے منصوبے کیے اور پھر تمہارے برخلاف لڑائی میں پہل بھی انہیں کی طرف سے ہوئی؟ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ (اگر ڈرتے ہو تو تم مومن نہیں، کیوں کہ) اگر مومن ہو تو اللہ اس بات کا زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا ڈر تمہارے دلوں میں بسا ہو.

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۙ ۝١٤

(١٤) (مسلمانو!) ان سے (بلا تامل) جنگ کرو. اللہ تمہارے ہاتھوں انہیں عذاب دے گا، انہیں رسوائی میں ڈالے گا، ان پر تمہیں فتح مند کرے گا اور جماعت مومنین کے دلوں کے سارے دکھ دور کر دے گا.

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٥

(١٥) ان کے دلوں کی جلن باقی نہیں رہے گی. اور پھر جس پر چاہے گا اپنی رحمت سے لوٹ آئے گا. اللہ سب کچھ جانتا اور (اپنی ہر بات میں) حکمت رکھنے والا ہے.

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ

(١٦) (مسلمانو!) کیا تم نے ایسا سمجھ رکھا ہے کہ تم اتنے ہی میں چھوڑ دیے جاؤ گے؟ حالانکہ ابھی تو اللہ نے ان لوگوں کو پوری طرح آزمائش میں ڈالا ہی نہیں، جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہے اور اللہ، اس کے رسول اور مومنوں کو

ع ۲ ۸

وَلِيجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۶

چھوڑ کر کسی کو اپنا پوشیدہ دوست نہیں بنایا ہے۔ (یاد رکھو!) جیسے کچھ بھی تمہارے اعمال ہیں خدا ان سب کی خبر رکھنے والا ہے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ښ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۱۷

(۱۷) مشرکوں کو اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں ایسی حالت میں کہ وہ خود اپنے کفر کا اعتراف کرر ہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے سارے عمل اکارت گئے اور وہ عذاب آتش میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰۗىِٕكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۸

(۱۸) فی الحقیقت مسجدوں کو آباد کرنے والا تو وہ ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور اللہ کے سوا اور کسی کا ڈر نہ مانا۔ جو لوگ ایسے ہیں انہیں سے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ (سعادت و کامیابی کی) راہ پانے والے ثابت ہوں گے۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۹ م

وقف لازم

(۱۹) کیا تم لوگوں نے یوں ٹھیرا رکھا ہے کہ حاجیوں کے لیے سبیل لگا دینی اور مسجد حرام کو آباد رکھنا اسی درجہ کا کام ہے جیسا اس شخص کا کام جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا؟ اللہ کے نزدیک تو یہ دونوں برابر نہیں۔ اور اللہ (کا قانون ہے کہ وہ) ظلم کرنے والوں پر! (کامیابی کی) راہ نہیں کھولتا۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝۲۰

(۲۰) جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو یقیناً اللہ کے نزدیک ان کا بہت بڑا درجہ ہے اور وہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝۲۱

(۲۱) ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت اور کامل خوشنودی کی بشارت دیتا ہے، نیز ایسے باغوں کی جہاں ان کے لیے ہمیشگی کی نعمت ہوگی۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۲۲

(۲۲) اور وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے یقیناً اللہ کے پاس (نیک کرداروں کے لیے) بہت بڑا اجر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ

(۲۳) مسلمانو! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو عزیز رکھیں تو انہیں اپنا رفیق و کارساز نہ بناؤ۔ اور جو کوئی بنائے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو (اپنے اوپر) ظلم کرنے والے ہیں۔

فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾
قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ
وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ
وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ
كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ
اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ
سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ ع ٣ ٩

(٢٤) (اے پیغمبر! مسلمانوں سے) کہہ دے "اگر ایسا ہے کہ تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہاری برادری، تمہارا مال جو تم نے کمایا ہے، تمہاری تجارت جس کے مندا پڑ جانے سے ڈرتے ہو، تمہارے رہنے کے مکانات جو تمہیں اس قدر پسند ہیں، یہ ساری چیزیں تمہیں اللہ سے، اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہیں تو (کلمہ حق تمہارا محتاج نہیں) انتظار کرو، یہاں تک کہ جو کچھ خدا کو کرنا ہے وہ تمہارے سامنے لے آئے. اور اللہ (کا مقررہ قانون ہے کہ وہ) فاسقوں پر (کامیابی وسعادت کی) راہ نہیں کھولتا.

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ
وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ
تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ
الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ
مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾

(٢٥) (مسلمانو!) یہ واقعہ ہے کہ اللہ بہت سے موقعوں پر تمہاری مدد کر چکا ہے (جب کہ تمہیں اپنی قلت وکم زوری سے کامیابی کی امید نہ تھی) اور جنگ حنین کے موقع پر بھی جب کہ تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے (اور سمجھے تھے کہ محض اپنی کثرت سے میدان مارلوگے) تو دیکھو وہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اپنی ساری وسعت پر بھی تمہارے لیے تنگ ہوگئی، بالآخر ایسا ہوا کہ تم میدان کو پیٹھ دکھا کر بھاگنے لگے.

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا
وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦﴾

(٢٦) پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر اپنی جانب سے دل کا سکون وقرار نازل فرمایا اور ایسی فوجیں اتار دیں جو تمہیں نظر نہیں آئی تھیں اور (اس طرح) ان لوگوں کو عذاب دیا جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی اور یہی جزا ہے ان لوگوں کی جو کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں (یعنی ان کی بدعملی کا لازمی نتیجہ یہی ہے).

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ
يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٧﴾

(٢٧) پھر اس کے بعد اللہ جس پر چاہے گا اپنی رحمت سے لوٹ آئے گا (یعنی توبہ قبول کرلے گا) اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے.

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ
نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ
عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً
فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ

(٢٨) مسلمانو! حقیقت حال اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ مشرک نجس ہیں (یعنی شرک نے ان کے دلوں کی پاکی سلب کرلی ہے)، پس چاہیے کہ اب اس برس کے بعد سے (یعنی سنہ ۹ ہجری کے بعد سے) مسجد حرام کے نزدیک نہ آئیں اور اگر تم کو (ان کی آمد ورفت کے بند ہوجانے سے) فقر وفاقہ کا اندیشہ ہو (کہ وہ

شَآءَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٨﴾

ہر طرح کی ضروری چیزیں باہر سے لاتے اور تجارت کرتے ہیں) تو گھبراؤ نہیں، اللہ چاہے گا تو عن قریب تمہیں اپنے فضل سے تونگر کردے گا. اللہ سب کچھ جانتا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے،

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صٰغِرُونَ ﴿٢٩﴾ ع ١٠

(۲۹) اہل کتاب میں سے جن لوگوں کا یہ حال ہے کہ نہ تو خدا پر (سچا) ایمان رکھتے ہیں، نہ آخرت کے دن پر، نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جنھیں اللہ اور اس کے رسول نے (ان کی کتاب میں) حرام ٹھیرادیا ہے، اور نہ سچے دین ہی پر عمل پیرا ہیں تو (مسلمانو!) ان سے (بھی) جنگ کرو، یہاں تک کہ وہ اپنی خوشی سے جزیہ دینا قبول کرلیں اور حالت ایسی ہوجائے کہ ان کی سرکشی ٹوٹ چکی ہو.

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوٰهِهِمْ ۖ يُضٰهِـُٔونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۚ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾

(۳۰) اور یہودیوں نے کہا ''عزیر اللہ کا بیٹا ہے'' اور عیسائیوں نے کہا ''مسیح اللہ کا بیٹا ہے''. یہ ان کی باتیں ہیں محض ان کی زبان سے نکالی ہوئی (ورنہ سمجھ بوجھ کر کوئی ایسی بات نہیں کہہ سکتا). ان لوگوں نے بھی انہیں کی سی بات کہی جو ان سے پہلے کفر کی راہ اختیار کرچکے ہیں. ان پر اللہ کی لعنت! یہ کدھر کو بھٹکے جارہے ہیں؟

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبٰنَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلٰهًا وٰحِدًا ۖ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحٰنَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣١﴾

(۳۱) ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور مشائخ کو پروردگار بنا لیا اور مریم کے بیٹے مسیح کو بھی، حالانکہ انہیں جو کچھ حکم دیا گیا تھا وہ اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ایک خدا کی بندگی کرو. کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی. اس کی پاکی ہو اس ساجھے سے جو یہ اس کی ذات میں لگارہے ہیں.

يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِـُٔوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوٰهِهِمْ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ ﴿٣٢﴾

(۳۲) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی اپنی پھونکوں سے بجھا دیں، حالانکہ اللہ یہ روشنی پوری کیے بغیر رہنے والا نہیں اگرچہ کافروں کو پسند نہ آئے.

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ النصف

(۳۳) (ہاں!) وہی ہے جس نے اپنے رسول کو حقیقی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، تاکہ اس دین کو تمام (ٹھیرائے ہوئے) دینوں پر غالب کردے اگرچہ مشرکوں کو ایسا ہونا پسند نہ آئے.

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوٰلَ النَّاسِ بِالْبٰطِلِ

(۳۴) مسلمانو! یاد رکھو! (یہودیوں اور عیسائیوں کے) علماء اور مشائخ میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو لوگوں کا مال ناحق ناروا کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ

وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾

سے انہیں روکتے ہیں اور جو لوگ چاندی سونا اپنے ذخیروں میں ڈھیر کرتے رہتے ہیں اور اللہ کی راہ میں اسے خرچ نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو عذاب دردناک کی خوش خبری سنادو۔

يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾

(۳۵) عذاب دردناک کا وہ دن جب کہ (ان کا جمع کیا ہوا) سونے چاندی کا ڈھیر دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس سے ان کے ماتھے، ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور اس وقت کہا جائے گا:) یہ ہے جو تم نے اپنے لیے ذخیرہ کیا تھا سو جو کچھ ذخیرہ کرکے جمع کرتے رہے اس کا مزہ آج چکھ لو۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾

(۳۶) اللہ کے نزدیک مہینوں کی گنتی بارہ مہینے کی ہے اللہ کی کتاب میں ایسا ہی لکھا گیا جس دن آسمانوں کو اور زمین کو اس نے پیدا کیا (یعنی جب سے اجرام سماویہ بنے ہیں، خدا کا ٹھیرایا ہوا حساب یہی ہے) ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے حرمت کے مہینے ہوئے (یعنی رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم کہ امن کے مہینے سمجھے جاتے تھے اور لڑائی ممنوع تھی) دین کی سیدھی راہ یہ ہے، پس ان حرمت کے مہینوں میں (جنگ وخوں ریزی کرکے) اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ اور چاہیے کہ تمام مشرکوں سے بلا استثناء جنگ کرو جس طرح وہ تم سب سے بلا استثناء جنگ کرتے ہیں۔ اور (ساتھ ہی) یاد رکھو کہ اللہ انہیں کا ساتھی ہے جو (ہر حال میں) تقویٰ والے ہیں

إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ﴿٣٧﴾ ع

(۳۷) ''نسی'' (یعنی مہینے کو اس کی جگہ سے پیچھے ہٹا دینا جیسا کہ جاہلیت میں دستور ہو گیا تھا) اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ کفر میں کچھ اور بڑھ جانا ہے، اس سے کافر گمراہی میں پڑتے ہیں۔ ایک ہی مہینے کو ایک برس حلال سمجھ لیتے ہیں (یعنی اس میں لڑائی جائز کردیتے ہیں) اور پھر اسی کو دوسرے برس حرام کردیتے ہیں (یعنی اس میں لڑائی ناجائز کردیتے ہیں) تاکہ اللہ نے حرمت کے مہینوں کی جو گنتی ٹھیرا دی ہے اسے اپنی گنتی سے مطابق کرکے اللہ کے حرام کیے ہوئے مہینوں کو حلال کرلیں۔ ان کی نگاہوں میں ان کے برے کام خوش نما ہو کر دکھائی دیتے ہیں اور اللہ (کا قانون ہے کہ وہ) منکرین حق پر (کامیابی وسعادت کی)

راہ نہیں کھولتا.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ
لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى
الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ
الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي
الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٣٨﴾

(۳۸) مسلمانو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے "اللہ کی راہ میں قدم اٹھاؤ" تو تمہارے پاؤں بوجھل ہو کر زمین پکڑ لیتے ہیں. کیا آخرت چھوڑ کر صرف دنیا کی زندگی ہی پر ریجھ گئے ہو؟ (اگر ایسا ہی ہے) تو (یاد رکھو!) دنیا کی زندگی کی متاع تو آخرت کے مقابلے میں اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ تھوڑا سا فائدہ اٹھالینا.

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ
وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ
شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾

(۳۹) اگر قدم نہ اٹھاؤ گے تو یاد رکھو وہ تمہیں ایک ایسے عذاب میں ڈالے گا جو دردناک ہوگا اور تمہاری جگہ کسی دوسرے گروہ کو لا کھڑا کرے گا. اور تم (دفاع سے غافل ہو کر) اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکو گے (اپنا ہی نقصان کرو گے) اور اللہ تو ہر بات پر قادر ہے.

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي
الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ
اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ
وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ
الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٠﴾

(۴۰) اگر تم اللہ کے رسول کی مدد نہیں کرو گے تو (نہ کرو) اللہ نے اس کی مدد کی ہے اور اس وقت کی ہے جب کافروں نے اسے اس حال میں گھر سے نکالا تھا کہ (صرف دو آدمی تھے اور) دو میں دوسرا (اللہ کا رسول) تھا اور دونوں غار (ثور) میں چھپے بیٹھے تھے اس وقت اللہ کے رسول نے اپنے ساتھی سے کہا تھا: غمگین نہ ہو، یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے (وہ دشمنوں کو ہم پر قابو پانے نہ دے گا). پس اللہ نے اپنا سکون وقرار اس پر نازل کیا اور پھر ایسی فوجوں سے مددگاری کی جنہیں تم نہیں دیکھتے اور بالآخر کافروں کی بات پست کی. اور (تم دیکھ رہے ہو کہ) اللہ ہی کی بات ہے جس کے لیے بلندی ہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا
بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾

(۴۱) (مسلمانو! ساز و سامان کے بوجھ سے) ہلکے ہو یا بوجھل جس حال میں ہو نکل کھڑے ہو (کہ دفاع کے لیے تمہیں بلایا جارہا ہے) اور اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو. اگر تم (اپنا نفع نقصان) جانتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے.

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا
لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ

(۴۲) (اے پیغمبر!) اگر تمہارا بلاوا کسی ایسی بات کے لیے ہوتا جس میں قریبی فائدہ نظر آتا اور ایسے سفر کے لیے جو آسان ہوتا تو (یہ منافق) بلا تامل تمہارے

الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا
لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۴۲ ع ۶ ۱۲

پیچھے ہو لیتے. لیکن انہیں راہ دور کی دکھائی دی (اس لیے جی چرانے لگے) اور (تم دیکھو گے کہ یہ) قسمیں کھا کر (مسلمانوں سے) کہیں گے "اگر ہم مقدور رکھتے تو ضرور تمہارے ساتھ نکلتے". (افسوس ان پر!) یہ (قسمیں کھا کر) اپنے کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ قطعاً جھوٹے ہیں.

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى
يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ
الْكٰذِبِيْنَ ۴۳

(۴۳) (اے پیغمبر!) اللہ تجھے بخشے! تو نے ایسا کیوں کیا کہ (ان کی منافقانہ عذرداریوں پر) انہیں (پیچھے رہ جانے کی) رخصت دے دی؟ اس وقت تک رخصت نہ دی ہوتی کہ تجھ پر کھل جاتا کون سچے ہیں اور تو معلوم کر لیتا کون جھوٹے ہیں!

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۴۴

(۴۴) جو لوگ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ کبھی تجھ سے اجازت کے طلب گار نہ ہوں گے کہ اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے (اللہ کی راہ میں) جہاد کریں. اور اللہ جانتا ہے کہ کون متقی ہیں

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ
رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ۴۵

(۴۵) تجھ سے اجازت طلب کرنے والے تو وہی ہیں جو (فی الحقیقت) اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑ گئے ہیں تو اپنے شک کی حالت میں متردد ہو رہے ہیں.

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً
وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ
وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۴۶

(۴۶) اور اگر واقعی ان لوگوں نے نکلنے کا ارادہ کیا ہوتا تو اس کے لیے کچھ نہ کچھ سروسامان کی تیاری ضرور کرتے، مگر (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ نے ان کا اٹھنا پسند ہی نہیں کیا. پس انہیں بوجھل کر دیا اور ان سے کہا گیا (یعنی ان کے بوجھل پنے نے کہا) دوسرے بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ تم بھی بیٹھے رہو.

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا
وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ
وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ ۴۷

(۴۷) اگر یہ تم مسلمانوں میں (گھل مل کے) نکلتے تو تمہارے اندر کچھ زیادہ نہ کرتے مگر (ہر طرح کی) خرابی، اور ضرور تمہارے درمیان فتنہ انگیزی کے گھوڑے دوڑاتے (کہ ادھر کی بات ادھر لگاتے، ادھر کی ادھر)۔ اور (تم جانتے ہو کہ) تم میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ان کی بات پر کان دھرنے والے ہیں (پس ظاہر ہے کہ ان کی موجودگی سے بجز فتنہ و فساد کے کچھ حاصل نہ ہوتا)۔ اور اللہ جانتا ہے کون ظلم کرنے والے ہیں.

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾

(۴۸) (اے پیغمبر!) یہ واقعہ ہے کہ ان لوگوں نے اس سے پہلے بھی فتنہ انگیزی کی کوششیں کیں اور تمہارے خلاف ہر طرح کی تدبیریں الٹ پلٹ کر آزمائیں (چنانچہ جنگ احد میں انہوں نے اپنی طرف سے کوئی کمی نہیں کی تھی) یہاں تک کہ سچائی نمایاں ہوگئی اور اللہ کا حکم غالب ہوا اور ایسا ہونا ان کے لیے خوش گوار نہ تھا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾

(۴۹) اور ان (منافقوں) میں کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے "مجھے اجازت دیجیے (کہ گھر میں بیٹھا رہوں) اور فتنے میں نہ ڈالیے" تو سن رکھو! یہ لوگ فتنے ہی میں گر پڑے (کہ جھوٹے بہانے بنا کر خدا کی راہ سے منہ موڑا اور فتنہ یہی فتنہ ہے، نہ کہ وہ وہمی فتنہ جو ان کے نفاق نے گھڑ لیا ہے) اور بلاشبہ دوزخ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾

(۵۰) (اے پیغمبر!) اگر تمہیں کوئی اچھی بات پیش آ جائے تو وہ انہیں (یعنی منافقوں کو) بری لگے اور اگر کوئی مصیبت پیش آ جائے تو کہنے لگیں "اسی خیال سے ہم نے پہلے ہی اپنے لیے مصلحت بینی کر لی تھی" اور پھر گردن موڑ کے خوش خوش چل دیں۔

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾

(۵۱) کہہ دو ہمیں کچھ پیش نہیں آ سکتا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیے (اپنی کتاب میں) لکھ دیا ہے۔ وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر (ہر طرح کا) بھروسا رکھیں (اس کے سوا بھروسے کا سہارا کوئی نہیں)۔

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾

(۵۲) (اے پیغمبر!) تم ان سے کہو: تم ہمارے لیے جس بات کا انتظار کرتے ہو (یعنی جنگ میں قتل ہو جانے کا) وہ ہمارے لیے اس کے سوا کیا ہے کہ دو خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے (یعنی فتح اور شہادت میں سے شہادت)۔ اور ہم تمہارے لیے جس بات کے منتظر ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ اپنے یہاں سے کوئی عذاب بھیج دے یا ہمارے ہی ہاتھوں عذاب دلائے۔ تو اب (نتیجے کا) انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٣﴾

(۵۳) (اور) کہو: تم (بظاہر) خوشی سے (راہ حق میں) خرچ کرو یا ناخوش ہو کر، تمہارا خرچ کرنا کبھی قبول نہیں کیا جائے گا، کیوں کہ تم ایک ایسی گروہ ہو گئے

جو (احکام الٰہی سے) نافرمان ہے۔

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝

(۵۴) اور خرچ کرنے کی قبولیت سے وہ محروم نہیں کیے گئے مگر اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے انکار کیا (اگر چہ وہ ایمان کے دعوے میں کسی سے پیچھے نہیں)۔ وہ نماز کے لیے نہیں آتے مگر کاہلی کے ساتھ اور (راہ حق میں) مال خرچ نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ خرچ کرنے کی ناگواری ان کے دلوں میں بسی ہوئی ہے۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

(۵۵) تو دیکھو! یہ بات کہ ان کے پاس مال و دولت ہے اور صاحب اولاد ہیں، تمہیں متعجب نہ کرے۔ یہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ نے مال اور اولاد ہی کی راہ سے انہیں دنیوی زندگی میں عذاب دینا چاہا (کہ نفاق و بخل کی وجہ سے مال کا غم و بال جان ہو رہا ہے اور اولاد کو اپنے سے برگشتہ اور اسلام میں ثابت قدم دیکھ کر شب و روز جل رہے ہیں) اور (باقی رہا آخرت کا معاملہ تو) ان کی جانیں اس حالت میں نکلیں گی کہ ایمان سے محروم ہوں گے۔

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝

(۵۶) اور (دیکھو!) اللہ کی قسمیں کھا کر (تمہیں) یقین دلاتے ہیں کہ وہ تمہیں میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں، بلکہ ایک گروہ ہے ڈرا سہا ہوا۔

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝

(۵۷) (ان کے دلوں کے خوف و نفرت کا یہ حال ہے کہ) اگر انہیں پناہ کی کوئی جگہ مل جائے یا کوئی غار یا کوئی اور چھپ بیٹھنے کا سوراخ تو تم دیکھو کہ یہ فوراً اس کا رخ کریں اور حالت یہ ہو کہ گویا رسی توڑ کر بھاگے جا رہے ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝

(۵۸) اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں کہ مال زکوٰۃ بانٹنے میں تجھ پر عیب لگاتے ہیں (کہ تو لوگوں کی رعایت کرتا ہے)۔ پھر حالت ان کی یہ ہے کہ اگر انہیں اس میں سے دیا جائے تو خوش ہو جائیں، نہ دیا جائے تو بس اچانک بگڑ بیٹھیں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ ع ۷ ۱۷ ۱۲

(۵۹) اور (کیا اچھا ہوتا!) اگر ایسا ہوتا کہ جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں دے دیا اس پر رضامند ہو جاتے اور کہتے: ہمارے لیے اللہ بس کرتا ہے، اللہ اپنے فضل سے ہمیں (بہت کچھ) عطا فرمائے گا اور اس کا رسول بھی (عطا و بخشش میں کمی کرنے والا نہیں)، ہمارے لیے تو بس اللہ ہی غایت و مقصود ہے۔

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ
وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي
الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾

(٦٠) صدقے کا مال (یعنی مال زکوٰۃ) تو اور کسی کے لیے نہیں ہے، صرف فقیروں کے لیے ہے اور مسکینوں کے لیے ہے اور ان کے لیے جو اس کی وصولی کے کام پر مقرر کیے جائیں اور وہ کہ ان کے دلوں میں (کلمہ حق کی) الفت پیدا کرنی ہے اور وہ کہ ان کی گردنیں (غلامی کی زنجیروں میں) جکڑی ہیں (اور انہیں آزاد کرانا ہے)، نیز قرض داروں کے لیے (جو قرض کے بوجھ سے دب گئے ہوں اور ادا کرنے کی طاقت نہ رکھیں) اور اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے لیے اور ان تمام کاموں کے لیے جو مثل جہاد کے اعلاء کلمہ حق کے لیے ہوں) اور مسافروں کے لیے (جو اپنے گھر نہ پہنچ سکتے ہوں اور مفلسی کی حالت میں پڑ گئے ہوں)۔ یہ اللہ کی طرف سے ٹھیرائی ہوئی بات ہے اور اللہ (سب کچھ) جاننے والا، (اپنے تمام حکموں میں) حکمت رکھنے والا ہے

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ
هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾

(٦١) اور انہیں (منافقوں) میں (وہ لوگ بھی) ہیں جو اللہ کے نبی کو (اپنی بدگوئی سے) اذیت پہنچانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ شخص تو بہت سننے والا ہے (یعنی کان کا کچا ہے. جو بات کسی نے کہہ دی اس نے مان لی اے پیغمبر!) تم کہو: ہاں! ہاں وہ بہت سننے والا ہے مگر تمہاری بہتری کے لیے (کیوں کہ وہ بجز حق کے کوئی بات قبول نہیں کرتا). وہ اللہ پر یقین رکھتا ہے (اس لیے اللہ جو کچھ اسے سناتا ہے اس پر اسے یقین ہے) اور وہ (سچے) مومنوں کی بات پر بھی یقین رکھتا ہے (جن کی سچائی ہر طرح کے امتحانوں میں پڑ کر کھری ثابت ہو چکی ہے) اور وہ ان لوگوں کے لیے سرتا سر رحمت ہے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں۔ اور جو لوگ اللہ کے رسول کو آزار پہنچانا چاہتے ہیں تو انہیں سمجھ لینا چاہیے ان کے لیے عذاب ہے، عذاب دردناک.

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا
مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾

الثلثة

(٦٢) (مسلمانو!) یہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تا کہ تمہیں راضی کرلیں، حالانکہ اگر یہ واقعی مومن ہوتے تو سمجھتے کہ اللہ اور اس کا رسول اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اسے (اپنے ایمان و عمل سے) راضی رکھیں۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

(٦٣) کیا (ابھی تک) انہوں نے یہ بات (بھی) نہ جانی کہ جو کوئی اللہ اور اس

فَأَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝۶۳

کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے، ہمیشہ اس میں جلے گا۔ یہ بہت ہی بڑی رسوائی ہے (جو کسی انسان کے حصے میں آسکتی ہے).

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝۶۴

(۶۴) منافق اس بات سے (بھی) ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو ان کے بارے میں کوئی سورت نازل ہو جائے اور جو کچھ ان کے دلوں میں (چھپا) ہے وہ انہیں (علانیہ) جتادے۔ (تو اے پیغمبر!) تم ان سے کہہ دو: تم (اپنی عادت کے مطابق) تمسخر کرتے رہو، یقیناً اللہ اب وہ بات (پوشیدگی سے) نکال کر ظاہر کر دینے والا ہے جس کا تمہیں اندیشہ رہتا ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۶۵

(۶۵) اور اگر تم ان لوگوں سے پوچھو (ایسی باتیں کیوں کرتے ہو؟) تو یہ ضرور جواب میں کہیں "ہم نے تو یوں ہی جی بہلانے کو ایک بات چھیڑ دی تھی اور ہنسی مذاق کرتے تھے" تم (ان سے) کہو: کیا تم اللہ کے ساتھ، اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہو؟

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً ۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝۶۶ ۸ ع ۷ ۱۴

(۶۶) بہانے نہ بناؤ۔ حقیقت یہ ہے کہ تم نے ایمان کا اقرار کر کے پھر کفر کیا۔ اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو (اس کے عدم اصرار اور توبہ و انابت کی وجہ سے) معاف بھی کر دیں، تاہم ایک گروہ کو ضرور عذاب دیں گے، اس لیے کہ (اصل میں) وہی مجرم تھے۔

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۶۷ وقف لازم

(۶۷) منافق مرد اور منافق عورتیں۔ سب ایک دوسرے کے ہم جنس، برائی کا حکم دیتے ہیں، اچھی باتوں سے روکتے ہیں اور (راہ حق میں خرچ کرنے سے) اپنی مٹھیاں بند رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ یہ بھی اللہ کے حضور بھلا دیے گئے (یعنی جو اس کی طرف سے غافل ہو جاتا ہے اس کے قوانین فضل و سعادت بھی اسے بھلا کر چھوڑ دیتے ہیں)۔ بلاشبہ یہ منافق ہی ہیں جو (دائرۂ حق سے) باہر ہوگئے ہیں۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝۶۸

(۶۸) منافق مردوں اور منافق عورتوں کے لیے اور (کھلے) منکروں کے لیے اللہ کی طرف سے دوزخ کی آگ کا وعدہ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہی انہیں بس کرتی ہے۔ نیز اللہ نے ان پر لعنت کی اور ان کے لئے عذاب ہے، ایسا

عذاب کہ برقرار رہے گا۔

كَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوٓا۟ أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَٰلًا وَأَوْلَٰدًا فَٱسْتَمْتَعُوا۟ بِخَلَٰقِهِمْ فَٱسْتَمْتَعْتُم بِخَلَٰقِكُمْ كَمَا ٱسْتَمْتَعَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَٰقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَٱلَّذِى خَاضُوٓا۟ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿٦٩﴾

(٦٩) (منافقو! تمہارا بھی وہی حال ہوا) جیسا ان لوگوں کا حال تھا کہ تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ تم سے کہیں زیادہ قوت والے تھے اور مال واولاد بھی تم سے زیادہ رکھتے تھے۔ پس ان کے حصے میں جو کچھ دنیا کے فوائد آئے وہ برت گئے، تم نے بھی اپنے حصے کا فائدہ اسی طرح برت لیا جس طرح انہوں نے برتا تھا اور جس طرح (ہر طرح کی باطل پرستی کی) باتیں وہ کر گئے تم نے بھی کر لیں۔ (پس یہ نہ بھولو کہ) یہی لوگ تھے جن کے سارے کام، دنیا و آخرت میں اکارت ہوئے اور یہی ہیں گھاٹے ٹوٹے میں رہنے والے۔

أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَٰهِيمَ وَأَصْحَٰبِ مَدْيَنَ وَٱلْمُؤْتَفِكَٰتِ ۚ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ ۖ فَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٧٠﴾

(٧٠) کیا انہیں ان لوگوں کی خبر نہیں ملی جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم ابراہیم اور مدین کے لوگ اور وہ کہ ان کی بستیاں الٹ دی گئی تھیں! ان سب کے رسول ان کے پاس روشن دلیلوں کے ساتھ آئے تھے، (مگر وہ اندھے پن سے باز نہ آئے) اور ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا تھا کہ اللہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔

وَٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَيُطِيعُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾

وقف لازم

(٧١) اور جو مرد اور عورتیں مومن ہیں تو وہ سب ایک دوسرے کے کارساز و رفیق ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے ہیں برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور (ہر حال میں) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ سو یہی لوگ ہیں جن پر عن قریب اللہ رحمت فرمائے گا۔ یقیناً اللہ سب پر غالب (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا وَمَسَٰكِنَ طَيِّبَةً فِى جَنَّٰتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَٰنٌ مِّنَ ٱللَّهِ أَكْبَرُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿٧٢﴾

ع ٩/٦ ١٥

(٧٢) مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے اللہ کی طرف سے (نعیم ابدی کے) باغوں کا وعدہ ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور اس لیے کبھی خشک ہونے والے نہیں)، وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے نیز ان کے لیے ہمیشگی کے باغوں میں پاک مسکن ہوں گے اور ان سب سے بڑھ کر (نعمت یہ کہ) اللہ کی خوشنودیوں کا ان پر نزول ہوگا، یہی بڑی کامیابی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ جَٰهِدِ ٱلْكُفَّارَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ

(٧٣) اے پیغمبرؐ! کافروں اور منافقوں دونوں سے جہاد کر اور ان کے ساتھ سختی

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾

سے پیش آ (کیوں کہ کافروں کی عہد شکنیاں اور منافقوں کا عذر وفریب اب آخری درجہ تک پہنچ چکا ہے) بالآخران کا ٹھکانا دوزخ ہے،(اور جس کا آخری ٹھکانا دوزخ ہوتو) کیا ہی بری پہنچنے کی جگہ ہے!

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾

(۷۴) یہ (منافق) اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم نے ایسا نہیں کہا،اور واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے ضرور کفر کی بات کہی.وہ اسلام قبول کر کے پھر کفر کی چال چلے اور اس بات کا منصوبہ باندھا جو نہ پاسکے.انہوں نے انتقام نہیں لیا مگر اس بات کا کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے (مال غنیمت دے دے کر) تونگر کر دیا ہے.بہر حال اگر یہ لوگ اب بھی باز آ جائیں تو ان کے لیے بہتر ہے، اور اگر گردن موڑیں تو پھر یاد رکھیں اللہ ضرور انہیں دنیا اور آخرت میں عذاب دردناک دے گا اور روئے زمین پر ان کا نہ کوئی کارساز ہونے والا ہے، نہ مددگار.

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَىِٕنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾

(۷۵) اور (دیکھو!) ان میں (کچھ لوگ) ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ اپنے فضل سے ہمیں (مال و دولت) عطا فرمائے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے،اور ضرور نیکی کی زندگی بسر کریں گے.

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾

(۷۶) پھر جب ایسا ہوا کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے (مال) عطا فرمایا تو اس میں کنجوسی کرنے لگے اور اپنے عہد سے پھر گئے.اور حقیقت یہ ہے کہ (نیکی کی طرف سے) ان کے دل ہی پھرے ہوئے ہیں.

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾

(۷۷) پس اس بات کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کے دلوں میں نفاق (کا روگ) دائمی ہو گیا اس وقت تک کے لیے کہ یہ اللہ سے ملیں (یعنی قیامت تک دور ہونے والا نہیں)۔اور یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا اسے (جان بوجھ کر) پورا نہیں کیا،اور نیز دروغ گوئی کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے ہیں.

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾

(۷۸) (افسوس ان پر!) کیا انہوں نے نہیں جانا کہ اللہ ان کے بھیدوں اور سرگوشیوں سے واقف ہے اور یہ کہ غیب کی کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں۔

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٩﴾

(٧٩) جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ خوش دلی سے خیرات کرنے والے مومنوں پر (ریاکاری کا) عیب لگاتے ہیں، اور جن مومنوں کو اپنی محنت مشقت کی کمائی کے سوا اور کچھ میسر نہیں (اور اس میں سے جتنا نکال سکتے ہیں راہ حق میں بھی خرچ کر دیتے ہیں) ان پر تمسخر کرنے لگتے ہیں تو (انہیں معلوم ہو جائے کہ) دراصل اللہ کی طرف سے خود ان پر تمسخر ہو رہا ہے (کہ ذلت و نامرادی کی زندگی بسر کر رہے ہیں) اور (آخرت میں) ان کے لیے عذاب دردناک ہے۔

اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۗ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٨٠﴾ ع ١٠ ١٦

(٨٠) (اے پیغمبر!) تم ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو یا نہ کرو (اب ان کی بخشش ہونے والی نہیں)۔ تم اگر ستر مرتبہ بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو (یعنی سینکڑوں مرتبہ ہی دعا کیوں نہ کرو) جب بھی اللہ انہیں کبھی نہیں بخشے گا۔ یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ (کا مقررہ قانون یہ ہے کہ وہ) دائرۂ ہدایت سے نکل جانے والوں پر (کامیابی و سعادت کی) راہ کبھی نہیں کھولتا۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿٨١﴾

(٨١) جو (منافق جہاد میں شریک نہیں ہوئے اور) پیچھے چھوڑ دیے گئے وہ اس بات پر خوش ہوئے کہ اللہ کے رسول کی خواہش کے خلاف اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں یہ بات ناگوار ہوئی کہ اپنے مال اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ انہوں نے لوگوں سے کہا تھا: اس گرمی میں (گھر کا آرام چھوڑ) کر کوچ نہ کرو۔ (اے پیغمبر!) تم کہو ”دوزخ کی آگ کی گرمی تو (اس سے) کہیں زیادہ گرم ہوگی“۔ اگر انہوں نے سمجھا ہوتا (تو کبھی اپنی اس حالت پر خوش نہ ہوتے)۔

فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾

(٨٢) اچھا! یہ تھوڑا سا ہنس لیں پھر انہیں اپنی ان بدعملیوں کی پاداش میں بہت کچھ رونا ہے جو یہ کماتے رہے ہیں۔

فَإِنْ رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ لَنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَنْ تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا ۖ

(٨٣) تو (دیکھو!) اگر اللہ نے تمہیں ان کے کسی گروہ کی طرف (صحیح سلامت) لوٹا دیا اور پھر (کسی موقع پر) انہوں نے (جہاد میں) نکلنے کی اجازت مانگی تو اس وقت تم کہہ دینا: نہ تو تم میرے ساتھ کبھی نکلو اور نہ کبھی میرے ساتھ

إِنَّكُمْ رَضِيتُم بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ﴿٨٣﴾

ہو کر دشمن سے لڑو تم نے پہلی مرتبہ بیٹھ رہنا پسند کیا تو اب بھی پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ (گھروں میں) بیٹھے رہو۔

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨٤﴾

(۸۴) اور (اے پیغمبر!) ان میں سے کوئی مر جائے تم کبھی اسکے جنازہ پر (اب) نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے رہنا، کیوں کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اس حالت میں مرے کہ (دائرۂ) ہدایت سے باہر تھے۔

وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾

(۸۵) اور (دیکھو!) ان کے مال اور ان کی اولاد پر تمہیں تعجب نہ ہو. یہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ چاہتا ہے مال و اولاد کے ذریعے انہیں عذاب دے (یعنی ایسے لوگوں کے لیے اس کا مقررہ قانون حیات ایسا ہی ہے) اور ان کی جان اس حالت میں نکلے کہ سچائی کے منکر ہوں۔

وَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٨٦﴾

(۸۶) اور (اے پیغمبر!) جب کوئی (قرآن کی) سورت اس بارے میں اترتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو جو لوگ ان میں مقدور والے ہیں وہی تجھ سے رخصت مانگنے لگتے ہیں کہ "ہمیں چھوڑ دیجیے گھر میں بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہیں"۔

رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾

(۸۷) انہوں نے پسند کیا کہ پیچھے رہ جانے والیوں کے ساتھ رہیں (یعنی مرد ہو کر جنگ کے وقت عورتوں کے ساتھ گھروں میں بیٹھے رہیں) اور ان کے دلوں پر مہر لگ گئی، پس یہ کچھ سمجھتے نہیں

لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾

(۸۸) لیکن اللہ کے رسول نے اور انہوں نے جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے (راہ حق میں) جہاد کیا (اور ان کی منافقانہ چالیں کچھ بھی نہ کر سکیں)۔ یہی لوگ ہیں کہ ان کے لیے نیکیاں ہیں اور یہی ہیں کہ کامیاب ہوئے۔

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾ ع ١١ ٩ ١٧

(۸۹) اللہ نے ان کے لیے (نعیم ابدی کے) ایسے باغ تیار کر دیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور اس لیے کبھی خشک ہونے والے نہیں) یہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ ہے بہت بڑی فیروز مندی (جو ان کے حصے میں آئی)۔

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾

(۹۰) اور (اے پیغمبر!) اعرابیوں میں سے (یعنی عرب کے صحرائی بدووں میں سے) عذر کرنے والے تمہارے پاس آئے کہ انہیں بھی (رہ جانے کی) اجازت دی جائے اور (ان میں سے) جن لوگوں نے (اظہار اسلام کرکے) اللہ اور اسکے رسول سے جھوٹ بولا تھا وہ گھروں ہی میں بیٹھے رہے۔ سو معلوم ہوا کہ ان میں سے جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی انہیں عن قریب عذاب دردناک پیش آئے گا۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿۹۱﴾

(۹۱) ناتوانوں پر، بیماروں پر اور ایسے لوگوں پر جنھیں خرچ کے لیے کچھ میسر نہیں، کچھ گناہ نہیں ہے (اگر وہ دفاع میں شریک نہ ہوں) بشرطیکہ اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی میں کوشاں رہیں، (کیوں کہ ایسے لوگ نیک عملی کے دائرے سے الگ نہیں ہوئے اور) نیک عملوں پر الزام کی کوئی وجہ نہیں. اللہ بڑا ہی بخشنے والا، رحمت والا ہے.

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾

(۹۲) اور نہ ان لوگوں پر کچھ گناہ ہے جن کا حال یہ تھا کہ (خود سواری کی مقدرت نہیں رکھتے تھے، اس لیے) تیرے پاس آئے کہ ان کے لیے سواری بہم پہنچادے. اور جب تو نے کہا" میں تمہارے لیے کوئی سواری نہیں پاتا تو (بے بس ہوکر) لوٹ گئے، لیکن ان کی آنکھیں اس غم میں اشک بار ہو رہی تھیں کہ افسوس! ہمیں میسر نہیں کہ، اس راہ میں کچھ خرچ کریں!

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

(۹۳) الزام تو دراصل ان پر ہے جو تجھ سے (بیٹھے رہنے کی) اجازت مانگتے ہیں حالانکہ مال دار ہیں. انہوں نے پسند کیا کہ (جب سب لوگ راہ حق میں کوچ کررہے ہوں تو یہ) گھروں میں رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ رہیں۔ (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی. پس جانتے بوجھتے نہیں.

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾

(۹۴) جب تم (جہاد سے لوٹ کر) ان کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ (آئیں گے اور) تمہارے سامنے (طرح طرح کی) معذرتیں کریں گے. (اے پیغمبر!) تمہیں چاہیے (اس وقت) کہہ دو: معذرت کی باتیں نہ بناؤ. اب ہم تمہارا اعتبار کرنے والے نہیں. اللہ نے ہمیں پوری طرح تمہارا حال بتلا دیا ہے. اب آئندہ اللہ اور اس کا رسول دیکھے گا تمہارا عمل کیسا رہتا ہے (نفاق پر مصر رہتے ہو یا باز آتے ہو) اور پھر (بالآخر) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ظاہر و پوشیدہ ہر طرح کی باتیں جاننے والا ہے، پس وہ تمہیں بتلائے گا کہ (دنیا میں) کیا کچھ کرتے رہے ہو.

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ؗ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾

(۹۵) جب تم لوٹ کر ان سے ملو گے تو ضرور یہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے، تا کہ ان سے درگذر کرو. سو چاہیے کہ تم ان سے درگذر ہی کر لو (یعنی رخ پھیر لو) یہ ناپاک ہیں۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا، اس کمائی کا نتیجہ جو یہ (اپنی بدعملیوں سے) کماتے رہے.

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾

(۹۶) یہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے، تا کہ ان سے راضی ہو جاؤ. سو (یاد رکھو!) اگر تم راضی بھی ہو گئے (حالانکہ تمہیں راضی نہیں ہونا چاہیے. اور تم راضی ہو گے) تو اللہ ان سے کبھی راضی ہونے والا نہیں جو (دائرۂ) ہدایت سے باہر ہو گئے ہیں.

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾

(۹۷) اعرابی کفر اور نفاق میں سب سے زیادہ سخت ہیں اور اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ ان کی نسبت سمجھا جائے، ''دین کے ان حکموں کی انھیں خبر نہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیے ہیں'' (کیوں کہ آبادیوں میں، نہ رہنے کی وجہ سے تعلیم و تربیت کا موقع انہیں حاصل نہیں) اور اللہ (سب کا حال) جاننے والا، (اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے.

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

(۹۸) اور اعرابیوں ہی میں ایسے لوگ ہیں کہ جو کچھ (راہ حق میں) خرچ کرتے ہیں اسے (اپنے اوپر) جرمانہ سمجھتے ہیں اور منتظر ہیں کہ تم پر کوئی گردش آ جائے (تو الٹ پڑیں)۔ حقیقت یہ ہے کہ بری گردش کے دن خود انہیں پر آنے

عَلِيمٌ ﴿٩٨﴾

والے ہیں. اور اللہ (سب کچھ) سننے والا، (سب کچھ) جاننے والا ہے.

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللَّهِ
وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ ۚ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ
لَهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّ
اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٩٩﴾ ع ۱۲ ۱

(۹۹) اور (ہاں!) اعرابیوں ہی میں وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ (راہ حق میں) خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے تقرب اور رسول کی دعاؤں کا وسیلہ سمجھتے ہیں تو سن رکھو کہ فی الحقیقت وہ ان کے لیے موجب تقرب ہی ہے. اللہ انہیں اپنی رحمت کے دائرے میں داخل کرے گا. بلاشبہ وہ بڑا ہی بخشنے والا، بڑا ہی رحمت والا ہے.

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ ۙ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ
لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٠٠﴾

(۱۰۰) اور مہاجرین اور انصار میں جو لوگ سبقت کرنے والے، سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے راست بازی کے ساتھ ان کی پیروی کی تو اللہ ان سے خوشنود ہوا وہ اللہ سے خوشنود ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے (نعیم ابدی کے) باغ تیار کردیے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (اور اس لیے وہ خشک ہونے والے نہیں) وہ ہمیشہ اس (نعمت وسرور کی زندگی) میں رہیں گے اور یہ ہے بہت بڑی فیروزمندی.

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۖ
وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۖ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ
لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُمْ
مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ﴿١٠١﴾ وقف منزل مع

(۱۰۱) اور ان اعرابیوں میں جو تمہارے آس پاس بستے ہیں کچھ منافق ہیں اور خود مدینہ کے باشندوں میں بھی جو نفاق میں (رہتے رہتے) مشاق ہوگئے ہیں. (اے پیغمبر!) تم انہیں نہیں جانتے، لیکن ہم جانتے ہیں. ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے، پھر اس عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے جو بہت ہی بڑا عذاب ہے

وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا
عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ
يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٠٢﴾

(۱۰۲) اور دوسرے لوگ (وہ ہیں) جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا. انھوں نے ملے جلے کام کیے، کچھ اچھے، کچھ برے. تو کچھ بعید نہیں کہ اللہ ان پر (اپنی رحمت سے) لوٹ آئے. اللہ بڑا ہی بخشنے والا، بڑا ہی رحمت والا ہے.

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ
وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ
صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾

(۱۰۳) (اے پیغمبر!) ان لوگوں کے مال سے صدقات قبول کرلو۔ تم قبول کرکے انہیں (بخل وطمع کی برائیوں سے) پاک اور (دل کی نیکیوں کی ترقی سے) تربیت یافتہ کردو گے. نیز ان کے لیے دعاء خیر کرو. بلاشبہ تمہاری دعا ان کے دلوں کے لیے راحت وسکون ہے. اور اللہ (دعائیں) سننے والا (اور سب کچھ) جاننے والا ہے.

أَلَمْ يَعْلَمُوٓا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَٰتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۰۴﴾

(۱۰۴) کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور جو کچھ بطور خیرات کے نکالیں اسے منظور کر لیتا ہے، اور یہ کہ اللہ ہی ہے زیادہ سے زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بڑی ہی رحمت والا.

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُۥ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۰۵﴾

(۱۰۵) اور (اے پیغمبر!) تم کہو: عمل کیے جاؤ؛ اب اللہ دیکھے گا کہ تمہارے عمل کیسے ہوتے ہیں. اور اللہ کا رسول بھی دیکھے گا اور مسلمان بھی دیکھیں گے اور (پھر) تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے جس کے علم سے نہ تو کوئی ظاہر بات پوشیدہ ہے نہ کوئی چھپی بات. پس وہ تمہیں بتلائے گا کہ جو کچھ کرتے رہے ہو اس کی حقیقت کیا تھی.

وَءَاخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۱۰۶﴾

(۱۰۶) اور (پچھلے تائب گروہ کے علاوہ) کچھ اور لوگ ہیں جن کا معاملہ اس انتظار میں کہ اللہ کا حکم کیا ہوتا ہے؟ ملتوی ہو گیا ہے. وہ انہیں عذاب دے یا (اپنی رحمت سے) ان پر لوٹ آئے، (اسی کے ہاتھ ہے). اور اللہ (سب کچھ) جاننے والا، (اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے.

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًۢا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ مِن قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿۱۰۷﴾

(۱۰۷) (اور منافقوں میں سے وہ لوگ بھی ہیں) جنہوں نے اس غرض سے ایک مسجد بنا کھڑی کی کہ نقصان پہنچائیں، کفر کریں، مومنوں میں تفرقہ ڈالیں اور ان لوگوں کے لیے ایک کمیں گاہ پیدا کر دیں جو اب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے لڑ چکے ہیں. وہ ضرور قسمیں کھا کر کہیں گے کہ ہمارا مطلب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ بھلائی ہو، لیکن اللہ کی گواہی یہ ہے کہ وہ اپنی قسموں میں قطعاً جھوٹے ہیں

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴿۱۰۸﴾

(۱۰۸) (اے پیغمبر!) تم کبھی اس مسجد میں کھڑے نہ ہونا اس بات کی کہ تم اس میں کھڑے ہو (اور بندگان الٰہی تمہارے پیچھے نماز پڑھیں) وہی مسجد حق دار ہے جس کی بنیاد اول دن سے تقوے پر رکھی گئی ہے (یعنی مسجد قبا اور مسجد نبوی) اس میں ایسے لوگ (آتے) ہیں جو پسند کرتے ہیں کہ پاک و صاف رہیں اور اللہ (بھی) پاک و صاف رہنے والوں ہی کو پسند کرتا ہے.

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَٰنَهُۥ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَٰنٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ

(۱۰۹) کیا وہ شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے خوف اور اس کی خوشنودی پر رکھی (جو کبھی ملنے والی نہیں) یا وہ جس نے ایک کھائی کے گرتے

بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ
فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ
الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾

ہوے کنارے پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھی اور وہ مع اپنے مکین کے آتش دوزخ (کے گڑھے) میں جاگری؟ حقیقت یہ ہے کہ اللہ انہیں (کام یابی وسعادت کی) راہ نہیں دکھاتا جو ظلم کا شیوہ اختیار کرتے ہیں.

لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَةً فِیْ
قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ ع ۱۳ ۱۱
عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾

(۱۱۰) یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے (یعنی مسجد ضرار) ہمیشہ ان کے دلوں کو شک وشبہ سے مضطرب رکھے گی (یہ کانٹا نکلنے والا نہیں) مگر یہ کہ ان کے دلوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردیے جائیں (کیوں کہ یہ ان کے نفاق کی ایک بہت بڑی شرارت تھی جو چلی نہیں، اس لیے ہمیشہ اس کی وجہ سے خوف وہراس کی حالت میں رہیں گے)۔ اور اللہ سب کا حال جاننے والا، (اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے.

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ
یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ
وَیُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى
بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ
الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۱﴾

(۱۱۱) بلاشبہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں بھی خرید لیں اور ان کا مال بھی، اس قیمت پر خرید لیں کہ ان کے لیے بہشت (کی جاودانی زندگی) ہو.وہ (کسی دنیوی مقصد کی راہ میں نہیں بلکہ) اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں، پس مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ یہ وعدہ اللہ کے ذمہ ہو چکا (یعنی اس نے ایسا ہی قانون ٹھیرادیا) تورات ،انجیل، قرآن (تینوں کتابوں) میں (یکساں طور پر) اس کا اعلان ہے.اور اللہ سے بڑھ کر کون ہے جو اپنا عہد پورا کرنے والا ہو! پس (مسلمانو!) اپنے اس سودے پر جو تم نے اللہ سے چکایا خوشیاں مناؤ اور یہی ہے جو بڑی سے بڑی فیروزمندی ہے.

اَلتَّآىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ
السَّآىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ
الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾

(۱۱۲) (ان لوگوں کے اوصاف واعمال کا یہ حال ہے کہ:) (اپنی لغزشوں اور خطاؤں سے) توبہ کرنے والے، عبادت میں سرگرم رہنے والے، اللہ کی حمد وثنا کرنے والے، سیر وسیاحت کرنے والے، رکوع وسجود میں جھکنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی ٹھیرائی ہوئی حد بندیوں کی حفاظت کرنے والے ہیں.(اے پیغمبر! یہی سچے مومن ہیں) اور مومنوں کو (کام یابی وسعادت کی) خوش خبری دے دو.

مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا

(۱۱۳) پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں، ایسا کرنا سزاوار نہیں کہ

لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾

جب واضح ہوگیا یہ لوگ دوزخی ہیں تو پھر مشرکوں کی بخشائش کے طلب گار ہوں اگر چہ وہ ان کے عزیز واقارب ہی کیوں نہ ہوں۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

(۱۱۴) اور ابراھیم نے جو اپنے باپ کے لیے بخشائش کی آرزو کی تھی تو صرف اس وجہ سے کہ اپنا وعدہ پورا کردے جو وہ اس سے کر چکا تھا (یعنی اس نے کہا تھا: میرے بس میں اور تو کچھ نہیں، دعا ہے تو اس سے باز نہیں رہوں گا)۔ لیکن جب اس پر واضح ہوگیا کہ وہ اللہ (کی سچائی) کا دشمن ہے (اور کبھی حق کی راہ اختیار کرنے والا نہیں) تو اس سے بیزار ہوگیا۔ بلاشبہ ابراھیم بڑا ہی دردمند، بڑا ہی بردبار (انسان) تھا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًاۢ بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

(۱۱۵) اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ ایک گروہ کو ہدایت دے کر پھر گم راہ قرار دے تاوقتیکہ ان پر وہ ساری باتیں واضح نہ کردے جن سے انہیں بچنا چاہیے۔ بلاشبہ اللہ کے علم سے کوئی بات باہر نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾

(۱۱۶) بلاشبہ آسمان اور زمین کی (ساری) بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے (سب کچھ اسی کے قبضے میں ہے) اور (مسلمانو!) اس کے سوا نہ تو تمہارا کوئی رفیق وکارساز ہے نہ مددگار۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿۱۱۷﴾

(۱۱۷) یقیناً اللہ اپنی رحمت سے پیغمبر پر متوجہ ہوگیا، نیز مہاجرین اور انصار پر جنھوں نے بڑی تنگی اور بے سروسامانی کی گھڑی میں اس کے پیچھے قدم اٹھایا اور اس وقت اٹھایا جب کہ حالت ایسی ہو چکی تھی کہ قریب تھا ان میں سے ایک گروہ کے دل ڈگمگا جائیں پھر وہ اپنی رحمت سے ان سب پر متوجہ ہوگیا۔ بلاشبہ وہ شفقت رکھنے والا، رحمت فرمانے والا ہے۔

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

(۱۱۸) اور (اسی طرح) ان تین شخصوں پر بھی (اس کی رحمت لوٹ آئی) جو (معلق حالت میں) چھوڑ دیے گئے تھے (اور اس وقت لوٹ آئی) جب کہ زمین اپنی ساری وسعت پر بھی ان کے لیے تنگ ہوگئی تھی اور وہ خود بھی اپنی جان سے تنگ آگئے تھے اور انھوں نے جان لیا تھا کہ اللہ سے بھاگ کر انہیں کوئی پناہ نہیں مل سکتی مگر خود اسی کے دامن میں۔ پس اللہ (اپنی رحمت سے) ان پر لوٹ آیا تا کہ

ع ۱۴

الرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾

وہ رجوع کریں. بلاشبہ اللہ ہی ہے بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا ہی رحمت والا.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾

(۱۱۹) مسلمانو! خدا کے خوف سے بے پروانہ ہو جاؤ) اور چاہیے کہ سچوں کے ساتھی بنو (کہ یہ سچائی تھی جو ان لوگوں کی بخشش کا وسیلہ ہوئی)

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢٠﴾

(۱۲۰) مدینہ کے باشندوں کو اور ان اعرابیوں کو جو اس کے اطراف میں بستے ہیں، لائق نہ تھا کہ اللہ کے رسول کا (دفاع میں) ساتھ نہ دیں اور پیچھے رہ جائیں، اور نہ یہ بات لائق تھی کہ اس کی جان کی پروانہ کر کے محض اپنی جانوں کی فکر میں پڑ جائیں، اس لیے کہ اللہ کی راہ میں انہیں جو مصیبت بھی پیش آتی وہ ان کے لیے ایک نیک عمل شمار کی جاتی. ہر پیاس جو وہ جھیلتے، ہر محنت جو وہ اٹھاتے، ہر مخمصہ جس میں وہ پڑتے، ہر وہ قدم جو وہاں چلتا جہاں چلنا کافروں کے لیے غیظ وغضب کا باعث ہوتا اور ہر وہ چیز جو وہ (مال غنیمت میں) دشمنوں سے پاتے (یہ سب کچھ ان کے لیے عمل نیک ثابت ہوتا، کیوں کہ) اللہ نیک کرداروں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا.

وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢١﴾

(۱۲۱) اور (اسی طرح) وہ (اللہ کی راہ میں) کوئی رقم نہیں نکالتے، چھوٹی ہو یا بڑی، اور کوئی میدان طے نہیں کرتے مگر یہ کہ (اس کی نیکی) ان کے نام لکھی جاتی ہے، تاکہ اللہ ان کے کاموں کا انہیں بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے.

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾

ع ۱۵

(۱۲۲) اور (دیکھو!) یہ ممکن نہ تھا کہ سب کے سب مسلمان (اپنے گھروں سے) نکل کھڑے ہوں (اور تعلیم دین کے مرکز میں آکر علم وتربیت حاصل کریں) پس کیوں نہ ایسا کیا گیا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکل آئی ہوتی کہ دین میں دانش وفہم پیدا کرتی اور جب (تعلیم وتربیت کے بعد) اپنے گروہ میں واپس جاتی تو لوگوں کو (جہل وغفلت کے نتائج سے) ہشیار کرتی تاکہ برائیوں سے بچیں.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾

(۱۲۳) مسلمانو! ان کافروں سے جنگ کرو جو تمہارے آس پاس (پھیلے ہوئے) ہیں اور چاہیے کہ وہ (جنگ میں) تمہاری سختی محسوس کریں (کہ بغیر اس کے جنگ جنگ نہیں) اور یاد رکھو اللہ ان کا ساتھی ہے جو (ہر حال میں) متقی

منزل ۲

ہوتے ہیں.

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾

(۱۲۴) اور جب ایسا ہوتا ہے کہ (اللہ کی طرف سے) قرآن کی کوئی سورت اتر تی ہے تو ان (منافقوں) میں کچھ لوگ ہیں جو (انکار و شرارت کی راہ سے) کہتے ہیں ”تم لوگوں میں سے کس کا ایمان اس نے زیادہ کر دیا“؟ تو حقیقت یہ ہے کہ جو ایمان رکھتے ہیں ان کا ایمان تو ضرور زیادہ کر دیا اور وہ اس پر خوشیاں منا رہے ہیں.

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾

(۱۲۵) لیکن (ہاں) جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے (اور ایمان کی جگہ انکار کی ناپاکی) تو بلاشبہ اس نے ان کی ناپاکی پر ایک اور ناپاکی بڑھا دی اور (نتیجہ بھی دیکھ لو!) وہ مر گئے اور اس حالت میں مرے کہ ایمان سے قطعی محروم تھے.

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾

(۱۲۶) (افسوس ان پر!) کیا یہ نہیں دیکھتے کہ کوئی برس اس سے خالی نہیں جاتا کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ آزمائش میں نہ ڈالے جاتے ہوں؟ پھر بھی یہ ہیں کہ نہ تو توبہ کرتے ہیں، نہ نصیحت پکڑتے ہیں.

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۭ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ۭ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾

(۱۲۷) اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے (جس میں منافقوں کا ذکر ہوتا ہے) تو وہ آپس میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ تم پر کسی کی نگاہ تو نہیں؟ (یعنی اپنا ذکر سن کر جو تم چونک اٹھے ہو تو اس پر کسی کی نگاہ تو نہیں پڑ رہی؟) پھر منہ پھیر کر چل دیتے ہیں. تو حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے ان کے دل ہی (راست بازی سے) پھیر دیے کیوں کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ سے کورے ہو گئے.

لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

(۱۲۸) (مسلمانو!) تمہارے پاس (اللہ کا) ایک رسول آ گیا ہے جو تمہیں میں سے ہے، تمہارا رنج و کلفت میں پڑنا اس پر بہت شاق گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کا بڑا ہی خواہش مند ہے، وہ مومنوں کے لیے شفقت رکھنے والا، رحمت والا ہے.

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾

ع ۱۶ ۵

(۱۲۹) (اے پیغمبر!) اگر اس پر بھی یہ لوگ سرتابی کریں تو ان سے کہہ دو: میرے لیے اللہ کا سہارا بس کرتا ہے کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف اسی کی ذات. میں نے اس پر بھروسا کیا، وہ (تمام عالم ہستی کی جہاں داری کے) عرش عظیم کا خداوند ہے.

آیاتها ۱۰۹ (۱۰) سُورَةُ يُونُسَ مَكِّيَّةٌ (۵۱) رکوعاتها ۱۱

سورۃ یونس مکی ہے اور اس میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾

(۱) الف لام را، یہ آیتیں ہیں کتاب حکیم کی (یعنی ایسی کتاب کی جس کی تمام باتیں حکمت کی باتیں ہیں).

أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَآ إِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ اٰمَنُوٓا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكٰفِرُونَ إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾

(۲) کیا لوگوں کو اس بات پر اچنبھا ہوا کہ انہیں میں سے ایک آدمی پر ہم نے وحی بھیجی؟ اس بات کی وحی کہ لوگوں کو (انکار و بدعملی کے نتائج سے) خبردار کر دے اور ایمان والوں کو خوش خبری دے دے کہ پروردگار کے حضور ان کے لیے اچھا مقام ہے. کافروں نے کہا بلاشبہ یہ شخص جادوگر ہے، کھلا جادوگر.

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۖ مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣﴾

(۳) (اے لوگو!) تمہارا پروردگار تو وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ ایام میں پیدا کیا (یعنی چھ معین زمانوں میں پیدا کیا) پھر اپنے تخت حکومت پر متمکن ہو گیا. وہی تمام کاموں کا بندوبست کر رہا ہے (یعنی کائنات ہستی پیدا بھی اسی نے کی اور فرماں روائی بھی صرف اسی کی ہوئی). اس کے حضور کوئی سفارشی نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ خود وہ اجازت دے دے (اور اجازت کے بعد، کوئی اس کی جرات کرے) یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار، پس اسی کی بندگی کرو. کیا تم غور و فکر سے کام نہیں لیتے؟

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ

(۴) تم سب کو بالآخر اسی کی طرف لوٹنا ہے. یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے. وہی ہے جو پیدائش شروع کرتا ہے اور پھر اسے دہراتا ہے (یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا) تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انہیں انصاف کے ساتھ بدلا دے۔ باقی رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی تو انہیں پاداش کفر

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۱۲۹﴾

ع ١٦ ٥

(۱۲۹) (اے پیغمبر!) اگر اس پر بھی یہ لوگ سرتابی کریں تو ان سے کہہ دو: میرے لیے اللہ کا سہارا بس کرتا ہے کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف اسی کی ذات. میں نے اس پر بھروسا کیا، وہ (تمام عالم ہستی کی جہاں داری کے) عرش عظیم کا خداوند ہے.

(١٠) سُوۡرَةُ یُوۡنُسَ مَكِّیَّةٌ (٥١) — اٰیَاتُهَا ١٠٩ — رُكُوۡعَاتُهَا ١١

سورۃ یونس مکی ہے اور اس میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰیٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِیۡمِ ﴿۱﴾

(۱) الف لام را، یہ آیتیں ہیں کتاب حکیم کی (یعنی ایسی کتاب کی جس کی تمام باتیں حکمت کی باتیں ہیں).

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۲﴾

(۲) کیا لوگوں کو اس بات پر اچنبھا ہوا کہ انہیں میں سے ایک آدمی پر ہم نے وحی بھیجی؟ اس بات کی وحی کہ لوگوں کو (انکار و بدعملی کے نتائج سے) خبردار کر دے اور ایمان والوں کو خوش خبری دے دے کہ پروردگار کے حضور ان کے لیے اچھا مقام ہے. کافروں نے کہا بلاشبہ یہ شخص جادوگر ہے، کھلا جادوگر.

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ مَا مِنۡ شَفِیۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۳﴾

(۳) (اے لوگو!) تمہارا پروردگار تو وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ ایام میں پیدا کیا (یعنی چھ معین زمانوں میں پیدا کیا) پھر اپنے تخت حکومت پر متمکن ہوگیا. وہی تمام کاموں کا بندوبست کر رہا ہے (یعنی کائنات ہستی پیدا بھی اسی نے کی اور فرماں روائی بھی صرف اسی کی ہوئی). اس کے حضور کوئی سفارشی نہیں ہوسکتا مگر یہ کہ خود وہ اجازت دے دے (اور اجازت کے بعد، کوئی اس کی جرات کرے) یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار، پس اسی کی بندگی کرو. کیا تم غور و فکر سے کام نہیں لیتے؟

اِلَیۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِیۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُهٗ لِیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَالَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِیۡمٍ

(۴) تم سب کو بالآخر اسی کی طرف لوٹنا ہے. یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے. وہی ہے جو پیدائش شروع کرتا ہے اور پھر اسے دہراتا ہے (یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا) تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انہیں انصاف کے ساتھ بدلا دے۔ باقی رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی تو انہیں پاداش کفر

وَعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ④

میں کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور عذاب دردناک.

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ
نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ
السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ
اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ⑤

(۵) وہی ہے جس نے سورج کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو روشن اور پھر چاند کی منزلوں کا اندازہ ٹھیرا دیا تا کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرلیا کرو. اللہ نے یہ سب کچھ نہیں بنایا ہے مگر حکمت و مصلحت کے ساتھ. ان لوگوں کے لیے جو جاننے والے ہیں، وہ (اپنی قدرت و حکمت کی) دلیلیں کھول کھول کر بیان کر دیتا ہے.

اِنَّ فِيْ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ
اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّتَّقُوْنَ ⑥

(۶) بلاشبہ اس بات میں کہ رات کے پیچھے دن اور دن کے پیچھے رات آتی ہے، اور بلاشبہ ان تمام چیزوں میں جو اللہ نے آسمانوں میں اور زمین میں پیدا کی ہیں، ان لوگوں کے لیے (قدرت و حکمت کی) نشانیاں ہیں جو متقی ہیں.

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا
بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ
هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ⑦

(۷) جو لوگ مرنے کے بعد ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے، صرف دنیا کی زندگی ہی میں مگن ہیں اور اس حالت پر مطمئن ہو گئے ہیں اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں

اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ⑧

(۸) تو ایسے ہی لوگ ہیں جن کا (آخری) ٹھکانہ دوزخ ہوگا بسبب اس کمائی کے جو (خود اپنے ہی عملوں کے ذریعے) کماتے رہتے ہیں.

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ⑨

(۹) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ان کے ایمان کی وجہ سے (کامیابی وسعادت کی) راہ ان کا پروردگار ان پر کھول دے گا. ان کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی جب کہ وہ نعمت الٰہی کے باغوں میں ہوں گے.

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ
فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ⑩ ع ٦

(۱۰) وہاں ان کی پکار یہ ہوگی کہ "خدایا: ساری پاکیاں تیرے ہی لیے ہیں" ان کی دعا یہ ہوگی کہ "سلامتی ہو" اور دعاؤں کا خاتمہ یہ ہوگا کہ "الحمد للہ رب العلمین"

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ
بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ
الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ

(۱۱) اور (دیکھو!) انسان جس طرح فائدے کے لیے جلد باز ہوتا ہے، اگر اسی طرح اللہ اسے نقصان پہنچانے میں جلد باز ہوتا (یعنی اگر اس کا قانون جزاء ایسا ہوتا کہ ہر بدعملی کا برا نتیجہ فوراً کام کر جائے) تو اس کا وقت کبھی کا پورا ہو چکا ہوتا

یَعۡمَهُوۡنَ ﴿۱۱﴾

(لیکن قانون جزاء نے یہاں ڈھیل دے رکھی ہے) پس جو لوگ (مرنے کے بعد) ہماری ملاقات کی توقع نہیں رکھتے ہم انہیں ان کی سرکشیوں میں سرگرداں چھوڑ دیتے ہیں.

وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنۡۢبِهٖۤ اَوۡ قَاعِدًا اَوۡ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنۡ لَّمۡ يَدۡعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلۡمُسۡرِفِيۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲﴾

(۱۲) اور جب کبھی انسان کو کوئی رنج پہنچتا ہے (تو خواہ کسی حال میں ہو) کروٹ پر لیٹا ہو، بیٹھا ہو، کھڑا ہو، ہمیں پکارنے لگے گا۔ لیکن جب ہم اس کا رنج دور کر دیتے ہیں تو پھر اس طرح (منہ موڑے ہوئے) چل دیتا ہے گویا رنج و مصیبت میں کبھی اس نے ہمیں پکارا ہی نہیں تھا تو دیکھو! جو حد سے گزر گئے ہیں ان کی نگاہوں میں اسی طرح ان کے کام خوش نما کر دیئے گئے ہیں.

وَلَقَدۡ اَهۡلَكۡنَا الۡقُرُوۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا ۙ وَجَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡقَوۡمَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۳﴾

(۱۳) اور تم سے پہلے کتنی ہی امتیں گزر چکی، ہیں کہ جب انہوں نے ظلم کی راہ اختیار کی تو ہم نے انہیں (پاداش عمل میں) ہلاک کر دیا. ان کے رسول ان کے پاس روشن دلیلوں کے ساتھ آئے تھے، مگر اس پر بھی وہ آمادہ نہ ہوئے کہ ایمان لائیں. (تو دیکھو!) مجرموں کو اسی طرح ہم ان کے جرموں کا بدلہ دیتے ہیں.

ثُمَّ جَعَلۡنٰكُمۡ خَلٰٓئِفَ فِى الۡاَرۡضِ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ لِنَـنۡظُرَ كَيۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴﴾

(۱۴) پھر ان امتوں کے بعد ہم نے تمہیں ان کا جانشین بنایا. تا کہ دیکھیں تمہارے کام کیسے ہوتے ہیں؟

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَيۡرِ هٰذَاۤ اَوۡ بَدِّلۡهُ ؕ قُلۡ مَا يَكُوۡنُ لِىۡۤ اَنۡ اُبَدِّلَهٗ مِنۡ تِلۡقَآئِ نَفۡسِىۡ ۚ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ ۚ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّىۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۵﴾

(۱۵) اور (اے پیغمبر!) جب تم ہماری واضح آیتیں انہیں پڑھ کر سناتے ہو تو جو لوگ (مرنے کے بعد) ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں اس قرآن کے سوا کوئی دوسرا قرآن لا کر سناؤ، یا اسی (کے مطالب) میں ردوبدل کر دو تم کہو: میرا یہ مقدور نہیں کہ اپنے جی سے اس میں ردوبدل کر دوں. میں تو بس اسی حکم کا تابع ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے. میں ڈرتا ہوں کہ اگر اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کروں تو عذاب کا ایک بہت بڑا دن آنے والا ہے.

قُلْ لَّوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوۡتُهٗ عَلَيۡكُمۡ وَلَاۤ اَدۡرٰٮكُمۡ بِهٖ ۖ فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِيۡكُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶﴾

(۱۶) اور تم کہو: اگر اللہ چاہتا تو میں قرآن تمہیں سناتا ہی نہیں اور تمہیں اس سے خبردار ہی نہ کرتا (مگر اس کا چاہنا یہی ہوا کہ تم میں اس کا کلام نازل ہو اور تمہیں اقوام عالم کی ہدایت کا ذریعہ بنائے.) پھر دیکھو! یہ واقعہ ہے کہ میں اس معاملے سے پہلے تم لوگوں کے اندر ایک پوری عمر بسر کر چکا ہوں کیا تم سمجھتے بوجھتے نہیں؟

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٧﴾

(۱۷) پھر بتلاؤ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جو اپنے جی سے جھوٹ بات بنا کر اللہ پر افتراء کرے، اور اس آدمی سے جو اللہ کی سچی آیتیں جھٹلائے؟ یقیناً جرم کرنے والے کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے.

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٨﴾

(۱۸) اور یہ (مشرک) اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ فائدہ. اور کہتے ہیں: (ہم اس لیے ان کی پرستش کرتے ہیں کہ) یہ اللہ کے حضور ہمارے سفارشی ہیں (اے پیغمبر!) تم کہہ دو" کیا تم اللہ کو ایسی بات کی خبر دینی چاہتے ہو جو خود اسے معلوم نہیں، نہ تو آسمانوں میں اور نہ زمینوں میں؟ پاک اور بلند ہے اس کی ذات اس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں.

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٩﴾

(۱۹) اور ابتدا میں انسانوں کی ایک ہی امت تھی پھر الگ الگ ہو گئے. اور اگر تمہارے پروردگار کی جانب سے پہلے ایک بات نہ ٹھیرا دی گئی ہوتی (یعنی لوگ الگ الگ راہوں میں چلیں گے اور اسی اختلاف میں ان کے لیے آزمائش عمل ہوگی) تو جن باتوں میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ کبھی کا ہو چکا ہوتا.

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ﴿٢٠﴾ ع ۲

(۲۰) اور یہ لوگ کہتے ہیں: کیوں ایسا نہ ہوا کہ اس پر (یعنی پیغمبر اسلام پر) اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی اترتی؟ تو (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: غیب کا علم تو صرف اللہ ہی کے لیے ہے. پس انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں.

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُمْ مَكْرٌ فِي آيَاتِنَا ۚ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿٢١﴾

(۲۱) اور جب ایسا ہوتا ہے کہ ہم لوگوں کو درد دکھ کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو فوراً ہماری (رحمت کی) نشانیوں میں باریک باریک حیلے نکالنا شروع کر دیتے ہیں. (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: اللہ ان باریکیوں میں سب سے زیادہ تیز ہے. اس کے فرشتے تمہاری یہ ساری مکاریاں قلم بند کر رہے ہیں.

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ

(۲۲) وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی خشکی اور تری میں سیر و گردش کا سامان کر دیا ہے. پھر جب ایسا ہوتا ہے کہ تم جہازوں میں سوار ہوتے ہو، جہاز موافق ہوا پا کر تمہیں لے اڑتے ہیں، مسافر خوش ہوتے ہیں (کہ کیا اچھی ہوا چل رہی ہے) پھر اچانک ہوائے تند کے جھونکے نمودار ہو جاتے اور ہر طرف

مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا
اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا
مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

سے موجیں ہجوم کرنے لگتی ہیں اور مسافر خیال کرتے ہیں بس اب ان میں گھر گئے (اور بچنے کی کوئی امید باقی نہ رہی تو اس وقت انہیں خدا کے سوا اور کوئی ہستی یاد نہیں آتی)۔ وہ دین کے اخلاص کے ساتھ خدا کو پکارنے لگتے ہیں: خدایا: اگر اس حالت سے ہمیں نجات دے دے تو ہم ضرور تیرے شکر گزار ہوں گے۔

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي
الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا
بَغْيُكُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

(۲۳) پھر (دیکھو!) جب اللہ انہیں نجات دے دیتا ہے تو اچانک (اپنا عہد و پیمان بھول جاتے ہیں اور) ناحق ملک میں سرکشی و فساد کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تو خود تمہاری ہی جانوں پر پڑنے والا ہے۔ یہ دنیا کی (چند روزہ) زندگی کے فائدے ہیں سو اٹھالو پھر تمہیں ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اس وقت ہم تمہیں بتائیں گے کہ جو کچھ دنیا میں کرتے رہے اس کی حقیقت کیا تھی۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ
مِنَ السَّمَاۗءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ
مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ
اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ
وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ
اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا
حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۭ
كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

(۲۴) دنیا کی زندگی کی مثال تو بس ایسی ہے جیسے یہ معاملہ کہ آسمان سے ہم نے پانی برسایا اور زمین کی نباتات جو انسانوں اور چار پایوں کے لیے غذا کا کام دیتی ہیں، اس سے شاداب ہو کر پھلی پھولیں اور باہم دگر مل گئیں۔ پھر جب وہ وقت آیا کہ زمین نے اپنے (سبزی اور لالی کے) سارے زیور پہن لیے اور (لہلہاتے ہوئے کھیتوں اور گراں بار باغوں سے) خوش نما ہو گئی اور زمین کے مالک سمجھے اب فصل ہمارے قابو میں آ گئی ہے تو اچانک ہمارا حکم دن کے وقت یا رات کے وقت نمودار ہو گیا اور ہم نے زمین کی ساری فصل اس طرح بیخ و بن سے کاٹ کے رکھ دی گویا ایک دن پہلے تک اس کا نام و نشان ہی نہ تھا۔ اس طرح ہم (حقیقت کی) دلیلیں کھول کھول کر بیان کر دیتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرنے والے ہیں۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ۭ وَيَهْدِيْ
مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾

(۲۵) اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے (کامیابی و نجات کی) سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ وَلَا
يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

(۲۶) (اس کا قانون تو یہ ہے کہ) جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لیے بھلائی ہی ہو گی اور (جتنی اور جیسی کچھ ان کی بھلائی تھی) اس سے بھی کچھ زیادہ۔ ان کے

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٦﴾

چہروں پر نہ تو (محرومی کی) کالک لگے گی، نہ ذلت کا اثر نمایاں ہوگا. ایسے ہی لوگ جنتی ہیں، ہمیشہ جنت میں رہنے والے.

وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ
بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَا لَهُمْ مِنَ
اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۖ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ
وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا ۚ أُولَٰئِكَ
أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٧﴾

(۲۷) اور جن لوگوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا نتیجہ ویسا ہی نکلے گا جیسی کچھ برائی ہوگی اور ان پر خواری چھا جائے گی. اللہ (کے قانون) سے انہیں بچانے والا کوئی نہ ہوگا. ان کے چہروں پر اس طرح کالک چھا جائے گی جیسے اندھیری رات کا ایک ٹکڑا چہروں پر اڑھا دیا گیا ہو. سو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں، دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے.

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ
أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ ۚ
فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ ۖ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ
إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ﴿٢٨﴾

(۲۸) اور (دیکھو!) جس دن ایسا ہوگا کہ ہم ان سب کو اپنے حضور اکٹھا کریں گے اور پھر ان لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا ہے کہیں گے: تم اور وہ سب جنہیں تم نے شریک ٹھرایا تھا، اپنی جگہ سے نہ ہلو. (یعنی اپنے مقام میں رکے رہو، آگے نہ بڑھو). اور پھر ایسا ہوگا کہ ایک دوسرے سے انہیں الگ الگ کردیں گے (یعنی شرک کرنے والوں میں اور ان میں جنہیں شریک بنایا گیا امتیاز پیدا ہوجائے گا) تب وہ ہستیاں جنہیں خدا کے ساتھ شریک بنایا گیا ہے، کہیں گی. یہ بات تو نہ تھی کہ تم ہماری ہی پرستش کرتے تھے.

فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ
كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ﴿٢٩﴾

(۲۹) آج کے دن ہم میں اور تم میں اللہ کی گواہی بس کرتی ہے (وہ جانتا ہے) کہ تمہاری پرستاریوں سے ہم یک قلم بے خبر تھے.

هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ ۚ
وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۖ وَضَلَّ
عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٣٠﴾

(۳۰) پس اس دن ہر آدمی جانچ لے گا کہ جو کچھ وہ پہلے کر چکا ہے اس کی حقیقت کیا تھی. سب اللہ کے حضور کہ ان کا مالک حقیقی ہے لوٹائے جائیں گے اور حقیقت کے خلاف جس قدر افترا پردازیاں کرتے رہے ہیں، سب ان سے کھوئی جائیں گی۔

الربع ع ۳

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ

(۳۱) (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے پوچھو: وہ کون ہے جو تمہیں آسمان وزمین کی بخشایشوں کے ذریعے روزی دیتا ہے؟ وہ کون ہے جس کے قبضہ میں تمہارا سننا اور دیکھنا ہے؟ وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے؟ اور پھر وہ کون ہے جو تمام کارخانہ ہستی کا انتظام کر رہا ہے؟ یہ (فوراً) بول اٹھیں گے کہ

اللّٰہُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾

"اللہ"۔ پس تم کہو: اگر ایسا ہی ہے تو پھر تم (انکارِ حق کے نتیجے سے) ڈرتے نہیں؟

فَذٰلِكُمُ اللّٰہُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾

(۳۲) یہی اللہ فی الحقیقت تمہارا پروردگار ہے. پھر بتلاؤ سچائی کے جان لینے کے بعد اسے نہ ماننا گمراہی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ تم (حقیقت سے) منہ پھیرے کدھر کو جارہے ہو؟ .

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾

(۳۳) (اے پیغمبر!) اسی طرح تیرے پروردگار کا فرمودہ ان لوگوں پر صادق آ گیا جو (دائرۂ ہدایت سے) باہر ہو گئے ہیں کہ وہ ایمان لانے والے نہیں.

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰہُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾

(۳۴) (اے پیغمبر!) ان سے پوچھو: کیا تمہارے ٹھیرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو خلقت کی پیدائش شروع کرے اور پھر اسے دہرائے؟ تم کہو: یہ تو اللہ ہی ہے جو ابتدا میں پیدا کرتا ہے پھر اسے دہرائے گا. پس غور کرو تمہاری الٹی چال تمہیں کدھر کو لے جارہی ہے.

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰہُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰی ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾

(۳۵) ان سے پوچھو: کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ہے جو حق کی راہ دکھاتا ہے؟ (اے پیغمبر!) تم کہدو، (تم جانتے ہو یہ کوئی نہیں کرسکتا) یہ صرف اللہ ہی کی کارفرمائی ہے۔ پھر جو حق کی راہ دکھائے وہ اس کا حق دار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود ہی راہ نہیں پاتا جب تک اسے راہ نہ دکھائی جائے؟ (افسوس تم پر!) تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیسے فیصلے کررہے ہو؟.

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

(۳۶) اور ان لوگوں میں زیادہ تر ایسے ہی لوگ ہیں جو صرف وہم و گمان کی باتوں پر چلتے ہیں اور سچائی کی معرفت میں گمان کچھ کام نہیں دے سکتا. یہ جو کچھ کررہے ہیں اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے.

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾

(۳۷) اور اس قرآن کا معاملہ ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اپنے جی سے گھڑ لائے. وہ تو ان تمام وحیوں کی تصدیق ہے جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں اور کتاب اللہ کی تفصیل ہے (یعنی اللہ کی کتابوں میں جو کچھ تعلیم دی گئی ہے) وہ سب اس میں کھول کھول کر بیان کردی گئی ہے)، اس میں کوئی شبہ نہیں، تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے.

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ

(۳۸) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے (یعنی پیغمبر اسلام نے) اللہ کے

مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۸﴾

نام پر یہ افترا کیا ہے؟ تم کہو: اگر تم اپنے اس قول میں سچے ہو (اور ایک آدمی اپنے جی سے گھڑ کر ایسا کلام بنا لے سکتا ہے) تو قرآن کی مانند ایک سورت بنا کر پیش کر دو اور خدا کے سوا جن جن ہستیوں کو اپنی مدد کے لیے بلا سکتے ہو (تمہیں پوری طرح اجازت ہے) بلا لو.

بَلۡ كَذَّبُوۡا بِمَا لَمۡ يُحِيۡطُوۡا بِعِلۡمِهٖ وَلَمَّا يَاۡتِهِمۡ تَاۡوِيۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۳۹﴾

(۳۹) نہیں یہ بات نہیں ہے. اصل حقیقت یہ ہے کہ جس بات پر یہ اپنے علم سے احاطہ نہ کر سکے اور جس بات کا نتیجہ ابھی پیش نہیں آیا، اس کے جھٹلانے پر آمادہ ہو گئے ٹھیک اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں تو دیکھو ظلم کرنے والوں کا کیسا کچھ انجام ہو چکا ہے!

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يُّؤۡمِنُ بِهٖ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّا يُؤۡمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعۡلَمُ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۴۰﴾ ع

(۴۰) اور (اے پیغمبر!) ان میں (یعنی تیری قوم میں) کچھ تو ایسے ہیں جو قرآن پر (آئندہ) ایمان لائیں گے، کچھ ایسے ہیں جو ایمان لانے والے نہیں اور تیرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون لوگ مفسد ہیں۔

وَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقُلۡ لِّىۡ عَمَلِىۡ وَلَكُمۡ عَمَلُكُمۡ ۚ اَنۡتُمۡ بَرِيۡٓـُٔوۡنَ مِمَّاۤ اَعۡمَلُ وَاَنَا بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾

(۴۱) اور اگر یہ (اس قدر سمجھانے پر بھی) تجھے جھٹلائیں تو کہہ دے میرے لیے میرا عمل ہے، تمہارے لیے تمہارا. میں جو کچھ کرتا ہوں اس کی ذمہ داری تم پر نہیں تم جو کچھ کرتے ہو اس کے لیے میں ذمہ دار نہیں. (ہر شخص کے لیے اس کا عمل ہے اور عمل کے مطابق نتیجہ. پس تم اپنی راہ چلو، مجھے اپنی راہ چلنے دو اور دیکھو اللہ کا فیصلہ کیا ہوتا ہے).

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ ؕ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۲﴾

(۴۲) اور (اے پیغمبر!) ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو تیری باتوں کی طرف کان لگاتے ہیں (اور تو خیال کرتا ہے یہ کلام حق سن کر اس کی سچائی پالیں گے، حالانکہ فی الحقیقت وہ سنتے نہیں) پھر کیا تو بہروں کو بات سنائے گا اگرچہ وہ بات نہ پا سکتے ہوں؟.

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡظُرُ اِلَيۡكَ ؕ اَفَاَنۡتَ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۴۳﴾

(۴۳) اور ان میں کچھ ایسے ہیں جو تیری طرف تکتے ہیں (اور تو خیال کرتا ہے یہ تجھے سمجھ کر دیکھتے ہیں، حالانکہ وہ دیکھتے نہیں) پھر کیا تو اندھے کو راہ دکھاوے گا اگرچہ اسے کچھ سوجھ نہ پڑتا ہو؟.

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٤﴾

(۴۴) یقیناً اللہ انسانوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا (کہ انہیں جبراً اندھا بہرا بنا دے) مگر خود انسان ہی ہے جو اپنے اوپر ظلم کرتا ہے (کہ اس کی بخشی ہوئی قوتوں سے کام نہیں لیتا اور ہٹ اور ضد میں آ کر سچائی سے انکار کر دیتا ہے).

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿٤٥﴾

(۴۵) اور جس دن ایسا ہوگا کہ اللہ ان سب کو اپنے حضور جمع کرے گا، اس دن انہیں ایسا معلوم ہوگا گویا (دنیا میں) اس سے زیادہ نہیں ٹھیرے جیسے گھڑی بھر کو لوگ ٹھیر جائیں اور آپس میں صاحب سلامت کرلیں. (تو) بلا شبہ وہ لوگ بڑے ہی گھاٹے میں رہے جنہوں نے اللہ کی ملاقات کا اعتقاد جھٹلایا اور وہ کبھی (کامیابی کی) راہ پانے والے نہ تھے.

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾

(۴۶) اور (اے پیغمبر!) ہم نے ان لوگوں سے (یعنی منکرین عرب سے) جن جن باتوں کا وعدہ کیا ہے (یعنی دعوت حق کے پیش آنے والے نتائج کی خبر دی ہے) ان میں سے بعض باتیں تجھے (تیری زندگی میں) دکھا دیں یا (ان کے ظہور سے پہلے) تیرا وقت پورا کر دیں، لیکن بہر حال انہیں ہماری ہی طرف لوٹنا ہے اور یہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ اس پر شاہد ہے.

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾

(۴۷) اور (یاد رکھو!) ہر امت کے لیے ایک رسول ہے (جو ان میں پیدا ہوتا اور انہیں دین حق کی طرف بلاتا ہے) پھر جب کسی امت میں اس کا رسول ظاہر ہوگیا تو (ہمارا قانون یہ ہے کہ) ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ایسا نہیں ہوتا کہ نا انصافی ہو.

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾

(۴۸) اور یہ لوگ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ یہ بات (یعنی انکار حق کی پاداش) کب ظہور میں آئے گی؟.

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٤٩﴾

(۴۹) (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: (یہ معاملہ کچھ میرے اختیار میں نہیں کہ میں بتلا دوں کب واقع ہوگا) میں تو خود اپنی جان کا بھی نفع نقصان اپنے قبضے میں نہیں رکھتا. وہی ہوتا ہے جو اللہ نے چاہا ہے. ہر امت کے لیے (پاداش عمل کا) ایک مقررہ وقت ہے. اور جب وہ وقت آ پہنچتا ہے تو پھر نہ تو ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں، نہ ایک گھڑی آگے.

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾

(۵۰) (اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہو: کیا تم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر اس کا عذاب راتوں رات نازل ہو گیا یا دن دہاڑے آ گیا تو تم کیا کرو گے؟ پھر کیا بات ہے، جس کے لیے مجرم جلدی مچا رہے ہیں؟۔

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

(۵۱) کیا جب وہ واقع ہو جائے گا اس وقت تم یقین کرو گے؟ (لیکن اس وقت یقین کرنا تو کچھ سودمند نہ ہوگا۔ اس وقت تو کہا جائے گا:) ہاں! اب تم نے یقین کیا اور تم ہی تھے کہ اس کی طلب میں جلدی مچایا کرتے تھے۔

ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾

(۵۲) پھر ظلم کرنے والوں سے کہا جائے گا اب ہیشگی کا عذاب چکھو۔ تمہیں جو کچھ بدلا مل رہا ہے یہ اس کے سوا کیا ہے کہ خود تمہارے ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے جو دنیا میں کماتے رہے تھے۔

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕۚ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾ ع ۵ ۱۰

(۵۳) اور تجھ سے پوچھتے ہیں: کیا یہ بات واقعی سچ ہے؟ تم (بلا تامل) کہو: ہاں، میرا پروردگار اس پر شاہد ہے کہ یہ سچائی کے سوا کچھ نہیں اور تم کبھی ایسا نہیں کر سکتے کہ اسے (اس کے کاموں میں) عاجز کر دو۔

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾

(۵۴) اور (آنے والا عذاب اس درجہ ہولناک ہے اور اس کا وقوع اس درجہ قطعی ہے کہ) اگر ہر ظالم انسان کے قبضے میں وہ سب کچھ آ جائے جو روئے زمین میں ہے تو وہ ضرور اسے اپنے فدیہ میں دے دے۔ اور (دیکھو!) جب انہوں نے عذاب اپنے سامنے دیکھا تو (اپنی سرکشی و انکار یاد کر کے) دل ہی دل میں پچھتانے لگے۔ پھر ان کے درمیان (یعنی مومنوں اور سرکشوں کے درمیان) انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور ایسا کبھی نہ ہوگا کہ ان پر کسی طرح کی زیادتی واقع ہو۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾

(۵۵) یاد رکھو! آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے (اس کے سوا کوئی نہیں جسے حکم و تصرف میں کچھ دخل ہو) اور یہ بات بھی نہ بھولو کہ اللہ کا وعدہ حق ہے (وہ کبھی ٹل نہیں سکتا)۔ مگر ان میں زیادہ تر ایسے ہیں جو یہ بات نہیں جانتے۔

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾

(۵۶) وہی جلاتا ہے، وہی مارتا ہے اور وہی ہے جس کی طرف تم سب کو (بالآخر) لوٹنا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

(۵۷) اے لوگو! تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی جانب سے ایک ایسی چیز آ گئی جو موعظت ہے، دل کی تمام بیماریوں کے لیے شفا ہے اور ہدایت اور رحمت ہے۔ ان لوگوں کے لیے جو (اس پر) یقین رکھتے ہیں۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

(۵۸) (اے پیغمبر!) تم کہو: یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کی رحمت ہے، پس چاہیے کہ اس پر خوشی منائیں اور یہ ان ساری چیزوں سے بہتر ہے جسے وہ (دنیا کی زندگی میں) جمع کرتے رہتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾

(۵۹) (اے پیغمبر!) تم ان سے کہو: کیا تم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ جو روزی اللہ نے تمھارے لیے پیدا کی ہے تم نے (محض اپنے اوہام وظنون کی بنا پر) اس میں سے بعض کو حرام ٹھیرا دیا، بعض کو حلال سمجھ لیا ہے۔ تم پوچھو: (یہ جو تم نے حلال حرام کا حکم لگایا تو) کیا اللہ نے اس کی اجازت دی ہے یا تم اللہ پر بہتان باندھتے ہو؟

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۱۱

(۶۰) اور جن لوگوں کی جراُتوں کا یہ حال ہے کہ اللہ کے نام پر جھوٹ بول کر افترا پردازی کررہے ہیں، انھوں نے روز قیامت کو کیا سمجھ رکھا ہے؟ (کیا وہ سمجھتے ہیں اللہ کی جانب سے کوئی پرسش ہونے والی نہیں؟) حقیقت یہ ہے کہ اللہ انسانوں کے لیے بڑا ہی فضل رکھتا ہے (کہ اس نے جزائے عمل کو آخرت پر اٹھا رکھا ہے اور دنیا میں سب کو مہلت عمل دے دی ہے) لیکن ان میں زیادہ تر ایسے ہیں جو اس کا شکر بجا نہیں لاتے۔

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۱﴾

(۶۱) اور (پیغمبر!) تم کسی حال میں ہو اور قرآن کی کوئی سی بھی آیت پڑھ کر سناتے ہو، (ہماری نگاہوں سے غائب نہیں ہوتے) اور (اے لوگو!) تم کوئی سا کام بھی کرتے ہو، مگر وہ بات کرتے ہوئے ہماری نگاہوں سے غائب نہیں ہوتے۔ اور نہ تو زمین میں، نہ آسمان میں کوئی چیز تمھارے پروردگار کے علم سے غائب ہے۔ ذرہ بھر کوئی چیز ہو یا اس سے چھوٹی یا بڑی، سب کچھ ایک کتاب واضح میں مندرج ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾

(۶۲) یادرکھو! جو اللہ کے دوست ہیں ان کے لیے نہ تو کسی طرح کا خوف ہوگا، نہ کسی طرح کی غمگینی.

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

(۶۳) یہ وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے اور زندگی ایسے بسر کی کہ برائیوں سے بچتے رہے۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۗ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾

وقف لازم

(۶۴) ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی (کامرانی وسعادت کی) بشارت ہے اور آخرت کی زندگی میں بھی۔ اللہ کے فرمان اٹل ہیں، کبھی بدلنے والے نہیں .اور یہی سب سے بڑی فیروزمندی ہے جو انسان کے حصے میں آسکتی ہے.

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾

(۶۵) اور (اے پیغمبر!) منکروں کی (معاندانہ) باتوں سے تم آزردہ نہ ہو، ساری عزتیں اللہ ہی کے لیے ہیں (وہ جسے چاہے عزت دے، جسے چاہے ذلت دے)، وہ سننے والا، جاننے والا ہے

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ۗ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾

(۶۶) یادرکھو! وہ تمام ہستیاں جو آسمانوں میں ہیں اور وہ جو زمین میں ہیں، اللہ ہی کے تابع فرمان ہیں اور جو لوگ اللہ کے سوا اپنے ٹھیرائے ہوئے شریکوں کو پکارتے ہیں، تم جانتے ہو وہ کس بات کی پیروی کرتے ہیں؟ (کیا یقین و بصیرت کی؟ نہیں) محض وہم وگمان کی. وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ (ہر بات میں) اپنی اٹکلیں دوڑاتے ہیں.

هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۗ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾

(۶۷) وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کا وقت بنادیا کہ اس میں آرام پاؤ، اور دن کا وقت کہ اس کی روشنی میں دیکھو بھالو. بلاشبہ اس بات میں ان لوگوں کے لیے (ربوبیت الٰہی کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں جو (کلام حق) سنتے (اور سمجھتے) ہیں.

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۗ هُوَ الْغَنِىُّ ۗ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۗ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۗ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

(۶۸) یہ کہتے ہیں ''اللہ نے اپنا ایک بیٹا بنا رکھا ہے'' اس کے لیے تقدیس ہو، وہ تو (اس طرح کی تمام احتیاجوں سے) بے نیاز ہے. جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کے لیے ہے. تمہارے پاس ایسی بات کہنے کے لیے کونسی دلیل آ گئی؟ کیا تم اللہ کے بارے میں ایسی بات کہنے کی جرأت کرتے ہو جس کے لیے تمہارے پاس کوئی علم نہیں؟.

قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ
الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ۝۶۹

(۶۹) (اے پیغمبر!) تم کہو: جو لوگ اللہ پر بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی فلاح پانے والے نہیں.

مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُھُمْ ثُمَّ
نُذِیْقُھُمُ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ بِمَا کَانُوْا
یَکْفُرُوْنَ ۝۷۰

(۷۰) ان کے لیے صرف دنیا ہی کی متاع ہے، پھر (آخر کار) ہماری طرف لوٹنا ہے تب ہم انہیں عذاب سخت کا مزہ چکھائیں گے کہ جیسی کچھ کفر کی باتیں کرتے رہے ہیں اس کا نتیجہ پالیں.

ع ۷ / ۱۲

وقف لازم

وَاتْلُ عَلَیْھِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖ
یٰقَوْمِ اِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکُمْ مَّقَامِیْ
وَتَذْکِیْرِیْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ
فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَکُمْ وَشُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُنْ
اَمْرُکُمْ عَلَیْکُمْ غُمَّۃً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَیَّ وَلَا
تُنْظِرُوْنِ ۝۷۱

(۷۱) اور (اے پیغمبر!) انہیں نوح کا حال سناؤ. جب ایسا ہوا تھا کہ اس نے اپنی قوم سے کہا تھا: اے میری قوم! اگر تم پر یہ بات شاق گزرتی ہے کہ میں تم میں (دعوت وہدایت کے لیے) کھڑا ہوں اور اللہ کی نشانیوں کے ساتھ پند ونصیحت کرتا ہوں تو میرا بھروسا صرف اللہ پر ہے تم میرے خلاف جو کچھ کرنا چاہتے ہو اسے ٹھان لو اور اپنے شریکوں کو بھی ساتھ لے لو. پھر جو کچھ تمہارا منصوبہ ہو اسے اچھی طرح سمجھ بوجھ لو کہ کوئی پہلو نظر سے رہ نہ جائے، پھر جو کچھ میرے خلاف کرنا ہے کر گزرو اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو (اور دیکھو آخر کار کیا نتیجہ نکلتا ہے؟).

فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُکُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ
اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ
اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝۷۲

(۷۲) پھر اگر (اس پر بھی تم باز نہ آئے اور) مجھ سے روگردانی کی تو (یاد رکھو! اپنا ہی نقصان کرو گے) میں جو کچھ کر رہا ہوں اس کے لیے تم سے کسی مزدوری کا طلب گار نہیں ہوا تھا. میری مزدوری تو اللہ کے سوا اور کسی کے پاس نہیں. مجھے (اسی کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ اس کے فرماں بردار بندوں کے گروہ میں شامل رہوں.

فَکَذَّبُوْہُ فَنَجَّیْنٰہُ وَمَنْ مَّعَہٗ فِی الْفُلْکِ
وَجَعَلْنٰھُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ
کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ
الْمُنْذَرِیْنَ ۝۷۳

(۷۳) اس پر بھی لوگوں نے اسے جھٹلایا. پس ہم نے اسے اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ کشتی میں سوار تھے (طوفان سے) بچالیا اور (غرق شدہ قوم کا) جانشین بنایا، اور جن لوگوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائی تھیں ان سب کو غرق کر دیا تو دیکھو! ان لوگوں کا حشر کیسا ہوا جو (انکار وسرکشی کے نتائج سے) خبردار کر دیے گئے تھے.

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِہٖ رُسُلًا اِلٰی قَوْمِھِمْ
فَجَآءُوْھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا کَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا
بِمَا کَذَّبُوْا بِہٖ مِنْ قَبْلُ ؕ کَذٰلِکَ نَطْبَعُ

(۷۴) پھر نوح کے بعد ہم نے (کتنے ہی) رسولوں کو ان کی قوموں میں پیدا کیا. وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے تھے، اس پر بھی ان کی قومیں تیار نہ تھیں کہ جو بات پہلے جھٹلا چکی ہیں اسے (دلیلیں دیکھ کر) مان لیں. سو دیکھو! جو

عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝٧٤

لوگ (سرکشی اور فساد میں) حد سے گزر جاتے ہیں، ہم اسی طرح ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا
وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝٧٥

(۷۵) پھر ہم نے ان رسولوں کے بعد موسیٰ اور ہارون کو بھیجا فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف، وہ ہماری نشانیاں اپنے ساتھ رکھتے تھے، مگر فرعون اور اس کے درباریوں نے گھمنڈ کیا، ان کا گروہ مجرموں کا گروہ تھا۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا
اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧٦

(۷۶) پھر جب ہماری جانب سے سچائی ان پر نمودار ہوگئی تو کہنے لگے: یہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ جادو ہے، صریح جادو۔

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ
اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝٧٧

(۷۷) موسیٰ نے کہا: تم سچائی کے حق میں جب وہ نمودار ہوگئی ایسی بات کہتے ہو؟ کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر تو کبھی کامیابی نہیں پا سکتے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا
عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى
الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝٧٨

(۷۸) انھوں نے (جواب میں) کہا: کیا تم اس لیے ہمارے پاس آئے ہو کہ جس راہ پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے دیکھا ہے، اس سے ہمیں ہٹا دو اور ملک میں تم دونوں بھائیوں کے لیے سرداری ہو جائے؟ ہم تو تمھیں ماننے والے نہیں۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝٧٩

(۷۹) اور فرعون نے کہا: (مملکت میں) جتنے ماہر جادوگر ہیں، سب کو میرے حضور حاضر کرو۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى
اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝٨٠

(۸۰) جب جادوگر آموجود ہوے (اور مقابلے کا میدان گرم ہوا) تو موسیٰ نے کہا: تمھیں جو کچھ میدان میں ڈالنا ہے ڈال دو۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ
السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٨١

(۸۱) جب انھوں نے (اپنی جادو کی رسیاں اور لاٹھیاں) ڈال دیں تو موسیٰ نے کہا: تم جو کچھ بنا کر لائے ہو یہ جادو ہے اور یقیناً اللہ اسے ملیامیٹ کر دے گا۔ اللہ کا یہ قانون ہے کہ وہ مفسدوں کا کام نہیں سنوارتا۔

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُجْرِمُوْنَ ۝٨٢ ع ۸ ۱۲

(۸۲) وہ حق کو اپنے احکام کے مطابق ضرور ثابت کر دکھائے گا اگرچہ ان لوگوں کو جو مجرم ہیں ایسا ہونا پسند نہ آئے۔

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ

(۸۳) تو دیکھو! اس پر بھی ایسا ہوا کہ موسیٰ پر کوئی ایمان نہیں لایا مگر صرف ایک

عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝٨٣

گروہ جو اس کی قوم کے نوجوانوں کا گروہ تھا، وہ بھی فرعون اور اس کے سرداروں سے ڈرتا ہوا کہ کہیں کسی مصیبت میں نہ ڈال دیں. اور اس میں شک نہیں کہ فرعون ملک (مصر) میں بڑا ہی سرکش (بادشاہ) تھا اور اس میں بھی شک نہیں کہ (ظلم و استبداد میں) بالکل چھوٹ تھا.

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝٨٤

(۸۴) اور موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: لوگو! اگر تم فی الحقیقت اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس کی فرمان برداری کرنی چاہتے ہو تو چاہیئے کہ صرف اسی پر بھروسا کرو (اور فرعون کی طاقت سے نہ ڈرو).

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٨٥

(۸۵) انہوں نے کہا: ہم نے اللہ پر بھروسا کیا (ہم دعا کرتے ہیں کہ) پروردگار! ہمیں اس ظالم گروہ کے لیے آزمائشوں کا موجب نہ بنائیو (کہ اس کے ظلم وستم کے مقابلے میں کمزوری دکھائیں).

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝٨٦

(۸۶) اور اپنی رحمت سے ایسا کیجیو کہ اس کافر گروہ کے پنجے سے نجات پا جائیں.

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٨٧

(۸۷) اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی (ہارون) پر وحی کی کہ اپنی قوم کے لیے مصر میں مکان بناؤ اور اپنے مکانوں کو قبلہ رخ تعمیر کرو. نیز (ان میں) نماز قائم کرو اور جو ایمان لائے ہیں انہیں (کامیابی) کی بشارت دو.

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝٨٨

(۸۸) اور موسیٰ نے دعا مانگی: خدایا! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس دنیا کی زندگی میں زیب وزینت کی چیزیں اور مال و دولت کی شوکتیں بخشی ہیں۔ تو خدایا! کیا یہ اس لیے ہے کہ تیری راہ سے یہ لوگوں کو بھٹکائیں؟ خدایا! ان کی دولت زائل کردے اور ان کے دلوں پر مہر لگا دے کہ اس وقت تک یقین نہ کریں جب تک عذاب دردناک اپنے سامنے نہ دیکھ لیں.

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٨٩

(۸۹) اللہ نے فرمایا: میں نے تم دونوں کی دعا قبول کی تو اب تم (اپنی راہ میں) جم کر کھڑے ہو جاؤ اور ان لوگوں کی پیروی نہ کرو جو (میرا طریق کار) نہیں جانتے (اور اس لیے صبر نہیں کر سکتے).

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓى

(۹۰) اور پھر ایسا ہوا کہ ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار اتار دیا. یہ دیکھ کر فرعون اور اس کے لشکر نے پیچھا کیا. مقصود یہ تھا کہ ظلم و شرارت کریں. لیکن جب

إِذَآ أَدْرَكَهُ ٱلْغَرَقُ ۙ قَالَ ءَامَنتُ أَنَّهُۥ لَآ
إِلَٰهَ إِلَّا ٱلَّذِىٓ ءَامَنَتْ بِهِۦ بَنُوٓا۟ إِسْرَٰٓءِيلَ
وَأَنَا۠ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿٩٠﴾

حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ فرعون سمندر میں غرق ہونے لگا تو اس وقت پکار اٹھا: میں یقین کرتا ہوں کہ اس ہستی کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں اور میں بھی اسی کے فرماں برداروں میں ہوں

ءَآلْـَٔـٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ
ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿٩١﴾

(۹۱) (ہم نے کہا:) ہاں! اب تو ایمان لایا، حالانکہ پہلے برابر نافرمانی کرتا رہا اور تو دنیا کے مفسد انسانوں میں سے ایک (بڑا ہی) مفسد تھا۔

فَٱلْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ
خَلْفَكَ ءَايَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ
عَنْ ءَايَٰتِنَا لَغَٰفِلُونَ ﴿٩٢﴾ ع ۹ ۱۴

(۹۲) پس آج ہم ایسا کریں گے کہ تیرے جسم کو (سمندر کی موجوں سے) بچا لیں گے، تا کہ ان لوگوں کے لیے جو تیرے بعد آنے والے ہیں، (قدرت حق کی) ایک نشانی ہو۔ اور اکثر انسان ایسے ہیں جو ہماری نشانیوں کی طرف سے یک قلم غافل رہتے ہیں۔

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ
وَرَزَقْنَٰهُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ فَمَا ٱخْتَلَفُوا۟
حَتَّىٰ جَآءَهُمُ ٱلْعِلْمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِى
بَيْنَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ فِيمَا كَانُوا۟ فِيهِ
يَخْتَلِفُونَ ﴿٩٣﴾

(۹۳) اور ہم نے بنی اسرائیل کو (اپنے وعدہ کے مطابق فلسطین میں) بسنے کا بہت اچھا ٹھکانا دیا تھا اور پاکیزہ چیزوں سے ان کی روزی کا سامان کر دیا تھا پھر جب کبھی انہوں نے (دین حق کے بارے میں) اختلاف کیا تو علم کی روشنی ضرور ان پر نمودار ہوگئی (یعنی ان میں یکے بعد دیگر نبی مبعوث ہوتے رہے، لیکن پھر بھی وہ حقیقت پر متفق نہ ہوئے) قیامت کے دن تمہارا پروردگار ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں باہم اختلاف کرتے رہے ہیں (یعنی انہیں معلوم ہو جائے گا کہ حقیقت حال کیا تھی)۔

فَإِن كُنتَ فِى شَكٍّ مِّمَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ
فَسْـَٔلِ ٱلَّذِينَ يَقْرَءُونَ ٱلْكِتَٰبَ مِن
قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ
فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُمْتَرِينَ ﴿٩٤﴾

(۹۴) اور اگر تمہیں اس بات میں کسی طرح کا شک ہو جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے تو ان لوگوں سے پوچھ لو جو تمہارے زمانے سے پہلے کی کتابیں پڑھتے رہتے ہیں (یعنی اہل کتاب) کہ یقیناً یہ سچائی ہے جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر اتری ہے تو ہرگز ایسا نہ کرنا کہ شک کرنے والوں میں سے ہو جاؤ

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِ
ٱللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿٩٥﴾

(۹۵) اور نہ ان لوگوں میں سے جنھوں نے اللہ کی نشانیاں جھٹلائیں اور نتیجہ یہ نکلا کہ نامراد ہوئے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا
يُؤْمِنُونَ ﴿٩٦﴾

(۹۶) (اے پیغمبر!) جن لوگوں پر اللہ کا فرمان صادق آ گیا ہے (یعنی اس کا یہ قانون کہ جو آنکھیں بند کر لے گا اسے کچھ نظر نہیں آئے گا) وہ کبھی ایمان نہیں

لائیں گے.

وَلَوۡ جَآءَتۡهُمۡ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ ﴿۹۷﴾

(۹۷) اگر (دنیا جہاں کی) ساری نشانیاں بھی ان کے سامنے آ جائیں جب بھی نہ مانیں، یہاں تک کہ عذاب دردناک اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں.

فَلَوۡلَا كَانَتۡ قَرۡيَةٌ اٰمَنَتۡ فَنَفَعَهَاۤ اِيۡمَانُهَاۤ اِلَّا قَوۡمَ يُوۡنُسَ ؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوۡا كَشَفۡنَا عَنۡهُمۡ عَذَابَ الۡخِزۡىِ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَمَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۹۸﴾

(۹۸) پھر کیوں ایسا ہوا کہ قوم یونس کی بستی کے سوا اور کوئی بستی نہ نکلی کہ (نزول عذاب سے پہلے) یقین کر لیتی اور ایمان کر لیتی اور ایمان کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتی؟ یونس کی قوم جب ایمان لے آئی تو ہم نے رسوائی کا وہ عذاب اس پر سے ٹال دیا جو دنیا کی زندگی میں پیش آنے والا تھا اور ایک خاص مدت تک سروسامان زندگی سے بہرہ مندہ ہونے کی مہلت دے دی.

وَلَوۡ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ كُلُّهُمۡ جَمِيۡعًا ؕ اَفَاَنۡتَ تُكۡرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۹﴾

(۹۹) اور (اے پیغمبر!) اگر تیرا پروردگار چاہتا تو جتنے آدمی روئے زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے (اور دنیا میں اعتقاد و عمل کا اختلاف باقی ہی نہ رہتا، لیکن تو دیکھ رہا ہے کہ اللہ نے ایسا نہیں چاہا. اس کی مشیت یہی ہوئی کہ طرح طرح کی طبیعتیں اور طرح طرح کی استعدادیں ظہور میں آئیں. پھر اگر لوگ نہیں مانتے تو) کیا تو ان پر جبر کرے گا کہ جب تک ایمان نہ لاؤ (میں چھوڑنے والا نہیں)؟

وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تُؤۡمِنَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾

(۱۰۰) اور (یاد رکھو!) کسی جان کے اختیار میں نہیں ہے کہ (کسی بات پر) یقین لے آئے مگر یہ کہ اللہ کے حکم سے (یعنی اللہ نے اس بارے میں جو قانون طبیعت بنا دیا ہے اس کے اندر رہ کر کہ اس سے باہر کوئی نہیں جا سکتا) اور (اس کا قانون ہے کہ) وہ ان لوگوں کو (محرومی و شقاوت کی) گندگی میں چھوڑ دیتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے.

قُلِ انۡظُرُوۡا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَمَا تُغۡنِى الۡاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنۡ قَوۡمٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾

(۱۰۱) (اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہو: جو کچھ آسمان میں (تمہارے اوپر) ہے اور جو کچھ زمین میں (تمہارے چاروں طرف) ہے، ان سب پر نظر ڈالو (اور دیکھو وہ زبان حال سے کس حقیقت کی شہادت دے رہے ہیں؟)۔ لیکن جو لوگ یقین نہیں رکھتے ان کے لیے نہ تو (قدرت کی) نشانیاں ہی کچھ سود مند ہیں، نہ (ہوشیار کرنے والوں کی) تنبیہیں.

فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝

(۱۰۲) پھر اگر یہ لوگ منتظر ہیں تو ان کا انتظار اس بات کے سوا اور کس بات کے لیے ہوسکتا ہے کہ جیسے کچھ (عذاب کے) دن ان سے پہلے لوگوں پر گزر چکے ہیں ویسے ہی ان پر بھی آ موجود ہوں. تو تم کہہ دو: اچھا! انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں.

ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ
حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۱۰ ع ۱۱ ۱۵

(۱۰۳) پھر (جب عذاب کی گھڑی آ جاتی ہے تو ہمارا قانون ہے کہ) اپنے رسولوں کو اور مومنوں کو اس سے بچالیتے ہیں. اسی طرح ہم نے اپنے اوپر ضروری ٹھیرالیا ہے کہ مومنوں کو بچالیا کریں.

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۙ۝

(۱۰۴) (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں کسی طرح کے شبہ میں ہو تو میں بتلا دیتا ہوں کہ میرا طریقہ کیا ہے. تم اللہ کے سوا جن ہستیوں کی بندگی کرتے ہو میں ان کی بندگی نہیں کرتا میں اللہ کی بندگی کرتا ہوں جس کے قبضے میں تمہاری زندگی ہے اور جس کے حکم سے تم پر موت طاری ہوتی ہے اور مجھے اسی کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ مومنوں کے زمرے میں رہوں.

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

(۱۰۵) اور نیز مجھے کہا گیا ہے کہ ہر طرف سے ہٹ کر اپنا رخ اللہ کے دین کی طرف کرلے اور ایسا ہرگز نہ کیجیو کہ شرک کرنے والوں میں سے ہوجائے

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(۱۰۶) اور (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ) اللہ کے سوا کسی کو نہ پکار۔ اس کے سوا جو کوئی ہے وہ نہ تو فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان. اگر تو نے ایسا کیا تو پھر یقیناً تو بھی ظلم کرنے والوں میں گنا جائے گا.

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

(۱۰۷) اور اگر اللہ کے حکم سے تجھے کوئی دکھ پہنچے تو جان لے کہ اسے دور کرنے والا کوئی نہیں مگر اسی کی ذات. اگر وہ تجھے کسی طرح کی خوبی بخشنی چاہے تو جان لے کہ کوئی نہیں جو اس کا فضل روک سکے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنا فضل کردے۔ وہ بخشنے والا، رحمت والا ہے

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا

(۱۰۸) (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو کہ: اے لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے سچائی تمہارے پاس آ گئی ہے پس جو ہدایت کی راہ اختیار کرے گا تو اپنے ہی بھلے کے لیے کرے گا. اور جو بھٹکے گا تو اس کی گم راہی اسی کے آگے آئے

يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿١٠٨﴾

گی. میں تم پر نگہبان نہیں ہوں (کہ زبردستی کسی راہ میں کھینچ لے جاؤں اور پھر اس سے نکلنے نہ دوں)۔

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿١٠٩﴾ ع ١٦

(۱۰۹)(اے پیغمبر!) جو کچھ تم پر وحی کی جاتی ہے اس پر چلتے رہو اور اپنی راہ میں جمے رہو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کردے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

آیاتها ١٢٣ (١١) سورة هود مكية (٥٢) ركوعاتها ١٠

سورۃ ھود مکی ھے اور اس میں ایک سوتئیس آیتیں اور دس رکوع ھیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

الر ۚ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ﴿١﴾

(۱) الف لام را. یہ کتاب ہے جس کی آیتیں (اپنے مطالب و دلائل میں) مضبوط کی گئیں، پھر کھول کھول کر واضح کردی گئیں. یہ اس کی طرف سے ہے جو حکمت والا (اور ساتھ ہی) ساری باتوں کی خبر رکھنے والا ہے.

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ﴿٢﴾

(۲) (اس کا اعلان کیا ہے؟) یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو. یقین کرو! میں اسی کی طرف سے تمہیں خبردار کرنے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں.

وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ﴿٣﴾

(۳) اور یہ کہ اپنے پروردگار سے معافی کے طلب گار رہو اور اس کی طرف لوٹ جاؤ. (ایسا کرو گے تو) وہ تمہیں ایک وقت مقرر تک زندگی کے فوائد سے بہت اچھی طرح بہرہ مند کرے گا. اور (اپنے قانون کے مطابق) ہر زیادہ (عمل) کرنے والے کو اس کی سعی مزید کا اجر بھی دے گا لیکن اگر تم نے روگردانی کی تو میں ڈرتا ہوں کہ تم پر عذاب کا ایک بڑا دن نمودار نہ ہوجائے.

إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤﴾

(۴) تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں.

أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٥﴾

(۵)(اے پیغمبر!) تو سن رکھ کہ یہ لوگ اپنے سینوں کو لپیٹتے ہیں کہ اللہ سے چھپیں (یعنی اپنے دل کی باتیں چھپا کر رکھتے ہیں) مگر یاد رکھ! (انسان کی کوئی بات بھی اللہ سے پوشیدہ نہیں) یہ جب اپنے سارے کپڑے اپنے اوپر ڈال لیتے ہیں تو اس وقت بھی چھپ نہیں سکتے جو کچھ یہ چھپا کر کریں اور جو کچھ کھلم کھلا کریں سب اللہ کو معلوم ہے۔ وہ تو سینوں کے اندر کا بھید جاننے والا ہے۔

يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾

گی. میں تم پر نگہبان نہیں ہوں (کہ زبردستی کسی راہ میں کھینچ لے جاؤں اور پھر اس سے نکلنے نہ دوں)۔

وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ ع ١١ ٦ ١٦

(۱۰۹)(اے پیغمبر!) جو کچھ تم پر وحی کی جاتی ہے اس پر چلتے رہو اور اپنی راہ میں جمے رہو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کردے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

سورۃ ھود مکی ھے اور اس میں ایک سوتئیس آیتیں اور دس رکوع ھیں

(اٰياتها ١٢٣) (١١) سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ (٥٢) (ركوعاتها ١٠)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿١﴾

(۱) الف لام را. یہ کتاب ہے جس کی آیتیں (اپنے مطالب و دلائل میں) مضبوط کی گئیں، پھر کھول کھول کر واضح کردی گئیں. یہ اس کی طرف سے ہے جو حکمت والا (اور ساتھ ہی) ساری باتوں کی خبر رکھنے والا ہے.

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿٢﴾

(۲) (اس کا اعلان کیا ہے؟) یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو. یقین کرو! میں اسی کی طرف سے تمہیں خبردار کرنے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں.

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿٣﴾

(۳) اور یہ کہ اپنے پروردگار سے معافی کے طلب گار رہو اور اس کی طرف لوٹ جاؤ. (ایسا کرو گے تو) وہ تمہیں ایک وقت مقرر تک زندگی کے فوائد سے بہت اچھی طرح بہرہ مند کرے گا. اور (اپنے قانون کے مطابق) ہر زیادہ (عمل) کرنے والے کو اس کی سعی مزید کا اجر بھی دے گا لیکن اگر تم نے روگردانی کی تو میں ڈرتا ہوں کہ تم پر عذاب کا ایک بڑا دن نمودار نہ ہو جائے.

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤﴾

(۴) تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں.

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٥﴾

(۵) (اے پیغمبر!) تو سن رکھ کہ یہ لوگ اپنے سینوں کو لپیٹتے ہیں کہ اللہ سے چھپیں (یعنی اپنے دل کی باتیں چھپا کر رکھتے ہیں) مگر یاد رکھ! (انسان کی کوئی بات بھی اللہ سے پوشیدہ نہیں) یہ جب اپنے سارے کپڑے اپنے اوپر ڈال لیتے ہیں تو اس وقت بھی چھپ نہیں سکتے جو کچھ یہ چھپا کر کریں اور جو کچھ کھلم کھلا کریں سب اللہ کو معلوم ہے۔ وہ تو سینوں کے اندر کا بھید جاننے والا ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦﴾

(٦) اور زمین میں چلنے والا کوئی جانور نہیں ہے جس کی روزی کا انتظام اللہ پر نہ ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ اس کا ٹھکانا کہاں ہے اور وہ جگہ کہاں ہے جہاں بالآخر اس کا وجود سونپ دیا جائے گا۔ یہ سب کچھ (علم الٰہی کی) کتاب میں مندرج ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧﴾

(٧) اور وہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ ایام میں پیدا کیا اور اس کے تخت (حکومت) کی فرماں روائی پانی پر تھی اور اس لیے پیدا کیا کہ تمھیں آزمائش میں ڈالے اور یہ بات ظاہر ہو جائے کہ کون عمل میں بہتر ہے۔ اور (اے پیغمبر!) اگر تو ان لوگوں سے کہے ”تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے“ تو جو لوگ منکر ہیں وہ ضرور بول اٹھیں ”یہ تو صریح جادو کی سی باتیں ہیں“۔

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨﴾ ع

(٨) اور اگر ان پر عذاب کا نازل کرنا ایک مقررہ مدت تک ہم تاخیر میں ڈال دیں تو یہ ضرور کہنے لگیں ”کونسی بات ہے جو اسے روک رہی ہے“ سو سن رکھو! جس دن عذاب ان پر آئے گا پھر کسی کے ٹالے ٹلنے والا نہیں اور جس بات کی یہ ہنسی اڑایا کرتے تھے (تم دیکھو گے کہ) وہی انھیں آ لگی!۔

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿٩﴾

(٩) اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھائیں (یعنی اسے ایک نعمت بخشیں) اور پھر اس سے وہ ہٹا لیں تو (وہ ذرا بھی صبر نہیں کرسکتا) یک قلم مایوس اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿١٠﴾

(١٠) اور اگر اسے دکھ پہنچا ہو اور اس کے بعد راحت کا مزہ چکھا دیں تو پھر (یک قلم غافل ہو جاتا ہے اور) کہتا ہے: اب تو برائیاں مجھ سے دور ہو گئیں (اب کیا غم ہے) حقیقت یہ ہے کہ انسان (ذرا سی بات میں) خوش ہو جانے والا اور ڈینگیں مارنے والا ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١١﴾

(١١) مگر ہاں! جو صبر کرتے ہیں اور نیک عملی کی راہ چلتے ہیں تو ان کا حال ایسا نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ

(١٢) پھر (اے پیغمبر!) کیا تو ایسا کرے گا کہ جو کچھ تجھ پر وحی کیا جاتا ہے اس میں سے کچھ باتیں چھوڑ دے گا اور اس کی وجہ سے دل تنگ رہے گا؟ اور یہ اس

أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ
إِنَّمَآ أَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
وَّكِيْلٌ ؕ ۝۱۲

لیے کہ لوگ کہہ اٹھیں گے ”اس آدمی پر کوئی خزانہ (آسمان سے) کیوں نہیں اترآیا یا ایسا کیوں نہ ہوا کہ اس کے ساتھ ایک فرشتہ آکر کھڑا ہو جاتا؟“ (نہیں! تجھے تو دل تنگ نہیں ہونا چاہیے) تیرا مقام اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ (انکار و بدعملی کے نتائج سے) خبردار کردینے والا ہے (تجھ پر اس کی ذمہ داری نہیں کہ لوگ تیری باتیں مان بھی لیں) اور ہر چیز پر اللہ ہی نگہبان ہے۔

أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَأْتُوْا بِعَشْرِ
سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝۱۳

(۱۳) پھر کیا یہ لوگ ایسا کہتے ہیں کہ اس آدمی نے قرآن اپنے جی سے گھڑ لیا ہے! (اے پیغمبر!) تو کہہ دے ”اگر تم اپنی اس بات میں سچے ہو تو اس طرح کی دس سورتیں گھڑی ہوئی بنا کر پیش کردو اور اللہ کے سوا جس کسی کو (اپنی مدد کے لیے) پکار سکتے ہو پکار لو۔

فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا أَنَّمَآ
أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَأَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ
فَهَلْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۴

(۱۴) ”پھر اگر (تمہارے ٹھیرائے ہوئے معبود) تمہاری پکار کا جواب نہ دیں (اور تم اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو) تو سمجھ لو کہ قرآن اللہ ہی کے علم سے اترا ہے اور یہ بات بھی سچ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اب بتلاؤ کیا تم یہ بات تسلیم کرتے ہو“؟۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا
نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا
لَا يُبْخَسُوْنَ ۝۱۵

(۱۵) جو کوئی (صرف) دنیا کی زندگی اور اس کی دل فریبیاں ہی چاہتا ہے تو (ہمارا ٹھیرایا ہوا قانون یہ ہے کہ) اس کی کوشش و عمل کے نتائج یہاں پورے پورے دے دیتے ہیں۔ ایسا نہیں ہوتا کہ دنیا میں اس کے ساتھ کمی کی جائے۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا
النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۶

(۱۶) لیکن (یاد رکھو!) یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت (کی زندگی) میں (دوزخ کی) آگ کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ جو کچھ انہوں نے یہاں بنایا ہے سب اکارت جائے گا اور جو کچھ کرتے رہے ہیں سب نابود ہونے والا ہے۔

أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ
شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى
إِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ أُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ

(۱۷) پھر دیکھو! جو لوگ اپنے پروردگار کی جانب سے ایک روشن دلیل رکھتے ہوں (یعنی وجدان و عقل کا فیصلہ) اور اس کے ساتھ ہی ایک گواہ بھی اس کی طرف سے آگیا ہو (یعنی اللہ کی وحی) اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب بھی پیشوائی کرتی ہوئی اور سرتاپا رحمت آچکی ہو (اور تصدیق کر رہی ہو تو کیا ایسے لوگ انکار کر سکتے ہیں؟ نہیں) یہ لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور (ملک کے

مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٧﴾

مختلف) گروہوں میں سے جو کوئی اس سے منکر ہوا تو یقین کرو (دوزخ کی) آگ ہی وہ ٹھکانا ہے جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے پس (اے پیغمبر!) تو اس کی نسبت کسی طرح کے شک میں نہ پڑیو. (یعنی دعوت قرآن کی کامیابی کے بارے میں کسی طرح کا شک نہ کیجیو) وہ تیرے پروردگار کی جانب سے امر حق ہے، لیکن (ایسا ہی ہوتا ہے کہ) اکثر آدمی (سچائی پر) ایمان نہیں لاتے.

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰي رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٨﴾

(۱۸) اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جو جھوٹ بول کر اللہ پر بہتان باندھے؟ جو ایسا کر رہے ہیں وہ اپنے پروردگار کے حضور پیش کیے جائیں گے اور اس وقت گواہ گواہی دیں گے کہ یہ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ بولا تو سن رکھو! ان ظالموں پر اللہ کی پھٹکار!

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٩﴾

(۱۹) جو اللہ کی راہ سے اس کے بندوں کو روکتے ہیں اور چاہتے ہیں اس میں کجی پیدا کر دیں اور جو آخرت سے بھی منکر ہوئے.

اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۭ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وقف لازم

(۲۰) یہ لوگ نہ تو زمین میں (اللہ کو) عاجز کر دینے والے تھے، نہ اللہ کے سوا ان کا کوئی کارساز تھا. انہیں دوگنا عذاب ہوگا (کیوں کہ ان کی سرکشی اور ہٹ دھرمی ایسی تھی کہ) نہ تو حق بات سن سکتے تھے، نہ (حقیقت کی روشنی پر) نظر تھی.

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢١﴾

(۲۱) یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانیں تباہی میں ڈالیں اور زندگی میں جو کچھ (حق کے خلاف) افترا پردازیاں کرتے رہے، وہ سب (آخرت میں) ان سے کھوئی گئیں

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٢٢﴾

(۲۲) اس میں کوئی شک نہیں کہ یہی لوگ ہیں کہ آخرت میں سب سے زیادہ تباہ حال ہوں گے.

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٣﴾

(۲۳) لیکن جو لوگ ایمان لائے، نیک کام کیے اور اپنے پروردگار کی طرف قرار پکڑ لیا تو وہ جنت والے ہیں، جنت (کی کامرانیوں) میں ہمیشہ رہنے والے.

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ ع ٢ ١٦

(۲۴) ان دو فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا بہرا اور ایک دیکھنے سننے والا پھر بتلاؤ! کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور وفکر نہیں کرتے! (کہ نصیحت حاصل کریں.)

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖۤ اِنِّىۡ لَـكُمۡ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۙ‏ ﴿۲۵﴾

(۲۵) اور یہ واقعہ ہے کہ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا. (اس نے کہا: لوگو!) میں تمہیں (انکار و بد عملی کے نتائج سے) آشکارا خبردار کرنے والا ہوں.

اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ‌ؕ اِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ اَلِيۡمٍ‏ ﴿۲۶﴾

(۲۶) اللہ کے سوا اور کسی کی بندگی نہ کرو میں ڈرتا ہوں کہ تم پر عذاب کا ایک دردناک دن نہ آجائے.

فَقَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ مَا نَرٰٮكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثۡلَنَا وَمَا نَرٰٮكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيۡنَ هُمۡ اَرَاذِلُنَا بَادِىَ الرَّاۡىِ‌ۚ وَمَا نَرٰى لَـكُمۡ عَلَيۡنَا مِنۡ فَضۡلٍۢ بَلۡ نَظُنُّكُمۡ كٰذِبِيۡنَ‏ ﴿۲۷﴾

(۲۷) اس پر قوم کے ان سرداروں نے جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی کہا: ہم تو تم میں اس کے سوا کوئی بات نہیں دیکھتے کہ ہماری ہی طرح کے ایک آدمی ہو اور جو لوگ تمہارے پیچھے چلے ہیں ان میں بھی ان لوگوں کے سوا کوئی دکھائی نہیں دیتا جو ہم میں کمینے ہیں اور بے سوچے سمجھے تمہارے پیچھے ہو لیے ہیں. ہم تو تم لوگوں میں اپنے سے کوئی برتری نہیں پاتے، بلکہ سمجھتے ہیں تم جھوٹے ہو.

قَالَ يٰقَوۡمِ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كُنۡتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّىۡ وَاٰتٰٮنِىۡ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِهٖ فَعُمِّيَتۡ عَلَيۡكُمۡ ؕ اَنُلۡزِمُكُمُوۡهَا وَاَنۡتُمۡ لَهَا كٰرِهُوۡنَ‏ ﴿۲۸﴾

(۲۸) نوح نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! تم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل روشن پر ہوں اور اس نے اپنے حضور سے ایک رحمت بھی مجھے بخش دی ہو (یعنی راہ حق دکھا دی ہو) مگر وہ تمہیں دکھائی نہ دے تو (میں اس کے سوا کیا کر سکتا ہوں جو کر رہا ہوں؟) کیا ہم جبراً تمہیں راہ دکھا دیں، حالانکہ تم اس سے بیزار ہو؟.

وَيٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ مَالًا ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ‌ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ اِنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ وَلٰـكِنِّىۡۤ اَرٰٮكُمۡ قَوۡمًا تَجۡهَلُوۡنَ‏ ﴿۲۹﴾

(۲۹) لوگو! یہ جو کچھ میں کر رہا ہوں تو اس پر مال و دولت کا تم سے طالب نہیں. میری خدمت کی مزدوری جو کچھ ہے صرف اللہ پر ہے اور یہ بھی سمجھ لو کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں (وہ تمہاری نگاہوں میں کتنے ہی ذلیل ہوں مگر) میں ایسا کرنے والا نہیں کہ اپنے پاس سے انہیں ہنکا دوں. انہیں بھی اپنے پروردگار سے (ایک دن) ملنا ہے لیکن (میں تمہیں سمجھاؤں تو کس طرح سمجھاؤں؟) میں دیکھتا ہوں کہ تم ایک جماعت ہو (حقیقت سے) جاہل.

وَيٰقَوۡمِ مَنۡ يَّنۡصُرُنِىۡ مِنَ اللّٰهِ اِنۡ طَرَدْتُّهُمۡ‌ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ‏ ﴿۳۰﴾

(۳۰) اے میری قوم کے لوگو! مجھے بتلاؤ اگر میں ان لوگوں کو اپنے پاس سے نکال باہر کروں (اور اللہ کی طرف سے مؤاخذہ ہو جس کے نزدیک معیار قبولیت ایمان و عمل ہے، نہ کہ تمہاری گھڑی ہوئی شرافت و رذالت) تو اللہ کے مقابلے میں کون ہے جو میری مدد کرے گا؟ (افسوس تم پر!) کیا تم غور نہیں کرتے؟

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ
اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ
اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ
يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ
اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

(۳۱) اور دیکھو! میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، نہ یہ کہتا ہوں کہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں، نہ میرا یہ دعویٰ ہے کہ میں فرشتہ ہوں، میں یہ بھی نہیں کہتا کہ جن لوگوں کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو اللہ انہیں کوئی بھلائی نہیں دے گا (جیسا کہ تمھارا اعتقاد ہے) اللہ ہی بہتر جانتا ہے جو کچھ ان لوگوں کے دلوں میں ہے، اگر میں (تمھاری خواہش کے مطابق) ایسا کہوں تو جوں ہی ایسی بات کہی میں ظالموں میں سے ہوگیا۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ
جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

(۳۲) (اس پر) ان لوگوں نے کہا: اے نوح! تو نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت جھگڑ چکا، (اب ان باتوں سے کچھ بننے والا نہیں) اگر تو سچا ہے تو جس بات کا وعدہ کیا ہے وہ ہمیں لا دکھا۔

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَاۗءَ وَمَآ
اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾

(۳۳) نوح نے کہا: اگر اللہ کو منظور ہوگا تو بلا شبہ تم پر وہ بات لے آئے گا اور تمہیں یہ قدرت نہیں کہ (اسے کسی بات سے) عاجز کردو۔

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ
اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ
يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾

(۳۴) اور اگر اللہ کی مشیت یہی ہے کہ تمہیں ہلاک کرے تو میں کتنا ہی نصیحت کرنا چاہوں میری نصیحت کچھ سودمند نہ ہوگی۔ وہی تمھارا پروردگار ہے، اسی کی طرف تمہیں لوٹنا ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ
فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا
تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع ۳ ۱۱

(۳۵) (حکم الٰہی ہوا: اے نوح!) کیا یہ لوگ کہتے ہیں ”آدمی نے (یعنی نوح نے) اپنے جی سے یہ بات گھڑلی ہے؟ تو کہہ دے: اگر میں نے یہ بات گھڑلی ہے؟“ تو میرا جرم مجھ پر اور تم جو جرم کررہے ہو (اس کی پاداش تمہارے لیے) میں اس سے بری الذمہ ہوں؛

وَاُوْحِيَ اِلٰي نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ
قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا
كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

(۳۶) اور نوح پر وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے جو لوگ ایمان لاچکے ہیں ان کے سوا اب کوئی ایمان لانے والا نہیں۔ پس جو کچھ یہ کررہے ہیں اس پر (بےکار کو) غم نہ کھا۔

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ
فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾

(۳۷) اور (کہا گیا کہ) ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی بنانا شروع کردے اور ان ظالموں کے بارے میں اب ہم سے کچھ عرض معروض نہ کر۔ یقیناً یہ لوگ غرق ہوجانے والے ہیں۔

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ
مِّنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِنْ
تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا
تَسْخَرُونَ ﴿۳۸﴾

(۳۸) چنانچہ نوح کشتی بنانے لگا۔اور جب کبھی ایسا ہوتا کہ اس کی قوم کا کوئی گروہ اس پر سے گزرتا تو (اسے کشتی بنانے میں مشغول دیکھ کر) تمسخر کرنے لگتا۔نوح انہیں جواب دیتا کہ اگر تم ہماری ہنسی اڑاتے ہو (اڑالو) اسی طرح ہم بھی (تمھاری بے وقوفیوں پر ایک دن) ہنسیں گے.

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۙ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ
يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۳۹﴾

(۳۹) وہ وقت دور نہیں جب تمہیں معلوم ہوجائے گا کون ہے جس پر ایسا عذاب آتا ہے کہ اسے رسوا کرے اور پھر دائمی عذاب بھی اس پر نازل ہو!.

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ ۙ قُلْنَا
احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿۴۰﴾

(۴۰) (یہ سب کچھ ہوتا رہا) یہاں تک کہ جب وہ وقت آگریا کہ ہماری (ٹھیرائی ہوئی) بات ظہور میں آئے اور (فطرت کے) تنور نے جوش مارا تو ہم نے (نوح کو) حکم دیا "ہر قسم (کے جانوروں) کے دودو جوڑے کشتی میں لے لو اور اپنے اہل وعیال کو بھی ساتھ لو،مگر اہل وعیال میں وہ لوگ داخل نہیں جن کے لیے پہلے بات کہی جا چکی ہے (یعنی کہا جا چکا ہے کہ انہیں غرق ہونا ہے) نیز ان لوگوں کو بھی لے لو جو ایمان لا چکے ہیں" اور نوح کے ساتھ ایمان نہیں لائے تھے مگر بہت تھوڑے آدمی.

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرٖىهَا
وَمُرْسَاهَا ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۴۱﴾

(۴۱) اور (نوح نے ساتھیوں سے) کہا "کشتی میں سوار ہوجاؤ اللہ کے نام سے اسکا چلنا ہے اور اللہ ہی کے نام سے ٹھیرنا۔ بلاشبہ میرا پروردگار بخشنے والا رحمت والا ہے".

وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۖ
وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ
ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكَافِرِينَ ﴿۴۲﴾

(۴۲) اور (دیکھو!) ایسی موجوں میں کہ، پہاڑ کی طرح اٹھتی ہیں، کشتی انہیں لے جارہی ہے اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا۔وہ کنارہ پر (کھڑا) تھا: اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہوجا کافروں کے ساتھ نہ رہ.

قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ
الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ
اللَّهِ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ
فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ﴿۴۳﴾

(۴۳) اس نے کہا: میں کسی پہاڑ پر پناہ لے لوں گا وہ مجھے پانی کی زد سے بچا لے گا۔نوح نے کہا: (تو کس خیال خام میں پڑا ہے؟) آج اللہ کی (ٹھیرائی ہوئی) بات سے بچانے والا کوئی نہیں، مگر ہاں! وہی جس پر رحم کرے۔اور (دیکھو) دونوں کے درمیان ایک موج حائل ہوگئی، پس وہ انہیں میں ہوا جو ڈوبنے والے تھے.

قرأ حفص بفتح الميم وامالة الراء ۱۲

وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٤٤

(۴۴) اور (پھر اللہ کا) حکم ہوا ”اے زمین! اپنا پانی پی لے اور اے آسمان! تھم جا“ اور پانی کا چڑھاؤ اتر گیا اور حادثہ انجام پا گیا اور کشتی ”جودی“ پر ٹھیر گئی اور کہا گیا ”نامرادی اس گروہ کے لیے ہے کہ ظلم کرنے والا گروہ تھا!“۔

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝٤٥

(۴۵) اور نوح نے اپنے پروردگار سے دعا کی، اس نے کہا: خدایا! میرا بیٹا تو میرے گھر کے لوگوں میں سے ہے اور یقیناً تیرا وعدہ سچا ہے تجھ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں۔

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝٤٦

(۴۶) (خدا نے) فرمایا: اے نوح وہ تیرے گھر کے لوگوں میں سے نہیں ہے. وہ تو (سرتاپا) عمل بد ہے پس جس حقیقت کا تجھے علم نہیں اس بارے میں سوال نہ کر میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ ناواقفوں میں سے نہ ہو جانا.

قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٤٧

(۴۷) (نوح نے) عرض کیا: خدایا: میں اس بات سے تیرے حضور پناہ مانگتا ہوں کہ ایسی بات کا سوال کروں جس کی حقیقت کا مجھے علم نہیں. اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور رحم نہ فرمایا تو میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤں گا جو تباہ حال ہوئے.

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٤٨

(۴۸) حکم ہوا: اے نوح! اب کشتی سے اتر ہماری جانب سے تجھ پر سلامتی اور برکتیں ہوں. نیز ان جماعتوں پر جو تیرے ساتھ ہیں. اور دوسری کتنی ہی جماعتیں ہیں (بعد کو آنے والی) جنھیں ہم (زندگی کے فائدوں سے) بہرہ مند کریں گے، لیکن پھر انھیں پاداش عمل میں) ہماری طرف سے عذاب دردناک پہنچے گا.

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَاۤ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝٤٩

(۴۹) (اے پیغمبر!) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے وحی کے ذریعے تجھے بتلا رہے ہیں اس سے پہلے نہ تو یہ باتیں تو جانتا تھا نہ تیری قوم۔ پس صبر کر (اور منکروں کے جہل و شرارت سے دل گیر نہ ہو) انجام متقیوں ہی کے لیے ہے.

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝٥٠

(۵۰) اور ہم نے (قوم) عاد کی طرف اس کے بھائی بندوں میں سے ہود کو بھیجا. ہود نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں. یقین کرو تم اس کے سوا کچھ نہیں ہو کہ (حقیقت کے خلاف) افترا پردازیاں کر رہے ہو.

يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۵۱	(۵۱) اے میری قوم کے لوگو! میں اس بات کے لیے تم سے کوئی بدلا نہیں مانگتا. میرا بدلا تو اسی پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر کیا تم (اتنی صاف بات بھی) نہیں سمجھتے؟.
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝۵۲	(۵۲) اور اے میری قوم کے لوگو! اپنے پروردگار سے (اپنے قصوروں کی) مغفرت مانگو اور (آیندہ کے لیے) اس کی جناب میں توبہ کرو. وہ تم پر برستے ہوے بادل بھیجتا ہے (جس سے تمہارے کھیت اور باغ شاداب ہوجاتے ہیں) اور تمھاری قوتوں پر نئی نئی قوتیں بڑھاتا ہے (کہ روز بروز گھٹنے کی جگہ اور زیادہ بڑھتے جاتے ہو) اور (دیکھو!) جرم کرتے ہوے اس سے منہ نہ موڑو.
قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۳	(۵۳) (ان لوگوں نے) کہا: اے ہود: تو ہمارے پاس کوئی دلیل لے کر تو آیا نہیں (جسے ہم دلیل سمجھیں) اور ہم ایسا کرنے والے نہیں کہ تیرے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں ہم تجھ پر ایمان لانے والے نہیں.
اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝۵۴	(۵۴) ہم جو کچھ کہہ سکتے ہیں وہ تو یہ ہے کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی معبود کی تجھ پر مار پڑ گئی ہے (اسی لیے اس طرح کی باتیں کرنے لگا ہے). ہود نے کہا: میں اللہ کو گواہ ٹھیراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جن ہستیوں کو تم نے اس کا شریک بنا رکھا ہے مجھے ان سے کوئی سروکار نہیں.
مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝۵۵	(۵۵) اُس پروردگار کے بغیر تم سب مل کر میرے خلاف جو کچھ تدبیر کر سکتے ہو ضرور کرو اور مجھے (ذرا بھی) مہلت نہ دو (پھر دیکھو نتیجہ کیا نکلتا ہے).
اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۶	(۵۶) میرا بھروسا اللہ پر ہے جو میرا پروردگار ہے اور تمھارا بھی. کوئی حرکت کرنے والی ہستی نہیں کہ اس کے قبضے سے باہر ہو میرا پروردگار (حق و عدل کی) سیدھی راہ پر ہے (یعنی اس کی راہ ظلم کی راہ نہیں ہو سکتی).
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ	(۵۷) پھر اگر (اس پر بھی) تم نے روگردانی کی تو جس بات کے لیے میں بھیجا گیا تھا وہ میں نے پہنچا دی (اس سے زیادہ میرے اختیار میں کچھ نہیں ہے) اور (مجھے تو نظر آ رہا ہے کہ) میرا پروردگار کسی دوسرے گروہ کو تمھاری جگہ دے دے

شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝٥٧

گا اور تم اس کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے. یقیناً میرا پروردگار ہر چیز کا نگران حال ہے.

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ۝٥٨

(۵۸) اور (دیکھو!) جب ہماری (ٹھیرائی ہوئی) بات کا وقت آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہود کو بچالیا اور ان لوگوں کو بھی بچالیا جو اس کے ساتھ (سچائی پر) ایمان لائے تھے اور ایسے عذاب سے بچایا کہ بڑا ہی سخت عذاب تھا.

وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ۝٥٩

(۵۹) اور یہ ہے سرگذشت عاد کی۔ انہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیاں (ہٹ دھرمی اور سرکشی کرتے ہوئے) جھٹلائیں اور اس کے رسولوں کی نہ فرمانی کی اور ہر متکبر و سرکش کے حکم کی پیروی کی.

وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۗ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۗ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝٦٠ ع ۵

(۶۰) اور ایسا ہوا کہ دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت پڑی (یعنی رحمت الٰہی کی برکتوں سے محرومی ہوئی) اور قیامت کے دن بھی؛ تو سن رکھو کہ قوم عاد نے اپنے پروردگار کی ناشکری کی. اور سن رکھو کہ عاد کے لیے محرومی کا اعلان ہوا جو ہود کی قوم تھی!

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ۗ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ ۗ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۝٦١

(۶۱) اور ہم نے قوم ثمود کی طرف اس کے بھائی بندوں میں سے صالح کو بھیجا. اس نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو. اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں. وہی ہے جس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور پھر اسی میں تمہیں بسا دیا. پس چاہیے کہ اس سے بخشش مانگو اور اس کی طرف رجوع ہو کر رہو. یقین کرو میرا پروردگار (ہر ایک کے) پاس ہے اور (ہر ایک کی) دعاؤں کا جواب دینے والا ہے

قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ۝٦٢

(۶۲) لوگوں نے کہا: اے صالح! پہلے تو تو ایک ایسا آدمی تھا کہ ہم سب کی امیدیں تجھ سے وابستہ تھیں. پھر کیا تو ہمیں روکتا ہے کہ ان معبودوں کی پوجا نہ کریں جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آرہے ہیں؟ (یہ کیسی بات ہے؟) ہمیں تو اس بات میں بڑا ہی شک ہے جس کی طرف تم دعوت دیتے ہو کہ ہمارے دل میں اترتی نہیں.

قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ

(۶۳) صالح نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! کیا تم نے اس بات پر بھی غور کیا

مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾

کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل روشن پر ہوں اور اس نے اپنی رحمت مجھے عطا فرمائی ہو تو پھر کون ہے جو اللہ کے مقابلے میں میری مدد کرے گا اگر میں اس کے حکم سے سرتابی کروں؟ (تم اپنی توقع کے مطابق دعوت کا رد کر کے) مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے، تباہی کی طرف لے جانا چاہتے ہو۔

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾

(٦٤) اور اے میری قوم کے لوگو: دیکھو! یہ اللہ کی اونٹنی (یعنی اس کے نام پر چھوڑی ہوئی اونٹنی) تمہارے لیے ایک (فیصلہ کن) نشانی ہے. پس اسے چھوڑ دو اللہ کی زمین میں چرتی رہے، اسے کسی طرح کی اذیت نہ پہنچانا، ورنہ فوراً عذاب تمہیں آ پکڑے گا.

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾

(٦٥) لیکن لوگوں نے (اور زیادہ ضد میں آ کر) اسے ہلاک کر ڈالا تب صالح نے کہا: (اب تمہیں صرف) تین دن (کی مہلت ہے) اپنے گھروں میں کھا پی لو اور یہ وعدہ ہے جھوٹا نہ نکلے گا.

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾

(٦٦) پھر جب ہماری (ٹھیرائی ہوئی) بات کا وقت آ پہنچا تو ہم نے صالح کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے، اپنی رحمت سے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے نجات دے دی. (اے پیغمبر!) بلاشبہ تیرا پروردگار ہی ہے جو قوت والا اور سب پر غالب ہے.

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۙ﴿٦٧﴾

(٦٧) اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا، ان کا یہ حال ہوا کہ یک زور کی کڑک نے آ لیا. جب صبح ہوئی تو سب اپنے گھروں میں اوندھے پڑے تھے.

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ ع ٦

(٦٨) (وہ اس طرح اچانک مر گئے) گویا ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے تو سن رکھو کہ ثمود نے اپنے پروردگار کی ناشکری کی اور ہاں سن رکھو کہ ثمود کے لیے محرومی ہوئی!

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾

(٦٩) اور یہ واقعہ ہے کہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس خوش خبری لے کر آئے تھے. انہوں نے کہا تم پر سلامتی ہو. ابراہیم نے کہا: تم پر بھی سلامتی. پھر ابراہیم فوراً ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آیا (اور ان کے سامنے رکھ دیا کہ یہ

میرے مہمان ہیں)۔

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيۡدِيَهُمۡ لَا تَصِلُ اِلَيۡهِ نَكِرَهُمۡ وَاَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِيۡفَةً ؕ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰى قَوۡمِ لُوۡطٍ ۝

(۷۰) پھر جب اس نے دیکھا ان کے ہاتھ کھانے کی طرف بڑھتے نہیں تو ان سے بدگمان ہوا اور جی میں ڈرا (کہ یہ کیا بات ہے؟)۔ انہوں نے کہا: خوف نہ کر۔ ہم تو (اللہ کی طرف سے) قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

وَامۡرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتۡ فَبَشَّرۡنٰهَا بِاِسۡحٰقَ ۙ وَمِنۡ وَّرَآءِ اِسۡحٰقَ يَعۡقُوۡبَ ۝

(۷۱) اور اس کی بیوی (سارہ بھی خیمہ میں) کھڑی (سن رہی) تھی۔ وہ ہنس پڑی (یعنی اندیشے کے دور ہو جانے سے خوش ہوگئی)۔ پس ہم نے اسے (اپنے فرستادوں کے ذریعے) اسحاق (کے پیدا ہونے) کی خوش خبری دی اور اس کی کہ اسحاق کے بعد یعقوب کا ظہور ہوگا۔

قَالَتۡ يٰوَيۡلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوۡزٌ وَّهٰذَا بَعۡلِىۡ شَيۡخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ عَجِيۡبٌ ۝

(۷۲) وہ بولی: افسوس مجھ پر! کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ میرے اولاد ہو، حالانکہ میں بڑھیا ہوگئی ہوں اور یہ میرا شوہر بھی بوڑھا ہو چکا ہے؟ یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے!۔

قَالُوۡۤا اَتَعۡجَبِيۡنَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ رَحۡمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيۡكُمۡ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ۝

(۷۳) انہوں نے کہا: کیا تو اللہ کے کاموں پر تعجب کرتی ہے اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تجھ پر ہوں، اے اہل خانہ ابراہیم! (اس کے فضل و کرم سے یہ بات کچھ بعید نہیں ہے) بلاشبہ اسی کی ذات ہے جس کی ستائشیں کی جاتی ہیں اور وہی ہے جس کے لیے ہر طرح کی بڑائیاں ہیں۔

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنۡ اِبۡرٰهِيۡمَ الرَّوۡعُ وَجَآءَتۡهُ الۡبُشۡرٰى يُجَادِلُنَا فِىۡ قَوۡمِ لُوۡطٍ ۝

(۷۴) پھر جب ابراہیم کے دل سے اندیشہ دور ہوگیا اور اسے خوش خبری ملی تو قوم لوط کے بارے میں ہم سے جھگڑنے لگا (یعنی ہمارے فرستادوں سے بار بار سوال و جواب کرنے لگا کہ آنے والی بلا ٹل جائے)۔

اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ لَحَلِيۡمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيۡبٌ ۝

(۷۵) حقیقت یہ ہے کہ ابراہیم بڑا ہی بردبار، بڑا ہی نرم دل اور (ہر حال میں) اللہ کی طرف رجوع ہو کر رہنے والا تھا۔

يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدۡ جَآءَ اَمۡرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمۡ اٰتِيۡهِمۡ عَذَابٌ غَيۡرُ مَرۡدُوۡدٍ ۝

(۷۶) (ہمارے فرستادوں نے کہا:) اے ابراہیم! اب اس بات کا خیال چھوڑ دے، تیرے پروردگار کی (ٹھیرائی ہوئی) بات جو تھی وہ آ پہنچی اور ان لوگوں پر عذاب آ رہا ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا۔

وَلَمَّا جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِىۡٓءَ بِهِمۡ

(۷۷) اور پھر جب ایسا ہوا کہ ہمارے فرستادے لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کے

وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ
عَصِيْبٌ ۝٧٧

آنے سے خوش نہیں ہوا، ان کی موجودگی نے اسے پریشان کر دیا. وہ بولا: آج کا دن تو بڑی مصیبت کا دن ہے.

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ
قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ
يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَيْفِیْ ؕ
اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝٧٨

(۷۸) اور اس کی قوم کے لوگ (اجنبیوں کے آنے کی خبر سن کر) دوڑتے ہوئے آئے. وہ پہلے سے برے کاموں کے عادی ہو رہے تھے. لوط نے ان سے کہا: لوگو! یہ میری بیٹیاں ہیں (یعنی بستی کی عورتیں جنہیں وہ اپنی بیٹیوں کی جگہ سمجھتا تھا اور جنہیں لوگوں نے چھوڑ رکھا تھا) یہ تمہارے لیے جائز اور پاک ہیں. پس (ان کی طرف ملتفت ہو، دوسری بات کا قصد نہ کرو اور) اللہ سے ڈرو. میرے مہمانوں کے معاملے میں مجھے رسوا نہ کرو. کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں؟.

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ
حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝٧٩

(۷۹) ان لوگوں نے کہا: تجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تیری ان بیٹیوں سے ہمیں کوئی سروکار نہیں اور تو اچھی طرح جانتا ہے ہم کیا کرنا چاہتے ہیں.

قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰى
رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝٨٠

(۸۰) لوط نے کہا: کاش تمہارے مقابلے کے مجھے طاقت ہوتی یا کوئی سہارا ہوتا جس کا آسرا پکڑ سکتا!

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْۤا
اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا
يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ
مُصِيْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ
الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝٨١

(۸۱) (تب) مہمانوں نے کہا: اے لوط: ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے آئے ہیں (گھبرانے کی کوئی بات نہیں) یہ لوگ کبھی تجھ پر قابو نہ پا سکیں گے. تو یوں کر کہ جب رات کا ایک حصہ گزر جائے تو اپنے گھر کے آدمیوں کو ساتھ لے کر نکل چل. اور تم میں سے کوئی ادھر ادھر نہ دیکھے (یعنی اور کسی بات کی فکر نہ کرے)، مگر ہاں تیری بیوی (ساتھ دینے والی نہیں، وہ پیچھے رہ جائے گی اور) جو کچھ ان لوگوں پر گزرتا ہے وہ اس پر بھی گزرے گا. ان لوگوں کے لیے عذاب کا مقررہ وقت صبح کا ہے اور صبح کے آنے میں کچھ دیر نہیں!

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ۬
مَّنْضُوْدٍ ۙ۝٨٢

(۸۲) پھر جب ہماری (ٹھیرائی ہوئی) بات کا وقت آ پہنچا تو (اے پیغمبر!) ہم نے اس (بستی) کی تمام بلندیاں پستی میں بدل دیں (یعنی تمام بلند عمارتیں گرا کر زمین کے برابر کر دیں) اور اس پر آگ میں پکے ہوئے پتھر لگاتار برسائے.

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِیَ مِنَ

(۸۳) کہ تیرے پروردگار کے حضور (اس غرض سے) نشانی کیے ہوئے تھے یہ

الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝۸۳ ع

(بستی) ان ظالموں سے (یعنی اشرار مکہ سے) کچھ دور نہیں ہے (یہ اپنی سیر وسیاحت میں وہاں سے گزرتے رہتے ہیں اور اگر چاہیں تو اس سے عبرت پکڑ سکتے ہیں).

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝۸۴

(۸۴) اور ہم نے (قبیلۂ) مدین کی طرف اس کے بھائی شعیب کو بھیجا. اس نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں. اور ناپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو. میں دیکھ رہا ہوں کہ تم خوش حال ہو (یعنی خدا نے تمھیں بہت کچھ دے رکھا ہے، پس کفران نعمت سے بچو) میں ڈرتا ہوں کہ تم پر عذاب کا ایسا دن نہ آجائے جو سب پر چھا جائے گا.

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۸۵

(۸۵) اور اے میری قوم کے لوگو! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو. لوگوں کو ان کی چیزیں (ان کے حق سے) کم نہ دو. اور ملک میں شر وفساد پھیلاتے نہ پھرو.

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝۸۶

(۸۶) اگر تم میرا کہا مانو تو جو کچھ اللہ کا دیا (کاروبار میں) بچ رہے، اسی میں تمہارے لیے بہتری ہے. اور (دیکھو! میرا کام تو صرف نصیحت کر دینا ہے) میں کچھ تم پر نگہبان نہیں (کہ جبراً اپنی راہ پر چلا دوں).

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۗ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝۸۷

(۸۷) لوگوں نے کہا: اے شعیب! کیا تیری یہ نمازیں (جو تو اپنے خدا کے لیے پڑھتا ہے) تجھے یہ حکم دیتی ہیں کہ ہمیں آکر کہے "ان معبودوں کو چھوڑ دو جنہیں تمہارے باپ دادا پوجتے رہے ہیں. یا یہ کہ تمہیں اختیار نہیں کہ اپنے مال میں جس طرح کا تصرف کرنا چاہو کرو" بس تم ہی ایک نرم دل اور راست باز آدمی رہ گئے ہو!

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۗ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۗ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۗ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۗ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝۸۸

(۸۸) شعیب نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! کیا تم نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل روشن رکھتا ہوں اور (اس کے فضل وکرم کا یہ حال ہو کہ) اچھی (سے اچھی) روزی عطا فرما رہا ہو (تو پھر بھی میں چپ رہوں اور تمہیں راہ حق کی طرف نہ بلاؤں؟) اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس بات سے تمہیں روکتا ہوں اس سے تمہیں تو روکوں اور خود اس کے خلاف چلوں (میں تمہیں جو کہتا ہوں اسی پر عمل بھی کرتا ہوں). میں اس کے سوا کچھ نہیں

چاہتا کہ جہاں تک میرے بس میں ہے اصلاح حال کی کوشش کروں. میرا کام بننا ہے تو اللہ ہی کی مدد سے بنتا ہے، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوں.

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾

(۸۹) اور اے میری قوم کے لوگو! میری ضد میں آ کر کہیں ایسی بات نہ کر بیٹھنا کہ تمہیں بھی ویسا ہی معاملہ پیش آ جائے جیسا قوم نوح کو یا قوم ہود کو یا قوم صالح کو پیش آ چکا ہے اور قوم لوط (کا معاملہ) تم سے کچھ دور نہیں.

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾

(۹۰) اور دیکھو! اللہ سے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگو اور اس کی طرف لوٹ جاؤ میرا پروردگار بڑا ہی رحمت والا بڑا ہی محبت والا ہے.

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ؗ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾

(۹۱) لوگوں نے کہا: اے شعیب! تم جو کچھ کہتے ہو اس میں سے اکثر باتیں تو ہماری سمجھ ہی میں نہیں آتیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم ہم لوگوں میں ایک کمزور آدمی ہو. اگر (تمہارے ساتھ) تمھاری برادری کے آدمی نہ ہوتے تو ہم ضرور تمہیں سنگ سار کر دیتے، تمھاری ہمارے سامنے کوئی ہستی نہیں.

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾

(۹۲) شعیب نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! کیا اللہ سے بڑھ کر تم پر میری برادری کا دباؤ ہوا اور اللہ تمہارے لیے کچھ نہ ہوا کہ اسے پیچھے ڈال دیا؟ (اچھا!) جو کچھ تم کرتے ہو، میرے پروردگار کے احاطہ (علم) سے باہر نہیں

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾

(۹۳) اے میری قوم کے لوگو! تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ، میں بھی (اپنی جگہ) سرگرم عمل ہوں. بہت جلد معلوم کر لو گے کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے گا اور کون فی الحقیقت جھوٹا ہے؟ انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں.

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۙ ﴿۹۴﴾

(۹۴) اور پھر جب ہماری (ٹھیرائی ہوئی) بات کا وقت آ پہنچا تو ایسا ہوا کہ ہم نے شعیب کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے. اپنی رحمت سے، بچا لیا اور جو لوگ ظالم تھے، انہیں ایک سخت آواز نے آ پکڑا. پس جب صبح ہوئی تو اپنے اپنے گھروں میں اوندھے پڑے تھے.

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ

(۹۵) (وہ اس طرح اچانک ہلاک ہو گئے) گویا ان گھروں میں کبھی بسے ہی

ع ٨

كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾	نہیں تھے! تو سن رکھو کہ قبیلہ مدین کے لیے بھی محرومی ہوئی جس طرح قوم ثمود کے لیے محرومی ہوئی تھی۔
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾	(۹۶) (اور (یہ بھی ہو چکا ہے کہ) ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور واضح سند کے ساتھ بھیجا تھا۔
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾	(۹۷) فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف، مگر وہ فرعون کی بات پر چلے اور فرعون کی بات راست بازی کی بات نہ تھی۔
يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾	(۹۸) قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا (جس طرح دنیا میں گم راہی کے لیے ہوا) اور انہیں دوزخ میں پہنچائے گا تو دیکھو! کیا ہی پہنچنے کی بری جگہ ہے جہاں وہ پہنچ کر رہے!
وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾	(۹۹) اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگی (کہ ان کا ذکر کبھی پسندیدگی کے ساتھ نہیں کیا جاتا) اور قیامت میں بھی (کہ عذاب آخرت کے مستحق ہوے) تو دیکھو! کیا ہی برا صلہ ہے جو ان کے حصے میں آیا!
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَاۗىِٕمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾	(۱۰۰) (اے پیغمبر!) یہ (پچھلی) آبادیوں کی خبروں میں سے چند کا بیان ہے جو ہم تجھے سنا رہے ہیں ان میں سے کچھ تو اس وقت تک قائم ہیں، کچھ بالکل اجڑ گئیں۔
وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾	(۱۰۱) اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا، بلکہ خود انہوں نے ہی اپنے اوپر ظلم کیا، تو دیکھ! جب تیرے پروردگار کی (ٹھیرائی ہوئی) بات آ پہنچی تو ان کے وہ معبود کچھ بھی کام نہ آئے جنہیں اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے۔ انہوں نے کچھ فائدہ نہ پہنچایا بجز اس کے کہ ہلاکی کا باعث ہوئے۔
وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾	(۱۰۲) اور تیرے پروردگار کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ انسانی آبادیوں کو ظلم کرتے ہوئے پکڑتا ہے۔ یقیناً اسکی پکڑ بڑی ہی دردناک، بڑی ہی سخت ہے۔
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾	(۱۰۳) (اور) اس بات میں اس کے لیے بڑی ہی عبرت ہے جو آخرت کے عذاب کا خوف رکھتا ہو۔ یہ (آخرت کا دن) وہ دن ہے جب تمام انسان اکٹھے کیے جائیں گے اور یہ وہ دن ہے جس کا نظارہ کیا جائے گا۔

وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍؕ۝۱۰۴

(۱۰۴) اور ہم نے اس دن کو پیچھے نہیں ڈالا ہے مگر صرف اس لیے کہ ایک مقررہ وقت پر اس کا ظہور ہو

یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ۝۱۰۵

(۱۰۵) جب وہ دن آ پہنچے گا تو کسی جان کی مجال نہ ہوگی کہ بغیر اللہ کی اجازت کے زبان کھولے. پھر (اس دن انسانوں کی دو قسمیں ہوں گی) کچھ ایسے ہوں گے جن کے لیے محرومی ہے اور کچھ ایسے جن کے لیے سعادت.

فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّ شَهِیْقٌۙ۝۱۰۶

(۱۰٦) تو جو لوگ محروم ہوے وہ دوزخ میں ہوں گے ان کے لیے وہاں چیخنا چلانا ہوگا.

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۝۱۰۷

(۱۰۷) وہ اسی میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں (اور اس کے خلاف کچھ نہ ہوگا)، مگر ہاں! اس صورت میں کہ تیرا پروردگار چاہے (اور) بلاشبہ تیرا پروردگار اپنے کاموں میں مختار ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے.

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ۝۱۰۸

(۱۰۸) اور جن لوگوں نے سعادت پائی تو وہ لوگ بہشت میں ہوں گے اور اسی میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں (اس کے خلاف کچھ ہونے والا نہیں) مگر ہاں! اس صورت میں کہ تیرا پروردگار چاہے. یہ (سعیدوں کے لیے) بخشش ہے. ہمیشہ جاری رہنے والی.

فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّمَّا یَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ غَیْرَ مَنْقُوْصٍ۠۝۱۰۹ ع ١٤ ٩

(۱۰۹) پس (اے پیغمبر!) یہ لوگ جو (خدا کے سوا دوسری ہستیوں کی) پرستش کرتے ہیں تو اس بارے میں تجھے کوئی شبہ نہ ہو (یعنی اس بارے میں کہ ان کا کیا حشر ہونے والا ہے) یہ اسی طرح پرستش کر رہے ہیں جس طرح ان سے پہلے ان کے باپ دادا کرتے رہے ہیں ایسا ضرور ہونے والا ہے کہ ہم ان (کے اعمال کے نتائج) کا حصہ انہیں پورا پورا دے دیں بغیر کسی کمی کے

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ۝۱۱۰

(۱۱۰) اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی. پھر اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تیرے پروردگار نے پہلے سے ایک بات نہ ٹھیرا دی ہوتی (یعنی یہ کہ دنیا میں ہر انسان کو اس کی مرضی کے مطابق مہلت عمل ملنی ہے) تو البتہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا اور ان لوگوں کو اس کی نسبت شبہ ہے کہ حیرانی میں پڑے ہیں.

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ
اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١١﴾

(۱۱۱)اور (یقین کر!) سب کے لیے یہی ہونا ہے کہ جب وقت آئے گا تو تیرا پروردگار ان کے عمل انہیں پورے پورے دے دے گا (یعنی جیسے ان کے عمل ہوں گے ویسے ہی ان کے نتائج بھی پورے پورے مل جائیں گے). جو کچھ لوگ کر رہے ہیں وہ اس کی پوری خبر رکھنے والا ہے.

فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ
وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٢﴾

(۱۱۲) پس چاہیے کہ جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے تم اور وہ سب جو توبہ کر کے تمہارے ساتھ ہو لیے ہیں (اپنی راہ میں) استوار ہو جاؤ اور حد سے نہ بڑھو یقین کرو! تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے.

وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ
النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿١١٣﴾

(۱۱۳)اور ایسا بھی نہ کرنا کہ ظالموں کی طرف جھک پڑو اور (قریب ہونے کی وجہ سے) آگ تمہیں بھی چھو جائے اور اللہ کے سوا تمھارا کوئی رفیق نہیں، پھر (اگر اس سے بچھڑے تو) کہیں مدد نہ پاؤ گے

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ
الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ
ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿١١٤﴾

(۱۱۴)اور نماز قائم کرو اس وقت جب دن شروع ہونے کو ہو اور اس وقت جب ختم ہونے کو ہو۔ نیز اس وقت جب رات کا ابتدائی حصہ گزر رہا ہو. یاد رکھو! نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو نصیحت پذیر ہیں.

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٥﴾

(۱۱۵)اور صبر کرو (یعنی راہ حق کی تمام مشکلیں جھیلتے رہو) کیوں کہ اللہ نیک عملوں کا اجر ضائع نہیں کرتا.

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ
اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِى
الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ
وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ
وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿١١٦﴾

(۱۱۶) پھر (دیکھو!) ایسا کیوں نہیں ہوا کہ قوموں کے جو دور تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان میں اہل خیر باقی رہے ہوتے اور لوگوں کو ملک میں شر و فساد کرنے سے روکتے! (ایسا نہیں ہوا) مگر بہت تھوڑے عہدوں میں جنہیں ہم نے نجات دی.ظلم کرنے والے تو اسی راہ پر چلے جس میں انہوں نے (اپنی نفس پرستیوں کی) آسودگی پائی تھی اور وہ سب مجرم تھے.

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ
وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿١١٧﴾

(۱۱۷)اور (یاد رکھو!) ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ تمھارا پروردگار آبادیوں کو ناحق ہلاک کر دے اور اس کے باشندے سنوارنے والے ہوں.

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

(۱۱۸) اور اگر تمھارا پروردگار چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک امت بنا دیتا (یعنی سب ایک ہی راہ چلتے، لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ اس نے ایسا نہیں چاہا اور یہاں الگ الگ گروہ اور الگ الگ راہیں ہوئیں) اور لوگ ایسے ہی رہیں گے کہ مختلف ہوں.

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

(۱۱۹) مگر ہاں! جس پر تیرے پروردگار نے رحم فرمایا (تو وہ حقیقت پالے گا اور اس بارے میں اختلاف نہیں کرے گا) اور اسی لیے انہیں پیدا کیا ہے. اور (پھر دیکھو! اسی اختلاف فکر وعمل کا نتیجہ ہے کہ) تمہارے پروردگار کی (ٹھیرائی ہوئی) بات پوری ہو کر رہی کہ البتہ ایسا ہوگا کہ میں جہنم کو، کیا جن اور کیا انسان سب سے بھرپور کردوں.

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

(۱۲۰) اور (اے پیغمبر!) رسولوں کی سرگزشتوں میں سے جو جو قصے ہم تجھے سناتے ہیں (یعنی جن جن اسلوبوں سے ہم سناتے ہیں) تو ان سب میں یہی بات ہے کہ تیرے دل کو تسکین دے دیں اور پھر ان کے اندر تجھے امر حق مل گیا (یعنی سچائی کی دلیلیں مل گئیں) اور موعظت (کہ نصیحت پکڑنے والے نصیحت پکڑیں گے) اور یاددہانی ہوئی مومنوں کے لیے.

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

(۱۲۱) اور (اے پیغمبر!) جو لوگ ایمان نہیں لاتے (اور دعوت حق کا مقابلہ کر رہے ہیں) ان سے کہہ دے: تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ، ہم بھی (اپنی جگہ) سرگرم عمل ہیں.

وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

(۱۲۲) اور (نتیجے کے) منتظر رہو، ہم بھی منتظر ہیں

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع ۱۰

(۱۲۳) اور (یاد رکھ!) اللہ ہی کے لیے آسمان وزمین کی چھپی باتوں کا علم ہے اور سارے کام اسی کے آگے رجوع ہوتے ہیں، پس اس کی بندگی میں لگا رہ اور اس پر بھروسا کر تیرا پروردگار اس سے غافل نہیں ہے، جو کچھ لوگ کر رہے ہیں

آیاتها ١١١ (١٢) سُوْرَةُ یُوْسُفَ مَكِّیَّةٌ (٥٣) رکوعاتها ١٢

سورۃ یوسف مکی ہے اور اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ①

(۱) الف لام را۔ یہ آیتیں ہیں روشن و واضح کتاب کی۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ②

(۲) ہم نے اسے عربی قرآن کے روپ میں اتارا تا کہ تم سمجھو بوجھو۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ
بِمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَاِنْ
كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ③

(۳) (اے پیغمبر!) اس قرآن کی وحی کر کے ہم تجھے اچھے سے اچھے طریقے پر (پچھلی سرگذشتیں سنائے دیتے ہیں) اور یقیناً قرآن کے نازل ہونے سے پہلے تو بھی انہیں لوگوں میں سے تھا جو (ان سرگذشتوں سے) بے خبر تھے۔

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ
اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ④

(۴) (اور دیکھو!) جب (ایسا ہوا تھا کہ) یوسف نے اپنے باپ سے کہا: اے میرے باپ! میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گیارہ ستارے ہیں اور سورج اور چاند (اور) دیکھا کہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰۤى
اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا ؕ اِنَّ
الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ⑤

(۵) (باپ نے) کہا: اے میرے بیٹے! اپنے اس خواب کا حال اپنے بھائیوں سے نہ کہہ دیجیو کہ وہ تیرے خلاف کسی منصوبے کی تدبیریں کرنے لگیں۔ یاد رکھ! شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

وَكَذٰلِكَ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ وَیُعَلِّمُكَ مِنْ
تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ
وَعَلٰۤى اٰلِ یَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَیْكَ
مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ
عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ⑥ ع ٦ ١١

(۶) اور (اے میرے بیٹے! جس طرح تو نے دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے اور سورج چاند تیرے آگے جھکے تو) اسی طرح تیرا پروردگار تجھے برگزیدہ کرنے والا ہے اور تجھے باتوں کا نتیجہ و مطلب سکھانے والا ہے۔ نیز جس طرح وہ اب سے پہلے تیرے بزرگوں ابراہیم اور اسحاق پر اپنی نعمت پوری کر چکا ہے اسی طرح اب تجھ پر اور یعقوب کے گھرانے پر بھی پوری کرے گا بلا شبہ تیرا پروردگار (سب کچھ) جاننے والا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت والا ہے۔

لَقَدْ كَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖۤ اٰیٰتٌ
لِّلسَّآىِٕلِیْنَ ⑦

(۷) جو لوگ (حقیقتِ حال) پوچھنے والے ہیں (اگر وہ سمجھیں، تو) ان کے لیے یوسف اور اُس کے بھائیوں کے معاملہ میں (موعظت و عبرت کی) بڑی نشانیاں ہیں!

اِذْ قَالُوْا لَیُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِیْنَا

(۸) اور جب ایسا ہوا تھا کہ (یوسف کے سوتیلے بھائی آپس میں) کہنے لگے:

مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۨ ۝۸

ہمارے باپ کو یوسف اور اس کا بھائی (بن یمین) ہم سب سے زیادہ پیارا ہے. حالانکہ ہمارا ایک پورا جتھا ہے (یعنی ہماری اتنی بڑی تعداد ہے) اور یقیناً ہمارا باپ صریح غلطی پر ہے.

اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝۹

(۹) (پس بہتر یہ ہے کہ) یوسف کو مار ڈالیں. یا کسی جگہ پھینک آئیں تاکہ ہمارے باپ کی توجہ ہماری ہی طرف رہے اور اس کے نکل جانے کے بعد ہمارے سارے کام سدھر جائیں.

قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝۱۰

(۱۰) ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: نہیں! یوسف کو قتل مت کرو. اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو کسی اندھے کنویں میں ڈال دو، (گزرنے والے قافلوں میں سے) کوئی قافلہ (اس پر گزرے گا اور) اسے نکال لے گا.

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰي يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۱

(۱۱) (تب سب مل کر باپ کے پاس آئے اور) انہوں نے کہا: اے ہمارے باپ! کیوں آپ یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے (اور ہمارے ساتھ کہیں جانے نہیں دیتے؟) حالانکہ ہم تو اس کے دل سے خیر خواہ ہیں؛

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۱۲

(۱۲) کل ہمارے ساتھ اسے (جنگل میں) جانے دیجیے کہ کھائے پیے، کھیلے کودے. ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں.

قَالَ اِنِّىْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝۱۳

(۱۳) (باپ نے) کہا: یہ بات مجھے غم میں ڈالتی ہے کہ تم اسے اپنے ہم راہ لے جاؤ اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو بھیڑیا کھالے اور تم اس سے غافل ہو.

قَالُوْا لَىِٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۱۴

(۱۴) انہوں نے کہا: بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ بھیڑیا اسے کھالے اور ہمارا ایک پورا جتھا موجود ہو. اگر ایسا ہو تو پھر ہم نرے نکمے ہی نکلے

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۵

(۱۵) پھر جب یہ لوگ (باپ سے رخصت لے کر) یوسف کو ساتھ لے گئے اور سب نے اس پر اتفاق کر لیا کہ اندھے کنویں میں ڈال دیں (اور ایسا ہی کر گزرے) تو ہم نے یوسف پر وحی بھیجی کہ (مایوس نہ ہو) ایک دن ضرور آنے والا ہے جب ان کا یہ معاملہ تو انہیں جتائے گا اور وہ نہیں جانتے (کہ کیا کچھ ہونے والا ہے).

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝١٦

(۱۶) اور وہ اپنے باپ کے پاس شام کو روتے پیٹتے آئے۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۝١٧ النصف

(۱۷) انہوں نے کہا: اے ہمارے باپ! ہم ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کے لیے دوڑ میں لگ گئے تھے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا. پس ایسا ہوا کہ بھیڑیا آ نکلا اور یوسف کو (مار کر) کھالیا. اور ہم جانتے ہیں کہ آپ ہماری بات کا یقین کرنے والے نہیں اگرچہ ہم کتنے ہی سچے ہوں.

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۗ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۗ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۗ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝١٨

(۱۸) اور وہ یوسف کے کُرتے پر جھوٹ موٹ کا خون لگا لائے تھے. باپ نے (اسے دیکھتے ہی) کہا: نہیں! (میں یہ نہیں مان سکتا) یہ تو ایک بات ہے جو تمہارے نفس نے گھڑ کر تمہیں خوش نما دکھا دی ہے (اور تم سمجھتے ہو چل جائے گی). خیر! (میرے لیے اب صبر کرنا ہے اور) صبر (بھی ایسا کہ) پسندیدہ (ہو) اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مانگنی ہے.

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۗ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۗ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝١٩

(۱۹) اور (دیکھو!) ایک قافلے کا اس پر سے گزر ہوا (یعنی اس کنویں پر جس میں یوسف کو ڈالا تھا) اور قافلے والوں نے پانی کے لیے اپنا سقہ بھیجا پھر جوں ہی اس نے اپنا ڈول لٹکایا (اور یہ سمجھ کر کہ پانی سے بوجھل ہو چکا ہے اوپر کھینچا) تو (کیا دیکھتا ہے ایک جیتا جاگتا لڑکا اس میں بیٹھا ہے! وہ) پکار اٹھا: کیا خوشی کی بات ہے! یہ تو ایک لڑکا ہے! اور (پھر) قافلے والوں نے اسے اپنا سرمایہ تجارت سمجھ کر چھپا رکھا (تاکہ کوئی دعوے دار نہ نکل آئے). اور جو کچھ کر رہے تھے اللہ کے علم سے پوشیدہ نہ تھا.

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ ۝٢٠ ع ۲ / ۱۲

(۲۰) اور (پھر) انہوں نے یوسف کو بہت کم داموں پر کہ گنتی کے چند درہم تھے (بازار مصر میں) فروخت کر دیا اور وہ اس معاملے میں (اچھی قیمت لینے کے چنداں) خواہشمند بھی نہ تھے (یعنی چوں کہ لڑکا مفت مل گیا تھا یا بہت کم داموں خریدا تھا، اس لیے بڑی قیمت کے چنداں خواہش مند نہ تھے).

وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۗ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا

(۲۱) اور اہل مصر میں سے جس شخص نے یوسف کو قافلے والوں میں سے مول لیا تھا وہ (اسے لے کر اپنے گھر آیا اور) اپنی بیوی سے بولا: اسے عزت کے ساتھ رکھو. عجب نہیں یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں. اور (دیکھو!) اس

لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ ۚ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾

طرح ہم نے یوسف کا سرزمین مصر میں قدم جما دیا اور مقصود یہ تھا کہ اسے باتوں کا نتیجہ ومطلب نکالنا سکھا دیں۔ اور اللہ کو جو معاملہ کرنا ہوتا ہے وہ کرکے رہتا ہے، لیکن اکثر آدمی ایسے ہیں جو نہیں مانتے۔

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٢﴾

(۲۲) اور پھر جب ایسا ہوا کہ یوسف اپنی جوانی کو پہنچا تو ہم نے اسے کارفرمائی کی قوت اور علم کی فراوانی بخشی۔ ہم نیک عملوں کو ایسا ہی (ان کی نیک عملی کا) بدلہ عطا فرماتے ہیں۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٣﴾

(۲۳) اور پھر (جب ایسا ہوا کہ) جس عورت کے گھر میں یوسف رہتا تھا (یعنی عزیز کی بیوی) وہ اس پر (ریجھ گئی اور) ڈورے ڈالنے لگی کہ بے قابو ہو کر بات مان جائے۔ اس نے (ایک دن) دروازے بند کر دیے اور بولی: لو آؤ۔ یوسف نے کہا: معاذ اللہ (مجھ سے ایسی بات کبھی نہیں ہو سکتی) تیرا شوہر میرا آقا ہے۔ اس نے مجھے عزت کے ساتھ (گھر میں) جگہ دی ہے (میں اس کی امانت میں خیانت نہیں کروں گا) اور حد سے گزرنے والے کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾

(۲۴) اور حقیقت یہ ہے کہ عورت یوسف کے پیچھے پڑ چکی تھی اور (حالت ایسی ہو گئی تھی کہ بے قابو ہو کر) یوسف بھی اس کی طرف متوجہ ہو جاتا اگر اس کے پروردگار کی دلیل اس کے سامنے نہ آ گئی ہوتی۔ (تو دیکھو!) اس طرح (ہم نے نفس انسانی کی اس سخت آزمائش میں بھی اسے دلیل حق کے ذریعے ہشیار رکھا) تا کہ برائی اور بے حیائی کی باتیں اس سے دور رکھیں۔ بلاشبہ وہ ہمارے ان بندوں میں سے تھا جو برگزیدگی کے لیے چن لیے گئے۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٥﴾

(۲۵) او (رایسا ہوا کہ) دونوں دروازے کی طرف دوڑے، اس طرح کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے آگے نکل جانا چاہتا تھا۔ (یوسف اس لیے کہ عورت سے بھاگ نکلے، عورت اس لیے کہ اسے نکل بھاگنے سے روکے)۔ اور عورت نے یوسف کا کرتا پیچھے سے کھینچا اور دو ٹکڑے کر دیا اور (پھر اچانک) دونوں نے دیکھا کہ عورت کا خاوند دروازے کے پاس کھڑا ہے۔ تب عورت نے (اپنا جرم چھپانے کے لیے فوراً بات بنا لی اور) کہا: جو آدمی تیرے اہل خانہ کے ساتھ بری

بات کا ارادہ کرے اس کی سزا کیا ہونی چاہیے؟ کیا یہی نہیں ہونی چاہیے کہ اسے قید میں ڈالا جائے یا (کوئی اور) دردناک سزا دی جائے؟.

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾

(۲۶) (اس پر) یوسف نے کہا: خود اسی نے مجھ پر ڈورے ڈالے اور مجبور کیا کہ پھسل پڑوں (میں نے ہرگز ایسا نہیں کیا) اور (پھر ایسا ہوا کہ) اس عورت کے کنبے والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی اس نے کہا: یوسف کا کرتا (دیکھا جائے) اگر آگے سے دو ٹکڑے ہوا ہے تو عورت سچی ہے، یوسف جھوٹا ہے.

وَاِنْ كَانَ قَمِيصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾

(۲۷) اگر پیچھے سے دو ٹکڑے ہوا ہے تو عورت نے جھوٹ بولا، یوسف سچا ہے.

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

(۲۸) پس جب عورت کے خاوند نے دیکھا کہ یوسف کا کرتا پیچھے سے دو ٹکڑے ہوا ہے تو (اصلیت پا گیا اور) عورت سے کہا: کچھ شک نہیں یہ تم عورتوں کی مکاریوں میں سے ایک مکاری ہے اور تم لوگوں کی مکاریاں بڑی ہی سخت مکاریاں ہیں!

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ ع ۳ ۹ ۱۲

(۲۹) (پھر اس نے کہا:) اے یوسف! اس (معاملے) سے درگزر کر (یعنی جو کچھ ہوا اسے بھلا دے). اور (بیوی سے کہا:) اپنے گناہ کی معافی مانگ، بلاشبہ تو ہی خطاوار ہے.

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

(۳۰) اور (پھر جب اس معاملے کا چرچا پھیلا تو) شہر کی بعض عورتیں کہنے لگیں: دیکھو! عزیز کی بیوی اپنے غلام پر ڈورے ڈالنے لگی کہ اسے رجھا لے. وہ اس کی چاہت میں دل ہار گئی. ہمارے خیال میں تو وہ صریح بدچلنی میں پڑ گئی ہے.

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾

(۳۱) جب عزیز کی بیوی نے مکاری کی یہ باتیں سنیں تو انہیں بلوا بھیجا اور ان کے لیے مسندیں آراستہ کیں اور (دستور کے مطابق) ہر ایک کو ایک ایک چھری پیش کر دی (کہ کھانے میں کام آئے). پھر (جب یہ سب کچھ ہو چکا تو) یوسف سے کہا: ان سب کے سامنے نکل آؤ. جب (یوسف نکل آیا اور) ان عورتوں نے اسے دیکھا تو (ایسا پایا کہ) اس کی بڑائی کی قائل ہو گئیں، انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور (بے اختیار) پکار اٹھیں "سبحان اللہ"! یہ تو انسان نہیں ہے، ضرور ایک فرشتہ ہے، بڑے مرتبے والا فرشتہ!"

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ ؕ
وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ
وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ
وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝

(۳۲) تب (عزیز کی بیوی) بولی ”(تم نے دیکھا!) یہ ہے وہ آدمی جس کے بارے میں تم نے مجھے طعنے دیے تھے۔ ہاں بیشک میں نے اس کا دل اپنے قابو میں لینا چاہا تھا مگر وہ بے قابو نہ ہوا. اور (اب اسے سنا کے کہے دیتی ہوں کہ) اگر اس نے میرا کہانہ مانا (اور اپنی ضد پر اڑا رہا) تو ضرور ایسا ہوگا کہ قید کیا جائے اور بے عزتی میں پڑے“.

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا
يَدْعُوْنَنِىْۤ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّىْ
كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ
الْجٰهِلِيْنَ ۝

(۳۳) یوسف نے (یہ سن کر) اللہ کے حضور دعا کی: خدایا! مجھے قید میں رہنا اس بات سے کہیں زیادہ پسند ہے جس کی طرف یہ عورتیں بلا رہی ہیں. اگر تو نے (میری مدد نہ کی اور) ان کی مکاریوں کے دام سے نہ بچایا تو عجب نہیں میں ان کی طرف جھک پڑوں اور ان لوگوں میں سے ہو جاؤں جو ناشناس ہیں.

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ
كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

(۳۴) تو (دیکھو!) اس کے پروردگار نے اس کی دعا قبول کرلی اور اس سے عورتوں کی مکاریاں دفع کردیں. بلاشبہ وہی ہے (دعاؤں) کا سننے والا (سب کچھ) جاننے والا.

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ
لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ ع ٦ ١٤

(۳۵) پھر (ایسا ہوا کہ) اگرچہ وہ لوگ (یعنی عزیز اور اس کے خاندان کے آدمی) نشانیاں دیکھ چکے تھے (یعنی یوسف کی پاک دامنی کی نشانیاں) پھر بھی انہیں یہی بات ٹھیک دکھائی دی کہ ایک خاص وقت تک کے لیے یوسف کو قید میں ڈال دیں.

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ
اَحَدُهُمَاۤ اِنِّىْۤ اَرٰىنِىْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ
الْاٰخَرُ اِنِّىْۤ اَرٰىنِىْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِىْ
خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ
اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(۳۶) اور (دیکھو!) ایسا ہوا کہ یوسف کے ساتھ دو جوان آدمی اور بھی قید خانے میں داخل ہوئے. ان میں سے ایک نے (یوسف سے) کہا: مجھے (خواب میں) ایسا دکھائی دیا ہے کہ شراب (بنانے) کے لیے (انگور کا عرق) نچوڑ رہا ہوں. دوسرے نے کہا: مجھے ایسا دکھائی دیا ہے کہ سر پر روٹی اٹھائی ہوئے ہوں اور پرندا سے کھا رہے ہیں (ان دونوں نے درخواست کی کہ) ہمیں بتلا دو اس بات کا نتیجہ کیا نکلنے والا ہے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ تم بڑے نیک آدمی ہو.

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا
بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا

(۳۷) یوسف نے کہا: ”(گھبراؤ نہیں) قبل اس کے کہ تمہارا مقررہ کھانا تم تک پہنچے میں تمہارے خوابوں کا مآل تمہیں بتلادوں گا. اس بات کا علم بھی من جملہ ان

عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

باتوں کے ہے جو مجھے میرے پروردگار نے تعلیم فرمائی ہیں. میں نے ان لوگوں کی ملت ترک کی جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں.

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾

(۳۸) میں نے اپنے باپ داداوں (یعنی) ابراہیم اور اسحاق کی پیروی کی. ہم (اولاد ابراہیم) ایسا نہیں کرسکتے کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک ٹھیرائیں. یہ (ملت) اللہ کا ایک فضل ہے جو اس نے ہم پر اور لوگوں پر کیا ہے، لیکن اکثر آدمی ہیں جو (اس نعمت کا) شکر نہیں بجالاتے.

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ؕ

(۳۹) اے یاران مجلس! (تم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ) جدا جدا معبودوں کا ہونا بہتر ہے یا اللہ کا جو یگانہ اور سب پر غالب ہے.

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾

(۴۰) تم اس کے سوا جن ہستیوں کی بندگی کرتے ہو ان کی حقیقت اس سے زیادہ کیا ہے کہ محض چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں، اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نہیں اتاری. حکومت تو اللہ ہی کے لیے ہے. اس کا فرمان یہ ہے کہ صرف اسی کی بندگی کرو اور کسی کی نہ کرو یہی سیدھا دین ہے، مگر اکثر آدمی ایسے ہیں جو نہیں جانتے.

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ؕ

(۴۱) اے یاران مجلس! (اب اپنے اپنے خوابوں کا مطلب سن لو) تم میں ایک آدمی (وہ ہے جس نے دیکھا کہ انگور نچوڑ رہا ہے) تو وہ (قید سے چھوٹ جائے گا اور بدستور سابق) اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور دوسرا آدمی (وہ ہے جس نے دیکھا کہ اس کے سر پر روٹی ہے اور پرند روٹی کھا رہے ہیں) تو وہ سولی پر چڑھایا جائے گا اور پرند اس کا سر (نوچ نوچ کر) کھائیں گے. جس بات کے بارے میں تم سوال کرتے ہو وہ فیصل ہو چکی اور فیصلہ یہی ہے".

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ؗ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ؒ

(۴۲) اور یوسف نے جس آدمی کی نسبت سمجھا تھا کہ نجات پائے گا اس سے کہا "اپنے آقا کے پاس جب جاؤ تو مجھے یاد رکھنا (یعنی میرا حال اس سے ضرور کہہ دینا")؛ لیکن (جب تعبیر کے مطابق اس نے نجات پائی تو) شیطان نے یہ بات بھلا دی کہ اپنے آقا کے حضور پہنچ کر اسے یاد کرتا. پس یوسف کئی برس تک قید خانے میں رہا.

ع ۵
۱۵

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْٓ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

(۴۳) اور (پھر ایسا ہوا کہ ایک دن) بادشاہ نے (اپنے تمام درباریوں کو جمع کر کے) کہا: میں (خواب میں) کیا دیکھتا ہوں کہ سات گائیں ہیں موٹی تازی انہیں سات دبلی پتلی گائیں نگل رہی ہیں اور سات بالیں ہری ہیں اور سات دوسری سوکھی۔ اے اہل دربار! اگر تم خواب کا مطلب حل کرلیا کرتے ہو تو بتلاؤ میرے خواب کا حل کیا ہے؟

قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾

(۴۴) درباریوں نے (غور و فکر کے بعد) کہا: یہ پریشان خواب و خیالات ہیں (کوئی ایسی بات نہیں جس کا کوئی خاص مطلب ہو) اور ہم (سچے خوابوں کا مطلب تو حل کر سکتے ہیں لیکن) پریشان خوابوں کا حل نہیں جانتے۔

وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾

(۴۵) اور جس آدمی نے (ان) دو قیدیوں میں سے نجات پائی تھی اور جسے عرصے کے بعد (یوسف کی) بات یاد آئی، وہ (خواب کا معاملہ سن کر) بول اٹھا: میں اس خواب کا نتیجہ تمہیں بتلادوں گا تم مجھے (ایک جگہ) جانے دو۔

یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْٓ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

(۴۶) (چنانچہ وہ قید خانے میں آیا اور کہا:) اے یوسف! اے کہ مجسم سچائی ہے! اس (خواب) کا ہمیں حل بتا کہ سات موٹی تازی گایوں کو سات دبلی پتلی گائیں نگل رہی ہیں اور سات بالیں ہری ہیں، سات سوکھی، تا کہ (ان) لوگوں کے پاس واپس جا سکوں (جنہوں نے مجھے بھیجا ہے) کیا عجب ہے وہ (تمہاری قدر و منزلت) معلوم کرلیں۔

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾

(۴۷) یوسف نے کہا "(اس خواب کی تعبیر اور اس کی بنا پر تمہیں جو کچھ کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ) سات برس تک تم لگاتار کھیتی کرتے رہو گے (ان برسوں میں خوب بڑھتی ہوگی)۔ پس (جب فصل کاٹنے کا وقت آیا کرے تو) جو کچھ کاٹو اسے اس کی بالوں ہی میں رہنے دو (تا کہ اناج سڑے گلے نہیں) اور صرف اتنی مقدار الگ کرلیا کرو جو تمہارے کھانے کے لیے (ضروری) ہو۔

ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا

(۴۸) پھر اس کے بعد سات بڑے سخت مصیبت کے برس آئیں گے جو وہ سب ذخیرہ کھا جائیں گے جو تم نے (اس طرح) پہلے سے جمع کر رکھا ہوگا، مگر ہاں تھوڑا

تُحۡصِنُوۡنَ ﴿۴۸﴾

ساجوتم روک رکھو گے (بچ رہے گا).

ثُمَّ يَاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيۡهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيۡهِ يَعۡصِرُوۡنَ ﴿۴۹﴾ ع ۶ ۱۶

(۴۹) پھراس کے بعد ایک برس ایسا آئے گا کہ لوگوں پر خوب بارش بھیجی جائے گی. لوگ اس میں (پھلوں اور دانوں سے) عرق اور تیل خوب نکالیں گے".

وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِىۡ بِهٖ‌ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوۡلُ قَالَ ارۡجِعۡ اِلٰى رَبِّكَ فَسۡـَٔلۡهُ مَا بَالُ النِّسۡوَةِ الّٰتِىۡ قَطَّعۡنَ اَيۡدِيَهُنَّ‌ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ بِكَيۡدِهِنَّ عَلِيۡمٌ ﴿۵۰﴾

(۵۰) (جب اس آدمی نے یہ بات بادشاہ تک پہنچائی تو) بادشاہ نے کہا "یوسف کو (فوراً) میرے پاس لاؤ" لیکن جب (بادشاہ) کا پیام بر یوسف کے پاس پہنچا تو اس نے کہا: (میں یوں نہیں جاؤں گا) تم اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور میری طرف سے دریافت کرو: ان عورتوں کا معاملہ کیا تھا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے؟ (میں چاہتا ہوں پہلے اس کا فیصلہ ہو جائے) جیسی کچھ مکاریاں انہوں نے کی تھیں میرا پروردگار اسے خوب جانتا ہے".

قَالَ مَا خَطۡبُكُنَّ اِذۡ رَاوَدْتُّنَّ يُوۡسُفَ عَنۡ نَّفۡسِهٖ‌ ؕ قُلۡنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمۡنَا عَلَيۡهِ مِنۡ سُوۡٓءٍ‌ ؕ قَالَتِ امۡرَاَتُ الۡعَزِيۡزِ الۡـئٰنَ حَصۡحَصَ الۡحَـقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنۡ نَّفۡسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۵۱﴾

(۵۱) (اس پر) بادشاہ نے (ان عورتوں کو بلایا اور) کہا "(صاف صاف بتلادو) تمھیں کیا معاملہ پیش آیا تھا جب تم نے یوسف پر ڈورے ڈالے تھے کہ اسے اپنی طرف مائل کرلو" وہ بولیں "ماشاءاللہ! ہم نے اس میں برائی کی کوئی بات نہیں پائی". (یہ سن کر) عزیز کی بیوی بھی (بے اختیار) بول اٹھی "جو حقیقت تھی وہ اب ظاہر ہوگئی. ہاں! وہ میں ہی تھی جس نے یوسف پر ڈورے ڈالے کہ اپنا دل ہار بیٹھے. بلاشبہ وہ (اپنے بیان میں) بالکل سچا ہے.

ذٰلِكَ لِيَـعۡلَمَ اَنِّىۡ لَمۡ اَخُنۡهُ بِالۡغَيۡبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ كَيۡدَ الۡخَـآئِنِيۡنَ ﴿۵۲﴾

(۵۲) یہ میں نے اس لیے کہا کہ اسے معلوم ہو جائے (یعنی یوسف کو معلوم ہو جائے) میں نے اس کے پیٹھ پیچھے اس کے معاملے میں خیانت نہیں کی. نیز اس لیے کہ (واضح ہو جائے) اللہ خیانت کرنے والوں کی تدبیروں پر بھی (کامیابی کی) راہ نہیں کھولتا.

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ
بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ
رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾

(۵۳) میں اپنے نفس کی پاکی کا دعویٰ نہیں کرتی. آدمی کا نفس تو برائی کے لیے بڑا ہی ابھارنے والا ہے. (اس کے غلبے سے بچنا آسان نہیں) مگر ہاں! اسی حال میں کہ میرا پروردگار رحم کرے. بلاشبہ میرا پروردگار بڑا ہی بخشنے والا، بڑا ہی رحم کرنے والا ہے"

وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِیۡ بِهٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡهُ
لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الۡيَوۡمَ
لَدَيۡنَا مَكِيۡنٌ اَمِيۡنٌ ﴿۵۴﴾

(۵۴) اور (پھر) بادشاہ نے حکم دیا "یوسف کو میرے پاس لاؤ کہ اسے خاص اپنے (کاموں کے) لیے مقرر کروں." پھر جب (وہ آیا تو بادشاہ نے) کہا "آج کے دن تو ہماری نگاہوں میں بڑا صاحب قدر اور امانت دار انسان ہے".

قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰى خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ
اِنِّیۡ حَفِيۡظٌ عَلِيۡمٌ ﴿۵۵﴾

(۵۵) یوسف نے کہا "مملکت کے خزانوں پر مجھے مختار کر دیجیے. میں حفاظت کر سکتا ہوں اور میں اس کام کا جاننے والا ہوں" (چنانچہ بادشاہ نے اسے مملکت کا مختار کر دیا).

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوۡسُفَ فِى الۡاَرۡضِ ۚ
يَتَبَوَّاُ مِنۡهَا حَيۡثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيۡبُ
بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيۡعُ اَجۡرَ
الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۶﴾

(۵۶) اور (دیکھو!) اس طرح ہم نے سرزمین مصر میں یوسف کے قدم جما دیے کہ جس جگہ سے چاہے حسب مرضی رہنے سہنے کا کام لے. ہم جسے چاہتے ہیں (اسی طرح) اپنی رحمت سے فیض یاب کر دیتے ہیں اور نیک عملوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتے.

وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ ع ۷

(۵۷) اور جو لوگ (اللہ پر) ایمان لائے اور (بدعملیوں سے) بچتے رہے، ان کے لیے تو آخرت کا اجر اس سے کہیں بہتر ہے.

وَجَآءَ اِخۡوَةُ يُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَيۡهِ
فَعَرَفَهُمۡ وَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ﴿۵۸﴾

(۵۸) اور (پھر قحط کے سالوں ایسا ہوا کہ) یوسف کے بھائی (کنعان سے غلہ خریدنے مصر) آئے. یوسف نے انھیں (دیکھتے ہی) پہچان لیا لیکن انہوں نے نہیں پہچانا.

وَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ
بِاَخٍ لَّكُمۡ مِّنۡ اَبِيۡكُمۡ ۚ اَلَا تَرَوۡنَ اَنِّیۡۤ
اُوۡفِى الۡكَيۡلَ وَاَنَا خَيۡرُ الۡمُنۡزِلِيۡنَ ﴿۵۹﴾

(۵۹) اور جب یوسف نے ان کا سامان مہیا کر دیا تو (جاتے وقت) کہا: اب کے آنا تو اپنے سوتیلے بھائی (بن یمین) کو بھی ساتھ لانا تم نے دیکھ لیا ہے کہ میں تمہیں پوری تول (غلہ) دیتا ہوں اور (باہر سے آنے والوں کے لیے) بہتر مہمان نواز ہوں.

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿٦٠﴾

(٦٠) لیکن اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو پھر یاد رکھو! نہ تو تمہارے لیے میرے پاس کچھ خرید و فروخت ہوگی، نہ تم میرے نزدیک جگہ پاؤ گے۔

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦١﴾

(٦١) انھوں نے کہا: ہم اس کے باپ کو اس بات کی ترغیب دیں گے اور ہم ضرور ایسا کریں گے۔

وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾

(٦٢) اور یوسف نے اپنے خدمت گاروں کو حکم دیا: ان لوگوں کی پونجی (جس کے بدلے میں غلہ مول لیا ہے) انھیں کی بوریوں میں رکھ دو۔ جب یہ لوگ اپنے گھر کی طرف لوٹیں گے تو بہت ممکن ہے اپنی پونجی دیکھ کر پہچان لیں (کہ لوٹا دی گئی) اور پھر عجب نہیں کہ دوبارہ آئیں۔

فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْهِمْ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَیْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٣﴾

(٦٣) پھر جب یہ لوگ اپنے باپ کے پاس لوٹ کر گئے تو کہا اے ہمارے باپ! آیندہ کو غلے کی فروخت ہم پر بند کر دی گئی ہے۔ پس ہمارے بھائی (بن یمین) کو ہمارے ساتھ بھیج دے کہ غلہ خرید لائیں اور ہم اس کے نگہبان ہیں۔

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَیْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤى اَخِیْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿٦٤﴾

(٦٤) باپ نے (یہ سن کر) کہا: کیا میں اس کے لیے اسی طرح تمہارا اعتبار کروں جس طرح پہلے اس کے بھائی (یوسف) کے بارے میں کر چکا ہوں؟ سو خدا ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور اس سے بڑھ کر رحم کرنے والا کوئی نہیں۔

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَیْهِمْ ؕ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِیْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا ۚ وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَیْلَ بَعِیْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَیْلٌ یَّسِیْرٌ ﴿٦٥﴾

(٦٥) اور جب ان لوگوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کی پونجی انھیں کو لوٹا دی گئی ہے۔ تب انھوں نے (اپنے باپ سے کہا:) اے ہمارے باپ! اس سے زیادہ ہمیں اور کیا چاہیے؟ دیکھا یہ ہماری پونجی ہے جو ہمیں لوٹا دی گئی ہے۔ (ہمیں غلہ بھی اس نے دے دیا اور قیمت بھی واپس کر دی۔ پس ہمیں اجازت دے کہ بن یمین کو ساتھ لے کر پھر جائیں) اور اپنے گھرانے کے لیے رسد لے آئیں۔ ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ لے لیں گے۔ یہ غلہ (جو اس مرتبہ لائے ہیں) بہت تھوڑا ہے۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ

(٦٦) باپ نے کہا: میں کبھی اسے تمہارے ساتھ بھیجنے والا نہیں جب تک کہ اللہ

مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ
يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ
اللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾

کے نام پر مجھ سے عہد نہ کرو۔ (تم عہد کرو کہ) بجز اس صورت کے کہ ہم خود گھیر لیے جائیں گے (اور بے بس ہو جائیں) ہم ضرور اسے تیرے پاس واپس لے آئیں گے جب انھوں نے باپ کو (اس کے کہنے کے مطابق) اپنا پکا قول دے دیا تو اس نے کہا: ہم نے جو قول وقرار کیا اس پر اللہ نگہبان ہو۔

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ
وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ وَمَآ
اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ
الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾

(۶۷) اور باپ نے انھیں (چلتے وقت) کہا: اے میرے بیٹو! (دیکھو! جب مصر پہنچو تو شہر کے) ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا، جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا۔ میں تمھیں کسی ایسی بات سے نہیں بچا سکتا جو اللہ کے حکم سے ہونے والی ہو (لیکن اپنی طرف سے حتی المقدور احتیاط کی ساری تدبیریں کرنی چاہییں) فرمان روائی کسی کے لیے نہیں ہے مگر اللہ کے لیے۔ (دنیا کے سارے حکم رانوں کی طاقت اسکے آگے ہیچ ہے) میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہی ہے جس پر تمام بھروسا کرنے والوں کو بھروسا کرنا چاہیے۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۭ
مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ
شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ
قَضٰىهَا ۭ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ ع ۸

(۶۸) (پھر) جب یہ لوگ (مصر میں) داخل ہوے اسی طرح جس طرح باپ نے حکم دیا تھا تو (دیکھو!) یہ بات اللہ (کی مشیت) کے مقابلے میں کچھ بھی کام آنے والی نہ تھی، مگر ہاں! یعقوب کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا تھا جسے اس نے پورا کر دیا۔ اور بلا شبہ وہ صاحب علم تھا کہ ہم نے اس پر علم کی راہ کھول دی تھی، لیکن اکثر آدمی (اس بات کی حقیقت) نہیں جانتے۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ
اَخَاهُ قَالَ اِنِّىْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾

(۶۹) اور جب ایسا ہوا کہ یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے بھائی (بن یمین) کو اپنے پاس بٹھا لیا اور اسے (پوشیدگی میں) اشارہ کر دیا کہ میں تو تیرا بھائی (یوسف) ہوں۔ پس جو (بدسلوکی) یہ (لوگ تیرے ساتھ) کرتے آئے ہیں اس پر غم گین نہ ہو (اور خوش ہو جا کہ اب زمانہ پلٹ گیا)۔

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ
السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ
مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾

(۷۰) پھر جب یوسف نے ان لوگوں کا سامان ان کی روانگی کے لیے مہیا کیا تو اپنے بھائی (بن یمین) کی بوری میں اپنا کٹورا رکھ دیا (تا کہ بطور نشانی کے اس کے پاس رہے) پھر ایسا ہوا کہ (جب یہ لوگ روانہ ہو گئے اور شاہی کارندوں نے پیالہ ڈھونڈھا اور نہ پایا تو ان پر شبہ ہوا اور) ایک پکارنے والے نے (ان

کے پیچھے) پکارا: اے قافلے والو! (ٹھیرو!) ہو نہ ہو تم ہی چور ہو.

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ۝

(۷۱) وہ پکارنے والے کی طرف پھرے اور پوچھا: تمہاری کونسی چیز کھوگئی ہے؟.

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ۝

(۷۲) (شاہی کارندوں نے) کہا: ہمیں شاہی پیمانہ نہیں ملتا. جو شخص اسے لادے اس کے لیے ایک بارشتر (غلہ) انعام ہے اور (کارندوں کے سردار نے کہا:) میں اس بات کا ضامن ہوں.

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ۝

(۷۳) انھوں نے کہا: اللہ جانتا ہے ہم اس لیے یہاں نہیں آئے کہ ملک میں شرارت کریں اور یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو (کہ پہلے بھی ایک مرتبہ آچکے ہیں) اور ہمارا کبھی یہ شیوہ نہیں رہا کہ چوری کریں.

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ۝

(۷۴). (کارندوں نے) کہا: اچھا! اگر تم جھوٹے نکلے تو بتلاؤ چور کی سزا کیا ہونی چاہیے؟.

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝

(۷۵) انھوں نے کہا: چور کی سزا یہ کہ جس کی بوری میں چوری کا مال نکلے وہ آپ اپنی سزا (یعنی اپنے جرم کی پاداش میں پکڑا جائے) ہم زیادتی کرنے والوں کو اسی طرح کی سزا دیتے ہیں.

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ۭ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ۭ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۭ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝

(۷۶) پس (کارندوں کے سردار نے) ان کی بوریوں کی تلاشی شروع کی قبل اس کے کہ یوسف کے بھائی (بن یمین) کی بوری کی تلاشی لیتے (اور کچھ نہ پایا) پھر یوسف کے بھائی کی بوری (دیکھی اور اس میں) سے پیالہ نکال لیا. (تو دیکھو!) اس طرح ہم نے یوسف کے لیے (بن یمین کو پاس رکھنے کی) تدبیر کردی. وہ بادشاہ (مصر) کے قانون کی رو سے ایسا نہیں کرسکتا تھا کہ اپنے بھائی کو روک لے (اگرچہ ایسا کرنے کے لیے اس کا دل بے قرار تھا)، مگر ہاں! اسی صورت میں کہ اللہ کو (اس کی راہ نکال دینا) منظور ہوتا (سو اس نے غیبی سامان کر کے راہ نکال دی) ہم جسے چاہتے ہیں مرتبوں میں بلند کردیتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والی ہستی ہے (جس کا علم سب کو احاطہ کیے ہوئے ہے. یعنی اللہ کی ہستی).

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝

(۷۷) (جب بن یمین کی بوری سے کٹورا نکل آیا تو) بھائیوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی تو یہ کوئی عجیب بات نہیں اس سے پہلے اس کا (حقیقی) بھائی بھی چوری کر چکا ہے. تب یوسف نے (جس کے سامنے اب معاملہ پیش ہوا تھا) یہ بات اپنے دل میں رکھی اور ان پر ظاہر نہ کی (کہ میرے منہ پر مجھے چور بنا رہے ہو اور صرف اتنا) کہا: سب سے بری جگہ تمہاری ہوئی! (کہ اپنے بھائی پر جھوٹا الزام لگا رہے ہو) اور جو کچھ تم بیان: کرتے ہو اللہ اسے بہتر جاننے والا ہے.

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(۷۸) انھوں نے کہا: اے عزیز! اس کا باپ بہت بوڑھا آدمی ہے (اور اس سے بہت محبت رکھتا ہے) پس اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجیے (مگر اسے نہ روکیے) ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو احسان کرنے والے ہیں.

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ ع ۱۱

(۷۹) یوسف نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ کہ ہم اس آدمی کو چھوڑ کر جس کے پاس ہمارا سامان نکلا کسی دوسرے کو پکڑ لیں. اگر ایسا کریں تو ہم ظالم ٹھیریں.

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

(۸۰) پھر جب وہ یوسف سے مایوس ہو گئے (کہ یہ ماننے والا نہیں) تو مشورے کے لیے (ایک جگہ) اکیلے میں بیٹھ گئے. جو ان میں بڑا تھا اس نے کہا: تم جانتے ہو کہ باپ نے (بن یمین کے بارے میں) اللہ کو شاہد ٹھیرا کر تم سے عہد لیا ہے اور اس سے پہلے یوسف کے معاملے میں تم سے بڑی تقصیر ہو چکی ہے. پس میں تو اب اس ملک سے ٹلنے والا نہیں جب تک خود باپ مجھے حکم نہ دے، یا پھر اللہ میرے لیے کوئی دوسرا فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے.

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝

(۸۱) تم لوگ باپ کی طرف لوٹ جاؤ اور اس سے جا کر کہو: اے ہمارے باپ! (ہم کیا کریں) تیرے بیٹے نے (پرائے ملک میں) چوری کی. جو بات ہمارے جاننے میں آئی وہی ہم نے ٹھیک کہہ دی اور ہم غیب کی باتوں کی خبر رکھنے والے نہ تھے (کہ پہلے سے جان لیتے بن یمین سے ایسی بات سرزد ہونے والی ہے).

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

(۸۲) اور (یہ بھی کہہ دینا کہ) آپ اس بستی سے دریافت کرلیں جہاں ہم ٹھیرے تھے اور اس قافلے کے آدمیوں سے پوچھ لیں جس میں ہم آئے ہیں. ہم (اپنے بیان میں) بالکل سچے ہیں.

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

(۸۳) (چنانچہ بھائیوں نے ایسا ہی کیا اور کنعان آکر یہ ساری باتیں باپ سے کہہ دیں) اس نے (سن کر) کہا: نہیں! یہ تو ایک بات ہے جو تمہارے جی نے تمہیں سمجھادی ہے (یعنی بن یمین کا چوری کرنا). خیر میرے لیے صبر کے سوا چارہ نہیں، ایسا صبر کہ خوبی کا صبر ہو. اللہ (کے فضل) سے کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ ایک دن) ان سب کو میرے پاس جمع کردے. وہی ہے جو (سب کچھ) جاننے والا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے.

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝

(۸۴) اور اس نے ان لوگوں کی طرف سے رخ پھیر لیا اور (بجوں کہ اس نئے زخم کی خلش نے پچھلا زخم تازہ کردیا تھا اس لیے) پکار اٹھا "آہ یوسف کا درد فراق"! اور شدت غم سے (روتے روتے) اس کی آنکھیں سفید پڑ گئیں اور اس کا سینہ غم سے لب ریز تھا.

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝

(۸۵) (باپ کا یہ حال دیکھ کر بیٹے) کہنے لگے: بخدا! تم تو ہمیشہ ایسے ہی رہو گے کہ یوسف کی یاد میں لگے رہو یہاں تک کہ (اسی غم میں) گھل جاؤ یا اپنے کو ہلاک کردو.

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(۸۶) باپ نے کہا: میں تو اپنی حاجت اور اپنا غم اللہ کی جناب میں عرض کرتا ہوں (کچھ تمہارا شکوہ نہیں کرتا). میں اللہ کی جانب سے وہ بات جانتا ہوں جو تمہیں معلوم نہیں

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

(۸۷) (پھر انھوں نے کہا:) اے میرے بیٹو! (ایک بار پھر مصر) جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ. اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو. اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو منکر ہیں.

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ

(۸۸) پھر جب (باپ کے حکم کی تعمیل میں یہ لوگ مصر پہنچے اور) یوسف کے پاس گئے تو (اپنے پھر آنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے) کہا: اے عزیز! ہم پر اور

مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾

ہمارے گھر کے آدمیوں پر بڑی سختی کے دن گزر رہے ہیں (پس مجبور ہو کر غلے کی طلب میں ہمیں پھر نکلنا پڑا) ہم تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں (اسے قبول کر لیجیے) اور غلے کی پوری تول عنایت کیجیے اور (اسے خرید و فروخت کا معاملہ نہ سمجھیے، بلکہ) ہمیں (محتاج سمجھ کر) خیرات دے دیجیے. اللہ خیرات کرنے والوں کو ان کا اجر دیتا ہے.

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾

(۸۹) (یہ حال سن کر) یوسف (کا دل بھر آیا. اس) نے کہا: تمہیں یاد ہے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جب کہ تمہیں سمجھ بوجھ نہ تھی؟

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾

(۹۰) (یہ سن کر بھائی چونک اٹھے اور اب جو عزیز کی صورت اور آواز پر غور کیا تو ایک نیا خیال ان کے اندر پیدا ہو گیا) انھوں نے کہا: کیا فی الحقیقت تم ہی یوسف ہو؟ یوسف نے کہا: ہاں میں یوسف ہوں اور یہ (بن یمین) میرا بھائی ہے اللہ نے ہم پر احسان کیا. اور حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی (برائیوں سے) بچتا اور مصیبتوں میں ثابت قدم رہتا ہے تو اللہ (کا قانون یہ ہے کہ وہ) نیک عملوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا.

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾

(۹۱) (یہ سن کر بھائیوں کے سر شرم و ندامت سے جھک گئے) انھوں نے کہا: بخدا! اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ نے تجھے ہم پر برتری دی اور بلاشبہ ہم سرتاسر قصور وار تھے.

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾

(۹۲) یوسف نے کہا: آج کے دن (میری جانب سے) کوئی سرزنش نہیں (جو ہونا تھا وہ ہو چکا) اللہ تمہارا قصور بخش دے وہ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے .

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۰

(۹۳) (اب تم یوں کرو کہ) میرا یہ کرتا (بطور علامت کے) اپنے ساتھ لے جاؤ اور میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو کہ اسکی آنکھیں روشن ہو جائیں. اور (پھر) اپنے گھرانے کے تمام آدمیوں کو لے کر میرے پاس آ جاؤ.

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾

(۹۴) اور پھر جب (یہ لوگ یوسف کے حکم کے مطابق کرتا لے کر روانہ ہوئے اور) قافلے نے مصر کی سرزمین چھوڑی تو (ادھر کنعان میں) ان کا باپ کہنے

لگا: اگر تم یہ نہ کہنے لگو کہ بڑھاپے سے اس کی عقل ماری گئی تو میں کہوں گا مجھے یوسف کی مہک آ رہی ہے (اور مجھے اس کا یقین ہے).

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ﴿۹۵﴾

(۹۵) (سننے والوں نے) کہا: بخدا! تم تو اب تک اپنے (اسی) پرانے خبط میں پڑے ہو (یعنی یوسف کا نام ونشان بھی نہ رہا اور تمہیں اس کی واپسی کے خواب آ رہے ہیں!)

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

(۹۶) لیکن پھر جب (قافلہ کنعان پہنچ گیا اور) خوش خبری سنانے والا (دوڑتا ہوا) آیا تو اس نے آتے ہی یوسف کا کرتا یعقوب کے چہرے پر ڈال دیا اور اس کی آنکھیں روشن ہوگئیں. تب اس نے کہا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں اللہ کی جانب سے وہ بات جانتا ہوں جو تمہیں معلوم نہیں؟

قَالُوْا یٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕیْنَ ﴿۹۷﴾

(۹۷) وہ (شرم وندامت میں ڈوب کر) بولے: اے ہمارے باپ! ہمارے گناہوں کی مغفرت کے لیے (اللہ کے حضور) دعا کر فی الحقیقت ہم سے سراسر قصور ہی ہوتے رہے.

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۹۸﴾

(۹۸) باپ نے کہا: وہ وقت دور نہیں کہ میں اپنے پروردگار سے تمہارے لیے دعاء مغفرت کروں. وہ بڑا بخشنے والا، بڑی ہی رحمت والا ہے.

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ﴿۹۹﴾

(۹۹) پھر جب (ایسا ہوا کہ یوسف کی خواہش کے مطابق) یہ لوگ (کنعان سے روانہ ہوگئے اور شہر کے باہر) یوسف سے ملے تو اس نے اپنے باپ اور ماں کو (عزت واحترام سے) اپنے پاس جگہ دی اور کہا: اب شہر میں چلو. خدا نے چاہا تو تمہارے لیے ہر طرح کی سلامتی ہے.

وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ یٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ

(۱۰۰) اور جب شہر میں داخل ہوئے تو) اس نے اپنے والدین کو تخت پر اونچا بٹھایا (باقی سب کے لیے نیچی نشستیں رکھیں) اور (دیکھو!) اس وقت ایسا ہوا کہ سب اس کے آگے سجدے میں گر پڑے (اور مصر کے دستور کے مطابق اس کے منصب حکومت کی تعظیم بجالائے). اس وقت (اسے اپنے بچپنے کا خواب یاد آ گیا اور بے اختیار) پکار اٹھا: اے باپ! یہ ہے تعبیر اس خواب کی جو مدت ہوئی میں نے دیکھا تھا. میرے پروردگار نے اسے سچا ثابت کر دیا. یہ اسی کا احسان ہے کہ

نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝١٠٠

مجھے قید سے رہائی دی، تم سب کو صحرا سے نکال کر میرے پاس پہنچا دیا اور یہ سب کچھ اس واقعے کے بعد ہوا کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اختلاف ڈال دیا تھا. بلاشبہ میرا پروردگار ان باتوں کے لیے جو کرنی چاہے بہتر تدبیر کرنے والا ہے. بلاشبہ وہی ہے کہ (سب کچھ) جاننے والا (اور اپنے سارے کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے.

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝١٠١

(۱۰۱) (پھر یوسف نے دعا کی:) پروردگار! تو نے مجھے حکومت عطا فرمائی اور باتوں کا مطلب اور نتیجہ نکالنا تعلیم فرمایا. اے آسمان و زمین کے بنانے والے! تو ہی میرا کارساز ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تو (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کیجیو کہ دنیا سے جاؤں تو تیری فرماں برداری کی حالت میں جاؤں اور ان لوگوں میں داخل ہو جاؤں جو تیرے نیک بندے ہیں.

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝١٠٢

(۱۰۲) (اے پیغمبر!) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم تجھ پر وحی کر رہے ہیں. ورنہ (ظاہر ہے کہ) جس وقت یوسف کے بھائی سازش میں مصمم ہو گئے تھے اور پوشیدہ تدبیریں کر رہے تھے تو تم اس وقت کچھ ان کے پاس کھڑے نہ تھے (کہ سب کچھ دیکھ سن لیا ہو)

وَمَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝١٠٣

(۱۰۳) اور (اس پر بھی یاد رکھو!) اکثر آدمیوں کا یہ حال ہے کہ تم کتنا ہی چاہو (اور کتنی ہی دلیلیں پیش کرو) کبھی ایمان لانے والے نہیں

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٤ ع ۱۱ / ۵

(۱۰۴) حالانکہ تم ان سے اس بات کے لیے کوئی مزدوری نہیں مانگتے. یہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ تمام جہان کے لیے پند و وعظ ہے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝١٠٥

(۱۰۵) اور (دیکھو!) آسمانوں میں اور زمین میں (اللہ کی قدرت و حکمت کی) کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے لوگ گزر جاتے ہیں اور نظر اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں.

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝١٠٦

(۱۰۶) اور ان میں سے اکثروں کا حال یہ ہے کہ اللہ پر یقین لاتے ہیں تو اس حال میں لاتے ہیں کہ اس کے ساتھ شریک بھی ٹھیرائے جاتے ہیں

اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ

(۱۰۷) پھر کیا یہ لوگ اس بات سے مطمئن ہو گئے ہیں کہ اللہ کے عذاب میں

عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

سے کوئی آفت ان پر آئے اور چھا جائے یا اچانک قیامت آ جائے اور وہ بے خبری میں پڑے ہوں؟

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي
بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ
وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

(۱۰۸) (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: میری راہ تو یہ ہے. میں اس روشنی کی بنا پر جو میرے سامنے ہے اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور (اس راہ میں) جن لوگوں نے میرے پیچھے قدم اٹھایا ہے وہ بھی (اسی طرح) بلاتے ہیں اللہ کے لیے پاکی ہو، میں شریک کرنے والوں میں نہیں ہوں.

وقف النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ
اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ
خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

(۱۰۹) اور (اے پیغمبر!) ہم نے تم سے پہلے کسی رسول کو نہیں بھیجا ہے مگر اسی طرح کہ وہ باشندگان شہر ہی میں سے ایک آدمی تھا اور ہم نے اس پر وحی اتاری تھی (ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آسمان سے فرشتے اترے ہوں) پھر کیا یہ لوگ (جو تمہارے اعلان رسالت پر متعجب ہو رہے ہیں) زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے ان لوگوں کا انجام کیسا کچھ ہو چکا ہے جو پہلے گزر چکے ہیں؟ اور جو لوگ (برائیوں سے) بچتے ہیں تو یقیناً آخرت کا گھر ان کے لیے کہیں بہتر ہے پھر (اے گروہ مخاطب!) کیا تم سمجھتے بوجھتے نہیں؟

حَتّٰٓي اِذَا اسْتَيْــــَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ
قَدْ كُذِبُوْا جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ
نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ
الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

(۱۱۰) (اور ان گزری ہوئی قوموں پر فوراً عذاب نہیں آ گیا تھا، انہیں مہلت ملتی رہی) یہاں تک کہ جب اللہ کے رسول (ان کے ایمان لانے سے) مایوس ہو گئے اور لوگوں نے خیال کیا ان سے جھوٹا وعدہ کیا گیا تھا تو (پھر اچانک) ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی. پس ہم نے جسے بچانا چاہا بچا لیا اور (جو مجرم تھے تو) ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ مجرموں سے ہمارا عذاب ٹل جائے.

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي
الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى
وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع

(۱۱۱) یقیناً ان لوگوں کے قصے میں دانش مندوں کے لیے بڑی ہی عبرت ہے. یہ کوئی جی سے گھڑی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ اس کتاب کی تصدیق ہے جو اس سے پہلے آ چکی ہے. نیز ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں (ہدایت کی) ساری باتوں کی تفصیل ہے (یعنی الگ الگ کر کے واضح کر دیتا ہے) اور رہنمائی ہے اور رحمت ہے.

ع ۱۲ ۷ ۶

سورۃ الرعد مدنیۃ (۹۶) ۱۳ - آیاتھا ۴۳ - رکوعاتھا ۶

سورہ الرعد مکی ہے اور اس میں تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓرٰ ۟ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ ؕ وَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ الۡحَقُّ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱

(۱) الف لام میم را۔ (اے پیغمبر!) یہ "الکتاب" (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں اور جو کچھ تیرے پروردگار کی جانب سے تجھ پر نازل ہوا ہے وہ امر حق ہے (اس کے سوا کچھ نہیں)، مگر اکثر آدمی ایسے ہیں کہ (اس پر) ایمان نہیں لاتے۔

اَللّٰہُ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَہَا ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّکُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ۝۲

(۲) یہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو بلند کر دیا اور تم دیکھ رہے ہو کہ کوئی ستون انہیں تھامے ہوئے نہیں ہے۔ پھر وہ اپنے تخت (حکومت) پر نمودار ہوا (یعنی مخلوقات میں اس کے احکام جاری ہو گئے) اور سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا کہ ہر ایک اپنی ٹھیرائی ہوئی میعاد تک (اپنی اپنی راہ) چلا جا رہا ہے۔ وہی (اس تمام کارخانہ خلقت کا) انتظام کر رہا ہے اور (اپنی قدرت و حکمت کی) نشانیاں الگ الگ کر کے بیان کر دیتا ہے کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ (ایک دن) اپنے پروردگار سے ملنا ہے۔

وَ ہُوَ الَّذِیۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ فِیۡہَا رَوَاسِیَ وَ اَنۡہٰرًا ؕ وَ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیۡہَا زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّہَارَ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ۝۳

(۳) اور (دیکھو!) وہی ہے جس نے زمین کی سطح پھیلا دی، اس میں پہاڑ بنا دیئے، نہریں جاری کر دیں اور ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے دو دو قسموں کے اگا دیئے۔ اس نے رات اور دن (کے بتدریج ظاہر ہونے) کا ایسا قاعدہ بنا دیا ہے کہ دن کی روشنی کو رات کی تاریکی ڈھانپ لیا کرتی ہے۔ یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لیے کتنی ہی نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرنے والے ہیں۔

وَ فِی الۡاَرۡضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّ زَرۡعٌ وَّ نَخِیۡلٌ صِنۡوَانٌ وَّ غَیۡرُ صِنۡوَانٍ یُّسۡقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۟ وَ نُفَضِّلُ بَعۡضَہَا عَلٰی بَعۡضٍ فِی الۡاُکُلِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ۝۴

(۴) اور (دیکھو!) زمین میں (طرح طرح کے) ٹکڑے ہیں، ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔ ان میں انگور کے باغ ہیں، (غلے کی) کھیتیاں ہیں، کھجور کے درخت ہیں، باہم دگر ملتے جلتے ہوئے اور بعض ایسے کہ ملتے جلتے ہوئے نہیں ہیں۔ سب ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں، مگر ہم بعض پھلوں کو بعض پر مزے میں برتری دیتے ہیں۔ یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لیے بڑی ہی نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۵﴾

(۵) اور (اے مخاطب!) اگر تو عجیب بات دیکھنی چاہتا ہے تو (سب سے زیادہ) عجیب بات ان منکروں کا یہ قول ہے کہ جب ہم (مرنے کے بعد گل سڑ کر) مٹی ہو گئے تو پھر کیا ہم پر ایک نئی پیدائش طاری ہوگی؟ (یہ بات تو سمجھ میں آتی نہیں)۔ تو یقین کرو! یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار سے انکار کیا اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق پڑے ہوں گے اور یہی ہیں کہ دوزخی ہوئے، ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾

(۶) اور (اے پیغمبر!) یہ تم سے برائی کے لیے جلدی مچاتے ہیں قبل اس کے کہ بھلائی کے لیے خواست گار ہوں، حالانکہ ان سے پہلے ایسی سرگذشتیں گزر چکی ہیں جن کی (دنیا میں) کہاوتیں بن گئیں (مگر یہ ہیں کہ عبرت نہیں پکڑتے!)۔ تو اس میں شک نہیں کہ تیرا پروردگار لوگوں کے ظلم سے بڑا ہی درگزر کرنے والا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ تیرا پروردگار سزا دینے میں بڑا ہی سخت ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ ع

(۷) اور جن لوگوں نے کفر کا شیوہ اختیار کیا ہے وہ کہتے ہیں "اس آدمی پر اس کے پروردگار کی جانب سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری؟" حالانکہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ (انکار و بدعملی کے نتائج سے) خبردار کر دینے والا ایک رہنما ہے اور ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہوا ہے۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾

(۸) اللہ (کے علم کا تو یہ حال ہے کہ وہ) جانتا ہے ہر مادہ کے پیٹ میں کیا ہے (یعنی کیسا بچہ ہے) اور کیوں پیٹ گھٹتے ہیں اور کیوں بڑھتے ہیں (یعنی درجہ بدرجہ شکم مادر میں کیسی کیسی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں)، اس کے یہاں ہر چیز کا ایک اندازہ ٹھیرایا ہوا ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾

(۹) وہ غیب اور شہادت (یعنی غیر محسوس اور محسوس دونوں) کا جاننے والا ہے، سب سے بڑا، بلند مرتبہ۔

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾

(۱۰) تم میں کوئی چپکے سے کوئی بات کہے یا پکار کے کہے، رات کی تاریکی میں چھپا ہو یا دن کی روشنی میں راہ چل رہا ہو، ساری حالتیں اس کے لیے یکساں ہیں (اس کے علم سے کوئی بات مخفی نہیں)

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾

(۱۱) انسان کے آگے اور پیچھے ایک کے بعد ایک آنے والی (قوتیں) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتی ہیں۔ اللہ کبھی اس حالت کو نہیں بدلتا جو کسی گروہ کو حاصل ہوتی ہے، جب تک کہ وہ خود ہی اپنی صلاحیت نہ بدل ڈالے۔ اور (پھر) جب اللہ چاہتا ہے کسی گروہ کو (اس کی تغیر صلاحیت کی پاداش میں) مصیبت پہنچے تو (تو مصیبت پہنچ ہی کر رہتی ہے۔ وہ) کسی کے ٹالے ٹل نہیں سکتی اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جو ان کا کارساز ہو۔

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾

(۱۲) وہی ہے جو تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے، وہ دلوں میں ہراس بھی پیدا کر دیتی ہے اور امید بھی۔ اور وہی ہے جو بادلوں کو (پانی سے) بوجھل کر دیتا ہے۔

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾

(۱۳) اور بادلوں کی گرج اس کی ستائش کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کی دہشت سے سرگرم ستائش رہتے ہیں۔ وہ بجلیاں گراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ان کی زد میں لے آتا ہے۔ لیکن یہ منکر ہیں کہ (اللہ کی قدرت و حکمت کی ان ساری نشانیوں سے آنکھیں بند کیے ہوئے) اس (کی ہستی و یگانگت) کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں، حالانکہ وہ اپنی قدرت میں بڑا ہی سخت اور اٹل ہے۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾

(۱۴) اسی کو پکارنا سچا پکارنا ہے۔ جو لوگ اس کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں وہ پکارنے والوں کی کچھ نہیں سنتے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی (پیاس کی شدت میں) دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے کہ بس (اس طرح کرنے سے) پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے گا، حالانکہ وہ اس تک پہنچنے والا نہیں اور (یقین کرو!) منکرین حق کی پکار اس کے سوا کچھ نہیں کہ ٹیڑھے رستوں میں بھٹکتے پھرنا۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾

(۱۵) اور آسمانوں میں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے اللہ ہی کے آگے سجدے میں گرا ہوا ہے (یعنی اللہ کے احکام و قوانین کے آگے جھکے بغیر اسے چارہ نہیں) خوشی سے ہو یا مجبوری سے، اور (دیکھو!) ان کے سائے صبح و شام (کس طرح گھٹتے بڑھتے اور کبھی ادھر اور کبھی ادھر ہو جایا کرتے ہیں۔

السجدۃ ۲

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ
اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ
لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ
هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا
لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ
عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُوَ
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾

(١٦) (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) پوچھو: آسمانوں کا اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ تم کہو: اللہ ہے (اس کے سوا کوئی نہیں)۔ پھر ان سے کہو: جب وہی پروردگار ہے تو پھر یہ کیا ہے کہ تم نے اس کے سوا دوسروں کو اپنا کارساز بنا رکھا ہے جو خود اپنی جانوں کا نفع نقصان بھی اپنے اختیار میں نہیں رکھتے؟۔ (نیز ان سے) کہو: کیا اندھا اور دیکھنے والا دونوں برابر ہیں؟ یا ایسا ہوسکتا ہے کہ اندھیرا اور اجالا برابر ہو جائے؟ یا پھر یہ بات ہے کہ ان کے ٹھیرائے ہوئے شریکوں نے بھی اسی طرح مخلوقات پیدا کی جس طرح اللہ نے پیدا کی ہے اور اس لیے پیدا کرنے کا معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا (کہ صرف اللہ ہی کے لیے نہیں ہے، دوسروں کے لیے بھی ہوسکتا ہے)۔ تم ان سے کہو: اللہ ہی ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ (اپنی ساری باتوں میں) یگانہ ہے، سب کو مغلوب رکھنے والا۔

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ
بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ
وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِى النَّارِ ابْتِغَآءَ
حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ
يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ۬ فَاَمَّا
الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ
النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ
يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾

(١٧) اس نے آسمان سے پانی برسایا تو اپنی سمائی کے مطابق وادیاں بہہ نکلیں اور میل کچیل سے جھاگ بن بن کر پانی کی سطح پر اٹھا تو سیلاب کی رو اسے بہالے گئی۔ اور (دیکھو!) اسی طرح کا جھاگ (میل کچیل سے) اس وقت بھی اٹھتا ہے جب لوگ زیور یا کوئی اور چیز بنانے کے لیے (دھاتوں کو) آگ میں تپاتے ہیں۔ حق اور باطل کے معاملے کی مثال ایسی ہی سمجھو جو اللہ بیان کر دیتا ہے۔ پس (میل کچیل کا) جھاگ (جو کسی کام کا نہ تھا) رائیگاں گیا اور جس چیز میں انسان کے لیے نفع تھا وہ زمین میں رہ گئی۔ اسی طرح اللہ (لوگوں کی سمجھ بوجھ کے لیے) مثالیں بیان کر دیتا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔؕ
وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا
فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا
بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬
وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾

(١٨) جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا حکم قبول کیا تو ان کے لیے سرتا سر خوبی ہے۔ جنہوں نے قبول نہیں کیا (ان کے تمام اعمال رائیگاں جائیں گے، وہ نامرادی و بدحالی سے کسی طرح بچ نہیں سکتے) اگر کرہ ارضی کی تمام دولت ان کے اختیار میں آجائے اور اسے دوگنا کر دیا جائے تو یہ لوگ اپنے بدلے میں ضرور اسے بطور فدیئے کے دے دیں (کہ کسی طرح عذاب نامرادی سے بچاؤ مل جائے، مگر انہیں ملنے والا نہیں)۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے حساب کی

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ع ٢

سختی ہے اور ٹھکانا جہنم اور (جس کا ٹھکانا جہنم ہو تو) کیا ہی برا ٹھکانا ہے!۔

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ
الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمٰى ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا
الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾

(١٩) (اے پیغمبر!) کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ دونوں آدمی برابر ہو جائیں؟ وہ جو یہ بات جان گیا ہے کہ جو بات تجھ پر تیرے پروردگار کی جانب سے اتری ہے حق ہے اور وہ جو (اس حقیقت کے مشاہدے سے) اندھا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ وہی لوگ سمجھتے بوجھتے ہیں جو دانش مند ہیں۔

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ
الْمِيْثَاقَ ﴿٢٠﴾

(٢٠) یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ کے ساتھ اپنا عہد (عبودیت) پورا کرتے ہیں، اپنا قول وقرار توڑنے والے نہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ أَنْ
يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ
الْحِسَابِ ﴿٢١﴾

(٢١) یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے جن رشتوں کے جوڑنے کا حکم دیا انہیں جوڑے رکھتے ہیں اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، حساب کی سختی کے خیال سے اندیشہ ناک رہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ
وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ
السَّيِّئَةَ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾

(٢٢) اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے محبت کرتے ہوئے (ہر طرح کی ناگواریوں اور سختیوں میں) صبر کیا، نماز قائم کی، جو کچھ روزی انہیں دے رکھی ہے، اس میں سے خرچ کرتے رہے۔ پوشیدگی میں بھی اور کھلے طور پر بھی۔ انہوں نے برائی کے مقابلے میں برائی نہیں کی، جب پیش آئے اچھائی ہی سے پیش آئے تو (بلاشبہ) یہی لوگ ہیں کہ ان کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ
مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ
بَابٍ ﴿٢٣﴾

(٢٣) ہیشگی کے باغ جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے آباء و اجداد، بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک کردار ہوں گے (وہ بھی جگہ پائیں گے) اور (وہاں کی زندگی ایسی ہوگی کہ) ہر دروازے سے فرشتے ان پر آئیں گے۔

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى
الدَّارِ ﴿٢٤﴾

(٢٤) (اور کہیں گے) ''یہ جو تم نے (دنیا کی زندگی میں) صبر کیا تو اس کی وجہ سے (آج) تم پر سلامتی ہو''۔ پھر کیا ہی اچھا عاقبت کا ٹھکانا ہے (جو ان لوگوں کے حصے میں آیا)۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ
مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ أَنْ

(٢٥) اور جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ اللہ کا عہد مضبوط کرنے کے بعد پھر اسے توڑ دیتے ہیں اور جن رشتوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں قطع کر ڈالتے ہیں

يُوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

اور ملک میں شر و فساد برپا کرتے ہیں تو ایسے ہی لوگ ہیں کہ ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے برا ٹھکانا۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ ع

(۲۶) اللہ جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے، اور (جس کی چاہتا ہے) نپی تلی کر دیتا ہے۔ لوگ دنیا کی (چند روزہ) زندگی (اور اس کے عارضی فوائد) پر شادمانیاں کرتے ہیں، حالانکہ دنیا کی زندگی تو آخرت کی زندگی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے، محض تھوڑا سا برت لینا ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾

(۲۷) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ کہتے ہیں: ایسا کیوں نہ ہوا کہ اس شخص پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی (عجیب و غریب) نشانی اترتی؟ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: اللہ جسے چاہتا ہے (کامیابی و سعادت کی) راہ میں گم کر دیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع ہوتا ہے اسے اپنی طرف بڑھنے کی راہ دکھا دیتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾

(۲۸) (جو اس کی طرف رجوع ہوئے تو یہ) وہ لوگ (ہیں) کہ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو گئے۔ اور یاد رکھو! یہ اللہ کا ذکر ہی ہے جس سے دلوں کو چین اور قرار ملتا ہے (اور شک و شبہ اور خوف و غم کے سارے کانٹے نکل جاتے ہیں)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

(۲۹) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ان کے لیے خوش حالیاں ہیں اور (بالآخر) بہت اچھا ٹھکانا۔

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

(۳۰) (اور اے پیغمبر!) اسی طرح یہ بات ہوئی کہ ہم نے تجھے ایک امت کی طرف بھیجا جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں (اور ان سب میں سچائی کے پیغام بر اپنے اپنے وقتوں میں ظاہر ہو چکے ہیں)۔ اور اس لیے بھیجا کہ جو بات تجھ پر اتاری ہے وہ ان لوگوں کو پڑھ کر سنا دے اور ان کا حال یہ ہے کہ سرے سے خدائے رحمٰن ہی کے قائل نہیں۔ تم (ان سے) کہہ دو: وہی میرا پروردگار ہے، کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی، اسی پر میں نے بھروسا کیا اور اسی کی طرف میں رجوع ہوتا ہوں۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ
قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ
بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى
النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ
قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝۳۱ ع ۱۰

(۳۱) اور (دیکھو!) اگر ایسا ہو سکتا کہ کسی قرآن سے پہاڑ چلنے لگتے یا زمین کی (بڑی بڑی) مسافتیں طے ہو جاتیں یا مردے بول اٹھتے (تو ضرور اس قرآن سے بھی ایسا ہی ہوتا) مگر نہیں! ساری باتوں کا اختیار اللہ ہی کو ہے (اور اس کی یہ سنت نہیں کہ ایسا کرے۔ وہ اپنا کلام ارشاد و ہدایت کے لیے نازل کرتا ہے، نہ کہ عجائب آفرینیوں کے لیے)۔ پھر جو لوگ ایمان لائے ہیں کیا وہ (اس بات سے) مایوس نہیں ہو گئے کہ (نہ ماننے والے کبھی ماننے والے نہیں؟ کیا انہوں نے یہ بات نہیں پالی کہ) اگر اللہ چاہتا تو تمام انسانوں کو (ایک ہی) راہ حق دکھا دیتا؟ (مگر اس نے ایسا نہیں چاہا۔ اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ہوا کہ یہاں استعداد و عمل کی آزمائشیں ہوں)۔ اور جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے (وہ یوں ماننے والے نہیں) انہیں ان کے کرتوتوں کی پاداش میں کوئی نہ کوئی سخت عقوبت پہنچتی ہی رہے گی یا ایسا ہوگا کہ ان کے ٹھکانے کے قریب ہی آنازل ہوگی، یہاں تک کہ وہ وقت آجائے جب اللہ کا وعدہ ظہور میں آنے والا ہے۔ بلاشبہ (اس کا وعدہ سچا ہے) وہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۳۲

(۳۲) اور (اے پیغمبر!) تجھ سے پہلے بھی ایسا ہی ہو چکا ہے کہ پیغمبروں کی ہنسی اڑائی گئی اور ہم نے (اپنے مقررہ قانون کے مطابق) پہلے انہیں ڈھیل دی، پھر گرفتار کر لیا تو (دیکھو!) ہمارا ٹھیرایا ہوا بدلا کیسا تھا (اور کس طرح ظہور میں آیا!)

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا
كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ
سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى
الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ
زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا
عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا
لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝۳۳

(۳۳) پھر جس ہستی کے علم و احاطے کا یہ حال ہے کہ ہر جان پر نگاہ رکھتی ہے کہ اس نے اپنے عملوں سے کیسی کمائی کی، (وہ کیا ان ہستیوں کی طرح سمجھ لی جا سکتی ہے جنہیں ان لوگوں نے معبود بنا رکھا ہے؟) اور انہوں نے اللہ کے لیے شریک ٹھیرا رکھے ہیں۔ (اے پیغمبر) ان سے پوچھ: وہ کون ہیں؟ ان کے اوصاف بیان کرو! یا پھر تم اللہ کو ایسی بات کی خبر دینی چاہتے ہو جو خود اسے بھی معلوم نہیں کہ زمین میں کہاں ہے؟ یا پھر محض ایک دکھاوے کی بات ہے جس کی تہہ میں کوئی اصلیت نہیں؟ اصل یہ ہے کہ منکروں کی نگاہوں میں ان کی مکاریاں خوش نما بن گئیں اور راہ حق میں قدم اٹھانے سے رک گئے اور جس پر اللہ (کامیابی کی)

راہ بند کردے تو کون ہے جو اسے راہ دکھانے والا ہو سکتا ہے۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾

(۳۴) ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے (اور آخرت میں بھی) اور آخرت کا عذاب یقیناً بہت زیادہ سخت ہوگا اور کوئی نہیں جو انہیں اللہ (کے قوانین کی پکڑ) سے بچا سکے۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

(۳۵) متقی انسانوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک باغ ہے اور اس کے تلے نہریں رواں ہیں (جن کی آبیاری اسے ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھتی ہے)۔ اس کے پھل دائمی ہیں (کبھی ختم ہونے والے نہیں)۔ اس کے درختوں کی چھاؤں بھی ہمیشگی کی (کبھی بدلنے والی نہیں)۔ یہ ہے ان لوگوں کا انجام جنہوں نے تقوے کی راہ اختیار کی اور کافروں کا انجام آگ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ۭ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ۭ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾

(۳۶) اور (اے پیغمبر!) جن لوگوں کو ہم نے کتاب (ہدایت) دی ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) وہ اس بات سے خوش ہوتے ہیں جو تجھ پر اتاری گئی ہے۔ اور ان جماعتوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں اس کی بعض باتوں سے انکار ہے۔ تو تم کہہ دو: مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور کسی ہستی کو اس کا شریک نہ ٹھیراؤں۔ اسی کی طرف تمہیں بلاتا ہوں اور اسی کی طرف میرا رخ ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ ع ۶ ۱۱

(۳۷) اور اسی طرح یہ بات ہوئی کہ ہم نے اسے (یعنی قرآن کو) ایک عربی فرمان کی شکل میں اتارا (یعنی عربی زبان میں اتارا) اگر حصول علم کے بعد تو نے ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کی تو سمجھ لے کہ پھر اللہ کے مقابلے میں نہ تو تیرا کوئی کارساز ہوگا نہ بچانے والا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾

(۳۸) اور یہ واقعہ ہے کہ ہم نے تجھ سے پہلے بھی (بے شمار) پیغمبر قوموں میں پیدا کیے اور (وہ تیری ہی طرح انسان تھے) ہم نے انہیں بیویاں بھی دی تھیں اور اولاد بھی۔ اور کسی پیغمبر کے لیے یہ بات نہ ہوئی کہ وہ (خود) کوئی نشانی لا دکھاتا مگر اسی وقت کہ اللہ کا حکم ہوا ہو۔ ہر وقت کے لیے ایک کتاب ہے۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ښ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ

(۳۹) اللہ جو بات چاہتا ہے مٹا دیتا ہے، جو چاہتا ہے نقش کر دیتا ہے اور کتاب

الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾

کی اصل وبنیاد اسی کے پاس ہے۔

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾

(۴۰) اور ہم نے ان لوگوں سے (یعنی کفار مکہ سے ظہور نتائج کے) جو وعدے کیے ہیں (کچھ ضرور نہیں کہ بیک دفعہ سب ظہور میں آجائیں)۔ ہوسکتا ہے کہ ان میں سے بعض باتیں ہم تجھے تیری زندگی ہی میں دکھادیں، ہوسکتا ہے کہ ان سے پہلے تیرا وقت پورا کردیں۔ بہرحال جو کچھ تیرے ذمے ہے وہ یہی ہے کہ پیام حق پہنچادینا۔ ان سے (ان کے کاموں کا) حساب لینا ہمارا کام ہے، تیرا کام نہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾

(۴۱) پھر کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم اس سرزمین کا قصد کررہے ہیں، اسے اطراف سے گھٹاتے ہوئے (اور ظالموں پر عرصہ حیات تنگ کرتے ہوئے)؟ اور اللہ ہے جو فیصلہ کرتا ہے، کوئی نہیں جو اس کا فیصلہ ٹال سکے۔ وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾

(۴۲) اور جو لوگ ان سے پہلے گزرچکے ہیں انہوں نے بھی (دعوت حق کے مقابلے میں) مخفی تدبیریں کی تھیں، سو (یاد رکھو!) ہر طرح کی تدبیریں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ ہر انسان کیا کمائی کررہا ہے اور وہ وقت دور نہیں کہ کافروں کو معلوم ہوجائے گا کس کا انجام بخیر ہونے والا ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ ع ٦ ١٢

(۴۳) (اے پیغمبر!) منکرین حق کہتے ہیں: تو خدا کا بھیجا ہوا نہیں۔ تو کہہ دے: میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی بس کرتی ہے اور اس کی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

اٰيَاتُهَا ٥٢ — (١٤) سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ (٧٢) — رُكُوْعَاتُهَا ٧

سورۃ ابراھیم مکی ھے اور اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ﴿۱﴾

(۱) الف لام را، یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تجھ پر اتاری ہے تاکہ لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم کی تعمیل میں تاریکیوں سے نکالے اور روشنی میں لائے کہ غالب اور ستودہ خدا کی راہ ہے۔

الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾

کی اصل و بنیاد اسی کے پاس ہے۔

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ
نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا
الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾

(۴۰) اور ہم نے ان لوگوں سے (یعنی کفار مکہ سے ظہور نتائج کے) جو وعدے کیے ہیں (کچھ ضرور نہیں کہ بیک دفعہ سب ظہور میں آجائیں)۔ ہوسکتا ہے کہ ان میں سے بعض باتیں ہم تجھے تیری زندگی ہی میں دکھا دیں، ہوسکتا ہے کہ ان سے پہلے تیرا وقت پورا کردیں۔ بہرحال جو کچھ تیرے ذمے ہے وہ یہی ہے کہ پیام حق پہنچا دینا۔ ان سے (ان کے کاموں کا) حساب لینا ہمارا کام ہے، تیرا کام نہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ
اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ
لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾

(۴۱) پھر کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم اس سرزمین کا قصد کر رہے ہیں، اسے اطراف سے گھٹاتے ہوئے (اور ظالموں پر عرصہ حیات تنگ کرتے ہوئے)؟ اور اللہ ہے جو فیصلہ کرتا ہے، کوئی نہیں جو اس کا فیصلہ ٹال سکے۔ وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ
الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ
نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى
الدَّارِ ﴿٤٢﴾

(۴۲) اور جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں انہوں نے بھی (دعوت حق کے مقابلے میں) مخفی تدبیریں کی تھیں، سو (یاد رکھو!) ہر طرح کی تدبیریں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ ہر انسان کیا کمائی کر رہا ہے اور وہ وقت دور نہیں کہ کافروں کو معلوم ہوجائے گا کس کا انجام بخیر ہونے والا ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ
قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ
وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤٣﴾ ع ۶ ۱۲

(۴۳) (اے پیغمبر!) منکرین حق کہتے ہیں: تو خدا کا بھیجا ہوا نہیں۔ تو کہہ دے: میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی بس کرتی ہے اور اس کی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

اٰیاتها ۵۲ (۱۴) سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ (۷۲) رکوعاتها ۷

سورۃ ابراھیم مکی ہے اور اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ
مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ
اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ﴿١﴾

(۱) الف لام را، یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تجھ پر اتاری ہے تاکہ لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم کی تعمیل میں تاریکیوں سے نکالے اور روشنی میں لائے کہ غالب اور ستودہ خدا کی راہ ہے۔

اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ ۝۲

(۲) وہ اللہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے (اور سب اسی کے احکام کے آگے جھکے ہوئے ہیں) اور عذاب سخت کی خرابی ہے ان منکروں کے لیے۔

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝۳

(۳) جنہوں نے آخرت چھوڑ کر دنیا کی زندگی پسند کرلی اور جو اللہ کی راہ سے انسانوں کو روکتے ہیں اور چاہتے ہیں اس میں کجی ڈالیں۔ یہی لوگ ہیں کہ بڑی گہری گمراہی میں جا پڑے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴

(۴) اور ہم نے کوئی پیغمبر دنیا میں نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ اپنی قوم ہی کی زبان میں پیام حق پہنچانے والا تھا تاکہ لوگوں پر مطلب واضح کردے۔ پس اللہ جس پر چاہتا ہے (کامیابی کی) راہ گم کردیتا ہے، جس پر چاہتا ہے کھول دیتا ہے۔ وہ غالب ہے حکمت والا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵

(۵) اور (دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ ہم نے اپنی نشانیوں کے ساتھ موسیٰ کو بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو تاریکیوں سے نکالے اور روشنی میں لائے، نیز یہ کہ اللہ کے (فیصلہ کن) واقعات کا تذکرہ کرکے وعظ و نصیحت کرے، کیوں کہ ہر اس انسان کے لیے جو صبر و شکر کرنے والا ہے اس تذکرے میں (عبرت و موعظت کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶ ع ۱ ۶ ۱۳

(۶) اور پھر جب ایسا ہوا تھا کہ موسیٰ نے اپنی قوم کو (وعظ و نصیحت کرتے ہوئے) کہا تھا: اللہ نے تم پر جو احسان کیے ہیں انہیں نہ بھولو۔ اس نے تمہیں خاندان فرعون (کی غلامی) سے نجات دی (اور یہ اس کا کتنا بڑا احسان ہے!) وہ تمہیں کیسے جاں کاہ کے عذابوں میں ڈالتے تھے! تمہارے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتے (تاکہ تمہاری تعداد بڑھنے نہ پائے) تمہاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتے (کہ ان کی باندیاں بن کر زندگی بسر کریں) دیکھو! اس صورت حال میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے کیسی سخت آزمائش تھی۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝۷

(۷) اور (کیا وہ وقت بھول گئے؟) جب تمہارے پروردگار نے (اپنے اس قانون کا) اعلان کیا تھا: اگر تم نے شکر کیا تو میں تمہیں اور زیادہ نعمتیں بخشوں گا

اور اگر ناشکری کی تو (پھر یاد رکھو!) میرا عذاب بھی بڑا سخت عذاب ہے۔

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٨﴾

(۸) اور موسیٰ نے کہا: اگر تم اور وہ سب جو زمین میں بستے ہیں کفران نعمت کریں تو (اللہ کو اس کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے؟) اللہ کی ذات تو بے نیاز اور ستودہ ہے (لیکن محرومی و ہلاکت خود تمہارے لیے ہوگی)۔

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٩﴾

(۹) پھر کیا تم تک ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں؟ قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود اور وہ قومیں جو ان کے بعد ہوئیں اور جن کا حال اللہ ہی کو معلوم ہے۔ ان تمام قوموں کے پاس ان کے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے تھے، لیکن انہوں نے ان کی باتیں انہیں پر لوٹا دیں (اور کان دھرنے سے انکار کر دیا)۔ انہوں نے کہا: جو بات لے کہ تم آئے ہو ہمیں اس سے انکار ہے اور جس بات کی طرف بلاتے ہو ہمیں اس پر یقین نہیں، ہم شک و شبہ میں پڑ گئے ہیں۔

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾

(۱۰) ان کے رسولوں نے کہا: کیا تمہیں اللہ کے بارے میں شک ہے؟ وہ اللہ کہ آسمان و زمین کا بنانے والا ہے۔ وہ تمہیں بلا رہا ہے کہ تمہارے گناہ بخش دے اور ایک مقررہ وقت تک (زندگی و کامرانی کی) مہلتیں دے۔ اس پر قوموں نے کہا: تم اس کے سوا کیا ہو کہ ہماری ہی طرح کے آدمی ہو اور پھر چاہتے ہو جن معبودوں کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں ان کی پوجا کرنے سے ہمیں روک دو۔ اچھا! (اگر ایسا ہی ہے تو) کوئی واضح دلیل پیش کرو۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾

(۱۱) ان کے رسولوں نے جواب میں کہا: ہاں! ہم اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ تمہاری ہی طرح آدمی ہیں، لیکن اللہ جس بندے کو چاہتا ہے اپنے فضل و احسان کے لیے چن لیتا ہے۔ اور یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں کہ تمہیں کوئی سند لا دکھائیں مگر ہاں یہ کہ اللہ کے حکم سے ہو اور اللہ ہی ہے جس پر ایمان رکھنے والوں کا بھروسہ ہے۔

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿١٢﴾ۧ

(۱۲) اور ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ پر بھروسہ نہ کریں؟ حالانکہ اسی نے ہماری (زندگی و معیشت کی) راہوں میں ہماری رہنمائی کی ہے۔ ہم ان ایذاؤں پر صبر کریں گے جو تم ہمیں دے رہے ہو، بس اللہ ہی ہے جس پر بھروسہ کرنے والوں

کو بھروسہ کرنا چاہیے۔

ع

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۳﴾

(۱۳) اور منکروں نے اپنے رسولوں سے کہا: ہم تمہیں اپنے ملک سے ضرور نکال باہر کریں گے یا پھر تم، ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔ (جب معاملہ یہاں تک پہنچ گیا) تو ہم نے رسولوں پر وحی بھیجی: اب ایسا ضرور ہوگا کہ ہم ان ظالموں کو ہلاک کر ڈالیں۔

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾

(۱۴) اور ان کے بعد تمہیں اس سرزمین میں جگہ دیں۔ یہ ہے نتیجہ اس کے لیے جو ہماری (حکومت وعدالت کی) جگہ سے ڈرا، نیز (پاداش عمل کی) تنبیہ سے۔

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ﴿۱۵﴾

(۱۵) غرض کہ پیغمبروں نے فتح مندی طلب کی اور ہر سرکش ضدی (جس نے حق کا مقابلہ کیا تھا) نامراد ہوا۔

مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۙ﴿۱۶﴾

(۱۶) اس کے پیچھے دوزخ ہے (یعنی دنیا کی نامرادی کے بعد آخرت کی نامرادی پیش آنے والی ہے) وہاں خون اور پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾

(۱۷) وہ ایک ایک گھونٹ کر کے منہ میں لے گا اور گلے سے اتار نہ سکے گا۔ ہر طرف سے اس پر موت آئے گی مگر مرے گا نہیں. اس کے پیچھے ایک سخت عذاب لگا ہوا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ﹰاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾

(۱۸) جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا تو ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے راکھ کا ڈھیر! کہ آندھی کے دن ہوا لے اڑے۔ جو کچھ انہوں نے (اپنے اعمال کے ذریعے) کمایا ہے، اس میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ آئے گا۔ یہی گمراہی کی حالت ہے جو بڑی ہی گہری گمراہی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۙ﴿۱۹﴾

(۱۹) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو ایک فعل عبث کی طرح نہیں بنا دیا ہے، کسی مصلحت سے بنایا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم سب کو ہٹا دے اور ایک نئی پیدائش نمودار کر دے۔

وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾

(۲۰) ایسا کرنا اس پر کچھ دشوار نہیں۔

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا

(۲۱) اور (دیکھو! قیامت کے دن) سب لوگ اللہ کے روبرو حاضر ہو گئے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ
اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ
شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ
سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا
مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٢١﴾ ع ۳ ۱۵

پس ناتوانوں نے سرکشوں سے کہا: ہم (دنیا میں) تمہارے پیچھے چلنے والے تھے، پھر کیا آج تم ایسا کر سکتے ہو کہ اللہ کے عذاب سے کچھ بچاؤ کر دو؟ انہوں نے کہا: اگر اللہ ہم پر بچاؤ کی کوئی راہ کھولتا تو ہم بھی تمہیں کوئی راہ دکھاتے۔ (ہم تو خود ہی عذاب میں پڑے ہوئے ہیں) خواہ جھیل لیں، خواہ روئیں پیٹیں، ہمارے لیے دونوں حالتیں برابر ہو گئیں، ہمارے لیے آج کسی طرح چھٹکارا نہیں۔

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ
اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ
فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ
فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا
بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ
كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ
الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٢﴾

(۲۲) اور (دیکھو!) جب فیصلہ ہو چکا تو شیطان بولا: بلاشبہ اللہ نے تم سے وعدہ کیا تھا سچا وعدہ (اور وہ پورا ہو کر رہا) اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا مگر اسے پورا نہ کیا۔ مجھے تم پر کسی طرح کا تسلط نہ تھا (کہ تم میری پیروی پر مجبور ہو گئے ہو) جو کچھ پیش آیا وہ صرف یہ ہے کہ میں نے تمہیں بلایا اور تم نے میرا بلاوا قبول کر لیا۔ پس اب مجھے ملامت نہ کرو، خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔ آج کے دن نہ تو میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں، نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو۔ تم نے اب سے پہلے (دنیا میں) جو مجھے (اللہ کا) شریک ٹھہرا لیا تھا (کہ اس کے احکام کی طرح میرے حکموں کی بھی اطاعت کرنے لگے تھے) تو میں اس سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔ بلاشبہ ظلم کرنے والوں کے لیے بڑا ہی دردناک عذاب ہے۔

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ
تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿٢٣﴾

(۲۳) اور (دیکھو!) جو لوگ ایمان لائے تھے اور جنہوں نے نیک کام کیے تھے وہ (نعیم ابدی کے) باغوں میں داخل ہو گئے، ان کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں، اپنے پروردگار کے حکم سے، ہمیشہ انہیں میں رہیں گے (ان کی راحتوں کے لیے کبھی زوال نہیں)۔ وہاں ان کے لیے (ہر طرف سے) دعاؤں کی پکار یہی ہے کہ "تم پر سلامتی ہو"۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً
طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ
وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿٢٤﴾

(۲۴) کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے کس طرح ایک مثال بیان کی؟ ایک اچھی بات کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اچھا درخت جڑ اس کی جمی ہوئی اور ٹہنیاں آسمان میں پھیلی ہوئیں۔

تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ
وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

(۲۵) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل پیدا کرتا رہتا ہے (اس کی ٹہنیاں کبھی بغیر پھل کے نہیں رہ سکتیں)۔ اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان

یَتَذَکَّرُوۡنَ﴿۲۵﴾
کرتا ہے تا کہ وہ سوچیں سمجھیں۔

وَمَثَلُ کَلِمَۃٍ خَبِیۡثَۃٍ کَشَجَرَۃٍ خَبِیۡثَۃِ ۣاجۡتُثَّتۡ مِنۡ فَوۡقِ الۡاَرۡضِ مَا لَہَا مِنۡ قَرَارٍ﴿۲۶﴾
(۲۶) اور غلط بات کی مثال کیا ہے؟ جیسے ایک نکما درخت، زمین کی سطح پر اس کی جڑ کھوکھلی، جب چاہا اکھاڑ پھینکا اسکے لیے جماؤ نہیں۔

یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡقَوۡلِ الثَّابِتِ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَۃِ ۚ وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیۡنَ ۟ۙ وَیَفۡعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ﴿۲۷﴾ ع ۱۶
(۲۷) اللہ ایمان والوں کو جمنے اور مضبوط رہنے والی بات کے ذریعے جماؤ اور مضبوطی دیتا ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی۔ اور نافرمانوں پر (جماؤ اور مضبوطی کی) راہ گم کر دیتا ہے۔ اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ہوا کہ ایسا کرے)۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ کُفۡرًا وَّاَحَلُّوۡا قَوۡمَہُمۡ دَارَ الۡبَوَارِ ﴿ۙ۲۸﴾
(۲۸) (اے پیغمبر!) کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر نظر نہیں کی جنہیں اللہ نے نعمت عطا فرمائی تھی مگر انہوں نے کفران نعمت سے اسے بدل ڈالا اور اپنے گروہ کو ہلاکت کے گھر میں جا اتارا۔

جَہَنَّمَ ۚ یَصۡلَوۡنَہَا ؕ وَبِئۡسَ الۡقَرَارُ﴿۲۹﴾
(۲۹) یعنی دوزخ میں جا اتارا جس میں وہ داخل ہوں گے؟ (پھر جس کا ٹھکانا دوزخ ہوا تو) کیا ہی برا ٹھکانا ہے!

وَجَعَلُوۡا لِلّٰہِ اَنۡدَادًا لِّیُضِلُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ؕ قُلۡ تَمَتَّعُوۡا فَاِنَّ مَصِیۡرَکُمۡ اِلَی النَّارِ﴿۳۰﴾
(۳۰) اور انہوں نے اللہ کے لیے اس کے ہم درجہ بنائے کہ لوگوں کو اس کی راہ سے بھٹکائیں۔ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: اچھا! (زندگی کے چند روزہ) فائدے برت لو، پھر بالآخر تمہاری راہ آتش دوزخ کی ہی طرف ہے۔

قُلۡ لِّعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا بَیۡعٌ فِیۡہِ وَلَا خِلٰلٌ﴿۳۱﴾
(۳۱) (اے پیغمبر!) میرے بندوں کو جو ایمان لائے ہیں یہ پیام پہنچا دو: اس سے پہلے کہ وہ (ہولناک) دن آنمودار ہو جب کہ (نجات کے لیے) نہ تو کسی طرح کا لین دین کام دیگا، نہ کسی طرح کی دوستی (اپنے لیے نجات کا سامان کر لیں، یعنی) نماز قائم کریں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ظاہر و پوشیدہ خرچ کرتے رہیں۔

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّکُمۡ ۚ وَسَخَّرَ لَکُمُ
(۳۲) یہ اللہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور (زمین پر) اوپر سے پانی برسایا جس کی آبیاری سے طرح طرح کے پھل پیدا ہوتے ہیں کہ تمہارے لیے غذا کا سامان ہیں، اور جہاز تمہارے لیے مسخر کر دیئے کہ اس کے

الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۚ وَسَخَّرَ
لَكُمُ الْأَنْهَارَ ﴿٣٢﴾

حکم سے (یعنی اس کے ٹھیرائے ہوئے قانون کے ماتحت) سمندر میں چلنے
لگیں، نیز دریا بھی تمہارے لیے مسخر کر دیئے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۚ
وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾

(۳۳) اسی طرح سورج اور چاند بھی مسخر کر دیے ہیں کہ ایک خاص دستور پر
برابر چلے جا رہے ہیں اور رات اور دن کا ظہور بھی مسخر ہے۔

وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِنْ
تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ
الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ ع ١٧

(۳۴) غرض کہ تمہیں (اپنی زندگی کی کار براریوں اور کامرانیوں کے لیے) جو کچھ
مطلوب تھا سب اس نے عطا فرما دیا۔ اگر تم اللہ کی نعمتیں گننی چاہو تو وہ اتنی ہیں کہ کبھی
ان کا احاطہ نہ کر سکو۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناانصاف، بڑا ہی ناشکرا ہے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا
الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ
الْأَصْنَامَ ﴿٣٥﴾

(۳۵) اور (یاد کرو!) جب ایسا ہوا تھا کہ ابراہیم نے دعا مانگی تھی: اے میرے
پروردگار! اس شہر کو امن کی جگہ بنا دیجیو اور مجھے اور میری نسل کو اس بات سے دور
رکھیو کہ بتوں کی پوجا کرنے لگیں۔

رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ ۖ
فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي
فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٦﴾

(۳۶) پروردگار! ان بتوں نے بہت سے آدمیوں کو راہ حق سے بھٹکا دیا ہے تو
جو میرے پیچھے چلا (اور بت پرستی کی گمراہی میں نہ پڑا) وہ میرا ہوا، جس نے
میرے طریقے سے نافرمانی کی (اس سے میرا کوئی رشتہ نہیں اور) تو بخشنے والا،
رحمت فرمانے والا ہے۔

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ
ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا
لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ
النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ
الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿٣٧﴾

(۳۷) اے ہم سب کے پروردگار! (تو دیکھ رہا ہے کہ) ایک ایسے میدان میں
جہاں کھیتی کا نام و نشان نہیں، میں نے اپنی بعض اولاد تیرے محترم گھر کے پاس
لا کر بسائی ہے اور خدایا! اس لیے بسائی ہے کہ نماز قائم رکھیں (تاکہ یہ محترم گھر
عبادت گزاران توحید سے خالی نہ رہے)۔ پس تو (اپنے فضل و کرم سے) ایسا
کر کہ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں اور ان کے لیے زمین کی
پیداوار سے سامان رزق مہیا کر دے تاکہ (بے آب و گیاہ ریگستان میں رہ کر بھی
ضروریات معیشت سے محروم نہ رہیں اور) تیرے شکر گزار رہوں۔

رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ
وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي
الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿٣٨﴾

(۳۸) اے ہمارے پروردگار! ہم جو کچھ چھپاتے ہیں وہ بھی تو جانتا ہے، جو کچھ
ظاہر کرتے ہیں وہ بھی تیرے علم میں ہے۔ آسمان اور زمین کی کوئی چیز نہیں جو تجھ
سے پوشیدہ ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَهَبَ لِىْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّىْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾

(۳۹) (اور ابراہیم نے کہا:) ساری ستائش اللہ کے لیے ہے جس نے باوجود بڑھاپے کے مجھے اسماعیل اور اسحاق (دو فرزند) عطا فرمائے۔ بلاشبہ میرا پروردگار (اپنے بندوں کی) دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾

(۴۰) خدایا! مجھے توفیق دے کہ میں نماز قائم کروں اور میری نسل کو بھی اس کی توفیق ملے۔ پروردگار! میری یہ دعا تیرے حضور قبول ہو۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ ع ۶ ۱۸

(۴۱) پروردگار! جس دن اعمال کا حساب لیا جائے گا تو مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ان سب کو جو ایمان لائے (اپنے فضل و کرم سے) بخش دیجیو (اور حساب کی سختی میں نہ ڈالیو)

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾

(۴۲) اور (اے پیغمبر!) ایسا خیال نہ کرنا کہ اللہ ان ظالموں کے کاموں سے غافل ہے (یعنی رؤساء مکہ کے کاموں سے)۔ دراصل اللہ نے ان کا معاملہ اس دن تک کے لیے پیچھے ڈال دیا ہے جب (نتائج عمل کی ہلاکتیں ظہور میں آئیں گی۔ اس دن ان لوگوں کا یہ حال ہوگا کہ شدت خوف و حیرت سے) آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِىْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾

(۴۳) حیران، سراسیمہ، سر اٹھائے ہوئے دوڑ رہے ہوں گے، نگاہیں ہیں کہ لوٹ کر آنے والی نہیں اور دل ہیں کہ (خوف و حیرانگی کہ سوا ہر خیال سے) خالی ہو رہے ہیں!

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾

(۴۴) اور (اے پیغمبر!) لوگوں کو اس دن کی آمد سے خبردار کردو جب کہ ان پر عذاب نمودار ہو جائے گا۔ اس دن ظلم کرنے والے کہیں گے: پروردگار! تھوڑی سی مدت کے لیے ہمیں مہلت دے دے، ہم (اب ہرگز انکار و سرکشی نہیں کریں گے اور) تیری پکار کا جواب دیں گے اور پیغمبروں کی پیروی کریں گے۔ (لیکن انہیں جواب ملے گا:) کیا تم وہی نہیں ہو کہ اب سے پہلے قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے "ہمیں کسی طرح کا زوال نہ ہوگا۔"

وَّسَكَنْتُمْ فِىْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ

(۴۵) تم انہیں لوگوں کی بستیوں میں بسے تھے جنہوں نے اپنی جانوں کے ساتھ ناانصافی کی تھی اور تم پر اچھی طرح واضح ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا

وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ۝٤٥

کیا، نیز تمہیں سمجھانے کے لیے طرح طرح کی مثالیں بھی ہم نے بیان کر دیں (پھر بھی تم سرکشی سے باز نہ آئے)۔

وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝٤٦

(۴۶) ان لوگوں نے اپنی ساری تدبیریں کر ڈالی تھیں اور اگرچہ ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ پہاڑوں کو جگہ سے ہلا دیں، مگر اللہ کے پاس ان کی ساری تدبیروں کا جواب تھا (ان کی کوئی تدبیر بھی ظہور نتائج کو نہ روک سکی)۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٤٧

(۴۷) پس ایسا خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے جو وعدہ کر چکا ہے اس کے خلاف کرے گا (ایسا ہونا ممکن نہیں) وہ (سب پر) غالب ہے اور (اعمال بد کی) سزا دینے والا ہے۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝٤٨

(۴۸) وہ دن کہ جب یہ زمین بدل کر ایک دوسری ہی زمین ہو جائے گی اور سب لوگ خدائے یگانہ و غالب کے حضور حاضر ہوں گے!

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝٤٩

(۴۹) تم اس دن مجرموں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ۝٥٠

(۵۰) ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور چہرے آگ کے شعلوں سے ڈھنپے ہوئے۔

لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝٥١

(۵۱) یہ اس لیے ہوگا کے اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کے مطابق بدلا دے دے۔ بلاشبہ وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے!

هَٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝٥٢

ع ۷ ۱۱ ۱۹

(۵۲) یہ انسانوں کے لیے ایک پیام ہے اور اس لیے بھیجا گیا ہے کہ لوگوں کو خبردار کیا جائے اور وہ معلوم کرلیں کہ ان کا معبود ایک ہی معبود ہے، نیز اس لیے کہ سمجھ بوجھ والے اس سے نصیحت پکڑیں!

اٰیاتها ٩٩ (١٥) سُوْرَۃُ الْحِجْرِ مَکِّیَّۃٌ (٥٤) رکوعاتها ٦

سورة الحجر مکی ھے اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ھیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ ۝١

(۱) الف لام را، یہ آیتیں ہیں ''الکتاب'' کی اور قرآن کی جو (اپنی ساری باتوں میں) واضح اور روشن ہے۔

وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ۝٤٥

کیا، نیز تمہیں سمجھانے کے لیے طرح طرح کی مثالیں بھی ہم نے بیان کر دیں (پھر بھی تم سرکشی سے باز نہ آئے)۔

وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ ۗ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝٤٦

(۴۶) ان لوگوں نے اپنی ساری تدبیریں کر ڈالی تھیں اور اگرچہ ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ پہاڑوں کو جگہ سے ہلا دیں، مگر اللہ کے پاس ان کی ساری تدبیروں کا جواب تھا (ان کی کوئی تدبیر بھی ظہور نتائج کو نہ روک سکی)۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٤٧

(۴۷) پس ایسا خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے جو وعدہ کر چکا ہے اس کے خلاف کرے گا (ایسا ہونا ممکن نہیں) وہ (سب پر) غالب ہے اور (اعمال بد کی) سزا دینے والا ہے۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝٤٨

(۴۸) وہ دن کہ جب یہ زمین بدل کر ایک دوسری ہی زمین ہو جائے گی اور سب لوگ خدائے یگانہ و غالب کے حضور حاضر ہوں گے!

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝٤٩

(۴۹) تم اس دن مجرموں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ۝٥٠

(۵۰) ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور چہرے آگ کے شعلوں سے ڈھپے ہوئے۔

لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝٥١

(۵۱) یہ اس لیے ہوگا کے اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کے مطابق بدلا دے دے۔ بلاشبہ وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے!

هَٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝٥٢ ع ۷/۱۱ ۱۹

(۵۲) یہ انسانوں کے لیے ایک پیام ہے اور اس لیے بھیجا گیا ہے کہ لوگوں کو خبردار کیا جائے اور وہ معلوم کرلیں کہ ان کا معبود ایک ہی معبود ہے، نیز اس لیے کہ سمجھ بوجھ والے اس سے نصیحت پکڑیں!

سورۃ الحجر مکی ہے اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

آیاتها ۹۹ (۱۵) سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ (۵۴) رکوعاتها ۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ ۝١

(۱) الف لام را، یہ آیتیں ہیں "الکتاب" کی اور قرآن کی جو (اپنی ساری باتوں میں) واضح اور روشن ہے۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝٢

(٢) جن لوگوں نے (اس کتاب کی سچائی سے) انکار کیا ہے ایک وقت آنے والا ہے کہ آرزوئیں کریں گے، کاش ہم ماننے والوں میں ہوتے!

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٣

(٣) (اے پیغمبر!) انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو، کھائیں پئیں، عیش و آرام کریں، (باطل) امیدوں پر بھولے رہیں۔ لیکن وہ وقت دور نہیں کہ انہیں معلوم ہو جائے گا (وہ کیسے دھوکے میں پڑے ہوئے تھے!)۔

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝٤

(٤) ہم نے کبھی کسی بستی کے باشندوں کو ہلاک نہیں کیا مگر اسی طرح کہ اس کے لیے ایک ٹھرائی ہوئی بات تھی (یعنی ایک مقررہ قانون تھا کہ جب کوئی حالت اس طرح کی ہوگی اور اس مقدار میں ہوگی، تو ایسا نتیجہ ضرور نکلے گا)۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٥

(٥) کوئی امت نہ تو اپنے وقت سے آگے بڑھ سکتی ہے، نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝٦

(٦) اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں نے تم سے کہا: اے وہ آدمی کہ تجھ پر نصیحت اتری ہے، تو (ہمارے خیال میں) یقیناً دیوانہ ہے۔

لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٧

(٧) اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے تو ایسا کیوں نہیں کرتا کہ فرشتے اتار کر ہمیں دکھا دے؟

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝٨

(٨) ہم فرشتے بیکار کو نہیں اتارا کرتے، جب ہی اتارتے ہیں کہ کوئی مصلحت ہوتی ہے اور (جب فرشتے اتریں گے تو) اس وقت انہیں مہلت عمل نہیں ملے گی (وہ تو فیصلہ عمل کا دن ہوگا)۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝٩

(٩) بلاشبہ خود ہم نے "الذکر" (یعنی قرآن کہ سرتاپا نصیحت ہے) اتارا ہے اور بلاشبہ خود ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٠

(١٠)۔ اور (اے پیغمبر!) یہ واقعہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے بھی پچھلے گروہوں میں پیغمبر بھیجے۔

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١١

(١١) لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی گروہ میں کوئی پیغمبر آیا ہو اور لوگوں نے اس کی ہنسی نہ اڑائی ہو (یہ پہلے سے ہوتا آیا ہے اور اب بھی ہو رہا ہے)۔

كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝١٢

(١٢) (تو دیکھو!) اس طرح ہم مجرموں کے دلوں میں کلام حق کی مخالفت بٹھا

دیتے ہیں (یعنی ہمارا ٹھیرایا ہوا قانون ایسا ہی ہے کہ جن دلوں میں جرم ہوتا ہے ان میں حق کی مخالفت بھی جم جاتی ہے)۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾

(۱۳) وہ اس پر ایمان لانے والے نہیں اور جو پہلے گزر چکے ہیں ان کا بھی ایسا ہی دستور رہ چکا ہے۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾

(۱۴) اگر ہم ان پر آسمان کا ایک دروازہ کھول دیں اور یہ دن دیہاڑے اس پر چڑھنے لگیں، جب بھی نہیں مانیں گے۔

لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ ع ۱

(۱۵) یہ کہنے لگیں گے: ”ضرور ہماری آنکھیں متوالی ہوگئی ہیں، یا ہم پر جادو کردیا گیا ہے“۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾

(۱۶) اور (دیکھو!) یہ ہماری ہی کارفرمائی ہے کہ آسمان میں برج بنادیئے (یعنی روشن کواکب پیدا کردیئے) اور اسے دیکھنے والوں کے لیے خوش نما کردیا۔

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾

(۱۷) نیز ہر پھٹکارے ہوئے شیطان سے اس کی حفاظت کردی۔

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾

(۱۸) الا یہ کہ کوئی گن سن لینا چاہے تو پھر ایک چمکتا ہوا شعلہ ہے جو اس کا تعاقب کرتا ہے۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾

(۱۹) اور (دیکھو!) ہم نے زمین (کی سطح) پھیلادی (یعنی ایسی بنادی کہ تمہارے لیے فرش کی طرح ہوگئی) اور اس میں پہاڑ گاڑ دیئے، نیز جتنی چیزیں اس میں اگائیں سب وزن کی ہوئی اگائیں۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾

(۲۰) اور تمہارے لیے معیشت کا سارا سامان مہیا کردیا اور ان مخلوقات کے لیے بھی کردیا جن کے لیے تم روزی مہیا کرنے والے نہیں ہو!

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾

(۲۱) اور (دیکھو!) کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ اس کے ذخیرے ہمارے پاس نہ ہوں، مگر ہم انہیں ایک ٹھہرائے ہوئے اندازے کے مطابق ہی بھیجتے ہیں۔

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾

(۲۲) اور (دیکھو!) ہم نے ہوائیں چلائیں کہ (پانی کے ذروں سے) باردار تھیں، پھر آسمان سے پانی برسادیا اور وہ تمہارے پینے کے کام آیا اور تم نے اسے ذخیرہ کرکے نہیں رکھا تھا۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾
(۲۳) اور یہ ہم ہی ہیں کہ جلاتے ہیں اور موت طاری کرتے ہیں اور ہمارے ہی قبضے میں سب کی کمائی آتی ہے۔

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾
(۲۴) اور بلاشبہ ہم نے ان لوگوں کو بھی جانا جو تم میں پہلے آنے والے تھے اور انہیں بھی جو پیچھے آنے والے ہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ ع ۲
(۲۵) اور (اے پیغمبر!) یہ تیرا پروردگار ہی ہے جو ان سب کو (قیامت کے دن اپنے سامنے) جمع کرے گا۔ وہ حکمت والا، علم والا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾
(۲۶) اور بلاشبہ یہ واقعہ ہے کہ ہم نے انسان کو خمیر اٹھے ہوئے گارے سے بنایا جو سوکھ کر بجنے لگتا ہے۔

وَالْجَاۗنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾
(۲۷)۔ اور ہم جان کو اس سے پہلے جلتی ہوئی ہوا کی گرمی سے پیدا کر چکے تھے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾
(۲۸) اور (اے پیغمبر!) جب ایسا ہوا تھا کہ تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا تھا: "میں خمیر اٹھے ہوئے گارے سے جو سوکھ کر بجنے لگتا ہے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں" (یعنی نوع انسانی پیدا کرنے والا ہوں)

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾
(۲۹) تو جب ایسا ہو کہ میں اسے درست کر دوں (یعنی وہ وجود تکمیل کو پہنچ جائے) اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو چاہیے کہ تم سب اس کے آگے سربسجود ہو جاؤ"۔

فَسَجَدَ الْمَلٰۗىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾
(۳۰) چنانچہ جتنے فرشتے تھے سب اس کے آگے سربسجود ہو گئے۔

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾
(۳۱) مگر ایک ابلیس، اس پر یہ بات شاق گزری کہ سجدہ کرنے والوں میں سے ہو۔

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾
(۳۲) اللہ نے فرمایا "اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟"

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾
(۳۳) کہا: "مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایسے بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے خمیر اٹھے ہوئے گارے سے بنایا ہے جو سوکھ کر بجنے لگتا ہے"۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾
(۳۴) حکم ہوا: "اگر ایسا ہے تو یہاں سے نکل جا کہ تو راندہ ہوا۔

وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣٥
(۳۵) اور جزا کے دن تک تجھ پر لعنت ہوئی۔"

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝٣٦
(۳۶) اس نے کہا: "خدایا! مجھے اس دن تک مہلت دے جب انسان (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے۔"

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝٣٧
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝٣٨
(۳۷و۳۸) فرمایا: اس مقررہ وقت کے دن تک تجھے مہلت دی گئی۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٣٩
(۳۹) اس نے کہا: خدایا! چوں کہ تو نے مجھ پر (نجات وسعادت کی) راہ بند کردی تو اب میں ضرور ایسا کروں گا کہ زمین میں ان کے لیے (جھوٹی) خوش نمائیاں بنادوں (اور راہ حق سے) گم راہ کروں۔

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝٤٠
(۴۰) ہاں، ان میں جو تیرے مخلص بندے ہوں گے (میں جانتا ہوں) میرے بہکانے میں آنے والے نہیں۔"

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ۝٤١
(۴۱) فرمایا: "بس، یہی سیدھی راہ ہے جو مجھ تک پہنچانے والی ہے۔

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝٤٢
(۴۲) جو میرے (مخلصین) بندے ہیں، ان پر تیرا کچھ زور نہیں چلے گا، صرف انہیں پر چلے گا جو (بندگی کی) راہ سے بھٹک گئے۔

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٤٣
(۴۳) اور ان سب کے لیے جہنم کے عذاب کا وعدہ ہے (جو کبھی ٹلنے والا نہیں۔

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۭ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝٤٤ ع ١٩ ٣
(۴۴) اس کے سات دروازے ہیں۔ ان کی ہر ٹولی کے حصے میں ایک دروازہ آئے گا، جس سے جہنم میں داخل ہوں گے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝٤٥
(۴۵) بلاشبہ متقی انسان (اس دن) باغوں اور چشموں (کے عیش وراحت) میں ہوں گے۔

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝٤٦
(۴۶) (انہیں کہا جائے گا:) سلامتی کے ساتھ بہ اطمینان ان باغوں میں داخل ہوجاؤ۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰي سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝٤٧
(۴۷) ان کے دلوں میں جو کچھ (باہمی) رنجشیں تھیں سب ہم نے نکال دیں۔ وہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔

لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝٤٨
(۴۸) وہاں کسی طرح کا صدمہ انہیں چھو نہیں سکے گا، نہ وہاں سے کبھی نکالے جائیں گے۔

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾	(۴۹)(اے پیغمبر!) میرے بندوں کو آگاہ کر دے کہ بلاشبہ میں ہی ہوں کہ بخشنے والا، رحمت والا ہوں۔
وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾	(۵۰) اور بلاشبہ میرا عذاب بڑا دردناک عذاب ہوتا ہے۔
وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾	(۵۱) اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا معاملہ بھی سنا دو۔
اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾	(۵۲) جب یہ مہمان اس کے پاس آئے تو کہا "تم پر سلامتی ہو" ابراہیم نے کہا: ہمیں تم سے اندیشہ ہے (کہ تم کون لوگ ہو؟)
قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٥٣﴾	(۵۳) انہوں نے کہا: ڈرو مت۔ ہم تو تمہیں ایک علم والے فرزند کی پیدائش کی خوشخبری سناتے ہیں۔
قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓي اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿٥٤﴾	(۵۴) ابراہیم نے کہا: "تم مجھے اس بات کی خوشخبری دیتے ہو حالانکہ مجھ پر بڑھاپا طاری ہو گیا ہے، کونسی امید اب رہ گئی ہے کہ یہ خوشخبری مجھے سناؤ۔"
قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿٥٥﴾	(۵۵) انہوں نے کہا "ہم نے تمہیں سچائی کے ساتھ خوشخبری سنائی، پس تمہیں ناامید نہ ہونا چاہیے۔"
قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ ﴿٥٦﴾	(۵۶) ابراہیم نے کہا "نہیں، میں اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں، کیوں کہ گمراہوں کے سوا کون ہے جو اپنے پروردگار کی رحمت سے مایوس ہو سکتا ہے!"
قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٧﴾	(۵۷) پھر اس نے پوچھا "تم لوگ جو بھیجے ہوئے آئے ہو تو تمہیں (اور) کونسی مہم درپیش ہے؟"
قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٥٨﴾	(۵۸) انہوں نے کہا "ہم ایک مجرم گروہ کی طرف بھیجے گئے ہیں (کہ ہلاک ہونے والا ہے)۔
اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٩﴾	(۵۹) مگر (ہاں) ایک خاندان وہاں لوط کا ہے اس کے تمام افراد کو بچا لیں گے۔
اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٦٠﴾	(۶۰) البتہ اس کی بیوی نہیں بچے گی۔ اس کے لیے ہمارا اندازہ ہو چکا وہ پیچھے رہ جانے والوں کا ساتھ دے گی۔
فَلَمَّا جَاۗءَ اٰلَ لُوْطِ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٦١﴾	(۶۱) پھر جب ایسا ہوا کہ یہ بھیجے ہوئے (فرشتے) خاندان لوط کے پاس پہنچے۔
قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٢﴾	(۶۲) تو اس نے کہا "تم لوگ اجنبی آدمی معلوم ہوتے ہو۔"

وقف لازم

ع ٤

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝٦٣
(٦٣) انہوں نے کہا "نہیں، یہ بات نہیں ہے، بلکہ ہم تمہارے پاس وہ بات لے کر آئے ہیں جس میں لوگ شک کیا کرتے تھے (یعنی ہلاکت کے ظہور کی خبر جس کا لوگوں کو یقین نہ تھا)۔

وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝٦٤
(٦٤)۔ہمارا آنا ایک امر حق کے لیے ہے اور ہم اپنے بیان میں سچے ہیں۔

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝٦٥
(٦٥) پس چاہیے کہ کچھ رات رہے اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر نکل جاؤ اور ان کے پیچھے قدم اٹھاؤ اور (اس بات کا خیال رکھو کہ) کوئی پیچھے مڑ کے نہ دیکھے جہاں جانے کا حکم دے دیا گیا ہے، (اسی طرف رخ کیے) چلے جائیں۔"

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ۝٦٦
(٦٦) غرض کہ ہم نے لوط پر حقیقت حال واضح کر دی کہ ہلاکت کا ظہور ہونے والا ہے اور باشندگان شہر کی بیخ و بنیاد صبح ہوتے ہوتے اکھڑ جانے والی ہے۔

وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝٦٧
(٦٧) اور (اس اثناء میں ایسا ہوا کہ) شہر کے لوگ خوشیاں مناتے ہوئے آپہنچے۔

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝٦٨
(٦٨) لوط نے کہا: "(دیکھو!) یہ (نئے آدمی) میرے مہمان ہیں تو میری فضیحت نہ کرو۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝٦٩
(٦٩) اللہ سے ڈرو تم میری رسوائی کے کیوں درپے ہوگئے ہو؟"

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٠
(٧٠) انہوں نے کہا: کیا ہم نے تجھے اس بات سے نہیں روک دیا تھا کہ کسی قوم کا آدمی ہو لیکن اپنے یہاں نہ ٹھیراؤ (اگر ٹھیراؤ گے تو جو کچھ ہمارے جی میں آئے گا کر گزریں گے)۔

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝٧١
(٧١) لوط نے کہا: "اگر ایسا ہی ہے تو دیکھو، یہ میری بیٹیاں (کھڑی) ہیں (یعنی باشندگان شہر کی بیویاں جن کی طرف وہ ملتفت نہیں ہوتے تھے) ان کی طرف ملتفت ہو۔"

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝٧٢
(٧٢) (تب فرشتوں نے لوط سے کہا) "تمہاری زندگی کی قسم، یہ لوگ تو اپنی بدمستیوں میں کھوئے گئے ہیں" (تمہاری باتیں ماننے والے نہیں)۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝٧٣
(٧٣) غرض کہ سورج نکلتے نکلتے ایک ہولناک آواز نے انہیں آلیا۔

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ
(٧٤) پس ہم نے وہ بستی زیر و زبر کر ڈالی اور پکی ہوئی مٹی کے پتھروں کی

حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ ؕ ۝٧٤

ان پر بارش کی۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ۝٧٥

(٧٥) بلاشبہ اس واقعہ میں ان لوگوں کے لیے بڑی ہی نشانیاں ہیں جو (حقیقت کی) پہچان رکھنے والے ہیں!

وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ۝٧٦

(٧٦) اور (قوم لوط کی) یہ بستی (کسی غیر معروف گوشے میں نہ تھی، وہ) ایسی راہ پر واقع ہے جہاں آمد و رفت کا (اب بھی) سلسلہ قائم ہے (اور تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لے سکتے ہو)۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ؕ ۝٧٧

(٧٧) بلاشبہ اس (بستی کی حالت) میں ایمان رکھنے والوں کے لیے ایک بڑی نشانی ہے!

وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ۙ ۝٧٨

(٧٨) اور (اسی طرح) گھنے جنگل کے باشندے بڑے ظالم تھے (یعنی قبیلہ مدین کے لوگ)۔

فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ۝٧٩ ع ١٩ ٥

(٧٩) انہیں بھی ہم نے (ظلم و سرکشی کی) سزا دی اور یہ دونوں بستیاں (یعنی قوم لوط کی اور قبیلہ مدین کی) شارع عام پر سب کو دکھائی دیتی ہے۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ۙ ۝٨٠

(٨٠) اور (دیکھو!) حجر کے لوگوں نے بھی رسولوں کی بات جھٹلائی۔

وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۙ ۝٨١

(٨١) ہم نے اپنی نشانیاں انہیں دکھائیں، مگر وہ روگردانی ہی کرتے رہے۔

وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ۝٨٢

(٨٢) وہ پہاڑ تراش کے گھر بناتے تھے کہ محفوظ رہیں۔

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ۙ ۝٨٣

(٨٣) لیکن (یہ حفاظتیں کچھ بھی کام نہ آئیں) ایک دن صبح کو اٹھے تو ایک ہولناک آواز نے آ پکڑا تھا۔

فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ؕ ۝٨٤

(٨٤) اور جو کچھ انہوں نے اپنی سعی و عمل سے کمایا تھا، وہ کچھ بھی ان کے کام نہ آیا۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ
فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ۝٨٥

(٨٥) ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے کسی مصلحت ہی سے بنایا ہے، (بے کار کو نہیں بنایا ہے) اور یقیناً مقررہ وقت آنے والا ہے۔ پس (اے پیغمبر!) چاہیے کہ حسن و خوبی کے ساتھ (مخالفوں کی مخالفتوں سے) درگزر کرو۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝٨٦

(٨٦) تمہارا پروردگار ہی ہے جو (سب کا) پیدا کرنے والا (اور سب کی

حالت) جاننے والا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ
وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾

(٨٧) اور بلاشبہ ہم نے تمہیں دہرائی جانے والی آیتوں میں سے سات آیتوں کی سورت عطا فرمائی ہے (یعنی سورۂ فاتحہ) اور قرآن عظیم (اور اس کا دہرا دہرا کر نماز میں پڑھنا تمہارے لیے کفایت کرتا ہے)۔

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ
اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾

(٨٨) (اور) یہ جو ہم نے ان میں سے کئی قسم کے لوگوں کو (فوائد زندگی سے) بہرہ مند کر دیا ہے تو تم (رشک کی نظر سے) انہیں نہ دیکھو اور نہ ایسا ہو کہ ان کی حالت پر بے کار کو غم کھانے لگو۔ تم مومنوں کے لیے اپنے بازو پھیلا دو (یعنی انہیں کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جاؤ)۔

وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾

(٨٩) اور اعلان کر دو کہ میں (انکار و بدعملی کے نتائج سے) خبردار کرنے والا ہوں۔ آشکارا۔

كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾

(٩٠) (اے پیغمبر! ہم نے اسی طرح یہ کلام تم پر نازل کیا ہے) جس طرح ان لوگوں پر نازل کیا تھا جنہوں نے (دین حق کے) ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ہیں،

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿٩١﴾

(٩١) (اور اپنے) قرآن کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾
عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾

(٩٢ - ٩٣) تو (دیکھو!) تمہارا پروردگار شاہد ہے کہ ان سب سے ضرور ان کے کاموں کی باز پرس ہوگی۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾

(٩٤) پس جو کچھ تمہیں حکم دیا گیا ہے، لوگوں پر آشکار کرو اور مشرکوں کی کچھ پروا نہ کرو۔

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾

(٩٥) ان ہنسی اڑانے والوں کے لیے ہم تمہاری طرف سے بس کرتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾

(٩٦) (یہ ہنسی اڑانے والے) جو اللہ کے ساتھ دوسری ہستیوں کو بھی معبود بناتے ہیں، عنقریب معلوم کر لیں گے کہ حقیقت حال کیا تھی؟۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا
يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾

(٩٧) ہم اس سے بے خبر نہیں کہ ان لوگوں کی باتوں سے تمہارا دل رکنے لگتا ہے۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ

(٩٨) سو چاہیے کہ اپنے پروردگار کی ستائش کو (شب و روز) ورد زبان کر لو، اس

السّٰجِدِيْنَ ۙ﴿۹۸﴾

کے حضور سجدے میں گرے رہو۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ ع ٦

(۹۹) اس کی بندگی میں لگے رہو۔ یہاں تک کہ یقین تمہارے سامنے آجائے۔

اٰیاتھا ۱۲۸ (۱۶) سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ (۷۰) رکوعاتھا ۱۶

سورة النحل مکی ھے اور اس میں ایک سو اٹھائیس آیات اور سولھه رکوع ھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾

(۱) اللہ کا حکم آپہنچا، پس اس کے لیے جلدی نہ مچاؤ (اور انتظار کرو)۔ (اے مخاطب!) اس کی ذات ان باتوں سے پاک اور بلند ہے جو یہ لوگ شرک کی کررہے ہیں!

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾

(۲) وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، اس غرض سے چن لیتا ہے کہ اپنے حکم سے فرشتے ''الروح'' کے ساتھ اس پر بھیجے (یعنی وحی کے ساتھ بھیجے) اور اسے حکم دے کہ لوگوں کو اس حقیقت سے خبردار کردو'' میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، پس مجھ سے ڈرو'' (اور انکار و بدعملی سے باز آجاؤ)۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾

(۳) اس نے آسمان و زمین کا یہ تمام کارخانہ تدبیر و مصلحت سے پیدا کیا ہے (بیکار کو نہیں بنایا) اس کی ذات اس بات سے (پاک و) بلند ہے جو یہ لوگ شرک کی کررہے ہیں۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾

(۴) اس نے انسان کو نطفے (کے ایک قطرہ) سے پیدا کیا۔ پھر دیکھو! وہ ایک جھگڑنے والا اور ابھرنے والا وجود ہوگیا!

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾

(۵) اور دیکھو! اس نے چارپائے پیدا کئے۔ ان میں (یعنی ان کی کھال اور اون میں) تمہارے لیے گرم کرنے والی پوشش ہے۔ نیز طرح طرح کے فائدے اور انہی میں ایسے جانور بھی ہیں جن کا تم گوشت کھاتے ہو۔

وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾

(۶) اور (دیکھو! انہیں کس طرح پیدا کیا کہ) ان میں تمہاری نگاہوں کے لیے خوش نمائی پیدا ہوگئی ہے۔ جب تم شام کے وقت انہیں (میدانوں سے چرا کر) واپس لاتے ہو اور جب صبح کو (میدانوں میں) چھوڑ دیتے ہو (تو اس وقت ان کا منظر کیسا خوش نما ہوتا ہے؟)

السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ ع

کے حضور سجدے میں گرے رہو۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾

(۹۹) اس کی بندگی میں لگے رہو۔ یہاں تک کہ یقین تمہارے سامنے آجائے۔

(۱۶) سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ (۷۰) — آیاتها ۱۲۸ — رکوعاتها ۱۶

سورۃ النحل مکی ہے اور اس میں ایک سو اٹھائیس آیات اور سولھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾

(۱) اللہ کا حکم آپہنچا، پس اس کے لیے جلدی نہ مچاؤ (اور انتظار کرو)۔ (اے مخاطب!) اس کی ذات ان باتوں سے پاک اور بلند ہے جو یہ لوگ شرک کی کررہے ہیں!

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾

(۲) وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، اس غرض سے چن لیتا ہے کہ اپنے حکم سے فرشتے ''الروح'' کے ساتھ اس پر بھیجے (یعنی وحی کے ساتھ بھیجے) اور اسے حکم دے کہ لوگوں کو اس حقیقت سے خبردار کردو'' میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، پس مجھ سے ڈرو'' (اور انکار و بدعملی سے باز آجاؤ)۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾

(۳) اس نے آسمان و زمین کا یہ تمام کارخانہ تدبیر و مصلحت سے پیدا کیا ہے (بیکار کو نہیں بنایا) اس کی ذات اس بات سے (پاک و) بلند ہے جو یہ لوگ شرک کی کررہے ہیں۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾

(۴) اس نے انسان کو نطفے (کے ایک قطرہ) سے پیدا کیا۔ پھر دیکھو! وہ ایک جھگڑنے والا اور ابھرنے والا وجود ہوگیا!

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾

(۵) اور دیکھو! اس نے چارپائے پیدا کیے۔ ان میں (یعنی ان کی کھال اور اون میں) تمہارے لیے گرم کرنے والی پوشش ہے۔ نیز طرح طرح کے فائدے اور انہی میں ایسے جانور بھی ہیں جن کا تم گوشت کھاتے ہو۔

وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾

(۶) اور (دیکھو! انہیں کس طرح پیدا کیا کہ) ان میں تمہاری نگاہوں کے لیے خوش نمائی پیدا ہوگئی ہے۔ جب تم شام کے وقت انہیں (میدانوں سے چرا کر) واپس لاتے ہو اور جب صبح کو (میدانوں میں) چھوڑ دیتے ہو (تو اس وقت ان کا منظر کیسا خوش نما ہوتا ہے؟)

وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿۷﴾	(۷) اور (پھر دیکھو!) یہی جانور ہیں جو تمہارا بوجھ اٹھا کر ایسے (دور دراز) شہروں تک لے جاتے ہیں کہ تم وہاں تک نہیں پہنچ سکتے تھے، مگر بڑی جان کاہی کے ساتھ، بلاشبہ تمہارا پروردگار بڑا ہی شفقت رکھنے والا، بڑا ہی رحمت رکھنے والا ہے!
وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾	(۸) اور (دیکھو!) گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کردیئے ہیں کہ تم ان سے سواری کا کام لو اور ویسے ان میں خوش نمائی اور رونق بھی ہے۔ وہ اور بہت سی چیزیں بھی پیدا کرتا ہے جن کی تمہیں خبر نہیں۔
وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹﴾ ع	(۹) اور یہ اللہ کا کام ہے کہ راہ حق واضح کردے اور راہوں میں ٹیڑھی راہیں بھی ہیں۔ وہ اگر چاہتا تو تم سب کو (ایک ہی) راہ دکھا دیتا (اور مختلف راہیں یہاں پیدا ہی نہ ہوتیں، لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ مختلف راہیں ہوئیں اور اس کی حکمت کا ایسا ہی فیصلہ ہوا)۔
هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿۱۰﴾	(۱۰) وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا۔ اس میں سے کچھ تو تمہارے پینے کے کام آتا ہے، (کچھ زمین کو سیراب کرتا ہے) اس سے درختوں کے جنگل پیدا ہوجاتے ہیں اور تم اپنے مویشی ان میں چراتے ہو۔
يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾	(۱۱) اسی پانی سے وہ تمہارے لیے (ہر طرح کے غلوں کی) کھیتیاں بھی پیدا کردیتا ہے۔ نیز زیتون، کھجور، انگور اور ہر طرح کے پھل۔ یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لیے ایک بڑی نشانی ہے جو غور و فکر کرنے والے ہیں!۔
وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۙ﴿۱۲﴾	(۱۲) اور (دیکھو!) اس نے تمہارے لیے رات اور دن اور سورج اور چاند مسخر کردیئے (کہ تمہاری کار براریوں کے لیے کام کررہے ہیں) اور اسی طرح ستارے بھی اس کے حکم سے تمہارے لیے مسخر ہوگئے ہیں۔ یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لیے بڑی ہی نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں!
وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾	(۱۳) اور زمین کی سطح پر طرح طرح کے رنگوں کی پیداوار جو تمہارے لیے پیدا کردی ہیں (ان پر غور کرو!) بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے ایک نشانی ہے جو سوچنے سمجھنے والے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٤

(١٤) اور (دیکھو!) وہی ہے جس نے سمندر تمہارے لیے مسخر کر دیا کہ اس سے تروتازہ گوشت نکالو اور کھاؤ اور زیور کی (قیمتی اور خوش نما) چیزیں نکالو جنہیں آرائش کے لیے پہنتے ہو۔ نیز تم دیکھتے ہو کہ جہاز پانی چیرتے ہوئے چلے جاتے ہیں، تاکہ اس کا فضل تلاش کرو (یعنی جہازوں کے ذریعے تجارت کرو) اور (اس کی نعمتوں کی قدر بجالا کر) شکر گزار رہو!۔

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝١٥

(١٥) اور (دیکھو!) اسی نے زمین میں پہاڑ قائم کر دیے کہ وہ تمہیں لے کر (کسی طرف کو) جھک نہ پڑے اور اس نے نہریں رواں کر دیں اور راستے نکال دیئے تاکہ تم (تری اور خشکی کی راہیں قطع کر کے) اپنی منزل مقصود تک پہنچو۔

وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝١٦

(١٦) اور دیکھو، اس نے (قطع مسافت کے لیے طرح طرح کی) علامتیں پیدا کر دیں اور ستاروں سے لوگ رہنمائی پاتے ہیں۔

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝١٧

(١٧) پھر بتلاؤ! کیا دونوں ہستیاں برابر ہوگئیں؟ وہ جو پیدا کرتی ہے (یعنی جس نے ربوبیت و فیضان کا یہ تمام کارخانہ بنادیا ہے) اور وہ جو کچھ پیدا نہیں کرتی (بلکہ خود اپنی ہستی کے لیے پروردگار عالم کی ربوبیت کی محتاج ہے) پھر کیا تم سمجھتے بوجھتے نہیں؟

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٨

(١٨) اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گننی چاہو تو وہ اتنی ہیں کہ کبھی گن نہ سکو۔ بلاشبہ اللہ بڑا ہی بخشنے والا، بڑا ہی رحمت والا ہے!۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝١٩

(١٩) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝٢٠

(٢٠) اور اللہ کے سوا جن ہستیوں کو یہ پکارتے ہیں، ان کا حال یہ ہے کہ وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے، خود کسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔

اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝٢١ ع ٢ ١٢ ٨

(٢١) وہ مردے ہیں، نہ کہ زندگی رکھنے والے، انہیں اس کی بھی خبر نہیں کہ کب (موت سے) اٹھائے جائیں گے۔

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

(٢٢) تمہارا معبود تو ایک ہی معبود ہے (اس کے سوا کوئی نہیں) جو لوگ آخرت

بِالۡاٰخِرَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مُّنۡكِرَةٌ وَّهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿٢٢﴾

کی زندگی پر یقین نہیں رکھتے تو ضرور ان کے دل انکار میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ وہ (سچائی کے مقابلے میں) گھمنڈ کر رہے ہیں۔

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡتَكۡبِرِيۡنَ ﴿٢٣﴾

(۲۳) یقیناً (اللہ ان کے حال سے بے خبر نہیں) یہ جو کچھ (اپنے دل میں) چھپائے ہوئے ہیں اور جو کچھ (زبان پر) ظاہر کرتے ہیں سب اس کے علم میں ہے۔ وہ گھمنڈ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۙ ﴿٢٤﴾

(۲۴) اور جب ان لوگوں سے پوچھا جاتا ہے" وہ کیا بات ہے جو تمہارے پروردگار نے اتاری ہے؟" تو کہتے ہیں" کچھ نہیں، محض اگلے وقتوں کے افسانے ہیں"۔

لِيَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۙ وَمِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِيۡنَ يُضِلُّوۡنَهُمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوۡنَ ﴿٢٥﴾ ع

(۲۵) (ان کے اس کہنے کا نتیجہ کیا ہے؟) یہ کہ قیامت کے دن پورا پورا (اپنے گناہوں کا) بوجھ اٹھائیں اور ان لوگوں کے بوجھ کا بھی ایک حصہ جنہیں (اس طرح کی باتیں کہہ کہہ کر) یہ بغیر علم و روشنی کے گمراہ کر رہے ہیں۔ تو دیکھو، کیا ہی برا بوجھ ہے جو یہ اپنے اوپر لادے چلے جا رہے ہیں!

قَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتَى اللّٰهُ بُنۡيَانَهُمۡ مِّنَ الۡقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيۡهِمُ السَّقۡفُ مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَاَتٰٮهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿٢٦﴾

(۲۶) ان سے پہلے جو گزر چکے ہیں انہوں نے بھی (دعوت حق کے خلاف) تدبیریں کی تھیں، لیکن (کیا نتیجہ نکلا؟) انہوں نے اپنی تدبیروں کی جو عمارت بنائی تھی اللہ نے اس کی بنیاد کی اینٹیں تک ہلا دیں۔ پس ان کے اوپر (انہیں کی بنائی ہوئی) چھت آ گری اور ایسی راہ سے عذاب نمودار ہوا جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا!

ثُمَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُخۡزِيۡهِمۡ وَيَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تُشَآقُّوۡنَ فِيۡهِمۡ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ اِنَّ الۡخِزۡىَ الۡيَوۡمَ وَالسُّوۡۤءَ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ۙ ﴿٢٧﴾

(۲۷) پھر اس کے بعد قیامت کا دن (پیش آنے والا) ہے جب وہ انہیں رسوائی میں ڈالے گا اور پوچھے گا" (بتلاؤ! آج) وہ ہستیاں کہاں گئیں جنہیں تم نے میرا شریک بنایا تھا اور جن کے بارے میں تم (اہل حق سے) لڑا کرتے تھے؟" اس وقت وہ لوگ جنہیں (حقیقت کا) علم دیا گیا تھا پکار اٹھیں گے" بے شک آج کے دن کی رسوائی اور خرابی سر تا سر کافروں کے لیے ہے۔

الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰٮهُمُ الۡمَلٰۤئِكَةُ ظَالِمِىۡۤ

(۲۸) ان کافروں کے لیے کہ فرشتوں نے جب ان کی روحیں قبض کی تھیں

اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰۤى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾

''تو اپنی جانوں پر خود اپنے ہاتھوں ظلم کر رہے تھے''۔ تب وہ اطاعت کا اظہار کریں گے (اور کہیں گے) ''ہم نے تو (اپنی دانست میں) کوئی برائی کی بات نہیں کی تھی'' (لیکن اہل علم جواب دیں گے) ''ہاں! تم نے ضرور کی، اور تم جو کچھ کرتے رہے ہو، اللہ اس سے اچھی طرح واقف ہے!''۔

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٢٩﴾

(۲۹) ''پس اب تمہارے لیے یہی ہے کہ جہنم کے دروازوں میں (گروہ گروہ ہوکر) داخل ہو جاؤ۔ تمہیں ہمیشہ کے لیے اسی میں رہنا ہے'' تو (دیکھو! حق کے مقابلے میں) گھمنڈ کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانا ہوا!

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٠﴾

(۳۰) اور (جب) متقیوں سے پوچھا گیا ''وہ کیا بات ہے جو تمہارے پروردگار نے نازل کی ہے؟'' تو انہوں نے کہا ''سرتاسر خیر و برکت کی بات'' سو (دیکھو!) جن لوگوں نے اس دنیا میں اچھائی کی، ان کے لیے اچھائی ہی ہے، اور یقیناً (ان کے لیے) آخرت کا گھر بھی خیر و برکت ہی کا گھر ہے۔ پس متقیوں کا ٹھکانا کیا ہی اچھا ٹھکانا ہوا!

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿٣١﴾

(۳۱)۔ دائمی (راحت و سرور کے) باغ جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اس لیے کبھی خشک ہونے والے نہیں) جو کچھ چاہیں گے وہاں ان کے لیے مہیا ہو جائے گا۔ اسی طرح اللہ متقیوں کو (ان کی نیک عملی کا) بدلہ دیتا ہے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾

(۳۲) وہ (متقی) جنہیں فرشتے اس حال میں وفات دیتے ہیں کہ (دل کے اطمینان اور ایمان کے یقین کی وجہ سے) خوش حال ہوتے ہیں۔ فرشتے انہیں کہتے ہیں ''تم پر سلامتی ہو، جنت میں داخل ہو جاؤ، یہ نتیجہ ہے ان کاموں کا جو تم کرتے رہے ہو۔''

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٣٣﴾

(۳۳) (اے پیغمبر!) یہ لوگ جو انتظار کر رہے ہیں تو اس بات کے سوا اور کونسی بات اب باقی رہ گئی ہے کہ فرشتے ان پر اتر آئیں، یا تیرے پروردگار کا (مقررہ) حکم ظہور میں آجائے؟ ایسا ہی ان لوگوں نے بھی کیا تھا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں (کہ سرکشی و فساد سے باز نہ آئے، یہاں تک کہ حکم الٰہی ظہور میں آگیا) اور

اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا، بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔

ع ١٠

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٤﴾

(۳۴) اس صورتحال کا نتیجہ یہ نکلا کہ جیسے کچھ ان کے کام تھے ویسے ہی برے نتیجے بھی ملے اور جس بات کی ہنسی اڑایا کرتے تھے وہی انہیں آ لگی۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٥﴾

(۳۵) اور مشرکوں نے کہا: ''اگر اللہ چاہتا تو کبھی ایسا نہ ہوتا کہ ہم یا ہمارے باپ دادا اس کے سوا دوسری ہستیوں کی پوجا کرتے اور نہ ایسا ہوتا کہ بغیر اس کے حکم کے کسی چیز کو (اپنے جی سے) حرام ٹھہرا لیتے''۔ ایسی ہی روش ان لوگوں نے بھی اختیار کی تھی جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ پھر (بتلاؤ!) پیغمبروں کے ذمے اس کے سوا اور کیا ہے کہ صاف صاف پیغام حق پہنچا دیں؟

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾

(۳۶) اور یہ واقعہ ہے کہ ہم نے (دنیا کی) ہر امت میں کوئی نہ کوئی رسول ضرور پیدا کیا، (تا کہ اس پیام حق کا اعلان کر دے) کہ اللہ کی بندگی کرو اور سرکش قوتوں سے بچو۔ پھر ان امتوں میں سے بعض ایسی تھیں جن پر اللہ نے (کامیابی کی) راہ کھول دی۔ بعض ایسی تھیں جن پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ پس ملکوں کی سیر کرو اور دیکھو، جو قومیں (سچائی کی) جھٹلانے والی تھیں انہیں بالآخر کیسا انجام پیش آیا؟

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰي هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾

(۳۷) (اے پیغمبر!) تم ان لوگوں کے ہدایت پانے کے کتنے ہی خواہشمند ہو، لیکن (یہ راہ پانے والے نہیں، کیوں کہ) اللہ اس آدمی پر (کامیابی کی) راہ کبھی نہیں کھولتا جس پر (اس کے انکار و سرکشی کی وجہ سے) راہ گم کر دیتا ہے اور ایسے لوگوں کے لیے کوئی مددگار بھی نہیں ہوتا (کہ انہیں نتائج عمل سے بچا لے)

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾

(۳۸) اور (دیکھو!) ان لوگوں نے اللہ کی سخت سے سخت قسمیں کھائیں کہ ''جو مر جاتا ہے اسے اللہ کبھی دوبارہ نہیں اٹھائے گا'' ہاں! ضرور اٹھائے گا۔ یہ اس کا وعدہ ہے اور اس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے۔ لیکن اکثر آدمی ہیں جو اس بات کا علم نہیں رکھتے!

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾

(۳۹) (اور پھر کیوں اٹھائے گا؟) اس لیے کہ جن باتوں میں لوگ اختلاف کرتے ہیں ان کی حقیقت کھول دے اور اس لیے کہ منکر جان لیں وہ (اپنی روش میں) جھوٹے تھے۔

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَآ أَرَدْنٰهُ أَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾

ع ٦ ١١

(۴۰) جب ہم ارادہ کرتے ہیں کہ کوئی چیز پیدا کریں تو اس کے سوا ہمیں اور کچھ کہنا نہیں ہوتا کہ کہہ دیتے ہیں ''ہوجا'' اور بس وہ ہوجاتا ہے!

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾

(۴۱) اور (یادرکھو!) جن لوگوں پر (ان کے ایمان لانے کی وجہ سے) ظلم ہوا اور ظلم سہنے کے بعد انہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی تو ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا بدلہ تو کہیں بڑھ کر ہے، اگر یہ لوگ جان لیتے۔

وقف لازم

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾

(۴۲) یہ لوگ جو (ہر طرح کی مصیبتوں میں) ثابت قدم رہے اور جو اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾

(۴۳) اور (اے پیغمبر!) تجھ سے پہلے ہم نے جتنے رسولوں کو بھیجا تو اسی طرح بھیجا کہ آدمی تھے۔ ان پر ہم وحی بھیجتے تھے (ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آسمان کے فرشتے اتر آئے ہوں) پس (اے منکرینِ حق!) اگر خود تمہیں (یہ بات) معلوم نہیں تو ان لوگوں سے دریافت کرلو جو (آسمانی کتابوں کی) سمجھ بوجھ رکھتے ہیں (یعنی یہودیوں اور عیسائیوں سے)۔

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾

النصف

(۴۴) ہم نے ان رسولوں کو روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ بھیجا تھا اور (اسی طرح) تجھ پر بھی ''الذکر'' (یعنی قرآن) نازل کیا، تاکہ جو تعلیم لوگوں کی طرف بھیجی گئی ہے وہ ان پر واضح کردے، نیز اس لیے کہ وہ غور وفکر کریں (اور ہدایت کی راہ پالیں)۔

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٤٥﴾

(۴۵) پھر جن لوگوں نے (اپنے) برے مقصدوں کے لیے تدبیریں کی ہیں، کیا وہ اس بات سے مطمئن ہوگئے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسادے یا ایک ایسی راہ سے عذاب آنازل ہو جس کا انہیں وہم وگمان بھی نہ ہو؟۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٤٦﴾

(۴۶) یا ایسا ہو کہ عین اس وقت جب وہ (اپنی کوششوں میں) تگ ودو کررہے ہوں، عذابِ الٰہی انہیں آپکڑے کہ وہ اللہ کو (اپنی تدبیروں سے) عاجز نہیں کردے سکتے۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَــوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤٧﴾

(۴۷) یا ایسا ہو کہ انہیں (پہلے) ڈرادے، پھر پکڑے، کیوں کہ بلاشبہ تمہارا پروردگار بڑا ہی شفقت والا، بڑا ہی رحمت والا ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ
يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ
سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿٤٨﴾

(۴۸) کیا ان لوگوں نے اللہ کی مخلوقات میں سے کسی چیز پر بھی غور نہیں کیا؟ (انہوں نے نہیں دیکھا) کہ ہر چیز کا سایہ دہنی طرف سے اور بائیں طرف سے ڈھلتا رہتا ہے اور اللہ کے آگے سجدہ کرتے ہوئے ڈھلتا رہتا ہے اور یہ کہ سب اس کے آگے عاجز و درماندہ ہیں؟

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٩﴾

(۴۹) اور آسمانوں میں جتنی چیزیں ہیں اور زمین میں جتنے جانور ہیں سب اللہ کے آگے سربسجود ہیں۔ نیز فرشتے، اور وہ سرکشی نہیں کرتے۔

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ
مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٥٠﴾

(۵۰) وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں جو ان کے اوپر موجود ہے اور جو کچھ حکم انہیں دیا جاتا ہے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔

ع ٦ ١٢

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ
اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾

(۵۱) اور اللہ نے فرمایا: ”دو دو معبود اپنے لیے نہ بناؤ۔ حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ وہی ایک معبود ہے۔ تو دیکھو! صرف میں ہی ہوں۔ پس صرف مجھی سے ڈرو“۔

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ
الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾

(۵۲) اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور اسی کے لیے دین ہے دائمی۔ پھر کیا تم اللہ کے سوا دوسری ہستیوں سے ڈرتے ہو؟

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا
مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿٥٣﴾

(۵۳) اور نعمتوں میں سے جو کچھ تمہارے پاس ہے سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ پھر جب تمہیں کوئی دکھ پہنچتا ہے تو اسی کے آگے زار نالی کرتے ہو۔

ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ
مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾

(۵۴) پھر جب ایسا ہوتا ہے کہ وہ تم سے دکھ دور کر دیتا ہے تو دیکھو! تم میں سے ایک گروہ معاً اپنے پروردگار کے ساتھ دوسری ہستیوں کو شریک بنانے لگتا ہے۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾

(۵۵) تاکہ جو نعمت ہم نے اسے دی تھی اس کی (پوری طرح) ناشکری کرے۔ اچھا! (زندگی کے چندروزہ) فائدے اٹھالو۔ پھر ایک وقت آئے گا کہ (اپنی ان ناشکریوں کا نتیجہ) معلوم کر لو گے۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا
رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ
تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾

(۵۶) اور پھر (دیکھو!) ہم نے جو کچھ رزق انہیں عطا کیا ہے اس میں یہ ان ہستیوں کا بھی حصہ ٹھہراتے ہیں جن کی حقیقت کی انہیں خبر نہیں۔ بخدا تم سے ضرور اس بارے میں باز پرس ہوگی کہ (حقیقت کے خلاف) کیسی افترا پر

دازیاں کرتے رہتے ہو۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا
يَشْتَهُوْنَ ﴿٥٧﴾

(۵۷) اور یہ اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں۔ اس کے لیے پاکی ہو! (بھلا اللہ کے لیے بیٹیاں!) اور خود ان کے لیے کیا؟ وہ جس کے یہ بڑے خواہشمند ہیں (یعنی بیٹے)۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ
مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٥٨﴾

(۵۸) جب ان لوگوں میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو (مارے رنج کے) اس کا چہرہ کالا پڑ جاتا ہے اور وہ غم میں ڈوب جاتا ہے۔

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ
اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى
التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٥٩﴾

(۵۹)۔ جس بات کی اسے خوشخبری دی گئی ہے۔ وہ ایسی برائی کی بات ہوئی کہ (شرم کے مارے) لوگوں سے چھپتا پھرے (اور سوچ میں پڑ جائے کہ) ذلت قبول کر کے بیٹی کو لیے رہے یا مٹی کے تلے گاڑ دے۔ افسوس ان پر! کیا ہی برا فیصلہ ہے جو یہ کرتے ہیں۔

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ
السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٠﴾ ع ٧ / ١٢

(۶۰) حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے، ان کے لیے یہی ہے کہ (اللہ کی صفتوں کا) برا تصور کریں، حالانکہ اللہ کے لیے تو (ہر اعتبار سے) بلند ترین تصور ہے، وہ سب پر غالب ہے، حکمت والا ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا
تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا
يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾

(۶۱) اور! اگر ایسا ہوتا کہ اللہ لوگوں کو ان کے ظلم پر (فوراً) پکڑتا تو ممکن نہ تھا کہ زمین کی سطح پر ایک حرکت کرنے والی ہستی بھی باقی رہتی، لیکن وہ انہیں ایک خاص ٹھہرائے ہوئے وقت تک ڈھیل دے دیتا ہے۔ پھر جب وہ مقررہ وقت آ پہنچا تو نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں، نہ ایک گھڑی آگے۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ
اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا
جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾

(۶۲) اور (دیکھو!) یہ اللہ کے لیے ایسی باتیں ٹھہراتے ہیں جنہیں خود اپنے لیے پسند نہیں کرتے۔ ان کی زبانیں جھوٹے دعوؤں میں بے باک ہیں، (یہ کہتے ہیں کہ) ان کیلئے ہر حال میں) اچھائی ہی اچھائی ہے۔ ہاں! البتہ ان کے لیے (دوزخ کی) آگ ہے، البتہ یہ سب سے پہلے اس میں پہنچنے والے ہیں۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ
فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ
وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾

(۶۳) (اے پیغمبر!) اس بات کی سچائی پر ہم شاہد ہیں کہ ہم نے تجھ سے پہلے کتنی ہی امتوں کی طرف رسول بھیجے۔ پھر ایسا ہوا کہ شیطان نے لوگوں کو ان کی بد عملیاں اچھی کر دکھائیں (اور وہ سچائی کی دعوت پر کار بند نہ ہوئے)۔ سو وہی

حال آج بھی ہو رہا ہے۔ وہی شیطان ان منکروں کا رفیق ہے اور (بالآخر) ان کے لیے عذاب دردناک ہے۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾

(٦٤) اور ہم نے تجھ پر الکتٰب نہیں اتاری ہے مگر اس لیے کہ جن باتوں میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کی حقیقت ان پر واضح کر دے اور ایمان والوں کے لیے یہ ہدایت ہے اور رحمت۔

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾

ع ٨ ١٤

(٦٥) اور (دیکھو!) اللہ نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کی آب پاشی سے زمین کو جو مردہ ہو چکی تھی (از سرِ نو) زندہ کر دیا۔ بلاشبہ اس صورتحال میں ان لوگوں کے لیے ایک نشانی ہے جو (صدائے حق کو جی لگا کر) سنتے ہیں۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۗ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾

(٦٦) اور بلاشبہ تمہارے لیے چار پایوں میں سوچنے سمجھنے کی بڑی عبرت ہے۔ ہم ان کے جسم سے خون اور کثافت کے درمیان دودھ پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ پینے والوں کے لیے ایسی لذیذ چیز ہوتی ہے کہ بے غل وغش اٹھا کر پی لیتے ہیں۔

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

(٦٧) اسی طرح کھجور اور انگور کے درختوں کے پھل ہیں کہ ان سے نشہ آور عرق اور اچھی غذا دونوں طرح کی چیزیں تم حاصل کرتے ہو۔ بلاشبہ اس بات میں ان لوگوں کے لیے (فہم و بصیرت کی) ایک نشانی ہے جو عقل سے کام لیتے ہیں!

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۙ ﴿٦٨﴾

(٦٨) اور (دیکھو!) تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور ان ٹٹیوں میں جو اس غرض سے بلندی میں بنا دی جاتی ہیں، اپنا چھتا بنائے۔

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۗ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾

(٦٩) پھر ہر طرح کے پھولوں سے رس چوستی پھرے، پھر اپنے پروردگار کے ٹھہرائے ہوئے طریقے پر پوری فرمانبرداری کے ساتھ گامزن ہو جائے۔ (تو دیکھو!) اس کے پیٹ سے مختلف رنگتوں کا رس نکلتا ہے۔ اس میں انسان کے لیے شفا ہے۔ بلاشبہ اس صورت حال میں ان لوگوں کے لیے ایک نشانی ہے جو غور و فکر کرنے والے ہیں۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ

(٧٠) اور (دیکھو!) اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا، پھر وہی ہے کہ جو تمہاری زندگی پوری کر دیتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو (بڑھاپے

ع ٩ ١٥

بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ۧ

کی) بدترین عمر تک پہنچ جاتا ہے کہ (ذہن وعقل کی) سمجھ بوجھ رکھنے کے بعد پھر نادان ہوجائے۔ بے شک اللہ (سب کچھ) جاننے والا، ہر بات کی قدرت رکھنے والا ہے۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

(۷۱) اور (دیکھو!) اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر بااعتبار روزی کے برتری دی ہے (کہ کوئی زیادہ کماتا ہے، کوئی کم کماتا ہے)، پھر ایسا نہیں ہوتا کہ جس کو زیادہ روزی دی گئی ہے وہ اپنی روزی اپنے زیردستوں کو لوٹا دے، حالانکہ سب اس میں برابر کے حق دار ہیں۔ پھر کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں سے صریح منکر ہورہے ہیں؟

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝ۙ

(۷۲) اور (دیکھو!) اللہ نے تم ہی میں سے تمہارے لیے جوڑے پیدا کردیے (یعنی مرد کے لیے عورت اور عورت کے لیے مرد) اور تمہارے جوڑوں سے تمہارے لیے بیٹے اور پوتے پیدا کردیے (کہ ان سے تمہاری زندگی ایک وسیع خاندان کی نوعیت اختیار کرلیتی ہے)۔ نیز تمہاری روزی کے لیے اچھی اچھی چیزیں مہیا کردیں۔ پھر کیا یہ لوگ جھوٹی باتیں تو مان لیتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی حقیقت سے انکار کرتے ہیں؟

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ۚ

(۷۳) یہ اللہ کے سوا ان ہستیوں کی پوجا کرتے ہیں جو آسمان وزمین سے رزق دینے کا کچھ اختیار نہیں رکھتے اور نہ انہیں کسی بات کا مقدور ہے۔

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(۷۴) پس (دنیا کے بادشاہوں پر قیاس کرکے) اللہ کے لیے مثالیں نہ گھڑو۔ اللہ جانتا ہے اور تم کچھ نہیں جانتے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(۷۵) اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے (اس پر غور کرو!) ایک غلام ہے کسی دوسرے آدمی کی ملک، وہ خود کسی بات کی قدرت نہیں رکھتا۔ اور ایک دوسرا آدمی ہے (خودمختار)، ہم نے اپنے فضل سے اسے اچھی روزی دے رکھی ہے اور وہ ظاہر و پوشیدہ (جس طرح چاہتا ہے) اسے خرچ کرتا ہے۔ اب بتلاؤ کیا یہ دونوں آدمی برابر ہوسکتے ہیں؟ ساری ستائش اللہ کے لیے ہے (اس کے برابر کوئی نہیں) مگر اکثر آدمی ہیں جو نہیں جانتے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ
اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى
مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ
هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ
وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ع ١٠ ١٦

(۷۶) اور (دیکھو!) اللہ نے ایک (اور) مثال بیان فرمائی: دو آدمی ہیں، ایک گونگا ہے، کسی بات کے کرنے کی قدرت نہیں، اپنے آقا پر ایک بوجھ، جہاں کہیں بھیجے کوئی خوبی کی بات اس سے بن نہ آئے، دوسرا ایسا ہے کہ (گونگے ہونے کی جگہ) لوگوں کو عدل وانصاف کی باتوں کا حکم دیتا ہے اور خود بھی (عدل و راستی کے) سیدھے راستے پر ہے۔ کیا پہلا آدمی اور یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ
اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ
اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(۷۷) اور آسمانوں اور زمین کی جتنی مخفی باتیں ہیں سب کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔ اور (آنے والے) مقررہ وقت کا معاملہ بس ایسا سمجھو جیسے آنکھ کا جھپکنا، بلکہ اس سے بھی جلد تر۔ بے شک اللہ کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا
تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(۷۸) اور (دیکھو!) اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے شکم سے نکالا اور اس حال میں نکالا کہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے (یعنی علم و ادراک سے محروم تھے) پھر تمہارے لیے شنوائی، بینائی اور عقل کی قوتیں پیدا کر دیں تا کہ تم شکر گزار رہو۔

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ
السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

(۷۹) کیا پرندوں کو نہیں دیکھتے جو آسمان کی فضا میں مطیع ومنقاد (اڑ رہے) ہیں؟ اللہ کے سوا کون ہے جو انہیں تھامے ہوئے ہے؟ بلاشبہ ایمان والوں کے لیے اس بات میں (قدرت حق کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا
وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا
تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ
اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا
وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝

(۸۰) اور (دیکھو!) اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہارے لیے سکونت کی جگہ بنادیا۔ نیز تمہارے لیے چار پایوں کی کھالوں سے گھر بنادیے (یعنی خیمے جنہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ اپنے ساتھ لیے پھرتے ہو) کوچ کر و یا اقامت کی حالت میں ہو، دونوں حالتوں میں نہایت سبک۔ اور پھر چار پایوں کی اون سے اور روؤں سے اور بالوں سے کتنے ہی سامان اور مفید چیزیں بنادیں کہ ایک خاص وقت تک کام دیتی ہیں۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا
وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ
لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ
تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ

(۸۱) اور اللہ نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے تمہارے لیے سایے پیدا کر دیے (کہ جنہیں خیمے میسر نہیں ہوتے وہ درختوں، مکانوں اور پہاڑوں کے سایے میں پناہ لیتے ہیں) اور پہاڑوں میں پناہ لینے کی جگہیں بنادیں اور لباس پیدا کر دیا کہ (لوہ کی) گرمی سے بچاتا ہے، نیز آہنی لباس جو (ہتھیاروں

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ۝

کی) زد سے بچاتا ہے۔ (سو دیکھو!) اس طرح اللہ اپنی نعمتیں پوری طرح بخش رہا ہے تا کہ اس کے آگے (اطاعت میں) جھک جاؤ۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۝

(۸۲) پھر (اے پیغمبر!) اگر اس پر بھی لوگ اعتراض کریں (اور سمجھنے بوجھنے کے لیے تیار نہ ہوں) تو (ان کی فکر چھوڑ دو!) تمہارے ذمے جو کچھ ہے وہ صرف یہی ہے کہ صاف صاف پیغام حق پہنچا دینا۔

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ۝

(۸۳) یہ اللہ کی نعمتیں پہچانتے ہیں۔ پھر بھی اس سے انکار کرتے ہیں اور اکثر ایسے ہیں جنہیں سچائی سے (قطعاً) انکار ہے۔

ع ۱۱ / ۱۷

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ۝

(۸۴) اور جس دن ایسا ہوگا ہم ہر امت میں سے ایک گواہی دینے والا (یعنی پیغمبر) اٹھا کھڑا کریں گے، پھر کافروں کو اجازت نہ دی جائے گی (کہ زبان کھولیں) نہ ہی ان سے کہا جائے گا کہ توبہ کریں۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ۝

(۸۵) اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے جب وہ عذاب اپنے سامنے دیکھیں گے تو ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ ان پر عذاب ہلکا کر دیا جائے، نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ۝

(۸۶) اور جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے، جب (قیامت کے دن) اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو پکار اٹھیں گے "اے پروردگار! یہ ہیں ہمارے (بنائے ہوئے) شریک جنہیں ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے"۔ اس پر وہ بنائے ہوئے شریک ان کی طرف اپنا جواب بھیجیں گے: "نہیں! تم سراسر جھوٹے ہو"۔

النصف

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ۝

(۸۷) اور اس دن سب اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دیں گے۔ وہ ساری افترا پردازیاں ان سے کھوئی جائیں گی جو (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ۝

(۸۸) جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا تو ان کی شرارتوں کی پاداش میں ہم نے ان کے عذاب پر ایک اور عذاب بڑھا دیا (کہ ایک عذاب کفر کا ہوا، دوسرا راہ حق سے روکنے کا)

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا

(۸۹) اور وہ (آنے والا) دن جب ہم ہر ایک امت میں ایک گواہ (یعنی پیغمبر!)

عَلَيْهِمْ مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ
شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ
الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى
وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾ ع ١٢ ٦ ١٨

اٹھا کھڑا کریں گے جو انہی میں سے ہوگا (اور جو بتلائے گا کہ کس طرح اس نے پیام حق پہنچایا اور کس طرح لوگوں نے اس کا جواب دیا) اور (اے پیغمبر!) تجھے ان لوگوں کے لیے (جو آج تجھے جھٹلا رہے ہیں) گواہ بنائیں گے (یہی بات ہے کہ) ہم نے تجھ پر الکتاب نازل کی (دین کی) تمام باتیں بیان کرنے کے لیے، اور اس لیے کہ مسلمانوں کے لیے راہ نمائی ہو، اور رحمت اور خوشخبری!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ
ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ
وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾

(٩٠) (مسلمانو!) اللہ حکم دیتا ہے کہ (ہر معاملے میں) انصاف کرو، (سب کے ساتھ) بھلائی کرو اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرو۔ اور تمہیں روکتا ہے (کن باتوں سے؟) بے حیائی کی باتوں سے، ہر طرح کی برائیوں سے اور ظلم و زیادتی کے کاموں سے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ (سمجھو اور) نصیحت پکڑو۔

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا
تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ
جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ
يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٩١﴾

(٩١) اور جب تم آپس میں قول و قرار کرو تو (سمجھ لو کہ یہ اللہ کے نزدیک ایک عہد ہو گیا تو) چاہیے کہ اللہ کا عہد پورا کرو اور ایسا نہ کرو کہ قسمیں پکی کر کے انہیں توڑ دو، حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر نگہبان ٹھہرا چکے ہو (یعنی اس کے نام کی قسم کھا کر اسے شاہد قرار دے چکے ہو) یقین کرو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ سے پوشیدہ نہیں (اس کا علم ہر بات کا احاطہ کیے ہوئے ہے)

وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن
بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ
دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ
مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ
وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ
تَخْتَلِفُونَ ﴿٩٢﴾

(٩٢) اور (دیکھو!) تمہاری مثال اس عورت کی سی نہ ہو جائے جس نے بڑی محنت سے سوت کا تا پھر توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تم آپس کے معاملے میں اپنی قسموں کو مکر و فساد کا ذریعہ بناتے ہو، اس لیے کہ ایک گروہ (کسی) دوسرے گروہ سے (طاقت میں) بڑھ چڑھ گیا ہے۔ (یاد رکھو!) اللہ اس معاملے میں تمہاری (راست بازی و استقامت کی) آزمائش کرتا ہے (کہ تم طاقت ور گروہ کا پاس کرنے لگتے ہو یا اپنے قول و قرار کا)۔ جن جن باتوں میں تمہارے اختلافات ہیں، ضرور ایسا ہوگا کہ وہ قیامت کے دن (حقیقت حال) تم پر آشکارا کر دے۔

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً
وَلَٰكِن يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن
يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾

(٩٣) اور (دیکھو!) اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا (یعنی مختلف گروہوں اور مختلف طریقوں کا اختلاف ظہور ہی میں نہ آتا) لیکن (تم دیکھ رہے ہو کہ اس نے ایسا نہیں چاہا) وہ جس کسی پر چاہتا ہے (کامیابی کی) راہ گم کر دیتا

ہے، جس کسی پر چاہتا ہے کھول دیتا ہے اور (پھر) ضرور ایسا ہوتا ہے کہ تم سے ان
کاموں کی باز پرس ہو جو (دنیا میں) کرتے رہتے ہو۔

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ
قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا
صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٩٤﴾

(۹۴) اور (دیکھو!) آپس کے معاملات میں اپنی قسموں کو مکر و فریب کا ذریعہ نہ
بناؤ کہ لوگوں کے پاؤں جمنے کے بعد اکھڑ جائیں اور اس بات کی پاداش میں کہ
اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکا، برے نتیجوں کا تمہیں مزہ چکھنا پڑے اور (بالآخر)
ایک بڑے عذاب کے سزاوار ہو!

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا
عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾

(۹۵) اور اللہ کے نام پر کیے ہوئے عہد (دنیا کے) بہت تھوڑے فائدے کے
بدلے نہ بیچو۔ (راست بازی کا) جو اجر اللہ کے پاس ہے وہی تمہارے حق میں
بہتر ہے بشرطیکہ تم سمجھتے بوجھتے ہو۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ
وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ
بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾

(۹۶) جو کچھ تمہارے پاس ہے (ایک نہ ایک دن) ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ
کے پاس ہے وہ ختم ہونے والا نہیں۔ جن لوگوں نے صبر کیا (اور زندگی کی عارضی
مشکلیں جھیل گئے) ہم ضرور انہیں ان کا اجر عطا فرمائیں گے۔ انہوں نے جیسے
جیسے اچھے کام کیے ہیں اسی کے مطابق ہمارا اجر بھی ہوگا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾

(۹۷) جس کسی نے اچھا کام کیا خواہ مرد ہو خواہ عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا
ہے تو (یاد رکھو!) ہم ضرور اسے (دنیا میں) اچھی زندگی بسر کرائیں گے اور
آخرت میں بھی ضرور اسے اجر دیں گے۔ انہوں نے جیسے جیسے اچھی کام کیے
اسی کے مطابق ہمارا اجر بھی ہوگا۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾

(۹۸) پس جب تم قرآن پڑھنے لگو تو چاہیے کہ شیطان مردود (کے وسوسوں
سے) اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾

(۹۹) جو لوگ ایمان والے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں، ایسا کبھی
نہیں ہوسکتا کہ ان پر اس کا زور چلے۔

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع ١٣ ١١ ١٩

(۱۰۰) اس کا زور تو انہی پر چلتا ہے جو اسے اپنا رفیق بناتے ہیں اور جو اس کی وجہ
سے شرک کا ارتکاب کرتے ہیں۔

وَاِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

(۱۰۱) اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت نازل کرتے ہیں اور اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے کہ وہ کیا نازل کررہا ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں "تم تو بس اپنے جی سے گھڑ لیا کرتے ہو" حالانکہ ان میں سے اکثروں کو معلوم نہیں کہ حقیقت حال کیا ہے۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

(۱۰۲) (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: (یہ میرے جی کی بناوٹ نہیں ہے اور نہ ہوسکتی ہے) یہ تو فی الحقیقت تمہارے پروردگار کی طرف سے روح القدس نے اتاری ہے اور اس لیے اتاری ہے کہ ایمان والوں کے دل جمادے، فرماں بردار بندوں کے لیے رہنمائی ہو، اور (نجات وسعادت کی) خوش خبری۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾

(۱۰۳) اور بلا شبہ ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ (قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ یہ) کہتے ہیں: "اس شخص کو تو ایک آدمی (یہ باتیں) سکھادیتا ہے" حالانکہ اس آدمی کی زبان جس کی طرف اسے منسوب کرتے ہیں عجمی ہے، اور یہ صاف اور آشکارا عربی زبان ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

(۱۰۴) اصل یہ ہے کے جو لوگ (دیدہ و دانستہ) اللہ کی آیتوں پر یقین نہیں کرتے، اللہ انہیں (کامیابی کی) راہ کبھی نہیں دکھاتا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہونا ہے۔

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

(۱۰۵) اپنے جی سے جھوٹ گھڑنا تو انہیں کا کام ہے جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے، (اللہ پر ایمان رکھنے والا تو کبھی افترا پردازی نہیں کرسکتا) یہی ہیں کہ سرتاسر جھوٹے ہیں۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

(۱۰۶) جو کوئی ایمان لانے کے بعد اللہ سے منکر ہوا اور اس کا دل اس انکار پر رضامند ہوگیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ مگر ہاں، جو کوئی کفر پر مجبور کیا جائے (اور بے بس ہو کر بخوف جان کوئی ایسی بات کہہ دے) اور اس کا دل اندر سے ایمان پر مطمئن ہو (تو ایسے لوگوں سے مواخذہ نہیں)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى

(۱۰۷) یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے آخرت چھوڑ کر دنیا کی زندگی سے محبت کی۔

الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

نیز اس وجہ سے کہ اللہ (کا قانون ہے وہ) منکروں پر (فلاح وسعادت کی) راہ نہیں کھولتا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

(۱۰۸) یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں پر، کانوں پر، آنکھوں پر مہر کر دی (کیوں کہ اس کا مقررہ قانون ہے کہ جو عقل وحواس سے کام نہیں لیتے، وہ اس کی روشنی سے محروم ہو جاتے ہیں) اور یہی ہیں کہ غفلت میں ڈوب گئے ہیں۔

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

(۱۰۹) لامحالہ یہی لوگ ہیں کہ آخرت میں تباہ حال ہوں گے۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع ۲۰

(۱۱۰) اور پھر جن لوگوں کا یہ حال ہوا کہ (کفر وایمان کی) آزمائشوں میں پڑنے کے بعد ہجرت کی اور پھر (راہ حق میں) جہاد بھی کیا اور (ہر طرح کی مصیبتوں میں) صابر رہے تو بلاشبہ تمہارا پروردگار ان اعمال کے بعد ضرور بخشنے والا، ضرور رحمت فرمانے والا ہے۔

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

(۱۱۱) وہ (قیامت کا) آنے والا دن جب ہر جان صرف اپنے ہی لیے سوال و جواب کرتی ہوئی آئے گی (یعنی کسی کو کسی کی فکر نہ ہوگی) اور جس دن ہر جان کو اس کے عمل کا پورا پورا نتیجہ مل جائے گا کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہوگی۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

(۱۱۲) اور (دیکھو!) اللہ نے ایک مثال بیان کی: ایک بستی تھی جہاں ہر طرح کا امن چین تھا۔ ہر جگہ سے سامان رزق آتا رہتا اور ہر شخص فراغت سے کھاتا پیتا تھا۔ لیکن پھر ایسا ہوا کہ انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے بھی ان کے کاموں کی پاداش میں انہیں نعمتوں سے محروم کر دیا، (تنعم کی جگہ) فاقہ اور (اطمینان کی جگہ) خوف ان پر اچھا گیا۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

(۱۱۳) اور پھر خود انہی میں سے ایک رسول بھی ان کے سامنے آیا (اور کامیابی و سعادت کی راہ کی دعوت دی) مگر انہوں نے اسے جھٹلایا۔ پس عذاب میں گرفتار ہو گئے اور وہ خود اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے۔

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ

(۱۱۴) پس چاہیے کہ اللہ نے جو رزق تمہیں عطا کیا ہے اسے شوق سے کھاؤ، حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں۔ اور (ساتھ ہی) چاہیے کہ اللہ کی نعمت کا شکر بھی بجا

تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

لاؤ، اگر فی الحقیقت تم صرف اسی کے پجاری ہو۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

(۱۱۵) جو کچھ تم پر حرام کیا گیا ہے، وہ صرف یہ ہے کہ مردار جانور، لہو، سور کا گوشت اور وہ جانور، جسے خدا کے سوا کسی دوسری ہستی کے لیے پکارا جائے۔ پھر جو کوئی (حلال غذا نہ ملنے کی وجہ سے) ناچار ہو جائے اور نہ تو (حکم الٰہی سے) سرتابی کرنے والا ہو، نہ (حد ضرورت سے) گزر جانے والا (اور وہ جان بچانے کے لیے کچھ کھالے) تو اللہ بخشنے والا، رحمت والا ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

(۱۱۶) اور (دیکھو!) ایسا نہ کرو کہ تمہاری زبان پر جو جھوٹی بات آجائے بے دھڑک نکال دیا کرو اور (اپنے جی سے ٹھہرا کر حکم لگادو) یہ چیز حلال ہے، یہ چیز حرام ہے۔ اس طرح حکم لگانا اللہ پر افترا پردازی کرنا ہے۔ (اور یاد رکھو!) جو لوگ اللہ پر افترا پردازیاں کرتے ہیں وہ کبھی فلاح پانے والے نہیں۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾

(۱۱۷) (یہ دنیا کے) بہت تھوڑے فائدے ہیں جو اٹھالیں۔ (آخر کار) انہیں عذاب دردناک پیش آنے والا ہے۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

(۱۱۸) اور (اے پیغمبر!) یہودیوں پر ہم نے وہ چیزیں حرام کر دی تھیں جن کی سرگذشت تجھے پہلے سنا چکے ہیں۔ اور (یہ پابندیاں جو ان پر لگائی گئیں تو خود انہی کی گم راہیوں کا نتیجہ تھیں) ہم نے ان پر زیادتی نہیں کی (کیوں کہ یہ ہمارا شیوا نہیں) وہ خود اپنے ہاتھوں اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع ۱۵ ۹ ۲۱

(۱۱۹)۔ ہاں! جو لوگ نادانی سے برائیوں میں پڑ گئے، لیکن اس کے بعد تائب ہو گئے اور توبہ کے بعد اپنی حالت بھی سنوار لی تو تمہارا پروردگار، ہاں! بلاشبہ تمہارا پروردگار اس صورتحال کے بعد ضرور بخشنے والا، رحمت فرمانے والا ہے۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

(۱۲۰) بلاشبہ ابراہیم (اپنی شخصیت میں) ایک پوری امت تھا، اللہ کے آگے جھکا ہوا، تمام (بناوٹی) راہوں سے ہٹا ہوا اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھا۔

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾

(۱۲۱) وہ اللہ کی نعمتوں کا شکر بجالانے والا تھا۔ اللہ نے اسے برگزیدگی کے لیے چن لیا (اور سچائی کے) سیدھے راستے پر لگا دیا۔

وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٢٢

(١٢٢) اسے دنیا میں بھی بہتری دی اور بلا شبہ آخرت میں اس کی جگہ صالح انسانوں میں ہوگی۔

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٢٣

(١٢٣) اور پھر (اے پیغمبر!) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ (اسی) ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرو، ہر طرف سے ہٹا ہوا (صرف دین حق ہی پر کار بند رہنے والا) اور جو مشرکوں میں سے نہ تھا۔

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَي الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝١٢٤

(١٢٤) ''سبت'' منانے کا حکم تو صرف انہی لوگوں کو دیا گیا تھا جو اس بارے میں اختلاف کرنے لگے تھے اور بلا شبہ تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کردے گا کہ جن جن باتوں میں اختلافات کرتے رہے ان کی اصل حقیقت کیا تھی۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝١٢٥

(١٢٥) (اے پیغمبر!) اپنے پروردگار کی راہ کی طرف لوگوں کو بلاؤ اس طرح کہ حکمت کی باتیں بیان کرو اور اچھے طریقے پر پند و نصیحت کرو اور مخالفوں سے بحث و نزاع کرو تو (وہ بھی) ایسے طریقے پر کہ حسن و خوبی کا طریقہ ہو۔ تمہارا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی جانتا ہے کہ کون راہ راست پر ہے۔

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝١٢٦

(١٢٦) اور مخالفوں کی سختی کے جواب میں سختی کرو تو چاہیے کہ ویسی ہی اور اتنی ہی کرو جیسی تمہارے ساتھ کی گئی ہے۔ اور اگر تم نے صبر کیا (یعنی جھیل گئے اور سختی کا جواب سختی سے نہیں دیا) تو بلا شبہ صبر کرنے والوں کے لیے صبر ہی بہتر ہے۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝١٢٧

(١٢٧) (اے پیغمبر!) صبر کرو اور تیرا صبر کرنا نہیں ہے مگر اللہ کی مدد سے اور ان لوگوں کے حال پر غم نہ کھا، نہ ہی ان کی مخالفانہ تدبیروں سے دل تنگ ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝١٢٨ ع

(١٢٨) یقیناً اللہ انہی کا ساتھی ہے جو متقی ہیں اور نیک عملی میں سرگرم رہتے ہیں۔

ع ١٦ / ٩ / ٢٢

آیاتہا ۱۱۱ (۱۷) سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَكِّيَّةٌ (۵۰) رکوعاتہا ۱۲

سورۃ بنی اسرئیل مکی ھے اس میں ایک سوگیارہ آیات اور بارہ رکوع ھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۱

(۱) پاکی ہے اس کی ذات کے لیے جس نے اپنے بندے کو (یعنی پیغمبر اسلام) کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کہ اس کے اطراف کو ہم نے بڑی ہی برکت دی ہے، سیر کرائی اور اس لیے سیر کرائی کہ اپنی نشانیاں اسے دکھادیں۔ بلاشبہ وہی ذات ہے جو سننے والی، دیکھنے والی ہے۔

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ؕ ۲

(۲) اور (اسی طرح) ہم نے موسیٰ کو کتاب (شریعت) دی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کا ذریعہ ٹھہرایا (اور حکم دیا) کہ (دیکھو!) میرے سوا اور کسی کو اپنا کارساز نہ ٹھہراؤ۔

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۳

(۳) تم ان لوگوں کی نسل ہو جنہیں ہم نے (طوفان کی ہلاکت سے نجات دی تھی اور) نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کرایا تھا اور وہ ایک شکرگزار بندہ تھا۔

وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۴

(۴) اور (دیکھو!) ہم نے کتاب میں (یعنی تورات میں) بنی اسرائیل کو اس فیصلے کی خبر دے دی تھی کہ تم ضرور ملک میں دومرتبہ خرابی پھیلاؤ گے اور بڑی ہی لعنت درجے کی سرکشی کروگے۔

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۵

(۵) پھر جب ان دو وقتوں میں سے پہلا وقت آگیا تو (اے بنی اسرائیل!) ہم نے تم پر اپنے ایسے بندے بھیج دیے جو بڑے ہی خوفناک تھے۔ پس وہ تمہاری آبادیوں کے اندر پھیل گئے اور اللہ کا وعدہ تو اسی لیے تھا کہ پورا ہوکر رہے۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۶

(۶) پھر (دیکھو!) ہم نے زمانے کی گردش تمہارے دشمنوں کے خلاف اور تمہارے موافق کردی اور مال و دولت اور اولاد کی کثرت سے تمہاری مدد کی۔ اور تمہیں (پھر) ایسا بنادیا کہ بڑے جتھے والے ہوگئے۔

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ

(۷) اگر تم نے بھلائی کے کام کیے تو اپنے ہی لیے کیے اور اگر برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی لیے کیں۔ پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے

الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝٧

اپنے بندوں کو بھیج دیا) تا کہ تمہارے چہروں پر رسوائی پھیر دیں اور اسی طرح (ہیکل کی) مسجد میں داخل ہو جائیں جس طرح پہلی مرتبہ حملہ آور گھسے تھے اور جو کچھ پائیں توڑ پھوڑ کر برباد کر ڈالیں۔

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝٨

وقف لازم

(۸) کچھ عجب نہیں کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم فرمائے (اگر اب بھی باز آجاؤ)، لیکن اگر تم پھر (سرکشی و فساد کی طرف) لوٹے تو (اللہ فرماتا ہے:) ہماری طرف سے بھی پاداش عمل لوٹ آئے گی اور (یاد رکھو!) ہم نے منکرین حق کے لیے جہنم کا قید خانہ تیار کر رکھا ہے۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ۝٩

(۹) بلاشبہ یہ قرآن اس راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی راہ ہے اور ایمان والوں کو جو نیک عمل میں سرگرم رہتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ انہیں بہت بڑا اجر ملنے والا ہے۔

وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٠ ع

ع ۱

(۱۰) اور (اس بات کا بھی اعلان کرتا ہے کہ) جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ان کے لیے ہم نے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے۔

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاۗءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝١١

(۱۱) اور (دیکھو!) جس طرح انسان اپنے لیے بھلائی کی دعائیں مانگتا ہے اسی طرح (بعض اوقات) برائی بھی مانگنے لگتا ہے (اگرچہ نہیں جانتا کہ یہ اس کے لیے برائی ہے) اور حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی جلد باز ہے۔

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝١٢

(۱۲) اور (دیکھو!) ہم نے رات اور دن کو ایسا بنایا کہ (ہماری قدرت و حکمت) کی دو نشانیاں ہوگئیں۔ سو رات کی نشانی دھیمی کر دی (کہ راحت و سکون کا وقت بن جائے) اور دن کی نشانی روشن کر دی کہ (اس کے اجالے میں) اپنے پروردگار کا فضل ڈھونڈو (یعنی معیشت کا سروسامان مہیا کرو)، نیز (رات دن کے اختلاف سے) برسوں کی گنتی اور (برسوں کی گنتی سے ہر طرح کا) حساب بھی معلوم کر لو۔ ہم نے (قرآن میں) ہر چیز کا بیان کھول کھول کر الگ الگ واضح کر دیا ہے۔

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ

(۱۳) اور ہم نے ہر انسان کی شامت خود اس کی گردن سے باندھ دی ہے (کہیں باہر سے اس پر آکر نہیں گرتی) اور قیامت کے دن ہم اس کے لیے (نا

مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾

مہ اعمال کی) ایک کتاب نکال کر پیش کر دیں گے۔ وہ اسے اپنے سامنے کھلا دیکھ لے گا۔

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ؕ

(۱۴) (ہم کہیں گے) اپنا نامۂ اعمال پڑھ لے۔ آج کے دن خود تیرا وجود ہی تیرے احتساب کے لیے بس کرتا ہے!"

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

(۱۵) جو سیدھے رستے چلا، تو اپنے ہی لیے چلا اور جو بھٹک گیا تو بھٹکنے کا خمیازہ بھی وہی اٹھائے گا۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا (ہر جان کو خود اپنے ہی اعمال کا بوجھ اٹھانا ہے)۔ اور ہم کبھی ایسا نہیں کرتے کہ (کسی قوم کو) عذاب دیں مگر اسی وقت جب کہ اس میں ایک رسول پیدا کر دیتے ہیں۔ (اور پھر بھی لوگ سرکشی وفساد سے باز نہیں آتے)۔

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾

(۱۶) اور جب ہمیں منظور ہوتا ہے کہ کسی بستی کو ہلاک کریں تو ایسا ہوتا ہے کہ اس کے خوش حال لوگوں کو حکم دیتے ہیں (یعنی وحی کے ذریعے احکام حق پہنچا دیتے ہیں) پھر وہ بجائے اس کے کہ اس کی تعمیل کریں نافرمانی میں سرگرم ہو جاتے ہیں۔ پس ان پر عذاب کی بات ثابت ہو جاتی ہے اور (پاداش عمل میں) انہیں برباد وہلاک کر ڈالتے ہیں!

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾

(۱۷) اور (دیکھو!) نوح کے بعد قوموں کے کتنے ہی دور گزر چکے ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا اور (اے پیغمبر!) تیرے پروردگار کی خبرداری اور نگرانی اس کے بندوں کے (گناہوں کے) لیے بس کرتی ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾

(۱۸) جو کوئی فوری فائدہ (اسی دنیا میں) چاہتا ہے تو جس کسی کو ہم دینا چاہیں اور جتنا دینا چاہیں، اسی دنیا میں دے دیتے ہیں۔ پھر آخرکار اس کے لیے جہنم بنا دی ہے، اس میں داخل ہوگا، بدحال، ٹھکرایا ہوا۔

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

(۱۹) لیکن جو کوئی آخرت کا طالب ہوا اور اس کے لیے جیسی کچھ کوشش کرنی چاہیے ویسی کوشش کی، نیز ایمان بھی رکھتا ہے تو (اس کے لیے دائمی کامیابیاں ہیں) اور ایسے ہی لوگ ہیں جن کی کوشش مقبول ہوگی۔

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ

(۲۰) ہم ہر فریق کو اپنی پروردگاری کی بخشایشوں سے (دنیا میں) مدد دیتے

رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَاۗءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝۲۰

ہیں ان کو بھی (کہ صرف دنیا کے ہی پیچھے پڑ گئے) اور ان کو بھی (کہ آخرت کے طالب ہوئے اور راہ حق پر چلے) اور (اے پیغمبر!) تیرے پروردگار کی بخشش عام کسی پر بند نہیں!

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝۲۱

(۲۱) دیکھو! ہم نے کس طرح (یہاں) بعض لوگوں کو بعض لوگوں پر برتری دے دی ہے (کہ کوئی کسی حال میں نظر آتا ہے کوئی کسی میں) اور حقیقت یہ ہے کہ آخرت کے درجے سب سے بڑھ کر ہیں اور سب سے برتر۔

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝۲۲ ع ۲

(۲۲) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ، ورنہ ایسے ہو رہو گے کہ ہر طرف سے نفریں کے مستحق اور ہر طرف سے درماندگی میں پڑے ہوئے!

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰـهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝۲۳

(۲۳) اور تمہارے پروردگار نے یہ بات ٹھہرادی کہ اس کے سوا اور کسی کی بندگی نہ کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہاری زندگی میں بڑھاپے کی عمر تک پہنچ جائیں (اور ان کی خدمت کا بوجھ تم پر آپڑے) تو ان کی کسی بات پر اف نہ کرو (یعنی کوئی بات کتنی ہی ناگوار گزرے مگر حرف شکایت زبان پر نہ لاؤ) اور نہ (تیزی میں آکر) جھڑکنے لگو ان سے بات چیت ادب و عزت کے ساتھ کرو۔

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝۲۴

(۲۴) ان کے آگے محبت اور مہربانی کے ساتھ عاجزی کا سر جھکائے رکھو۔ ان کے حق میں (ہمیشہ) دعا کرو کہ پروردگار! جس طرح انہوں نے مجھے صغرسنی میں پالا پوسا اور بڑا کیا تو اسی طرح تو بھی ان پر رحم کیجیو!

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝۲۵

(۲۵) تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے جی میں ہوتا ہے۔ اگر تم نیک کردار ہوئے (بغیر قصد کے تم سے کوئی فروگزاشت ہوگئی) تو (اس کی وجہ سے تمہیں مضطرب نہیں ہونا چاہیے) وہ بلاشبہ توبہ کرنے والوں کے لیے بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝۲۶

(۲۶) اور (دیکھو!) جو لوگ تمہارے قرابت دار ہیں جو مسکین ہیں جو (بے یار و مددگار) مسافر ہیں، ان سب کا تم پر حق ہے ان کا حق ادا کرتے رہو اور مال و دولت کو بے محل خرچ نہ کرو جیسا کہ بے محل خرچ کرنا ہوتا ہے۔

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوٓا إِخْوَانَ الشَّيٰطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُورًا ﴿٢٧﴾

(۲۷) بے محل خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی بند ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کی نعمتوں کا کفران کرنے والا ہے۔

وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ﴿٢٨﴾

(۲۸) اور اگر ایسا ہو کہ تم اپنے پروردگار کی مہربانی کی راہ دیکھ رہے ہو (یعنی تنگ دستی کی حالت میں ہو اور رزق کی جستجو کر رہے ہو) اور اس لیے تمہیں (ان حق داروں سے) منہ پھیرنا پڑے تو چاہیے کہ نرمی سے انہیں سمجھا دو (سختی سے پیش نہ آؤ)۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴿٢٩﴾

(۲۹) اور دیکھو! نہ تو اپنا ہاتھ اتنا سکیڑ لو کہ گردن میں بندھ جائے اور نہ بالکل ہی پھیلا دو۔ دونوں صورتوں کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہر طرف سے ملامت پڑے اور درماندہ ہو کر رہ جاؤ۔

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٣٠﴾ ع ۳ ۸ ۳

(۳۰) تمہارا پروردگار جس کسی کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے نپی تلی۔ وہ اپنے بندوں کی حالت کی خبر رکھنے والا (اور سب کچھ) دیکھنے والا ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوٓا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْـًٔا كَبِيرًا ﴿٣١﴾

(۳۱) اور (دیکھو!) افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو ہلاک نہ کرو، ہم ہی ہیں کہ انہیں بھی اور تمہیں بھی روزی دیتے ہیں۔ انہیں ہلاک کرنا بڑے ہی گناہ کی بات ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰىٓ ۖ إِنَّهٗ كَانَ فٰحِشَةً ۖ وَسَآءَ سَبِيلًا ﴿٣٢﴾

(۳۲) اور زنا کاری کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یقین کرو وہ بڑی ہی بے حیائی کی بات اور بڑی برائی کا چلن ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهٗ كَانَ مَنصُورًا ﴿٣٣﴾

(۳۳) اور کسی جان کو ناحق قتل نہ کرو جسے قتل کرنا اللہ نے حرام ٹھہرا دیا ہے۔ جو کوئی ظلم سے مارا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو (قصاص کے مطالبے کا) اختیار دے دیا ہے۔ پس چاہیے کہ خوں ریزی میں زیادتی نہ کرے (یعنی حق سے زیادہ بدلا لینے کا قصد نہ کرے)، وہ (حد کے اندر رہنے میں) فتح مند ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ

(۳۴) اور یتیموں کے مال کے قریب بھی نہ جانا (یعنی اسے خرچ کرنے کا ارادہ

أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ أَشُدَّهٗ ۖ وَأَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ﴿۳۴﴾

بھی نہ کرنا) مگر ہاں ایسے طریقے پر جو بہتر ہو یہاں تک کے یتیم جوان ہو جائیں (اور تم ان کی امانت ان کے حوالے کردو)۔ اور (دیکھو!) اپنا عہد پورا کیا کرو۔ عہد کے بارے میں تم سے باز پرس کی جائے گی۔

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلًا ﴿۳۵﴾

(۳۵) اور جب کوئی چیز ناپو تو پیمانہ بھرپور رکھا کرو (اس میں کمی نہ کرو) اور جب تولو تو درست ترازو سے تولو (یعنی نہ تو ترازو غلط ہو نہ تولنے میں ڈنڈی دبائی جائے) یہ (معاملہ کا) بہتر طریقہ ہے اور اچھا انجام لانے والا ہے۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴿۳۶﴾

(۳۶) اور (دیکھو!) جس بات کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو (اپنی حد کے اندر رہو)۔ یاد رکھو! کان، آنکھ، عقل ان سب کے بارے میں باز پرس ہونے والی ہے۔

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

(۳۷) اور زمین پر اکڑ کر نہ چلو یقیناً تم زمین میں شگاف نہیں ڈال سکتے اور نہ پہاڑوں کی لمبان تک پہنچ جاسکتے ہو۔

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾

(۳۸) ان ساری باتوں کا یہ حال ہے کہ ان کی برائی تمہارے پروردگار کے نزدیک بڑی ہی ناپسندیدہ ہے۔

ذٰلِكَ مِمَّآ أَوْحٰٓى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾

(۳۹) (اے پیغمبر!) یہ ان دانائی کی باتوں میں سے ہیں جو تیرے پروردگار کی جانب سے تجھ پر وحی کی گئی ہیں۔ اور (تمام باتوں کی جڑ یہ ہے کہ) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ کہ بالآخر دوزخ میں ڈالے جاؤ ملامت کے مستوجب اور ٹھکرائے ہوئے۔

أَفَأَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ إِنَاثًا ۭ إِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

(۴۰) کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے تمہیں تو اس برگزیدگی کے لیے چن لیا ہو کہ بیٹے والے ہو اور خود اپنے لیے یہ پسند کیا ہو کہ فرشتوں کو بیٹیاں بنائے؟ (افسوس تم پر!) کیسی سخت بات ہے جو تم کہہ رہے ہو۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ۭ وَمَا يَزِيْدُهُمْ إِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾

(۴۱) اور (دیکھو!) ہم نے اس قرآن میں طرح طرح کے طریقوں سے (مطالب حق) بیان کیے تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ہوا تو یہ ہوا کہ (سچائی سے) اور زیادہ نفرت بڑھ گئی۔

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

(۴۲) (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: اگر اللہ کے ساتھ اور بہت سے معبود ہوتے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں تو اس صورت میں ضروری تھا کہ وہ فوراً صاحب تخت ہستی تک (مقابلہ کی) راہ نکال لیتے (اور کارخانہ ہستی میں فساد پڑ جاتا)۔

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾

(۴۳) ان ساری باتوں سے جو یہ کہتے ہیں اس کی ذات پاک اور بے حد بلند ہے۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾

(۴۴) ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے اس کی پاکیزگی و کبریائی کا زمزمہ بلند کر رہے ہیں۔ یہاں کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد وثنا میں زمزمہ سنج نہ ہو مگر تم ان کی زمزمہ سنجیاں سمجھتے نہیں۔ بلاشبہ وہ بڑا ہی بردبار ہے بڑا ہی بخشنے والا۔

ع ۴

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۙ ﴿۴۵﴾

(۴۵) (اے پیغمبر!) جب تو قرآن پڑھتا ہے تو ہم تجھ میں اور ان لوگوں میں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ پردہ حائل کر دیتے ہیں (یعنی ہمارا ٹھہرایا ہوا قانون یہ ہے کہ ایسے لوگوں میں اور صدائے حق میں ایک پردہ سا حائل ہو جاتا ہے)

وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِىْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾

(۴۶) اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف ڈال دیے کہ سمجھ کام نہیں دیتی، اور کانوں میں گرانی کہ کچھ سنائی نہیں دیتا۔ جب تو قرآن میں تن تنہا صرف اپنے پروردگار کا ہی ذکر کرتا ہے (اور یہ اپنے ٹھہرائے شریکوں کا ذکر نہیں پاتے) تو پیٹھ پھیر کے بھاگنے لگتے ہیں نفرت میں بھرے ہوئے۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

(۴۷) جب یہ لوگ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو جو کچھ ان کا سننا ہوتا ہے اسے ہم اچھی طرح جانتے ہیں، اور جب یہ ظالم باہم سرگوشیاں کرتے ہیں، اور سرگوشیاں کرتے ہوئے کہتے ہیں "تم جس آدمی کے پیچھے پڑے ہو، وہ اس کے سوا کیا ہے کہ جادو سے مارا ہوا ہے" تو اس سے بھی ہم بے خبر نہیں ہیں۔

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾

منزل ۴

(۴۸) (اے پیغمبر!) غور کر! ان لوگوں نے تیری نسبت کیسی کیسی باتیں بنائی ہیں جس کی وجہ سے گمراہی میں پڑ گئے، پس اب راہ نہیں پا سکتے۔

وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا

(۴۹) اور (دیکھ!) انہوں نے کہا: جب ہم (مرنے کے بعد) محض چند

لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۴۹﴾

ہڈیوں کی شکل میں رہ گئے اور گل سڑ گئے تو پھر کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ از سرِ نو اٹھا کھڑے کیے جائیں؟"

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ﴿۵۰﴾

(۵۰) تم کہہ دو: ہاں تم (مرنے کے بعد) کچھ ہی کیوں نہ ہو جاؤ پتھر ہو جاؤ، لوہا ہو جاؤ۔

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ رُءُوْسَهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ قَرِیْبًا ﴿۵۱﴾

(۵۱) یا کوئی اور چیز جو تمہارے خیال میں (دوبارہ زندہ ہونے کے لیے) بہت ہی سخت ہو (لیکن قدرتِ الٰہی تمہیں دوبارہ زندہ کر کے رہے گی)۔
یہ سن کر وہ کہیں گے "لیکن کون ہے جو اس طرح ہمیں دوبارہ زندہ کر دے گا؟
تم کہو: "وہی جس نے پہلی مرتبہ تمہیں پیدا کیا!"۔ اس پر یہ لوگ تیرے آگے سر مٹکانے لگیں گے اور کہیں گے "ایسا کب ہوگا؟" تم کہو: "عجب نہیں کہ اس کا وقت قریب ہوا"

یَوْمَ یَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۵۲﴾ ع ۵

(۵۲) وہ دن کہ اللہ تمہیں بلائے گا اور تم اس کی حمد کرتے ہوئے اس کی پکار کا جواب دو گے اور ایسا خیال کرو گے کہ (دونوں زندگیوں کے درمیان) تم نے جو وقت گزارا وہ کوئی بڑی مدت نہ تھی تھوڑا سا وقت تھا!۔

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾

(۵۳) اور (اے پیغمبر!) میرے بندوں سے کہہ دو (یعنی ان سے جو دعوتِ حق پر ایمان لائے ہیں۔ مخالفوں سے گفتگو کرتے ہوئے) جو بات کہو ایسی کہو خوبی کی بات ہو۔ شیطان لوگوں کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔ یقیناً شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ یَّشَاْ یُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ﴿۵۴﴾

(۵۴) تمہارا پروردگار تمہارے حال سے خوب واقف ہے۔ وہ چاہے تو تم پر رحم کرے چاہے تو عذاب میں ڈالے۔ اور (اے پیغمبر!) ہم نے تجھے ان لوگوں پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا ہے (کہ تو ان کے ہدایت پانے نہ پانے کے لیے جواب دہ ہو)

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾

(۵۵) آسمان و زمین میں جو کوئی ہے تیرا پروردگار سب کا حال بہتر جاننے والا ہے۔ ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر برتری دی اور ہم نے داود کو زبور عطا فرمایا۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

(۵۶) (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو: "تم نے اپنے خیال میں اللہ کے

فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿٥٦﴾

سوا جن ہستیوں کو معبود سمجھ رکھا ہے، انہیں اپنی حاجتوں اور مشکلوں میں) پکار دیکھو۔ نہ تو وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں کہ تمہارا کوئی دکھ دور کردیں اور نہ تمہاری حالت بدل سکتے ہیں“۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿٥٧﴾

(۵۷) یہ لوگ جن ہستیوں کو پکارتے ہیں (اور اللہ کے حضور انہیں وسیلہ تقرب سمجھتے ہیں) وہ تو خود اپنے پروردگار کے حضور (بندگی و اطاعت کے ذریعے) وسیلہ ڈھونڈتے رہتے ہیں کہ کون اس راہ میں زیادہ قریب ہوتا ہے۔ نیز اس کی رحمت کے متوقع رہتے ہیں اور اس کے عذاب سے ترساں۔ فی الحقیقت تمہارے پروردگار کا عذاب بڑے ہی ڈرنے کی چیز ہے۔

وَإِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ أَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿٥٨﴾

(۵۸) اور روز قیامت سے پہلے ضرور ایسا ہونے والا ہے کہ (نافرمانوں کی) جتنی بستیاں ہیں ہم انہیں ہلاک کردیں یا عذاب سخت میں مبتلا کردیں۔ یہ بات (قانون الٰہی کے) نوشتہ میں لکھی جا چکی ہے۔

وَمَا مَنَعَنَآ أَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ إِلَّآ أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ إِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿٥٩﴾

(۵۹) اور (جو نشانیاں منکر طلب کرتے ہیں ان) نشانیوں کے بھیجنے سے ہمیں کون روک سکتا ہے؟ مگر یہ کہ ہم جانتے ہیں، پچھلے عہد کے لوگ ایسی ہی نشانیاں جھٹلا چکے ہیں۔ ہم نے قوم ثمود کو اونٹنی دی کہ ایک آشکارا نشانی تھی لیکن انہوں نے اس پر ظلم کیا (اور نشانی سے عبرت نہ پکڑی) اور ہم نشانیاں تو صرف اسی لیے بھیجتے ہیں کہ لوگ (انکار و سرکشی کے نتائج سے) ڈریں۔

وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ أَرَيْنٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿٦٠﴾ ع ۶

(۶۰) اور (اے پیغمبر!) وہ وقت یاد کر) جب تیرے پروردگار نے تجھ سے کہا تھا: ”یقین کر، تیرے پروردگار نے لوگوں کو گھیرے میں لے لیا ہے (یعنی اب وہ دعوت حق کے دائرے سے باہر نکل نہیں سکتے)۔ اور رؤیا جو ہم نے تجھے دکھائی، تو اسی لیے دکھائی کہ لوگوں کے لیے ایک آزمائش ہو۔ اسی طرح اس درخت کا ذکر جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے۔ ہم انہیں (طرح طرح سے) ڈراتے ہیں لیکن ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا، پڑتا ہے تو صرف یہی کہ اپنی سرکشیوں میں اور زیادہ بڑھتے جاتے ہیں۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

(۶۱) اور (دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا ”آدم کے آگے

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿٦١﴾	جھک جاؤ!'' اس پر سب جھک گئے مگر ایک ابلیس نہ جھکا۔ اس نے کہا ''کیا میں ایسی ہستی کے آگے جھکوں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے۔''
قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۡ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٢﴾	(٦٢) نیز اس نے کہا: ''کیا تیرا یہی فیصلہ ہوا کہ تو نے اس (حقیر) ہستی کو مجھ پر بڑائی دی؟'' اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے تو میں ضرور اس کی نسل کی بیخ و بنیاد اکھاڑ کے رہوں۔ تھوڑے آدمی اس ہلاکت سے بچیں اور کوئی نہ بچے۔''
قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾	(٦٣) اللہ نے فرمایا: جا اپنی راہ لے۔ جو کوئی بھی ان میں سے تیرے پیچھے چلے گا تو اس کے لیے اور تیرے لیے جہنم کی سزا ہوئی پوری پوری سزا۔''
وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٦٤﴾	(٦٤) ''ان میں سے جس کسی کو تو اپنی صدائیں سنا کر بہکا سکتا ہے بہکانے کی کوشش کر لے اپنے لشکر کے سواروں اور پیادوں سے حملہ کر ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو جا ان سے (طرح طرح کی باتوں کے) وعدے کر۔ اور شیطان کے وعدے تو اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ سرتا سر دھوکا۔
اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿٦٥﴾	(٦٥) ''جو میرے (سچے) بندے ہیں ان پر تو قابو پانے والا نہیں۔ تیرا پروردگار کارسازی کے لیے بس کرتا ہے۔''
رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٦٦﴾	(٦٦) (اے لوگو!) تمہارا پروردگار تو وہ ہے جو تمہاری کاربراروں کے لیے سمندر میں جہاز چلاتا ہے تاکہ تم (سیر و سیاحت کے ذریعے) اس کا فضل تلاش کرو۔ بلاشبہ وہ تم پر بڑی ہی رحمت رکھنے والا ہے۔
وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿٦٧﴾	(٦٧) اور جب کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تم سمندر میں ہوتے ہو اور مصیبت آلگتی ہے تو اس وقت وہ تمام ہستیاں تم سے کھوئی جاتی ہیں جنہیں تم پکارا کرتے ہو۔ صرف ایک اللہ ہی کی یاد باقی رہ جاتی ہے۔ پھر جب وہ تمہیں مصیبت سے نجات دے دیتا ہے اور خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو تم اس سے گردن موڑ لیتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔
اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ	(٦٨) پھر کیا تمہیں اس سے امن مل گیا ہے کہ وہ تمہیں خشکی کے کسی گوشے میں

اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ﴿٦٨﴾	دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھیاں بھیج دے اور تم اس حال میں کسی کو اپنا مددگار نہ پاؤ۔
اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿٦٩﴾	(۶۹) یا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ اللہ تمہیں دوبارہ ویسی ہی مصیبت میں ڈال دے، اور ہوا کا ایک سخت طوفان بھیج دے اور تمہاری ناشکری کی پاداش میں تمہیں غرق کر دے اور پھر کسی کو نہ پاؤ جو اس کے لیے ہم پر دعویٰ کرنے والا ہو۔
وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿٧٠﴾ ع	(۷۰) اور البتہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور خشکی اور تری دونوں کی قوتیں اس کے تابع کر دیں کہ اسے اٹھائے پھرتی ہیں اور اچھی چیزیں اس کی روزی کے لیے مہیا کر دیں نیز جو مخلوقات ہم نے پیدا کی ہیں ان میں سے اکثر پر برتری دے دی پوری برتری جیسی کہ ہونی چاہیے۔
يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧١﴾	(۷۱) وہ (آنے والا) دن جب کہ ہم تمام انسانوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے (اور اپنے حضور جمع کریں گے)۔ پھر جو کوئی اپنا نوشتہ (اعمال) اپنے داہنے ہاتھ میں پائے گا تو وہ ان لوگوں میں ہوگا جو اپنا نوشتہ پڑھ لیں گے اور ان پر رائی برابر بھی زیادتی نہیں ہوگی۔
وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٧٢﴾	(۷۲) اور جو کوئی اس دنیا میں اندھا رہا (اور اس نے اللہ کے دیے ہوئے ہوش و حواس سے کام نہیں لیا) تو یقین کرو۔ آخرت میں بھی وہ اندھا ہی رہے گا اور راستے سے یک قلم بھٹکا ہوا۔
وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿٧٣﴾	(۷۳) اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں نے تو کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی کہ تجھے فریب دے کر اس کلام (کی تبلیغ) سے باز رکھیں جو ہم نے بذریعہ وحی نازل کیا ہیا اور مقصود ان کا یہ تھا کہ اس کلام کی جگہ دوسری باتیں کہہ کر تو ہم پر افترا پردازی کرے اور پھر اس سے خوش ہو کر یہ تجھے اپنا دوست بنا لیں۔
وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا ﴿٧٤﴾	(۷۴) اور اگر (راہ حق میں) ہم نے تجھے جما نہ دیا ہوتا تو ضرور ان کی طرف کچھ نہ کچھ میلان کر ہی بیٹھتا۔
اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ	(۷۵) اور اس صورت میں ضرور ایسا ہوتا کہ ہم تجھے زندگی کا بھی دوہرا عذاب

الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝ | چکھاتے اور موت کا بھی اور پھر تجھے ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا۔

وَإِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَإِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ إِلَّا قَلِيْلًا ۝ | (۷۶) اور انہوں نے اس میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی کہ تجھے اس سرزمین سے عاجز کر کے نکال دیں۔ اور اگر ایسا کر بیٹھتے تو (یاد رکھ) تیرے (نکالے جانے کے) پیچھے مہلت نہ پاتے مگر بہت تھوڑی سی۔

سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝ | (۷۷) ہم تجھ سے پہلے جو پیغمبر بھیج چکے ہیں ان سب کے معاملے میں ہمارا ایسا ہی قاعدہ رہا ہے اور ہمارے ٹھہرائے ہوئے قاعدوں کو کبھی بدلتا ہوا نہ پائے گا۔

ع ۸

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ | (۷۸) (اے پیغمبر!) نماز قائم کر سورج کے ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے اندھیرے تک (یعنی ظہر عصر مغرب اور عشاء کے وقتوں میں)، نیز صبح کی تلاوت قرآن (یعنی صبح کی نماز)۔ بلاشبہ صبح کی تلاوت قرآن ایک ایسی تلاوت ہے جو (خصوصیت کے ساتھ) دیکھی جاتی ہے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ق عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ | (۷۹) اور (اے پیغمبر!) رات کا کچھ حصہ (یعنی پچھلا پہر) شب بیداری میں بسر کر۔ یہ تیرے لیے ایک مزید عمل ہے۔ قریب ہے کہ اللہ تجھے ایک ایسے مقام میں پہنچا دے جو نہایت پسندیدہ مقام ہو۔

وَقُلْ رَّبِّ أَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ | (۸۰) اور تیری دعا یہ ہونی چاہیے کہ "اے پروردگار! مجھے (جہاں کہیں پہنچا تو) سچائی کے ساتھ پہنچا اور (جہاں کہیں سے نکال تو) سچائی کے ساتھ نکال اور اپنے حضور سے قوت عطا فرما۔ ایسی قوت کہ (ہر حال میں) مددگاری کرنے والی ہو۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ | (۸۱) اور تیرا اعلان یہ ہو کہ (دیکھو!) حق ظاہر ہو گیا اور باطل نابود ہوا۔ اور باطل اسی لیے تھا کہ نابود ہو کر رہے۔"

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لا وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ إِلَّا خَسَارًا ۝ | (۸۲) اور ہم نے جو کچھ قرآن میں سے نازل کیا ہے تو وہ یقین کرنے والوں کے لیے (روح کی ساری بیماریوں کی) شفاء اور رحمت ہے اور جو نافرمان ہیں تو انہیں کچھ فائدہ ہونے والا نہیں۔ بجز اس کے کہ (انکار و شقاوت کی وجہ سے) اور زیادہ تباہ ہوں۔

وَإِذَآ أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَا | (۸۳) اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو ہم سے منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو

بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ۝٨٣

تہی کرتا ہے اور جب اسے دکھ پہنچ جائے تو دیکھو، بالکل مایوس ہو کر بیٹھ رہتا ہے۔

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝٨٤ ع ۹ ۷ ۹

(۸۴) (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: ”ہر انسان اپنے طور طریقے کے مطابق عمل کرتا ہے۔ پس تمہارا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے، کون سب سے زیادہ ٹھیک راہ پر ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٨٥

(۸۵) اور (اے پیغمبر!) یہ لوگ تجھ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ دے: ”روح میرے پروردگار کے حکم سے ہے اور تمہیں (اسرار کائنات) کا علم جو کچھ دیا گیا ہے وہ بہت تھوڑا ہے (اس سے زیادہ تم نہیں پا سکتے“۔)

وَلَىِٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۝٨٦

(۸۶) اور (اے پیغمبر!) جو کچھ ہم نے تجھ پر وحی کی ہے اگر ہم چاہیں تو اسے بھی سلب کر لیں پھر تجھے کوئی نہ ملے جو اس کے لیے ہم پر اپنی وکالت چلائے۔

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝٨٧

(۸۷) مگر یہ محض تیرے پروردگار کی رحمت ہے (کہ وہ ایسا نہیں کرتا)۔ اس میں شک نہیں کہ اس کا تجھ پر بڑا ہی فضل ہے۔

قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝٨٨

(۸۸) (اے پیغمبر!) اس بات کا اعلان کر دے کہ ”اگر تمام انسان اور جن اکھٹے ہو کر چاہیں کہ اس قرآن کے مانند کوئی کلام پیش کر دیں تو کبھی پیش نہیں کر سکیں گے اگرچہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا مددگار ہی کیوں نہ ہو۔“

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۡ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝٨٩

(۸۹) اور ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بار بار لوٹا کر بیان کیں (کہ لوگ سمجھیں بوجھیں) لیکن (ان میں سے) اکثروں نے کوئی بات قبول نہیں کی اور قبول کی تو صرف ناسپاسی۔

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝٩٠

(۹۰) اور انہوں نے کہا: ”ہم تو اس وقت تک تجھے ماننے والے نہیں جب تک کہ تو اس طرح کی باتیں کر کے نہ دکھا دے (مثلاً) ایسا ہو کہ تو حکم کرے اور زمین سے ایک چشمہ پھوٹ نکلے۔

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝٩١

(۹۱) یا تیرے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو اور اس کے درمیان بہت سی نہریں رواں کر کے دکھا دے۔

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَاۗءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا

(۹۲) یا جیسا کہ تو نے خیال کیا ہے، آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہم پر آگرے یا

كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾

اللہ اور اس کے فرشتے ہمارے سامنے آ کھڑے ہوں۔

اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ ع ۱۰

(۹۳) یا ہم دیکھیں کہ سونے کا ایک محل تیرے لیے مہیا ہو گیا ہے، یا ایسا ہو کہ تو بلند ہو کر آسمان پر چلا جائے۔ اور اگر تو آسمان پر چلا بھی گیا تو بھی ہم یہ بات ماننے والے نہیں جب تک کہ ایک (لکھی لکھائی) کتاب ہم پر نہ اتار لائے اور ہم خود اسے پڑھ کر جانچ لیں"۔ (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دے: "سبحان اللہ! (میں نے کچھ خدائی کا دعویٰ تو کیا نہیں) میں اس کے سوا کیا ہوں کہ ایک آدمی ہوں پیغام حق پہنچانے والا۔"

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾

(۹۴) اور حقیقت یہ ہے کہ جب کبھی اللہ کی ہدایت (دنیا میں) ظاہر ہوئی تو صرف اسی بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا کہ (متعجب ہو کر) کہنے لگے: کیا اللہ نے (ہماری طرح کا) ایک آدمی پیغمبر بنا کر بھیج دیا ہے؟"

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾

(۹۵) (اے پیغمبر!) کہہ دے: "اگر ایسا ہوا ہوتا کہ زمین میں (انسانوں کی جگہ) فرشتے بسے ہوتے اور اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ضرور آسمان سے ایک فرشتہ پیغمبر بنا کر اتار دیتے۔"

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾

(۹۶) (نیز) کہہ دے: "میرے اور تمہارے درمیان (اب) اللہ کی گواہی بس کرتی ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں کے حال سے واقف اور سب کچھ دیکھنے والا ہے۔"

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ النصف

(۹۷) جس کسی کو اللہ (سعادت و کامیابی کی) راہ پر لگا دے، فی الحقیقت وہی راہ پر ہے۔ اور جس کسی پر اس نے (کامیابی کی راہ) گم کر دی، تو تم اللہ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہیں پاؤ گے۔ قیامت کے دن ہم ایسے لوگوں کو ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے۔ اندھے، گونگے، بہرے۔ ان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جب کبھی اس کی آگ بجھنے کو ہوگی ہم اسے اور زیادہ بھڑکا دیں گے۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾

(۹۸) یہ ان کی سزا ہوئی اس لیے کہ انہوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا تھا اور کہا تھا: بھلا جب (مرنے کے بعد گل سڑ کر) محض ہڈیاں ہو گئے اور ریزہ ریزہ تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ از سر نو پیدا کر کے اٹھائے جائیں؟۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾

(۹۹) کیا ان لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ وہ اللہ جس نے آسمان زمین کی یہ تمام کائنات پیدا کردی ہے ضرور اس پر قادر ہے کہ ان کی موجودہ زندگی کی طرح ایک دوسری زندگی پیدا کردے؟ نیز یہ بات کہ ضرور اس نے ان کے لیے (آخری فیصلہ کی) ایک معیاد مقرر کررکھی ہے جس میں کسی طرح کا شک نہیں کیا جاسکتا! اس پر بھی (دیکھو!) ان ظالموں نے کوئی چال چلنی نہ چاہی مگر انکار حقیقت کی!

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّىْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ ع ۱۱

(۱۰۰) (اے پیغمبر!) کہہ دے: اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے تمہارے اختیار میں ہوتے تو تم ضرور خرچ ہوجانے کے ڈر سے انہیں روکے رکھتے (لیکن وہ اپنی رحمت کا فیضان روکنے والا نہیں۔ اس کی بخششیں اتنی نپی تلی نہیں ہیں کہ صرف دنیا کی چند روزہ زندگی ہی میں خرچ ہوجائیں)۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی تنگ دل ہے (وہ رحمت الٰہی کی وسعت کا اندازہ نہیں کرسکتا)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْئَلْ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾

(۱۰۱) اور (اے پیغمبر) ہم نے موسیٰ کو نو آشکارا نشانیاں دی تھیں جب وہ بنی اسرائیل میں ظاہر ہوا تھا۔ تو بنی اسرائیل سے دریافت کرلے (کہ کیا ماجرا گزر چکا ہے) فرعون نے اس سے کہا تھا: ''اے موسیٰ! میں خیال کرتا ہوں ضرور تجھ پر کسی نے جادو کردیا ہے۔''

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾

(۱۰۲) موسیٰ نے اس پر کہا تھا: تو یقیناً جان چکا ہے کہ یہ نشانیاں مجھ پر کسی اور نے نہیں اتاری ہیں مگر اسی نے جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے اور (ان میں عبرت و تذکیر کے لیے) سمجھنے بوجھنے کی روشنی ہے۔ اور اے فرعون! میں تو سمجھتا ہوں تو نے اپنے کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے۔''

فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾

(۱۰۳) تو (دیکھو!) فرعون نے چاہا تھا کہ بنی اسرائیل پر ملک میں رہنا دشوار کردے لیکن ہم نے اسے اور ان سب کو جو اس کے ساتھ تھے (سمندر) میں غرق کردیا!

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا

(۱۰۴) اور ہم نے اس واقعے کے بعد بنی اسرائیل سے کہا تھا: ''اب اس

الْاَرْضِ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾

سرزمین میں (فارغ البال ہوکر) بسو (تمہارے لیے کوئی کھٹکا نہیں رہا)۔ پھر جب آخرت کا وعدہ وقوع میں آجائے گا تو ہم تم سب کو اپنے حضور اکھٹا کرلیں گے۔"

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾ وقف لازم

(۱۰۵) اور ہم نے قرآن کو سچائی کے ساتھ اتارا اور وہ سچائی کے ساتھ اترا بھی۔ اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا ہے مگر صرف اسی حیثیت سے کہ (ایمان وعمل کے نتائج کی) بشارت دینے والا اور (انکار و بدعمل کے نتائج سے) خبردار کردینے والا ہے۔

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾

(۱۰۶) اور ہم نے قرآن کو الگ الگ ٹکڑوں میں منقسم کردیا تا کہ تم ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کو سناتے رہو اور (یہی وجہ ہے کہ) اسے یک دفعہ نہیں اتار دیا۔ بتدریج اتارا۔

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ﴿۱۰۷﴾

(۱۰۷) (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دے: تم قرآن کو (کلام الٰہی) مانو یا نہ مانو، لیکن جن لوگوں کو پچھلی کتابوں کا علم دیا گیا ہے (یعنی اہل کتاب) انہیں جب یہ کلام سنایا جاتا ہے تو وہ بے اختیار سجدے میں گر پڑتے ہیں۔

وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾

(۱۰۸) اور پکار اٹھتے ہیں کہ ہمارے پروردگار کے لیے پاکی ہو! بلاشبہ ہمارے پروردگار کا وعدہ اسی لیے تھا کہ پورا ہوکر رہے۔"

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۩ ﴿۱۰۹﴾ السجدہ

(۱۰۹) وہ ٹھوڑیوں کے بل (اس کے آگے) گر پڑتے ہیں ان کی آنکھیں اشک بار ہوجاتی ہیں۔ کلام حق کی سماعت ان کی عاجزی اور زیادہ کردیتی ہے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾

(۱۱۰) (اے پیغمبر!) کہہ دے: "تم اللہ کہہ کر (اسے) پکارو یا رحمٰن کہہ کر۔ جس نام سے پکارو اس کے سارے نام حسن وخوبی کے نام ہیں"۔ اور (اے پیغمبر!) تو جب نماز میں مشغول ہو تو نہ تو چلاّ کر پڑھ، نہ بالکل چپکے چپکے۔ چاہیے کہ درمیان کی راہ اختیار کی جائے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۧ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۲ ۱۱ ۱۲

(۱۱۱) اور کہہ: "ساری ستائشیں اللہ کے لیے ہیں جو نہ تو اولاد رکھتا ہے نہ اس کی فرماں روائی میں اس کا کوئی شریک ہے۔ اور نہ کوئی ایسا ہے کہ اس کی درماندگی کی وجہ سے اس کا مددگار ہو (وہ ان ساری باتوں سے بے نیاز ہے۔) اس کی بڑائی کی پکار بلند کر۔ جیسی پکار بلند کرنی چاہیے۔

اٰياتها ١١٠ (١٨) سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ (٦٩) ركوعاتها ١٢

سورة الکہف مکی ہے۔ اس میں ایک سو دس آیات اور بارہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ ①

(١) ساری ستائشیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندے پر "الکتاب" اتاری (یعنی قرآن اتارا) اوراس میں کسی طرح کی بھی کجی نہ رکھی۔

قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ ②

(٢) بالکل سیدھی بات! (ہر طرح کے پیچ وخم سے پاک!) اوراس لیے اتاری کہ لوگوں کو خبردار کردے کہ اللہ کی جانب سے ایک سخت ہولناکی (ان پر) آسکتی ہے اور مومنوں کو جو اچھے اچھے کام کرتے ہیں خوش خبری دے دے کہ یقیناً ان کے لیے بڑی ہی خوبی کا اجر ہے۔

مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ ③

(٣) ہمیشہ اس میں خوش حال رہیں گے۔

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۤ ④

(٤) نیز ان لوگوں کو متنبہ کردے جنھوں نے (ایسی سخت بات منہ سے نکالی کہ) کہا: اللہ بھی اولاد رکھتا ہے۔

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ⑤

(٥) اس بارے میں انہیں کوئی علم نہیں، نہ ان کے باپ دادوں کے پاس کوئی علم تھا۔ کیسی سخت بات ہے جوان کی زبانوں سے نکلتی ہے! یہ کچھ نہیں کہتے مگر سرتاسر جھوٹ!

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ⑥

(٦) (اے پیغمبر!) تیری حالت تو ایسی ہو رہی ہے کہ جب لوگ یہ (واضح) بات بھی نہ مانیں تو عجب نہیں ان (کی ہدایت) کے پیچھے مارے افسوس کے اپنی جان ہلاکت میں ڈال دے (حالانکہ یہ ماننے والے نہیں)۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ⑦

(٧) روئے زمین میں جو کچھ بھی ہے، اسے ہم نے زمین کی خوشنمائی کا موجب بنایا ہے اوراس لیے بنایا ہے کہ لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں کہ ان میں کون ایسا ہے جس کے کام سب سے زیادہ اچھے ہوتے ہیں۔

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۗ ⑧

(٨) اور پھر ہم ہی ہیں کہ جو کچھ زمین پر ہے اسے (نابود کرکے) چٹیل میدان بنادیتے ہیں۔

أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَٰبَ ٱلْكَهْفِ
وَٱلرَّقِيمِ كَانُوا۟ مِنْ ءَايَٰتِنَا عَجَبًا ﴿٩﴾

(۹) (اے پیغمبر!) کیا تو خیال کرتا ہے کہ غار اور رقیم والے ہماری نشانیوں میں سے کوئی عجیب نشانی تھے؟۔

إِذْ أَوَى ٱلْفِتْيَةُ إِلَى ٱلْكَهْفِ فَقَالُوا۟ رَبَّنَآ
ءَاتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ
أَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾

(۱۰) جب ایسا ہوا تھا کہ چند جوان غار میں جا بیٹھے تھے اور انہوں نے دعا کی تھی: پروردگار! ''تیرے حضور سے ہم پر رحمت ہو اور تو ہمارے اس کام کے لیے کامیابی کا سامان مہیا کردے''۔

فَضَرَبْنَا عَلَىٰٓ ءَاذَانِهِمْ فِى ٱلْكَهْفِ سِنِينَ
عَدَدًا ﴿١١﴾

(۱۱) پس غار میں کئی برسوں تک ہم نے ان کے کان (دنیا کی طرف سے) بند رکھے۔

ثُمَّ بَعَثْنَٰهُمْ لِنَعْلَمَ أَىُّ ٱلْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ
لِمَا لَبِثُوٓا۟ أَمَدًا ﴿١٢﴾ ع ۲ / ۱۲

(۱۲) پھر انہیں اٹھا کھڑا کیا تا کہ واضح ہو جائے، دونوں جماعتوں میں سے کون ہے جو گزری ہوئی مدت کا زیادہ بہتر طریقے پر احاطہ کر سکتا ہے۔

نَّحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِٱلْحَقِّ ۚ
إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ ءَامَنُوا۟ بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَٰهُمْ
هُدًى ﴿١٣﴾

(۱۳) (اے پیغمبر!) ہم ان لوگوں کی خبر ٹھیک ٹھیک تیرے آگے بیان کر دیتے ہیں: وہ چند نوجوان تھے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے۔ ہم نے انہیں ھدایت میں اور زیادہ مضبوط کر دیا۔

وَرَبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا۟ فَقَالُوا۟
رَبُّنَا رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ لَن نَّدْعُوَا۟
مِن دُونِهِۦٓ إِلَٰهًا ۖ لَّقَدْ قُلْنَآ إِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾

(۱۴) اور ان کے دلوں کی (صبر و استقامت میں) بندش کر دی وہ جب (راہ حق) میں کھڑے ہوئے تو انہوں نے (صاف صاف) کہہ دیا: ہمارا پرودگار تو وہی ہے جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے۔ ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو پکارنے والے نہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یہ بڑی ہی بے جا بات ہو گی''۔

هَٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً ۖ
لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَٰنٍۭ بَيِّنٍ ۖ فَمَنْ
أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ﴿١٥﴾

(۱۵) ''یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں جو اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کو پکڑے بیٹھے ہیں۔ وہ اگر معبود ہیں تو کیوں اس کے لیے کوئی روشن دلیل پیش نہیں کرتے؟ (ان کے پاس تو کوئی دلیل نہیں)۔ پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ کہہ کر بہتان باندھے۔؟''

وَإِذِ ٱعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا ٱللَّهَ
فَأْوُۥٓا۟ إِلَى ٱلْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن
رَّحْمَتِهِۦ وَيُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم

(۱۶) (پھر وہ آپس میں کہنے لگے کہ) جب ہم نے ان لوگوں سے اور ان سے جنہیں یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کنارہ کشی کر لی تو چاہیے کہ غار میں چل کر پناہ لیں۔ ہمارا پروردگار اپنی رحمت کا سایہ ہم پر پھیلائے گا اور ہمارے اس معاملے

مِّرْفَقًا﴿۱۶﴾

کے لیے (سارے) سروسامان مہیا کردے گا۔"

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ۗ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا﴿۱۷﴾

ع ۲ / ۱۴

(۱۷) اور وہ جس غار میں جا کر بیٹھے وہ اس طرح واقع ہوئی ہے کہ جب سورج نکلے تو تم دیکھو کہ ان داہنے جانب سے ہٹا ہوا رہتا ہے اور جب ڈوبے تو بائیں طرف کترا کر نکل جاتا ہے (یعنی کسی حال میں بھی اس کی شعاعیں اندر نہیں پہنچتیں) اور وہ اس کے اندر ایک کشادہ جگہ میں پڑے ہیں۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے (کہ انہوں نے راہ حق کی خاطر دنیا اور دنیا کے سارے علاقے چھوڑ دیئے) جس کسی پر وہ (کامیابی کی) راہ کھول دے تو وہی راہ پر ہے اور جس پر گم کردے تو تم کسی کو اس کا کارساز اس کا راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے۔

وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ ۚ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا﴿۱۸﴾

(۱۸) اور تم انہیں دیکھو! تو خیال کرو کہ یہ جاگ رہے ہیں (یعنی زندہ ہیں) حالانکہ وہ سو رہے ہیں (یعنی مردہ ہیں) ہم انہیں داہنے بائیں پلٹتے رہتے ہیں (یعنی ان کی کروٹ بدلتی رہتی ہے) اور ان کا کتا چوکھٹ کی جگہ اپنے دونوں بازو پھیلائے بیٹھا ہے۔ اگر تم انہیں جھانک کر دیکھو تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہو اور تم پر (ان کے منظر سے) دہشت چھا جائے۔

وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا﴿۱۹﴾

(۱۹) اور (دیکھو!) اسی طرح یہ بات ہوئی کہ ہم نے انہیں پھر اٹھا کھڑا کیا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کریں۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: ہم یہاں کتنی دیر تک رہے ہوں گے؟ سب نے کہا: ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ (پھر جب ٹھیک ٹھیک مدت معلوم نہ کر سکے تو) بولے: ہمارا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کتنی دیر تک یہاں پڑے رہے ہیں۔ اچھا! ایک آدمی کو یہ سکہ دے کر شہر میں بھیجو۔ جا کر دیکھے کس کے یہاں اچھا کھانا ملتا ہے اور جہاں کہیں سے ملے تھوڑی بہت غذا لے آئے اور ہاں! چپکے سے لائے کسی کو ہماری خبر نہ ہونے پائے۔

إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا

(۲۰) اگر لوگوں نے خبر پالی تو وہ چھوڑنے والے نہیں یا تو سنگسار کریں گے یا مجبور کریں گے کہ پھر ان کے دین میں واپس چلے جائیں۔ اگر ایسا ہوا تو پھر بھی

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف یا ”ت“ کے بعد ”لف“ ... النصف الاول والنصف الثانی ... الاخیر ۱۲

أَبَدًا ﴿٢٠﴾

تم فلاح نہ پا سکو گے۔

وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ
وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ
فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ
فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا ۖ رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ
بِهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ
لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾

(۲۱) اور پھر (دیکھو!) اسی طرح (یہ بات بھی ہوئی کہ) ہم نے لوگوں کو ان کے حال سے واقف کر دیا (ان کی بات پوشیدہ نہ رہ سکی)۔ اور اس لیے واقف کر دیا کہ لوگ جان لیں، اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شبہ نہیں! اسی وقت کی بات ہے کہ لوگ آپس میں بحث کرنے لگے کہ ان کے معاملے میں کیا کیا جائے۔ لوگوں نے کہا: اس غار پر ایک عمارت بنا دو (کہ یادگار رہے۔ اس سے زیادہ اس معاملے کے پیچھے نہ پڑو)۔ ان پر جو کچھ گزری ان کا پروردگار ہی اسے بہتر جانتا ہے۔ تب ان لوگوں نے کہ معاملات پر غالب آگئے تھے کہا: ''ٹھیک ہے! ہم ضرور ان کے مرقد پر ایک عبادت گاہ بنائیں گے۔''

سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ
وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا
بِالْغَيْبِ ۖ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ
كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا
يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا
مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم
مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ ع ۳ ۱۵

(۲۲) کچھ لوگ کہیں گے: غار والے تین آدمی تھے چوتھا ان کا کتا تھا۔ کچھ لوگ ایسا بھی کہتے ہیں: نہیں پانچ تھے چھٹا ان کا کتا تھا۔ یہ سب اندھیرے میں تیر چلاتے رہیں۔ بعض کہتے ہیں: سات تھے آٹھواں ان کا کتا تھا۔ (اے پیغمبر!) کہہ دے: ان کی اصل گنتی تو میرا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کیوں کے ان کا حال بہت کم لوگوں کے علم میں آیا ہے۔ (اور جب صورتحال یہ ہے) تو لوگوں سے اس بارے میں بحث و نزاع نہ کر مگر صرف اس حد تک کہ صاف بات میں ہو۔ (یعنی باریکیوں میں نہیں پڑنا چاہیے کہ کتنے آدمی تھے۔ کتنے دنوں تک رہے تھے) اور نہ ان لوگوں میں سے کسی سے اس بارے میں کچھ دریافت کر۔

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾

(۲۳) اور کوئی بات ہو، مگر کبھی ایسا نہ کہو ''میں کل اسے ضرور کر کے رہوں گا۔''

إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا
نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي
لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾

(۲۴) الا یہ کہ سمجھ لو، ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا اور جب کبھی بھول جاؤ تو اپنے پروردگار کی یاد تازہ کر لو۔ تم کہو ''امید ہے میرا پروردگار اس سے بھی زیادہ کامیابی کی راہ مجھ پر کھول دے گا۔''

وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ
وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿٢٥﴾

(۲۵) اور (کہتے ہیں) وہ غار میں تین سو برس تک رہے اور لوگوں نے نو برس اور بڑھا دیے ہیں۔

قُلِ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثُوۡا ۚ لَهٗ غَيۡبُ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اَبۡصِرۡ بِهٖ وَاَسۡمِعۡ ؕ
مَا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا يُشۡرِكُ
فِىۡ حُكۡمِهٖۤ اَحَدًا ﴿٢٦﴾

(٢٦) (اے پیغمبر!) تو کہہ دے: اللہ ہی بہتر جانتا ہے وہ کتنی مدت تک رہے، وہ آسمان وزمین کی ساری پوشیدہ باتیں جاننے والا ہے۔ بڑا ہی دیکھنے والا بڑا ہی سننے والا۔ اس کے سوا لوگوں کا کوئی کارساز نہیں اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۔

وَاتۡلُ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ مِنۡ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنۡ تَجِدَ مِنۡ
دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ﴿٢٧﴾

(٢٧) اور (اے پیغمبر!) تیرے پروردگار کی کتاب جو تجھ پر وحی کی گئی ہے اس کی تلاوت میں لگا رہ۔ اللہ کی باتیں کوئی بدل نہیں سکتا اور اس کے سوا کوئی پناہ کا سہارا ملنے والا نہیں۔

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ
رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ
وَجۡهَهٗ وَلَا تَعۡدُ عَيۡنٰكَ عَنۡهُمۡ ۚ تُرِيۡدُ
زِيۡنَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَلَا تُطِعۡ مَنۡ
اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ عَنۡ ذِكۡرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰٮهُ
وَكَانَ اَمۡرُهٗ فُرُطًا ﴿٢٨﴾ النّصف

(٢٨) اور جو لوگ صبح وشام اپنے پرودگار کو پکارتے رہتے ہیں اور اس کی محبت میں سرشار ہیں، تو انہیں کی صحبت پر اپنے جی کو قانع کرلو۔ ان کی طرف سے کبھی تمہاری نگاہ نہ پھرے کہ دنیوی زندگی کی رونقیں ڈھونڈنے لگو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا (یعنی ہمارے ٹھہرائے ہوئے قانون نتائج کے مطابق جس کا دل غافل ہوگیا) اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے پڑ گیا، تو ایسے آدمی کی باتوں پر کان نہ دھرو۔ اس کا معاملہ حد سے گزر گیا ہے۔

وَقُلِ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ۚ فَمَنۡ شَآءَ
فَلۡيُؤۡمِنۡ وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡيَكۡفُرۡ ۚ اِنَّاۤ
اَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِيۡنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمۡ
سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنۡ يَّسۡتَغِيۡثُوۡا يُغَاثُوۡا بِمَآءٍ
كَالۡمُهۡلِ يَشۡوِى الۡوُجُوۡهَ ؕ بِئۡسَ
الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴿٢٩﴾

(٢٩) اورر کہہ دو ''یہ سچائی تمہارے پروردگار کی جانب سے ہے۔ اب جو چاہے مانے، جو چاہے نہ مانے'' ہم نے ظالموں کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی چادریں چاروں طرف سے انہیں گھیر لیں گی۔ وہ (پانی کے لیے) فریاد کریں گے تو ان کی فریاد کے جواب میں ایسا پانی ملے گا جیسے پگھلا ہوا سیسا ہو! وہ ان کے منہ (گرمی سے) پکا دے گا۔ (تو دیکھو) پینے کی کیا ہی بری چیز انہیں ملی اور بیٹھنے کی کیا ہی بری جگہ!

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا
لَا نُضِيۡعُ اَجۡرَ مَنۡ اَحۡسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾

(٣٠) مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو (ان کے لیے کوئی اندیشہ نہیں) جس نے اچھے کام کیے ہوں ہم کبھی اس کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

اُولٰۤـئِكَ لَهُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ
تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ يُحَلَّوۡنَ فِيۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ
مِنۡ ذَهَبٍ وَّيَلۡبَسُوۡنَ ثِيَابًا خُضۡرًا مِّنۡ

(٣١) یہ لوگ جن کے لیے ہیشگی کے باغ ہونگے اور باغوں کے تلے نہریں بہہ رہی ہوں گی یہ (بادشاہوں کی طرح) سونے کے کنگن پہنے ہوئے سبز ریشم کے باریک اور دبیز کپڑوں سے آراستہ مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ تو کیا

سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ‌ ؕ نِعۡمَ الثَّوَابُ‌ ؕ وَحَسُنَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴿۳۱﴾ ع ٥ ١٦

ہی اچھا ان کا ثواب ہوا اور کیا ہی اچھی انہوں نے جگہ پائی!۔

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا رَّجُلَيۡنِ جَعَلۡنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيۡنِ مِنۡ اَعۡنَابٍ وَّحَفَفۡنٰهُمَا بِنَخۡلٍ وَّجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمَا زَرۡعًا ﴿۳۲﴾

(۳۲) اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں کو ایک مثال سنادو۔ دو آدمی تھیان میں سے ایک لیے ہم نے انگور کے دو باغ مہیا کر دیے۔ گرداگرد کھجور کے درختوں کا احاطہ تھا بیچ کی زمین میں کھیتی تھی۔

كِلۡتَا الۡجَـنَّتَيۡنِ اٰتَتۡ اُكُلَهَا وَلَمۡ تَظۡلِمۡ مِّنۡهُ شَيۡـًٔا‌ ۙ وَّفَجَّرۡنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ ﴿۳۳﴾

(۳۳) (پس ایسا ہوا کہ) دونوں باغ پھلوں سے لد گئے۔ پیداوار میں کسی طرح بھی کمی نہ ہوئی، ہم نے ان کے درمیان (آب پاشی کے لیے) ایک نہر جاری کر دی تھی۔

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ‌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكۡثَرُ مِنۡكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾

(۳۴) نتیجہ یہ نکلا کہ آدمی دولت مند ہو گیا۔ تب ایک دن (گھمنڈ میں آ کر) اپنے دوست سے (جسے یہ خوش حالیاں میسر نہ تھیں) باتیں کرتے کرتے بول اٹھا: دیکھو! میں تم سے زیادہ مال دار ہوں اور میرا جتھا بھی طاقت ور جتھا ہے۔

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ‌ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنۡ تَبِيۡدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ ﴿۳۵﴾

(۳۵) پھر وہ (یہ باتیں کرتے ہوئے) اپنے باغ میں گیا اور وہ اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر رہا تھا۔ اس نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ ایسا شاداب باغ کبھی ویران ہو سکتا ہے۔

وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنۡ رُّدِدۡتُّ اِلٰى رَبِّىۡ لَاَجِدَنَّ خَيۡرًا مِّنۡهَا مُنۡقَلَبًا ﴿۳۶﴾

(۳۶) مجھے توقع نہیں کہ (قیامت کی) گھڑی برپا ہو۔ اور اگر ایسا ہوا بھی کہ میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا گیا تو (میرے لیے کیا کھٹکا ہے؟) مجھے ضرور (وہاں بھی) اس سے بہتر ٹھکانا ملے گا۔"

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرۡتَ بِالَّذِىۡ خَلَقَكَ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ سَوّٰٮكَ رَجُلًا ؕ ﴿۳۷﴾

(۳۷) یہ سن کر اس کے دوست نے کہا اور باہم گفتگو کا سلسلہ جاری تھا: کیا تم اس ہستی سے انکار کرتے ہو جس نے تمہیں مٹی سے اور پھر نطفے سے پیدا کیا اور پھر آدمی بنا کر نمودار کر دیا۔

لّٰكِنَّا۟ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىۡ وَلَاۤ اُشۡرِكُ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾

(۳۸) لیکن میں تو یقین رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا پروردگار ہے اور میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

وَلَوۡلَاۤ اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَكَ قُلۡتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ‌ ۚ اِنۡ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ

(۳۹) اور پھر جب تم اپنے باغ میں آئے (اور اس کی شادابیاں دیکھیں) تو کیوں تم نے یہ نہ کہا کہ وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے۔ اس کی مدد بغیر کوئی کچھ

مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۚ﴿۳۹﴾

نہیں کر سکتا۔ اور یہ جو تمہیں دکھائی دے رہا ہے کہ میں تم سے مال اور اولاد کمتر رکھتا ہوں (تو اس پر مغرور نہ ہو)

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۙ﴿۴۰﴾

(۴۰) کیا عجب ہے میرا پروردگار تمہارے اس باغ سے بھی بہتر (باغ) مجھے دے دے اور تمہارے باغ پر آسمان سے کوئی ایسی اندازہ کی ہوئی بات اتار دے کہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے۔

اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾

(۴۱) یا پھر (بربادی کی کوئی اور ناگہانی صورت نکل آئے مثلاً) اس کی نہر کا بالکل نیچے اتر جائے اور تم کسی طرح بھی اس تک نہ پہنچ سکو۔"

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾

(۴۲) اور پھر (دیکھو!) ایسا ہی ہوا کہ اس کی دولت بربادی کے گھیرے میں آ گئی۔ وہ ہاتھ مل مل کر افسوس کرنے لگا کہ ان باغوں کی درستگی پر میں نے کیا کچھ خرچ کیا تھا (وہ سب برباد ہو گیا) اور باغوں کا یہ حال کہ ٹٹیاں گر کے زمین کے برابر ہو گئیں۔ اب وہ کہتا ہے: اے کاش! میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا۔

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۭ﴿۴۳﴾

(۴۳) اور دیکھو! کوئی جتھا نہ ہوا کہ اللہ کے سوا اس کی مدد کرتا اور نہ خود اس نے یہ طاقت پائی کہ بربادی سے جیت سکتا۔

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ ع ۱۲ ۱۷

(۴۴) یہاں سے معلوم ہو گیا کہ فی الحقیقت سارا اختیار اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہی ہے جو بہتر ثواب دینے والا ہے اور اسی کے ہاتھ بہتر انجام ہے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾

(۴۵) اور اے پیغمبر! انہیں دنیا کی زندگی کی مثال سنا دو: اس کی مثال ایسی ہے جیسے (زمین کی روئیدگی کا معاملہ) آسمان سے ہم نے پانی برسایا اور زمین کی روئیدگی اس سے مل جل کر ابھر آئی (اور خوب پھلی پھولی)، پھر (کیا ہوا؟ یہ کہ) سب کچھ سوکھ کر چورا چورا ہو گیا، ہوا کے جھونکے اسے اڑا کر منتشر کر رہے ہیں! اور کون سی بات ہے جس کے کرنے پر اللہ قادر نہیں۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ

(۴۶) مال و دولت اور آل اولاد دنیوی زندگی کی دلفریبیاں ہیں (مگر چند روزہ، ناپایدار) اور جو نیکیاں باقی رہنے والی ہیں، تو وہی تمہارے پروردگار کے

ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾

نزدیک باعتبار ثواب کے بہتر ہیں۔ اور وہی ہیں جن کے نتائج سے بہتر امید رکھی جاسکتی ہے۔

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿٤٧﴾

(۴۷) اور (دیکھو! وہ آنے والا) دن جب ہم پہاڑوں کو چلا دیں گے اور زمین کو تم دیکھو گے کہ (اپنی اصلی حالت میں) ابھر آئی ہے اور (اس وقت) ہم تمام انسانوں کو (اپنے حضور) اکٹھا کر دیں کہ کوئی نہ ہوگا جسے چھوڑ دیا ہو۔

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ ۡ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾

(۴۸) اور ان کی صفیں (ایک کے بعد ایک) تمہارے پروردگار کے سامنے پیش ہوں گی۔ (تب ان سے کہا جائے گا) ”جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اسی طرح تمہیں آج ہمارے سامنے حاضر ہونا پڑا اگرتم نے خیال کیا تھا، ہم نے تمہارے لیے اس کا کوئی وقت نہیں ٹھہرایا ہے۔“

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٤٩﴾ ع ۶ ۱۸

(۴۹) اور (اس وقت) نوشتے لائے جائیں گے۔ تو تم دیکھو گے جو کچھ ان میں لکھا ہے، اس سے مجرم ہراساں ہو رہے ہیں۔ وہ بول اٹھیں گے ”افسوس ہم پر! یہ کیسا نوشتہ ہے کہ کوئی بات چھوٹی ہوئی نہیں بڑی ہو یا چھوٹی سب کو اس نے ضبط کر لیا ہے“! غرضیکہ جو کچھ انہوں نے (دنیا میں) کیا تھا سب اپنے سامنے موجود پائیں گے اور تمہارا پروردگار کسی پر زیادتی نہیں کرتا (جو جس نے کیا ہے ٹھیک ٹھیک وہی اس کے آگے آئے گا)۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾

(۵۰) اور جب (ایسا ہوا تھا کہ) ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ ”آدم کے آگے جھک جاؤ“ اور سب جھک گئے تھے، مگر ابلیس نہیں جھکا تھا۔ وہ جن میں سے تھا پس اپنے پروردگار کے حکم سے باہر ہوگیا۔ پھر کیا تم مجھے چھوڑ کر (کہ تمہارا پروردگار ہوں) اسے اور اس کی نسل کو اپنا کارساز بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ (دیکھو!) ظلم کرنے والوں کے لیے کیا ہی بری تبدیلی ہوئی!

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿٥١﴾

(۵۱) میں نے انہیں اپنے ساتھ شریک نہیں کیا تھا جب آسمان و زمین کو پیدا کیا اور نہ اس وقت وہ شریک ہوئے جب خود انہیں پیدا کیا (اور جب وہ خود مخلوق ہیں تو اپنی خلقت کے وقت کیسے موجود ہو سکتے تھے؟) میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو اپنا دست و بازو بناتا!

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ
زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ
وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿٥٢﴾

(۵۲) اور (دیکھو!) وہ دن جب اللہ فرمائے گا، جن ہستیوں کو تم سمجھتے تھے میرے ساتھ شریک ہیں اب انہیں بلاؤ۔ وہ پکاریں گے، مگر کچھ جواب نہیں پائیں گے۔ ہم نے ان دونوں کے درمیان آڑ کردی ہے (ایک دوسرے کی سننے کی والے نہیں)۔

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ
مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾ ع ٧ ١٩

(۵۳) اور مجرم دیکھیں گے آگ بھڑک رہی ہے اور سمجھ جائیں گے اس میں انہیں گرنا ہے اور وہ کوئی گریز کی راہ نہ پائیں گے!

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ
مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾

(۵۴) اور (دیکھو) ہم نے اس قرآن میں لوگوں کی ہدایت کے لیے ہر طرح کی مثالیں لوٹا لوٹا کر بیان کردیں مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو واقع ہوا ہے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ
الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ
سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾

(۵۵) اور جب لوگوں کے سامنے ہدایت آگئی تو ایمان لانے اور طلب گار مغفرت ہونے سے انہیں کونسی بات روک سکتی ہے؟ مگر یہی کہ اگلی قوموں کا سا معاملہ انہیں بھی پیش آجائے یا ہمارا عذاب سامنے آکھڑا ہوا۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ
وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا
اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿٥٦﴾

(۵۶) اور ہم تو پیغمبروں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ (ایمان وعمل کی کامرانیوں کی) بشارت دیں اور (انکار و بدعملی کے نتائج سے) خبردار کردیں، مگر جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ جھوٹی باتوں کی آڑ پکڑ کے جھگڑنے لگتے ہیں کہ اس طرح سچائی کو متزلزل کردیں۔ انھوں نے ہماری نشانیوں کو اور اس بات کو جس سے انہیں خبردار کیا گیا ہے تمسخر کی بات بنا رکھا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ
فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ
اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ
وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى
الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٥٧﴾

(۵۷) اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جسے اس کے پروردگار کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ ان سے گردن موڑ لے اور اپنی بدعملیاں بھول جائے جو پہلے کرچکا ہے بلاشبہ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ کوئی بات پانہیں سکتے اور کانوں میں گرانی (کہ صدائے حق سن نہیں سکتے) تم انہیں کتنا ہی سیدھی راہ کی طرف بلاؤ مگر وہ کبھی راہ پانے والے نہیں۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ
يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ

(۵۸) مگر (اے پیغمبر!) تیرا پروردگار بڑا ہی بخشنے والا ہے۔ اگر وہ ان لوگوں کو ان کے عمل کی کمائی پر پکڑنا چاہتا تو فوراً عذاب نازل کردیتا لیکن ان کے لیے

الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ۝۵۸

ایک میعاد ٹھہرادی گئی ہیاس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے (یعنی سب کو بالآخراس مقررہ میعاد کی جگہ پہنچنا ہے۔)

وَتِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝۵۹ ع ۲۰

(۵۹) اور (دیکھو!) یہ (پرانی) بستیاں ہیں جب ان کے باشندوں نے ظلم کا شیوہ اختیار کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ہم نے ان کی ہلاکت کے لیے ایک میعاد ٹھہرادی تھی۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝۶۰

(۶۰) اور (دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ موسیٰ نے اپنے ساتھی خادم سے کہا تھا: میں اپنے کوشش سے باز آنے والا نہیں جب تک اس جگہ نہ پہنچ جاؤں جہاں دونوں سمندر آملے ہیں۔ میں تو اپنی راہ چلتا ہی رہوں گا۔"

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝۶۱

(۶۱) پھر جب وہ دونوں سمندروں کے ملنے کی جگہ پہنچ گئے تو اس مچھلی کا انہیں خیال نہ رہا جو اپنے ساتھ رکھ لی تھی۔اس نے سمندر میں جانے کے لیے سرنگ کی طرح ایک راہ نکال لی۔

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝۶۲

(۶۲) جب وہ آگے بڑھے تو موسیٰ نے اپنے آدمی سے کہا: آج کے سفر نے ہمیں بہت تھکا دیا۔لاؤ! صبح کا کھانا کھالیں۔

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ؗ وَمَاۤ اَنْسٰىنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ۝۶۳

(۶۳) اس نے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا جب ہم (سمندر کے کنارے) چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو مجھے مچھلی کا کچھ خیال نہیں رہا تھا۔اس نے عجیب طریقے پر سمندر میں جانے کی راہ نکال لی اور یہ شیطان ہی کا کام ہے کہ میں اس کا ذکر کرنا بالکل بھول گیا۔

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝۶۴

(۶۴) موسیٰ نے کہا "جو بات ہم چاہتے تھے وہ یہی ہے"۔ پس وہ اپنے پاؤں کا نشان دیکھتے ہوئے لوٹ گئے۔

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝۶۵

(۶۵) پھر جب چٹان کے پاس پہنچے تو انہیں ہمارے (خاص) بندوں میں سے ایک بندہ مل گیا۔اس شخص پر ہم نے خصوصیت کے ساتھ مہربانی کی تھی اور اسے اپنے پاس سے (براہ راست) ایک علم عطا فرمایا تھا۔

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ

(۶۶) موسیٰ نے اس سے کہا: آپ اجازت دیں تو آپ کے ساتھ رہوں

تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝۶۶

بشرطیکہ جو علم آپ کو اس خوبی کے ساتھ سکھایا گیا ہے، اس میں سے مجھے بھی کچھ سکھا دیں۔

قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝۶۷

(۶۷) اس نے جواب دیا: ہاں! مگر تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے۔

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ۝۶۸

(۶۸) جو بات تمہاری سمجھ کے دائرے سے باہر ہے تم دیکھو اور صبر کرو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا
أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ۝۶۹

(۶۹) موسیٰ نے کہا: اگر خدا نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔

قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ
شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝۷۰ ع ۹ ۱۱ ۲۱

(۷۰) اس نے کہا: اچھا! اگر تمہیں میرے ساتھ رہنا ہی ہے تو اس بات کا خیال رکھو کہ جب تک میں خود تم سے کچھ نہ کہوں تم کسی بات کی نسبت سوال نہ کرنا۔

فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ
خَرَقَهَا ۖ قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا ۚ
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ۝۷۱

(۷۱) پھر (ایسا ہوا کہ) دونوں سفر میں نکلے، یہاں تک کہ (سمندر کے کنارے پہنچے اور) کشتی میں سوار ہوئے۔ اب موسیٰ کے ساتھی نے یہ کیا کہ کشتی میں ایک جگہ دراڑ نکال دی یہ (دیکھتے ہی) موسیٰ بول اٹھا: آپ نے کشتی میں دراڑ نکال دی کہ مسافر غرق ہو جائیں۔ آپ نے کیسی خطرناک بات کی!

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝۷۲

(۷۲) اس نے کہا: ''کیا میں نے نہیں کہا تھا، تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے؟

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا
تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ۝۷۳

(۷۳) موسیٰ نے کہا ''بھول ہو گیا اس پر نہ پکڑیے۔ اگر ایک بات بھول چوک میں ہو جائے تو آپ سخت گیری کیوں کریں؟

فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ
قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ۝۷۴

(۷۴) پھر وہ دونوں آگے چلے یہاں تک کہ (ایک بستی کے قریب پہنچے اور) انھیں ایک لڑکا ملا۔ موسیٰ کے ساتھی نے اسے قتل کر ڈالا۔ اس پر موسیٰ بول اٹھا: آپ نے ایک بے گناہ کی جان لے لی حالانکہ اس نے کسی کی جان نہیں لی تھی۔ آپ نے کیسی برائی کی بات کی!

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ
مَعِيَ صَبْرًا ۝٧٥

(۷۵) اس نے کہا: کیا میں نے نہیں کہہ دیا تھا، تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا
تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝٧٦

(۷۶) موسیٰ نے کہا: ''اگر پھر میں نے کچھ پوچھا تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا۔ اس صورت میں آپ پوری طرح معذور سمجھے جائیں گے''۔

فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ
ِۨاسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا
فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ
فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ
عَلَيْهِ اَجْرًا ۝٧٧

(۷۷) وہ دونوں اور آگے بڑھے، یہاں تک کہ ایک گاؤں کے پاس پہنچے۔ گاؤں والوں سے کہا ہمارے کھانے کا انتظام کردو۔ انہوں نے مہمان نوازی کرنے سے صاف انکار کردیا۔ پھر ان دونوں نے دیکھا، گاؤں میں ایک (پرانی) دیوار ہے اور گرا چاہتی ہے۔ یہ دیکھ کر موسیٰ کے ساتھی نے (اس کی مرمت شروع کردی اور) ازسر نو مضبوط کردیا۔ اس پر موسیٰ (سے نہ رہا گیا اور) بول اٹھا: اگر آپ چاہتے تو اس محنت کا کچھ معاوضہ ان لوگوں سے وصول کرتے (بغیر معاوضے کے بے کار کی محنت کیوں کی؟)۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ
بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝٧٨

(۷۸) تب موسیٰ کے ساتھی نے کہا: ''بس اب مجھ میں اور تم میں جدائی کا وقت آگیا۔ ہاں جن باتوں پر تم سے صبر نہ ہوسکا ان کی حقیقت تمہیں بتلا دیتا ہوں''۔

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ
وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ
غَصْبًا ۝٧٩

(۷۹) سب سے پہلے کشتی کا معاملہ لو۔ وہ چند مسکینوں کی تھی جو سمندر میں محنت مزدوری کرتے ہیں۔ وہ جس طرف بڑھ رہے تھے وہاں ایک بادشاہ ہے (ظالم)، جس کسی کی (اچھی) کشتی پاتا ہے، زبردستی لے لیتا ہے۔ میں نے چاہا اس کی کشتی میں ایک عیب نکال دوں (تاکہ عیبی دیکھ کر بادشاہ کے آدمی چھوڑ دیں)۔

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ
فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۝٨٠

(۸۰) باقی رہا لڑکے کا معاملہ تو اس کے ماں باپ مومن ہیں۔ میں یہ دیکھ کر ڈرا کہ انہیں سرکشی اور کفر کرکے اذیت پہنچائے گا۔

فَاَرَدْنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ
زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ۝٨١

(۸۱) ''پس میں نے چاہا کہ ان کا پروردگار اس لڑکے سے بہتر انہیں لڑکا دے، دین داری میں بھی اور محبت کرنے میں بھی''۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي
الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ
اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ

(۸۲) اور وہ جو دیوار درست کردی گئی تو (اس کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ وہ) شہر کے دو یتیم لڑکوں کی ہے جس کے نیچے ان کا خزانہ گڑا ہوا ہے، ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔ پس تمہارے پروردگار نے چاہا دونوں لڑکے اپنی جوانی کو پہنچیں

أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا ۖ رَحْمَةً
مِّن رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۚ
ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ ع ١٠/١٢/١

اور اپنا خزانہ محفوظ پا کر نکالیں۔ (اگر وہ دیوار گر جاتی تو ان کا خزانہ محفوظ نہ رہتا، اس لیے ضروری ہوا کہ اسے مضبوط کر دیا جائے)۔ یہ ان لڑکوں کے حال پر پروردگار کی ایک مہربانی تھی جو اس طرح ظہور میں آئی۔ اور یاد رکھو! میں نے جو کچھ کیا اپنے اختیار سے نہیں کیا (اللہ کے حکم سے کیا)۔ یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر تم صبر نہ کر سکے!''

وَيَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ
سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾

(۸۳) (اے پیغمبر!) تم سے ذوالقرنین کا حال دریافت کرتے ہیں۔ تم کہہ دو: میں اس کا کچھ حال تمہیں (کلام الٰہی میں) پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن
كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾

(۸۴) ہم نے اسے زمین میں حکمرانی دی تھی، نیز اس کے لیے ہر طرح کا ساز وسامان مہیا کر دیا تھا۔

فَأَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾

(۸۵) تو (دیکھو!) اس نے (پہلے) ایک (مہم کے لیے) ساز وسامان کیا (اور پچھم کی طرف نکل کھڑا ہوا)۔

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا
تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا
قَوْمًا ۗ قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن
تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾

(۸۶) یہاں تک کہ (چلتے چلتے) سورج کے ڈوبنے کی جگہ پہنچ گیا۔ وہاں اسے سورج ایسا دکھائی دیا جیسے ایک سیاہ دلدل کی جھیل میں ڈوب جاتا ہے اور اس کے قریب ایک گروہ کو بھی آباد پایا۔ ہم نے کہا: اے ذوالقرنین! (اب یہ لوگ تیرے اختیار میں ہیں) تو چاہے انہیں عذاب میں ڈالے، چاہے اچھا سلوک کر کے اپنا بنا لے۔

قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ
يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾

(۸۷) ذوالقرنین نے کہا: (ہم ناانصافی کرنے والے نہیں) جو سرکشی کرے گا اسے ضرور سزا دیں گے، پھر اسے اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے۔ وہ (بد اعمالوں کو) سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔

وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ
جَزَاءً الْحُسْنَىٰ ۖ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا
يُسْرًا ﴿٨٨﴾

(۸۸) اور جو ایمان لائے گا اور اچھے کام کرے گا، تو اس کے بدلے اسے بھلائی ملی گی اور ہم اسے ایسی ہی باتوں کا حکم دیں گے جس میں اس کے لیے آسانی وراحت ہو۔''

ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾

(۸۹) اس کے بعد پھر اس نے تیاری کی (اور پورب کی طرف نکلا)۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ
عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ﴿٩٠﴾

(۹۰) یہاں تک کہ سورج نکلنے کی آخری حد تک پہنچ گیا۔اس نے دیکھا سورج ایک گروہ پر نکلتا ہے جس سے ہم نے کوئی آڑ نہیں رکھی ہے۔

كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾

(۹۱) ان کی حالت ایسی ہی تھی۔اور جو کچھ ذوالقرنین کے پاس تھا اس کی ہمیں پوری پوری خبر ہے۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾

(۹۲) اس نے پھر ساز وسامان تیار کیا (اور تیسری مہم میں نکلا)

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ
دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ
قَوْلًا ﴿٩٣﴾

(۹۳) یہاں تک کہ دو (پہاڑوں کی) دیواروں کے درمیان پہنچ گیا۔وہاں اس نے دیکھا پہاڑوں کے اس طرف ایک قوم آباد ہے جس سے بات کہی جائے تو بلکل نہیں سمجھتی۔

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ
مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ
خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ
سَدًّا ﴿٩٤﴾

(۹۴) اس قوم نے (اپنی زبان میں) کہا: اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج اس ملک میں آکر لوٹ مار کرتے ہیں۔کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک روک بنادیں اور اس غرض سے ہم آپ کے لیے کچھ خراج مقرر کردیں۔

قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ
بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۙ﴿٩٥﴾

(۹۵) ذوالقرنین نے کہا: میرے پروردگار نے جو کچھ میرے قبضے میں دے رکھا ہے وہی میرے لیے بہتر ہے (تمہارے خراج کا محتاج نہیں) مگر، تم اپنی قوت سے (اس کام میں) میری مدد کرو۔میں تمہارے اور یاجوج وماجوج کے درمیان ایک مضبوط دیوار کھڑی کردوں گا۔

اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى
بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا
جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِىْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ
قِطْرًا ؕ﴿٩٦﴾

(۹۶) (اس کے بعد اس نے حکم دیا) ''لوہے کی سلیں میرے لیے مہیا کردو'' پھر جب (تمام سامان مہیا ہوگیا اور) دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار اٹھا کر ان کے برابر بلند کردی تو حکم دیا: (بھٹیاں سلگاؤ اور) اسے دھونکو۔پھر جب (اس قدر دھونکا گیا کہ) بالکل آگ (کی طرح لال) ہوگئی تو کہا: گلا ہوا تانبا لاؤ، اس پر انڈیل دیں۔

فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا
اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾

(۹۷) چنانچہ اس طرح ایک ایسی سد بن گئی کہ یاجوج وماجوج نہ تو اس پر چڑھ سکتے تھے، نہ اس میں سرنگ لگا سکتے تھے۔

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿۹۸﴾

(۹۸) ذوالقرنین نے (تکمیل کار کے بعد) کہا: یہ (جو کچھ ہوا تو فی الحقیقت) میرے پروردگار کی مہربانی ہے۔ جب میرے پروردگار کی فرمائی ہوئی بات ظہور میں آئے گی تو وہ اسے ڈھا کر ریزہ ریزہ کر دے گا (مگر اس سے پہلے کوئی اسے ڈھا نہیں سکتا) اور میرے پروردگار کی فرمائی ہوئی بات سچ ہے، ٹلنے والی نہیں۔“

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾

(۹۹) اور جس دن وہ بات ظہور میں آئے گی تو اس دن ہم ایسا کریں گے کہ (سمندر کی لہروں کی طرح ان قوموں میں سے) ایک (قوم) دوسری (قوم) کے درمیان بہنے لگے گی اور نرسنگھا پھونکا جائے گا اور ساری قوموں کی بھیڑ اکٹھی ہو جائے گی۔

وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ﴿۱۰۰﴾

(۱۰۰) اس دن ہم منکروں کے سامنے دوزخ اس طرح نمودار کر دیں گے جیسے ایک چیز بالکل سامنے دکھائی دے۔

الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ ع ۱۱ ۱۹ ۲

(۱۰۱) وہ منکر جن کی نگاہوں پر ہمارے ذکر سے پردہ پڑ گیا تھا اور (کانوں میں ایسی گرانی کہ) کوئی بات سن نہیں سکتے تھے۔

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾

(۱۰۲) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے، کیا انہوں نے خیال کیا ہے ہمیں چھوڑ کر ہمارے بندوں کو اپنا کارساز بنالیں؟ (انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) ہم نے کافروں کی مہمانی کے لیے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ ط

(۱۰۳) (اے پیغمبر) تو کہہ دے: ”ہم تمہیں خبر دے دیں، کون لوگ اپنے کاموں میں سب سے زیادہ نامراد ہوئے؟

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾

(۱۰۴) وہ جن کی ساری کوششیں دنیا کی زندگی میں کھوئی گئیں اور وہ اس دھوکے میں پڑے ہیں کہ بڑا اچھا کارخانہ بنا رہے ہیں۔“

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾

(۱۰۵) یہی لوگ ہیں کہ اپنے پروردگار کی آیتوں سے اور اس کے حضور حاضر ہونے سے منکر ہوئے۔ پس ان کے سارے کام اکارت گئے اور اس لیے قیامت کے دن ہم ان (کے اعمال) کا کوئی وزن تسلیم نہیں کریں گے۔

ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا

(۱۰۶) انہوں نے جیسی کچھ کفر کی راہ اختیار کی تھی اور ہماری آیتوں اور رسولوں

وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾

کی ہنسی اڑائی تھی تو عذاب دوزخ اس کا (لازمی) نتیجہ ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾

(۱۰۷) لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو ان کی مہمانی کے لیے فردوس کے باغ ہوں گے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾

(۱۰۸) وہ ہمیشہ ان میں رہے گے، کبھی نہیں چاہیں گے کہ اپنی جگہ بدلیں۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾

(۱۰۹) (اے پیغمبر!) اعلان کردے: اگر میرے پروردگار کی باتیں لکھنے کے لیے دنیا کے تمام سمندر سیاہی بن جائیں تو سمندر کا پانی ختم ہوجائے گا، مگر میرے پروردگار کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔ اگر ان سمندروں کا ساتھ دینے کے لیے ویسے ہی سمندر اور بھی پیدا کردیں، جب بھی وہ کفایت نہ کریں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۲ ۶

(۱۱۰) (نیز) کہہ دے: ''میں تو اس کے سوا کچھ نہیں ہوں کہ تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہوں۔ البتہ اللہ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تمہارا معبود وہی ایک ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں''۔ پس جو کوئی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے، چاہیے کہ اچھے کام انجام دے اور اپنے پروردگار کی بندگی میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرے (بس اس کے سوا میری کوئی پکار نہیں۔!)

آیاتها ۹۸ (۱۹) سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ (۴۴) رکوعاتها ۶

سورة مريم مكى هے اس ميں اٹھانوے آيات اور چھ ركوع هيں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾

(۱) کاف، ہا، یا، عین، صاد۔

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾

(۲) (اے پیغمبر!) تیرے پروردگار نے اپنے بندے زکریا پر جو مہربانی کی تھی، یہ اس کا بیان ہے۔

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾

(۳) جب ایسا ہوا تھا کہ زکریا نے چپکے چپکے اپنے پروردگار کو پکارا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۴﴾

(۴) اس نے عرض کیا: پروردگار! میرا جسم کمزور پڑ گیا ہے، میرے سر کے بال بڑھاپے سے بالکل سفید ہوگئے۔ خدایا! کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے تیری جناب میں دعا کی ہو اور محروم رہا ہوں۔

وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾

کی ہنسی اڑائی تھی تو عذاب دوزخ اس کا (لازمی) نتیجہ ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾

(١٠٧) لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو ان کی مہمانی کے لیے فردوس کے باغ ہوں گے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾

(١٠٨) وہ ہمیشہ ان میں رہے گے، کبھی نہیں چاہیں گے کہ اپنی جگہ بدلیں۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾

(١٠٩) (اے پیغمبر!) اعلان کردے: اگر میرے پروردگار کی باتیں لکھنے کے لیے دنیا کے تمام سمندر سیاہی بن جائیں تو سمندر کا پانی ختم ہو جائے گا، مگر میرے پروردگار کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔ اگر ان سمندروں کا ساتھ دینے کے لیے ویسے ہی سمندر اور بھی پیدا کردیں، جب بھی وہ کفایت نہ کریں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع ١٢ ٩ ٢

(١١٠) (نیز) کہہ دے: "میں تو اس کے سوا کچھ نہیں ہوں کہ تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہوں۔ البتہ اللہ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تمہارا معبود وہی ایک ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں"۔ پس جو کوئی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے، چاہیے کہ اچھے کام انجام دے اور اپنے پروردگار کی بندگی میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرے (بس اس کے سوا میری کوئی پکار نہیں۔!)

(١٩) سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ (٤٤) — اٰياتها ٩٨ — ركوعاتها ٦

سورۃ مریم مکی ہے اس میں اٹھانوے آیات اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾

(١) کاف، ہا، یا، عین، صاد۔

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾

(٢) (اے پیغمبر!) تیرے پروردگار نے اپنے بندے زکریا پر جو مہربانی کی تھی، یہ اس کا بیان ہے۔

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

(٣) جب ایسا ہوا تھا کہ زکریا نے چپکے چپکے اپنے پروردگار کو پکارا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾

(٤) اس نے عرض کیا: پروردگار! میرا جسم کمزور پڑ گیا ہے، میرے سر کے بال بڑھاپے سے بالکل سفید ہو گئے۔ خدایا! کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے تیری جناب میں دعا کی ہو اور محروم رہا ہوں۔

وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۝٥

(۵) مجھے اپنے مرنے کے بعد اپنے بھائی بندوں سے اندیشہ ہے (کہ نہیں معلوم وہ کیا کریں) اور میری بیوی بانجھ ہے (اس لیے بظاہر حالات اولاد کی امید نہیں) پس تو اپنے خاص فضل سے مجھے ایک وارث بخش دے۔

يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝٦

(۶) ایسا وارث جو میرا بھی وارث ہو، اور خاندان یعقوب (کی برکتوں) کا بھی۔ اور پروردگار! اسے ایسا کر دیجیو کہ (تیرے اور تیرے بندوں کی نظر میں) پسندیدہ ہو۔"

يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا ۝٧

(۷) (اس پر حکم ہوا) "اے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی (پیدائش کی) خوش خبری دیتے ہیں اس کا نام یحییٰ رکھا جائے۔ اس سے پہلے ہم نے کسی کے لیے یہ نام نہیں ٹھہرایا ہے۔"

قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝٨

(۸) زکریا نے (متعجب ہو کر) کہا: پروردگار! میرے یہاں لڑکا کیسے ہو سکتا ہے! میری بیوی بانجھ ہو چکی اور میرا بڑھاپا دور تک پہنچ چکا۔"

قَالَ كَذَٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝٩

(۹) ارشاد ہوا: ایسا ہی ہوگا۔ تیرا پروردگار فرماتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے، کچھ مشکل نہیں۔ میں نے اس سے پہلے خود تجھے پیدا کیا حالانکہ تیری ہستی کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً ۚ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝١٠

(۱۰) اس پر زکریا نے عرض کیا: خدایا میرے لیے (اس بارے میں) ایک نشانی ٹھہرا دے۔ فرمایا "تیری نشانی یہ ہے کہ تین رات لگاتار لوگوں سے بات نہ کر۔"

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝١١

(۱۱) پھر وہ قربان گاہ سے نکلا اور اپنے لوگوں میں آیا (جو حسب معمول اس کا انتظار کر رہے تھے)۔ اس نے (زبان نہ کھولی) اشارے سے کہا: صبح و شام خدا کی پاکی و جلال کی صدائیں بلند کرتے رہو!۔

يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝١٢

(۱۲) (خدا کا حکم ہوا) اے یحییٰ! کتاب الٰہی کے پیچھے مضبوطی کے ساتھ لگ جا کیوں کہ وہ خوش خبری کے مطابق پیدا ہوا اور بڑھا۔ چنانچہ وہ ابھی لڑکا ہی تھا کہ ہم نے اسے علم و فضیلت بخش دی۔

وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۙ﴿۱۳﴾	(۱۳) نیز اپنے فضلِ خاص سے دل کی نرمی اور نفس کی پاکی عطا فرمائی۔ وہ پرہیزگار۔
وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾	(۱۴) اور ماں باپ کا خدمت گزار تھا، سخت گیر اور نافرمان نہ تھا۔
وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ ع ۱۵	(۱۵) اس پر سلام ہو (یعنی سلامتی ہو) جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرا اور جس دن پھر زندہ اٹھایا جائے گا۔
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ﴿۱۶﴾	(۱۶) اور (اے پیغمبر!) کتاب میں مریم کا معاملہ بیان کر۔ اس وقت کا معاملہ جب وہ ایک مکان میں کہ پورب کی طرف تھا، اپنے گھر کے آدمیوں سے الگ ہوگئی۔
فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾	(۱۷) پھر اس نے ان لوگوں کی طرف سے پردہ کرلیا۔ پس ہم نے اس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور وہ ایک بھلے چنگے آدمی کے روپ میں نمایاں ہوگیا۔
قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾	(۱۸) مریم (اسے دیکھ کر گھبرا گئی، وہ) بولی: اگر تو نیک آدمی ہے تو خدائے رحمٰن کے نام پر تجھ سے پناہ مانگتی ہوں۔
قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾	(۱۹) فرشتے نے کہا: میں تو تیرے پروردگار کا فرستادہ ہوں اور اس لیے نمودار ہوا ہوں کہ تجھے ایک پاک فرزند دے دوں۔
قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾	(۲۰) مریم بولی: "یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میرے لڑکا ہو۔ حالانکہ کسی مرد نے مجھے چھوا نہیں اور نہ میں بدچلن ہوں۔"
قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾	(۲۱) فرشتے نے کہا: ہوگا ایسا ہی۔ تیرے پروردگار نے فرمادیا کہ یہ میرے لیے کچھ مشکل نہیں۔ وہ کہتا ہے۔ یہ اس لیے ہوگا کہ اسے لوگوں کے لیے ایک نشانی بنادوں اور میری رحمت کا اس میں ظہور ہو۔ اور یہ ایسی بات ہے جس کا ہونا طے پاچکا۔
فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾	(۲۲) پھر اس ہونے والے فرزند کا حمل ٹھہر گیا۔ وہ (اپنی یہ حالت چھپانے کیلئے) لوگوں سے الگ ہوکر دور چلی گئی۔
فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ	(۲۳) پھر اسے دردِزہ (کا اضطراب) کھجور کے ایک درخت کے نیچے لے

قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾

گیا (اور وہ اس کے تنے کے سہارے بیٹھ گئی) اس نے کہا: کاش میں اس سے پہلے مرچکی ہوتی۔ میری ہستی لوگ یک قلم بھول گئے ہوتے!

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾

(۲۴) اس وقت (ایک پکارنے والے فرشتے نے) اسے نیچے سے پکارا: (یعنی نخلستان کے نشیب سے پکارا) غمگین نہ ہو۔ تیرے پروردگار نے تیرے تلے ایک بڑی ہستی پیدا کردی ہے۔

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾

(۲۵) تو کھجور کے درخت کا تنا پکڑ کے اپنی طرف ہلا۔ تازہ اور پکے ہوئے پھلوں کے خوشے تجھ پر گرنے لگیں گے۔

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾

(۲۶) کھاپی (اپنے بچے کے نظارے سے) آنکھیں ٹھنڈی کر (اور سارا غم و ہراس بھول جا) پھر اگر کوئی آدمی نظر آجائے (اور پوچھ گچھ کرنے لگے) تو اشارے سے کہہ دے: میں نے خدائے رحمان کے حضور روزے کی منت مان رکھی ہے۔ میں آج کسی آدمی سے بات نہیں کرسکتی''۔

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔـا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾

(۲۷) پھر (ایسا ہوا کہ) وہ لڑکے کو ساتھ لے کر اپنی قوم کے پاس آئی۔ لڑکا اس کی گود میں تھا۔ لوگ (دیکھتے ہی) بول اٹھے مریم! تو نے بڑی ہی عجیب بات کر دکھائی!

يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾

(۲۸) اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا، نہ تیری ماں بدچلن تھی (یہ تو کیا کر بیٹھی!)

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾

(۲۹) اس پر مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا (کہ یہ تمہیں بتلادے گا حقیقت کیا ہے) لوگوں نے کہا: بھلا اس سے ہم کیا بات کریں جو ابھی گود میں بیٹھنے والا بچہ ہے''۔

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۭ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾

(۳۰) (مگر) لڑکا بول اٹھا میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا۔

وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾

(۳۱) اس نے مجھے بابرکت کیا، خواہ میں کسی جگہ ہوں۔ اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کہ جب تک زندہ رہوں یہی میرا شعار ہو۔

وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۫ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝
(۳۲) اس نے مجھے اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا، ایسا نہیں کیا کہ خودسر اور نافرمان ہوتا۔

وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝
(۳۳) مجھ پر اس کی طرف سے سلامتی کا پیام ہے۔ جس دن پیدا ہوا، جس دن مروں گا اور جس دن (پھر) اٹھایا جاؤں گا۔

ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝
(۳۴) یہ ہے مریم کے بیٹے عیسیٰ کی سرگزشت، سچائی کی بات جس میں لوگ اختلاف کرنے لگے ہیں۔

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝
(۳۵) اللہ کے لیے کبھی یہ بات نہیں ہوسکتی کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ اس کے لیے پاکی ہو۔ (وہ کیوں مجبور ہونے لگا کہ کسی فانی ہستی کو اپنا بیٹا بنائے؟) اس کی شان تو یہ ہے کہ جب کوئی کام کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو بس حکم کردیتا ہے کہ ہوجا! اور اس کا حکم کرنا ہی ہوجانا ہے۔

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝
(۳۶) اور (مسیح کی تو ساری پکار یہ تھی): بلاشبہ اللہ ہی میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ پس اسی کی بندگی کرو۔ یہی (سچائی کا) سیدھا راستہ ہے۔"

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝
(۳۷) مگر پھر اس کے بعد مختلف فرقے آپس میں اختلاف کرنے لگے۔ تو جن لوگوں نے حقیقت حال سے انکار کیا، ان کی حالت پر افسوس! اس دن کے منظر پر افسوس جو (آنے والا ہے اور جو) بڑا ہی سخت دن ہوگا۔

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝
(۳۸) جس دن یہ ہمارے حضور حاضر ہوں گے، اس دن ان کے کان کیسے سننے والے اور ان کی آنکھیں کیسی دیکھنے والی ہوں گی! لیکن آج کے دن ان ظالموں کا کیا حال ہے؟ آشکارا گمراہی میں کھوئے ہوئے۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
(۳۹) اور اے پیغمبر! انہیں اس (آنے والے) دن سے بھی خبردار کردے جو بڑا ہی پچھتانے کا دن ہوگا اور جب ساری باتوں کا فیصلہ ہوجائے گا۔ اس وقت تو یہ لوگ غفلت میں پڑے ہیں اور (اس بات پر) یقین لانے والے نہیں۔

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝
(۴۰) ہم ہی زمین کے (بالآخر) وارث ہوں گے اور ان تمام لوگوں کے بھی جو زمین پر بسے ہوئے ہیں اور ہماری ہی طرف سب کو لوٹ کر آنا ہے۔

وقف لازم
ع ۲ ۲۵ ۵

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾

(۴۱) اور (اے پیغمبر!) الکتاب میں ابراہیم کا ذکر کر۔ یقیناً وہ مجسم سچائی تھا اور اللہ کا نبی تھا۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾

(۴۲) اس وقت کا ذکر، جب اس نے اپنے باپ سے کہا: اے میرے باپ! تو کیوں ایک ایسی چیز کی پوجا کرتا ہے جو نہ تو سنتی ہے، نہ دیکھتی ہے، نہ تیرے کسی کام آسکتی ہے۔

يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾

(۴۳) اے میرے باپ! میں سچ کہتا ہوں۔ علم کی ایک روشنی مجھے مل گئی ہے جو تجھے نہیں ملی۔ پس میرے پیچھے چل، میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں گا۔

يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾

(۴۴) اے میرے باپ! شیطان کی بندگی نہ کر۔ شیطان تو خدائے رحمان سے نافرمان ہو چکا۔

يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾

(۴۵) اے میرے باپ! میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو خدائے رحمان کی طرف سے کوئی عذاب تجھے آلگے اور تو شیطان کا ساتھی ہو جائے۔

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾

(۴۶) باپ نے (یہ باتیں سن کر) کہا: ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے پھر گیا ہے؟ یاد رکھ! اگر تو ایسی باتوں سے باز نہ آیا تو تجھے سنگسار کر کے چھوڑوں گا۔ اپنی خیر چاہتا ہے تو جان سلامت لے کر مجھ سے الگ ہو جا۔"

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾

(۴۷) ابراہیم نے کہا: اچھا! میرا سلام قبول ہو (میں الگ ہو جاتا ہوں) اب میں اپنے پروردگار سے تیری بخشش کی دعا کروں گا۔ وہ مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے۔

وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾

(۴۸) میں نے تم سب کو چھوڑا، اور انہیں بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارا کرتے ہو۔ میں اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں۔ امید ہے اپنے پروردگار کو پکار کے میں محروم ثابت نہیں ہوں گا۔

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾

(۴۹) پھر جب ابراہیم ان لوگوں سے اور ان سب سے جن کی اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے، الگ ہو گیا، تو ہم نے (اس کی نسل میں برکت دی اور) اسے اسحاق اور (اسحاق کا بیٹا) یعقوب عطا فرمایا۔ ان میں سے ہر ایک کو ہم نے

نبوت دی تھی۔

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ
لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝٥٠ ع ۳

(۵۰) اور اپنی رحمت کی بخشش سے سرفراز کیا تھا، نیز ان سب کے لیے سچائی کی صدائیں بلند کر دیں (جو کبھی خاموش ہونے والی نہیں)۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰىٓ ۡ اِنَّهٗ كَانَ
مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝٥١

(۵۱) اور (اے پیغمبر!) کتاب میں موسیٰ کا ذکر کر، بلا شبہ وہ ایک بندہ خاص اور فرستادہ نبی تھا۔

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ
وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝٥٢

(۵۲) ہم نے اسے کوہ طور کی دہنی جانب سے پکارا اور (وحی کی) سرگوشیوں کے لیے اپنے سے قریب کیا۔

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ
نَبِيًّا ۝٥٣

(۵۳) نیز اپنی رحمت سے (رفاقت و مددگاری کے لیے) ہارون عطا فرمایا کہ اس کا بھائی تھا اور نبی تھا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ
صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝٥٤

(۵۴) اور (اے پیغمبر!) الکتاب میں (یعنی قرآن میں) اسماعیل کا ذکر کر۔ بلا شبہ وہ اپنے قول کا سچا تھا اور (اللہ کا) فرستادہ نبی تھا۔

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠
وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝٥٥

(۵۵) وہ اپنے گھر کے لوگوں کو نماز و روزے کا حکم دیتا تھا اور وہ (اپنی ساری باتوں میں) اپنے پروردگار کے حضور پسندیدہ تھا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ
صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝٥٦

(۵۶) اور (اے پیغمبر!) کتاب میں ادریس کا بھی ذکر کر۔ بلا شبہ وہ بھی سچائی مجسم اور نبی تھا۔

وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝٥٧

(۵۷) اور ہم نے اسے بڑے ہی اونچے مقام تک پہنچا دیا تھا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ
النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۤ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا
مَعَ نُوْحٍ ۡ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْرَآءِيْلَ ۡ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ
اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا
سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۝٥٨ السجدة ۵

(۵۸) یہ ہیں وہ لوگ جو ان نبیوں میں سے ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا۔ آدم کی نسل میں سے اور ان کی نسل سے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا، نیز ابراہیم اور اسرائیل (یعنی یعقوب) کی نسل سے اور ان گروہوں میں سے جنہیں ہم نے راہ راست دکھائی اور (کامرانیوں کے لیے) منتخب کر لیا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب خدائے رحمان کی آیتیں انہیں سنائی جاتی تھیں تو بے اختیار سجدے میں گر جاتے تھے اور ان کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی تھیں۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا

(۵۹) لیکن پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے

الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ﴿٥٩﴾

نماز (کی حقیقت) کھودی اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے۔ سو قریب ہے کہ ان کی سرکشی ان کے آگے آئے۔

إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْـًٔا ۙ﴿٦٠﴾

(٦٠) ہاں جو کوئی باز آ گیا۔ ایمان لایا اور نیک عملی میں لگ گیا، تو بلاشبہ ایسے لوگوں کے لیے کوئی کھٹکا نہیں۔ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کے حقوق میں ذرا بھی ناانصافی نہ ہوگی۔

جَنّٰتِ عَدْنِ ٱلَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ إِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَأْتِيًّا ﴿٦١﴾

(٦١) ہمیشگی کی جنت جس کا اپنے بندوں سے خدائے رحمان نے وعدہ کر رکھا ہے، اور وعدہ ایک غیبی بات کا ہے (جسے وہ اس زندگی میں محسوس نہیں کر سکتے، مگر) یقیناً اس کا وعدہ ایسا ہے جیسے ایک بات وقوع میں آ گئی۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا إِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾

(٦٢) اس زندگی میں کوئی ناشائستہ بات ان کے کانوں میں نہیں پڑے گی۔ جو کچھ سنیں گے وہ سلامتی ہی کی صدا ہوگی۔ وہاں صبح و شام ان کا رزق ان کے لیے برابر مہیا رہے گا۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾

(٦٣) سو (دیکھو!) یہ جنت ہے جس کا ہم اسے وارث کر دیتے ہیں جو ہمارے بندوں میں سے متقی ہوتا ہے۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾

(٦٤) اور (فرشتے جنتی سے کہیں گے:) ہم (تمہارے پاس) نہیں آتے مگر تمہارے پروردگار کے حکم سے۔ جو کچھ ہمارے سامنے ہے، جو کچھ ہمارے پیچھے گزر چکا ہے اور جو کچھ ان دونوں وقتوں کے درمیان ہوا، سب اسی کے حکم سے ہے اور تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ بھول جانے والا ہو۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ ع

(٦٥) آسمان اور زمین کا پروردگار اور ان سب کا پروردگار جو آسمان و زمین میں ہیں، سو (اے پیغمبر!) اسی کی بندگی کر اور اس کی بندگی کی راہ میں جو کچھ پیش آئے جھیلتا رہ۔ کیا تیرے جانتے کوئی دوسرا بھی اس کا ہم نام ہے؟ (یعنی اس جیسا ہے؟)۔

وَيَقُوْلُ الْإِنْسَانُ ءَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾

(٦٦) اور (حقیقت سے غافل) انسان کہتا ہے: "جب میں مر گیا تو پھر کیا ایسا ہونے والا ہے کہ زندہ اٹھایا جاؤں؟

أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٧﴾

(٦٧) اور (افسوس اس پر!) کیا انسان کو یہ بات یاد نہ رہی کہ ہم اسے پہلے پیدا کر چکے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہ تھا؟

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

(٦٨) سو (اے پیغمبر!) تیرا پروردگار شاھد ہے کہ ہم ان سب کو اور ان کے ساتھ سارے شیطانوں کو ضرور اکٹھا کریں گے۔ پھر ان سب کو دوزخ کے گرد حاضر ہونے کا حکم دیں گے۔ زانوؤں پر گرے ہوئے۔

ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

(٦٩) پھر ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو (چن چن کر) الگ کر لیں گے (جو اپنی زندگی میں) خدائے رحمان سے بہت ہی سرکش تھے۔

ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾

(٧٠) اور پھر یہ بات بھی ہم ہی جاننے والے ہیں کہ کون دوزخ میں جانے کا زیادہ سزاوار ہے۔

وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾

(٧١) اور (یاد رکھو!) تم میں کوئی نہیں جو اس منزل سے گزرنے والا نہ ہو۔ ایسا کرنا تمہارے پروردگار نے ضروری ٹھہرالیا۔ یہ ایک طے شدہ فیصلہ ہے۔

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾

(٧٢) پھر ہم ایسا کریں گے کہ جو متقی ہیں انہیں نجات دے دیں، جو ظالم ہیں انہیں دوزخ میں چھوڑ دیں، گھٹنوں کے بل گرے ہوئے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾

(٧٣) اور (دیکھو!) جب ہماری روشن آیتیں لوگوں کو سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ کفر میں پڑے ہیں وہ ایمان والوں سے کہتے ہیں "یہ تو بتلاؤ! ہم دونوں فریقوں میں کون ہے جو بہتر جگہ رکھتا ہے اور بہتر جمگھٹا؟"

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ﴿٧٤﴾

(٧٤) حالانکہ ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے جو ان سے کہیں بہتر ساز و سامان رکھتی تھیں اور ان سے کہیں بہتر ان کی نمود تھی۔

قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ﴿٧٥﴾

(٧٥) (اے پیغمبر!) تو کہہ دے: جو کوئی گمراہی میں پڑا تو خدائے رحمان کا قانون یہی ہے کہ اسے برابر ڈھیل دیتا جاتا ہے۔ وہ اسی حال میں رہے گا یہاں تک کہ اپنی آنکھوں سے وہ بات دیکھ لے جس کا اس سے وعدہ کیا گیا تھا۔ یعنی عذاب یا قیامت کی گھڑی۔ تو اس وقت اسے پتا چلے گا، کون تھا جس کی جگہ سب سے زیادہ بدتر ہوئی اور جس کا جتھا سب سے زیادہ بودا نکلا۔

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝٧٦

(٧٦) اور جن لوگوں نے راہ پالی تو وہ ان پر اور زیادہ راہ کھول دیتا ہے (یعنی ان کی فلاح وسعادت بڑھتی ہی جاتی ہے)۔ اور تمہارے پروردگار کے حضور تو باقی رہنے والی نیکیاں ہی بہتر ہیں ثواب کے اعتبار سے بھی اور نتیجے کے اعتبار سے بھی۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝٧٧

(٧٧) (اے پیغمبر!) تو نے دیکھا اس آدمی کا کیا حال ہے جس نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور کہا "خدا کی قسم! میں ضرور مال و دولت پاؤں گا۔ میں ضرور صاحب اولاد ہوں گا"۔

اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝٧٨

(٧٨) وہ جو ایسا کہتا ہے تو کیا اس نے غیب کو جھانک کے دیکھ لیا ہے یا خدا سے کوئی عہد لے لیا ہے کہ اسے ایسا کرنا ہی پڑے گا؟

كَلَّا ۗ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝٧٩

(٧٩) ہرگز نہیں (ایسا کبھی نہیں ہو سکتا)۔ اچھا! وہ جو کچھ کہتا ہے ہم اسے لکھ لیں گے (یعنی اس کی یہ بات بھلائی نہیں جائے گی، اس کے آگے آئے گی) اور اس کے عذاب کی رسی لمبی کرتے جائیں گے۔

وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝٨٠

(٨٠) یہ جس مال و اولاد کا دعویٰ کرتا ہے (اگر اسے میسر بھی آجائے، تو بالآخر) ہمارے ہی قبضے میں آئے گا اور اسے تو ہمارے سامنے تن تنہا حاضر ہونا ہے!

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝٨١

(٨١) اور ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بنا لیا ہے کہ ان کے مددگار ہوں۔

كَلَّا ۗ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝٨٢ ع ١٧ ٥ ٨

(٨٢)۔ لیکن ہرگز ایسا ہونے والا نہیں۔ وہ (قیامت کے دن) ان کی بندگی سے صاف انکار کر جائیں گے۔ وہ الٹے ان کے مخالف ہوں گے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۝٨٣

(٨٣) (اے پیغمبر!) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے، وہ انہیں برابر اکساتے رہتے ہیں۔

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۗ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝٨٤

(٨٤) پس تو ان کے بارے میں جلدی نہ کر۔ (فیصلہ امر میں جو دیر ہو رہی ہے تو) یہ صرف اس لیے ہے کہ ہم ان کے دن گن رہے ہیں (قریب ہے کہ مقرر وقت ظہور میں آجائے)۔

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾

(۸۵) وہ دن کہ متقی انسانوں کو ہم اپنے حضور مہمانوں کی طرح جمع کریں گے۔

وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ إِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾

(۸۶) اور مجرموں کو دوزخ کی طرف پیاسے جانوروں کی طرح ہنکائیں گے۔

لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾

وقف لازم

(۸۷) (اس دن) شفاعت کرنا کرانا کسی کے اختیار میں نہ ہوگا ہاں! جس کسی نے خدا کے حضور سے وعدہ پالیا (تو وہ وعدہ ضرور اس کے کام آئے گا)۔

وقف لازم

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾

(۸۸) اور ان لوگوں نے (یعنی عیسائیوں نے) کہا: "خدائے رحمٰن نے اپنا ایک بیٹا بنا رکھا ہے"۔

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ﴿٨٩﴾

(۸۹) بڑی ہی سخت بات ہے جو تم گھڑ لائے ہو!

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾

(۹۰) قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑے، زمین کا سینہ چاک ہو جائے، پہاڑ جنبش میں آکر گر پڑیں۔

أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾

(۹۱) کہ لوگ اللہ کے لیے بیٹا ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں!

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾

(۹۲) اللہ کی یہ شان کب ہو سکتی ہے کہ اپنے لیے ایک بیٹا بنائے۔

إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾

(۹۳) آسمان اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ اسی لیے ہے کہ اس کے آگے بندگی کا سر جھکائے حاضر ہو۔

لَقَدْ أَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾

(۹۴) اس نے (اپنی قدرت سے) انہیں گھیر رکھا ہے اور (اپنے علم سے) ایک ایک کی ہستی گن رکھی ہے۔

وَكُلُّهُمْ آتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾

(۹۵) قیامت کے دن سب اس کے حضور تن تنہا آکر کھڑے ہوں گے (کوئی ان کا ساتھی اور مددگار نہ ہوگا)

إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾

(۹۶) (اے پیغمبر!) جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عملوں میں لگ گئے ہیں، یہ یقینی ہے کہ خدائے رحمان ان کے لیے (دلوں میں) محبت پیدا کر دے (یعنی لوگ ان کی طرف کھنچیں گے اور انہیں پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گے)۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾

(۹۷) اسی غرض سے ہم نے قرآن تیری زبان (عربی) میں اتار کر آسان کر دیا کہ متقی انسانوں کو (کامیابی کی) خوشخبری دے دے اور جو گروہ سچائی کے مقابلے میں ہٹ کرنے والا اور اڑ جانے والا ہے اسے (انکار و سرکشی کے نتیجے

سے) خبردار کردے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع ٦ ١٦

(٩٨) ان سرکشوں سے پہلے قوموں کے کتنے ہی دور گزر چکے ہیں جنہیں ہم نے (پاداش بدعملی میں) ہلاک کردیا۔ کیا ان میں سے کسی کی ہستی بھی اب تم محسوس کرتے ہو؟ کیا ان کی بھنک بھی سنائی دیتی ہے؟

(٢٠) سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ (٤٥) — اٰيَاتُهَا ١٣٥ — رُكُوْعَاتُهَا ٨

سورة طٰهٰ مکی ہے اس میں ایک سو پینتیس آیات اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰهٰ ﴿١﴾

(١) طاہا (یعنی اے شخص مخاطب!)

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾

(٢) ہم نے تجھ پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ رنج ومحنت میں پڑ۔

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٣﴾

(٣) وہ تو اس لیے نازل ہوا ہے کہ جو (دل انکار و بدعملی کے نتائج سے) ڈرنے والا ہے اس کے لیے نصیحت ہو۔ (جو ڈرنے والے نہیں، وہ کبھی اس کی صداؤں پر کان نہیں دھریں گے)۔

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾

(٤) یہ اس ہستی کا اتارا ہوا ہے جس نے زمین پیدا کی اور بلندی کے آسمان۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾

(٥) "الرحمان" کہ (جہاں داری کے) تخت پر متمکن ہے۔

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾

(٦) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے (یعنی زمین کے نیچے ہے) سب اسی کا ہے (اور اسی کے لیے ہے)

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾

(٧) اور اگر تم پکار کے بات کہو تو (اس کی سماعت اس کی محتاج نہیں، کیوں کہ) وہ بھیدوں کا جاننے والا ہے، زیادہ سے زیادہ چھپے بھیدوں کا بھی۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾

(٨) وہی اللہ ہے، کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف وہی۔ اس کے لیے حسن وخوبی کے نام ہیں۔

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾ وقف لازم

(٩) اور (اے پیغمبر!) موسیٰ کی حکایت تو نے سنی؟

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ

(١٠) جب اس نے (دور سے) آگ دیکھی تو اپنے گھر کے لوگوں سے کہا:

سے) خبردار کردے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع ١٦ ٦

(۹۸) ان سرکشوں سے پہلے قوموں کے کتنے ہی دور گزر چکے ہیں جنہیں ہم نے (پاداش بدعملی میں) ہلاک کردیا۔ کیا ان میں سے کسی کی ہستی بھی اب تم محسوس کرتے ہو؟ کیا ان کی بھنک بھی سنائی دیتی ہے؟

ایاتها ١٣٥ (٢٠) سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ (٤٥) رکوعاتها ٨

سورۃ طٰہٰ مکی ہے اس میں ایک سو پینتیس آیات اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰهٰ ﴿١﴾

(۱) طاہا (یعنی اے شخص مخاطب!)

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾

(۲) ہم نے تجھ پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ رنج ومحنت میں پڑ۔

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٣﴾

(۳) وہ تو اس لیے نازل ہوا ہے کہ جو (دل انکار و بدعملی کے نتائج سے) ڈرنے والا ہے اس کے لیے نصیحت ہو۔ (جو ڈرنے والے نہیں، وہ کبھی اس کی صداؤں پر کان نہیں دھریں گے)۔

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾

(۴) یہ اس ہستی کا اتارا ہوا ہے جس نے زمین پیدا کی اور بلندی کے آسمان۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾

(۵) ''الرحمان'' کہ (جہاں داری کے) تخت پر متمکن ہے۔

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾

(۶) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے (یعنی زمین کے نیچے ہے) سب اسی کا ہے (اور اسی کے لیے ہے)

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾

(۷) اور اگر تم پکار کے بات کہو تو (اس کی سماعت اس کی محتاج نہیں، کیوں کہ) وہ بھیدوں کا جاننے والا ہے، زیادہ سے زیادہ چھپے بھیدوں کا بھی۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾

(۸) وہی اللہ ہے، کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف وہی۔ اس کے لیے حسن و خوبی کے نام ہیں۔

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾ م وقف لازم

(۹) اور (اے پیغمبر!) موسیٰ کی حکایت تو نے سنی؟

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ

(۱۰) جب اس نے (دور سے) آگ دیکھی تو اپنے گھر کے لوگوں سے کہا:

انست نارا لعلی اتیکم منھا بقبس او اجد علی النار ھدی ﴿١٠﴾

ٹھہرو! مجھے آگ دکھائی دی ہے۔ (میں جاتا ہوں) ممکن ہے تمہارے لیے ایک انگارا لے آؤں یا (کم ازکم) الاؤ پر کوئی راہ دکھانے والا ہی مل جائے۔

فلما اتھا نودی یموسی ﴿١١﴾

(١١) پھر جب وہ وہاں پہنچا تو اس وقت پکارا گیا، (ایک آواز اٹھی کہ) اے موسیٰ!۔

انی انا ربک فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی ﴿١٢﴾

(١٢) میں ہوں تیرا پروردگار! پس اپنی جوتی اتار دے۔ تو طویٰ کی مقدس وادی میں کھڑا ہے۔

وانا اخترتک فاستمع لما یوحی ﴿١٣﴾

(١٣) اور دیکھ! میں نے تجھے (اپنی رسالت کے لیے) چن لیا ہے۔ پس جو کچھ وحی کی جاتی ہے اسے (کان لگا کر) سن۔

اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوۃ لذکری ﴿١٤﴾

(١٤) میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس میری ہی بندگی کر اور میری ہی یاد کے لیے نماز قائم کر۔

ان الساعۃ اتیۃ اکاد اخفیھا لتجزی کل نفس بما تسعی ﴿١٥﴾

(١٥) بلاشبہ (مقررہ) وقت آنے والا ہے۔ میں اسے پوشیدہ رکھنے کو ہوں، تا کہ (لوگوں کے یقین وعمل کی آزمائش ہو جائے اور) جس شخص کی جیسی کچھ کوشش ہو اسی کے مطابق بدلا پائے۔

فلا یصدنک عنھا من لا یؤمن بھا واتبع ھوىہ فتردی ﴿١٦﴾

(١٦) پس دیکھ! ایسا نہ ہو کہ جو لوگ اس وقت کے ظہور پر یقین نہ رکھتے ہوں اور اپنی خواہش کے بندے ہوں، وہ تجھے بھی (قدم بڑھانے سے) روک دیں اور نتیجہ یہ نکلے کہ تو تباہ ہو جائے۔

وما تلک بیمینک یموسی ﴿١٧﴾

(١٧) اور (صدائے غیبی نے پوچھا) اے موسیٰ! تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟۔

قال ھی عصای اتوکؤا علیھا واھش بھا علی غنمی ولی فیھا مارب اخری ﴿١٨﴾

(١٨) عرض کیا: میری لاٹھی ہے۔ چلنے میں اس کا سہارا لیتا ہوں، اسی سے اپنی بکریوں کے لیے درختوں کے پتے جھاڑ لیتا ہوں، میرے لیے اس میں اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں۔

قال القھا یموسی ﴿١٩﴾

(١٩) حکم ہوا: اے موسیٰ! اسے ڈال دے۔

فالقھا فاذا ھی حیۃ تسعی ﴿٢٠﴾

(٢٠) موسیٰ نے ڈال دیا اور کیا دیکھتا ہے ایک سانپ ہے جو دوڑ رہا ہے!۔

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾

(۲۱) حکم ہوا: اسے اب پکڑ لے، خوف نہ کھا، ہم اسے پھر اس کی اصلی حالت پر کیے دیتے ہیں۔

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾

(۲۲) اور (نیز حکم ہوا) "اپنا ہاتھ" اپنے پہلو میں رکھ اور پھر نکال۔ بغیر اس کے کہ کسی طرح کا عیب ہو، چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ (تیرے لیے) دوسری نشانی ہوئی۔

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾

(۲۳) (اور یہ دونوں نشانیاں) اس لیے (دی گئی ہیں) کہ (آئندہ) تجھے اپنی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾ ع ١٠

(۲۴) (نیز حکم ہوا:) اے موسیٰ! تو فرعون (یعنی بادشاہ مصر) کی طرف جا۔ وہ بڑا سرکش ہو گیا ہے۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾

(۲۵) موسیٰ نے عرض کیا: اے پروردگار! میرا سینہ کھول دے (کہ بڑے سے بڑا بوجھ اٹھانے کے لیے مستعد ہو جاؤں)

وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾

(۲۶) میرا کام میرے لیے آسان کر دے (کہ راہ کی کوئی دشواری بھی غالب نہ آسکے)۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾

(۲۷) میری زبان کی گرہ کھول دے۔

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾

(۲۸) کہ (خطاب و کلام میں پوری طرح رواں ہو جائے اور) میری بات لوگوں کے دلوں میں اتر جائے۔

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾

(۲۹-۳۰) نیز میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دے۔

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾

(۳۱) اس کی وجہ سے میری قوت مضبوط ہو جائے۔

وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾

(۳۲) وہ میرے کام میں میرا شریک ہو۔

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾

(۳۳) ہم (دونوں یک دل ہو کر) تیری پاکی اور بڑائی کا بکثرت اعلان کریں۔

وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾

(۳۴) تیری یاد میں زیادہ سے زیادہ لگے رہیں۔

إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا ﴿٣٥﴾

(٣٥) بلاشبہ تو ہمارا حال دیکھ رہا ہے (ہم سے کسی حال میں غافل نہیں)۔

قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَٰمُوسَىٰ ﴿٣٦﴾

(٣٦) ارشاد ہوا: اے موسیٰ! تیری درخواست منظور ہوئی۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰٓ ﴿٣٧﴾

(٣٧) اور (تجھے معلوم ہے) ہم تجھ پر پہلے بھی ایک مرتبہ کیسا احسان کر چکے ہیں!

إِذْ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰٓ ﴿٣٨﴾

(٣٨) ہم تجھے بتاتے ہیں، (اس وقت کیا ہوا تھا) جب ہم نے تیری ماں کے دل میں ایک بات ڈال دی تھی۔

أَنِ ٱقْذِفِيهِ فِى ٱلتَّابُوتِ فَٱقْذِفِيهِ فِى
ٱلْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ ٱلْيَمُّ بِٱلسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ
عَدُوٌّ لِّى وَعَدُوٌّ لَّهُۥ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ
مَحَبَّةً مِّنِّى ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِىٓ ﴿٣٩﴾

وقف لازم

(٣٩) (ہم نے اسے سمجھایا تھا) کہ بچے کو ایک صندوق میں ڈال دے اور صندوق کو دریا میں چھوڑ دے۔ دریا اسے کنارے پر دھکیل دے گا۔ پھر اسے وہ اٹھالے گا جو میرا (یعنی میری قوم کا) دشمن ہے، نیز اس بچے کا بھی دشمن۔ اور (اے موسیٰ!) ہم نے اپنے فضل خاص سے تجھ پر محبت کا سایہ ڈال دیا تھا (کہ اجنبی بھی تجھ سے محبت کرنے لگے) اور یہ اس لیے تھا کے ہم چاہتے تھے تو ہماری نگرانی میں پرورش پائے۔

إِذْ تَمْشِىٓ أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ
عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُۥ ۖ فَرَجَعْنَٰكَ إِلَىٰٓ أُمِّكَ
كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا
فَنَجَّيْنَٰكَ مِنَ ٱلْغَمِّ وَفَتَنَّٰكَ فُتُونًا ۚ
فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِىٓ أَهْلِ مَدْيَنَ ۚ ثُمَّ
جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يَٰمُوسَىٰ ﴿٤٠﴾

(٤٠) تیری بہن جب وہاں سے گزری تو (یہ ہماری ہی کارفرمائی تھی کہ) اس نے (فرعون کی لڑکی سے) کہا: میں تمہیں ایسی عورت بتلادوں جو اسے پالے پوسے؟ اور اس طرح ہم نے تجھے پھر تیری ماں کی گود میں لوٹا دیا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور (بچے کی جدائی سے) غمگین نہ ہو۔ پھر (دیکھ! ایسا ہوا کہ) تو نے (مصر میں) ایک آدمی مار ڈالا۔ ہم نے تجھے اس معاملے کے غم سے نجات دی اور تجھے ہر طرح کی حالتوں میں ڈال کر آزمایا۔ پھر تو کئی برس تک مدین کے لوگوں میں رہا۔ بالآخر (وہ وقت آگیا کہ) اے موسیٰ! تو (مقررہ) اندازے پر پورا اتر آیا۔

وَٱصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِى ﴿٤١﴾

(٤١) اور (دیکھ! اس طرح) میں نے تجھے اپنے لیے (یعنی اپنے خاص کام کے لیے) بنایا اور تیار کیا ہے۔

ٱذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ بِـَٔايَٰتِى وَلَا تَنِيَا فِى
ذِكْرِى ﴿٤٢﴾

(٤٢) اب تو اور تیرا بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جائیں اور میری یاد میں کوتاہی نہ کریں۔"

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝٤٣

(۴۳) ہاں! تم دونوں (یعنی موسٰی اور ہارون، کیوں کہ اب دونوں اکٹھے ہو گئے تھے اور مصر کے قریب وحی الٰہی نے انہیں دوبارہ مخاطب کیا تھا۔) فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکشی میں بہت بڑھ چلا ہے۔

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝٤٤

(۴۴) پھر (جب اس کے پاس پہنچو تو سختی کے ساتھ پیش نہ آنا) نرمی سے بات کرنا۔ (تمہیں کیا معلوم!) ہوسکتا ہے کہ نصیحت پکڑ لے یا (عواقب سے) ڈر جائے۔

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝٤٥

(۴۵) دونوں نے عرض کیا: پروردگار! ہمیں اندیشہ ہے، فرعون ہماری مخالفت میں جلدی نہ کرے یا سرکشی سے پیش آئے۔

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ۝٤٦

(۴۶) ارشاد ہوا: کچھ اندیشہ نہ کرو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں، میں سب کچھ سنتا ہوں، سب کچھ دیکھتا ہوں۔

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝٤٧

(۴۷) تم اس کے پاس (بے دھڑک) جاؤ اور کہو: ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے آئے ہیں۔ پس بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ رخصت کردے اور ان پر سختی نہ کرو۔ ہم تیرے پروردگار کی نشانی لے کر تیرے سامنے آگئے۔ اس پر سلامتی ہو جو سیدھی راہ اختیار کرے۔!

اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝٤٨

(۴۸) جو کوئی جھٹلائے اور سرتابی کرے تو ہم پر وحی اتر چکی اس کے لیے عذاب کا پیام ہے۔

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝٤٩

(۴۹) (چنانچہ وہ گئے اور) فرعون نے پوچھا: (اگر ایسا ہی ہے) تو بتلاؤ! تمہارا پروردگار کون ہے؟ اے موسٰی!

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰي كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝٥٠

(۵۰) موسٰی نے کہا: ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی خلقت بخشی، پھر اس پر (زندگی وعمل کی) راہ کھول دی۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝٥١

(۵۱) فرعون نے کہا: "پھر ان کا کیا حال ہونا ہے جو پچھلے زمانوں میں گزر چکے ہیں؟ (یعنی انہیں تمہارے اس پروردگار کی خبر بھی نہ تھی)۔

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا

(۵۲) موسٰی نے کہا اس بات کا علم میرے پروردگار کے پاس نوشتہ میں ہے۔

يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾

میرا پروردگار ایسا نہیں کہ کھویا جائے یا بھول میں پڑ جائے۔"

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿٥٣﴾

(۵۳) وہ پروردگار جس نے تمہارے لیے زمین بچھونے کی طرح بچھا دی، نقل وحرکت کے لیے اس میں راہیں نکال دیں، آسمان سے پانی برسایا، اس کی آب پاشی سے ہر طرح کی نباتات کے جوڑے پیدا کر دیے۔

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿٥٤﴾ ع ۲ ۱۱

(۵۴) خود بھی کھاؤ اور اپنے مویشی بھی چراؤ۔ اس بات میں عقل والوں کے لیے کیسی کھلی نشانیاں ہیں؟۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾

(۵۵) اس نے اسی زمین سے تمہیں پیدا کیا، اسی میں لوٹاتا ہے اور پھر اسی سے دوسری مرتبہ اٹھائے جاؤ گے۔

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾

(۵۶) اور (دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ ہم نے فرعون کو ساری نشانیاں دکھائیں، مگر اس پر بھی اس نے جھٹلایا اور انکار کیا۔

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾

(۵۷) اس نے کہا: اے موسیٰ! کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے ہمیں ہمارے ملک سے نکال باہر کرے؟

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾

(۵۸) اچھا! ہم بھی اسی طرح کے جادو کا کرتب تجھے لا دکھائیں گے۔ ہمارے اور اپنے درمیان ایک دن (مقابلے کا) مقرر کر دے، نہ تو ہم اس سے پھریں نہ تُو۔ دونوں کی جگہ برابر ہوئی۔

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾

(۵۹) موسیٰ نے کہا: جشن کا دن تمہارے لیے مقرر رہا، دن چڑھے لوگ اکٹھے ہو جائیں۔

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾

(۶۰) پھر فرعون نے ان سے رخ پھیرا۔ اپنے تمام داؤ جمع کیے، پھر (وقت مقرر پر مقابلے کے لیے) نمودار ہوا۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

(۶۱) موسیٰ نے (میدان کی بھیڑ کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا: افسوس تم پر! (تم کیا کر رہے ہو!) دیکھو! اللہ پر جھوٹی تہمت نہ لگاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی عذاب بھیج کر تمہاری جڑ اکھاڑ دے۔ جس کسی نے جھوٹ بات بنائی وہ ضرور نامراد ہوا۔

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝٦٢

(٦٢) (یہ سن کر) لوگ آپس میں ردوکد کرنے لگے اور پوشیدہ سرگوشیاں شروع ہوگئیں۔

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝٦٣

(٦٣) پھر (درباری) بولے: یہ دونوں بھائی ضرور جادوگر ہیں۔ یہ چاہتے ہیں اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کریں اور پھر تمہاری شرف وعظمت کے مالک ہوجائیں۔

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝٦٤

(٦٤) پس اپنے سارے داؤ جمع کرو اور پرا باندھ کر ڈٹ جاؤ۔ جو آج بازی لے گیا وہی کامیاب ہوگا۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝٦٥

(٦٥) جادوگروں نے کہا: ”اے موسٰی! یا تو تم پہلے اپنی لاٹھی پھینکو یا پھر ہماری ہی طرف سے پہل ہو“

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝٦٦

(٦٦) موسٰی نے کہا: نہیں! تم ہی پہلے پھینکو۔ چنانچہ (انہوں نے اپنا کرتب دکھایا اور) اچانک موسٰی کو ان کے جادو کی وجہ سے ایسا دکھائی دیا کہ ان کی رسیاں اور لاٹھیاں (سانپ کی طرح) دوڑ رہی ہیں۔

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝٦٧

(٦٧) موسٰی نے اپنے اندر ہراس محسوس کیا (کہ اس منظر سے لوگ متاثر نہ ہوجائیں)

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝٦٨

(٦٨) ہم نے کہا: اندیشہ نہ کر۔ تو ہی غالب رہے گا۔

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝٦٩

(٦٩) تیرے داہنے ہاتھ میں جو لاٹھی ہے فوراً پھینک۔ وہ جادوگروں کی تمام بناوٹیں نگل جائے گی۔ انہوں نے جو کچھ بنایا ہے محض جادوگروں کا فریب ہے، اور جادوگر کسی راہ سے آئے کبھی کامیابی نہیں پاسکتا۔“

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝٧٠

(٧٠) چنانچہ (ایسا ہی نتیجہ نکلا) تمام جادوگر بے اختیار سجدے میں گر پڑے اور پکارے: ہم ہارون اور موسٰی کے خدا پر ایمان لائے۔“

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ

(٧١) فرعون نے کہا: تم بغیر میرے حکم کے موسٰی پر ایمان لے آئے؟ ضرور یہ تمہارا سردار ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ اچھا! (دیکھو! میں کیا کرتا ہوں) میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹواؤں گا اور کھجور کے تنوں پر

خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى۝

سولی دوں گا پھر تمہیں پتا چلے گا، ہم دونوں میں کون سخت عذاب دینے والا ہے اور کس کا عذاب دیر پا ہے۔!

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍؕ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَاؕ۝

(۷۲) انہوں نے کہا: ہم یہ کبھی نہیں کر سکتے کہ سچائی کی جو روشن دلیلیں ہمارے سامنے آگئی ہیں اور جس خدا نے ہمیں پیدا کیا ہے اس سے منہ موڑ کر تیرا حکم مان لیں۔ تو جو فیصلہ کرنا چاہتا ہے کر گزر۔ تو زیادہ سے زیادہ جو کر سکتا ہے وہ یہی ہے کہ دنیا کی اس زندگی کا فیصلہ کر دے (اس سے زیادہ تیرے اختیار میں کچھ نہیں)۔

اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَمَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِؕ وَاللّٰهُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰى۝

(۷۳) ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے کہ ہماری خطائیں بخش دے۔ خصوصاً جادوگری کی خطا جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا۔ (ہمارے لیے) اللہ ہی بہتر ہے اور وہی باقی رہنے والا ہے۔

اِنَّهٗ مَنْ یَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَؕ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰى۝

(۷۴) کچھ شک نہیں جو شخص اپنے پروردگار کے حضور مجرم ہو کر حاضر ہوگا، تو یقیناً اس کے لیے دوزخ ہوگی، نہ تو اس میں مرے گا نہ زندہ رہے گا (دونوں حالتوں کے درمیان سسکتا رہے گا)۔

وَمَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰىۙ۝

(۷۵) اور جو کوئی اس کے حضور مومن ہو کر حاضر ہوگا اور اس کے کام بھی اچھے رہے ہوں گے تو یقیناً ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیے بڑے بڑے درجے ہوں گے۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى۝

(۷۶) ہمیشگی کے گلزار جن کے تلے نہریں رواں ہیں۔ وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے، یہ ہے اس کا بدلا جو (زندگی میں ہر طرح کی آلودگیوں سے) پاک رہا۔

ع ۱۲

وَلَقَدْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى ۙ۬ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًاۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى۝

(۷۷) اور (پھر دیکھو!) ہم نے موسیٰ پر وحی بھیجی تھی کہ (اب) میرے بندوں کو راتوں رات (مصر سے) نکال لے جا۔ پھر سمندر میں ان کے گزرنے کے لیے خشکی کی راہ نکال لے۔ نہ تو تعاقب کرنے والوں سے اندیشہ ہوگا نہ اور کسی طرح کا خطرہ۔

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِیَهُمْ مِّنَ

(۷۸) پھر (جب موسیٰ اپنی قوم کو لے کر نکل گیا، تو) فرعون نے اپنے لشکر کے

الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ؕ	ساتھ اس کا پیچھا کیا۔ پس پانی کا ریلا جیسا کچھ ان پر چھانے والا تھا، چھا گیا (یعنی جو کچھ ان پر گزرنی تھی گزر گئی)۔
وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ۝	(۷۹) اور فرعون نے اپنی قوم پر راہ (نجات) گم کردی۔ انہیں سیدھی راہ نہیں دکھائی۔
يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ قَدْ أَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝	(۸۰) اے بنی اسرائیل! میں نے تمہارے دشمن سے تمہیں نجات بخشی۔ تم سے (برکتوں اور کامرانیوں کا) وعدہ کیا جو کوہ طور کے داہنی جانب ظہور میں آیا تھا، تمہارے لیے (صحرائے سینا میں) ''من'' اور ''سلوی'' مہیا کردیا۔
كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ۝	(۸۱) تمہیں کہا گیا یہ پاک غذا مہیا کردی گئی ہے، شوق سے کھاؤ، مگر اس بارے میں سرکشی نہ کرو۔ کرو گے تو میرا غضب نازل ہو جائے گا۔ اور جس پر میرا عذاب نازل ہوا تو بس وہ (ہلاکت میں) گرا۔
وَإِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ۝	(۸۲) اور (میں نے کہا) جو کوئی توبہ کرے، ایمان لائے، نیک عمل ہو تو میں یقیناً اس کے لیے بڑا ہی بخشنے والا ہوں۔
وَمَآ أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝	(۸۳) اور (جب موسیٰ طور پر حاضر ہوا تو ہم نے پوچھا) اے موسیٰ! کس بات نے تجھے جلدی پر ابھارا اور تو قوم کو پیچھے چھوڑ کر چلا آیا؟
قَالَ هُمْ أُولَآءِ عَلٰٓى أَثَرِيْ وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝	(۸۴) موسیٰ نے عرض کیا: وہ مجھ سے دور نہیں، میرے نقش قدم پر ہیں۔ اور اے پروردگار! میں نے تیرے حضور آنے میں جلدی کی کہ تو خوش ہو۔''
قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝	(۸۵) فرمایا ''مگر ہم نے تیرے پیچھے تیری قوم کی (استقامت کی) آزمائش کی اور سامری نے اسے گمراہ کردیا ہے۔''
فَرَجَعَ مُوْسٰٓى إِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدْتُّمْ أَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ۝	(۸۶) پس موسیٰ خشم ناک اور افسوس کرتا ہوا قوم کی طرف لوٹا۔ اس نے کہا: ''اے میری قوم کے لوگو! (یہ تم نے کیا کیا؟) کیا تم سے تمہارے پروردگار نے ایک بڑی بھلائی کا وعدہ نہیں کیا تھا؟ پھر کیا ایسا ہوا کہ تم پر بڑی مدت گزر گئی (اور تم اسے یاد نہ رکھ سکے) یا یہ بات ہے کہ تم نے چاہا تمہارے پروردگار کا غضب تم پر آنازل ہو اور اس لیے تم نے مجھ سے ٹھہرائی ہوئی بات توڑ ڈالی؟''

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾

(۸۷) انہوں نے کہا ''ہم نے خود اپنی خواہش سے عہد شکنی نہیں کی، بلکہ (ایک دوسرا ہی معاملہ پیش آیا۔ مصری) قوم کی زیب و زینت کی چیزوں کا ہم پر بوجھ پڑا تھا (یعنی بھاری بھاری زیوروں کا جو مصر میں پہنے جاتے تھے۔ ہم اس بوجھ کے رکھنے کے خواہشمند نہ تھے) وہ ہم نے پھینک دیا (بس ہمارا اتنا ہی قصور ہے۔) چنانچہ اس طرح (جب سونا فراہم ہو گیا تو) سامری نے اسے (آگ میں) ڈالا۔

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾

(۸۸) اور ان کے لیے ایک (سنہرا) بچھڑا (بنا کر نکال) لایا، محض ایک بے جان دھڑ جس سے گائے کی سی آواز نکلتی تھی! لوگ یہ دیکھ کر بول اٹھے: یہ ہے ہمارا معبود اور موسٰی کا بھی، مگر وہ بھول میں پڑ گیا!

اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ ع ١٣

(۸۹) (افسوس ان کی سمجھ پر!) کیا انہیں یہ (موٹی سی) بات بھی دکھائی نہ دی کہ بچھڑا (آواز تو نکالتا ہے مگر) ان کی بات کا جواب نہیں دے سکتا اور نہ انہیں فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان؟

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾

(۹۰) اور ہارون نے اس سے پہلے انہیں (صاف صاف) جتا دیا تھا: ''بھائیو! یہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ تمہاری (استقامت کی) آزمائش ہو رہی ہے۔ تمہارا پروردگار تو خدائے رحمان ہے، دیکھو میری پیروی کرو اور میرے کہے سے باہر نہ ہو۔''

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾

(۹۱) مگر انہوں نے جواب دیا تھا: جب تک موسٰی ہمارے پاس واپس نہ آجائے، ہم اس کی پرستش پر جمے ہی رہیں گے۔

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾

اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾

(۹۲ - ۹۳) (بہر حال) موسٰی نے (اب ہارون سے) کہا: اے ہارون! جب تو نے دیکھا یہ لوگ گمراہ ہو گئے ہیں تو کیا بات ہوئی کہ انہیں روکا نہیں؟ کیا تو نے پسند کیا کہ میرے حکم سے باہر ہو جائے؟

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾

(۹۴) ہارون بولا: ''اے میرے عزیز بھائی! میری داڑھی اور سر کے بال نہ نوچ (میں نے اگر سختی میں کمی کی تو صرف اس خیال سے کہ) میں ڈرا کہیں تم یہ نہ کہو: تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میرے حکم کی راہ نہ دیکھی۔''

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾	(۹۵) تب موسٰی نے (سامری سے) کہا: سامری! یہ تیرا کیا حال ہوا؟
قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾	(۹۶) کہا: میں نے وہ بات دیکھ لی تھی جو اوروں نے نہیں دیکھی، اس لیے (اللہ کے) رسول کی پیروی میں میں نے بھی کچھ حصہ لیا تھا پھر چھوڑ دیا۔ (کیا کہوں!) میرے جی نے ایسی ہی بات مجھے سجھائی۔
قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾	(۹۷) موسٰی نے کہا: اگر ایسا ہے تو پھر جا! زندگی میں تیرے لیے یہ ہونا ہے کہ کہے "میں اچھوت ہوں" اور (آخرت میں عذاب کا) ایک وعدہ ہے جو کبھی ٹلنے والا نہیں۔ اور دیکھ! تیرے گھڑے ہوئے معبود کا اب کیا حال ہوتا ہے جس کی پوجا پر جم کر بیٹھ رہا تھا۔ ہم اسے جلا کر راکھ کر دیں گے اور راکھ سمندر میں اڑا کر بہا دیں گے۔
اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾	(۹۸) معبود تو تمہارا بس اللہ ہی ہے، اس کے سوا کوئی نہیں۔ وہی ہے جو ہر چیز پر اپنے علم سے چھایا ہوا ہے۔"
كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾	(۹۹) (اے پیغمبر!) اس طرح ہم گزری ہوئی سرگذشتوں میں سے (خاص خاص واقعات) کی خبریں تجھے سناتے ہیں اور بلاشبہ ہم نے اپنے پاس سے تجھے ایک سرمایہ نصیحت عطا فرما دیا ہے (یعنی قرآن)
مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾	(۱۰۰) تو جس کسی نے اس سے رخ پھیرا، یقیناً وہ قیامت کے دن ایک (بہت بڑے جرم کا) بوجھ اٹھائے گا۔
خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾	(۱۰۱) (اور) ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا۔ کیا ہی برا بوجھ ہے جو یہ قیامت کے دن، اپنے اوپر لادے ہوں گے!
يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾	(۱۰۲) وہ دن کہ نرسنگا پھونکا جائے گا، ہم مجرموں کو جمع کریں گے اور ان کی آنکھیں مارے دہشت کے بے نور ہوں گی۔
يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾	(۱۰۳) وہ آپس میں چپکے چپکے ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہوں گے: (ہم اس حالت میں، یعنی پہلی اور دوسری زندگی کی درمیانی حالت میں) ہفتہ عشرہ سے زیادہ کیا رہے ہوں گے؟۔

ع ١٥ ١٤

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ
اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾

(۱۰۴) یہ (اس دن) جیسی جیسی باتیں کریں گے، ہم ان سے بے خبر نہیں۔ ان میں جو سب سے بہتر سراغ پر ہوگا وہ بول اٹھے گا: نہیں! ہم بہت رہے ہوں گے تو بس ایک دن" (اس سے زیادہ یہ مدت نہیں ہوسکتی)۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا
رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾

(۱۰۵) اور یہ پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں (کہ ان کا حال کیا ہوگا؟) تو کہہ دے: میرا پروردگار (ریزہ ریزہ کرکے) بالکل اڑا دے گا۔

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾

(۱۰۶) پھر انہیں ایسا کردے گا جیسے صاف ہموار میدان ہو جائے۔

لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾

(۱۰۷) کہیں تم کجی نہ پاؤ اور نہ اونچ نیچ۔

يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ
وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا
تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾

(۱۰۸) اس دن سب پکارنے والے کے پیچھے ہولیں گے، اس سے منحرف نہ ہو سکیں گے۔ اور خدائے رحمان کے جلال کے آگے سب کی آوازیں خاموش ہو جائیں گی۔ اس سناٹے میں کوئی آواز سنائی نہیں دے گی مگر صرف قدموں کی آہٹ!

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ
لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾

(۱۰۹) اس دن سفارشیں کچھ کام نہ دیں گی۔ مگر ہاں! جس کو خدائے رحمان اجازت دے اور اس کا زبان کھولنا پسند فرمائے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا
يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾

(۱۱۰) جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے گزر چکا سب کا وہ علم رکھتا ہے، مگر انسان اپنے علم سے اس پر چھا نہیں سکتا۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ
خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾

(۱۱۱) اس حی و قیوم کے آگے سب کے سر جھک گئے۔ جس نے ظلم کا بوجھ لاد لیا تھا، دیکھو، وہ نامراد ہوا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾

(۱۱۲) اور (ہاں) جس کے عمل اچھے ہوئے اور وہ مومن بھی ہے تو اس کے لیے کوئی اندیشہ نہ ہوگا، نہ تو ناانصافی ہوگی نہ حق تلفی۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا
فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ
يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾

(۱۱۳) اور (دیکھو!) اسی طرح یہ بات ہوئی کہ ہم نے اس (سرمایہ نصیحت) کو قرآن عربی کی شکل میں اتارا اور مختلف طریقوں سے اس میں (انکار و بدعملی کی) پاداش کی خبر دیدی، تاکہ لوگ (گمراہی سے) بچیں یا پھر ایسا ہو کہ نصیحت پذیری کی روشنی ان میں نمودار ہو جائے۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾

(۱۱۴) پس ہر طرح کی بلندی اللہ ہی کے لیے ہے، وہی جہاں دار حقیقی ہے۔ اور (اے پیغمبر!) جب تک قرآن کی وحی تجھ پر پوری نہ ہو جائے۔ تو اس میں جلدی نہ کر۔ تیری پکار یہ ہو کے ”پروردگار! میرا علم اور زیادہ کر“۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِىَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ ع ٦ ١١ ١٥

(۱۱۵) اور یہ واقعہ ہے کہ ہم نے آدم کو پہلے سے جتا کر عہد لے لیا تھا، پھر وہ بھول گیا اور ہم نے (نافرمانی کا) قصد اس میں نہیں پایا تھا۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٦﴾

(۱۱۶) اور پھر وہ معاملہ یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا: ”آدم کے آگے جھک جاؤ“ سب جھک گئے تھے، مگر ابلیس نہیں جھکا، اس نے انکار کیا۔

فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾

(۱۱۷) اس پر ہم نے کہا: اے آدم! (دیکھ لے!) یہ (ابلیس) تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے، ایسا نہ ہو یہ تمہیں جنت سے نکال کے رہے اور تم محنت میں پڑ جاؤ۔!

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾

(۱۱۸) تمہارے لیے اب ایسی زندگی ہے کہ نہ تو اس میں بھوکے رہتے ہو نہ برہنہ۔

وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾

(۱۱۹) نہ تمہارے لیے پیاس کی جلن ہے نہ سورج کی تپش۔ (اگر اس سے نکلے تو سر تا سر محنت میں مبتلا ہو جاؤ گے)۔

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾

(۱۲۰) لیکن پھر شیطان نے آدم کو وسوسے میں ڈالا۔ اس نے کہا: اے آدم! میں تجھے ہمیشگی کے درخت کا نشان دے دوں اور ایسی بادشاہی کا جو کبھی زائل نہ ہو؟

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۡ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾

(۱۲۱) چنانچہ دونوں نے (یعنی آدم اور اس بیوی نے) اس درخت کا پھل کھا لیا اور دونوں کے ستر ان پر کھل گئے۔ تب ان کی حالت ایسی ہو گئی کہ باغ کے پتے توڑنے لگے اور ان سے اپنا جسم ڈھانکنے لگے۔ غرض کہ آدم اپنے پروردگار کے کہنے پر نہ چلا، پس وہ (جنت کی زندگی سے) بے راہ ہو گیا۔

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾

(۱۲۲) (لیکن) پھر اس کے پروردگار نے اسے برگزیدہ کیا۔ اس پر (اپنی رحمتوں سے) لوٹ آیا۔ اس پر (زندگی و عمل کی) راہ کھول دی۔

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًاۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

(۱۲۳) (چنانچہ) اللہ نے حکم دیا تھا: تم دونوں اکٹھے یہاں سے نکل چلو، تم میں

عَدُوٌّ ۚ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى ۙ
فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ﴿١٢٣﴾

سے ایک دوسرے کا دشمن ہوا۔ (اب تم پر ایک دوسری زندگی کی راہ کھلے گی)، پھر اگر میری طرف سے تمہارے پاس (یعنی تمہاری نسل کے پاس) کوئی پیام ہدایت آیا تو (اس بارے میں میرا قانون یاد رکھو!) جو کوئی میری ہدایت پر چلے گا وہ نہ تو راہ سے بے راہ ہوگا نہ دکھ میں پڑے گا۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً
ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾

(۱۲۴) جو کوئی میری یاد سے روگرداں ہوگا تو اس کی زندگی ضیق میں گزرے گی اور قیامت کے دن بھی میں اسے اندھا اٹھاؤں گا۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ
كُنتُ بَصِيرًا ﴿١٢٥﴾

(۱۲۵) وہ کہے گا: ''پروردگار! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ میں تو اچھا خاصا دیکھنے والا تھا۔''

قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ
وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ ﴿١٢٦﴾

(۱۲۶) ارشاد ہوگا: ''ہاں! اسی طرح ہونا تھا، ہماری نشانیاں تیرے سامنے آئیں مگر تو نے انہیں بھلا دیا۔ سو اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا گیا ہے۔''

وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِن
بِآيَاتِ رَبِّهِ ۚ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ
وَأَبْقَىٰ ﴿١٢٧﴾

(۱۲۷) اور (دیکھو!) جو کوئی (سرکشی میں) بڑھ نکلتا ہے اور اپنے پروردگار کی نشانیوں پر یقین نہیں کرتا تو اس طرح ہم اسے (اس کی حالت کا) بدلہ دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو بہت زیادہ سخت ہے، بہت دیر تک رہنے والا ہے!

أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ
الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۗ إِنَّ فِي
ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ ﴿١٢٨﴾ ع ۷ ۱۳ ۱٦

(۱۲۸) کیا ان لوگوں کو اس بات سے بھی ہدایت نہ ملی کہ ان سے پہلے قوموں کے کتنے ہی دور گزر چکے ہیں جنھیں ہم (پاداش جرائم میں) ہلاک کر چکے؟ یہ ان کی بستیوں میں چلتے پھرتے ہیں (ان کے آثار ان کی نگاہوں کے سامنے ہیں!) جو لوگ دانش مند ہیں ان کے لیے اسی ایک بات میں (تذکیر و عبرت کی) کتنی ہی نشانیاں ہیں!۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ
لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾

(۱۲۹) اور (اے پیغمبر!) اگر ایسا نہ ہوتا کہ پہلے سے تیرے پروردگار نے (اس بارے میں) ایک بات ٹھہرا دی ہوتی (یعنی ایک قانون ٹھہرا دیا ہوتا) تو اسی گھڑی ان پر (جرم کا) الزام لگ جاتا اور مقررہ وقت نمودار ہو جاتا۔

فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

(۱۳۰) پس چاہیے کہ ان کی ساری باتوں پر صبر کر اور اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کی پکار میں لگا رہ۔ صبح کو سورج نکلنے سے پہلے، شام کو ڈوبنے سے پہلے، رات کی

غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾

گھڑیوں میں بھی اور دوپہر کے لگ بھگ بھی۔ بہت ممکن ہے کہ تو بہت جلد (ظہور نتائج سے) خوشنود ہو جائے۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾

(۱۳۱) اور یہ جو ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیوی زندگی کی آرائشیں دے رکھی ہیں اور ان سے وہ فائدہ اٹھا رہے ہیں تو تیری نگاہیں اس پر نہ جمیں (یعنی یہ بات تیری نگاہ میں نہ جچے) یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ ہم نے انہیں آزمائش میں ڈالا ہے۔ اور جو کچھ تیرے پروردگار کی بخشی ہوئی روزی ہے وہی (تیرے لیے) بہتر ہے اور (بہ اعتبار نتیجہ کے) باقی رہنے والی!۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾

(۱۳۲) اور اپنے گھر والوں کو بھی نماز کا حکم دے، اور اس پر مضبوطی کے ساتھ جم جا۔ ہم تجھ سے روزی کا سوال نہیں رکھتے۔ تو ہم سے سائل ہے، ہم بخشنے والے ہیں! اور انجام کار تقویٰ ہی کے ہاتھ ہے۔

وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾

(۱۳۳) اور ان لوگوں نے کہا: ”کیوں یہ اپنے پروردگار کی کوئی نشانی اپنے ساتھ نہیں لایا؟“ لیکن کیا ان تک وہ روشن دلیلیں نہیں پہنچ چکیں جو اگلی کتابوں میں موجود ہیں؟

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾

(۱۳۴) اور اگر! ہم انہیں اس سے پہلے (یعنی نزول قرآن سے پہلے) عذاب نازل کر کے ہلاک کر ڈالتے تو یہ ضرور کہتے: خدایا! اس سے پہلے کہ ہم ظہور عذاب سے ذلیل و رسوا ہوں، تو نے ایک پیغمبر کیوں نہ بھیج دیا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے اور ہلاک نہ ہوتے؟

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع ٨ ١٧

(۱۳۵) (اے پیغمبر!) تو کہہ دے: یہاں ہر ایک کے لیے (مستقبل کا) انتظار کرنا ہے۔ بہت جلد تمہیں معلوم ہو جائے گا، کون سیدھے راستے پر ہے اور کون منزل مقصود پر پہنچتا ہے؟۔

(۲۱) سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ مَکِّیَّۃٌ (۷۳) آیاتها ۱۱۲ رکوعاتها ۷

سورۃ الانبیاء مکی ہے اس میں ایک سو بارہ آیات اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝۱

(۱) وقت قریب آلگا ہے کہ لوگوں سے (ان کے اعمال کا) حساب لیا جائے۔ اس پر بھی ان کا یہ حال ہے کہ رخ پھیرے غفلت میں متوالے چلے جا رہے ہیں۔

مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝۲

(۲) ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نصیحت کی باتیں پیہم آتی رہیں، مگر کبھی ایسا نہ ہوا کہ انہوں نے جی لگا کر سنا ہو! وہ سنتے ہیں مگر اس طرح کہ کھیل کود میں لگے ہوئے ہیں!

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝۳

(۳) اور دل ہیں کہ یک قلم غافل! اور (دیکھو!) ظلم کرنے والوں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں۔ یہ آدمی اس کے سوا کیا ہے کہ ہماری ہی طرح کا ایک آدمی ہے؟ پھر کیا تم جان بوجھ کر ایسی جگہ آتے ہو جہاں جادو کے سوا اور کچھ نہیں؟

قُلْ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؗ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۴

(۴) (پیغمبر نے) کہا: آسمان و زمین میں جو بات بھی کہی جاتی ہے (خواہ پوشیدہ کہی جائے، خواہ علانیہ) میرے پروردگار کو سب معلوم ہے، وہ سننے والا، جاننے والا ہے!

بَلْ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵

(۵) (اتنا ہی نہیں!) بلکہ انہوں نے کہا: یہ محض خواب و خیال کی باتیں ہیں، بلکہ من گھڑت دعویٰ ہے۔ نہیں! بلکہ یہ شاعر ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو کوئی (نزول ہلاکت کی) نشانی ہمیں لا دکھائے جس طرح اگلے وقتوں کے لوگ نشانیوں کے ساتھ بھیجے جا چکے ہیں۔"

مَاۤ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶

(۶) لیکن ان سے پہلے جن بستیوں کو ہم نے ہلاک کیا ان میں سے تو کوئی بھی (نزول ہلاکت کی نشانیاں دیکھ کر) ایمان نہیں لے آیا تھا۔ پھر کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے؟

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ

(۷) اور (اے پیغمبر!) ہم نے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اسی طرح کہ

اِلَيۡهِمۡ فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۞	آدمی تھے، ان پر ہماری وحی اترتی تھی۔ پھر (اے گروہ منکرین!) اگر تمہیں یہ بات معلوم نہیں تو ان لوگوں سے پوچھ کر معلوم کرلو جو اہل کتاب ہیں۔
وَمَا جَعَلۡنٰهُمۡ جَسَدًا لَّا يَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوۡا خٰلِدِيۡنَ ۞	(۸) اور ہم نے ان پیغمبروں کو کبھی ایسے جسم کا نہیں بنایا کہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ ہی وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے تھے۔
ثُمَّ صَدَقۡنٰهُمُ الۡوَعۡدَ فَاَنۡجَيۡنٰهُمۡ وَمَنۡ نَّشَآءُ وَاَهۡلَكۡنَا الۡمُسۡرِفِيۡنَ ۞	(۹) (ہم نے تمہاری ہی طرح کے آدمیوں کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور) پھر جس بات کا وعدہ کیا تھا وہ انہیں سچا کر دکھایا۔ ہم نے انہیں اور (ان کے ساتھ) جس کسی کو چاہا نجات دے دی اور حد سے نکل چلنے والوں کو ہلاک کر ڈالا۔
لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ كِتٰبًا فِيۡهِ ذِكۡرُكُمۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۞ ع ۱	(۱۰) ہم نے تمہارے لیے ایک کتاب نازل کر دی ہے، اس میں تمہارے لیے موعظت ہے۔ (پھر اس سے زیادہ تمہیں اور کیا چاہیے؟) کیا تم سمجھتے نہیں؟
وَكَمۡ قَصَمۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ كَانَتۡ ظَالِمَةً وَّاَنۡشَاۡنَا بَعۡدَهَا قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ۞	(۱۱) اور کتنی ہی بستیاں جو ظلم و شرارت میں غرق تھیں، ہم نے پامال کر ڈالیں اور ان کے بعد دوسرے گروہوں کو اٹھا کھڑا کیا۔
فَلَمَّاۤ اَحَسُّوۡا بَاۡسَنَاۤ اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا يَرۡكُضُوۡنَ ۞	(۱۲) جب ہمارا عذاب انہوں نے محسوس کیا تو (دیکھو!) اچانک بستیوں سے بھاگے جا رہے ہیں۔
لَا تَرۡكُضُوۡا وَارۡجِعُوۡۤا اِلٰى مَاۤ اُتۡرِفۡتُمۡ فِيۡهِ وَمَسٰكِنِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُسۡـَٔلُوۡنَ ۞	(۱۳) اب بھاگتے کہاں ہو؟ اپنے اسی عیش و عشرت میں لوٹو (جس نے تمہیں اس قدر سرشار کر رکھا تھا) اور انہی مکانوں میں (جن کی مضبوطی کا تمہیں غرہ تھا)، شاید (وہاں تدبیر و مشورے میں تمہاری ضرورت ہو اور) تم سے کچھ دریافت کیا جائے۔
قَالُوۡا يٰوَيۡلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ۞	(۱۴) بستیوں کے باشندوں نے پکارا: افسوس ہم پر! بلاشبہ ہم ظلم کرنے والے تھے۔
فَمَا زَالَتۡ تِّلۡكَ دَعۡوٰٮهُمۡ حَتّٰى جَعَلۡنٰهُمۡ حَصِيۡدًا خٰمِدِيۡنَ ۞	(۱۵) تو (دیکھو!) وہ برابر یہی پکارا کیے، یہاں تک کہ ہم نے انہیں ہلاک کر دیا، کٹے ہوئے کھیت کی طرح۔ بجھے ہوئے انگاروں کی طرح!
وَمَا خَلَقۡنَا السَّمَآءَ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا لٰعِبِيۡنَ ۞	(۱۶) اور (دیکھو!) ہم نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، کچھ کھیل تماشا کرتے ہوئے نہیں بنایا (بلکہ کسی مصلحت و مقصد سے بنایا ہے)۔

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

(۱۷) اگر ہمیں کھیل تماشا بنانا منظور ہوتا تو (ہمیں اس سے کون روک سکتا تھا؟) ہم خود اپنی جانب سے ایسا ہی کارخانہ بناتے، مگر ہم ایسا کرنے والے نہ تھے۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

(۱۸) بلکہ (یہاں حقیقت حال ہی دوسری ہے) ہم حق سے باطل پر چوٹ لگاتے ہیں تو وہ باطل کا سر کچل ڈالتا ہے اور اچانک اسے فنا کر دیتا ہے۔ افسوس تم پر! تم کیسی کیسی باتیں کرتے ہو!

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

(۱۹) آسمانوں میں جو کوئی ہے اور زمین میں جو کوئی ہے، سب اسی کے لیے ہیں۔ جو (فرشتے) اس کے حضور ہیں، وہ کبھی گھمنڈ میں آ کر اس کی بندگی سے سرتابی نہیں کرتے، نہ کبھی (بندگی سے) تھکتے ہیں۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾

(۲۰) وہ رات دن اس کی پاکی کے ترانوں میں زمزمہ سنج رہتے ہیں، وہ کبھی تھمتے نہیں۔

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

(۲۱) کیا ان لوگوں نے زمین (کی مخلوقات میں) سے ایسے معبود بنا لیے ہیں جو مردوں کو زندہ کر لیتے ہیں۔؟

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

(۲۲) اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہوتا تو (ممکن نہ تھا کہ ان کا کارخانہ اس نظم و ہم آہنگی کے ساتھ چلتا) وہ یقیناً بگڑ کے برباد ہو جاتے! پس اللہ کے لیے کہ (جہاں بانی عالم کے) تخت کا مالک ہے، پاکی ہو، ان ساری باتوں سے جو یہ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں۔

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾

(۲۳) وہ جو کچھ بھی کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اور سب (اس کے آگے جواب دہ ہیں، ان) سے باز پرس ہونی ہے!

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾

(۲۴) پھر کیا ان لوگوں نے اس کے سوا دوسرے معبود پکڑ رکھے ہیں؟ (اے پیغمبر!) تو ان سے کہہ دے: اگر ایسا ہی ہے تو بتلاؤ تمہاری دلیل کیا ہے؟ یہ ہے وہ کلام جو میرے ساتھیوں کے ہاتھ میں ہے (یعنی قرآن) اور جو مجھ سے پہلوں کے لیے اتر چکا ہے۔ (یعنی پچھلی کتابیں تم ان میں کوئی بات بھی میری دعوت کے خلاف نکال سکتے ہو؟) اصل یہ ہے کہ ان لوگوں میں سے اکثروں کو حقیقت کا پتا ہی نہیں! یہی وجہ ہے کہ (سچائی سے) رخ پھیرے ہوئے ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾

(۲۵) اور (اے پیغمبر) ہم نے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس پر اس بات کی وحی ہم نے نہ بھیجی ہو کہ ''کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف میری ذات۔ پس چاہیے کہ میری ہی بندگی کرو!''

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

(۲۶) اور (دیکھو!) انہوں نے کہا: ''خدائے رحمان نے اپنے لیے اولاد بنائی ہے''۔ پاکی ہو اس کے لیے۔ (یہ جنہیں اس کی اولاد بناتے ہیں وہ اس بات کا وہم وگمان بھی نہیں کر سکتے) بلکہ وہ تو اس کے معزز بندے ہیں۔

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

(۲۷) وہ اس کے آگے بڑھ کے بات نہیں کر سکتے۔ وہ اس کے حکم پر سرتاسر، کار بند رہتے ہیں۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾

(۲۸) جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ پیچھے چھوڑ آئے (یعنی ان کا ماضی بھی اور مستقبل بھی) سب اللہ جانتا ہے۔ ان کی مجال نہیں کہ کسی کو اپنی سفارش سے بخشوالیں، مگر ہاں! جس کسی کی بخشش اللہ پسند فرمائے۔ اور وہ تو اس کی ہیبت سے خود ہی ڈرتے رہتے ہیں!

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

(۲۹) اور ان میں سے اگر کوئی (ایسی جرأت کر بیٹھے کہ) کہے: ''اللہ کے سوا میں معبود ہوں'' تو اس کی پاداش میں ہم اسے جہنم کی سزا دیں۔ ہم اسی طرح ظلم کرنے والوں کو ان کے ظلم کا بدلہ دیتے ہیں۔

ع ۲ ۱۹

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾

(۳۰) جو لوگ منکر ہیں کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین دونوں (اپنی ابتدائی خلقت میں) ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں الگ الگ کیا اور پانی سے تمام جاندار چیزیں پیدا کر دیں! پھر کیا یہ (اس بات پر) یقین نہیں رکھتے؟

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾

(۳۱) اور ہم نے زمین میں جمے ہوئے پہاڑ بنا دیے کہ ایک طرف کو ان کے ساتھ جھک نہ پڑے، اور ہم نے ان میں (یعنی پہاڑوں میں) ایسے درے بنا دیے کہ راستوں کا کام دیتے ہیں تاکہ لوگ اپنی منزل مقصود پالیں۔

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾

(۳۲) اور ہم نے آسمان کو ایک چھت کی طرح بنا دیا (ہر طرح کے نقص اور خرابی سے) محفوظ، مگر یہ لوگ اس کی نشانیوں سے رخ پھیرے ہوئے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾

(۳۳) اور (دیکھو!) وہی ہے جس نے رات اور دن کا اختلاف پیدا کیا اور سورج اور چاند بنائے۔ یہ تمام (ستارے) اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ﴿٣٤﴾

(۳۴) اور (اے پیغمبر!) ہم نے تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشگی نہیں دی (اور نہ تیرے لیے ہمیشہ زندہ رہنا ہے)۔ پھر اگر تجھے مرنا ہے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہیں؟

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾

(۳۵) ہر جان کے لیے موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ہم تمہیں (زندگی کی) اچھی بری حالتوں کی آزمائش میں ڈالتے ہیں تاکہ تمہارے لیے (یعنی تمہاری سعی وطلب کے لیے) آزمائشیں ہوں اور پھر بالآخر تم سب کو ہماری طرف لوٹنا ہے۔

وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾

(۳۶) اور (اے پیغمبر!) جب تجھے وہ لوگ دیکھتے ہیں جنہوں نے انکار حق کی راہ اختیار کی ہے تو (انہیں اور تو کچھ سوجھتا نہیں، بس) تجھے اپنی ہنسی ٹھٹھے کی بات بنا لیتے ہیں: "کیا یہی وہ آدمی ہے جو ہمارے معبودوں کا ذکر کرتا ہے؟" اور ان کا حال یہ ہے کہ خدائے رحمان کے ذکر سے یک قلم منکر ہیں!۔

خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾

(۳۷) آدمی کی سرشت ہی میں جلد بازی ہے (وہ مستقبل کا انتظار کرنا نہیں چاہتا) اچھا! عن قریب تمہیں اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھا دیں گے، اتنی جلدی نہ کرو!

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾

(۳۸) اور یہ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ یہ وعدہ کب ظہور میں آئے گا؟

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٣٩﴾

(۳۹) اگر یہ منکر اس گھڑی کا حال معلوم کرلیں جب آتش (عذاب بھڑکے گی اور اس) کے شعلے نہ تو اپنے آگے سے ہٹا سکیں گے، نہ پیچھے سے، اور نہ کہیں سے مدد پائیں گے (تو کبھی اس شوخی وشرارت سے ظہور نتائج کا مطالبہ نہ کریں!)

بَلْ تَأْتِيهِم بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٤٠﴾

(۴۰) بلکہ وہ گھڑی تو ان پر اچانک آموجود ہوگی اور انہیں مبہوت کردے گی۔ پھر نہ تو اس وقت کو پھرا دے سکیں گے اور نہ ہی مہلت پائیں گے۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ

(۴۱) اور (اے پیغمبر!) یہ واقعہ ہے کہ تجھ سے پہلے بھی پیغمبروں کی ہنسی اڑائی جا چکی ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہی نکلا ہے کہ جس بات کی ہنسی اڑاتے تھے (یعنی

۳ ع ۱۲ ۲

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾

ظہورِ نتائج کی) وہی بات ان پر چھا گئی۔

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾

(۴۲) (اے پیغمبر!) ان سے پوچھ ”رات کا وقت ہو یا دن کا، مگر کون ہے جو خدا ے رحمان سے تمہاری نگہبانی کر سکتا ہے۔“ (اگر وہ تمہیں عذاب دینا چاہے؟) مگر (ان سے کیا پوچھو گے!) یہ تو اپنے پروردگار کی یاد سے بالکل رخ پھیرے ہوئے ہیں!

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾

(۴۳) پھر کیا ان کے لیے معبود ہیں جو ہم سے انہیں بچا سکتے ہیں؟ (بھلا وہ کیا بچائیں گے!) وہ خود اپنی مدد تو کر نہیں سکتے اور نہ ہماری ہی طرف سے حفاظت پا سکتے ہیں!

بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

(۴۴) اصل یہ ہے کہ ہم نے انہیں اور ان کے باپ دادوں کو (فوائد زندگی سے) بہرہ ور ہونے کے موقعے دیے، یہاں تک کہ (خوش حالیوں کی سرشاری میں ان کی بڑی بڑی عمریں گزر گئیں (اور اب غفلت ان کی رگ رگ میں رچ گئی ہے) مگر کیا یہ لوگ نہیں دیکھ رہے کہ ہم زمین کو چاروں طرف سے ان پر تنگ کرتے ہوئے چلے آ رہے ہیں؟ پھر کیا وہ (اس مقابلے میں) غالب ہو رہیں؟

قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْىِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾

(۴۵) (اے پیغمبر!) تو کہہ دے: ”میری پکار اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ کی وحی سے علم پا کر تمہیں متنبہ کر رہا ہوں“ اور (یاد رکھو) جو بہرے ہیں انہیں کتنا ہی خبردار کیا جائے کبھی سننے والے نہیں!

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾

(۴۶) اور اگر ان پر تیرے پروردگار کے عذاب کی ایک چھینٹ بھی پڑ جائے تو (ساری سرکشی و شرارت بھول جائیں) اور بے اختیار پکار اٹھیں: ”ہائے افسوس! بلاشبہ ہم ہی ظلم کرنے والے تھے!“

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾

(۴۷) اور ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو کھڑے کر دیں گے، پس کسی جان کے ساتھ ذرا بھی ناانصافی نہ ہو گی۔ اگر رائی برابر بھی کسی کا عمل ہو گا تو ہم اسے وزن میں لے آئیں گے۔ جب ہم (خود) حساب لینے والے ہوں تو پھر اس کے بعد کیا باقی رہا؟

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾

(۴۸) اور (دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرقان (یعنی حق کو باطل سے الگ کردینے والی قوت) اور (وحی الٰہی کی) روشنی، اور متقیوں کے لیے نصیحت دی تھی۔

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿٤٩﴾

(۴۹) ان متقیوں کے لیے جو اپنے پروردگار کی ہستی سے بغیر اسے دیکھے ہوئے ڈرتے رہتے ہیں، اور آنے والی گھڑی کے تصور سے بھی لرزاں رہتے ہیں۔

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع ٩

(۵۰) اور یہ (قرآن) بھی نصیحت ہے برکت والی۔ ہم نے اسے نازل کیا۔ پھر کیا تمہیں اس سے انکار ہے؟

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾

(۵۱) اور اس سے پہلے ہم نے ابراہیم کو اس کے درجے کے مطابق سمجھ بوجھ عطا فرمائی تھی اور ہم اس کی حالت سے بے خبر نہ تھے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿٥٢﴾

(۵۲) جب اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تھا: یہ کیا مورتیاں ہیں جن کی پوجا پر تم جم کر بیٹھ گئے ہو؟

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿٥٣﴾

(۵۳) تو انہوں نے جواب دیا تھا: ''ہم نے اپنے باپ دادوں کو دیکھا، انھی کی پوجا کرتے تھے۔''

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾

(۵۴) ابراہیم نے کہا: ''یقین کرو تم خود بھی اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے۔''

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾

(۵۵) اس پر انہوں نے کہا: ''تو ہم سے سچ مچ کہہ رہا ہے یا مزاح کر رہا ہے؟''

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٦﴾

(۵۶) ابراہیم نے کہا: نہیں! میں کہتا ہوں آسمان اور زمین کا پروردگار جس نے ان سب کو پیدا کیا، وہی تمہارا بھی پروردگار ہے۔ میں اس حقیقت پر تمہارے آگے گواہ ہوں!''

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾

(۵۷) ''اور (ابراہیم نے کہا: میں ضرور تمہارے ان بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا جب تم سب پیٹھ پھیر کے چل دو گے''۔

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ

(۵۸) چنانچہ (اس نے ایسا ہی کیا) اس نے بتوں کو توڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا،

اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ﴿۵۸﴾	صرف ایک بت کو جوان میں بڑا سمجھا جاتا تھا چھوڑ دیا کہ شاید وہ اس کی طرف رجوع کریں!
قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴿۵۹﴾	(۵۹) انہوں نے کہا: (یعنی جب لوگ معبد میں واپس آئے تو یہ حال دیکھ کر کہنے لگے) ''ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کس نے کی؟ جس کسی نے کی ہو وہ بڑا ہی ظالم آدمی ہے!''
قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ﴿۶۰﴾	(۶۰) چند آدمیوں نے کہا: ہم نے ایک نوجوان کو ان کے بارے میں کچھ کہتے سنا تھا، اسے ابراہیم کہہ کے پکارتے ہیں۔
قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ﴿۶۱﴾	(۶۱) لوگوں نے کہا: ''اسے یہاں تمام آدمیوں کے سامنے بلا لاؤ تا کہ سب گواہ رہیں''۔
قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ﴿۶۲﴾	(۶۲) ان لوگوں نے ابراہیم سے کہا: (کیوں کہ اب اسے بلا لائے تھے) ابراہیم! کیا تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کی؟
قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ﴿۶۳﴾	(۶۳) ابراہیم نے کہا: بلکہ (یوں سمجھو) اس بت نے کی جو ان میں سب سے بڑا ہے۔ اگر بت بول سکتے ہیں تو خود اسی سے دریافت کرلو!
فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴿۶۴﴾	(۶۴) تب وہ آپس میں ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ انہوں نے کہا: اس میں شک نہیں ناانصافی کی بات تو ہم ہی سے ہوگئی''۔
ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ﴿۶۵﴾	(۶۵) پھر وہ اس حال میں پڑ گئے کہ (شرم وخجالت سے) سر جھکے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا تو اچھی طرح جانتا ہے۔ یہ بت بات نہیں کیا کرتے۔
قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ﴿۶۶﴾	(۶۶) ابراہیم نے کہا: پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جو تمہیں نہ تو کسی طرح نفع پہنچائیں نہ نقصان؟
اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴿۶۷﴾	(۶۷) تمہاری حالت کتنی ناقابل برداشت ہے اور ان کی بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، کیا تم عقل سے بالکل کورے ہوگئے؟''
قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ﴿۶۸﴾	(۶۸) انہوں نے (آپس میں) کہا: ''اگر ہم میں کچھ بھی ہمت ہے تو آؤ اس آدمی کو آگ میں ڈال کر جلا دیں اور اپنے معبودوں کا بول بالا کریں!

قُلۡنَا یٰنَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ ﴿۶۹﴾

(۶۹) (مگر) ہمارا حکم ہوا: ''اے آگ! ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم کے لیے سلامتی!''

وَ اَرَادُوۡا بِہٖ کَیۡدًا فَجَعَلۡنٰہُمُ الۡاَخۡسَرِیۡنَ ﴿۷۰﴾

(۷۰) اور (دیکھو!) انہوں نے چاہا تھا، ابراہیم کے ساتھ ایک چال چلیں، لیکن ہم نے انہیں نامراد کر دیا۔

وَ نَجَّیۡنٰہُ وَ لُوۡطًا اِلَی الۡاَرۡضِ الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا لِلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۱﴾

(۷۱) ہم نے اسے اور (اس کے بھتیجے) لوط کو (دشمنوں سے) نجات دلا کر ایک ایسے ملک میں پہنچا دیا جسے قوموں کے لیے (بڑا ہی) بابرکت ملک بنایا ہے (یعنی سرزمین کنعان)۔

وَ وَہَبۡنَا لَہٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَ یَعۡقُوۡبَ نَافِلَۃً ؕ وَ کُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِیۡنَ ﴿۷۲﴾

(۷۲) اور (پھر) ہم نے اسے (ایک فرزند) اسحاق عطا فرمایا اور مزید براں (پوتا) یعقوب۔ ان سب کو ہم نے نیک کردار بنایا تھا۔

وَ جَعَلۡنٰہُمۡ اَئِمَّۃً یَّہۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡہِمۡ فِعۡلَ الۡخَیۡرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوۃِ وَ اِیۡتَآءَ الزَّکٰوۃِ ۚ وَ کَانُوۡا لَنَا عٰبِدِیۡنَ ﴿۷۳﴾

(۷۳) ہم نے انہیں (انسانوں کی) پیشوائی دی تھی۔ ہمارے حکم کے مطابق وہ راہ دکھاتے تھے۔ ہم نے ان پر وحی بھیجی کہ ہر طرح کی بھلائی کے کام انجام دیں۔ نیز نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ وہ ہماری بندگی میں لگے رہتے تھے!

وَ لُوۡطًا اٰتَیۡنٰہُ حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا وَّ نَجَّیۡنٰہُ مِنَ الۡقَرۡیَۃِ الَّتِیۡ کَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِیۡنَ ﴿۷۴﴾

(۷۴) اور (اسی طرح) لوط کو بھی ہم نے (احکام حق دینے کا) منصب اور (نبوت کا) علم عطا فرمایا۔ ہم نے اسے اس بستی سے نجات دے دی جس کے باشندے بڑے ہی گندے کام کیا کرتے تھے اور کچھ شک نہیں، بڑے ہی بدراہ، حد سے گزرے ہوئے لوگ تھے۔

وَ اَدۡخَلۡنٰہُ فِیۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّہٗ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۷۵﴾ ع۵

(۷۵) (ہم نے ان سے لوط کو نجات دی) اور اپنی رحمت کی پناہ میں لے لیا۔ یقیناً وہ نیک کردار انسانوں میں سے ایک انسان تھا!

وَ نُوۡحًا اِذۡ نَادٰی مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ فَنَجَّیۡنٰہُ وَ اَہۡلَہٗ مِنَ الۡکَرۡبِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۷۶﴾

(۷۶) اور (اسی طرح) نوح کا معاملہ (بھی یاد کرو!) جو ان نبیوں سے پیشتر کا ہے، جب اس نے ہمیں پکارا تھا تو (دیکھو!) ہم نے اس کی پکار سن لی۔ اور اسے اور اس کے گھرانے کو ایک بڑی ہی سختی سے نجات دے دی۔

وَ نَصَرۡنٰہُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا ؕ

(۷۷) نیز ان لوگوں کے مقابلے میں جو ہماری نشانیاں جھٹلاتے تھے اس کی

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ۝٧٧

مدد کی۔ وہ بڑے ہی بدراہ لوگ تھے، پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ ۝٧٨

(۷۸) اور داود اور سلیمان (کا معاملہ بھی یاد کرو) جب وہ (ملک کے) کھیت میں کہ لوگوں کی بکریاں اس میں منتشر ہو گئی تھیں، حکم چلاتے تھے اور ہم ان کی حکم فرمائی دیکھ رہے تھے۔

فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ ۚ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُودَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فَاعِلِينَ ۝٧٩

(۷۹) پس ہم نے سلیمان کو اس بات کی پوری سمجھ دے دی۔ اور ہم نے حکم دینے کا منصب اور (نبوت کا) علم ان میں سے ہر ایک کو عطا فرمایا تھا۔ نیز ہم نے پہاڑوں کو داود کے لیے مسخر کر دیا تھا، وہ اللہ کی پاکی کی صدائیں بلند کرتے تھے، اور اسی طرح پرندوں کو بھی۔ اور ہم (ایسا ہی) کرنے والے تھے۔

وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُم مِّن بَأْسِكُمْ ۖ فَهَلْ أَنتُمْ شَاكِرُونَ ۝٨٠

(۸۰) اور (دیکھو) ہم نے داود کو تمہارے لیے زرہ بکتر بنانا سکھایا کہ تمہیں ایک دوسرے کی زد سے بچائے، پھر کیا تم ہماری بخششوں کے شکر گزار رہو؟۔

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۚ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَالِمِينَ ۝٨١

(۸۱) اور دیکھو! ہم نے (سمندر کی) تند ہواؤں کو بھی سلیمان کے لیے کیسا مسخر کر دیا تھا کہ اس کے حکم پر چلتی تھیں اور اس سر زمین کے رخ پر جس میں ہم نے بڑی ہی برکت رکھ دی ہے (یعنی فلسطین اور شام کے رخ پر جہاں (بحر احمر اور متوسط سے دور دور کے جہاز آتے تھے) اور ہم ساری باتوں کی آگاہی رکھتے ہیں۔

وَمِنَ الشَّيَاطِينِ مَن يَغُوصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ ۝٨٢

(۸۲) اور شیطانوں میں سے ایسے شیطان جو اس کے لیے غوطے لگاتے اور اس کے علاوہ اور بھی طرح طرح کے کام کرتے، اور ہم انہیں پاسبانی میں لیے ہوئے تھے۔

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝٨٣

(۸۳) اور ایوب (کا بھی معاملہ یاد کرو) جب اس نے اپنے پروردگار کو پکارا تھا: ”میں دکھ میں پڑ گیا ہوں اور خدایا! تجھ سے بڑھ کر رحم کرنے والا کوئی نہیں!“

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِن ضُرٍّ ۖ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ ۝٨٤

(۸۴) پس ہم نے اس کی پکار سن لی اور جس دکھ میں پڑ گیا تھا وہ دور کر دیا۔ ہم نے اس کا گھرانا (پھر سے) بسا دیا اور اس کے ساتھ ویسے ہی (عزیز و اقارب) اور بھی دیے یہ ہماری طرف سے اس کے لیے رحمت تھی۔ اور یہ نصیحت ہے ان کے لیے جو اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾

(۸۵) اور اسی طرح اسماعیل، ادریس اور ذوالکفل، سب (راہ حق میں) صبر کرنے والے تھے۔

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾

(۸۶) ہم نے انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں لے لیا۔ یقیناً وہ نیک بندوں میں سے تھے۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

(۸۷) اور (اسی طرح) ذوالنون کا (معاملہ یاد کرو) جب ایسا ہوا تھا کہ وہ (راہ حق میں) خشمناک ہو کر چلا گیا۔ پھر اس نے خیال کیا، ہم اسے تنگی میں نہیں ڈالیں گے۔ لیکن پھر جب اس پر حالت تنگ ہوئی تو مایوسی کی) تاریکیوں میں اس نے پکارا: خدایا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیرے لیے (ہر طرح کی) پاکی ہو! حقیقت یہ ہے کہ میں نے (اپنے اوپر بڑا ہی) ظلم کیا۔''

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾

(۸۸) تب ہم نے اس کی پکار سن لی اور غمگینی سے اسے نجات دی (دیکھو!) ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾

(۸۹) اور (اسی طرح) زکریا (کا معاملہ یاد کرو) جب اس نے اپنے پروردگار کو پکارا تھا: ''خدایا! مجھے (اس دنیا میں) اکیلا نہ چھوڑ (یعنی بغیر وارث کے نہ چھوڑ) اور (ویسے تو) تُو ہی (ہم سب کا) بہتر وارث ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾

(۹۰) تو دیکھو! ہم نے اس کی پکار سن لی۔ اسے ایک فرزند یحییٰ عطا فرمایا اور اس کی بیوی کو اس کے لیے تندرست کر دیا۔ یہ تمام لوگ نیکی کی راہوں میں سرگرم تھے۔ (ہمارے فضل سے) امید لگائے ہوئے اور (ہمارے جلال سے) ڈرتے ہوئے دعائیں مانگتے تھے اور ہمارے آگے عجز و نیاز سے جھکے ہوئے تھے۔

وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾

(۹۱) اور (اسی طرح) اس عورت کا معاملہ جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی (یعنی مریم کا معاملہ) پس ہم نے اپنی روح میں سے (یعنی اپنے ملائکہ کے جوہر ملکوتیت میں سے ایک جوہر) اس میں پھونک دیا اور اسے اور اس کے بیٹے (مسیح) کو تمام دنیا کے لیے (سچائی کی) ایک نشانی بنا دیا!

اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾

(۹۲) (ان تمام رسولوں کے ذریعہ ہم نے جو تعلیم دی تھی وہ یہی تھی کہ) یہ تم سب کی امت فی الحقیقت ایک ہی امت ہے (الگ الگ دین اور الگ الگ

گروہ بندیاں نہیں ہیں) اور میں ہی تم سب کا (تن تنہا) پروردگار ہوں۔ پس چاہیے کہ میری ہی بندگی کرو (اور اس راہ میں الگ الگ نہ ہو)۔

وَتَقَطَّعُوٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۶

(۹۳) مگر لوگوں نے آپس میں اختلاف کر کے اپنے (ایک ہی) دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے، (بالآخر) سب کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾

(۹۴) پس (یاد رکھو! اصل اس باب میں یہ ہے کہ) جس کسی نے نیک کام کیے اور وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے تو اس کی کوشش اکارت جانے والی نہیں۔ ہم اس کی نیکیاں لکھ لینے والے (موجود) ہیں۔

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾

(۹۵) اور (دیکھو!) جس آبادی کے لیے ہم نے ہلاکت ٹھہرا دی تو اس کے لیے (کامیابی و سعادت) ممکن نہیں وہ کبھی (اپنی سرکشی و غفلت سے) لوٹنے والے نہیں۔

حَتّٰىٓ اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾

(۹۶) جب وہ وقت آ جائیگا کہ یاجوج اور ماجوج کی راہ کھل جائے گی، (زمین کی) تمام بلندیوں سے وہ دوڑتے ہوئے اتر آئیں گے۔

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾

(۹۷) اور (خدا کے ٹھہرائے ہوئے) سچے وعدے کی گھڑی قریب آ جائے گی، تو اس وقت اچانک ایسا ہوگا کہ لوگوں کی آنکھیں (شدت دہشت و حیرت سے) کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ ان لوگوں کی آنکھیں جنہوں نے (سچائی سے) انکار کیا تھا۔ (وہ پکار اٹھیں گے:) ''افسوس ہم پر! ہم اس (ہولناک گھڑی) سے غفلت میں رہے، بلکہ ہم ظلم و شرارت میں سرشار تھے!''

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾

(۹۸) تم اور وہ تمام چیزیں جن کی اللہ کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہو، دوزخ کا ایندھن ہیں۔ تم سب وہاں پہنچنے والے ہو۔

لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾

(۹۹) اگر یہ چیزیں سچ مچ کو معبود ہوتیں، تو کبھی دوزخ میں نہ پہنچتیں، حالانکہ سب اس میں ہمیشہ کے لیے رہنے والے ہیں۔

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

(۱۰۰) ان کے لیے دوزخ میں (صرف دکھ اور جلن کی) چیخیں ہوں گی اور وہ (اور کچھ) نہیں سنیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰىٓ ۙ

(۱۰۱) (مگر) جن لوگوں کے لیے ہم نے پہلے سے بھلائی کا حکم دے دیا تو وہ

اُولٰٓئِكَ عَنۡهَا مُبۡعَدُوۡنَ ﴿١٠١﴾	یقیناً دوزخ سے دور کر دیے گئے۔
لَا يَسۡمَعُوۡنَ حَسِيۡسَهَا ۚ وَهُمۡ فِىۡ مَا اشۡتَهَتۡ اَنۡفُسُهُمۡ خٰلِدُوۡنَ ﴿١٠٢﴾	(١٠٢) وہ (اس سے اتنا دور ہوں گے کہ) وہاں کی (اذیتوں کی) بھنک بھی ان کے کانوں میں نہیں پڑے گی۔ وہ اپنی پسند اور خواہش کی تمام نعمتوں میں ہمیشہ کے لیے مگن رہیں گے۔
لَا يَحۡزُنُهُمُ الۡفَزَعُ الۡاَكۡبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوۡمُكُمُ الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿١٠٣﴾	(١٠٣) انھیں (روز قیامت کی) بڑی سے بڑی ہول ناکی بھی ہراساں نہ کرے گی۔ فرشتے انھیں بڑھ کر لیں گے (اور کہیں گے:) ''یہ ہے وہ تمھارا دن جس کا (کلام حق میں) وعدہ کیا گیا تھا!''
يَوۡمَ نَطۡوِى السَّمَآءَ كَطَىِّ السِّجِلِّ لِلۡكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاۡنَاۤ اَوَّلَ خَلۡقٍ نُّعِيۡدُهٗ ؕ وَعۡدًا عَلَيۡنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿١٠٤﴾	(١٠٤) وہ دن جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جیسے بہی کھاتوں کے طومار لپیٹ لیے جاتے ہیں۔ ہم نے جس طرح پہلی پیدائش شروع کی تھی، اسی طرح اسے دہرائیں گے بھی۔ اس وعدے کا پورا کرنا ہم پر ہے اور ہم پورا کر کے رہیں گے۔
وَلَقَدۡ كَتَبۡنَا فِى الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّكۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوۡنَ ﴿١٠٥﴾	(١٠٥) اور (دیکھو!) ہم نے زبور میں تذکیر و نصیحت کے بعد یہ بات لکھ دی تھی کہ زمین کی وراثت انھی بندوں کے حصے میں آئے گی جو نیک ہوں گے۔
اِنَّ فِىۡ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوۡمٍ عٰبِدِيۡنَ ﴿١٠٦﴾	(١٠٦) اس بات میں ان لوگوں کے لیے جو عبادت گزار ہیں ایک بڑا ہی پیام ہے۔
وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿١٠٧﴾	(١٠٧) اور (اے پیغمبر!) ہم نے تجھے نہیں بھیجا ہے مگر اس لیے کہ تمام دنیا کے لیے رحمت کا ظہور ہو!
قُلۡ اِنَّمَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿١٠٨﴾	(١٠٨) تو کہہ دے: مجھ پر جو کچھ وحی کیا گیا ہے وہ تو صرف یہ ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی تنہا معبود ہے (اس کے سوا کوئی نہیں) پس بتلاؤ! تم اس کے آگے سر جھکاتے ہو یا نہیں؟
فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ اٰذَنۡتُكُمۡ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنۡ اَدۡرِىۡۤ اَقَرِيۡبٌ اَمۡ بَعِيۡدٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ ﴿١٠٩﴾	(١٠٩) پھر اگر وہ روگردانی کریں تو کہہ دے: میں نے تمھیں (انکار و سرکشی کے نتائج سے) یکساں طور پر خبردار کر دیا ہے۔ میں نہیں جانتا جس بات کا وعدہ کیا گیا ہے اس کا وقت قریب آ لگا ہے، یا ابھی دور ہے (تاہم وہ ٹلنے والا نہیں)۔
اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ مِنَ الۡقَوۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا	(١١٠) اللہ کے علم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں، جو کچھ پکار کے (علانیہ) کہا جاتا

تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

ہے وہ بھی اور جو کچھ تم (دلوں میں) چھپائے ہوئے ہو وہ بھی۔

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾

(۱۱۱)۔ اور مجھے کیا معلوم؟ ہو سکتا ہے کہ اس (تاخیر) میں تمہارے لیے آزمائش رکھ دی گئی ہو اور یہ بات ہو کہ ایک مقررہ وقت تک زندگی کا لطف اٹھا لو!

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ
الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع ۷/۱۹/۷

(۱۱۲) اس نے کہا: (یعنی پیغمبر نے دعا کرتے ہوئے عرض کیا:) خدایا! (اب دیر نہ کر!) سچائی کے ساتھ فیصلہ کر دے۔ اور ہمارا پروردگار تو (وہی) الرحمٰن ہے، اسی سے مدد مانگی گئی ہے۔ جیسی کچھ باتیں تم بنا رہے ہو ان کے خلاف اسی کی مددگاری فیصلہ کر دے گی۔

آیاتها ۷۸ (۲۲) سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۳) رکوعاتها ۱۰

سورۃ الحج مکی ہے اور اس میں اٹھتر آیات اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾

(۱) لوگو! اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرو۔ یقین کرو! آنے والی گھڑی کا بھونچال بڑا ہی سخت واقعہ ہوگا۔

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿۲﴾

(۲) جس دن وہ تمہارے سامنے آموجود ہوگی، اس دن (کسی کو کسی کا ہوش نہیں رہے گا) دودھ پلانے والی مائیں اپنا دودھ پیتا بچہ بھول جائیں گی۔ حاملہ عورتیں (وقت سے پہلے) اپنا حمل گرا دیں گی۔ لوگوں کو تم اس حال میں دیکھو گے کہ بالکل متوالے ہو گئے، حالانکہ وہ متوالے نہیں ہوئے، مگر اللہ کے عذاب کی ہولناکی بڑی ہی ہولناک ہے۔ (جس نے انہیں متوالوں کی طرح بے ہوش کر دیا)۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿۳﴾

(۳) اور (دیکھو!) کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور ان کے پاس کوئی علم نہیں۔ وہ ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۴﴾

(۴) شیطان کے لیے یہ بات لکھ دی گئی ہے کہ جو کوئی اس کا رفیق ہوا وہ ضرور اسے گمراہی میں ڈالے گا اور عذاب جہنم تک پہنچا کر رہے گا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

(۵) لوگو! اگر تمہیں اس بارے میں شک ہے کہ آدمی (دوبارہ) جی اٹھے گا تو (اس بات پر غور کرو) ہم نے تمہیں (کس چیز سے) پیدا کیا؟ مٹی سے۔ پھر

تَكۡتُمُوۡنَ ۝۱۱۰

ہے وہ بھی اور جو کچھ تم (دلوں میں) چھپائے ہوئے ہو وہ بھی۔

وَاِنۡ اَدۡرِیۡ لَعَلَّهٗ فِتۡنَةٌ لَّكُمۡ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ۝۱۱۱

(۱۱۱)۔ اور مجھے کیا معلوم؟ ہوسکتا ہے کہ اس (تاخیر) میں تمہارے لیے آزمائش رکھ دی گئی ہو اور یہ بات ہو کہ ایک مقررہ وقت تک زندگی کا لطف اٹھالو!

قٰلَ رَبِّ احۡكُمۡ بِالۡحَـقِّ ‌ؕ وَرَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ ۝۱۱۲ ع ۱۹

(۱۱۲) اس نے کہا: (یعنی پیغمبر نے دعا کرتے ہوئے عرض کیا:) خدایا! (اب دیر نہ کر!) سچائی کے ساتھ فیصلہ کر دے۔ اور ہمارا پروردگار تو (وہی) الرحمٰن ہے، اسی سے مدد مانگی گئی ہے۔ جیسی کچھ باتیں تم بنا رہے ہو ان کے خلاف اسی کی مددگاری فیصلہ کر دے گی۔

آیاتها ۷۸ (۲۲) سُوۡرَةُ الۡحَجِّ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۳) رکوعاتها ۱۰

سورۃ الحج مکی ہے اور اس میں اٹھتر آیات اور دس رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ‌ ۚ اِنَّ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ شَىۡءٌ عَظِيۡمٌ‏ ۝۱

(۱) لوگو! اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرو۔ یقین کرو! آنے والی گھڑی کا بھونچال بڑا ہی سخت واقعہ ہوگا۔

يَوۡمَ تَرَوۡنَهَا تَذۡهَلُ كُلُّ مُرۡضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرۡضَعَتۡ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمۡلٍ حَمۡلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمۡ بِسُكٰرٰى وَلٰـكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيۡدٌ ۝۲

(۲) جس دن وہ تمہارے سامنے آموجود ہوگی، اس دن (کسی کو کسی کا ہوش نہیں رہے گا) دودھ پلانے والی مائیں اپنا دودھ پیتا بچہ بھول جائیں گی۔ حاملہ عورتیں (وقت سے پہلے) اپنا حمل گرا دیں گی۔ لوگوں کو تم اس حال میں دیکھو گے کہ بالکل متوالے ہوگئے، حالانکہ وہ متوالے نہیں ہوئے، مگر اللہ کے عذاب کی ہولناکی بڑی ہی ہولناک ہے۔ (جس نے انہیں متوالوں کی طرح بے ہوش کر دیا)۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيۡطٰنٍ مَّرِيۡدٍ ۝۳

(۳) اور (دیکھو!) کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور ان کے پاس کوئی علم نہیں۔ وہ ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔

كُتِبَ عَلَيۡهِ اَنَّهٗ مَنۡ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهۡدِيۡهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ ۝۴

(۴) شیطان کے لیے یہ بات لکھ دی گئی ہے کہ جو کوئی اس کا رفیق ہوا وہ ضرور اسے گمراہی میں ڈالے گا اور عذاب جہنم تک پہنچا کر رہے گا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّنَ الۡبَعۡثِ فَاِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ

(۵) لوگو! اگر تمہیں اس بارے میں شک ہے کہ آدمی (دوبارہ) جی اٹھے گا تو (اس بات پر غور کرو) ہم نے تمہیں (کس چیز سے) پیدا کیا؟ مٹی سے۔ پھر

نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـــًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝۵

(تمہاری پیدائش کا سلسلہ کس طرح جاری ہوا؟) اس طرح کہ پہلے نطفہ ہوتا ہے، پھر "علقہ" بنتا ہے (یعنی جونک کی طرح کی ایک چیز) پھر متشکل اور غیر متشکل گوشت کا ایک ٹکڑا اور یہ اس لیے ہوتا ہے کہ تم پر (اپنی قدرت کی کار فرمائیاں) واضح کر دیں۔ پھر دیکھو جس نطفے کو ہم چاہتے ہیں (تکمیل تک پہنچائیں) اسے عورت کے رحم میں ایک مقررہ وقت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں۔ پھر (جب نطفہ تکمیل کے تمام اندرونی مراتب طے کر لیتا ہے تو) طفولیت کی حالت میں تمہیں باہر نکالتے ہیں۔ پھر تم (پر یکے بعد دیگرے) ایسی حالتیں طاری کرتے ہیں کہ (بالآخر) اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جاتے ہو۔ پھر تم میں کوئی تو ایسا ہوتا ہے جو (بڑھاپے سے پہلے ہی) مر جاتا ہے، کوئی ایسا ہوتا ہے جو (بڑھاپے تک پہنچتا اور اس طرح) عمر کی نکمی حالت کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے کہ سمجھ بوجھ کا درجہ پا کر پھر ناسمجھی کی حالت میں پڑ جائے۔ اور تم دیکھتے ہو کہ زمین سوکھی پڑی ہے۔ پھر جب اس پر پانی برسا دیتے ہیں۔ تو اچانک لہلہانے اور ابھرنے لگتی ہے۔ ہر قسم کی روئیدگیوں میں سے حسن و خوبی کا منظر اُگ آتا ہے!

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶

(۶) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کی ہستی ایک حقیقت ہے اور وہ بلاشبہ مردوں کو زندہ کر دیتا ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝۷

(۷) اور نیز اس بات کی کہ مقررہ گھڑی آنے والی ہے۔ اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں۔ اور اس کی کہ اللہ ضرور انہیں اٹھا کھڑا کرے گا جو قبروں میں پڑ گئے (یعنی مر گئے)۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝۸

(۸) اور دیکھو! کچھ لوگ ایسے ہیں کہ نہ تو ان کے پاس علم کی کوئی روشنی ہے۔ نہ کسی طرح کی رہنمائی، نہ کوئی کتاب روشن۔

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝۹

(۹) مگر گھمنڈ کرتے ہوئے اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو اس کی راہ سے بھٹکا دیں۔ ایسے آدمی کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی رسوائی ہے اور قیامت کے دن بھی ہم اسے عذاب آتش کا مزہ چکھائیں گے

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۱۰

(۱۰) "یہ اس کا نتیجہ ہے جو خود تیرے ہاتھوں نے پہلے سے مہیا کر رکھا تھا اور اللہ تو اپنے بندوں کے لیے کبھی ظالم نہیں ہو سکتا۔"

ع ۸

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾

(۱۱) اور (دیکھو!) کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کی بندگی تو کرتے ہیں مگر دل کے جماؤ سے نہیں۔ اگر انہیں کوئی فائدہ پہنچ گیا تو مطمئن ہو گئے۔ اگر کوئی آزمائش آلگی تو الٹے پاؤں اپنی (کفر کی) حالت پر لوٹ پڑے۔ وہ دنیا میں بھی نامراد ہوئے اور آخرت میں بھی، اور یہی ہے جو آشکارا نامرادی ہے۔

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾

(۱۲) وہ اللہ کے سوا ان چیزوں کو (اپنی حاجت روائی کے لیے) پکارتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ نفع۔ یہی گمراہی ہے جسے سب سے زیادہ گہری گمراہی سمجھنا چاہیے۔

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾

(۱۳) وہ ایسی ہستی کو پکارتے ہیں جس کے نفع سے زیادہ اس کا نقصان قریب تر ہے (یعنی واضح و آشکارا ہے)۔ سو کیا ہی برا کارساز ہوا، اور کیا ہی برا ساتھی!

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾

(۱۴) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کیے تو ضرور اللہ انہیں ایسے باغوں میں پہنچا دے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور اس لیے وہ کبھی خشک ہونے والی نہیں)۔ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (وہ مالک و مختار ہے)۔

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾

(۱۵) جو آدمی (مایوس ہو کر) ایسا خیال کر بیٹھتا ہے کہ اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرنے والا نہیں تو (اس کے لیے زندگی کی کوئی راہ باقی نہ رہی) اسے چاہیے ایک رسی چھت تک لے جا کر باندھ دے اور (اس میں گردن لٹکا کر زمین سے) رشتہ کاٹ لے۔ پھر دیکھے اس تدبیر نے اس کا غم و غصہ دور کر دیا یا نہیں؟

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾

(۱۶) اور دیکھو اس طرح ہم نے یہ کلام روشن دلیلوں کی شکل میں اتارا اور اس لیے اتارا کہ اللہ جسے چاہتا ہے (کامیابی کی راہ) پر لگا دیتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾

(۱۷) جو لوگ ایمان لائے (یعنی مسلمان) جو یہودی ہوئے جو صابی ہیں، جو نصاریٰ ہیں، جو مجوسی ہیں، جو مشرک ہیں، قیامت کے دن ان سب کے درمیان اللہ فیصلہ کر دے گا (اور ان کے اعمال کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی)۔ اللہ (سے کوئی بات چھپی نہیں وہ) سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ

(۱۸) کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو کوئی بھی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی بھی زمین

فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ
وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ
حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَن يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن
مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴿١٨﴾ السجدة ۱۴

میں ہے، نیز سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، چار پائے، سب اللہ کے آگے سربسجود ہیں اور کتنے ہی انسان بھی؟ ہاں! بہت سے انسان ایسے بھی ہیں کہ ان پر عذاب کی بات ثابت ہوگئی۔ اور جس کسی کو اللہ ذلت میں ڈالے تو پھر کوئی نہیں جو اسے عزت دینے والا ہو۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ
فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن
نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ
الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾

(۱۹) (دیکھو!) یہ دو مخالف (فریق) ہیں جو اپنے پروردگار کے بارے میں ایک دوسرے سے مخالف باتیں کہتے ہیں۔ ان میں سے جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی ان کے لیے آگ کا پہناوا قطع کر دیا گیا۔ ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا۔

يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ﴿٢٠﴾

(۲۰) اس (کی گرمی کی شدت) سے جو کچھ ان کے شکم میں ہے، جل کر گل اٹھے گا، ان کے جسم کے چمڑے کا بھی یہی حال ہوگا۔

وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ﴿٢١﴾

(۲۱) نیز ان (کی روک تھام) کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے۔

كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ
أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٢٢﴾ ع ۲/۱۲ ۹

(۲۲) جب کبھی (عذاب کے) دکھ سے بے قرار ہو کر نکلنا چاہیں گے تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے کہ (اب نکلتے کیوں ہو؟) عذاب سوزاں کا مزہ چکھو!

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن
ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٢٣﴾

(۲۳) جو فریق ایمان لایا اور نیک عمل ہوا تو یقیناً اللہ اسے (نعیم ابدی) کے باغوں میں داخل کرے گا۔ ان کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں (اس لیے ان کی بہار کبھی ختم ہونے والی نہیں) انہیں وہاں (آگ کے پہناوے کی جگہ) سونے کے کنگن اور موتیوں کے ہار پہنائے جائیں گے اور لباس ان کا ریشمی ہوگا۔

وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ
وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ ﴿٢٤﴾

(۲۴) انہیں باتوں میں سے ایسی بات کی رہنمائی ملی جو نہایت پاکیزہ ہے۔ انہیں راہوں میں سے ایسی راہ پر چلایا گیا جس کی ستائش کی گئی۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن
سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي
جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ
وَالْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ
نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾ ع ۳/۱۳ ۱۰

(۲۵) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی اور جو اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں، نیز مسجد حرام سے، جسے ہم نے بلا امتیاز تمام انسانوں کے لیے (عبادت گاہ) ٹھہرایا ہے۔ خواہ وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے (تو انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم انہیں) اور ہر اس آدمی کو جو اس میں ازراہ ظلم حق سے منحرف ہونا چاہے گا، عذاب دردناک کا مزہ چکھائیں گے۔

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾

(۲۶) اور (وہ وقت یاد کرو!) جب ہم نے ابراہیم کے لیے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کردی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرا اور میرا یہ گھر ان لوگوں لیے پاک رکھ جو طواف کرنے والے ہوں، عبادت میں سرگرم رہنے والے ہوں، رکوع وسجود میں جھکنے والے ہوں!

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾

(۲۷) اور (حکم دیا تھا کہ) لوگوں میں حج کا اعلان پکار دے۔ لوگ تیرے پاس دنیا کی تمام دور دراز راہوں سے آیا کریں گے، پاپیادہ اور ہر طرح کی سواریوں پر جو (مشقت سفر سے) تھکی ہوئی ہوں گی۔

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾

(۲۸) وہ اس لیے آئیں گے کہ اپنے فائدہ پانے کی جگہ میں حاضر ہو جائیں اور ہم نے جو پالتو چارپائے ان کے لیے مہیا کر دیئے ہیں ان کی قربانی کرتے ہوئے مقررہ دنوں میں اللہ کا نام لیں۔ پس قربانی کا گوشت خود بھی کھاؤ اور بھوکے فقیر کو بھی کھلاؤ۔

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾

(۲۹) پھر قربانی کے بعد وہ اپنے جسم ولباس کا میل کچیل دور کر دیں (یعنی احرام اتار دیں) نیز اپنی نذریں پوری کریں اور اس خانہ قدیم (یعنی خانہ کعبہ) کے گرد پھیرے پھر لیں۔"

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾

(۳۰) (تو دیکھو! حج کی) بات یوں ہوئی۔ اور جو کوئی اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حرمتوں کی عظمت مانے، تو اس کے لیے اس کے پروردگار کے حضور بڑی ہی بہتری ہے۔ اور (یہ بات بھی یاد رکھو کہ) ان جانوروں کو چھوڑ کر جن کا حکم قرآن میں سنا دیا گیا ہے، تمام چارپائے تمہارے لیے حلال کیے گئے ہیں۔ پس چاہیے کہ بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو، نیز جھوٹ بولنے سے۔

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾

(۳۱) صرف اللہ ہی کے لیے ہو کر رہو۔ اس کے ساتھ کسی ہستی کو شریک نہ کرو۔ جس کسی نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس کا حال ایسا سمجھو جیسے بلندی سے اچانک نیچے گر پڑا۔ جو چیز اس طرح گرے گی اسے یا تو کوئی اچک لے گا یا ہوا کا جھونکا کسی دور دراز گوشے میں لے جا کر پھینک دے گا۔

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا

(۳۲) (حقیقت حال) یہ ہے۔ پس (یاد رکھو!) جس کسی نے اللہ کی نشانیوں

مِنۡ تَقۡوَى الۡقُلُوۡبِ ﴿۳۲﴾

کی عظمت مانی تو اس نے ایسی بات مانی جو فی الحقیقت دلوں کی پرہیز گاری کی باتوں میں سے ہے۔

لَكُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ اِلَى الۡبَيۡتِ الۡعَتِيۡقِ ﴿۳۳﴾ ع ۱۱

(۳۳) ان (چارپایوں) میں ایک مقررہ وقت تک تمہارے لیے (طرح طرح کے) فائدے ہیں، پھر (اس) خانہ قدیم تک پہنچا کر ان کی قربانی کرنی ہے۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلۡنَا مَنۡسَكًا لِّيَذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمۡ مِّنۡۢ بَهِيۡمَةِ الۡاَنۡعَامِ‌ؕ فَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسۡلِمُوۡا‌ؕ وَبَشِّرِ الۡمُخۡبِتِيۡنَۙ ﴿۳۴﴾

(۳۴) اور (دیکھو!) ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کا ایک طور طریقہ ٹھہرادیا کہ ہمارے دیے ہوئے پالتو چارپائے ذبح کرے تو اللہ کا نام یاد کرلے۔ پس (یاد رکھو!) تمہارا معبود وہی ایک معبود یگانہ ہے (اور جب اس کے سوا کوئی نہیں تو چاہیے کہ) اسی کے آگے فرماں برداری کا سر جھکادو! اور (اے پیغمبر!) عاجزی اور نیازمندی کرنے والے بندوں کو (کامرانی وسعادت کی) خوش خبری دے دو۔

الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ وَالصّٰبِرِيۡنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمۡ وَالۡمُقِيۡمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾

(۳۵) ان (نیازمندان حق) کو، جن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز اٹھتے ہیں، جو ہر طرح کی مصیبتوں میں صبر کرنے والے ہیں، جو نماز کے پڑھنے اور درستگی میں کوشاں رہتے ہیں، جو اس رزق میں سے کہ اللہ نے دے رکھا ہے (نیک کاموں کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں!

وَالۡبُدۡنَ جَعَلۡنٰهَا لَكُمۡ مِّنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمۡ فِيۡهَا خَيۡرٌ ‌ۖ فَاذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ عَلَيۡهَا صَوَآفَّ‌ ۚ فَاِذَا وَجَبَتۡ جُنُوۡبُهَا فَكُلُوۡا مِنۡهَا وَاَطۡعِمُوا الۡقَانِعَ وَالۡمُعۡتَـرَّ‌ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرۡنٰهَا لَكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۳۶﴾

(۳۶) اور (دیکھو! قربانی کے یہ) اونٹ (جنہیں دور دور سے حج کے موقع پر لایا جاتا ہے) تو ہم نے اسے ان چیزوں میں سے ٹھہرادیا ہے جو تمہارے لیے اللہ کی (عبادت کی) نشانیوں میں سے ہیں۔ اس میں تمہارے لیے بہتری کی بات ہے۔ پس چاہیے کہ انہیں قطار در قطار ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام یاد کرو۔ پھر جب وہ کسی پہلو پر گر پڑیں (یعنی ذبح ہو جائیں) تو ان کے گوشت میں سے خود بھی کھاؤ اور فقیروں اور زائروں کو بھی کھلاؤ۔ اس طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے لیے مسخر کردیا تاکہ (احسان الٰہی کے) شکر گزار رہو۔

لَنۡ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوۡمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰـكِنۡ يَّنَالُهُ التَّقۡوٰى مِنۡكُمۡ‌ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَـكُمۡ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰٮكُمۡ‌ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۳۷﴾

(۳۷) یاد رکھو۔ اللہ تک ان قربانیوں کا نہ تو گوشت پہنچتا ہے نہ خون۔ اس کے حضور جو کچھ پہنچ سکتا ہے وہ تو صرف تمہارا تقویٰ ہے (یعنی تمہارے دل کی نیکی ہے)۔ ان جانوروں کو اس طرح تمہارے لیے مسخر کردیا کہ اللہ کی رہنمائی پر اس کے شکر گزار رہو اور اس کے نام کی بڑائی کا آوازہ بلند کرو۔ اور نیک کرداروں کے لیے (قبولیت حق کی) خوش خبری ہے۔

ع ٥ ١٢

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝٣٨

(۳۸) جو لوگ ایمان لائے ہیں یقیناً اللہ (ظالموں کے ظلم وتشدد سے) ان کی مدافعت کرتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ امانت میں خیانت کرنے والوں کو کہ کفرانِ نعمت کررہے ہیں کبھی پسند نہیں کرسکتا۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰي نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُۨ ۝٣٩

(۳۹) جن (مومنوں) کے خلاف ظالموں نے جنگ کر رکھی ہے اب انہیں بھی (اس کے جواب میں) جنگ کی رخصت دی جاتی ہے، کیوں کہ ان پر سراسر ظلم ہو رہا ہے اور اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے۔

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝٤٠

(۴۰) یہ وہ مظلوم ہیں جو بغیر کسی حق کے اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے۔ ان کا کوئی جرم نہ تھا۔ اگر تھا تو صرف یہ کہ وہ کہتے تھے، ہمارا پروردگار اللہ ہے! اور (دیکھو!) اگر اللہ بعض آدمیوں کے ہاتھوں بعض آدمیوں کی مدافعت نہ کراتا رہتا (اور ایک گروہ کو دوسرے گروہ پر ظلم وتشدد کرنے کے لیے بے روک چھوڑ دیتا) تو کسی قوم کی عبادت گاہ زمین پر محفوظ نہ رہتی۔ خانقاہیں، گرجے، عبادت گاہیں، مسجدیں جن میں اس کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، سب کبھی کے ڈھائے جاچکے ہوتے (یادرکھو!) جو کوئی اللہ (کی سچائی) کی حمایت کرے گا، ضروری ہے کہ اللہ بھی اس کی مدد فرمائے۔ کچھ شبہ نہیں، وہ یقیناً قوت رکھنے والا اور سب پر غالب ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝٤١

(۴۱) یہ (مظلوم مسلمان) وہ ہیں کہ اگر ہم نے زمین میں انہیں صاحب اقتدار کردیا (یعنی ان کا حکم چلنے لگا) تو وہ نماز (کا نظم) قائم کریں گے، زکوٰۃ کی ادائیگی میں سرگرم ہوں گے، نیکیوں کا حکم دیں گے، برائیاں روکیں گے۔ اور تمام باتوں کا انجام کار اللہ ہی کے ہاتھ ہے۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۝٤٢
وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝٤٣
وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝٤٤

(۴۲، ۴۳، ۴۴) اور (اے پیغمبر!) اگر یہ (منکر) تجھے جھٹلائیں تو (یہ کوئی نئی بات نہیں) ان سے پہلے کتنی قومیں اپنے اپنے وقتوں کے رسولوں کو جھٹلا چکی ہے: قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم ابراہیم، قوم لوط، اصحاب مدین، اور موسیٰ بھی جھٹلایا گیا (اگرچہ خود اس کی قوم نے نہیں جھٹلایا) اور ہم نے (ہمیشہ ایسا ہی کیا کہ) پہلے منکروں کو (کچھ عرصہ کے لیے) ڈھیل دے دی۔ پھر (مواخذہ میں) پکڑ لیا۔ تو دیکھو! ہماری ناپسندیدگی ان کے لیے کیسی سخت ہوئی۔

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾

(۴۵) پھر دیکھو! کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے انہیں ہلاک کردیا اور وہ ظلم کرنے والی تھیں۔ وہ ایسی اجڑیں کہ اپنی چھتوں پر گر کے رہ گئیں۔ کنویں ناکارہ ہوگئے، سربفلک محل، کھنڈر بن گئے!

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾

(۴۶) کیا یہ لوگ ملکوں میں چلے پھرے نہیں کہ عبرت حاصل کرتے؟ ان کے پاس دل ہوتے اور سمجھتے بوجھتے، کان ہوتے اور سنتے اور پاتے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی اندھے پن میں پڑتا ہے تو آنکھیں اندھی نہیں ہوجایا کرتیں (جو سروں میں ہیں)، دل اندھے ہوجاتے ہیں جو سینوں کے اندر پوشیدہ ہیں۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾

(۴۷) اور (اے پیغمبر!) یہ لوگ تجھ سے عذاب کے مطالبہ میں جلدی مچارہے ہیں (یعنی کہتے ہیں: اگر سچ مچ کو عذاب آنے والا ہے تو کیوں نہیں آچکتا؟) اور اللہ کبھی ایسا کرنے والا نہیں کہ اپنا وعدہ پورا نہ کرے۔ مگر تیرے پروردگار کے یہاں ایک دن کی مقدار ایسی ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ایک ہزار برس۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾ ع ٦ ١٢

(۴۸) اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے (ابتداء میں) ڈھیل دی اور وہ ظالم تھیں، پھر ہم نے مواخذے میں پکڑ لیا اور بالآخر سب کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾

(۴۹) (اے پیغمبر!) کہہ دے: اے لوگو! میں اس کے سوا کچھ نہیں ہوں کہ (انکار و شرارت کے نتائج سے) تمہیں اعلانیہ خبردار کردینا چاہتا ہوں۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾

(۵۰) پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾

(۵۱) جن لوگوں نے اللہ کی نشانیوں کے خلاف لڑ کر کامیاب ہونا چاہا۔ وہ دوزخی ہیں (ان کے لیے ہر طرح کی کامیابیوں اور سعادتوں سے محرومی ہے۔)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾

(۵۲) اور (اے پیغمبر!) ہم نے تجھ سے پہلے جتنے رسول اور جتنے نبی بھیجے سب کے ساتھ یہ معاملہ ضرور پیش آیا کہ جونہی انہوں نے (اصلاح و سعادت کی) آرزو کی، شیطان نے ان کی آرزو میں کوئی نہ کوئی فتنے کی بات ڈال دی۔ اور پھر اللہ نے اس کی وسوسہ اندازیوں کا اثر مٹایا اور اپنی نشانیوں کو اور زیادہ مضبوط کردیا۔ وہ (سب کچھ) جاننے والا (اور اپنے سارے کاموں میں) حکمت والا ہے۔

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ
وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۙ﴿۵۳﴾

(۵۳) اس میں (ایک بڑی) مصلحت یہ رہی ہے کہ شیطان کی وسوسہ اندازی ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ ہو جائے جن کے دل روگی ہیں اور (سچائی کی طرف سے) سخت پڑ گئے ہیں۔ اور بلا شبہ یہ ظلم کرنے والے بڑی ہی گہری مخالفت میں پڑے ہیں۔

وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ
قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

(۵۴) نیز (اس میں) یہ مصلحت بھی تھی کہ (اے پیغمبر!) جن لوگوں نے علم پایا ہے وہ جان لیں کہ یہ معاملہ فی الحقیقت تیرے پروردگار ہی کی طرف سے ہے۔ اس طرح اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دلوں میں عجز و نیاز پیدا ہو جائے۔ یقیناً اللہ ایمان والوں کو (سعادت و کامرانی کی) سیدھی راہ چلانے والا ہے۔

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ
حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ
عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

(۵۵) (یاد رکھ!) جو لوگ منکر ہیں، وہ اس بارے میں برابر شک ہی کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ (فیصلہ کن) گھڑی اچانک ان کے سروں پر آجائے یا کسی منحوس دن کا عذاب آنمودار ہو۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾

(۵۶) اس دن بادشاہی صرف اللہ ہی کی ہوگی۔ وہ ان سب کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ پھر ان لوگوں کے لیے نعیم و سرور کے باغ ہیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع ۷/۹ ۱۴

(۵۷) اور ان لوگوں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے جنہوں نے انکار کیا اور ہماری نشانیاں جھٹلائیں۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ
قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا
حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

(۵۸) اور (دیکھو!) جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی، پھر لڑائی میں قتل ہوئے یا اپنی موت مر گئے تو (دونوں صورتوں میں) ضروری ہے کہ اللہ انہیں (آخرت میں) بہتر سے بہتر روزی دے اور یقیناً اللہ ہی ہے جو سب سے بہتر روزی بخشنے والا ہے۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ
اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾

(۵۹) وہ ضرور انہیں ایسی جگہ پہنچائے گا جس سے وہ خوشنود ہوں گے۔ یقیناً وہ (سب کچھ) جاننے والا (اور اپنے کاموں میں) بڑا بردبار ہے!

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ

(۶۰) (بہرحال) حقیقت حال یہ ہے۔ پس جس کسی نے خود زیادتی نہیں کی،

ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۶۰

بلکہ جتنی سختی اس کے ساتھ کی گئی تھی، ٹھیک اتنی ہی بدلے میں کرنی چاہی اور پھر دشمن مزید زیادتی پر اتر آیا تو ضروری ہے کہ اللہ مظلوم کی مدد کرے۔ اللہ یقیناً معاف کردینے والا بخش دینے والا ہے!

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ۝۶۱

(۶۱) اور یہ (صورتحال) اس لیے ہوئی کہ اللہ رات کو دن کے اندر نمایاں کرتا ہے اور دن کو رات کے اندر (یعنی یہاں ہر گوشے میں حالات کی متضاد تبدیلی کا قانون جاری ہے)، نیز اس لیے کہ اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝۶۲

(۶۲) نیز اس لیے بھی کہ حق اللہ ہی کی ہستی ہے اور جن ہستیوں کو اس کے سوا پکارتے ہیں باطل ہیں۔ اور پھر اس لیے بھی کہ اللہ ہی کی ہستی بلند مرتبہ ہے، بڑائی والی!

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝۶۳

(۶۳) کیا تم نے (یہ منظر) نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور (سوکھی) زمین سرسبز ہو کر لہلہانے لگتی ہے؟ یقین کرو! اللہ بڑا ہی لطف کرنے والا، ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے!۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۶۴

(۶۴) آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہی ہے۔ وہی ہے جو بے نیاز ہے ہر طرح کی ستائشوں کا سزاوار!

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۶۵

(۶۵) کیا تم نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے لیے مسخر کردی ہیں؟ جہاز کو دیکھو کس طرح وہ اس کے حکم سے سمندر میں تیرتا چلا جاتا ہے؟ پھر کس طرح اس نے آسمان کو (یعنی فضاء سماوی کے اجرام کو) تھامے رکھا کہ زمین پر گریں نہیں اور گریں تو اس کے حکم سے۔ بلا شبہ اللہ انسان کے لیے بڑی ہی شفقت رکھنے والا، بڑی ہی رحمت والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ؗ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝۶۶

(۶۶) اور (دیکھو!) وہی ہے جس نے تمہیں زندگی بخشی، پھر وہ موت طاری کرتا ہے، پھر (دوبارہ) زندہ کرے گا۔ دراصل انسان بڑا ہی ناشکرا ہے!

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝۶۷

(۶۷) (اے پیغمبر!) ہم نے ہر امت کے لیے (عبادت کا) ایک طور طریقہ ٹھہرا دیا ہے جس پر وہ چل رہی ہے۔ پس لوگوں کو اس معاملے میں (یعنی اسلام کے طور طریقے میں) تجھ سے جھگڑنے کی کوئی وجہ نہیں۔ تو اپنے پروردگار کی

طرف لوگوں کو دعوت دے (کہ اصل دین یہی ہے) یقیناً تو ہدایت کے سیدھے راستے پر گامزن ہے۔

وَإِنْ جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾

(۶۸) اگر (اس پر بھی) لوگ تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دے: ”اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں!

اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾

(۶۹) تم جن باتوں میں باہم دگر اختلاف کر رہے ہو، قیامت کے دن وہ تمہارے درمیان فیصلہ کر کے حقیقت حال آشکارا کر دے گا“۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾

(۷۰) (اے پیغمبر!) کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ پر سب کچھ روشن ہے، جو کچھ آسمان میں ہے، جو کچھ زمین میں ہے؟ یہ ساری باتیں نوشتہ میں ضبط ہیں اور ایسا کرنا اللہ کے لیے کوئی مشکل کام نہیں“۔

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿٧١﴾

(۷۱) اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کی بندگی کرتے ہیں جن کے لیے نہ تو اس نے کوئی سند اتاری، اور نہ ان کے پاس علم کی کوئی روشنی ہے۔ اور بے انصافوں کو مدد کا کوئی سہارا نہیں مل سکتا۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧٢﴾ ع ٩/٨ ١٦

(۷۲) اور جب انہیں ہماری روشن آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کفر ہے، ان کے چہروں پر ناپسندیدگی ابھرتی ہوئی دیکھ کر تم پہچان لیتے ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مارے ناپسندیدگی کے یہ پڑھنے والوں پر حملہ کر بیٹھیں گے۔ (اے پیغمبر!) تو کہہ دے: ”کیا میں تمہیں اس سے بھی ایک بدتر صورتحال کی خبر دوں؟ آگ کے شعلے! جس کا اللہ نے منکروں کے لیے وعدہ کر لیا۔ اور جس کا ٹھکانا یہ ہوا تو کیا ہی برا ٹھکانا ہے!“

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾

(۷۳) اے لوگو! ایک مثال سنائی جاتی ہے، غور سے سنو! اللہ کے سوا جن (خود ساختہ) معبودوں کو تم پکارتے ہو، انہوں نے ایک مکھی تک پیدا نہیں کی۔ اگر تمہارے یہ سارے معبود اکٹھے ہو کر زور لگائیں، جب بھی پیدا نہ کر سکیں۔ اور (پھر اتنا ہی نہیں بلکہ) اگر ایک مکھی ان سے کچھ چھین لے جائے تو ان میں قدرت نہیں کہ اس سے چھڑا لیں۔ تو دیکھو! طلب گار بھی یہاں درماندہ ہوا اور مطلوب بھی درماندہ (یعنی پرستار بھی عاجز ہیں اور ان کے معبود بھی عاجز!)

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۷۴﴾

(۷۴) اللہ کے مقام کی جو عزت کرنی تھی یہ نہ کر سکے۔ وہ تو سرتا سر قوت ہے، سب پر غالب!

اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۷۵﴾

(۷۵) اللہ نے فرشتوں میں سے بعض کو پیام رسانی کے لیے برگزیدہ کر لیا۔ اسی طرح بعض انسانوں کو بھی (لیکن اس برگزیدگی سے انہیں معبود ہونے کا درجہ نہیں مل گیا جیسا ان گمراہوں نے سمجھ رکھا ہے) بلاشبہ اللہ ہی ہے سننے والا، دیکھنے والا!

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾

(۷۶) وہ جانتا ہے جو کچھ انہیں پیش آنے والا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے گزر چکا۔ اور ساری باتوں کا آخری سررشتہ اسی کے ہاتھ ہے!

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۩ ﴿۷۷﴾

السجدة عند الامام الشافعي رحمه الله تعالى

(۷۷) مسلمانو! رکوع میں جھکو، سجدے میں گرو، اپنے پروردگار کی بندگی کرو۔ جو کچھ کرو نیکی کی بات کرو۔ عجب نہیں کہ اس طرح بامراد ہو۔

وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا لِیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ﴿۷۸﴾ ع ١٠ ٦ ١٧

(۷۸) اور اللہ کی راہ میں جان لڑا دو، اس کی راہ میں جان لڑا دینے کا جو حق ہے پوری طرح ادا کرو۔ اس نے تمہیں برگزیدگی کے لیے چن لیا۔ تمہارے لیے دین میں کسی طرح کی تنگی نہیں رکھی۔ وہی طریقہ تمہارا ہوا جو تمہارے باپ ابراہیم کا تھا۔ اس نے تمہارا نام "مسلم" رکھا۔ پچھلے وقتوں میں بھی اور اس (قرآن) میں بھی۔ اور یہ اس لیے کیا تا کہ رسول تمہارے لیے (حق) کا گواہ ہو (یعنی معلم ہو) اور تم تمام انسانوں کے لیے۔ پس نماز کا نظام قائم کرو، زکوٰۃ کی ادائیگی کا سامان کرو۔ اللہ کا سہارا مضبوط پکڑ لو، وہی تمہارا کارساز ہے۔ اور جس کا کارساز اللہ ہوا تو کیا ہی اچھا کارساز ہے اور کیا ہی اچھا مددگار!

آیاتها ۱۱۸ (۲۳) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ (۷۴) رکوعاتها ۶

سورۃ المومنون مکی ہے اور اس میں ایک سو آٹھارہ آیات اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١

(۱) بلاشبہ ایمان لانے والے کامیاب ہوئے۔

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝٢

(۲) (کون ایمان لانے والے؟) جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝٣

(۳) جو نکمی باتوں سے رخ پھیرے ہوئے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝٤

(۴) جو زکوٰۃ ادا کرنے میں سرگرم ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝٥

(۵) جو اپنے ستر کی نگہداشت سے کبھی غافل نہیں ہوتے۔

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝٦

(۶) ہاں اپنی بیبیوں سے زن شوئی کا علاقہ رکھتے ہیں، یا ان سے جو ان کی ملکیت میں آگئیں (یعنی غلامی کی حالت میں پڑی ہوئی عورتیں جو ان کے نکاح میں آگئیں) تو ان سے علاقہ رکھنے پر ان کے لیے کوئی ملامت نہیں۔

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝٧

(۷) اور جو کوئی (اس معاملہ میں) اس کے علاوہ کوئی دوسری صورت نکالے تو ایسی صورتیں نکالنے والے ہی ہیں جو حد سے باہر ہو گئے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝٨

(۸) نیز جن کا حال یہ ہے کہ اپنی امانتوں اور عہدوں کا پاس رکھتے ہیں،

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝٩

(۹) اور اپنی نمازوں کی حفاظت میں کبھی کوتاہی نہیں کرتے۔

وقف لازم

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝١٠

(۱۰) تو یقیناً ایسے ہی لوگ ہیں جو اپنا ورثہ پانے والے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١١

(۱۱) یہ فردوس کی زندگی میراث میں پائیں گے، ہمیشہ کے لیے اس میں بسنے والے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝١٢

(۱۲) اور (دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا (یعنی زندگی کی ابتدا مٹی کے خلاصہ سے ہوئی)

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝١٣

(۱۳) پھر ہم نے اسے "نطفہ" بنایا، ایک ٹھہر جانے اور جماؤ پانے کی جگہ میں۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾

(۱۴) پھر ''نطفہ'' کو ہم نے ''علقہ'' بنایا۔ پھر علقہ کو ایک گوشت کا ٹکڑا سا کر دیا، پھر اس میں ہڈیوں کا ڈھانچہ پیدا کیا۔ پھر ڈھانچے پر گوشت کی تہہ چڑھا دی۔ پھر دیکھو کس طرح اسے بالکل ایک دوسری ہی طرح کی مخلوق بنا کر نمودار کر دیا! تو کیا ہی برکتوں والی ہستی ہے اللہ کی۔ پیدا کرنے والوں میں سب سے بہتر پیدا کرنے والا۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾

(۱۵) پھر (دیکھو، اس پیدائش کے بعد) تم سب کو ضرور مرنا ہے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾

(۱۶) اور پھر (مرنے کے بعد) ایسا ہونا ہے کہ قیامت کے دن اٹھائے جاؤ۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

(۱۷) اور (دیکھو!) یہ ہماری ہی کارفرمائی ہے کہ تمہارے اوپر (گردش کے) سات راستے بنا دیئے اور ہم مخلوق کی طرف سے غافل نہ تھے۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

(۱۸) اور ہم نے ایک خاص اندازہ کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا اور اسے زمین میں (حسب ضرورت) ٹھہرائے رکھا اور ہم یقیناً قادر ہیں کہ اسے (جس طرح نمودار کیا اسی طرح اڑا) لے جائیں۔

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾

(۱۹) پھر اسی پانی کی آبیاری سے تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغوں کو نشوونما دے دی۔ ان باغوں میں تمہارے لیے بہت سے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ بعض تمہارے کھانے میں کام آتے ہیں۔

وقف لازم

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

(۲۰) اور وہ درخت جو طور سیناء میں پیدا ہوتا ہے (یعنی زیتون کا درخت) جو چکنائی اگاتا ہے اور کھانے والوں کے لیے (نہایت اچھا) سالن۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾

(۲۱) اور (دیکھو!) تمہارے لیے چارپایوں کی خلقت میں بھی بڑی ہی عبرت ہے۔ جو کچھ ان کے شکم میں بھرا ہے (یعنی ناگوار آلائشیں) اسی میں سے تمہارے لیے پینے کی (خوشگوار) چیز پیدا کر دیتے ہیں (یعنی دودھ) اور تمہارے لیے ان کے وجود میں اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں۔ انہی میں سے بعض تمہارے لیے غذا کا کام بھی دیتے ہیں۔

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع ۱

(۲۲) تم (خشکی میں) ان پر اور جہازوں پر (سمندر میں) سوار بھی ہوتے ہو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾

(۲۳) اور (پھر دیکھو) یہ واقعہ ہے کہ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف (ہدایت کے لیے) بھیجا تھا۔ اس نے کہا تھا "بھائیو! اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم (بد عملی کے نتائج سے) ڈرتے نہیں؟

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾

(۲۴) اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی، وہ یہ سن کر (لوگوں سے) کہنے لگے: یہ آدمی (حضرت نوحؑ) اس کے سوا کیا ہے کہ تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہے؟ مگر چاہتا ہے تم پر اپنی بڑائی جتائے۔ اگر اللہ کو کوئی ایسی ہی بات منظور ہوتی تو کیا وہ فرشتے نہ اتار دیتا؟ (وہ ہماری ہی طرح کے ایک آدمی کو اپنا پیامبر کیوں بنانے لگا؟) ہم نے اپنے اگلے بزرگوں سے تو کوئی ایسی بات کبھی سنی نہیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾

(۲۵) کچھ نہیں بس ایک آدمی ہے، جو پاگل ہو گیا ہے، پس (اس کی باتوں پر کان نہ دھرو) کچھ دنوں تک انتظار کر کے دیکھ لو، اس کا انجام کیا ہوتا ہے"۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾

(۲۶) اس پر نوح نے دعا مانگی "خدایا! انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو تو میری مدد کر!"

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾

(۲۷) پس ہم نے نوح کی طرف وحی بھیجی کہ: "ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا۔ پھر جب ایسا ہو کہ ہمارے حکم کا وقت آجائے اور تنور کے شعلے بھڑک اٹھیں (یعنی ظہور نتائج کا معاملہ پختہ ہو جائے) تو کشتی میں ہر جانور کے دو دو جوڑے ساتھ لے لے اور اپنے گھر والوں کو بھی، مگر گھر کے ایسے آدمی کو نہیں جس کے لیے پہلے فیصلہ ہو چکا۔ اور دیکھ! جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں ہم سے کچھ عرض معروض نہ کیجئے گا۔ وہ ڈوب کر رہیں گے"۔

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾

(۲۸) "اور جب تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہو جائے تو اس وقت تیری زبان سے یہ صدا اٹھے: "ساری ستائشیں اللہ کے لیے جس نے ہمیں ظالم قوم (کی معیت) سے نجات دی!۔

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿٢٩﴾

(۲۹) نیز یہ دعا بھی مانگیو کہ: ''خدایا! مجھے اب زمین پر اس طرح اتار کہ برکت کا اترنا ہو، اور تو سب سے بہتر جگہ دینے والا ہے!''

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ﴿٣٠﴾

(۳۰) بلاشبہ اس واقعہ میں (سمجھنے والوں کے لیے) بڑی ہی نشانیاں ہیں، نیز یہ کہ یہاں ضرور ایسا ہوتا ہے کہ ہم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿٣١﴾

(۳۱) پھر ہم نے قوم نوح کے بعد قوموں کا ایک دوسرا دور پیدا کر دیا۔

فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣٢﴾ ع ۲

(۳۲) ان میں بھی اپنا رسول بھیجا جو خود انہی میں سے تھا۔ (اس کی پکار بھی یہی تھی) کہ ''اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم (انکار و فساد کے نتائج بد سے) ڈرتے نہیں؟

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿٣٣﴾

(۳۳) اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی اور آخرت کے پیش آنے سے منکر تھے اور جنہیں دنیا کی زندگی میں ہم نے آسودگی دے رکھی تھی (لوگوں سے) کہنے لگے: اس سے زیادہ اس کی کیا حیثیت ہے کہ تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہے۔ جو کچھ تم کھاتے ہو یہ بھی کھاتا ہے۔ جو کچھ تم پیتے ہو، یہ بھی پیتا ہے۔

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٣٤﴾

(۳۴) اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک آدمی کی اطاعت کر لی تو بس سمجھ لو تم تباہ ہوئے۔

اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿٣٥﴾

(۳۵) (تم سنتے ہو۔ یہ کیا کہتا ہے؟) یہ تمہیں امید دلاتا ہے کہ جب مرنے کہ بعد محض مٹی اور ہڈیوں کا چورہ ہو جاؤ گے تو پھر تمہیں (موت سے) نکالا جائے گا۔

هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٦﴾

(۳۶) کیسی ان ہونی بات ہے، جس کی تمہیں توقع دلاتا ہے۔

اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿٣٧﴾

(۳۷) (بھلا دوبارہ زندہ ہونا کیسا؟) زندگی تو بس یہی زندگی ہے جو دنیا میں ہم بسر کرتے ہیں۔ یہیں مرتے ہیں، یہیں جینا ہے۔ ایسا کبھی ہونے والا نہیں کہ مر کر پھر جی اٹھیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿٣٨﴾

(۳۸) کچھ نہیں، یہ ایک مفتری آدمی ہے جس نے اللہ کے نام سے جھوٹ موٹ بات بنا دی۔ ہم کبھی اس پر یقین لانے والے نہیں!''

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾	(۳۹) اس پر اس رسول نے دعا مانگی: ''خدایا! انہوں نے مجھے جھٹلایا، پس تو میری مدد کر!''
قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾	(۴۰) حکم ہوا ''عنقریب ایسا ہونے والا ہے کہ یہ اپنے کیے پر شرمسار ہوں گے۔''
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾	(۴۱) چنانچہ فی الحقیقت ایک ہولناک آواز نے انہیں آ پکڑا، اور ہم نے خس و خاشاک کی طرح انہیں پامال کر دیا۔ تو محرومی ہو اس گروہ کے لیے کہ ظلم کرنے والا ہے۔
ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾	(۴۲) پھر ہم نے ان کے بعد قوموں کے اور بہت سے دور پیدا کیے۔
مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾	(۴۳) کوئی قوم اپنے مقررہ وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے (سب کو قانونِ الٰہی کے مطابق اپنا دور پورا کرنا ہے)۔
ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾	(۴۴) پھر ہم نے لگاتار، یکے بعد دیگرے اپنے رسول بھیجے، لیکن جب کبھی کسی قوم میں اس کا رسول ظاہر ہوا معاً وہ جھٹلانے پر آمادہ ہو گئی۔ پس ہم بھی ایک کے بعد ایک کر کے انہیں ہلاک کرتے گئے اور ان کی ہستیاں (روایت کا) افسانہ بن گئیں۔ تو ان کے لیے محرومی و نامرادی ہو جو آیاتِ حق پر یقین نہیں کرتے!
ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ڏ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾	(۴۵) پھر دیکھو ہم نے موسٰی اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور آشکارا دلیلیں دیں۔
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾	(۴۶) اور فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا لیکن انہوں نے گھمنڈ کیا وہ سرکشوں کا گروہ تھا۔
فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾	(۴۷) وہ (آپس میں) کہنے لگے: ''کیا ہم اپنی ہی طرح کے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں؟ حالانکہ ان کی قوم ہمارے آگے جھکی ہوئی اور ہماری پرستار ہے؟''
فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾	(۴۸) پس انہوں نے موسٰی اور ہارون کو جھٹلایا، نتیجہ یہ نکلا کہ ہلاک ہو جانے والوں میں سے ہوئے۔
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ	(۴۹) اور یہ بھی واقعہ ہے کہ ہم نے (اس واقعہ کے بعد) موسٰی کو الکتاب (یعنی

يَهْتَدُوْنَ ۝٤٩

توراۃ) دی تھی تاکہ لوگ ہدایت پائیں۔

ع ۳

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَاۤ
اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ۝٥٠

(۵۰) اور (اسی طرح) ابن مریم (یعنی مسیح) اور اس کی ماں کو (اپنی سچائی کی) ایک بڑی نشانی بنایا، اور انہیں ایک مرتفع مقام میں پناہ دی جو بسنے کے قابل اور شاداب تھی۔

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا
صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝٥١

(۵۱) اے گروہ پیغمبراں! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ جیسے کچھ تمہارے اعمال ہوتے ہیں مجھ سے پوشیدہ نہیں۔

وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا
رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝٥٢

(۵۲) (اور دیکھو!) یہ تمہاری امت دراصل ایک ہی امت ہے اور تم سب کا پروردگار میں ہی ہوں۔ پس (انکار و بدعملی کے نتائج سے) ڈرو۔ (ان تمام پیغمبروں کے ذریعے جو تعلیم دی گئی، وہ یہی تعلیم تھی)

فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ
حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝٥٣

(۵۳) لیکن لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کٹ کر الگ ہو گئے اور اپنا دین الگ الگ کر لیا اب جو جس کے پلے پڑ گیا ہے اسی میں مگن ہے۔

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝٥٤

(۵۴) پس (اے پیغمبر!) ان منکروں کو ان کی غفلت و سرشاری میں پڑا رہنے دے۔ ایک مقررہ وقت تک (یہ اسی حالت میں رہیں گے، پھر حقیقت حال کا فیصلہ ہو جائے گا جیسا کہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے)۔

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝٥٥
نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝٥٦

(۵۵ و ۵۶) کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم مال اور اولاد (کی فراوانی) سے اس لیے ان کی مدد کر رہے ہیں کہ بھلائی پہنچانے میں سرگرمی دکھائیں؟ نہیں! (حقیقت حال دوسری ہی ہے، مگر) وہ شعور نہیں رکھتے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ
مُّشْفِقُوْنَ ۝٥٧

(۵۷) جو لوگ اپنے پروردگار کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٥٨

(۵۸) جو اپنے پروردگار کی نشانیوں پر یقین رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝٥٩

(۵۹) جو اپنے پروردگار کے ساتھ کسی ہستی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ
اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝٦٠

(۶۰) جو (اس کی راہ میں) جتنا کچھ دے سکتے ہیں بلا تامل دیتے ہیں اور (پھر بھی) ان کے دل ترساں رہتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے حضور لوٹنا ہے۔

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا

(۶۱) تو بلاشبہ یہ لوگ ہیں جو بھلائیوں کے لیے تیز گام ہیں اور یہی ہیں جو اس

سٰبِقُوْنَ﴿۶۱﴾

راہ میں سب سے آگے نکل جانے والے ہیں!۔

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴿۶۲﴾

(۶۲) اور ہم کسی جان پر ذمہ داری نہیں ڈالتے، مگر اتنی ہی، جتنی کی اس میں طاقت (یعنی استعداد) ہے۔ ہمارے پاس (ان سب کی حالت و استعداد کے لیے) نوشتہ ہے جو ٹھیک ٹھیک (حقیقت حال کے مطابق) حکم لگا دیتا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ کسی جان کے ساتھ ناانصافی ہو!

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ﴿۶۳﴾

(۶۳) لیکن (اصل یہ ہے کہ) ان لوگوں کے دل اس حقیقت کی طرف سے غفلت و سرشاری میں پڑ گئے۔ ان کے اور بھی اعمال (بد) ہیں جو ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔

حَتّٰى اِذَا اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ﴿۶۴﴾

(۶۴) (یہ کرتے رہیں گے۔) یہاں تک کہ (ظہور نتائج کی گھڑی سامنے آجائے) جب ہم ان کے خوش حال آدمیوں کو عذاب میں پکڑ لیں گے، تو پھر اچانک دیکھو گے کہ (سرکشی کی جگہ) آہ وزاری کر رہے ہیں۔

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ﴿۶۵﴾

(۶۵) "اب آج آہ وزاری نہ کرو (اس سے کیا فائدہ؟) تم ہماری طرف سے مدد پانے والے نہیں"۔

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ﴿۶۶﴾

(۶۶) "ایک وقت تھا کہ ہماری آیتیں تمہارے آگے پڑھی جاتی تھیں اور تم الٹے پاؤں بھاگنے لگتے تھے۔

مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖۗ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ﴿۶۷﴾

(۶۷) "تمہارے اندر ان (کی سماعت) سے گھمنڈ پیدا ہو جاتا تھا۔ تم اپنی مجلسوں کی داستاں سرائیوں میں انہیں مشغلہ بناتے۔ تم ان کے حق میں ہذیاں بکتے تھے۔"

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ﴿۶۸﴾

(۶۸) پھر (انہیں کیا ہو گیا ہے؟) کیا انہوں نے اس بات پر (یعنی قرآن پر) غور نہیں کیا؟ یا ان کے سامنے کوئی ایسی عجیب بات آگئی ہے جو ان کے اگلے بزرگوں کے سامنے نہیں آئی تھی؟

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ﴿۶۹﴾

(۶۹) یا یہ اپنے رسول کو پہچان نہ سکے، اس لیے منکر ہو گئے؟

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ

(۷۰) یا یہ کہتے ہیں: اسے جنون ہو گیا؟ نہیں! (ان میں سے کوئی بات نہیں

بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝٧٠

ہو سکتی) اللہ کا رسول ان کے پاس سچائی کے ساتھ آیا، مگر ان میں سے اکثروں کا یہ حال ہو گیا ہے کہ سچائی کا ماننا انہیں گوارا ہی نہیں ہے۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝٧١

(۷۱) اور اگر ایسا ہوتا کہ سچائی ان کی خواہشوں کی پیروی کرتی تو یقیناً آسمان و زمین اور وہ سب جو ان میں ہے یک قلم درہم برہم ہو جاتا۔ ہم نے ان کے لیے ان کی نصیحت کی بات مہیا کر دی، تو یہ اپنی نصیحت کی بات سے گردن پھیرے ہوئے ہیں۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝٧٢

(۷۲) (اے پیغمبر!) کیا (وہ سمجھتے ہیں کہ)، تو ان سے مال و دولت کا طالب ہے؟ تیرے لیے تو تیرے پروردگار کا دیا مال ہی بہتر ہے (تو ان سے کیوں طالب زر ہونے لگا؟) وہی سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٧٣ الربع

(۷۳) بلا شبہ! یقیناً تو انہیں (کامیابی و سعادت کی) سیدھی راہ کی طرف بلا رہا ہے۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ۝٧٤

(۷۴) اور جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ یقیناً راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝٧٥

(۷۵) اور اگر ہم ان پر (مزید) رحم کریں اور جو کچھ انہیں دکھ پہنچتے رہتے ہیں دور کر دیں تو (کیا یہ شکر گزار ہوں گے؟ نہیں) یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے اور زیادہ بڑھ چلیں گے۔

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝٧٦

(۷۶) اور (دیکھو!) ہم نے انہیں عذاب میں مبتلا بھی کیا اس پر بھی وہ اپنے پروردگار کے آگے نہ جھکے اور نہ ہی عاجزی کی۔

حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝٧٧ ع ٤ ٢٧ ٤

(۷۷) پھر جب معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا کہ ہم ان پر ایک بڑے ہی عذاب کا دروازہ کھول دیں تو اس وقت اچانک متحیر ہو کر رہ جائیں گے۔

وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝٧٨

(۷۸) اور (دیکھو!) وہی ہے جس نے تمہارے (سننے کے) لیے کان (دیکھنے کے لیے) آنکھ (سوچنے کے لیے) دل پیدا کر دیئے، مگر بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ تم شکر بجا لاؤ۔

وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ

(۷۹) اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین کی سطح پر ہر طرف پھیلا دیا ہے (اور

تُحۡشَرُوۡنَ﴿۷۹﴾	گزران و معیشت کے مختلف سامان پیدا کر دیئے ہیں) اور پھر وہی ہے جس کے حضور اکٹھا کر کے لائے جاؤ گے۔
وَهُوَ الَّذِيۡ يُحۡيٖ وَيُمِيۡتُ وَلَهُ اخۡتِلَافُ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ‌ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ﴿۸۰﴾	(۸۰) اور وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کی کارفرمائی ہے کہ رات دن ایک دوسرے کے پیچھے آتے رہتے ہیں۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟
بَلۡ قَالُوۡا مِثۡلَ مَا قَالَ الۡاَوَّلُوۡنَ﴿۸۱﴾	(۸۱) نہیں، انہوں نے تو ویسی ہی بات کہی جیسی ان سے پچھلے کہہ چکے ہیں۔
قَالُوۡۤا ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ﴿۸۲﴾	(۸۲) انہوں نے کہا ”جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیوں کا چورا ہو گئے تو پھر کیا ہم (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے؟
لَقَدۡ وُعِدۡنَا نَحۡنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنۡ قَبۡلُ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ﴿۸۳﴾	(۸۳) ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے ایسی ہی بات کا وعدہ ہوتا آیا ہے۔ کچھ نہیں، پچھلے عہدوں کے افسانے ہیں۔“
قُلْ لِّمَنِ الۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِيۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴿۸۴﴾	(۸۴) (اے پیغمبر!) ان (منکروں) سے کہہ دے: اچھا! اگر تم جانتے ہو، تو بتلاؤ، زمین اور وہ تمام مخلوقات جو اس میں ہیں کس کے لیے ہیں؟
سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ‌ؕ قُلۡ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ﴿۸۵﴾	(۸۵) وہ فوراً کہیں گے: ”اللہ کے لیے“۔ تو کہہ: پھر کیا ہے؟ کہ تم غور نہیں کرتے!
قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ﴿۸۶﴾	(۸۶) تو ان سے پوچھ وہ کون ہے جو ساتوں آسمانوں کا پروردگار ہے اور (جہاں داری کے) عرش عظیم کا مالک ہے؟
سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ‌ؕ قُلۡ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ﴿۸۷﴾	(۸۷) وہ فوراً کہیں گے: ”یہ سب کچھ تو اللہ ہی کے لیے ہے۔ تو کہہ: ”پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ (شرک و انکار کے نتیجہ سے) ڈرتے نہیں!
قُلۡ مَنۡۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُوَ يُجِيۡرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيۡهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴿۸۸﴾	(۸۸) تو ان سے پوچھ: اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ وہ کون ہے جس کے قبضے میں تمام چیزوں کی بادشاہی ہے اور وہ سب کو پناہ دیتا ہے، اور کوئی نہیں جو اس سے اوپر پناہ دینے والا ہو؟“
سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ‌ؕ قُلۡ فَاَنّٰى تُسۡحَرُوۡنَ﴿۸۹﴾	(۸۹) وہ فوراً کہیں گے: یہ صفتیں تو اللہ ہی کے لیے ہیں۔ تو کہہ: ”پھر یہ کیا ہے کہ تمہاری عقل ماری گئی؟“

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٩٠﴾

(٩٠) حقیقت یہ ہے کہ ہم نے سچائی انہیں جتلادی اور یہ اپنے (انکار وادعاء میں) قطعاً جھوٹے ہیں!

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ﴿٩١﴾

(٩١) نہ تو اللہ نے کسی ہستی کو اپنا بیٹا بنایا، نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہوسکتا ہے۔ اگر ہوتا تو ہر معبود اپنی ہی مخلوق کی فکر میں رہتا اور ایک معبود دوسرے معبود پر چڑھ دوڑتا۔ اللہ کی ذات ان باتوں سے پاک ہے جو یہ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں۔

ع ١٥/٥ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٩٢﴾

(٩٢) وہ غیب اور شہادت دونوں کا جاننے والا ہے (یعنی محسوسات اور غیر محسوسات سب کا جاننے والا ہے۔ اس کے لیے کوئی چیز غیر محسوس نہیں) انہوں نے جو کچھ شرک کی باتیں بنا رکھی ہیں وہ ان سب سے بالاتر ہے!

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ﴿٩٣﴾
رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٤﴾

(٩٣، ٩٤) (اے پیغمبر!) تو کہہ: "خدایا! جن باتوں کا تو نے وعدہ کیا ہے، اگر ان کا ظہور میرے سامنے ہونے والا ہے تو خدایا! مجھے اس گروہ میں نہ رکھیو جو ظالم گروہ ہے!"

وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿٩٥﴾

(٩٥) اور ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ جن جن باتوں کا ان سے وعدہ کیا ہے انہیں (تیری زندگی ہی میں ظاہر کر کے) تجھے دکھا دیں۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿٩٦﴾

(٩٦) (اے پیغمبر!) برائی کو برائی سے نہیں، بلکہ ایسے طرز عمل کے ذریعہ دور جو بہتر طرز عمل ہو دور کر (یعنی عفو ودرگذر کر کے)۔ ہم ان باتوں سے بے خبر نہیں جو یہ تیری نسبت کہتے رہتے ہیں۔

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ﴿٩٧﴾

(٩٧) تیری دعا (ہمارے حضور یہ) ہو کہ: خدایا! میں شیطانی وسوسوں سے تیرے دامن میں پناہ لیتا ہوں۔

وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾

(٩٨) میں اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۙ﴿٩٩﴾

(٩٩) (ان منکروں کا حال ایسا ہی رہے گا) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سرہانے موت آ کھڑی ہوگی تو اس وقت کہنے لگے گا "خدایا! مجھے پھر (دنیوی زندگی میں) لوٹا دے۔

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

(١٠٠) کہ زندگی کے جو موقعے میں نے کھو دیئے شاید (اس دفعہ) ان میں نیک کام کرسکوں۔" حکم ہوگا: "ہرگز نہیں! یہ محض ایک کہنے کی بات ہے جو یہ کہہ رہا ہے (اب ایسا ہونے والا نہیں) ان لوگوں کے (مرے) پیچھے ایک آڑ ہے جو اس دن تک رہے گی کہ (دوبارہ) اٹھائے جائیں"

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝

(١٠١) پھر جب وہ گھڑی آجائے گی کہ نرسنگا پھونکا جائے (یعنی تمام انسانی ہستیوں کو دوبارہ اٹھ کھڑے ہونے اور اکٹھا ہوجانے کا حکم ہو) تو اس دن نہ تو ان لوگوں کی باہمی رشتہ داریاں باقی رہیں گی نہ کوئی ایک دوسرے کی بات ہی پوچھے گا۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(١٠٢) اس دن جن جن لوگوں (کے نیک عملوں) کا پلا بھاری نکلا بس وہی ہیں جو کامیاب ہوں گے۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝

(١٠٣) اور جن کا پلا ہلکا ہوا تو وہی ہیں جنہوں نے اپنے کو بربادی میں ڈال دیا، ہمیشہ جہنم میں رہنے والے!

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝

(١٠٤) آگ کے شعلوں کی لپیٹ ان کے چہروں کو جھلستی ہوگی۔ وہ ان میں منہ بگاڑے پڑے ہوں گے۔

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝

(١٠٥) کیا ایسا نہیں ہوچکا ہے کہ میری آیتیں تمہارے آگے پڑھی جاتی تھیں اور تم انہیں جھٹلاتے رہتے تھے؟ (ان سے یہ بات کہی جائے گی)۔

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَاۗلِّيْنَ ۝

(١٠٦) وہ کہیں گے: "اے ہمارے پروردگار! دراصل ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی۔ ہمارا گروہ گمراہوں کا گروہ تھا۔

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝

(١٠٧) اب ہمیں اس حالت سے نکال دے! اگر ہم پھر ایسی گمراہی میں پڑیں تو بلاشبہ نافرمان ہوئے۔

قَالَ اخْسَـُٔـوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝

(١٠٨) اللہ فرمائے گا: جہنم میں جاؤ اور زبان نہ کھولو۔

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

(١٠٩) ہمارے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا بھی تھا جو کہتا تھا: خدایا! ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تجھ سے بہتر رحم کرنے

الرّٰحمين ﴿۱۰۹﴾

والا کوئی نہیں!

فاتخذتموهم سخريا حتى انسوكم ذكري وكنتم منهم تضحكون ﴿۱۱۰﴾

(۱۱۰) لیکن تم نے انہیں اپنے تمسخر کا مشغلہ بنالیا تھا۔ یہاں تک کہ اس مشغلے نے ہماری یاد بھی بھلادی تھی۔ تم ان لوگوں کی باتوں پر ہنسا کرتے تھے۔

اني جزيتهم اليوم بما صبروا انهم هم الفائزون ﴿۱۱۱﴾

(۱۱۱) آج دیکھو! ہم نے انہیں ان کے صبر کا بدلہ دے دیا۔ وہی ہیں جو فیروز مند ہوئے۔''

قل كم لبثتم في الارض عدد سنين ﴿۱۱۲﴾

(۱۱۲) ان سے کہا جائے گا: تمہیں خیال ہے۔ زمین میں کتنے برس تک رہے؟

قالوا لبثنا يوما او بعض يوم فسئل العادين ﴿۱۱۳﴾

(۱۱۳) وہ کہیں گے: بس ایک دن یا ایک دن کا بھی کچھ حصہ (ہمیں ٹھیک وقت کا اندازہ نہیں) ان سے پوچھو جو گنتے رہے ہیں۔

قل ان لبثتم الا قليلا لو انكم كنتم تعلمون ﴿۱۱۴﴾

(۱۱۴) ان سے کہا جائے گا: ہاں تمہارا زمین میں رہنا اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ایک بہت ہی تھوڑے زمانہ کا رہنا۔ کاش تم نے یہ بات جانی ہوتی!''

افحسبتم انما خلقناكم عبثا وانكم الينا لا ترجعون ﴿۱۱۵﴾

(۱۱۵) کیا تم خیال کرتے ہو، ہم نے تمہیں بیکار کو پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹنے والے نہیں؟

فتعلى الله الملك الحق لا اله الا هو رب العرش الكريم ﴿۱۱۶﴾

(۱۱۶) اللہ کہ بادشاہ حقیقی ہے، ایسی بات کرنے سے پاک و بلند ہے وہ کہ (آدمیوں کو بیکار پیدا کرے) کوئی معبود نہیں ہے مگر اسی کی ذات، جہاں داری کے تختِ عزت کا مالک!

ومن يدع مع الله الها اخر لا برهان له به فانما حسابه عند ربه انه لا يفلح الكفرون ﴿۱۱۷﴾

(۱۱۷) اور جو کوئی اللہ کے سوا کسی دوسرے (من گھڑت) معبود کو پکارتا ہے تو اس کے پاس اس کے لیے کوئی دلیل نہیں۔ اس کے پروردگار کے حضور اس کا حساب ہونا ہے۔ یقیناً کفر کرنے والے کبھی کامیابی نہیں پائیں گے!۔

وقل رب اغفر وارحم وانت خير الرحمين ﴿۱۱۸﴾ ع ۶

(۱۱۸) اور (اے پیغمبر!) تو کہہ: ''خدایا! بخش دے ، رحم فرما! تجھ سے بڑھ کر کوئی رحم کرنے والا نہیں۔''

آیاتھا ٦٤ (٢٤) سُورَةُ النُّورِ مَدَنِيَّةٌ (١٠٢) رکوعاتھا ٩

سورۃ النور مدنی ھے اور اس میں چونسٹھ آیات اور نو رکوع ھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ
اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ①

(١) یہ ایک سورت ہے جو ہم نے اتاری اور اس کے احکام لازمی ٹھہرادیئے۔ تو اس میں (احکامِ حق کی) واضح نشانیاں اتاریں تاکہ تم لوگ نصیحت پکڑو۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ
مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ
بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ
عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ②

(٢) اگر عورت اور مرد زنا کریں (تو) ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو تازیانوں کی سزادو۔ اگر تم اللہ پر اور آخرت کے آنے والے دن پر یقین رکھتے ہو تو ایسا نہ ہو کہ قانون الٰہی کی تعمیل کرتے ہوئے ان (مجرموں) کیلئے نرمی اور مہربانی کا جذبہ تمہارا ہاتھ پکڑلے۔ نیز چاہیے کہ سزا دیتے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موقع پر موجود رہے (یعنی علانیہ سزادی جائے)۔

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫
وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ
مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ③

(٣) زنا کرنے والا مرد، زنا کرنے والی عورت یا مشرک عورت ہی سے، رشتہ جوڑے گا اسی طرح زنا کرنے والی عورت، زنا کرنے والے مرد یا مشرک مرد ہی سے، رشتہ جوڑے گی۔ مگر یاد رکھو! مومنوں پر ایسے علاقے حرام کردیے گئے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ
شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا
لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ④

(٤) اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں اور پھر (ثبوت میں) چار گواہ نہ لاسکیں تو انہیں اسّی تازیانوں کی سزادو اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو پکے فاسق ہوئے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤

(٥) ہاں جن لوگوں نے اس بدعملی کے بعد توبہ کرلی اور اپنی زندگی سنوار لی تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحمت والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ
شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ
اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ⑥

(٦) جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کا عیب لگائیں اور خود ان کے سوا ان کا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے مدعیوں میں سے ہر ایک کی گواہی یہ ہوگی کہ پہلے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر قسم کھائے کہ وہ ضرور اپنے بیان میں سچا ہے۔

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ
كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ⑦

(٧) پھر پانچویں مرتبہ کہے: اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی پھٹکار!

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۙ﴿۸﴾

(۸) اور اگر (شوہر کے قسم کھانے کے بعد) عورت بھی چار مرتبہ اللہ کو گواہ ٹھہرا کر قسم کھائے کہ یہ آدمی اپنے بیان میں سرتا سر جھوٹا ہے۔

وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾

(۹) اور پانچویں مرتبہ کہہ دے: اگر یہ اپنے بیان میں سچا ہے تو مجھ پر اللہ ہی کا غضب پڑے (اس صورت میں) عورت کے سر سے سزا ٹل جائے گی۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۧ﴿۱۰﴾ ع

(۱۰) اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارا ساتھ نہ دیتی (اور ایسا نہ ہوتا کہ) وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور حکمت والا ہے (تو غور کرو تمہارا کیا حال ہوتا؟)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۭ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾

(۱۱) (مسلمانو!) جن لوگوں نے اصلیت الٹ پلٹ کر ایک جھوٹی بات تراش لی وہ تمہی کا ایک جتھا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے حق میں برا ہوا۔ نہیں اس میں تمہارے لیے بہتری ہی ہوئی۔ ان جھوٹی بات تراشنے والوں میں سے ہر ایک کو وہ نتیجہ ضرور پاتا ہے جو اس نے اپنے گناہ کی کمائی سے سمیٹ لیا۔ ان میں سے جس کسی نے اس جھوٹے ہنگامے میں نمایاں حصہ لیا ہے اور اس کا اہتمام کیا ہے، اس کے لیے بڑا ہی سخت عذاب ہے۔

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾

(۱۲) جب تم نے ایسی (نالائق) بات سنی تھی تو کیوں یہ بات بھول گئے کہ مومن مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کے لیے ہمیشہ نیک گمان رکھنا چاہیے؟ کیوں تم نہ بول اٹھے کہ یہ تو صریح گھڑی ہوئی جھوٹی بات ہے؟

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾

(۱۳) (اگر اس بات کی کچھ بھی اصلیت تھی تو) کیوں اس پر چار گواہ نہیں لائے؟ جب گواہ نہ لا سکے تو ثابت ہوگیا، یہی لوگ ہیں۔ جو اللہ کے نزدیک قطعاً جھوٹے ہیں۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾

(۱۴) (مسلمانو!) اگر ایسا نہ ہوتا کہ تم کو دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل مہلتوں پر مہلتیں دیتا ہے اور آخرت میں اس کی رحمت بخشنے والی ہے، تو جس بات کے پیچھے تم پڑ گئے تھے، اس کی وجہ سے ضرور تمہیں کوئی سخت عذاب آ لگتا۔

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ

(۱۵) تم یہ بات (بے سوچے سمجھے ایک دوسرے سے) نقل کرنے لگے۔ تم اپنے

بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا ۖ وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝١٥

منہ سے ایسی بات نکالنے لگے جس کے لیے تمہارے پاس کوئی علم نہ تھا۔ تم نے اسے ایک ہلکی سی بات سمجھا، حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی ہی سخت بات تھی!

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ۝١٦

(۱۶) جب تم نے ایسی (نالائق) بات سنی تھی تو کیوں نہ بول اٹھے: ’’ہمیں زیبا نہیں کہ ایسی بات منہ سے نکالیں، خدایا! تیرے لیے پاکی ہو! یہ تو بڑا ہی سخت بہتان ہے!‘‘

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝١٧

(۱۷) اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے اگر تم مومن ہو تو پھر کبھی ایسا کام نہ کرنا۔

وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝١٨

(۱۸) وہ (حق کی) نشانیاں تم پر واضح کردیتا ہے۔ وہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝١٩

(۱۹) جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں شرمناک برائیوں کا چرچا پھیلے، ان کے لیے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہوگا اور آخرت میں بھی۔ یاد رکھو! اللہ سب کچھ جانتا ہے، تم کچھ نہیں جانتے!

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝٢٠ ع ۲ ۱۰ ۸

(۲۰) اور (پھر دیکھو! کیا ہوتا؟) اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا، اور اس کی رحمت چارہ سازی نہ فرماتی (تو تمہیں سخت سزا دی جاتی) لیکن وہ بڑا ہی شفقت رکھنے والا، بڑا ہی رحمت والا ہے!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝٢١

(۲۱) مسلمانو! شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔ جو کوئی اس کے قدم بقدم چلا تو (وہ جان رکھے) شیطان اسے شرمناک برائیوں اور ناپسندیدہ کاموں ہی کی راہ چلائے گا۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت تمہیں اپنے سایہ میں نہ لے لیتی تو تم میں ایک آدمی بھی ایسا نہ نکلتا جو کسی حال میں بھی پاک وصاف ہوسکتا۔ مگر ہاں! اللہ جسے چاہتا ہے پاک کردیتا ہے۔ وہ (سب کچھ) سننے والا، (سب کچھ) جاننے والا ہے۔

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ

(۲۲) اور (دیکھو!) تم میں جو لوگ بزرگی رکھنے والے اور صاحبِ مقدرت ہیں وہ ایسا نہ کریں کہ رشتے داروں، مسکینوں اور راہِ خدا میں ہجرت کرنے والوں کی مدد سے اپنا ہاتھ کھینچ لیں۔ انہیں چاہیے کہ ان کے قصور بخش دیں اور (ان کی کوتاہیوں سے) درگزر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے، اللہ تمہارے قصور بخش دے؟

لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾	اللہ تو بڑا ہی بخشنے والا، رحمت والا ہے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾	(۲۳) جو لوگ پاک دامن عورتوں پر، کہ ایسی باتوں سے محض بے خبر ہیں اور اللہ پر ایمان رکھتی ہیں تہمت لگاتے ہیں تو (یاد رکھو!) ایسے لوگوں پر دنیا اور آخرت دونوں میں پھٹکار پڑی اور انہیں ایک بڑے ہی سخت عذاب سے دوچار ہونا ہے!
يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾	(۲۴) اس دن (ان کا کیا حال ہوگا) جب کہ ان کے خلاف خود ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ ان کے کرتوت کیسے کچھ رہ چکے ہیں۔
يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾	(۲۵) اس دن اللہ ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ انہیں دیگا، ایسا بدلہ جو ٹھیک ٹھیک انہیں ملنا چاہیے۔ پھر اس دن وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی کی ہستی سچائی ہے، بے پردہ آشکارا سچائی۔
اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۗ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾ ع ۳	(۲۶) گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے ہوئیں، گندے مرد گندی عورتوں کے لیے، پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہوئیں، اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے (ایسا نہیں ہوسکتا کہ گندگی اور پاکی ایک دوسرے سے میل کھائیں) ایسے پاک افراد ان باتوں سے مبرا ہیں، جو لوگوں نے ان کے بارے میں کہی ہیں۔ ان کے لیے (آخرت میں) بخشش ہے اور (دنیا میں) عزت کی معیشت۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾	(۲۷) مسلمانو! اپنے گھر کے سوا کسی دوسرے کے گھر میں اس وقت تک قدم نہ رکھو جب تک حال معلوم نہ کرلو (یعنی اجازت نہ لے لو) اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو۔ اس میں تمہارے لیے بہتری ہے۔ اور یہ اس لیے ہے کہ تم غفلت میں نہ پڑو۔
فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾	(۲۸) پھر اگر (ایسا ہو کہ) گھر میں کسی کو نہ پاؤ (یعنی کوئی جواب نہ ملے، یا تمہیں معلوم ہو کہ گھر خالی ہے) تو جب تک تمہیں اجازت نہ مل جائے اس میں قدم نہ رکھو۔ اور اگر تمہیں جواب ملے "لوٹ جاؤ (یہ ملنے کا موقع نہیں)" تو بلا تامل لوٹ جاؤ۔ اس طرح لوٹ آنا تمہارے لیے زیادہ پاک نفسی کی بات ہوگی۔ اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں!
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا	(۲۹) اگر ایک مکان غیر رہائشی ہے اور اس سے تمہیں کچھ فائدہ اٹھانا ہے، تو

غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾

کوئی گناہ کی بات نہیں اگر ایسے مکان میں (بغیر باقاعدہ اجازت کے) چلے جاؤ۔ (یادرکھو!) تم جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو، سب کچھ اللہ جان رہا ہے!

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٣٠﴾

(۳۰) (اے پیغمبر!) مسلمان مردوں سے کہہ دے: (عورتوں کے سامنے آئیں تو) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنے ستر کی نگہداشت سے غافل نہ ہوں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاک نفسی کا طریقہ ہوگا۔ وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے علم سے پوشیدہ نہیں۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾

(۳۱) اور اس طرح مسلمان عورتوں سے بھی کہہ دے: (مردوں کے سامنے آئیں تو) نگاہیں نیچی رکھیں، اپنے ستر کی نگہداشت سے غافل نہ ہوں، اپنا بناؤ چناؤ لوگوں کو نہ دکھائیں مگر ہاں! اسی قدر کہ (لازمی طور پر) دیکھنے میں آتا ہے۔ اپنے سینوں پر اوڑھنی کا پلا ڈالے رہیں۔ اپنا بناؤ چناؤ صرف اپنے شوہروں ہی کے سامنے کھلا رکھیں، یا پھر باپ ہو، خسر ہو، بیٹا ہو، شوہر کا لڑکا ہو، بھائی ہو، بھتیجا ہو، بھانجا ہو، (خاندان کی) عورتیں ہوں، یا لونڈی غلام ہوں، یا گھر کے ایسے خادم ہوں جنہیں (عورتوں کی) کوئی طلب نہیں (یعنی بوڑھے خدمت گار)، یا کم سن لڑکے ہوں جو ابھی عورتوں کے پردے کی باتوں سے آگاہ نہیں ہوئے۔ نیز (راہ میں چلتے ہوئے) اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ زینت کی چیزیں جو اندر پہنی ہوئی ہیں ان سے لوگ باخبر ہو جائیں (یعنی پازیب کی جھنکار نہ اٹھے) اور مسلمانو! (اصل کار تو یہ ہے کہ) تم سب (خواہ مرد ہو خواہ عورت) اللہ کے حضور (اپنی لغزشوں اور غفلتوں سے) توبہ کرو تا کہ (دین و دنیا میں) کامیاب ہو۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٢﴾

(۳۲) اور تم میں جو عورتیں بغیر شوہر کے ہوں (انہیں بٹھائے نہ رکھو) ان کا نکاح کردو۔ اور تمہارے زیر دستوں میں (یعنی لونڈی غلاموں میں) جو نیک چلن ہوں، ان کا بھی نکاح کر دو۔ اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انہیں تونگر کر دے گا۔ اللہ تو بڑی ہی وسعت رکھنے والا، (سب کچھ) جاننے والا ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۗ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۗ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٣﴾

(٣٣) اور جو لوگ نکاح کا مقدور نہیں رکھتے، انہیں چاہیے کہ ضبط کریں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صاحبِ مقدور کر دے۔ اور تمہارے زیردستوں (یعنی غلاموں) میں سے جو لوگ آزادی کا نوشتہ چاہیں اور تم دیکھو ان میں اس کی صلاحیت بھی ہے تو ان سے نوشتے کا معاملہ ضرور کرلو۔ اور چاہیے کہ اللہ کے مال میں سے جو اس نے تمہیں دے رکھا ہے، ان کی مدد بھی کرو۔ اور اپنی لونڈیوں کو کہ پاک دامن رہنا چاہتی ہیں، محض دنیا کے عارضی فائدہ کے لیے حرام کاری پر مجبور نہ کرو۔ اور جو انہیں مجبور کرے گا، اور وہ اپنے کو بےبسی کی حالت میں پائیں گی تو (وہ رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ ہو جائیں) اللہ بخشنے والا رحمت والا ہے۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٤﴾ ع ٨ ١٠

(٣٤) (مسلمانو!) ہم نے تمہارے لیے کھلے کھلے احکام نازل کر دیئے اور تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں ان کی مثالیں بیان کر دیں، نیز ایسی باتیں بھی جن میں پرہیزگاروں کے لیے سرتاسر نصیحت ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۗ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۗ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۗ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ۗ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۙ ﴿٣٥﴾

(٣٥) اللہ کی ہستی آسمان اور زمین کی روشنی ہے۔ اس کی روشنی کی مثال ایسے سمجھو جیسے ایک قندیل ہے، قندیل میں چراغ، چراغ شیشے کے کنول میں، شیشے کا کنول اس درجہ صاف و شفاف جیسے ایک چمکتا ہوا ستارہ، زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے اسے روشن کیا گیا، (اس کی روشنی) نہ تو پورب کے رخ (ہوئی) نہ پچھم کی طرف، تیل کی صفائی کا یہ حال کہ اگر آگ نہ چھوئے، جب بھی معلوم ہو، آپ ہی آپ روشن ہو جائے گا، گویا ایک روشنی پر دوسری روشنی ہوئی! اللہ جسے چاہتا ہے اپنی روشنی کی راہ پر لگا دیتا ہے اور وہ لوگوں کے سمجھنے بوجھنے کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔ اس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ ﴿٣٦﴾

(٣٦) (یہ قندیل روشن کی جاتی ہے) ان گھروں میں جن کے لیے اللہ نے حکم دیا کہ بلند کیے جائیں اور ان میں اس کا نام لیا جائے، لوگ صبح و شام اس کی تسبیح میں زمزمہ سنج رہتے ہیں۔

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ

(٣٧) ایسے لوگ جنہیں کوئی دھندا اس کی یاد سے اور نماز کے اہتمام اور زکوٰۃ کی

ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ﴿۳۷﴾

کی ادائیگی سے غافل نہیں کرسکتا، نہ تو سوداگری کا کاروبار، نہ جنس و مال کی بکری۔ وہ اس (آنے والے) دن سے ڈرتے ہیں جس (کی ہولناکی) سے دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پھری کی پھری رہ جائیں گی!

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾

(۳۸) (وہ یہ سب کچھ کیوں کرتے ہیں؟) اس لیے کہ اللہ انہیں ان کے کاموں کا بہتر سے بہتر بدلہ دے (اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ) اپنے فضل سے ان کا اجر اور زیادہ کردے۔ وہ جسے دینا چاہتا ہے بے حساب دے دیتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾

(۳۹) مگر جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی تو (ان کا حال دوسرا ہے) ان کے کاموں کی مثال ایسی ہے جیسے ریگستان میں نظر کا دھوکا کہ پیاسا اسے پانی سمجھ کر دوڑے، مگر جب پاس پہنچے تو کچھ بھی نہ پائے، ہاں! اللہ کو اپنے پاس موجود پائے، جو اس (کی سعی لاحاصل) کا پورا پورا حساب چکا دیتا ہے اور وہ حساب چکانے میں بڑا ہی تیز ہے!

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ ع ٦ ١١

(۴۰) یا پھر ان کی مثال ایسی سمجھو جیسے گہرے سمندر کی اندھیری اور سمندر کو لہروں (کی چادر) نے ڈھانک رکھا ہو، ایک لہر کے اوپر دوسری لہر۔ اور لہروں کے اوپر بادل چھایا ہوا۔ گویا تاریکیاں ہی تاریکیاں ہوئیں، ایک تاریکی پر دوسری تاریکی۔ آدمی اگر خود اپنا ہاتھ نکالے تو امید نہیں کہ سجھائی دے۔ اور جس کسی کے لیے اللہ ہی نے اجالا نہیں کیا تو پھر اس کے لیے روشنی میں کیا حصہ ہوسکتا ہے؟

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾

(۴۱) کیا تم نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ آسمان وزمین میں جتنی مخلوقات ہیں، سب اللہ کی تسبیح میں سرگرم ہیں، پرندے بھی جو اپنے پر کھولے ہوئے (فضا میں اڑتے رہتے ہیں) سب نے اپنی اپنی عبادت و تسبیح کا طریقہ جان لیا ہے (اور سب اس پر کاربند ہیں) اور وہ جو کچھ کرتے رہتے ہیں اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾

(۴۲) اور آسمان وزمین کی ساری بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے، اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ ۖ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ۝٤٣

(۴۳) کیا تم نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ یہ اللہ ہی ہے جو ابر کی چادروں کو آہستہ آہستہ چلاتا ہے پھر انہیں آپس میں جوڑ دیتا ہے پھر انہیں اس طرح کر دیتا ہے کہ ایک تہہ پر دوسری تہہ چڑھ جاتی ہے (اور سب مل جل کر ایک ہو جاتے ہیں) پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے اندر سے پانی کے قطرے نکل رہے ہیں (اور مینہ کا سماں بندھ گیا ہے)۔ اسی طرح آسمان سے ٹھنڈک کے پہاڑ اتارتا ہے (یعنی برف گرتی ہے اور پہاڑوں کی طرح اس کے تودے جم جاتے ہیں) پھر جس کو چاہتا ہے اس کا اثر پہنچا دیتا ہے، جس کسی سے چاہتا ہے اسے ہٹا دیتا ہے۔ اور اس عالم میں بجلی کی چمک کا یہ حال ہوتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے بس اب آنکھیں خیرہ ہو کر رہ گئیں۔

يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ ۝٤٤

(۴۴) (مگر) وہ رات اور دن کا الٹ پھیر کرتا رہتا ہے (اس لیے کوئی حالت بھی یہاں یکساں نہیں رہتی) بلاشبہ اس صورتِ حال میں ان لوگوں کے لیے بڑی ہی عبرت ہے جو صاحبِ بصیرت ہیں۔

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝٤٥

(۴۵) اور (پھر دیکھو!) یہ اللہ ہی کی کارفرمائی ہے کہ اس نے تمام جانداروں کو پانی سے پیدا کیا۔ ان میں کچھ ایسے ہوئے جو پیٹ کے بل چلتے ہیں، کچھ ایسے ہوئے کہ دو پاؤں سے چلتے ہیں، کچھ ایسے جو چار پاؤں سے چلے۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اس کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔

لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ ۚ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝٤٦

(۴۶) بلاشبہ ہم نے ایسی آیتیں نازل کر دی ہیں جو (حقیقتِ حال) روشن کر دینے والی ہیں۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے (کامیابی کی) سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔

وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِنْهُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝٤٧

(۴۷) اور (دیکھو!) یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور اس کی اطاعت کی پھر یہ سب کچھ کہہ دینے کے بعد انہی میں ایک فریق ہے جو (اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے) رخ پھیر لیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ سرے سے مومن ہی نہیں ہوئے۔

وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُعْرِضُونَ ۝٤٨

(۴۸) اور جب ان لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے کہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے تو (دیکھو!) اچانک ان میں ایک فریق نکلتا ہے جو

یک قلم رخ، پھیرے ہوئے ہے۔

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾

(۴۹) اور اگر کوئی معاملہ ایسا ہوتا ہے جس میں حق ان کے ساتھ ہوتا ہے تو پھر (کبھی رخ نہیں پھیرتے اور) اللہ کے رسول کے پاس سر جھکائے دوڑے چلے آتے ہیں۔

اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾

(۵۰) کیا ان کے دلوں کو روگ لگ گیا ہے؟ یا کیا وہ شک میں پڑ گئے ہیں؟ کیا انہیں اندیشہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے بارے میں زیادتی کریں گے؟ نہیں! اصل یہ ہے کہ خود یہی ہیں جو انصاف کا خون کرنے والے ہیں!

ع ۶/۱۲

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾

(۵۱) مومنوں کی شان تو یہ ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف فیصلے کے لیے بلائے جائیں تو ان کا جواب اس کے سوا کچھ نہ ہو کہ "ہم نے حکم سنا اور حکم مانا!" یقیناً ایسے ہی لوگ ہیں جو (دنیا و آخرت میں) کامیاب ہوئے!

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿۵۲﴾

(۵۲) اور (یاد رکھو!) جس کسی نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کی، اللہ سے ڈرا اور پرہیزگاری کی راہ چلا تو بس ایسے ہی لوگ ہیں جو اپنی مراد کو پہنچے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾

(۵۳) اور (اے پیغمبرؐ!) ان لوگوں نے (یعنی منافقوں نے) بڑی سخت قسمیں کھا کھا کر کہا "(ہم تو آپ کے فرمانبردار ہیں) کہ اگر حکم دیجیے تو ابھی (گھر بار چھوڑ کر) نکل کھڑے ہوں"۔ ان لوگوں سے کہیے "قسمیں نہ کھاؤ! (اس سے کچھ نہیں بنتا) اصلی بات جو مطلوب ہے وہ تو اطاعت ہے۔ سمجھی بوجھی ہوئی اطاعت (نہ کہ زبان کی قسمیں) تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس کی (پوری پوری) خبر رکھنے والا ہے"۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾

(۵۴) نیز کہہ دے، "اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کرو (ایمان کی راہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتی)۔ اور اگر تم نے روگردانی کی تو (اس کا نتیجہ خود تمہی کو بھگتنا ہے) جو ذمہ داری رسولؐ کے سر ڈالی گئی ہے اس کی جواب دہی اس کے سر ہے، جو ذمے داری تم پر عائد ہو گئی ہے، اس کے لیے جواب دہ تم ہو۔ اگر اس کی اطاعت کرو گے راہ پاؤ گے۔ اور اللہ کے رسول کے ذمے تو اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ (پیام حق) صاف صاف پہنچا دے!

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ۭ
وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ۝

(۵۵) جو لوگ تم میں ایمان لائے ہیں اور ان کے عمل بھی اچھے ہیں، ان سے اللہ کا وعدہ ہوا کہ زمین کی خلافت انہیں عطا فرمائے گا، اسی طرح جس طرح ان لوگوں کو دے چکا ہے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ نیز ایسا بھی ضرور ہونے والا ہے کہ ان کے دین کو جو ان کے لیے پسند کرلیا گیا ہے، ان کے لیے جمادے اور خوف وخطر کی زندگی کو امن وامان کی زندگی سے بدل دے۔ وہ (بے خوف و خطر) میری بندگی میں لگے رہیں گے اور میرے ساتھ کسی ہستی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ پھر جو کوئی اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو ایسے ہی لوگ ہیں جو نافرمان ہوئے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

(۵۶) اور چاہیے کہ نماز کا اہتمام کرو، زکوٰۃ ادا کرنے میں سرگرم رہو اور اللہ کے رسول کا کہا مانو، کچھ بعید نہیں کہ رحمتِ الٰہی کے سزاوار ہو۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي
الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ۝

ع ٧ ١٢

(۵۷) (اے پیغمبر!) ایسا خیال نہ کرنا کہ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے، وہ ایسے ہیں کہ (اس) سرزمین میں (سب کو) عاجز کردیں۔ (نہیں! انہیں خود ایک دن سچائی کے آگے عاجز ہو کر گرنا ہے) اور (بالآخر) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، ٹھکانا پانے کی کیا ہی بری جگہ!

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا
الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ
صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ
الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ڛ
ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا
عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ
بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

(۵۸) مسلمانو! جو آدمی تمہارے زیردست ہیں (یعنی لونڈی غلام) اور جو تم میں ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے، انہیں چاہیے کہ ان تین وقتوں میں تمہارے پاس آئیں تو اجازت لے کر آئیں۔ صبح کی نماز سے پہلے، دوپہر کے وقت جب (آرام کرنے کے لیے) کپڑے اتار دیا کرتے ہو، نمازِ عشاء کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے پردے کے وقت ہوئے۔ ان وقتوں کے سوا باقی وقتوں میں کوئی گناہ کی بات نہیں، نہ تو تمہارے لیے نہ ان کے لیے۔ ان کا تمہارے پاس برابر آنا جانا رہتا ہے، تم میں سے ایک کو دوسرے کے پاس آنے کی ضرورت لگی رہتی ہے۔ تو (دیکھو!) اس طرح اللہ کھول کھول کر احکام بیان کردیتا ہے وہ سب کچھ جاننے والا (اور اپنے کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ

(۵۹) اور جب تمہارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو چاہیے کہ جس طرح ان سے

فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٩﴾

بڑے اجازت لے کر داخل ہوا کرتے ہیں، اسی طرح وہ بھی اجازت لے کر داخل ہوں۔ اس طرح اللہ کھول کھول کر احکام بیان کر دیتا ہے، اور وہ سب کچھ جاننے والا، (اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٦٠﴾

(٦٠) اور بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی اب امید نہیں رہی، اگر اپنے (اوپر کے) کپڑے (یعنی چادر وغیرہ) اتار دیں تو اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں، بشرطیکہ اپنے بناؤ چناؤ کا دکھاوا منظور نہ ہو۔ اور اگر اس سے بھی احتیاط رکھیں تو یہ ان کے لیے زیادہ بہتر بات ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦١﴾ ع ٨ ١٤

(٦١) اگر ایک آدمی اندھا ہو یا لنگڑا ہو یا بیمار ہو تو اس کے لیے کوئی حرج نہیں، اور خود تمہارے لیے بھی کوئی حرج نہیں کہ اپنے گھر سے کھانا کھاؤ یا ایسے گھروں سے کھاؤ جو تمہارے باپ، ماں، بھائی، بہن، چچا، پھوپی، ماموں، خالہ کے گھر ہوں یا ان لوگوں کے جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہوئیں یا دوستوں کے گھر ہوں۔ اور اس میں بھی کوئی گناہ کی بات نہیں کہ تم سب مل کر کھانا کھاؤ یا الگ الگ۔ پھر جب ایسا ہو کہ تم کسی گھر میں داخل ہو تو چاہیے کہ اپنے لوگوں پر سلام بھیجو، ایک دعا جو اللہ کی طرف سے ٹھہرا دی گئی ہے، مبارک اور پاکیزہ۔ اس طرح اللہ اپنے احکام کھول کھول کر بیان کر دیتا ہے تاکہ تم سمجھو بوجھو!

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٦٢﴾

(٦٢) سچے مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر (سچے دل سے) ایمان لائے ہیں۔ اور اگر کسی ایسے کام میں جو لوگوں کے اکٹھے ہونے کا کام ہے، اللہ کے رسول کے ساتھ ہوتے ہیں تو کبھی اٹھ کر نہیں جاتے جب تک اس سے اجازت نہیں لے لیتے (اے پیغمبر!) جو لوگ ایسے موقعوں پر تجھ سے اجازت لینا چاہتے ہیں وہی اللہ اور اس کے رسول کے سچے مومن ہوئے۔ پس جب ایسے لوگ اپنے کسی ضروری کام کے لیے اجازت مانگیں تو جسے اجازت دینی مناسب سمجھو دے دیا کرو اور اللہ کے حضور اس کے لیے بخشش کی دعا کر، بلاشبہ اللہ بڑا ہی بخشنے والا بڑا ہی رحمت والا ہے۔

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ

(٦٣) (مسلمانو!) جب پیغمبر اسلام تم میں سے کسی کو بلائیں تو ان کے بلانے کو

بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۭ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ
يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ
اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

آپس میں ایسی (معمولی) بات نہ سمجھو، جیسے تم میں سے ایک آدمی دوسرے آدمی کو بلایا کرتا ہے۔ اللہ ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے جو (مجمع سے) چھپ کر کھسک جاتے ہیں۔ حکمِ رسولؐ کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو، ان پر کوئی آفت آپڑے یا دردناک عذاب سے دوچار ہوں۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ۭ وَيَوْمَ
يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

ع ۹ ۱۵

(۶۴) سن رکھو! آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے تم جیسی کچھ چال چل رہے ہو، جس دن یہ لوگ اللہ کے حضور کو لوٹا کر لائے جائیں گے، اس دن وہ انہیں بتادے گا کہ ان کے کام کیسے کچھ رہ چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے علم سے تو کوئی چیز بھی باہر نہیں!

اٰیاتہا ۷۷ — (۲۵) سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ (۴۲) — رکوعاتہا ۶

سورة الفرقان مکی ہے اور اس میں ستہتر آیات اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ
لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ﴿۱﴾

(۱) کیا ہی پاک اور برکتوں کا سرچشمہ ہے ذات اس کی جس نے اپنے بندے پر الفرقان نازل کیا تاکہ وہ دنیا جہان کے لیے ڈرانے والا ہو

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي
الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ
تَقْدِيْرًا ﴿۲﴾

(۲) وہی خدا جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ و جہاندار ہے اور جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا اور جس کی جہانداری میں کوئی شریک نہیں اور اس نے تمام چیزیں پیدا کیں۔ پھر ہر چیز کے لیے اس کی ضرورت اور حالت کے مطابق، ایک اندازہ ٹھہرایا۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ
شَيْـــًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ
لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ
مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾

(۳) اور لوگوں نے اللہ کے سوا ایسے معبود ٹھہرا لیے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں اور جو اپنے لیے کسی قسم کے نفع و ضرر کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ کسی کی موت اور نہ زندگی اور نہ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی بخشنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ
افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ

(۴) کافر کہتے ہیں کہ یہ قرآن اختراع ہے، (خدا کی طرف سے نہیں) محمدؐ نے خود گھڑا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں نے اسے (اس کام میں) مدد دی ہے۔ (اور

معانقة ١٠ عند المتأخرين ١٢

بَعۡضِكُم بَعۡضًاۚ قَدۡ يَعۡلَمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ
يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمۡ لِوَاذًاۚ فَلۡيَحۡذَرِ ٱلَّذِينَ
يُخَالِفُونَ عَنۡ أَمۡرِهِۦٓ أَن تُصِيبَهُمۡ فِتۡنَةٌ
أَوۡ يُصِيبَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝٦٣
أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ
قَدۡ يَعۡلَمُ مَآ أَنتُمۡ عَلَيۡهِ وَيَوۡمَ
يُرۡجَعُونَ إِلَيۡهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُواْۗ
وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمُۢ ۝٦٤ ع ۹ ۱۵

آپس میں ایسی (معمولی) بات نہ سمجھو، جیسے تم میں سے ایک آدمی دوسرے آدمی کو بلایا کرتا ہے۔ اللہ ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے جو (مجمع سے) چھپ کر کھسک جاتے ہیں۔ حکمِ رسولؐ کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو، ان پر کوئی آفت آپڑے یا دردناک عذاب سے دوچار ہوں۔

(۶۴) سن رکھو! آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے تم جیسی کچھ چال چل رہے ہو، جس دن یہ لوگ اللہ کے حضور کو لوٹا کرلائے جائیں گے، اس دن وہ انہیں بتادے گا کہ ان کے کام کیسے کچھ رہ چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے علم سے تو کوئی چیز بھی باہر نہیں!

آیاتہا ۷۷ (۲۵) سُوۡرَةُ الفُرۡقَانِ مَكِّيَّةٌ (۴۲) رکوعاتہا ۶

سورۃ الفرقان مکی ہے اور اس میں ستہتر آیات اور چھ رکوع ہیں

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبَارَكَ ٱلَّذِي نَزَّلَ ٱلۡفُرۡقَانَ عَلَىٰ عَبۡدِهِۦ
لِيَكُونَ لِلۡعَٰلَمِينَ نَذِيرًا ۝١

(۱) کیا ہی پاک اور برکتوں کا سرچشمہ ہے ذات اس کی جس نے اپنے بندے پر الفرقان نازل کیا تاکہ وہ دنیا جہان کے لیے ڈرانے والا ہو

ٱلَّذِي لَهُۥ مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ
وَلَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٌ فِي
ٱلۡمُلۡكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيۡءٍ فَقَدَّرَهُۥ
تَقۡدِيرًا ۝٢

(۲) وہی خدا جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ و جہاندار ہے اور جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا اور جس کی جہانداری میں کوئی شریک نہیں اور اس نے تمام چیزیں پیدا کیں۔ پھر ہر چیز کے لیے اس کی ضرورت اور حالت کے مطابق، ایک اندازہ ٹھہرایا۔

وَٱتَّخَذُواْ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً لَّا يَخۡلُقُونَ
شَيۡـًٔا وَهُمۡ يُخۡلَقُونَ وَلَا يَمۡلِكُونَ
لِأَنفُسِهِمۡ ضَرًّا وَلَا نَفۡعًا وَلَا يَمۡلِكُونَ
مَوۡتًا وَلَا حَيَوٰةً وَلَا نُشُورًا ۝٣

(۳) اور لوگوں نے اللہ کے سوا ایسے معبود ٹھہرا لیے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں اور جو اپنے لیے کسی قسم کے نفع و ضرر کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ کسی کی موت اور نہ زندگی اور نہ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی بخشنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِنۡ هَٰذَآ إِلَّآ إِفۡكٌ
ٱفۡتَرَىٰهُ وَأَعَانَهُۥ عَلَيۡهِ قَوۡمٌ ءَاخَرُونَۖ

(۴) کافر کہتے ہیں کہ یہ قرآن اختراع ہے، (خدا کی طرف سے نہیں) محمدؐ نے خود گھڑا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں نے اسے (اس کام میں) مدد دی ہے۔ (اور

معانقة ۱۰ عند المتأخرين ۱۱

فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚ﴿۴﴾	یہ کافر) بڑے ہی ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں۔
وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۵﴾	(۵) اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں (جسے محمدؐ نے) لکھ لیا ہے اور صبح وشام اسے پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔
قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۶﴾	(۶) (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجیے: "اس قرآن کو تو اس اللہ نے نازل فرمایا ہے جو آسمانوں اور زمین میں تمام پوشیدہ (باتوں کو) جانتا ہے بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے"۔
وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۙ﴿۷﴾	(۷) اور کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی پھرتا ہے۔ اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا جو اس کے پاس رہ کر لوگوں کو ڈراتا۔
اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾	(۸) یا اس کی طرف کوئی خزانہ ہی ڈال دیا جاتا، یا اس کے پاس کوئی باغ ہی ہوتا جس سے وہ کھایا کرتا۔ اور ظالم کہتے ہیں کہ "تم تو ایک سحرزدہ آدمی کے پیچھے لگ گئے ہو"۔
اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۧ﴿۹﴾	(۹) (اے پیغمبرؐ!) ذرا دیکھیے تو یہ لوگ آپؐ کے سامنے کیسی کیسی باتیں بیان کر رہے ہیں، سو یہ لوگ گمراہ ہو گئے اور اب یہ کوئی راہ نہیں پا سکتے۔ ع ۱ / ۱۶
تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿۱۰﴾	(۱۰) وُہ ذات بڑی بابرکت ہے کہ وُہ اگر چاہے تو تمہیں ان (کی تجویز کردہ چیزوں) سے بھی بہتر چیزیں عطا کر دے اور آپ کو باغات عطا کر دے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اور آپ کو بڑے بڑے محل دیدے۔
بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿۱۱﴾	(۱۱) اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کے منکر ہیں اور جو بھی قیامت کے منکر ہیں ہم نے ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔
اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴿۱۲﴾	(۱۲) جب وُہ آگ اُن کو دُور سے دیکھے گی تو یہ اس کے غضب اور جوش کی آوازیں سنیں گے۔
وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾	(۱۳) اور جب یہ کافر ہاتھ پاؤں جکڑے ہُوئے دوزخ کی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے تو وہاں موت کی دعا کریں گے۔

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَّاحِدًا وَّادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ﴿۱۴﴾

(۱۴) (کہا جائے گا) تم آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو۔

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۵﴾

(۱۵) آپ ان سے کہیئے، کیا یہ دوزخ کا عذاب اچھا ہے یا وہ دائمی جنت اچھی ہے جس کا بدلہ اور انجام کے طور پر متقی اور پرہیزگار لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے؟

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ﴿۱۶﴾

(۱۶) جس میں جس چیز کی وُہ خواہش کریں گے ان کے لیے موجود ہوگی۔ وُہ اس حالت میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ آپ کے رب کے ذمے ایک واجب الایفاء وعدہ ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۱۷﴾

(۱۷) اور یہ وہی دن ہوگا جبکہ اللہ ان کو اور ان کے معبودوں کو جن کی اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں یکجا جمع کرلے گا۔ پھر (ان معبودوں سے) پوچھے گا "کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود راہِ راست سے بھٹک گئے تھے"۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًاۢ بُوْرًا ﴿۱۸﴾

(۱۸) وُہ کہیں گے تیری ذات پاک ہے۔ ہماری یہ مجال نہ تھی کہ ہم تیرے سوا دوسروں کو مددگار بناتے مگر تو نے ان کو اور ان کے آباء واجداد کو ہر قسم کی آسودگی سے بہرہ مند کیا حتیٰ کہ یہ تیری یاد کو بھول گئے اور یہ خود ہی ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾

(۱۹) اس طرح وُہ معبود تمہاری باتوں کو جھٹلا دیں گے پھر تم نہ تو عذاب کو اپنے سے ٹال سکو گے اور نہ کسی سے مدد پا سکو گے اور جو بھی تم سے ظلم (شرک) کا مرتکب ہوگا ہم اسے بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾

(۲۰) اے نبیؐ! ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے ہیں وُہ سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لیے آزمائش بنایا ہے، (کہ دیکھیں) کیا تم صبر سے کام لیتے ہو؟ اور آپ کا رب سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

ع ۲ ۱۱ ۱۷

الجزء التاسع عشر (١٩)

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾

(۲۱) اور جو لوگ ہمارے روبرو پیش ہونے کی توقع نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ "ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں کیے؟ یا پھر ہم اپنے رب کو دیکھیں۔ بلاشبہ انہوں نے (یہ کہہ کر) اپنے اندر گھمنڈ پیدا کیا اور بڑی سخت درجے کی سرکشی کی ہے۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾

(۲۲) جس روز یہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس روز گنہگاروں کے لیے کوئی خوشی نہ ہوگی اور وہ کہیں گے، "(کاش! ہمارے اور ان کے درمیان) کوئی رکاوٹ ہو جائے!"۔

وَقَدِمْنَآ إِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

(۲۳) اور ہم ان کے اعمال (جن کو اپنے لیے مفید سمجھتے تھے) کی جانب توجہ کریں گے پھر ان کو اڑتا ہوا غبار بنا دیں گے۔

أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّأَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾

(۲۴) (نیکوکار) اہل جنت اس روز قیام گاہ کے اعتبار سے بھی بہتر ہوں گے اور آرام گاہ کے اعتبار سے بھی۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾

(۲۵) اور جس دن آسمان بادل کے ایک ٹکڑے پر سے پھٹ جائے گا اور فرشتے جوق در جوق اتارے جائیں گے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾

(۲۶) اس دن (کسی کی بادشاہت باقی نہ رہے گی) صرف خدائے رحمٰن کی حکومت ہوگی اور یاد رکھو کہ وہ دن کافروں کے لیے بہت ہی سخت ہوگا۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾

(۲۷) اسی روز ظالم (گنہگار کف افسوس سے) اپنے ہاتھ چبائے گا، کہے گا "کاش میں نے بھی رسول کے ساتھ صحیح راہ اختیار کی ہوتی"۔

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾

(۲۸) "ہائے افسوس! کیا اچھا ہوتا کہ میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا"۔

لَقَدْ أَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْإِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾

(۲۹) "اس نے مجھے نصیحت کے قبول کرنے سے بہکا دیا۔ اس کے بعد کہ وہ میرے پاس پہنچ چکی تھی"۔ اور شیطان تو وقت پڑے، انسان کو تنہا چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾

(۳۰) اور (قیامت کے دن) رسول عرض کریں گے، "پروردگار، افسوس ہے کہ میری امت نے قرآن (کی ہدایتوں اور تعلیمات) پر عمل نہ کیا اور اس (قرآن) سے رشتہ کاٹ لیا (اسی کا نتیجہ ہے جو آج بھگت رہے ہیں)۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا

(۳۱) (اے نبیؐ! جس طرح یہ کافر آپ کے دشمن ہیں) اسی طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرمین میں سے کوئی دشمن بنایا اور آپ کا پروردگار ہی ہدایت اور مدد کو

وَّنَصِيرًا ﴿٣١﴾	کافی ہے۔
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً ۚ كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ ۖ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ﴿٣٢﴾	(۳۲) اور کافر کہتے ہیں ''اس نبی پر سارا قرآن ایک ہی مرتبہ کیوں نہیں نازل کیا گیا؟'' ہاں ایسا اس لیے کیا گیا ہے تا کہ اس ذریعہ ہم آپ کے دل کو مضبوط کرتے رہیں اور (اسی غرض کے لیے) ہم نے اس قرآن کو خاص ترتیب سے ٹھیر ٹھیر کر سنایا (اور نازل کیا ہے)۔
وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ﴿٣٣﴾	(۳۳) اور یہ لوگ جب بھی تمہارے سامنے کوئی انوکھا سوال پیش کرتے ہیں ہم اس کا ٹھیک اور نہایت شرح کیساتھ جواب دے دیتے ہیں۔
الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٣٤﴾	(۳۴) یہ وُہ لوگ ہیں جو اوندھے منہ جہنم کی طرف دھکیلے جائیں گے۔ یہ لوگ باعتبار مرتبہ بہت بُرے اور باعتبار راہ کے بہت بھٹکے ہُوئے ہیں۔
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا ﴿٣٥﴾	(۳۵) بے شک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور ان کے بھائی ہارونؑ کو ان کے ساتھ وزیر مقرر کیا۔
فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ﴿٣٦﴾	(۳۶) پھر ان سے کہا کہ ''تم دونوں اس قوم کے پاس جاؤ جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی ہے۔'' بالآخر ہم نے ان کو نیست و نابود کر دیا۔
وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣٧﴾	(۳۷) اور قوم نوح کو بھی، جب انہوں نے رسولوں کو بھی جھٹلایا ہم نے ان کو ڈبو کر غرق کر دیا اور لوگوں کے لیے ان کو نشانِ عبرت بنا دیا اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔
وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ﴿٣٨﴾	(۳۸) اور (اسی طرح) عاد اور ثمود اور اصحاب الرس کو اور ان کی درمیانی مدت میں بہت سی قوموں کو (ہلاک کیا ہے)۔
وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ﴿٣٩﴾	(۳۹) اور ہم نے ان سب کے سامنے سمجھانے کے لیے مثالیں بیان کیں اور (آخرکار) ان (کے انکار پر) سب کو ہلاک کر ڈالا۔
وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ﴿٤٠﴾	(۴۰) اور یہ لوگ یقیناً اس بستی کے پاس سے گذر چکے ہیں جن پر بُری طرح کی بارش برسائی گئی تھی، تو پھر کیا انہوں نے اس کا حال نہیں دیکھا ہوگا؟ مگر بات یہ ہے کہ یہ لوگ مرنے کے بعد دوسری زندگی کی توقع ہی نہیں رکھتے۔

مع عندا المتقدمین ۱۲

ع ۳

وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ؕ
أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ﴿٤١﴾

(۴۱) اور یہ کافر جب آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق اڑانے لگتے ہیں (کہتے ہیں) کیا یہ وہی شخص ہے جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے!

إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن
صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ
يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾

(۴۲) اگر ہم اپنے معبودوں کی عبادت پر مضبوطی سے جمے نہ رہتے تو اس نے ہمیں ہمارے معبودوں سے گمراہ کر کے چھوڑ دیا ہوتا مگر عنقریب جب یہ لوگ عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ راہ سے، زیادہ بھٹکا ہوا کون تھا؟

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ ؕ أَفَأَنتَ
تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿٤٣﴾

(۴۳) (اے نبیؐ!) کیا آپ نے اس شخص کی حالت پر غور کیا ہے؟ جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے کیا آپ ایسے شخص کو (ہدایت پر لانے) کی ذمہ داری لے سکتے ہو؟

أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ؕ
إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٤﴾ ع ٤ ١٠ ٢

(۴۴) کیا تم خیال کرتے ہو کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں؟ یہ تو محض چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ ہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ
شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ
عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾

(۴۵) کیا (اے مخاطب) تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارا رب کس طرح سائے کو پھیلا دیتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اس کو ایک ہی حالت پر ٹھہرائے رکھتا۔ پھر ہم نے اس (سائے پر) سورج کو راہ نما بنا دیا ہے۔

ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾

(۴۶) پھر ہم اس کو اپنی طرف آہستہ آہستہ سمیٹ لیتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا
وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿٤٧﴾

(۴۷) اور اللہ وہ ہے جس نے رات کو تمہارے لیے بمنزلہ لباس اور نیند کو راحت اور دن کو جی اٹھنے کا وقت بنایا۔

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ
رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾

(۴۸) اور وہی ہے جو اپنی رحمت (بارش) کے آگے آگے بشارت دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور ہم ہی آسمان سے پاک پانی اتارتے ہیں۔

لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا
أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾

(۴۹) تاکہ اس کے ذریعہ ایک مردہ علاقے کو زندگی بخشیں اور اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو اس سے سیراب کریں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا ۖ فَأَبَىٰ
أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾

(۵۰) اور ہم اس بارش کو لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں تاکہ وہ اس سے نصیحت حاصل کریں۔ پھر بھی اکثر لوگ کفر اور ناشکری کے علاوہ (کچھ ماننے سے) انکار ہی کرتے ہیں۔

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا ﴿٥١﴾

(۵۱) اگر ہم چاہتے تو ہر ایک بستی میں ایک ڈرانے والا بھیج دیتے۔

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِیْرًا ﴿٥٢﴾

(۵۲) (سواے نبی!) آپ ان کافروں کا کہنا نہ مانیے اور اس (قرآن) کے ذریعہ ان کا سخت مقابلہ کیجئے۔

وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٥٣﴾

(۵۳) اور وہی قادرِ مطلق ہے جس نے دو دریاؤں کو آپس میں ملایا، ایک کا پانی شیریں وخوش ذائقہ اور ایک کا کھاری کڑوا۔ پھر دونوں کے درمیان ایک ایسی حدِ فاصل اور روک رکھ دی کہ دونوں باوجود ملنے کے الگ رہتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ﴿٥٤﴾

(۵۴) اور وہی (حکیم وقدیر) ہے جس نے پانی سے (نطفے سے) انسان کو پیدا کیا، پھر (اس رشتہء پیدائش کے ذریعے سے) اسے نسب اور صہر کا رشتہ رکھنے والا بنادیا۔ اور تیرا رب قدرت والا ہے۔

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَلَا یَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰی رَبِّهٖ ظَهِیْرًا ﴿٥٥﴾

(۵۵) مگر لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کررہے ہیں جو انہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان، اور کافر تو اپنے رب کے مقابلے میں شیطان کا مددگار بنا ہوا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ﴿٥٦﴾

(۵۶) (اے نبیؐ!) ہم نے آپ کو تو بس خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿٥٧﴾

(۵۷) آپ ان لوگوں سے کہہ دیجیے کہ میں اس پر تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا۔ لیکن ہاں جو چاہے اپنے رب کا راستہ اختیار کرے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰی بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا ﴿٥٨﴾

(۵۸) اور آپ اس زندہ خدا پر بھروسہ رکھیے جو کبھی مرنے والا نہیں اور اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کرتے رہیے اور وُہ خود اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کو کافی ہے۔

اِلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۛ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًا ﴿٥٩﴾

(۵۹) وُہ ہے جس نے چھ دنوں میں آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے مابین ہے پیدا کیا۔ پھر وُہ عرش پر مستوی ہوا۔ وُہ نہایت ہی مہربان ہے۔ بس اس کی (شان) کسی باخبر سے دریافت کیجئے۔

ع ۸

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا

(۶۰) اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اس رحمٰن کو سجدہ کرو! تو کہتے ہیں

وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا
وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۩ ﴿۶۰﴾ ع ۵ ۱۶ ۲

رحمٰن کیا ہوتا ہے کیا بس جسے تو کہہ دے ہم اسی کو سجدہ کرنے لگیں؟ اور اس بات سے اُلٹا ان کی نفرت میں اضافہ ہوتا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا
وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾

(۶۱) کیا مبارک ہے ذاتِ قدوس اس کی جس نے آسمان میں (گردش سیارات کے) دائرے بنائے اور اس میں آفتاب کی مشعل روشن کردی، نیز روشن و منور چاند بنایا۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً
لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾

(۶۲) اور وہی ہے، جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کا جانشین بنایا اس شخص کے لیے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہو یا شکر بجالانا چاہتا ہو۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى
الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ
قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾

(۶۳) اور رحم کرنے والے خدا کے رحم طینت بندے وہ ہیں جو زمین پر نہایت فروتنی سے چلتے ہیں۔ اور جب جاہل ان سے جہالت کی باتیں کرتے ہیں تو سلام کہہ کر الگ ہو جاتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾

(۶۴) اور جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں رات گزارتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ
جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾

(۶۵) اور وُہ جو دُعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کے عذاب کو دور کردے اس کا عذاب تو ہمیشہ کی تباہی ہے۔

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾

(۶۶) بے شک وہ جہنم بہت بُرا مقام اور ٹھہرنے کی بُری جگہ ہے!

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ
يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾

(۶۷) اور وُہ جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ بیجا اڑاتے ہیں اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ وُہ خرچ ان دونوں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا
يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ
وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾

(۶۸) اور وُہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پُوجا نہیں کرتے اور نہ اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ وُہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ بُرے کام کرے گا وُہ (اپنے گناہوں کے) وبال سے دوچار ہوگا۔

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾

(۶۹) قیامت کے دن اسے دوچند عذاب دیا جائے گا اور اس میں ذلیل ہو کر ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾

(۷۰) مگر جس شخص نے توبہ کی، ایمان لایا اور عمل صالح کیا تو خدا اس کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهٗ يَتُوْبُ
اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾

(۷۱) اور جو شخص توبہ کرکے نیک عمل کرنے لگتا ہے تو وہی حقیقت میں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا
بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾

(۷۲) اور (رحمٰن کے نیک بندے وُہ ہیں) جو جھوٹے کام میں شامل نہیں ہوتے اور جب کبھی بیہودہ (مجالس) کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ انداز میں گزر جاتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ
يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾

(۷۳) اور جب ان کو ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وُہ ان پر اوندھے اور بہرے ہو کر نہیں رہ جاتے۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾

(۷۴) اور جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ "اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے"۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا
وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾

(۷۵) یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کے صبر (واستقامت) کے ہر صلے میں بالا خانے دیئے جائیں گے اور وہاں دعاء خیر اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا
وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾

(۷۶) وُہ ان میں ہمیشہ رہیں گے وُہ رہنے اور ٹھہرنے کے لیے بہترین جگہ ہے۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ
فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع ۶ / ۱۷

(۷۷) (اے نبیؐ) آپ کہہ دیجئے اگر تم میرے رب کو نہ پکارو تو وُہ تمہاری کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔ اب تم نے تکذیب کی ہے۔ سو عنقریب اس کا وبال (تمہارے سر پر) پڑ کر رہے گا۔

(۲۶) سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ (۴۷) ركوعاتها ۱۱ اياتها ۲۲۷

سورۃ الشعراء مکی ھے اور اس میں دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾

(۱) طٰسٓمّٓ

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾

(۲) یہ وضاحت سے بیان کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا

(۳) (اے نبیؐ!)، آپ شاید (اس غم میں) اپنی جان کھو بیٹھیں کہ یہ لوگ

منزل ۵

وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾

(۷۱) اور جو شخص توبہ کر کے نیک عمل کرنے لگتا ہے تو وہی حقیقت میں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾

(۷۲) اور (رحمٰن کے نیک بندے وُہ ہیں) جو جھوٹے کام میں شامل نہیں ہوتے اور جب کبھی بیہودہ (مجالس) کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ انداز میں گزر جاتے ہیں۔

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾

(۷۳) اور جب ان کو ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وُہ ان پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں رہ جاتے۔

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾

(۷۴) اور جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ "اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنادے"۔

أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿٧٥﴾

(۷۵) یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کے صبر (واستقامت) کے ہر صلے میں بالا خانے دیئے جائیں گے اور وہاں دعاء خیر اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا۔

خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٧٦﴾

(۷۶) وُہ ان میں ہمیشہ رہیں گے وُہ رہنے اور ٹھہرنے کے لیے بہترین جگہ ہے۔

قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع ١٧

(۷۷) (اے نبیؐ) آپ کہہ دیجئے اگر تم میرے رب کو نہ پکارو تو وُہ تمہاری کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔ اب تم نے تکذیب کی ہے۔ سو عنقریب اس کا وبال (تمہارے سر پر) پڑ کر رہے گا۔

(٢٦) سُورَةُ الشُّعَرَاءِ مَكِّيَّةٌ (٤٧)

سورۃ الشعراء مکی ہے اور اس میں دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طسم ﴿١﴾

(۱) طسم

تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾

(۲) یہ وضاحت سے بیان کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا

(۳) (اے نبیؐ!)، آپ شاید (اس غم میں) اپنی جان کھو بیٹھیں کہ یہ لوگ

منزل ٥

مُؤۡمِنِيۡنَ ③ | ایمان نہیں لاتے۔

اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُهُمۡ لَهَا خٰضِعِيۡنَ ④ | (۴) اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ایک بڑی نشانی نازل کردیں کہ اس کے سامنے ان کی گردنیں جھک کر رہ جائیں۔

وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهُ مُعۡرِضِيۡنَ ⑤ | (۵) اور ان کے پاس رحمٰن کی جانب سے کوئی نئی نصیحت نہیں آتی مگر یہ اس سے روگردانی کرتے ہیں۔

فَقَدۡ كَذَّبُوۡا فَسَيَاۡتِيۡهِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ⑥ | (٦) بہرحال یہ تکذیب کرچکے ہیں، عنقریب ان کو اس چیز کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کا یہ مذاق اڑاتے رہے ہیں۔

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الۡاَرۡضِ كَمۡ اَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ كَرِيۡمٍ ⑦ | (۷) کیا انہوں نے زمین کو نہیں دیکھا کہ ہم نے کتنی کثیر مقدار میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائی ہیں۔

اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ⑧ | (۸) بے شک اس (روئیدگی) میں بڑی نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ⑨ | (۹) بیشک آپ کا رب زبردست اور رحم کرنے والا ہے۔ ع ۵

وَاِذۡ نَادٰى رَبُّكَ مُوۡسٰۤى اَنِ ائۡتِ الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۙ⑩ | (۱۰) اور (انہیں یہ قصہ سناؤ کہ) جب آپ کے رب نے موسیٰؑ کو پکارا (اور کہا) کہ "تم ایک ظالم قوم (یعنی)

قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوۡنَ ⑪ | (۱۱) قومِ فرعون کے پاس جاؤ کیا وہ ڈرتے نہیں؟

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يُّكَذِّبُوۡنِ ؕ⑫ | (۱۲) موسیٰؑ نے عرض کیا "اے میرے رب! مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ مجھ کو جھٹلا دیں۔

وَيَضِيۡقُ صَدۡرِىۡ وَلَا يَنۡطَلِقُ لِسَانِىۡ فَاَرۡسِلۡ اِلٰى هٰرُوۡنَ ⑬ | (۱۳) اور میرا سینہ گھٹتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی لہٰذا آپ ہارون پر بھی وحی بھیج دیجیے۔

وَلَهُمۡ عَلَىَّ ذَنۡۢبٌ فَاَخَافُ اَنۡ يَّقۡتُلُوۡنِ ۚ⑭ | (۱۴) اور مجھ پر ان کا ایک جرم بھی ہے اس لیے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھے قتل کرڈالیں۔

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذۡهَبَا بِاٰيٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمۡ مُّسۡتَمِعُوۡنَ ⑮ | (۱۵) اللہ نے فرمایا، "ایسا ہرگز نہیں ہوگا، اب تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سننے والے موجود ہیں"۔

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱۶﴾

(۱۶) پس فرعون کے پاس جاؤ اور (اس سے) کہو کہ ہم کو رب العٰلمین نے (اس لیے) بھیجا ہے۔

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ؕ﴿۱۷﴾

(۱۷) کہ تُو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے۔

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِیْنَا وَلِیْدًا وَّلَبِثْتَ فِیْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ ۙ﴿۱۸﴾

(۱۸) فرعون نے کہا: ”کیا ہم نے بچہ ہونے کی حالت میں اپنے ہاں تیری تربیّت نہیں کی! اور تو نے اپنی زندگی کے کتنے ہی سال ہمارے ہاں گزارے۔

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾

(۱۹) اور تم اپنا وہ کرتوت دکھا گئے جو تم نے کیا اور تم ناشکرے ہو“۔

قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۲۰﴾

(۲۰) موسیٰؑ نے کہا ”ہاں اس وقت میں نے وُہ کام کیا تھا اور میں غلطی کرنے والا تھا۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۱﴾

(۲۱) ”سو جب مجھ کو تم سے خطرہ محسوس ہوا تو میں تمہارے ہاں سے بھاگ گیا، اس کے بعد میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا اور مجھے رسولوں میں شامل کر لیا۔

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَیَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ؕ﴿۲۲﴾

(۲۲) اور وُہ احسان جو تو مجھ پر رکھ رہا ہے وُہ اس لیے ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے“۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ﴿۲۳﴾

(۲۳) فرعون نے کہا ”تو یہ رب العالمین کیا ہے؟“

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ﴿۲۴﴾

(۲۴) موسیٰؑ نے جواب دیا ”وُہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا رب ہے، اگر تم یقین لانے والے ہو“۔

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾

(۲۵) فرعون نے اپنے گرد و پیش کے لوگوں سے کہا ”کیا تم سن نہیں رہے ہو؟“

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۶﴾

(۲۶) موسیٰؑ نے کہا ”وُہ تمہارا بھی رب ہے، اور تمہارے ان آباء و اجداد کا بھی جو پہلے گزر چکے ہیں“۔

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْۤ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾

(۲۷) فرعون نے کہا۔ ”یہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے بلاشبہ دیوانہ ہے۔

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

(۲۸) موسیٰؑ نے کہا ”وُہ مشرق و مغرب اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہے ان سب کا رب ہے، اگر تم عقل رکھتے ہو۔

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ﴿۲۹﴾

(۲۹) اس نے کہا، اگر میرے سوا کسی دوسری ذات کو تو نے اپنا معبود بنا لیا تو میں تجھے قید کر دوں گا۔

قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ﴿۳۰﴾

(۳۰) اس پر موسیٰؑ نے کہا اگرچہ میں تیرے سامنے کوئی صریح چیز لے آؤں؟۔

قَالَ فَأْتِ بِهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۳۱﴾

(۳۱) فرعون نے کہا: "اچھا اگر تو سچا ہے تو وہ چیز پیش کر۔

فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿۳۲﴾

(۳۲) اس پر موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈال دیا تو یکایک وہ ایک نمایاں اژدھا بن گیا

وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ﴿۳۳﴾ ع

(۳۳) اور موسیٰؑ نے اپنا ہاتھ باہر نکالا تو وہ سب دیکھنے والوں کے سامنے چمک رہا تھا۔

قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ﴿۳۴﴾

(۳۴) فرعون نے اپنے گرد و پیش کے سرداروں سے کہا: "بلاشبہ یہ تو کوئی بڑا ماہر جادوگر ہے۔

يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿۳۵﴾

(۳۵) جو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں اپنے ملک سے نکال باہر کرے اور خود مالک بن بیٹھے۔ اب بتلاؤ تمہاری صلاح اس بارے میں کیا ہے؟۔

قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿۳۶﴾

(۳۶) (چنانچہ انہوں نے باہم مشورہ کے بعد فرعون سے) کہا موسیٰؑ اور اس کے بھائی کو ڈھیل دے کر روک لے اور (اس اثناء میں) نقیب روانہ کر دے کہ (مملکت کے) تمام شہروں سے،

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ﴿۳۷﴾

(۳۷) مشہور اور ماہر جادوگر اکٹھے کر کے تیرے حضور لے آئیں۔

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿۳۸﴾

(۳۸) چنانچہ جادوگر ایک معیّن دن کے خاص وقت پر جمع کیے گئے۔

وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ ﴿۳۹﴾

(۳۹) اور لوگوں سے کہا گیا "تم سب جمع ہوتے ہو؟

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِن كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿۴۰﴾

(۴۰) تاکہ اگر جادوگر غالب رہیں تو ہم سب انہیں کے پیرو بن جائیں۔"

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿۴۱﴾

(۴۱) پھر جب جادوگر آ گئے تو انہوں نے فرعون سے کہا، "اگر ہم غالب رہے تو کیا ہمیں کوئی بڑا انعام ملے گا؟"

قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۴۲﴾

(۴۲) فرعون نے کہا ہاں! اور تم اس وقت مقربین میں شامل کر لیے جاؤ گے۔

قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ﴿۴۳﴾

(۴۳) ان جادوگروں سے موسیٰؑ نے کہا: "تمہیں جو کچھ ڈالنا ہے وہ ڈال لو۔

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

(۴۴) اس پر انہوں نے اپنی رسیاں اور عصا ڈال دیئے اور بولے فرعون کے اقبال کی قسم! بلاشبہ ہم ہی غالب رہیں گے۔

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾

(۴۵) پھر موسیٰ ؑ نے اپنا عصا ڈالا تو اس نے یکا یک جو سوانگ وُہ بنا رہے تھے اس کو نگلنا شروع کر دیا۔

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

(۴۶) اس پر تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے۔

قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾

(۴۷) وُہ بول اُٹھے ''مان لیا ہم نے رب العٰلمین کو۔

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾

(۴۸) موسیٰ اور ہاروں کے رب کو''۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۗ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾

(۴۹) فرعون نے کہا، ''تم موسیٰ ؑ کے مطیع ہو گئے ہو اس سے پیشتر کہ میں تمہیں اجازت دوں، ضرور یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادُو سکھایا ہے۔ عنقریب ہی تمہیں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔ میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کٹواؤں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا۔

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۖ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾

(۵۰) انہوں نے جواب دیا: ''کچھ نقصان کی بات نہیں، ہم اپنے رب کے حضور ہی لوٹنے والے ہیں۔

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَا اَنْ كُنَّا اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾ ع ۳ ۱۸

(۵۱) ''ہمیں امید ہے کہ ہمارا رب ہماری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔ کیونکہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں''۔

وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾

(۵۲) اور ہم نے موسیٰ ؑ کو وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے کر نکل جاؤ کیوں کہ تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

(۵۳) اس پر فرعون نے شہروں میں (فوجیں جمع کرنے کے لیے) نقیب بھیج دیئے۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾

(۵۴) کہ یہ (بنی اسرائیل) ایک تھوڑی سی جماعت ہے۔

وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾

(۵۵) اور انہوں نے ہمیں سخت غصہ دلایا ہے۔

وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾

(۵۶) اور ہم ہوشیار اور چوکنا رہنے والی جماعت ہیں۔

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾ (۵۷) اس طرح ہم نے انہیں باغات اور چشموں سے،

وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾ (۵۸) اور خزانوں اور بہترین قیام گاہوں سے نکال باہر کیا۔

كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ (۵۹) اسی طرح ہوا، اور ہم نے انہی چیزوں کا مالک بنی اسرائیل کو بنا دیا۔

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦۰﴾ (٦۰) چنانچہ صبح ہوتے ہی وُہ لوگ اُن کے تعاقب میں چل پڑے۔

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦۱﴾ (٦۱) پھر جب دونوں جماعتوں کا آمنا سامنا ہوا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا: ''ہم تو پکڑے گئے!''۔

قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦۲﴾ (٦۲) موسیٰؑ نے کہا، ہرگز نہیں۔ میرے ساتھ میرا رب ہے۔ وُہ ضرور میری رہنمائی فرمائے گا۔

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦۳﴾ (٦۳) تب ہم نے موسیٰؑ کو وحی کے ذریعہ حکم دیا کہ اپنا عصا سمندر پر مار!۔ چنانچہ عصا مارتے ہی سمندر پھٹ گیا اور ہر ٹکڑا بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا۔

وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦۴﴾ (٦۴) اور اسی جگہ ہم دوسرے گروہ کو بھی قریب لے آئے۔

وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦۵﴾ (٦۵) اور ہم نے موسیٰؑ اور اس کے ساتھیوں کو نجات دی۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ (٦٦) پھر دوسرے فریق کو اس میں غرق کر دیا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦۷﴾ (٦۷) بلاشبہ اس واقعہ میں (عبرت کی) بہت بڑی نشانی ہے لیکن ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦۸﴾ (٦۸) بیشک آپ کا رب زبردست اور رحم کرنے والا ہے۔ ع ۱۷ وقف لازم

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦۹﴾ (٦۹) اور (اے نبی!) آپ انہیں ابراہیم کا قصہ پڑھ کر سنایئے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾ (۷۰) جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا، ''یہ کیا چیزیں ہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو''؟۔

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ (۷۱) انہوں نے کہا: ''ہم بتوں کی پوجا کرتے ہیں اور ہم انہی کے پاس لگے بیٹھے رہتے ہیں''۔

قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ (۷۲) ابراہیمؑ نے پوچھا ''جب تم ان کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری پکار کو

سنتے ہیں''؟۔

اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ۝	(۷۳) یا تمہیں نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟۔
قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝	(۷۴) انہوں نے جواب دیا، ''نہیں، بلکہ ہم نے اپنے بڑوں کو ایسا ہی کرتے ہُوئے پایا ہے۔
قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝	(۷۵) ابراہیمؑ نے کہا بھلا تم نے کبھی غور بھی کیا کہ جن کو تم پوجتے ہو۔
اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝	(۷۶) اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی پوجتے رہے ہیں۔
فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	(۷۷) یہ سب میرے دشمن ہیں سوائے ایک رب العالمین کے۔
الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۝	(۷۸) وہ جس نے مجھے پیدا کیا، پھر ہدایت کی راہیں کھول دیں۔
وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۝	(۷۹) وہ کہ میں بھوکا ہوتا ہوں تو کھلاتا ہے اور پیاسا ہوتا ہوں تو پلاتا ہے۔
وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝	(۸۰) اور وہ کہ جب میں بیمار پڑتا ہوں تو اپنی رحمت سے شفا دیتا ہے۔
وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۝ وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـــَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝	(۸۱) اور وہ جو موت کے بعد حیات بخشے گا (۸۲) اور جس کی رحمت سے امید رکھتا ہوں، کاموں کا بدلہ ملنے کے دن میری خطائیں بخش دے گا۔
رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝	(۸۳) خدایا! مجھے نبوت دے اور صلحاء میں داخل کر۔
وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝	(۸۴) اور آنے والی نسلوں میں میرا دائمی ذکر قائم رکھ!
وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝	(۸۵) اور مجھے جنت نعیم کے وارثوں میں سے کر دے۔
وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝	(۸۶) اور میرے باپ کو بخش دے کہ وُہ گمراہ لوگوں میں سے ہے۔
وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝	(۸۷) اور مجھے اس دن رُسوا نہ کیجیو جس دن کہ سب زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔
يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝	(۸۸) وہ آخری روزِ عدالت جبکہ نہ تو مال و دولت کام دیں گے، نہ اہل و عیال کام آئیں گے (کوئی مادی شے مفید نہ ہوگی)
اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝	(۸۹) مگر وہ ضرور کامیاب ہوگا جس کے پہلو میں قلبِ سلیم ہے!
وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝	(۹۰) اور جنت متقیوں کے قریب لائی جائے گی۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾
(۹۱) اور دوزخ گمراہوں کے سامنے ظاہر کردی جائے گی۔

وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾
(۹۲) اور ان سے پوچھا جائے گا کہ کہاں ہیں وُہ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے؟
(۹۳) کیا وُہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں؟ یا خود اپنا بچاؤ کر سکتے ہیں؟۔

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾
(۹۴،۹۵) پھر وُہ معبود اور گمراہ لوگ اور شیطان کے لشکری سب کے سب اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾
(۹۶) وہاں یہ سب آپس میں جھگڑا کرتے ہوئے اپنے معبودوں سے کہیں گے

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾
(۹۷) اللہ کی قسم! بیشک ہم صریح گمراہی میں تھے۔

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾
(۹۸) جبکہ ہم تم کو رب العٰلمین کے مساوی درجہ دیا کرتے تھے۔

وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾
(۹۹) اور ہم کو بس ان (بڑے) مجرموں نے ہی گمراہ کر ڈالا۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾
(۱۰۰) سواَب نہ تو ہمارا کوئی سفارشی ہے۔

وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾
(۱۰۱) اور نہ کوئی جگری دوست۔

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾
(۱۰۲) کاش! ہمیں ایک دفعہ واپس دنیا میں جانے کا موقع مل جائے تو ہم بھی ایمان والوں میں سے ہوں۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾
(۱۰۳) بیشک اس (انقلابِ حالت) میں (عبرت و موعظت) کی بہت سی نشانیاں ہیں، مگر ان میں اکثر لوگ ایمان وایقان کی دولت سے محروم تھے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ ع ۵ / ۹
(۱۰۴) اور بلاشبہ آپ کا رب زبردست اور نہایت مہربان ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾
(۱۰۵) قومِ نوح نے رسولوں کی تکذیب کی۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾
(۱۰۶) جبکہ ان کے بھائی نوحؑ نے ان سے کہا ”کیا تم لوگ ڈرتے نہیں“۔

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾
(۱۰۷) میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾
(۱۰۸) سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۰۹

(۱۰۹) اور میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر تو بس رب عالم ہی کے ذمہ ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۱۱۰

(۱۱۰) سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت بجالاؤ۔

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۱۱۱

(۱۱۱) انہوں نے کہا، ”کیا ہم تجھ کو مان لیں حالانکہ رذیل ترین لوگوں نے تیری پیروی اختیار کی ہے؟“

قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۱۱۲

(۱۱۲) نوحؑ نے کہا ”مجھے کیا معلوم کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟“

اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰي رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۱۱۳

(۱۱۳) ان کا حساب تو صرف میرے رب کے ذمہ ہے، کاش! تم لوگ اس کا شعور رکھتے۔

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۱۴

(۱۱۴) اور میں مومنوں کو اپنے پاس سے دھتکارنے والا نہیں ہوں۔

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۱۱۵

(۱۱۵) میں تو بس صاف طور پر ایک ڈرانے والا ہوں۔

قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۱۱۶

(۱۱۶) اس پر منکرین نے کہا: ”اے نوحؑ! اگر تُو باز نہ آیا تو تجھے سنگسار کر دیا جائے گا۔

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۱۱۷

(۱۱۷) آخر کار حضرت نوحؑ نے دُعا کی، ”اے میرے پروردگار! میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے۔

فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۱۸

(۱۱۸) ”سو اَب میرے اور اُن کے درمیان فیصلہ کر دے اور مجھے اور جو مومن میرے ساتھ ہیں، ان کو نجات دے“!

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۱۱۹

(۱۱۹) چنانچہ ہم نے نوحؑ اور اس کے ساتھیوں کو ایک بھری ہوئی کشتی میں بچالیا

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۱۲۰

(۱۲۰) پھر اس کے بعد باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۱۲۱

(۱۲۱) بیشک اس میں (عبرت کی) ایک بڑی نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

ع ٦ ١٨ ١٠ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۱۲۲

(۱۲۲) اور تیرا رب وہی بڑا زبردست اور نہایت مہربان ہے۔

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۱۲۳

(۱۲۳) قومِ عاد نے رسولوں کی تکذیب کی۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾

(۱۲۴) جبکہ ان کے بھائی بندوں میں سے ہودؑ نے ان سے کہا تھا ’’کیا تم (انکار و بدعملی کے نتائج سے) نہیں ڈرتے؟

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾

(۱۲۵) میں تمہاری طرف ایک امانت دار رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾

(۱۲٦) لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت بجالاؤ۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾

(۱۲۷) اس بات کے لیے میں تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا، میرا بدلہ تو اسی پر ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾

(۱۲۸) یہ کیا بات ہے کہ تم ہر بلندی پر عبث یادگاریں تعمیر کر رہے ہو!

وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾

(۱۲۹) اور عالیشان قصر تعمیر کرتے ہو گویا تمہیں ہمیشہ یہیں رہنا ہے۔

وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿١٣٠﴾

(۱۳۰) اور جب بھی کسی پر گرفت کرتے ہو تو جبارانہ گرفت کرتے ہو۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٣١﴾

(۱۳۱) پس اللہ سے ڈر جاؤ اور میری اطاعت میں آجاؤ۔

وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿١٣٢﴾

(۱۳۲) اور اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں ان چیزوں سے نوازا جنہیں تم جانتے ہو۔

أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿١٣٣﴾

(۱۳۳) اس نے چوپایوں اور اولاد سے تمہیں مدد پہنچائی ہے۔

وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٣٤﴾

(۱۳۴) اور باغات اور چشمے دیئے۔

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣٥﴾

(۱۳۵) مجھے تمہارے حق میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ ﴿١٣٦﴾

(۱۳٦) انہوں نے جواب دیا، تو نصیحت کر یا نہ کر ہمارے لیے سب یکساں ہے۔

إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣٧﴾

(۱۳۷) یہ باتیں تو بس اگلوں سے چلی آرہی ہیں۔

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿١٣٨﴾

(۱۳۸) اور ہم کو کسی حالت میں عذاب دیا جانے والا نہیں۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾

(۱۳۹) آخرکار انہوں نے اسے (ہود کو) جھٹلا دیا پس ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا۔ بیشک اس (واقعہ) میں (عبرت کی) ایک بڑی نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

ع ۷ / ۸ / ۱۱

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾	(۱۴۰) اور بے شک تمہارا رب وہی غالب اور مہربان ہے۔
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾	(۱۴۱) قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾	(۱۴۲) جبکہ ان لوگوں سے ان کے بھائی صالح نے کہا ”کیا تم ڈرتے نہیں؟
اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾	(۱۴۳) میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾	(۱۴۴) سو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔
وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾	(۱۴۵) اور میں تم سے اس تبلیغ پر کچھ اجرت نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو بس رب العلمین کے ذمہ ہے۔
اَتُتْرَكُوْنَ فِىْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿١٤٦﴾	(۱۴۶) کیا تم ان نعمتوں میں امن وسکون سے رہنے دیئے جاؤ گے،
فِىْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٤٧﴾	(۱۴۷) ان باغوں اور چشموں میں۔
وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿١٤٨﴾	(۱۴۸) اور کھیتوں اور نخلستانوں میں؟ جن کے خوشے لدے ہوئے ہیں۔
وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾	(۱۴۹) کیا تم پہاڑوں کو تراش تراش کر فخریہ گھر بناتے رہو گے۔
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾	(۱۵۰) سو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت بجالاؤ۔
وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥١﴾	(۱۵۱) اور حد سے بڑھ جانے والے لوگوں کی اطاعت نہ کرو۔
الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾	(۱۵۲) جو زمین میں فساد برپا کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔
قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾	(۱۵۳) انہوں نے (جواب میں) کہا تو محض سحر زدہ لوگوں میں سے ہے۔
مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾	(۱۵۴) تو صرف ہم جیسا ایک آدمی ہے، سو اگر تو سچا ہے تو کوئی نشانی لا دکھا۔
قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾	(۱۵۵) صالح نے کہا ”(نشانی) یہ ایک اونٹنی ہے، اس کے پانی کی ایک (دن) باری ہے اور ایک دن تم سب کے پانی لینے کا ہے۔
وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾	(۱۵۶) اس کو گزند نہ پہنچانا ورنہ تم کو ایک بڑے دن کا عذاب آ پکڑے گا۔
فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾	(۱۵۷) آخر کار ان لوگوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں، پھر اس پر پشیمان ہوئے۔
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ	(۱۵۸) انجام کار ان کو عذاب نے آ لیا، یقیناً اس میں ایک (عبرت کی) نشانی

لَاٰيَةً ۗ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾	ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔
ع ١٩ ٨ ١٢ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾	(١٥٩) اور بلاشبہ تیرا رب البتہ وہی زبردست نہایت مہربان ہے۔
كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۣالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾	(١٦٠) قومِ لوط نے رسولوں کو جھٹلایا۔
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾	(١٦١) جبکہ ان کے بھائی لوطؑ نے اُن سے کہا" کیا تم لوگ ڈرتے نہیں؟
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾	(١٦٢) میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾	(١٦٣) لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت اختیار کرلو۔
وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾	(١٦٤) میں اس تبلیغ پر تم سے کسی اجرت کا طالب نہیں ہوں۔ میرا اجر تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے۔
اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾	(١٦٥) کیا تم ساری خدائی میں سے مردوں کے پاس جاتے ہو!
وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾	(١٦٦) اور تمہارے رب نے جو بیویاں تمہارے لیے پیدا کی ہیں انہیں چھوڑے رکھتے ہو بلکہ تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو۔
قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾	(١٦٧) انہوں نے کہا" اے لوط! اگر تو (اپنی نصیحت کی باتوں سے) باز نہ آیا تو تمہیں (بستی سے) نکال دیا جائے گا۔
قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾	(١٦٨) لوطؑ نے کہا:" میں بھی تمہارے اس (خلافِ فطرت) فعل کو بُرا سمجھنے والوں سے ہوں۔
رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾	(١٦٩) (لوط علیہ السلام نے دُعا کی) اے میرے رب! مجھ کو اور میرے متعلقین کو ان کی بدکرداریوں سے نجات دے۔
فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾	(١٧٠) آخر کار ہم نے اسے اور اس کے سب متعلقین کو نجات دی۔
اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾	(١٧١) بجز ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں سے تھی۔
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾	(١٧٢) پھر دوسروں کو ہم نے تباہ کر دیا
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾	(١٧٣) اور ان پر پتھروں کا مینہ برسایا۔ سو کیا ہی بُرا تھا وہ مینہ جو ان ڈرائے گئے لوگوں پر برسایا!

ع ۹ ۱۲

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۷۴﴾	(۱۷۴) یقیناً اس میں (عبرت کی) ایک بڑی نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہے۔
وَ اِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۷۵﴾	(۱۷۵) اور فی الواقع تیرا رب ؔوہ زبردست نہایت مہربان ہے۔
کَذَّبَ اَصۡحٰبُ لۡئَیۡکَۃِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۷۶﴾	(۱۷۶) اصحاب الایکہ نے رسولوں کو جھٹلایا۔
اِذۡ قَالَ لَہُمۡ شُعَیۡبٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۷﴾	(۱۷۷) جبکہ شعیبؑ نے ان سے کہا ''کیا تم لوگ ڈرتے نہیں''؟
اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۷۸﴾	(۱۷۸) میں تمہاری طرف ایک امانت دار رسول ہوں۔
فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۷۹﴾	(۱۷۹) لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت بجالاؤ۔
وَ مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۸۰﴾	(۱۸۰) میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا، میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔
اَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَ لَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُخۡسِرِیۡنَ ﴿۱۸۱﴾	(۱۸۱) تم پیمانے پورے بھر کر دو اور دوسروں کو نقصان پہنچانے والے مت بنو۔
وَ زِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ ﴿۱۸۲﴾	(۱۸۲) اور صحیح ترازو سے تولو۔
وَ لَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَہُمۡ وَ لَا تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِیۡنَ ﴿۱۸۳﴾	(۱۸۳) اور لوگوں کو ان کی اشیاء کم نہ دو، اور ملک میں فساد برپا کرتے نہ پھرا کرو۔
وَ اتَّقُوا الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ وَ الۡجِبِلَّۃَ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۸۴﴾	(۱۸۴) اور اس ذات سے ڈرو جس نے تمہیں اور پہلی (گذشتہ) نسلوں کو پیدا کیا۔
قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مِنَ الۡمُسَحَّرِیۡنَ ﴿۱۸۵﴾	(۱۸۵) انہوں نے جواب دیا ''تم پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے''۔
وَ مَاۤ اَنۡتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا وَ اِنۡ نَّظُنُّکَ لَمِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۱۸۶﴾	(۱۸۶) تو صرف ہم جیسا ہی ایک انسان ہے اور بلاشبہ ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔
فَاَسۡقِطۡ عَلَیۡنَا کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنۡ کُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۱۸۷﴾	(۱۸۷) پس اگر تو سچا ہے تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادے۔
قَالَ رَبِّیۡۤ اَعۡلَمُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۸۸﴾	(۱۸۸) شعیبؑ نے کہا ''جو کچھ تم کررہے ہو میرا رب اسے خوب جانتا ہے''۔
فَکَذَّبُوۡہُ فَاَخَذَہُمۡ عَذَابُ یَوۡمِ الظُّلَّۃِ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۸۹﴾	(۱۸۹) الغرض یہ لوگ شعیبؑ کی تکذیب کرتے رہے، آخر کار سائبان والے دن کے عذاب نے آپکڑا۔ بلاشبہ ؔوہ ایک بڑے خوفناک دن کا عذاب تھا۔
اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ	(۱۹۰) یقیناً اس واقعہ میں (عبرت کی) ایک بہت بڑی نشانی ہے مگر ان میں

مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۹۰
سے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۱۹۱ ع ۱۰ / ۱۶ / ۱۴
(۱۹۱) اور بے شک آپ کا رب بڑا زبردست نہایت مہربان ہے۔

وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۹۲
(۱۹۲) بیشک وہ پروردگارِ عالم کا اتارا ہوا کلام ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝۱۹۳
عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝۱۹۴
(۱۹۳-۱۹۴) روح الامین نے تیرے قلب پر نازل کیا تا کہ تو (ضلالت وفساد
کے نتائج سے دنیا کو) ڈرانے والوں میں سے ہو (اور سعادت وفلاح کی طرف
دعوت دے)۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝۱۹۵
(۱۹۵) یہ کلام نہایت کھلی ہوئی اور واضح عربی زبان میں نازل ہوا۔

وَ اِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۹۶
(۱۹۶) اور پچھلی کتابوں میں اس کی خبر دی جا چکی تھی۔

اَوَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝۱۹۷
(۱۹۷) کیا اہلِ مکہ کے لیے یہ دلیل کافی نہیں ہے کہ اسے علماء بنی اسرائیل
جانتے ہیں؟

وَ لَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝۱۹۸
فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝۱۹۹
(۱۹۸-۱۹۹) اگر ہم اس قرآن کو کسی عجمی پر نازل کردیتے اور ان کے روبرو اس
کو پڑھتا تب بھی یہ لوگ اس کو نہ مانتے۔

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۲۰۰
(۲۰۰) اس طرح ہم نے اس کو مجرموں کے دلوں میں داخل کردیا ہے۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ
الْاَلِيْمَ ۝۲۰۱
(۲۰۱) یہ لوگ اس وقت تک اس پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ یہ
دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲۰۲
فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝۲۰۳
(۲۰۲-۲۰۳) پھر جب ان پر بے خبری میں آپہنچے گا تو اس وقت یہ لوگ کہیں گے
''کیا ہم کچھ مہلت دیئے جاسکتے ہیں''؟

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۲۰۴
(۲۰۴) تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں؟

اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ۝۲۰۵
(۲۰۵) بھلا تم غور کرو کہ اگر ہم انہیں کئی سال عیش کرنے کا موقع دے دیں۔

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝۲۰۶
(۲۰۶) پھر جس چیز کا ان سے وعدہ کیا جارہا تھا وہ ان پر آن پہنچے۔

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۝۲۰۷
(۲۰۷) تو جس سامانِ عیش سے انہیں نوازا گیا تھا وہ انہیں کیا فائدہ پہنچا سکے گا؟

وَ مَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۝۲۰۸
(۲۰۸-۲۰۹) اور ہم نے کسی ایسی بستی کو ہلاک نہیں کیا جس میں نصیحت کی غرض

مع — عِنْدَ المتقدمین ۱۲

ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾
سے ڈرانے والے نہ آئے ہوں اور ہم ظالم نہ تھے۔

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾
(۲۱۰) اور اس (قرآن) کو شیاطین لے کر نہیں آئے۔

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾
(۲۱۱) اور نہ ہی وُہ اس کے اہل ہیں اور نہ وُہ ایسا کر ہی سکتے ہیں۔

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾
(۲۱۲) بلاشبہ وہ شیاطین آسمان کی خبر سننے سے روک دیئے گئے ہیں۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾
(۲۱۳) سو آپ اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کریں ورنہ آپ بھی سزا پانے والے لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾
(۲۱۴) اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾
(۲۱۵) اور مومنوں میں سے جو لوگ بھی آپ کے پیرو ہیں ان کے ساتھ تواضع سے پیش آیئے۔

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾
(۲۱۶) لیکن اگر وُہ آپؐ کی نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دیجئے کہ میں تمہارے اعمال سے بری الذمہ ہوں۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾
(۲۱۷) اور آپ اس زبردست مہربان پر توکل کیجئے۔

الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾
(۲۱۸) جو آپ کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوتا ہے جب آپ (نماز کے لیے) کھڑے ہوتے ہیں۔

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾
(۲۱۹) اور سجدہ گزار لوگوں میں آپ کی نقل وحرکت کو بھی۔

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾
(۲۲۰) بے شک وہی خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾
(۲۲۱) لوگو! کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترا کرتے ہیں۔

تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾
(۲۲۲) وُہ ہر جھوٹے بدکار پر اترا کرتے ہیں۔

يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾
(۲۲۳) جو شیاطین کی باتوں پر کان لگاتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾
(۲۲۴) اور شعراء کے پیچھے بہکے ہوئے لوگ چلا کرتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾
(۲۲۵) کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ وُہ (شعراء) ہر وادی میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

(۲۲۶) ان (مفسدوں) کا یہ حال ہے کہ جو کچھ زبان سے کہتے ہیں اس کے خلاف عمل کرتے ہیں۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ ع ۱۱ ۱۵

(۲۲۷) البتہ وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور عمل صالح کیے، اللہ کے ذکر میں زیادہ سے زیادہ لگے رہے اور ظلم کا بدلہ لینے میں فتح مندی حاصل کی، بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا اور وہ مظلوم تھے۔ (سو ان کا حال ایسا نہیں) اور جلد ہی معلوم کرلیں گے ظلم کرنے والے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔

آیاتها ۹۳ (۲۷) سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ (۴۸) رکوعاتها ۷

سورۃ النمل مکی ہے اور اس میں ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

(۱) طٰسٓ ۔ یہ قرآن اور اس کتاب کی آیتیں ہیں جو حق و باطل اور احکام و ہدایت کو صاف صاف بیان کرنے والی ہیں۔

هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾

(۲) مومنوں کے لیے سراسر ہدایت اور موجب بشارت ہے۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾

(۳) جو نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ وہی لوگ ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۴﴾

(۴) بلاشبہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمال کو ان کے لیے خوش نما بنادیا ہے سو وہ بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾

(۵) یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے (دنیا میں بھی) بدترین عذاب ہے اور آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ الثلثة

(۶) اور (اے نبیؐ!) آپ کو یقیناً یہ قرآن بڑی حکمت اور بڑے علم والی ذات کی طرف سے پہنچایا جارہا ہے۔

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾

(۷) (ان کے سامنے یہ واقعہ بیان کیجئے کہ) جب موسیٰؑ نے اپنے گھر والوں سے کہا، ”کہ میں نے ایک آگ سی دیکھی ہے، میں وہاں سے یا تو (راستے کی) کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا آگ کا شعلہ لاتا ہوں تاکہ تم اس آگ سے گرمی حاصل کرو۔

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

(۲۲۶) ان (مفسدوں) کا یہ حال ہے کہ جو کچھ زبان سے کہتے ہیں اس کے خلاف عمل کرتے ہیں۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ
مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ
مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ ع ۱۱/۱۵

(۲۲۷) البتہ وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور عمل صالح کیے، اللہ کے ذکر میں زیادہ سے زیادہ لگے رہے اور ظلم کا بدلہ لینے میں فتح مندی حاصل کی، بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا اور وہ مظلوم تھے۔ (سو ان کا حال ایسا نہیں) اور جلد ہی معلوم کرلیں گے ظلم کرنے والے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔

آیاتها ۹۳ (۲۷) سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ (۴۸) رکوعاتها ۷

سورۃ النمل مکی ہے اور اس میں ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسۗ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

(۱) طٰسۗ۔ یہ قرآن اور اس کتاب کی آیتیں ہیں جو حق و باطل اور احکام و ہدایت کو صاف صاف بیان کرنے والی ہیں۔

هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾

(۲) مومنوں کے لیے سراسر ہدایت اور موجب بشارت ہے۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾

(۳) جو نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ وہی لوگ ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۴﴾

(۴) بلاشبہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمال کو ان کے لیے خوش نما بنا دیا ہے سو وہ بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْۗءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾

(۵) یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے (دنیا میں بھی) بدترین عذاب ہے اور آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ الثلثة

(۶) اور (اے نبیؐ!) آپ کو یقیناً یہ قرآن بڑی حکمت اور بڑے علم والی ذات کی طرف سے پہنچایا جا رہا ہے۔

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾

(۷) (ان کے سامنے یہ واقعہ بیان کیجئے کہ) جب موسیٰؑ نے اپنے گھر والوں سے کہا، "کہ میں نے ایک آگ سی دیکھی ہے، میں وہاں سے یا تو (راستے کی) کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا آگ کا شعلہ لاتا ہوں تا کہ تم اس آگ سے گرمی حاصل کرو۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸﴾	(۸) سو جب وہاں پہنچا تو ندا آئی کہ "مبارک ہے جو اس آگ کے اندر ہے اور جو اس کے ماحول میں ہے، اور اللہ رب العالمین سب عیوب سے پاک ہے۔
يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ﴿۹﴾	(۹) اے موسیٰؑ، یہ میں ہوں اللہ، زبردست اور دانا۔
وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۖ﴿۱۰﴾	(۱۰) اور اپنا عصا ڈال دے! پھر جب موسیٰؑ نے اس عصا کو دیکھا کہ وُہ سانپ کی طرح بل کھا رہا ہے تو موسیٰؑ پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔ (ارشاد ہوا) اے موسیٰؑ ڈرو نہیں، میرے حضور پہنچ کر پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔
اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾	(۱۱) الا یہ کہ کسی سے کوتاہی ہو جائے پھر وُہ برائی کے بعد بھلائی سے اس کی تلافی کر دے تو میں بخشنے والا مہربان ہوں۔
وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾	(۱۲) اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالئے تو وُہ کسی عیب کے بغیر چمکتا ہُوا نکلے گا (یہ دونوں معجزے) نو نشانیوں میں سے ہیں، (انہیں لے کر) فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ کیونکہ وُہ بڑی بدکردار قوم ہے۔
فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ﴿۱۳﴾	(۱۳) غرض جب ہماری کھلی کھلی نشانیاں اس کے پاس آئیں تو کہنے لگے "یہ تو کھلا جادو ہے"
وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع ۱۶	(۱۴) اور انہوں نے از راہ ظلم و تکبر ان (نشانیون) کا انکار کر دیا، حالانکہ ان کے دل ان (کی صداقت) کا یقین کر چکے تھے۔ سو دیکھئے کہ ان مفسدوں کا انجام کیسا ہوا!
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾	(۱۵) اور بلاشبہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا فرمایا اور انہوں نے کہا "سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا فرمائی"۔
وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾	(۱۶) اور سلیمانؑ داؤدؑ کا جانشین ہوا اور اس نے کہا "لوگو! ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں اور ہمیں ہر قسم کی ضروری چیزیں دی گئی ہیں، واقعی یہ (اللہ کا) کھلا ہوا فضل ہے۔
وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ	(۱۷) اور ایک مرتبہ سلیمانؑ کے لیے جن وانس اور پرندوں کے لشکر جمع کیے گئے

وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٧﴾

اور وُہ نظم وضبط سے رکھے جاتے تھے۔

حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٨﴾

(۱۸) یہاں تک کہ جب یہ سب چیونٹیوں کی ایک وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا، ''اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور اس کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴿١٩﴾

(۱۹) تو سلیمانؑ اس کی بات پر مسکراتے ہوئے ہنس پڑا اور کہنے لگا ''اے میرے رب! مجھے اس بات پر قائم کر کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں اور یہ کہ میں ایسے نیک کام کرتا رہوں جو تجھے پسند ہوں اور مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرمالے۔

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ﴿٢٠﴾

(۲۰) اور سلیمانؑ نے پرندوں کا جائزہ لیا تو کہا'' کہ میں (فلاں) ہُدہُد کو نہیں دیکھ رہا ہوں، کیا وُہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟

لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢١﴾

(۲۱) یقیناً میں اسے سخت سزا دوں گا یا ذبح کر ڈالوں گا یا وُہ میرے سامنے کوئی معقول دلیل پیش کر دے۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ﴿٢٢﴾

(۲۲) پھر ہُدہُد نے تھوڑی ہی دیر کے بعد آ کر کہا میں وُہ بات معلوم کر کے آیا ہوں جو آپ کے علم میں نہیں ہے اور میں سبا سے ایک یقینی خبر لے کر آیا ہوں۔

إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾

(۲۳) میں نے وہاں ایک عورت کو دیکھا جو اس قوم پر حکومت چلا رہی ہے اور اسے ہر طرح کا ساز و سامان بخشا گیا ہے اور اس کے پاس عظیم الشان تخت ہے۔

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٢٤﴾

(۲۴) میں نے اس عورت اور اس کی قوم کو دیکھا کہ وُہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال اُن کے لیے خوشنما بنا دیئے ہیں اور ان کو صحیح راہ سے روک دیا ہے لہٰذا وُہ صحیح راہ نہیں پاتے۔

أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿٢٥﴾

(۲۵) کہ وُہ اس اللہ کو سجدہ کریں جو آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کو باہر نکالتا ہے اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو وُہ اس سب کو جانتا ہے۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴿٢٦﴾

(٢٦) اللہ ہی کی ذات وُہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور جو عرش عظیم کا مالک ہے۔

السجدة ٨

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾

(٢٧) سلیمانؑ نے کہا: ''اچھا ابھی ہم دیکھ لیتے ہیں کہ تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾

(٢٨) جا میرا یہ خط لے جا اور اسے ان کے پاس ڈال دے پھر ان سے الگ ہو جا اور دیکھتا رہ کہ وُہ کیا ردِّ عمل ظاہر کرتے ہیں۔

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾

(٢٩) اس عورت نے کہا'' اے اہلِ دربار! مجھے ایک مکتوب گرامی موصول ہُوا ہے۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾

(٣٠) وُہ خط سلیمانؑ کی جانب سے ہے اور (اس میں لکھا ہے) ''شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ع ١٧ / ١٧

(٣١) ''یہ کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور فرمانبردار ہو کر میرے پاس آجاؤ''۔

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾

(٣٢) اس ملکہ نے کہا: ''اے اہلِ دربار! میرے اس معاملہ میں مجھے مشورہ دو، میں کسی معاملہ کا قطعی فیصلہ تمہاری موجودگی کے بغیر نہیں کیا کرتی۔

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾

(٣٣) اہلِ دربار نے کہا ''ہم طاقتور جنگجو قوم ہیں۔ آپ صاحبِ اختیار ہیں پس آپ خود دیکھ لیں کہ ہمیں کیا کیا حکم دینا ہے۔

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾

(٣٤) ملکہ نے کہا: ''بلاشبہ بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے برباد کر دیتے ہیں اور وہاں کے معزز باشندوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾

(٣٥) اور میں ان کے پاس ایک ہدیہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں سفیر کیا جواب لے کر واپس آتے ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَاۤ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾

(٣٦) جب وُہ (ملکہ کا سفیر) سلیمانؑ کے پاس پہنچا تو سلیمانؑ نے کہا: ''کیا تم لوگ مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ جو کچھ اللہ نے مجھے دے رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تم کو دیا ہے، لہٰذا تم خود ہی اپنے اس ہدیہ پر خوش ہوتے رہو۔

ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صٰغِرُونَ ﴿٣٧﴾

(٣٧) (اے سفیر!) تو ان کے پاس واپس چلا جا، ہم ان پر ایسے لشکر لے کر آئیں گے جن کا وُہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ہم انہیں ذلیل بنا کر (وہاں سے) نکالیں گے اور وُہ خوار ہوں گے۔

قَالَ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾

(٣٨) سلیمانؑ نے کہا: ''اے اہل دربار! تم میں کون ہے، جو اس کا عرش میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وُہ لوگ مطیع ہو کر میرے پاس حاضر ہوں۔

قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا اٰتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾

(٣٩) جنوں میں سے ایک قوی ہیکل جن نے عرض کیا'' قبل اس کے کہ آپ اپنی مجلس سے اٹھیں میں اسے آپ کے پاس لے آؤں گا اور میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں۔

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتٰبِ أَنَا اٰتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي ءَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴿٤٠﴾

(٤٠) ایک شخص جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا: ''میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے اسے لائے دیتا ہوں۔ پھر جب سلیمانؑ نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا ہُوا دیکھا تو کہا: ''یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ وُہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ اور جو شکر کرتا ہے وُہ اپنے ہی فائدہ کے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے نیاز اور بڑا اکرم والا ہے۔

قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٤١﴾

(٤١) سلیمانؑ نے کہا: ''اس کے لیے اس کے عرش میں تبدیلی کر دو تا کہ ہم دیکھیں کہ وُہ صحیح بات تک ہدایت پاتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہی جو راہ نہیں پاتے۔

فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٢﴾

(٤٢) پھر جب ملکہ حاضر ہوئی تو اس سے کہا گیا'' کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ وُہ کہنے لگی گویا یہ وہی ہے، ہم تو اس سے پہلے ہی جان گئے تھے اور ہم حکم بردار ہو چکے تھے۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِينَ ﴿٤٣﴾

(٤٣) اور اس کو (ایمان لانے سے) اس چیز نے روک رکھا تھا جس کی وُہ اللہ کے سوا عبادت کرتی تھی، کیونکہ وُہ ایک کافر قوم سے تھی۔

قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۚ

(٤٤) اس سے کہا گیا کہ اس محل میں داخل ہو جا۔ پھر جب اُس نے دیکھا تو خیال کیا کہ یہ گہرا پانی ہے اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھالیا، (سلیمانؑ نے) کہا

ع ۳ ۱۸ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۬ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۴

یہ شیشے کا جڑا ہوا محل ہے، بلقیس نے کہا ”میرے پروردگار! میں نے (بدگمانی کر کے) اپنی جان پر ظلم کیا اب میں سلیمانؑ کے ساتھ ہو کر رب العالمین کے لیے مسلمان ہوئی۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۝۴۵

(۴۵) اور ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالحؑ کو (یہ پیغام دے کر) بھیجا کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو تو یکایک وہ دو فریق بن کر جھگڑنے لگے۔

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۴۶

(۴۶) صالحؑ نے کہا: ”میری قوم کے لوگو! تم لوگ بھلائی سے پہلے برائی کے لیے کیوں جلدی کرتے ہو؟ تم لوگ کیوں اللہ سے بخشش نہیں مانگتے، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝۴۷

(۴۷) وہ کہنے لگے: ”ہم نے تو تجھے اور تیرے ساتھیوں کو منحوس پایا ہے“ صالحؑ نے کہا: ”تمہاری نحوست کا سبب تو اللہ کے پاس ہے بلکہ تم لوگ تو آزمائش میں مبتلا کیے گئے ہو۔

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝۴۸

(۴۸) اور اس شہر میں نو آدمی ایسے تھے جو ملک میں فساد برپا کرتے تھے اور کوئی اصلاح کا کام نہ کرتے تھے۔

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝۴۹

(۴۹) انہوں نے (آپس میں) کہا، تم سب باہم اللہ کی قسمیں اٹھاؤ کہ ہم صالح اور اس کے خاندان پر شبخوں ماریں گے پھر ہم اس کے ولی سے کہہ دیں گے کہ ہم تو اس خاندان کی ہلاکت کے موقع پر موجود ہی نہ تھے اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۰

(۵۰) اور انہوں نے ایک خفیہ سازش کی اور ہم نے بھی ایک تدبیر کی جس کی انہیں خبر نہ تھی۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۵۱

(۵۱) سو دیکھ لو کہ ان کی سازش کا انجام کیا ہوا؟ ہم نے ان (نو آدمیوں) کو اور ان کی پوری قوم کو تباہ کر ڈالا۔

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۵۲

(۵۲) ان کے ظلم کا نتیجہ (دیکھو!) کہ ان کے گھر کیسے اجاڑ ہوگئے ہیں؟ حقیقت میں جنہیں علم ہے ان کے لیے اس ماجرے میں عبرت کی ایک بڑی نشانی ہے۔

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝۵۳

(۵۳) اور ہم نے ان لوگوں کو بچالیا جو ایمان لائے تھے اور وہ تقویٰ کی راہ

اختیار کر چکے تھے۔

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ
الْفَاحِشَةَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾

(۵۴) اور ہم نے لوطؑ کو بھیجا جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم دیدہ ودانستہ بدکاری کا ارتکاب کرتے ہو؟

أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ
النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾

(۵۵) کیا تم شہوت رانی کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جاتے ہو؟ درحقیقت تم لوگ سخت جہالت کا کام کرتے ہو۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا
أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ
أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾

(۵۶) مگر اس کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ آلِ لوط کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ بڑے پاکباز بنتے ہیں۔

فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا
مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٥٧﴾

(۵۷) آخرکار ہم نے لوطؑ اور اس کے اہل خانہ کو نجات دی، بجز اس کی بیوی کے جس کا پیچھے رہ جانا ہم نے مقدر کر رکھا تھا۔

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ
الْمُنذَرِينَ ﴿٥٨﴾ ع ۴ / ۱۹

(۵۸) اور ہم نے ان پر ایک عجیب قسم کی بارش کی، سو جن لوگوں کو ڈرایا گیا تھا اُن کے حق میں بہت بُری بارش تھی!

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ
الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا
يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾

(۵۹) (اے نبیؐ) آپ کہیے، سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جن کو اُس نے برگزیدہ کیا (ان سے پُوچھو) بھلا اللہ بہتر ہے یا وہ چیزیں جن کو تم اس کا شریک ٹھہرا رہے ہو؟

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ
لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ
حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ
تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ
قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾

(۶۰) وہ کون ہے؟ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور جس نے آسمان سے تمہارے لیے پانی برسایا۔ پھر اس آبپاشی سے خوش نما باغ اگا دیئے۔ حالانکہ تمہارے بس کی یہ بات نہ تھی کہ ان باغوں کے درخت لگاتے، کیا (ان کاموں کا کرنے والا) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی ہے؟ (افسوس ان لوگوں کی سمجھ پر، حقیقت حال خواہ کتنی ہی ظاہر ہو)، مگر (یہ) وہ لوگ ہیں جن کا شیوہ ہی کج روی ہے۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ
خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ
وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ
مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾

(۶۱) اچھا بتاؤ وہ کون ہے؟ جس نے زمین کو (زندگی و معیشت کا) ٹھکانا بنا دیا اس کے درمیان نہریں جاری کر دیں۔ اس (کی درستگی) کے لیے پہاڑ بلند کر دیئے۔ دو دریاؤں (دریا اور سمندر) میں ایسی دیوار حائل کر دی ہے (کہ دونوں اپنی اپنی جگہ محدود رہتے ہیں) کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی ہے؟ (افسوس! کتنی واضح بات ہے) مگر ان لوگوں میں اکثر ایسے ہیں جو نہیں جانتے!

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ
وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ
الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾

(۶۲) اچھا بتاؤ وہ کون ہے؟ جو بے قرار دلوں کی پکار سنتا ہے (جب وہ ہر طرف سے مایوس ہو کر) اسے پکارنے لگتے ہیں اور وہ ان کے درد دکھ ٹال دیتا ہے؟ وہ کہ اس نے تمہیں زمین کا جانشین بنایا ہے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا بھی ہے؟ (افسوس تمہاری غفلت پر!) بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ تم نصیحت پذیر ہو!

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ
رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾

(۶۳) اچھا بتاؤ، وہ کون ہے؟ جو بارانِ رحمت سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں چلا دیتا ہے! کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) اللہ کی ذات اس ساجھے سے پاک و منزہ ہے، جو یہ لوگ اس کی معبودیت میں ٹھہرا رہے ہیں۔

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ
يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ
مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾

(۶۴) اچھا بتاؤ، وہ کون ہے؟ جو مخلوقات کی پیدائش شروع کرتا ہے، پھر اسے دہراتا ہے؟ اور وہ کون ہے جو آسمان و زمین کے کارخانہ ہائے رزق سے تمہیں روزی دے رہا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی ہے؟ (اے پیغمبر) ان سے کہو، اگر تم (اپنے رویے میں) سچے ہو (اور انسانی عقل و بصیرت کی اس

عالمگیر شہادت کے خلاف تمہارے پاس کوئی دلیل ہے) تو اپنی دلیل پیش کرو۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾

(۶۵) آپ ان سے کہہ دیجیے: ”جو بھی آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا ہے کسی کو غیب کا علم نہیں ہے اور نہ ان کو یہ خبر ہے کہ وُہ کب اٹھائے جائیں گے۔

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع ۵

(۶۶) حقیقت یہ ہے کہ آخرت کے بارے میں ان کا علم گڈ مڈ ہو گیا ہے۔ بلکہ وُہ آخرت کے متعلق شک میں پڑے ہُوئے ہیں بلکہ وُہ اس بارے میں بلکل ہی اندھے ہو رہے ہیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾

(۶۷) کافر کہتے ہیں کہ جب ہم اور ہمارے اسلاف مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر (قبر سے) نکالے جائیں گے؟

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾

(۶۸) ہم سے اور ہم سے پہلوں سے یہی وعدے کیے گئے تھے۔ کچھ نہیں یہ تو صرف اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾

(۶۹) آپ ان سے کہہ دیجیے: کہ تم ذرا زمین پر چل پھر کر دیکھو کہ مجرموں کا انجام کیا ہو چکا ہے!

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

(۷۰) آپ ان پر غم نہ کھائیں اور جو خفیہ سازشیں یہ کرتے ہیں ان سے آپ دل تنگ نہ ہوا کریں۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۷۱﴾

(۷۱) اور (اے پیغمبر! یہ حقیقت فراموش) کہتے ہیں، اگر تم (نتائج ظلم و طغیان سے ڈرانے میں) سچے ہو تو وہ بات کب ہونے والی ہے؟ (اور کیوں نہیں ہو چکتی؟)

قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾

(۷۲) ان سے کہہ دو (گھبراؤ نہیں) جس بات کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو، عجب نہیں، اس کا ایک حصہ بالکل قریب آ گیا ہو۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

(۷۳) اور (اے پیغمبر!) تمہارا پروردگار انسان کے لیے بڑا ہی فضل رکھنے والا ہے (کہ ہر حال میں اصلاح و تلافی کی مہلت دیتا ہے) لیکن (افسوس انسان کی غفلت پر!) بیشتر (ایسے ہیں کہ اس کے فضل و رحمت سے فائدہ اٹھانے کی جگہ) اس کی ناشکری کرتے ہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾

(۷۴) اور بلاشبہ آپ کا رب خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے سینے اپنے اندر چھپائے ہُوئے ہیں اور جو کچھ وُہ ظاہر کرتے ہیں۔

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾

(۷۵) اور آسمان و زمین میں کوئی ایسی پوشیدہ چیز نہیں ہے جو کتاب مبین (لوح محفوظ) میں موجود نہ ہو۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾

(۷۶) اور بلاشبہ یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر وُہ باتیں بیان کرتا ہے جن میں وُہ اکثر اختلاف رکھتے ہیں۔

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾

(۷۷) اور یقیناً یہ قرآن ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾

(۷۸) بالیقین آپ کا رب ان لوگوں کے مابین اپنے حکم سے فیصلہ کردے گا اور وہی زبردست اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾

(۷۹) سو آپ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیے، بلاشبہ آپ صریح حق پر ہیں۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾

(۸۰) آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ان بہروں تک اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں جبکہ وُہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾

(۸۱) اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے بچا کر صحیح راہ پر لگا سکتے ہیں۔ آپ صرف انہی لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں، سو وہی فرماں بردار ہیں۔

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع

(۸۲) اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت ان پر آپہنچے گا (یعنی قیامت قریب ہوگی) تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری نشانیوں کا یقین نہ کرتے تھے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

(۸۳) اور اس دن (کا تصوّر تو کرو جب) ہم ہر ایک امت میں سے ایک ایک گروہ ان لوگوں کا جمع کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلایا کرتے تھے پھر ان کی درجہ بندی ہوگی۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِىْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ

(۸۴) یہاں تک کہ جب سب آجائیں گے تو اللہ ان سے پوچھے گا کہ ”تم نے میری آیات کو جھٹلا دیا، حالانکہ تم نے ان آیات کا پوری طرح سے علمی احاطہ نہ کیا

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۴﴾

تھا؟ بتاؤ اور کیا کرتے تھے؟

وَوَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَيۡهِمۡ بِمَا ظَلَمُوۡا فَهُمۡ لَا يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۸۵﴾

(۸۵) اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر وعدہ عذاب پورا ہو جائے گا، تب وہ کوئی بات نہ کر سکیں گے۔

اَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا الَّيۡلَ لِيَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَالنَّهَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۶﴾

(۸۶) کیا؟ (حکمت وربوبیت کی اس نشانی کو) نہیں دیکھتے کہ ہم نے رات کو تو تاریکی قرار دیا تاکہ انسان سوئے اور راحت وسکون پائے اور دن کو روشن کیا (تاکہ وہ سکون کی جگہ حرکت میں بسر ہو) بلاشبہ ارباب ایمان ویقین کے لیے (اس) اختلافِ لیل ونہار اور اس کے اثراتِ میں (حکمتِ ربانی کی) بڑی نشانیاں ہیں۔

وَيَوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ فَفَزِعَ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوۡهُ دٰخِرِيۡنَ ﴿۸۷﴾

(۸۷) اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو جو کوئی بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب گھبرا جائیں گے مگر ہاں جس کو خدا چاہے اور سب اللہ کے حضور عاجز بن کر آئیں گے۔

وَتَرَى الۡجِبَالَ تَحۡسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِىَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنۡعَ اللّٰهِ الَّذِىۡۤ اَتۡقَنَ كُلَّ شَىۡءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۸۸﴾

(۸۸) اور تم پہاڑوں کو دیکھ کر سمجھتے ہو کہ خوب جمے ہوئے ہیں مگر اس دن بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ یہ سب اللہ ہی کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز خوبی اور درستگی کے ساتھ بنائی، بلاشبہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيۡرٌ مِّنۡهَا ۚ وَهُمۡ مِّنۡ فَزَعٍ يَّوۡمَئِذٍ اٰمِنُوۡنَ ﴿۸۹﴾

(۸۹) جو شخص نیکی لے کر حاضر ہوگا تو اس کو اس نیکی سے بہتر بدلہ ملے گا، اور یہ لوگ اس دن کی گھبراہٹ سے امن میں رہیں گے۔

وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ فِى النَّارِ ؕ هَلۡ تُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۰﴾

(۹۰) اور جو شخص بدی لیکر حاضر ہوگا تو وہ اوندھے منہ آگ میں پھینکے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) تم کو انہی اعمال کا بدلہ دیا جا رہا ہے جو تم کیا کرتے تھے۔

اِنَّمَاۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الۡبَلۡدَةِ الَّذِىۡ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَىۡءٍ وَّاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ﴿۹۱﴾

(۹۱) (اے پیغمبر! ان سے کہہ دیجئے) مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اس کو محترم بنایا ہے اور ہر ایک چیز اسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں رہوں۔

وَاَنۡ اَتۡلُوَا الۡقُرۡاٰنَ ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَقُلۡ اِنَّمَاۤ

(۹۲) نیز یہ کہ میں قرآن (پڑھ پڑھ کر) سناتا رہوں، اب جو شخص صحیح راہ اختیار کرے گا تو وہ اپنے ہی بھلے کے لیے اختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو تو ان سے کہہ

اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

دیجیے میں تو بس ایک ڈرانے والا ہوں۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۱

(۹۳) اور آپ ان سے کہہ دیجیے تعریف اللہ ہی کے لیے ہے عنقریب وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھائے گا سو اس وقت تم اس کو پہچان لوگے اور آپ کا رب ان کاموں سے غافل نہیں ہے جو تم کرتے ہو۔

آیاتها ۸۸ (۲۸) سُورَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ (۴۹) رکوعاتها ۹

سورة القصص مکی ہے اور اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾

(۱) طٰ۔س۔م

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾

(۲) یہ کتاب مبین کی آیتیں ہیں۔

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾

(۳) ہم آپ کو موسیٰ اور فرعون کے کچھ صحیح واقعات ان لوگوں کے لیے پڑھ کر سناتے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآىِٕفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾

(۴) یہ واقعہ ہے کہ فرعون نے خدا کی زمین میں بہت سر اٹھایا اور اس کے رہنے والوں میں پھوٹ ڈال کر گروہ در گروہ کر دیا۔ ان میں سے ایک جماعت کو اس قدر کمزور رکھتا اور ابھرنے نہ دیتا کہ ان کے فرزندوں کو قتل کرتا اور ان کے اعراض وناموس کو برباد کرتا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ زمین کے مفسدوں میں سے بڑا ہی مفسد تھا۔

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵﴾

(۵) (اس کے باوجود) ہمارا فیصلہ یہ تھا کہ جو قوم ملک میں سب سے زیادہ کمزور سمجھی گئی تھی، اس پر احسان کریں، اسی قوم کے لوگوں کو سرداری وریاست بخشیں، اور سلطنت کا وارث بنائیں۔

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ﴿۶﴾

(۶) اور انہی کی حکومت ملک میں قائم کرا دیں۔ فرعون وہامان اور حکمران قوم کو جس (ضعیف قوم کی طرف سے بغاوت وخروج) کا کھٹکا لگا رہتا تھا (اور جس کے لیے وہ انہیں کمزور رکھتے تھے،) وہی ان کے سامنے لائیں۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا

(۷) اور ہم نے موسیٰؑ کی ماں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اسے دودھ پلا۔ اور اگر فرعون کے ظلم کی وجہ سے اس کی جان کا خوف ہو تو دریا میں ڈال دے اور

اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾

دیجیے میں تو بس ایک ڈرانے والا ہوں۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع ١١

(۹۳) اور آپ ان سے کہہ دیجیے تعریف اللہ ہی کے لیے ہے عنقریب وُہ تم کو اپنی نشانیاں دکھائے گا سو اس وقت تم اس کو پہچان لوگے اور آپ کا رب ان کاموں سے غافل نہیں ہے جو تم کرتے ہو۔

آیاتها ٨٨ (٢٨) سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ (٤٩) رکوعاتها ٩

سورۃ القصص مکی ہے اور اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾

(۱) طٰ-س-م

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾

(۲) یہ کتاب مبین کی آیتیں ہیں۔

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣﴾

(۳) ہم آپ کو موسیٰ اور فرعون کے کچھ صحیح واقعات ان لوگوں کے لیے پڑھ کر سناتے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤﴾

(۴) یہ واقعہ ہے کہ فرعون نے خدا کی زمین میں بہت سر اٹھایا اور اس کے رہنے والوں میں پھوٹ ڈال کر گروہ در گروہ کر دیا۔ ان میں سے ایک جماعت کو اس قدر کمزور رکھتا اور ابھرنے نہ دیتا کہ ان کے فرزندوں کو قتل کرتا اور ان کے اعراض و ناموس کو برباد کرتا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ زمین کے مفسدوں میں سے بڑا ہی مفسد تھا۔

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥﴾

(۵) (اس کے باوجود) ہمارا فیصلہ یہ تھا کہ جو قوم ملک میں سب سے زیادہ کمزور سمجھی گئی تھی، اس پر احسان کریں، اسی قوم کے لوگوں کو سرداری و ریاست بخشیں، اور سلطنت کا وارث بنائیں۔

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ﴿٦﴾

(۶) اور انہی کی حکومت ملک میں قائم کرا دیں۔ فرعون و ہامان اور حکمران قوم کو جس (ضعیف قوم کی طرف سے بغاوت و خروج) کا کھٹکا لگا رہتا تھا (اور جس کے لیے وہ انہیں کمزور رکھتے تھے،) وہی ان کے سامنے لائیں۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا

(۷) اور ہم نے موسیٰؑ کی ماں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اسے دودھ پلا۔ اور اگر فرعون کے ظلم کی وجہ سے اس کی جان کا خوف ہو تو دریا میں ڈال دے اور

تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۚ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ⑦

کسی قسم کا خوف یا غم نہ کر، ہم تیرے لختِ جگر کو تیری گود میں واپس کر دیں گے اور اسے اپنا پیغمبر بنائیں گے۔

فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۗ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ⑧

(۸) پھر آلِ فرعون نے اسے دریا سے نکال لیا (اور پرورش کی) تاکہ آگے چل کر ان کا دشمن اور سرمایۂ رنج وغم بنے۔ بے شک فرعون، ہامان اور ان کا لشکر غلطی پر تھا، (کہ دشمن کو اپنے گھر کے اندر پال رہا تھا)۔

وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ⑨

(۹) فرعون کی بیوی نے (اس سے) کہا: ''یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے اسے قتل نہ کرو۔ عجب نہیں کہ یہ، ہم کو کوئی فائدہ پہنچائے یا ہم اسے بیٹا ہی بنالیں اور وُہ (انجام سے) بے خبر تھے۔

وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ⑩

(۱۰) اور (ادھر) موسیٰؑ کی ماں کا دل بیقرار ہوگیا اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے تو وُہ اس کا راز فاش کرنے کو ہی تھی (اور یہ اس لیے کیا) تاکہ وُہ یقین کرنے والوں میں سے ہو۔

وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ⑪

(۱۱) اس نے موسیٰؑ کی بہن سے کہا: ''اس کے پیچھے پیچھے چلی جا''۔ چنانچہ وہ (بچ کر) کنارے سے موسیٰؑ کو اس طرح دیکھتی رہی کہ وہ (فرعون والے) اس کا احساس نہ کر سکے۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ⑫

(۱۲) اور ہم نے پہلے ہی دودھ پلانے والیوں کے دودھ، موسیٰؑ پر حرام کر رکھے تھے، (چنانچہ جب موسیٰ نے کسی کا دودھ نہ پیا تو) اس پر موسیٰ (علیہ السلام) کی بہن نے کہا: ''کیا میں تمہیں ایسے گھرانے کا پتہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس بچہ کو پرورش کر دیں اور وُہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں''؟

فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ⑬ ع ۱۳

(۱۳) اس طرح ہم نے موسیٰؑ کو اس کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وُہ غمزدہ نہ ہو اور تاکہ وُہ جان لے کہ اللہ کا وعدہ برحق تھا، مگر اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے۔

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ⑭

(۱۴) اور جب موسیٰؑ اپنی پوری جوانی کو پہنچ گیا اور شباب کامل ہوگیا تو ہم نے اسے حکم اور علم عطا کیا اور ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

(۱۵) اور جب کہ تمام لوگ غافل تھے، موسیٰ (علیہ السلام) شہر میں آئے اور اس میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ لڑ رہے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی انکی قوم کا تھا اور دوسرا ان کے دشمن کے گروہ کا۔ موسیٰؑ کو دیکھ کر ان کی قوم کے آدمی نے دشمن کے ظلم کی فریاد کی، موسیٰؑ نے اسے ایک ایسا گھونسا مارا کہ وہ مر گیا۔ موسیٰؑ نے دل میں کہا کہ یہ تو ایک شیطانی کام ہو گیا۔ بیشک شیطان انسان کا گمراہ کن دشمن ہے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾

(۱۶) موسیٰؑ نے عرض کیا: ”اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، سو مجھے بخش دے“ چنانچہ اللہ نے اسے معاف کر دیا، بلاشبہ وہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾

(۱۷) موسیٰؑ نے عرض کی: اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھ پر فضل فرمایا ہے لہٰذا آئندہ میں کبھی مجرموں کا مددگار نہ بنوں گا۔

فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَاۗىِٕفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾

(۱۸) اب موسیٰؑ شہر میں خوف زدہ ہو کر چھپنے لگے۔ اتفاق سے پھر وہی پہلا سا موقع پیش آ گیا اور جس شخص نے کل ان سے مدد طلب کی تھی، اس نے آج پھر فریاد کی۔ موسیٰ نے کہا، تُو تو بڑا گمراہ آدمی ہے۔

فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ڰ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

(۱۹) پھر جب موسیٰؑ نے اس (قبطی) پر حملہ کرنا چاہا، جو ان دونوں کا دشمن تھا، تو اس نے کہا: ”کیوں موسیٰ، جس طرح تم نے کل ایک آدمی کو مار ڈالا تھا، کیا آج اسی طرح مجھے بھی قتل کرنا چاہتے ہو؟ تم زمین میں ظالم بن کر رہنا چاہتے ہو، امن دوست بننا تمھیں پسند نہیں؟

وَجَاۗءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾

(۲۰) اور شہر کے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا، کہا کہ ”اے موسیٰؑ! ارکانِ سلطنت تمہارے قتل کے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں، اب تم یہاں سے نکل جاؤ، میں تمھیں خیر خواہانہ مشورہ دیتا ہوں“

فَخَرَجَ مِنْهَا خَاۗىِٕفًا يَّتَرَقَّبُ ۡ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ ع ۲ ۵

(۲۱) موسیٰؑ شہر سے خوفزدہ ہو کر خفیہ طور پر نکلے اور خدا کی جناب میں دعا مانگی کہ ”خداوندا! مجھے ظالموں (کے پنجے) سے نجات دے!“

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاۗءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى

(۲۲) جب موسیٰؑ مصر سے نکل کر مدین کی طرف روانہ ہوئے تو کہا کہ خدا مجھے

رَبِّیْٓ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۲۲﴾

ضرور سیدھا راستہ دکھائے گا!

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ وَجَدَ عَلَیْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ ۬ۖ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا شَیْخٌ كَبِیْرٌ ﴿۲۳﴾

(۲۳) اور جب مدین کے کنوئیں پر پہنچا تو اس کنویں پر لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ پانی پلا رہے ہیں اور ان سے ایک طرف دو عورتیں دیکھیں جو اپنے جانوروں کو روکے کھڑی ہیں، موسیٰؑ نے ان عورتوں سے پوچھا: ''تمہارا کیا حال ہے؟'' انہوں نے کہا: ''ہم اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا سکتیں جب تک یہ چرواہے اپنے جانور، پانی پلا کر نہ لیجائیں اور ہمارا باپ بہت بوڑھا آدمی ہے۔

فَسَقٰی لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤی اِلَی الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾

(۲۴) (یہ سن کر) موسیٰؑ نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا۔ پھر وہاں سے ہٹ کر ایک سایہ میں جا بیٹھا اور دعا کی: ''اے میرے پروردگار! جو خیر بھی تو مجھ پر نازل کر دے میں اس کا محتاج ہوں''۔

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٝ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾

(۲۵) اتنے میں موسیٰؑ کے پاس دونوں (عورتوں) میں سے ایک عورت، شرم و حیا سے چلتی ہوئی آئی، کہنے لگی ''میرا باپ تجھ کو بلاتا ہے تاکہ تجھے اس پانی کا اجر دے جو تو نے ہمارے جانوروں کو پلایا ہے''، جب موسیٰؑ شعیبؑ کے پاس مدین میں آئے اور ان سے اپنے واقعات بیان کیے تو انہوں نے (حوصلہ افزائی کی) اور کہا، ''مت ڈرو، تم نے ظالم قوم (کے پنجے) سے نجات حاصل کر لی''۔

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾

(۲۶) ان دونوں عورتوں میں سے ایک نے اپنے باپ سے کہا ''ابا جان! اس شخص کو نوکر رکھ لیجئے۔ بہتر آدمی جسے آپ نوکر رکھنا چاہیں وہ شخص ہے جو توانا اور امانت دار ہو۔

قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤی اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾

(۲۷) (اس کے باپ نے موسیٰؑ سے) کہا: ''میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کا تیرے ساتھ اس شرط پر نکاح کر دوں کہ تو آٹھ سال تک میری ملازمت کرے اور اگر تو دس سال پورے کر دے تو یہ تیری مرضی ہے اور میں تمہیں تکلیف میں نہیں ڈالنا چاہتا، تم ان شاء اللہ مجھے بھلے لوگوں میں سے پاؤ گے۔

قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ ؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ

(۲۸) موسیٰؑ نے کہا: ''میرے اور تمہارے درمیان یہ طے ہو گیا کہ ان دونوں مدتوں میں سے جو بھی میں پوری کر دوں، اس کے بعد مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہوگی،

ع ٧ / ٦

وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ ﴿۲۸﴾ اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔

فَلَمَّا قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

(۲۹) جب موسیٰؑ نے (شعیبؑ کی خدمت میں اپنے درس وفکر کے) دن پورے کر لیے اور اہل وعیال کو لے کر وہاں سے چلے تو طور کے دامن میں آگ نظر آئی۔ انہوں نے بیوی سے کہا "تم لوگ ٹھہرو، میں آگ کا پتا لگاؤں یا انگارہ ساتھ لے آؤں تا کہ تمہارے (ہاتھ) گرم کرنے کے کام آئے۔

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۰﴾

(۳۰) لیکن جب وہ اس آگ کے پاس پہنچے تو وادیءایمن کے کنارے برکت والی جگہ میں، ایک درخت سے ایک رّبانی صدا اٹھی، "اے موسیٰ! (یہ آگ نہیں جس کے لیے تم دوڑے ہو، بلکہ) میں ہوں اللہ، تمام دنیا کو پالنے والا۔

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۗ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ۗ یٰمُوْسٰۤی اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾

(۳۱) اور اے موسیٰ! اپنی لاٹھی پھینک دو، جب موسیٰؑ نے لاٹھی کو دیکھا، تو وہ سانپ کی طرح حرکت کر رہی تھی وہ ڈرے اور پیٹھ پھیر کر بھاگے اور مڑ کر نہ دیکھا۔ (خدا نے کہا) اے موسیٰ! آگے بڑھو، (کیونکہ تمہیں آگے بڑھانے کے لیے ہی یہ سب کچھ کیا گیا ہے) اور خوف نہ کرو، تم ہمیشہ امن میں رہو گے۔

اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۳۲﴾

(۳۲) اپنے گریبان میں ہاتھ ڈالو، وہ اس کے اندر سے چمکتا ہوا نکلے گا اور اس سے تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔ اپنے بازو کو، جب خوف محسوس ہو، اپنی طرف سمیٹ لو۔ تمہارے خدا کی طرف سے فرعون اور اس کی قوم کے لیے دو نشانیاں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے عدالتِ الٰہی کا قانون توڑ دیا اور اللہ کی اطاعت سے باہر ہو گئے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾

(۳۳) موسیٰؑ نے کہا، "الٰہی! میں نے ان کی قوم کے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے عوض وہ مجھے قتل کر دیں۔

وَاَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْۤ ؗ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾

(۳۴) "میرا بھائی ہارون، مجھ سے زیادہ فصیح مقرر ہے، اسے میرا حامی بنا کر، میرے ساتھ کر دے کہ وہ میری تصدیق کرے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مجھے جھٹلائیں۔

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَنَجْعَلُ

(۳۵) (خدا نے کہا) ہم تیرے بھائی کے ذریعے سے تیرے دست و بازو کو

معانقة ۱۱

لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾

قوی کردیں گے۔ اور تم دونوں کو اپنے معجزاتِ قاہرہ کی برکت سے ایسا غلبہ عطا کریں گے کہ وہ لوگ تمہارے پاس پھٹک بھی نہ سکیں گے، صرف تمہیں اور تمہارے ساتھیوں ہی کو غلبہ حاصل ہوگا۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾

(۳۶) پھر جب موسیٰؑ ان کے پاس ہماری کھلی نشانیاں لے کر گئے تو انہوں نے کہا "یہ کچھ نہیں، محض ایک جادو ہے جو خدا کی طرف غلط منسوب کر دیا گیا ہے اور یہ بات تو ہم نے اپنے آباء واجداد کے زمانہ میں بھی کبھی نہیں سنی۔"

وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

(۳۷) اور موسیٰؑ نے کہا، (اے لوگو! مجھے جھٹلانے میں جلدی نہ کرو) خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون شخص اس کی طرف سے سچائی لے کر آیا اور آخر کس کے ہاتھ نتیجے کی کامیابی آنے والی ہے۔ یقین کرو کہ خدا کبھی ان لوگوں کو فلاح نہیں دیتا جو برسرِ ناحق ہیں۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾

(۳۸) اور فرعون نے اپنے ارکانِ سلطنت سے کہا، میں اپنے سوا نہیں جانتا کہ تمہارا اور بھی کوئی خدا ہے، سوائے ہامان! تو میرے لیے اینٹیں پکوا کر ایک محل تیار کر، (کہ اس کے اوپر چڑھ کر) شاید کہ میں موسیٰؑ کے خدا کو دیکھ سکوں، اور میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾

(۳۹) فرعون اور اس کے لشکروں نے زمین میں ناحق اپنے آپ کو بڑا خیال کیا اور سمجھ بیٹھے کہ انہیں کبھی ہماری طرف پلٹ کر نہیں آنا ہے۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

(۴۰) آخر کار ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑا اور سمندر میں پھینک دیا، سو دیکھیے کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا!

وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

(۴۱) اور ہم نے انہیں دوزخ کی طرف دعوت دینے والوں کا قائد بنا دیا اور قیامت کے دن کہیں سے بھی کوئی مدد نہ پا سکیں گے۔

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۱۴

(۴۲) اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن وہ بدحال لوگوں ہی میں سے ہوں گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ

(۴۳) اور بلاشبہ ہم نے پہلی قوموں کو ہلاک کرنے کے بعد موسیٰؑ کو کتاب دی

اَهۡلَكۡنَا الۡقُرُوۡنَ الۡاُوۡلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحۡمَةً لَّعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۴۳﴾	تھی جس میں بصیرت افروز دلائل اور ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔
وَمَا كُنۡتَ بِجَانِبِ الۡغَرۡبِىِّ اِذۡ قَضَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسَى الۡاَمۡرَ وَمَا كُنۡتَ مِنَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿۴۴﴾	(۴۴) اور (اے پیغمبرؐ!) آپ (طور کی) غربی جانب میں اس وقت موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰؑ کو فرمانِ شریعت عطا کیا اور نہ ہی آپ وہاں حاضر ہونے والوں میں شامل تھے۔
وَلٰـكِنَّاۤ اَنۡشَاۡنَا قُرُوۡنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيۡهِمُ الۡعُمُرُ‌ۚ وَمَا كُنۡتَ ثَاوِيًا فِىۡۤ اَهۡلِ مَدۡيَنَ تَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰـكِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِيۡنَ ﴿۴۵﴾	(۴۵) بلکہ اس کے بعد ہم بہت سی نسلیں پیدا کر چکے ہیں اور ان پر بہت زمانہ گزر چکا ہے۔ اور نہ آپ اہلِ مدین میں مقیم تھے کہ ان (مکہ کے مشرکین) کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے، بلکہ ہم ہی (آپ کو) رسول (بنا کر) بھیجنے والے تھے۔
وَمَا كُنۡتَ بِجَانِبِ الطُّوۡرِ اِذۡ نَادَيۡنَا وَلٰـكِنۡ رَّحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اَتٰٮهُمۡ مِّنۡ نَّذِيۡرٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۴۶﴾	(۴۶) اور نہ آپ طور کی جانب میں موجود تھے جب ہم نے موسیٰ کو نداء کی، مگر یہ تیرے رب کی رحمت ہے (کہ آپ کو نبی بنایا گیا) تا کہ آپ ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، تا کہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔
وَلَوۡلَاۤ اَنۡ تُصِيۡبَهُمۡ مُّصِيۡبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُوۡا رَبَّنَا لَوۡلَاۤ اَرۡسَلۡتَ اِلَيۡنَا رَسُوۡلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۷﴾	(۴۷) اور اگر (ہم رسول نہ بھیجتے) تو جب کبھی انہیں ان کے اعمال کے سبب سے مصیبت پہنچتی تو یہ کہنے لگتے، "اے ہمارے رب! کیوں نہ تو نے ہمارے پاس رسول بھیجا کہ ہم تیرے احکام کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے؟
فَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَـقُّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوۡا لَوۡلَاۤ اُوۡتِىَ مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى‌ ؕ اَوَلَمۡ يَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى مِنۡ قَبۡلُ‌ ۚ قَالُوۡا سِحۡرٰنِ تَظٰهَرَا ۙ وَقَالُوۡۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوۡنَ ﴿۴۸﴾	(۴۸) پھر اب جبکہ ان کے پاس ہماری طرف سے حق پہنچا، تو کہنے لگے کہ جیسی کتاب موسیٰؑ کو دی گئی تھی ایسی کتاب اس پیغمبرؐ کو کیوں نہیں دی گئی؟ کیا جو کتاب موسیٰ کو دی گئی تھی یہ لوگ اس سے پہلے اس کا انکار نہیں کر چکے؟ انہوں نے کہا تھا: کہ "دونوں جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور (نیز) کہا تھا کہ ہم کسی کو نہیں مانتے۔
قُلۡ فَاۡتُوۡا بِكِتٰبٍ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ هُوَ اَهۡدٰى مِنۡهُمَاۤ اَتَّبِعۡهُ اِنۡ كُنۡتُمۡ	(۴۹) (اے نبیؐ) ان سے کہہ دیجئے: "اگر تم سچے ہو تو اللہ کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ہدایت کرنے میں ان دونوں (قرآن و توراۃ) سے بہتر ہو

صٰدِقِيْنَ ۝ تو میں اس کی پیروی اختیار کرلوں گا۔

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(۵۰) پھر اگر وُہ تمہارا یہ چیلنج قبول نہ کریں تو سمجھ لو کہ یہ لوگ صرف اپنی خواہشات کے پیرو ہیں اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے جو اللہ کی جانب سے کسی رہنمائی کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے؟ بلا شبہ اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں بخشتا۔

ع ۸

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ؕ ۝

(۵۱) اور ہم نصیحت کی باتیں مسلسل ان کے پاس پہنچا چکے ہیں تا کہ وُہ نصیحت حاصل کریں۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝

(۵۲) جن لوگوں کو اس سے پہلے ہم نے کتاب دی تھی، وُہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں۔

وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝

(۵۳) اور جب قرآن انہیں پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے۔ یہ واقعی ہمارے رب کی طرف سے حق ہے، ہم تو اس سے پہلے ہی ماننے والے تھے۔

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(۵۴) یہی وُہ لوگ ہیں جن کو، اُن کے صبر و استقامت کے باعث، دوہرا اجر دیا جائے گا اور وُہ بُرائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؗ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؗ لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ۝

(۵۵) اور جب کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرلیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں: "ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے عمل تمہارے لیے، تم کو سلام ہو، ہم بے سمجھ لوگوں سے میل میلاپ نہیں چاہتے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

(۵۶) (اے نبیؐ!) تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وُہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا

(۵۷) اور کہتے ہیں اگر ہم تیرے ساتھ ہو کر ہدایت کی پیروی اختیار کرلیں تو ہم اپنے ملک سے اچک لیے جائیں۔ کیا ہم نے انہیں حرم سرائے امن میں جگہ، نہیں دی جہاں ہر چیز کا ثمرہ کھنچا چلا آتا ہے؟ جہاں ہمارے ہاں سے انہیں رزق

مِّنۡ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ۝ پہنچتا ہے، لیکن اکثروں کو یہ بھی علم نہیں

وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍۭ بَطِرَتۡ مَعِيۡشَتَهَا‌ ۚ فَتِلۡكَ مَسٰكِنُهُمۡ لَمۡ تُسۡكَنۡ مِّنۡۢ بَعۡدِهِمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا ‌ؕ وَكُنَّا نَحۡنُ الۡوٰرِثِيۡنَ۝

(۵۸) اور کتنی ہی آبادیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کردیا، حالانکہ اسبابِ معیشت سے وہ مالا مال تھیں۔ یہ بربادی کے خرابے اور تباہی کے کھنڈر انہی لوگوں کے گھر ہیں جو پھر آباد نہ ہوسکے اور آخر کار ان کے مال ومتاع کے ہم ہی وارث ہوئے۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهۡلِكَ الۡقُرٰى حَتّٰى يَبۡعَثَ فِىۡۤ اُمِّهَا رَسُوۡلًا يَّتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا‌ ۚ وَمَا كُنَّا مُهۡلِكِى الۡقُرٰٓى اِلَّا وَاَهۡلُهَا ظٰلِمُوۡنَ۝

(۵۹) اور (یاد رکھو، تمہارے پروردگار کا قانون یہ ہے کہ) وہ کبھی انسانوں کی بستیوں کو (پاداشِ عمل میں) ہلاک نہیں کرتا، جب تک کے ان کی مرکزی بستی میں ایک پیغمبر مبعوث نہ کردے اور وہ خدا کی آیتیں پڑھ کر نہ سناوے۔ اور ہم کبھی بستیوں کو ہلاک کرنے والے نہیں مگر صرف اس حالت میں کہ ان کے باشندوں نے ظلم کا شیوہ اختیار کرلیا ہو۔

وَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَزِيۡنَتُهَا‌ ۚ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى‌ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ۝

(۶۰) اور جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے وُہ محض دنیوی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وُہ اس سے کہیں بہتر اور باقی رہنے والا ہے، کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے؟

ع ۶

اَفَمَنۡ وَّعَدۡنٰهُ وَعۡدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيۡهِ كَمَنۡ مَّتَّعۡنٰهُ مَتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ثُمَّ هُوَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ مِنَ الۡمُحۡضَرِيۡنَ۝

(۶۱) کیا بھلا وُہ شخص، جس سے ہم نے اچھا وعدہ کررکھا ہو پھر وُہ اس کو پانے والا ہو، کبھی اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے؟ جسے ہم نے صرف دُنیوی زندگی کا سرو سامان دے رکھا ہو، پھر وُہ قیامت کے دن ان لوگوں میں سے ہو جو (مجرمانہ حیثیت سے) پیش کیے جائیں گے۔

وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ۝

(۶۲) اور جس دن کہ اللہ ان (کافروں) کو پکار کر فرمائے گا: "کہاں ہیں وُہ لوگ جن کے متعلق تم گمان کرتے تھے کہ میرے شریک ہیں؟"

قَالَ الَّذِيۡنَ حَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَۤاءِ الَّذِيۡنَ اَغۡوَيۡنَا‌ ۚ اَغۡوَيۡنٰهُمۡ كَمَا غَوَيۡنَا‌ ۚ تَبَرَّاۡنَاۤ اِلَيۡكَ‌ ۖ مَا كَانُوۡۤا اِيَّانَا يَعۡبُدُوۡنَ۝

(۶۳) جن پر اللہ (کے عذاب) کا فرمان ثابت ہوچکا، وُہ کہیں گے: "اے ہمارے رب! یہ ایسے لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا، ہم نے انہیں اسی طرح گمراہ کیا تھا، جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے۔ ہم آپ کے روبرو برأت کا اظہار کرتے ہیں، یہ لوگ ہماری پوجا نہیں کرتے تھے۔

وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٦٤﴾

(٦٤) اور اُن سے کہا جائیگا ''تم لوگ اپنے شرکاء کو (مدد کے لیے) پکارو''! چنانچہ وُہ پکاریں گے، مگر وُہ ان کو کوئی جواب نہ دیں گے اور یہ لوگ عذاب دیکھ لیں گے۔ کاش! یہ ہدایت پانے والے ہوتے۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾

(٦٥) اور اس روز اللہ ان کافروں سے پکار کر پوچھے گا کہ ''تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا؟''

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿٦٦﴾

(٦٦) سو اس دن ان سے سب باتیں گم ہو جائیں گی۔ لہٰذا وُہ ایک دوسرے سے بھی کچھ دریافت نہ کرسکیں گے۔

فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾

(٦٧) البتہ جو شخص توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتا رہا تو امید ہے ایسا شخص فلاح پانے والوں سے ہوگا۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾

(٦٨) اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) منتخب کرلیتا ہے یہ انتخاب ان لوگوں کا کام نہیں ہے۔ اللہ ان کے شرک اور شرکاء سے جو یہ لوگ کرتے (اور) بناتے ہیں۔ پاک اور بلند ہے۔

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾

(٦٩) اور تیرا رب خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دل چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔

وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٧٠﴾

(٧٠) اور وہی ایک اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اسی کے لیے حمد ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اسی کی فرماں روائی ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾

(٧١) آپ ان سے پوچھیے بھلا یہ تو بتاؤ، اگر تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک رات ہی رہنے دے تو اللہ کے سوا، کون سا معبُود ہے جو تمہارے لیے روشنی لے آئے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٧٢﴾

(٧٢) آپ ان سے پوچھیے بھلا یہ تو بتاؤ اگر تم پر اللہ قیامت کے دن تک دن ہی رکھے تو اللہ کے سواوُہ کونسا معبود ہے جو تمہارے لیے رات لے آئے کہ تم اس میں سکون حاصل کرو؟ کیا تم دیکھتے نہیں؟

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝

(۷۳) اور (دیکھو) یہ اس کی رحمت کی کارسازی ہے کہ تمہارے لیے رات اور دن الگ الگ ٹھہرادیے تاکہ رات کے وقت راحت پاؤ اور دن میں اس کا فضل تلاش کرو (کاروبارِ معیشت میں سرگرم رہو) اور تاکہ تم شکرگزار رہو۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ۝

(۷۴) اور یاد رکھو جس دن کہ اللہ ان کافروں کو پکار کر فرمائے گا ”کہاں ہیں وہ جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے؟“

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ۝ ع ۷ ۱۵ ۱۰

(۷۵) اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ نکال لائیں گے پھر اِن (مشرکوں) سے کہیں گے کہ (شرک کے جواز پر) اپنی دلیل پیش کرو، تب انہیں معلوم ہوجائے گا کہ حق اللہ ہی کی طرف سے تھا اور جو افتراء پردازیاں وہ کرتے تھے سب گم ہوجائیں گی۔

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ۝

(۷۶) بلاشبہ قارون، موسیٰ کی قوم سے تھا پھر وہ ان پر ظلم وزیادتی کرنے لگا اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیے تھے کہ ان کی کنجیاں طاقت ور آدمیوں کی ایک جماعت مشکل سے اُٹھا سکتی تھی، جب قارون کی قوم نے اس سے کہا: ”تو اِترا مت۔ بیشک اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ۝

(۷۷) اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے دے رکھا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی کوشش کر اور دنیا میں سے اپنا حصہ فراموش نہ کر اور (اے قارون!) انسانوں پر احسان کر جیسا کہ خدا نے تجھ پر احسان کیا ہے، اور زمین پر فساد نہ پھیلا۔ خدا فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۭ وَلَا يُسْـَٔـلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ۝

(۷۸) قارون نے جواب دیا: ”مجھ کو یہ سب کچھ اس علم کی وجہ سے ملا ہے جو مجھ کو حاصل ہے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے گزشتہ قوموں میں سے ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے، جو قوت میں اس سے زیادہ اور مال جمع کرنے میں اس سے بڑھ کر تھے؟ اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے متعلق پُوچھا نہیں جاتا۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ

(۷۹) چنانچہ (ایک روز) وُہ اپنی قوم کے سامنے پورے ٹھاٹھ میں نکلا تو ان

يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٧٩﴾

لوگوں نے جو دنیوی زندگی کے طالب تھے، حسرت کھائی کہ کاش! ہمارے پاس بھی وہ ہوتا، جو قارون کو دیا گیا ہے۔ وہ کیسا بڑا نصیب والا ہے!

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ ﴿٨٠﴾

(۸۰) مگر جو لوگ صاحبِ علم و سعادت تھے، انہوں نے کہا کہ یہ کون سی چیز ہے جس کے لیے حسرت کر رہے ہو؟ صد افسوس تم پر! اصل نعمت تو اللہ تعالیٰ کا وہ بدلہ ہے جو صالحوں کو ان کے اعمال کا ملتا ہے۔ اور خدا کے مومن و صالح بندوں کے لیے وہی سب سے بڑی چیز ہے۔

فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِينَ ﴿٨١﴾

(۸۱) آخرکار ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا پھر نہ تو کوئی ایسا گروہ تھا جو اس کی مدد کر کے اللہ سے بچا لیتا اور نہ ہی وُہ خود اپنے آپ کو بچا سکا!۔

وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ ۖ لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿٨٢﴾ ع ۸ ۱۱

(۸۲) اب وہی لوگ جو کل اُس کے ہم مرتبہ ہونے کی تمنا کر رہے تھے، کہنے لگے "ہائے افسوس! اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کی رزق فراخ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے۔ اگر ہم پر اللہ احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا۔ افسوس! واقعی، بات یہ ہے کہ کافر فلاح نہیں پایا کرتے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٨٣﴾

(۸۳) یہ آخرت کا گھر صرف ان ہی لوگوں کے لیے بنائیں گے، جو نہ تو خدا کی زمین میں برائی اور سرکشی کرنا چاہتے ہوں اور نہ ہی زمین کا فساد انہیں پسند ہو۔ اور انجام کار انہی لوگوں کے لیے ہے جو متقی ہیں۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٨٤﴾

(۸۴) جو شخص نیکی لے کر حاضر ہوگا تو اس کو اس نیکی سے بہتر بدلہ ملے گا۔ اور جو بدی لے آئے گا تو ایسے بداعمالوں کو وہی سزا دی جائے گی جو وُہ کیا کرتے تھے۔

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ مَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٨٥﴾

(۸۵) بلاشبہ جس نے یہ قرآن آپ پر فرض کیا ہے وُہ آپ کو ضرور بہتر انجام تک پہنچانے والا ہے، ان سے کہہ دیجیے میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون کھلی گمراہی میں مبتلا ہے؟

وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَنْ يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا

(۸۶) آپ کو یہ توقع بھی نہ تھی کہ آپ پر یہ کتاب نازل کی جائے گی، مگر یہ تو محض آپ کے رب کی مہربانی سے (نازل کی گئی ہے) لہٰذا آپ ہرگز ان

لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾
کافروں کے مددگار نہ بنیں۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٧﴾
(۸۷) اور (کبھی ایسا نہ ہونے پائے کہ) جب اللہ کی آیات آپ پر نازل ہوں تو یہ لوگ ان پر عمل سے آپ کو روک دیں اور آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور کبھی مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٨﴾
(۸۸) اور نہ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے، اسی کی فرمانروائی ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹایا جائیگا۔

ع ۱۲

(۲۹) سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ (۸۵) آیاتها ۶۹ رکوعاتها ۷

سورہ العنکبوت مکی ہے اور اس میں انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿١﴾
(۱) الم

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿٢﴾
(۲) کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ زبان سے ایمانداری اور (راستبازی) کا دعویٰ کریں گے اور بغیر آزمائے چھوڑ دیئے جائیں گے؟

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣﴾
(۳) حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں، خدا نے انہیں بھی آزمائش میں ڈالا تھا (اور یہ نا گزیر ہے)۔ پس عنقریب خدا ان لوگوں کو معلوم کر کے رہے گا جو اپنے دعویٰ صداقت میں سچے ہیں۔ اور انہیں بھی جو اپنے اندر جھوٹ کے سوا کچھ نہیں رکھتے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٤﴾
(۴) جن لوگوں کی قوتیں اعمالِ بد میں صرف ہو رہی ہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے؟ اگر ایسا سمجھتے ہیں تو کیا ہی بری سمجھ اور کیا ہی برا فیصلہ ہے!

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٥﴾
(۵) جو شخص اللہ سے ملنے کی توقع رکھتا ہے (تو اسے چاہیے کہ اس کی تیاری کرتا رہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ وقت آنے ہی والا ہے اور وہی سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

کافروں کے مددگار نہ بنیں۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾

(۸۷) اور (کبھی ایسا نہ ہونے پائے کہ) جب اللہ کی آیات آپ پر نازل ہوں تو یہ لوگ ان پر عمل سے آپ کو روک دیں اور آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور کبھی مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾ ع

(۸۸) اور نہ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے، اسی کی فرمانروائی ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹایا جائیگا۔

وقف لازم

ع ۶ ۱۲

آیاتها ۶۹ (۲۹) سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ (۸۵) رکوعاتها ۷

سورہ العنکبوت مکی ہے اور اس میں انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾

(۱) الٓم

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾

(۲) کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ زبان سے ایمانداری اور، (راستبازی) کا دعویٰ کریں گے اور بغیر آزمائے چھوڑ دیئے جائیں گے؟

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳﴾

(۳) حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں، خدا نے انہیں بھی آزمائش میں ڈالا تھا (اور یہ نا گزیر ہے)۔ پس عنقریب خدا ان لوگوں کو معلوم کر کے رہے گا جو اپنے دعویٰ صداقت میں سچے ہیں۔ اور انہیں بھی جو اپنے اندر جھوٹ کے سوا کچھ نہیں رکھتے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾

(۴) جن لوگوں کی قوتیں اعمالِ بد میں صرف ہو رہی ہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے؟ اگر ایسا سمجھتے ہیں تو کیا ہی بری سمجھ اور کیا ہی برا فیصلہ ہے!

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۵﴾

(۵) جو شخص اللہ سے ملنے کی توقع رکھتا ہے (تو اسے چاہیے کہ اس کی تیاری کرتا رہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ وقت آنے ہی والا ہے اور وہی سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(۶) اور یاد رکھو کہ جو (سچائی اور راستبازی کی راہ میں) تکلیف اٹھاتا ہے تو وہ اپنے ہی بھلے کے لئے ایسا کرتا ہے۔ خدا دنیا کے تمام لوگوں اور ان کے اعمال سے بے نیاز ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(۷) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ہم ضرور ان کے گناہ دور کردیں گے اور ان کے کاموں کا، جو وہ کیا کرتے تھے، بہترین بدلہ عطا فرمائیں گے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

(۸) اور ہم نے انسان کو بتاکید حکم دیا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ لیکن وہ اگر تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرا جس کے شریک ہونے کا تجھے کچھ بھی علم نہیں ہے، تو ان کی اطاعت نہ کر، تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پھر میں تمہیں ان کاموں کی حقیقت سے آگاہ کروں گا جو تم کیا کرتے تھے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝

(۹) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان کو ہم نیک لوگوں میں داخل کردیں گے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(۱۰) اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے۔ مگر جب اللہ کی راہ میں انہیں کوئی اذیت پہنچتی ہے تو وہ لوگوں کی ایذا رسانی کو اللہ کا عذاب سمجھ لیتے ہیں۔ اور اگر آپ کے رب کی جانب سے کوئی مدد پہنچتی ہے تو یہی لوگ کہنے لگتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ رہے ہیں۔ کیا (وہ یہ کہہ رہے ہیں؟) کیا اللہ تعالیٰ ان چھپے ہوئے بھیدوں سے واقف نہیں جو دنیا کے سینوں میں مدفون ہیں؟

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝

(۱۱) اللہ ضرور ان لوگوں کو دیکھے گا جو ایمان لائے ہیں اور ان کو بھی دیکھے گا جو منافق ہیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

(۱۲) اور کافر اہلِ ایمان سے کہتے ہیں کہ تم ہمارے طریق پر چلو اور تمہارے گناہ ہم اٹھائیں گے۔ حالانکہ یہ کافر ان کے گناہوں سے کچھ بھی اٹھانے والے نہیں ہیں۔ یہ بالکل جھوٹ بول رہے ہیں۔

وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٣﴾ ع ۱ ۱۲ ۱۲

(۱۳) ہاں یہ ضرور اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھ کے ساتھ کچھ اور بوجھ بھی اٹھائیں گے۔ اور جو کچھ جھوٹ گھڑتے رہے ہیں قیامت کے دن ان سب کی باز پرس کی جائے گی۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١٤﴾

(۱۴) اور بلاشبہ ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔ سو وہ ان میں پچاس کم ایک ہزار برس ٹھہرے رہے۔ آخر کار (نہ ماننے پر) ان لوگوں کو طوفان نے آگھیرا اور وہ بڑے ہی نافرمان تھے۔

فَأَنجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٥﴾

(۱۵) پھر ہم نے نوحؑ کو اور کشتی والوں کو بچالیا اور اسے دنیائے جہان والوں کے لیے ایک نشانِ عبرت بنا دیا۔

وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ۖ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٦﴾

(۱۶) اور ابراہیمؑ کو (بھیجا)۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا ”تم اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانو۔

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١٧﴾

(۱۷) ”تم اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کی پرستش کر رہے ہو اور تم ایک جھوٹ گھڑ رہے ہو، اور یہ واقعہ ہے کہ خدا کو چھوڑ کر تم جن کی پرستش کر رہے ہو وہ تمہیں روزی دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ سو تم اللہ ہی سے رزق طلب کرو، اسی کی بندگی کرو اور اسی کا شکر ادا کرو، تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٨﴾

(۱۸) اگر تم لوگ تکذیب کرو گے تو تم سے پہلے بھی مختلف قومیں (اپنے پیغمبروں کی) تکذیب کر چکی ہیں۔ اور رسولؐ پر تو صاف صاف پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١٩﴾

(۱۹) کیا انہوں نے دیکھا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ یقیناً یہ (اعادہ تو) اللہ تعالیٰ کے لیے نہایت ہی آسان ہے۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ۚ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾

(۲۰) ان سے کہیے کہ زمین میں چلو پھرو، پھر دیکھو کہ اللہ نے کس طرح پہلی بار پیدا کیا! پھر اللہ ہی دوسری بار زندہ کر کے اٹھائے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

(۲۱) وہ جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم فرمائے۔ اور تم سب اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے۔

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۖ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾

(۲۲) اور تم نہ زمین میں عاجز کرنے والے ہو اور نہ آسمان میں، اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی حمایتی ہے اور نہ کوئی مددگار ہے۔

ع ۲ / ۱۴

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾

(۲۳) اور جو لوگ اللہ کی آیات اور اس کی ملاقات کے منکر ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو میری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

(۲۴) پھر اس کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ انہوں نے کہا ''یا تو اسے قتل کر دو یا جلا ڈالو۔'' آخر کار اللہ نے اسے آگ سے بچا لیا۔ بیشک اس واقعہ میں بھی ان لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۙ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

(۲۵) اور ابراہیمؑ نے کہا ''تم نے دنیوی زندگی میں تو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو، باہمی محبت کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ مگر قیامت کے روز تم ایک دوسرے پر لعنت کرو گے، تمہارا ٹھکانا آگ ہو گی اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہو گا!

وقف لازم

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۗ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾

(۲۶) اس پر لوطؑ نے ابراہیمؑ کی تصدیق کی۔ اور ابراہیمؑ نے کہا ''میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں۔ بیشک وہ زبردست اور کامل حکمت والا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾

(۲۷) اور ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا کر دیئے اور ان کی نسل میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری رکھا اور ہم نے دنیا میں بھی ان کو اس کا صلہ عطا کیا اور بلاشبہ وہ آخرت میں نیک لوگوں سے ہو گا۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾

(۲۸) اور (ہم نے) لوطؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا ''یقیناً تم وہ فحش کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیائے جہان میں کسی نے بھی اس کا ارتکاب نہیں کیا۔

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۗ فَمَا

(۲۹) کیا تم لوگ خلاف وضع فطری کے مرتکب ہوتے ہو؟ دن دہاڑے ڈاکے مارتے ہو اور مجلسوں میں علانیہ برائیوں کے مرتکب ہوتے ہو۔ پس اس کی قوم

كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾

کا اس کے سوا کچھ جواب نہ تھا کہ ''اگر تو سچا ہے تو اللہ کا عذاب لا دکھا!''

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٣٠﴾ ع ۳ ۱۵

(۳۰) لوطؑ نے دعا کی، ''اے میرے رب! ان مفسد لوگوں کے مقابلہ میں میری مدد فرما!''

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٣١﴾

(۳۱) اور جب ہمارے بھیجے ہوئے، ابراہیمؑ کے پاس بشارت لے کر آئے تو انہوں نے ابراہیمؑ سے کہا، ''ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کرنے والے ہیں، (کیونکہ) اس کے باشندے بڑے ہی ظالم ہیں۔

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ڶ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڭ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

(۳۲) ابراہیمؑ نے کہا، ''اس بستی میں لوطؑ بھی تو ہے!'' انہوں نے کہا ''ہم خوب جانتے ہیں کہ وہاں کون کون ہے۔ ہم اسے اور اس کے گھر والوں کو بچالیں گے مگر اس کی بیوی پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۣ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٣﴾

(۳۳) اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوطؑ کے پاس پہنچے تو ان کی آمد پر وہ سخت پریشان اور دل تنگ ہوا۔ انہوں نے کہا ''نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ، ہم تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو بچالیں گے سوائے تمہاری بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٣٤﴾

(۳۴) ''ہم اس بستی کے لوگوں پر آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں اس فسق کی بدولت جو یہ لوگ کرتے رہے ہیں''۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٣٥﴾

(۳۵) اور ہم نے اس بستی سے ان لوگوں کیلئے کچھ کھلی نشانی (آثار) چھوڑ دی ہے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٣٦﴾

(۳۶) اور مدین والوں کے پاس ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا، سو شعیبؑ نے کہا: ''میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور یوم آخرت کو ملحوظِ خاطر رکھو اور زمین میں فساد برپا نہ کرتے پھرو''۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٣٧﴾

(۳۷) مگر انہوں نے شعیبؑ کی تکذیب کی، آخر کار ایک زلزلہ نے انہیں آ پکڑا، پھر وہ اپنے گھروں میں منہ کے بل پڑے کے پڑے رہ گئے۔

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ

(۳۸) اور (ہم نے) عاد اور ثمود کو (بھی ہلاک کیا) اور ان کی سکونت گاہوں سے

مَسٰكِنِهِمْ ۗ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۙ ۳۸

تم پر (ان کی تباہی) ظاہر ہو چکی ہے، اور شیطان نے ان کے لئے ان کے اعمال کو خوش منظر بنا دیا تھا۔ چنانچہ انہیں سیدھی راہ سے روک دیا تھا۔ حالانکہ وہ ہوش گوش رکھتے تھے۔

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۗ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۚ ۳۹

(۳۹) اور ہم نے قارون اور فرعون اور ہامان (کو بھی ہلاک کیا) بلاشبہ موسیٰؑ ان کے پاس صاف دلائل لے کر آیا۔ مگر انہوں نے ملک میں سرکشی کی حالانکہ وہ (ہم سے بچ کر) سبقت لے جانے والے نہ تھے۔

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۴۰

(۴۰) الغرض ہم نے ان سب کو ان کے گناہوں کی پاداش میں پکڑ لیا۔ پھر بعضوں پر تو ہم نے پتھراؤ کرنے والی آندھی بھیجی۔ اور بعضوں کو ایک زبردست دھماکے نے آلیا اور بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا۔ اور ان میں سے بعض کو غرق کر دیا۔ اور اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا مگر یہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۗ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۴۱

وقف لازم

(۴۱) ان لوگوں کی مثال جو، اللہ تعالیٰ کے سوا اور لوگوں سے دوستی کرتے ہیں، مکڑی کی ہے۔ مکڑی گھر بنانے کو تو بناتی ہے مگر گھروں میں کمزور ترین گھر مکڑی کا گھر ہے، کاش یہ لوگ سمجھتے!

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۴۲

(۴۲) اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں کی حقیقت سے واقف ہے جن کو یہ لوگ خدا کے سوا پوجتے ہیں اور وہی زبردست کامل حکمت والا ہے۔

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۴۳

(۴۳) اور یہ مثالیں ہم لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے بیان کرتے ہیں۔ مگر ان کو وہی لوگ سمجھتے ہیں جو علم رکھنے والے ہیں۔

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۴۴

ع ۴ / ۱۶

(۴۴) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت اور مصلحت کے ساتھ پیدا کیا، اور بلاشبہ اس باب میں ارباب ایمان کے لئے معرفتِ حق کی بڑی نشانیاں ہیں۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ
اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ
اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝٤٥

(۴۵) کتاب میں تم پر جو وحی اتری ہے اسے پڑھو اور نماز کو درست طریق پر ادا کرو۔ حقیقت میں نماز بداخلاقیوں اور برائی سے روکتی ہے۔ اور اللہ کی یاد سب سے برتر ہے، اللہ تمہاری کاریگری کو خوب جانتا ہے۔

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ
اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا
اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝٤٦

(۴۶) ''اہلِ کتاب سے بحث نہ کرو مگر بطریقِ پسندیدہ'' سوائے ان لوگوں کے جو ان میں ظالم ہوں (ان سے رعایت نہ کیجئے) اور ان سے کہو''ہم اس کتاب پر ایمان لائے جو ہماری طرف بھیجی گئی ہے اور ان پر بھی جو تمہاری طرف بھیجی گئی تھیں۔ ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں''۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ
فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ
وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ
بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝٤٧

(۴۷) اور (اے نبیؐ!) ہم نے اسی طرح آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے (جس طرح ہم نے پہلے نبیوں پر کتابیں نازل کیں) سو جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کتاب (قرآن) پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ان مشرکین میں سے بھی بعض وہ ہیں جو اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیات کو ماننے سے صرف کافر ہی انکار کرتے ہیں۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا
تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝٤٨

(۴۸) (اے نبیؐ!) آپ اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ اس (کتاب) کو اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے۔ ایسا ہوتا تو یہ باطل پرست لوگ ضرور کسی نہ کسی شبہ میں پڑتے۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا
الظّٰلِمُوْنَ ۝٤٩

(۴۹) بلکہ یہ قرآن تو صاف اور واضح آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جن کو علم دیا گیا ہے۔ اور ہماری آیات کو ماننے سے صرف وہی انکار کرتے ہیں جو ظالم ہیں۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ
قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ۝٥٠

(۵۰) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ''کیوں نہ اس پر ہمارے رب کی جانب سے نشانیاں نازل کی گئیں؟'' آپ کہہ دیجئے، ''بس نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں۔ اور میں تو بس کھلے طور پر ڈرانے والا ہوں''

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً

(۵۱) کیا ان لوگوں کے لئے یہ نشانی کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی ہے جو انہیں برابر سنائی جا رہی ہے؟ جو لوگ یقین رکھنے والے ہیں، بلاشبہ ان کے

ع ۵ ۷ ۱

وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

لئے اس نشانی میں سرتاسر رحمت اور فہم وبصیرت ہے۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

(۵۲) ان لوگوں سے کہہ دو، (اب کسی ردوکد کی ضرورت نہیں،) میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی بس کرتی ہے۔ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے سب اس کے علم میں ہے۔ پس جو لوگ حق کی جگہ باطل پر ایمان لائے ہیں اور اللہ کی صداقت کے منکر ہیں وہی ہیں جو تباہ ہونے والے ہیں۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾

(۵۳) اور یہ لوگ عذاب کے لئے جلدی کرتے ہیں (انکار وشرارت کی راہ سے کہتے ہیں کہ واقعی عذاب آنے والا ہے تو کیوں نہیں آتا) اور واقعہ یہ ہے کہ اگر ایک وقتِ خاص نہ ٹھہرا دیا گیا ہوتا تو کب کا عذاب آچکا ہوتا اور یقین رکھو وہ یکا یک ان پر آگرے گا اور انہیں اس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ ۙ

(۵۴) یہ لوگ آپ سے عذاب جلدی لانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور بلاشبہ جہنم ان کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾

(۵۵) جس دن کہ عذاب انہیں اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ڈھانک لے گا اور (اللہ) فرمائے گا ”اب ان کرتوتوں کا مزا چکھو جو تم کرتے تھے۔“

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

(۵۶) اے میرے بندو کہ مجھ پر ایمان رکھتے ہو! یقین کرو کہ میری زمین بہت وسیع ہے (اور کسی ایک ٹکڑے میں تقسیم نہیں ہے) پس (میرے ہی آگے جھکو اور میری ہی بندگی کرو۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾

(۵۷) ہر متنفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔ پھر تم سب ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ ڰ

(۵۸) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ہم ان کو یقیناً جنت کی بلند وبالا عمارتوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ کیا خوب صلہ ہے عمل کرنے والوں کے لئے!

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾

(۵۹) وہ جنہوں نے صبر سے کام لیا اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ڰ اللّٰهُ

(۶۰) کتنے ہی (زمین پر چلنے والے) جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں

يَرۡزُقُهَا وَاِيَّاكُمۡ ۖ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝۶۰
پھرتے اللہ ہی ان کو رزق پہنچاتا ہے اور تم کو بھی، اور وہی سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ۝۶۱
(۶۱) اور اگر ان (مشرکین) سے تم پوچھو کہ وہ کون ہے جس نے آسمان و زمین پیدا کئے اور سورج اور چاند کو اس ترتیب اور نظامِ عجیب پر مسخر کردیا؟ تو بے اختیار بول اٹھیں گے کہ اللہ (ہی تو ہے جس نے یہ سب کچھ کیا ہے جب حالت یہ ہے) تو پھر یہ گمراہ، کہاں بھٹکے جارہے ہیں؟

اَللّٰهُ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَيَقۡدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۝۶۲
(۶۲) اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کردیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے روزی تنگ کردیتا ہے اور وہ ہر چیز کے حال سے باخبر ہے۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِهَا لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ۝۶۳
(۶۳) اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ کس نے آسمان سے تدریجاً پانی برسایا اور اس کے ذریعہ مردہ (بنجر) پڑی ہوئی زمین کو جلا اٹھایا؟ تو وہ ضرور کہیں گے "وہ اللہ ہی ہے۔" آپ کہیئے، سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ لیکن اکثر لوگ سمجھ سے کام نہیں لیتے۔

ع ۶ / ۲۲

وَمَا هٰذِهِ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا لَهۡوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ لَهِىَ الۡحَيَوَانُ ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۶۴
(۶۴) اور یہ دنیا کی زندگی (جو تعلق باللہ سے خالی ہے) اس کے سوا اور کیا ہے کہ فانی خواہشات کے بہلانے کا ایک کھیل ہے۔ اصل زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے۔ (اس لیے اُس زندگی کو تیار کرنا چاہیے) کاش وہ جانتے!

وقف لازم

فَاِذَا رَكِبُوۡا فِى الۡفُلۡكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمۡ اِلَى الۡبَرِّ اِذَا هُمۡ يُشۡرِكُوۡنَ ۝۶۵
(۶۵) پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو بس اللہ ہی پر خالص اعتقاد رکھ کر اُسے پکارتے ہیں۔ پھر جب اللہ ان کو نجات دے کر خشکی پر لے آتا ہے تو اسی وقت، شرک کرنے لگتے ہیں۔

لِيَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ ۛۚ وَلِيَتَمَتَّعُوۡا ۛ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ۝۶۶
(۶۶) تاکہ جو احسان ہم نے ان پر کیا ہے اس کی ناشکری کریں اور (چند دن کیلئے) مزے لوٹیں۔ اچھا، عنقریب انہیں (اس کا انجام) معلوم ہوجائے گا!

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنۡ حَوۡلِهِمۡ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ
(۶۷) کیا (ہماری قدرت کی اس نشانی کو) نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم (مکہ) کو (جو ایک غیر معروف خطہ تھا) امن وحفاظت کا گھر بنادیا اور اس کے اردگرد لوگ

يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

لٹ جاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ باطل پر ایمان لاتے اور اللہ کی نعمتوں کو جھٹلاتے ہیں؟

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾

(۶۸) اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا حق جب اس کے پاس آجائے تو اس کی تکذیب کرے۔ کیا ایسے کافروں کے لیے جہنم میں (ہمیشہ کے لیے) ٹھکانہ نہیں ہے؟

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ع ۷/۶

(۶۹) اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں سعی و کوشش کی، ضروری ہے کہ ہم بھی ان پر اپنی راہیں کھول دیں اور بلاشبہ اللہ ان لوگوں کا ساتھی ہے جو نیک کردار ہیں۔

(۳۰) سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ (۸۴) — اٰيَاتُهَا ۶۰ — رُكُوْعَاتُهَا ۶

سورۃ الروم مکی ہے اور اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾

(۱) الٓمّٓ

غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾

فِيْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾

فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾

بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾

(۲-۳-۴-۵) رومی قریب کی سرزمین میں مغلوب ہو گئے۔ اور وہ اپنے اس مغلوب ہونے کے بعد عنقریب چند سال کے اندر غالب ہو جائیں گے۔ اللہ کے اختیار میں ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔ اور وہ دن ہو گا کہ اللہ کی مدد و نصرت کے ظہور سے ایمان والوں کے لئے خوشی اور راحت ہو گی۔ وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ عزیز و رحیم ہے۔

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾

(۶) یقین رکھو کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدہ کا خلاف کبھی نہیں کرتا۔ لیکن بہت سے لوگ ہیں جو اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾

(۷) یہ وہ لوگ ہیں جن کا علم بس دنیا کی ظاہری زندگی تک محدود ہے اور آخرت کی زندگی سے وہ بالکل غافل ہو گئے ہیں۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾

(۸) کیا ان لوگوں نے کبھی اپنے دل میں اس بات پر غور نہیں کیا؟ کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے محض بیکار اور عبث نہیں بنایا ضروری ہے کہ حکمت اور مصلحت کے ساتھ بنایا ہو اور اس کے لئے ایک مقررہ وقت ٹھہرا دیا ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ انسانوں میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو

يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾

لٹ جاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ باطل پر ایمان لاتے اور اللہ کی نعمتوں کو جھٹلاتے ہیں؟

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

(۶۸) اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا حق جب اس کے پاس آجائے تو اس کی تکذیب کرے۔ کیا ایسے کافروں کے لیے جہنم میں (ہمیشہ کے لیے) ٹھکانہ نہیں ہے؟

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾ ع

٧ ع ٦

(۶۹) اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں سعی و کوشش کی، ضروری ہے کہ ہم بھی ان پر اپنی راہیں کھول دیں اور بلاشبہ اللہ ان لوگوں کا ساتھی ہے جو نیک کردار ہیں۔

آیاتھا ٦٠ (٣٠) سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ (٨٤) رکوعاتھا ٦

سورۃ الروم مکی ہے اور اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿١﴾

(۱) الٓمّٓ

غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿٢﴾

فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿٣﴾

فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ۬ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٤﴾

بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾

(۲-۳-۴-۵) رومی قریب کی سرزمین میں مغلوب ہوگئے۔ اور وہ اپنے اس مغلوب ہونے کے بعد عنقریب چند سال کے اندر غالب ہو جائیں گے۔ اللہ کے اختیار میں ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔ اور وہ دن ہوگا کہ اللہ کی مدد و نصرت کے ظہور سے ایمان والوں کے لئے خوشی اور راحت ہوگی۔ وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ عزیز و رحیم ہے۔

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾

(۶) یقین رکھو کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدہ کا خلاف کبھی نہیں کرتا۔ لیکن بہت سے لوگ ہیں جو اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٧﴾

(۷) یہ وہ لوگ ہیں جن کا علم بس دنیا کی ظاہری زندگی تک محدود ہے اور آخرت کی زندگی سے وہ بالکل غافل ہو گئے ہیں۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۗ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿٨﴾

(۸) کیا ان لوگوں نے کبھی اپنے دل میں اس بات پر غور نہیں کیا؟ کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے محض بیکار اور عبث نہیں بنایا ضروری ہے کہ حکمت اور مصلحت کے ساتھ بنایا ہو اور اس کے لئے ایک مقررہ وقت ٹھہرا دیا ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ انسانوں میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو

اپنے پروردگار کی ملاقات سے یک قلم منکر ہیں۔

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾

(۹) کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں؟ (یعنی اگر چلتے پھرتے) تو دیکھتے کہ وہ قومیں جو ان سے پہلے ہوگزری ہیں ان کا انجام کیا ہوا!۔ یہ وہ قومیں تھیں جوان سے تمدن وترقیات اور قوائے جسمانی میں بڑھ کر قوی تھیں۔ انہوں نے زمین پر اپنے کاموں کے آثار چھوڑے اور جس قدر تم نے اسے متمدن بنایا ہے اس سے کہیں زیادہ انہوں نے تمدن پھیلایا۔ (لیکن جب) ہمارے رسول ان میں بھیجے گئے اور ہماری نشانیاں انہیں دکھائی گئیں (تو انہوں نے سرکشی اور بغاوت سے انہیں جھٹلا دیا اور برباد وفنا ہوگئے۔) خدا ظلم کرنے والا نہیں تھا لیکن انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَن كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ ع

(۱۰) آخرکار جن لوگوں نے برائیاں کی تھیں ان کا انجام برا ہی ہوا۔ اس لئے کہ انہوں نے آیات الٰہی کی تکذیب کی اور وہ ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾

(۱۱) اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٢﴾

(۱۲) اور جس دن وہ ساعت برپا ہوگی تو مجرم لوگ مایوس ہو کر رہ جائیں گے!

وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ﴿١٣﴾

(۱۳) اور ان کے خودساختہ شریکوں میں کوئی بھی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور وہ خود بھی اپنے خودساختہ شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ﴿١٤﴾

(۱۴) اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن سب لوگ جدا جدا (گروہوں میں) ہو جائیں گے۔

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ﴿١٥﴾

(۱۵) پھر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو وہ بہشت کے باغ میں مسرور ہوں گے۔

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿١٦﴾

(۱۶) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تو یہ لوگ عذاب میں حاضر رکھے جائینگے۔

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ﴿١٧﴾

(۱۷-۱۸) پس پاکی ہے اللہ کیلئے اور آسمان وزمین میں اس کے لئے ستائش

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

ہے، جب تم پر شام آتی ہے، اور جب تم پر صبح ہوتی ہے اور جب دن کا آخری وقت ہوتا ہے اور جب تم پر دوپہر ہوتی ہے۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع ۲ ۵

(۱۹) وہ جاندار کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ اسی طرح تم لوگ بھی (حالتِ موت سے) نکال لئے جاؤ گے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

(۲۰) اور (دیکھو) اس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر یکایک تم بشر ہو، کہ (زمین میں) پھیلتے جا رہے ہو

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

(۲۱) اور اس کی (رحمت کی) نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تم ہی میں سے جوڑے پیدا کر دیئے (یعنی مرد کے لئے عورت اور عورت کے لئے مرد) تا کہ اُسکی وجہ سے تمہیں سکون حاصل ہو، پھر تمہارے درمیان محبت اور رحمت کا جذبہ پیدا کر دیا۔ بلاشبہ ان لوگوں کے لئے، جو غور وفکر کرنے والے ہیں، اس میں (حکمتِ الٰہی کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

(۲۲) اور حکمتِ الٰہی کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی آسمانوں اور زمین کی خلقت اور طرح طرح کی بولیوں اور رنگوں کا پیدا ہونا ہے۔ فی الحقیقت اس میں بڑی ہی نشانیاں ہیں اربابِ علم وحکمت کے لئے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

(۲۳) اور خدا کی آیات میں تمہارا رات کو سونا اور دن میں خدا کے احسان تلاش کرنا ہے۔ بلاشبہ اس میں سننے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

(۲۴) اور (دیکھو، قدرت وحکمت کی) نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ وہ بجلی کی کڑک اور چمک نمودار کرتا ہے۔ اور اس سے تم پر خوف اور امید دونوں حالتیں طاری ہو جاتی ہیں۔ اور آسمان سے پانی برساتا ہے اور پانی کی تاثیر سے زمین مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھتی ہے۔ بلاشبہ اس صورتِ حال میں ان لوگوں کے لئے، جو عقل وبینش رکھتے ہیں، (حکمتِ الٰہی کی) بڑی نشانیاں ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ

(۲۵) اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے

بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿٢٥﴾

قائم ہیں۔ پھر جونہی کہ وہ تم کو زمین سے ایک بار پکار کر بلائے گا تو تم سب (پکارتے ہی) اچانک نکل پڑو گے۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿٢٦﴾

(٢٦) اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور سب اسی کے حکم کے تابع اور منقاد ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾

ع ٣ ٨

(٢٧) وہی ہے جو ابتداءً پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دُہرائیگا، اور یہ اُس کے لیے زیادہ آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں، اُسی کی شان سب سے بلند و بالا ہے۔ اور وہی زبردست اور حکمتوں والا ہے۔

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾

(٢٨) وہ تمہارے لئے خود تمہاری ذات سے ہی ایک مثال بیان کرتا ہے کہ کیا اس مال ومتاع میں، جو ہم نے تمہیں دیا ہے، تمہارے غلام تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہیں؟ اور تم ان سے اسی طرح ڈرتے ہو جس طرح آپس میں اپنے ہمسروں سے ڈرتے ہو؟ ہم اس طرح توحید کے دلائل ان لوگوں کے سامنے تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٩﴾

(٢٩) مگر یہ ظالم بغیر کسی دلیل کے اپنی خواہشات کے پیچھے چل رہے ہیں۔ سو جس کو اللہ نے گمراہ کر دیا ہو اسے کون راستہ دکھا سکتا ہے۔ اور ایسے گمراہوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٠﴾

(٣٠) تم ہر طرف سے منہ پھیر کر "الدین" کی طرف رخ کرو۔ یہی خدا کی بناوٹ ہے جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ کی بناوٹ میں کبھی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ یہی دینِ قیم ہے، لیکن اکثر لوگ اسے نہیں جانتے۔

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٣١﴾

(٣١) اسی ایک خدا کی طرف متوجہ رہو، اس کی نافرمانی سے بچو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہوجاؤ۔

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿٣٢﴾

(٣٢) جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور گروہ بندیوں میں بٹ گئے۔ ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے، اس میں مگن ہے۔

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ

(٣٣) اور لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہو تو اپنے رب کی

مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَآ أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾

طرف رجوع ہو کر اسی کو پکارنے لگتے ہیں۔ پھر جب (اللہ تعالیٰ) ان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھا دیتا ہے تو یکایک ان میں سے ایک فریق اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔

لِيَكْفُرُوا بِمَآ ءَاتَيْنَٰهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۗ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾

(۳۴) تا کہ جو احسان ہم نے ان پر کیا ہے، اسکی ناشکری کریں۔ سو (چند دن اور) فائدہ اٹھا لو، عنقریب تم کو سب حال معلوم ہو جائے گا۔

أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِۦ يُشْرِكُونَ ﴿٣٥﴾

(۳۵) کیا ہم نے ان پر کوئی سند نازل کی ہے کہ خدا کے ساتھ جو شرک یہ کر رہے ہیں، اس (کی صداقت) پر شہادت دیتی ہے؟

وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿٣٦﴾

(۳۶) اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ اس پر نازاں ہو جاتے ہیں۔ اور جب ان کے اپنے کیئے کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آجاتی ہے تو ناگہاں وہ ناامید ہو جاتے ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ ٱللَّهَ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾

(۳۷) کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے رزق تنگ کر دیتا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔

فَـَٔاتِ ذَا ٱلْقُرْبَىٰ حَقَّهُۥ وَٱلْمِسْكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ ٱللَّهِ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿٣٨﴾

(۳۸) سو (اے مخاطب!) تو قرابت دار کو اس کا حق دیا کر اور مسکین اور مسافر کو بھی، یہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو رضائے الٰہی کے طلبگار ہیں اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

وَمَآ ءَاتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِىٓ أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِندَ ٱللَّهِ ۖ وَمَآ ءَاتَيْتُم مِّن زَكَوٰةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ ٱللَّهِ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُضْعِفُونَ ﴿٣٩﴾

(۳۹) اور جو سود (پر) تم دیتے ہو کہ لوگوں کے اموال میں مل کر زیادہ ہو جائے تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا۔ اور جو صدقہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے دو گے تو وہی لوگ مال بڑھانے والے ہیں۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم مِّن شَىْءٍ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٠﴾ ع ۱۳ ۷

(۴۰) اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہیں رزق دیا، پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے، پھر وہ تمہیں زندہ کریگا۔ کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام بھی کرتا ہو؟ پاک ہے وہ ذات اور بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ کر رہے ہیں۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝	(۴۱) خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کی وجہ سے فساد برپا ہو گیا ہے تاکہ اللہ لوگوں کو ان کے بعض اعمال کا مزا چکھائے شاید کہ وہ باز آجائیں۔
قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ۝	(۴۲) آپ کہہ دیجئے کہ "تم لوگ زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں، ان کا انجام کیسا ہوا؟" ان میں سے اکثر لوگ مشرک ہی تھے۔
فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ۝	(۴۳) سو آپ خود کو دینِ قیم پر قائم رکھئے، اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ دن آجائے جو ٹل نہیں سکتا، اس دن لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔
مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ۝	(۴۴) جس نے کفر کیا تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے۔ اور جن لوگوں نے نیک عمل کئے ہیں تو وہ لوگ اپنے ہی لئے (فلاح کا راستہ) ہموار کر رہے ہیں۔
لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝	(۴۵) تاکہ اللہ ان لوگوں کو اپنے فضل سے جزا دے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ یہ واقعہ ہے کہ اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔
وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝	(۴۶) اور اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ خوش خبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور تاکہ وہ اپنی رحمت سے لذت اندوز کرے اور تاکہ اس کے حکم سے کشتیاں جاری ہوں اور تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اس کا شکر بجالاؤ۔
وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا ۖ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝	(۴۷) بلاشبہ ہم نے تم سے پہلے بہت سے پیغمبروں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا۔ سو وہ ان کے پاس روشن دلائل لے کر آئے۔ پھر ہم نے ان لوگوں سے انتقام لیا جو جرائم کے مرتکب ہوئے اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارے ذمہ لازم تھا۔
اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۖ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ۝	(۴۸-۴۹) یہ اللہ ہی کی کارفرمائی ہے کہ پہلے ہوائیں چلتی ہیں۔ پھر ہوائیں بادل کو حرکت میں لاتی ہیں۔ پھر وہ (اللہ) جس طرح چاہتا ہے انہیں فضا میں پھیلا دیتا ہے۔ اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ بادلوں میں سے مینہ نکل رہا ہے۔ پھر جن لوگوں کو بارش کی یہ برکت ملنی تھی، مل چکتی ہے تو وہ اچانک خوش ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ لوگ اس بارش سے پہلے مایوس ہو رہے تھے۔
فَانْظُرْ إِلَىٰ آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي	(۵۰) پس رحمتِ الٰہی کی نشانیوں کو دیکھو کہ وہ زمین کو موت کے بعد دوبارہ

الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۵۰﴾

کسطرح زندگی بخشتا ہے! بیشک وہ موت کو زندگی سے بدل دینے والا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

وَلَئِنۡ اَرۡسَلۡنَا رِیۡحًا فَرَاَوۡهُ مُصۡفَرًّا لَّظَلُّوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ یَكۡفُرُوۡنَ ﴿۵۱﴾

(۵۱) اگر ہم کوئی اور ہوا بھیج دیں اور وہ اپنی کھیتی کو زرد پائیں تو یہ اس کے بعد بھی ناشکری کرنے لگیں۔

فَاِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ ﴿۵۲﴾

(۵۲) (اے نبیؐ!) یقیناً آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ آپ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جبکہ وہ پیٹھ پھیرے چلے جا رہے ہوں۔

وَمَاۤ اَنۡتَ بِهٰدِ الۡعُمۡیِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۵۳﴾ ع ۱۳ ۵

(۵۳) اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے بچا کر راہِ راست پر لا سکتے ہیں، آپ صرف انہی لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، پھر وہ فرمانبردار رہتے ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ ضُعۡفًا وَّشَیۡبَةً ؕ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡقَدِیۡرُ ﴿۵۴﴾

(۵۴) یہ اللہ ہی کی کارفرمائی ہے کہ اس نے تمہیں اس طرح پیدا کیا کہ پہلے ناتوانی کی حالت ہوتی ہے۔ پھر ناتوانی کے بعد قوت آتی ہے، پھر قوت کے بعد ناتوانی اور بڑھاپا ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہ علم اور قدرت رکھنے والا ہے۔

۸ قرئ حفص بضم الضاد وفتحها في الثلاثة لكن الضم مختار ۱۲

وَیَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ یُقۡسِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۙ مَا لَبِثُوۡا غَیۡرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوۡا یُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۵۵﴾

(۵۵) اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو مجرم قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ وہ (دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے۔ اسی طرح وہ دنیا کی زندگی میں حق سے پھرے ہوئے تھے۔

وَقَالَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَالۡاِیۡمَانَ لَقَدۡ لَبِثۡتُمۡ فِیۡ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰی یَوۡمِ الۡبَعۡثِ ۫ فَهٰذَا یَوۡمُ الۡبَعۡثِ وَلٰكِنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۶﴾

(۵۶) اور جن لوگوں کو علم اور ایمان عطا کیا گیا ہے، وہ کہیں گے کہ خدا کے نوِشتے میں تو تم قیامت تک پڑے رہے ہو، سو یہی قیامت کا دن ہے، لیکن تم جانتے نہ تھے۔

فَیَوۡمَئِذٍ لَّا یَنۡفَعُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مَعۡذِرَتُهُمۡ وَلَا هُمۡ یُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۵۷﴾

(۵۷) پس اس روز نہ تو ظالموں کو ان کی معذرت کچھ فائدہ دے گی اور نہ ان سے (اللہ کو) راضی کرنے کی خواہش کی جائے گی۔

وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنۡ جِئۡتَهُمۡ بِاٰیَةٍ لَّیَقُوۡلَنَّ

(۵۸) اور بیشک ہم نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کی ہے۔ خواہ آپ ان کے پاس کوئی بھی نشانی لے آئیں، تب بھی کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾
لوگ یہی کہیں گے کہ تم تو بس جھوٹ ہی گھڑتے ہو۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾
(٥٩) اس طرح اللہ، ان لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو علم نہیں رکھتے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ
الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع ٦/٧
(٦٠) سو (اے پیغمبرؐ!) آپ صبر کیجئے، بیشک اللہ کا وعدہ برحق ہے۔ اور جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ آپ کو ہلکا (بے برداشتگی) پر آمادہ نہ کریں۔

(٣١) سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ (٥٧) — اٰیاتها ٣٤ — رکوعاتها ٤

سورۃ لقمان مکی ہے اور اس میں چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿١﴾
(١) الٓمّٓ۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾
(٢) یہ کتاب حکیم کی آیتیں ہیں۔

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾
(٣) اُن نیکوکار لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہیں،

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾
(٤) جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾
(٥) یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے راہِ راست پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا
هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٦﴾
(٦) اور انسانوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو غافل کرنے والا کلام خرید کر لاتا ہے، تاکہ لوگوں کو، بغیر علم کے، اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے اور اس (راہِ حق) کا مذاق اڑائے۔ ایسے لوگوں کے لئے رُسوا کن عذاب ہے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ
لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ
فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٧﴾
(٧) اور جب ان میں سے کسی منکر کو قرآن کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ہیجان و غرور سے اکڑتا ہوا، گردن پھیر کر چل دیتا ہے۔ گویا اس نے اُن کو سنا ہی نہیں، گویا اس کے کانوں میں ثقل ہے، سو آپ اس کو دردناک عذاب کی بشارت سنا دیجئے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾
(٨) البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے نعمت کے باغ ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۹

(۹) جن میں ہمیشہ رہینگے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست اور کامل حکمت والا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۱۰

(۱۰) اس (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں (اجرام ساویہ) کو پیدا کر دیا اور تم دیکھ رہے ہو کہ کوئی ستون انہیں تھامے ہوئے نہیں اور زمین میں مضبوط پہاڑ ڈال دیے، تاکہ وہ تمہیں لے کر ڈھلکے نہیں اور اس میں ہر قسم کے حیوانات پھیلا دیئے اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں۔

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِىْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۱

(۱۱) یہ سب چیزیں تو اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ اب مجھے یہ تو دکھاؤ کہ اس کے سوا اوروں نے کیا پیدا کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ دراصل یہ ظالم صریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔

ع ۱۱ ۱۰

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ۝۱۲

(۱۲) بلاشبہ ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ کا شکر ادا کرتا رہ، اور جو شکر گزار ہوگا تو وہ اپنے ہی بھلے کے لئے شکر کرتا ہے۔ اور جس نے ناسپاسی کی، تو اللہ بے نیاز اور ستودہ صفات ہے۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَىَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؔؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝۱۳

(۱۳) اور یاد کرو، جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: ”بیٹا! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیو، بلاشبہ شرک بڑا ظلم ہے۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِىْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِىْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَىَّ الْمَصِيْرُ ۝۱۴

النصف

(۱۴) اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں (حسنِ سلوک کی) تاکید کی ہے، اس کی ماں نے ضعف پر ضعف برداشت کرتے ہوئے اس کو (پیٹ میں) رکھا اور دو سال اس کو دودھ چھوٹنے میں لگے۔ (اس لیے اب) اے انسان! تو میرا اور اپنے والدین کا شکر گزار بن کر رہ، میرے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ؗ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَىَّ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۵

(۱۵) اور اگر وہ دونوں تجھ پر زور ڈالیں کہ تو ایسی چیز کو میرے ساتھ شریک ٹھہرا جس کے معبود ہونے کا تجھے علم نہیں ہے تو ان کی بات نہ مان، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا رہ، اور اس شخص کے راستہ کی پیروی کر جو میری طرف رجوع ہو۔ پھر تم سب کو لوٹ کر میری طرف آنا ہے، اس وقت میں تمہیں آگاہ کر دونگا کہ تم کیا عمل کرتے رہے تھے!

يٰبُنَيَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝۱۶

(۱۶) اے میرے بیٹے! کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں میں ہو یا وہ زمین میں چھپی ہو تو اللہ اس کو بھی لا حاضر کریگا۔ بیشک اللہ نہایت باریک بین، ہر چیز سے باخبر ہے۔

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَاۤ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝۱۷

(۱۷) اے میرے بیٹے! صلوٰۃ الٰہی کو قائم رکھ، نیکی کا حکم کر، برائی سے روک۔ اور اس فرضِ احتساب کے ادا کرنے میں جو تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں ان پر صبر کر، یہ بڑے ہی پختہ ارادے اور اعلیٰ درجے کا کام ہے۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝۱۸

(۱۸) اور لوگوں سے بے رخی کا برتاؤ نہ کر اور نہ زمین پر (اکڑ کر) متکبرانہ انداز سے چلا کر، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے کو پسند نہیں کرتا۔

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝۱۹ ع ۲ / ۸ / ۱۱

(۱۹) اور اپنی چال میں اعتدال سے کام لے اور آواز کو پست رکھ۔ بلاشبہ سب آوازوں سے بری گدھے کی آواز ہے۔

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝۲۰

(۲۰) کیا تم نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا؟ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، وہ سب تمہارے لئے خدا نے مسخر کر دیا ہے اور اپنی تمام نعمتیں ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی پوری کر دی ہیں، اور انسانوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں، بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی علم ہو یا ہدایت یا کوئی روشن کتاب!

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۤءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰي عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝۲۱

(۲۱) اور جب اس قسم کے لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی پیروی کرو، جو اللہ نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں، ہم تو اسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباء واجداد کو پایا ہے۔ کیا یہ انہی کی پیروی کریں گے؟ خواہ شیطان ان کو بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف ہی دعوت کیوں نہ دے رہا ہو!

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝۲۲

(۲۲) اور جس کسی نے اپنا منہ اللہ کی طرف جھکا دیا (اپنی گردن اللہ کے حوالے کر دی) اور اعمالِ حسنہ انجام دیئے تو بس دینِ الٰہی کی مضبوط رسی اس کے ہاتھ آ گئی۔ اور انجام کار اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا

(۲۳) اور جو کفر کرتا ہے تو اس کا کفر آپ کو غم میں مبتلا نہ کرے، ان سب کو

مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾

ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہم انہیں ان کے اعمال کی حقیقت سے آگاہ کردیں گے جو وہ کرتے رہے ہیں۔ بیشک اللہ سینوں کی تمام باتوں سے خوب واقف ہے۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾

(۲۴) ہم تھوڑی مدت انہیں سودمند رکھیں گے پھر انہیں ناچار کر کے سخت عذاب کی طرف لے جائیں گے۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾

(۲۵) اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ ''اللہ نے!'' آپ کہئے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے، مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾

(۲۶) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ موجود ہے وہ اللہ ہی کا ہے۔ بیشک اللہ بے نیاز اور ستودہ صفات ہے۔

وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾

(۲۷) یہ زمین پر (لاکھوں کروڑوں) درخت جو تم دیکھ رہے ہو، اگر ان سب کی شاخوں کو قلم بنادیا جائے اور تمام (بے کنارا اور بے کراں) سمندروں سے سیاہی کا کام لیا جائے اور وہ بھی اس طرح کہ جب سمندر ختم ہوجائیں تو ویسے ہی سات نئے عظیم الشان سمندر ان کی جگہ آموجود ہوں اور اس طریقے سے اللہ تعالیٰ کے کلمات کو لکھا جائے، (پھر بھی یقین کرو کہ) وہ (کلمات) کبھی تمام نہ ہونگے کیونکہ وہ عزیز و حکیم ہے۔

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾

(۲۸) تم سب کو پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ کر کے اٹھانا بس ایسا ہی ہے جیسے ایک متنفس کو (پیدا کرنا اور دوبارہ جلا اٹھانا ہے) یقیناً اللہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾

(۲۹) کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے کہ ان میں سے ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے گا۔ اور یہ کہ اللہ ان تمام کاموں سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ

(۳۰) یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اللہ کے سوا جن چیزوں کی یہ

دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٣٠﴾ ع ۱۱ ۱۲

عبادت کررہے ہیں وہ سراسر باطل ہیں اور اللہ ہی سب سے برتر اور بڑا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ آيَاتِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣١﴾

(۳۱) کیا تم دیکھتے نہیں کہ کشتی سمندر میں اللہ کے فضل سے چلتی ہے؟ تاکہ وہ تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائے۔ بیشک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ہر اس شخص کے لئے جو صبر اور شکر بجالانے والا ہو۔

وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ﴿٣٢﴾

(۳۲) اور جب ان پر سمندر کی موج سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہے تو یہ لوگ دین (اعتقاد) کو خالص اللہ کے لئے کرتے ہوئے اُسے پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ انہیں نجات دیکر خشکی پر لے آتا ہے تو ان میں کچھ ہی راہِ راست پر قائم رہتے ہیں اور ہماری نشانیوں کا بس وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو عہد شکن اور ناسپاس ہوں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا ۚ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿٣٣﴾

(۳۳) اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو۔ اور اس دن سے ڈرو جبکہ باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام نہ آسکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے گا۔ بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ سو تم کو دنیوی زندگی دھوکے میں مبتلا نہ کردے اور نہ دھوکہ باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے پائے۔

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ
اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿٣٤﴾ ع ٤ ۱۳

(۳۴) بیشک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ کہ حاملہ عورتوں کے رحموں میں ہے۔ اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی، بیشک اللہ ہی سب باتوں کو جاننے والا اور ہر چیز سے باخبر ہے۔

آياتها ٣٠ (٣٢) سُورَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (٧٥) ركوعاتها ٣

سورة السجدة مکی هے اور اس میں تیس آیتیں اور تین رکوع هیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الم ﴿١﴾

(۱) آلم.

تَنزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢﴾

(۲) اس کتاب کا نازل کیا جانا بلاشبہ رب العالمین کی جانب سے ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن

(۳) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو (پیغمبر نے) خود گھڑ لیا ہے؟ نہیں، بلکہ

دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝٣٠ ع ٣/١١ ١٢

عبادت کر رہے ہیں وہ سراسر باطل ہیں اور اللہ ہی سب سے برتر اور بڑا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ
اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝٣١

(۳۱) کیا تم دیکھتے نہیں کہ کشتی سمندر میں اللہ کے فضل سے چلتی ہے؟ تاکہ وہ تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائے۔ بیشک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ہر اس شخص کے لئے جو صبر اور شکر بجالانے والا ہو۔

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى
الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ
اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝٣٢

(۳۲) اور جب ان پر سمندر کی موج سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہے تو یہ لوگ دین (اعتقاد) کو خالص اللہ کے لئے کرتے ہوئے اُسے پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ انہیں نجات دیکر خشکی پر لے آتا ہے تو ان میں کچھ ہی راہِ راست پر قائم رہتے ہیں اور ہماری نشانیوں کا بس وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو عہد شکن اور ناسپاس ہوں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ
وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ
وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٝ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝٣٣

(۳۳) اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو۔ اور اس دن سے ڈرو جبکہ باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام نہ آسکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے گا۔ بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ سو تم کو دنیوی زندگی دھوکے میں مبتلا نہ کردے اور نہ دھوکہ باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے پائے۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا
تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا
تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝٣٤ ع ٤ ١٣

(۳۴) بیشک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ کہ حاملہ عورتوں کے رحموں میں ہے۔ اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی، بیشک اللہ ہی سب باتوں کو جاننے والا اور ہر چیز سے باخبر ہے۔

آیاتها ٣٠ (٣٢) سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (٧٥) رُكُوْعَاتُهَا ٣

سورة السجدة مکی ہے اور اس میں تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝١

(۱) الٓمّ.

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢

(۲) اس کتاب کا نازل کیا جانا بلاشبہ رب العالمین کی جانب سے ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ

(۳) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو (پیغمبر نے) خود گھڑ لیا ہے؟ نہیں، بلکہ

رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝٣

یہ حق ہے آپ کے رب کی جانب سے تاکہ آپ ایک ایسی قوم کو آگاہ کریں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی آگاہ کرنے والا نہیں آیا، شاید وہ لوگ ہدایت پر آجائیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝٤

(۴) اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان تمام چیزوں کو جو ان دونوں کے درمیان ہے، چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر وہ عرش پر مستوی ہوا۔ بجز اس کے نہ تمہارا کوئی دوست، مددگار ہے اور نہ کوئی سفارش کرنے والا ہے، پھر کیا تم سوچتے نہیں؟

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝٥

(۵) وہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر کام کی تدبیر کرتا ہے، پھر ہر کام ایک دن میں، جس کی مقدار تمہارے شمار (کے حساب) سے ایک ہزار سال ہے، اس کے حضور پہنچ جاتا ہے۔

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٦

(۶) یہ (اللہ تعالیٰ) ہے محسوسات اور غیر محسوسات کا جاننے والا، طاقت والا، رحمت والا۔

الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝٧

(۷) جس نے جو چیز بنائی، حسن وخوبی سے بنائی اور (چنانچہ یہ اس کی قدرت وحکمت ہے کہ) انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی۔

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝٨

(۸) پھر اس کے توالد وتناسل کا سلسلہ (خون کے) خلاصے سے جو پانی کا ایک حقیر سا قطرہ ہوتا ہے، قائم کر دیا۔

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝٩

(۹) پھر اس کی تمام قوتوں کی درستگی کی اور اپنی روح (میں سے ایک قوت) پھونک دی۔ اور اس طرح اس کے لیے سننے، دیکھنے اور فکر کرنے کی قوتیں پیدا کر دیں (لیکن افسوس انسان کی غفلت پر!) بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی رحمت کا شکر گزار ہو۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝١٠

(۱۰) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ’’جب ہم مٹی میں مل کر فنا ہو گئے تو کیا ہم از سرِ نو پیدا کیے جائیں گے‘‘؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ
بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾

ع ۱۱ ۱۴

(۱۱) آپ فرما دیجئے کہ ''موت کا وہ فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے، تم کو پورا پورا
اپنے قبضے میں لے لے گا اور پھر تم اپنے رب کی جانب لوٹائے جاؤ گے''۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا
رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا
وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا
مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

(۱۲) (اے پیغمبر!) اگر آپ گنہگاروں کو اس وقت دیکھیں جب وہ اپنے رب
کے حضور سر جھکائے کھڑے ہوں گے (اس وقت گڑ گڑا کر کہہ رہے ہونگے)
اے ہمارے رب! اب ہم نے خوب دیکھ لیا اور سن لیا، سو، آپ ہم کو واپس بھیج
دیجئے، ہم نیک عمل کریں، اب ہمیں پورا یقین ہو گیا ہے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا
وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَــَٔنَّ جَهَنَّمَ
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾

(۱۳) اگر ہم چاہتے تو پہلے ہی ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیتے لیکن میری
وہ بات سچ ہو کر رہی جو میں نے کہی تھی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سے
اِکٹھا بھر دوں گا۔

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ
اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

(۱۴) سو اب تم اس دن کی ملاقات کو بھول جانے کا مزہ چکھو! ہم نے بھی
تمہیں بھلا دیا اور اپنے ان عملوں کے بدلہ میں، جو تم کیا کرتے تھے دائمی
عذاب کا مزہ چکھو۔

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا
خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا
يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

السجدة ۱۴

(۱۵) ہماری آیتوں پر تو بس وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو آیات یاد
دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد وثنا کے
ساتھ تسبیح وتقدیس کرتے ہیں اور وہ کسی طرح کا تکبر اور بڑائی نہیں کرتے۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

(۱۶) رات کو ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے۔ اور امید وبیم (خوف)
کے عالم میں کروٹیں لے کر اپنے پروردگار سے دعا مانگتے رہتے ہیں۔ اور جو کچھ
ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ
اَعْيُنٍ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

(۱۷) پھر جو کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ان کے اعمال کی جزا میں ان کے
لئے چھپا کر رکھا گیا ہے اس کی کسی نفس کو بھی خبر نہیں ہے۔

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۭ
لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾

وقف غفران

(۱۸) کیا ایک مومن بندے کے اعمال ونتائج ایسے ہو سکتے ہیں جیسے ایک
نافرمان اور فاسق کے؟ (کیا دونوں برابر ہیں؟) ہرگز نہیں۔

أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾

(۱۹) جو لوگ اللہ کے احکام پر ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ اختیار کئے ان کے لئے کامیابیوں اور فتح مندیوں کے شاداب باغ و چمن ہوں گے جن میں وہ شاد و خرم رہیں گے اور یہ باغہائے فتح و مرادان کے نیک کاموں کا بدلہ ہیں۔

وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ
كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا
فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ
الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾

(۲۰) مگر جن لوگوں نے احکامِ الٰہی کے مقابلے میں سرکشی اختیار کی تو ان کا ٹھکانہ تو بس (نامرادیوں، ناکامیوں اور قید و غلامی کی) آگ ہوگی۔ (وہ اپنے کاموں اور تلاشِ نجات میں ایسے گمراہ ہو جائیں گے کہ) جب کبھی اس آگ سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اس میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ پاداشِ عمل کے جس عذاب کو تم جھٹلاتے تھے اب اس کے مزے چکھو!

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ
الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾

(۲۱) اور یہ بھی جان لو کہ آنے والے بڑے عذاب سے پہلے ہم ان منکرین کو ایک چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ شاید غفلت و سرکشی سے باز آجائیں اور ہماری جانب رجوع کریں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ
أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ
مُنْتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ ع ۱۱ ۶ ۱۵

(۲۲) اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے؟ جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعہ نصیحت کی جائے، پھر وہ ان سے منہ موڑے۔ یقیناً ہم ایسے مجرموں سے بدلہ لے کر رہیں گے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي
مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي
إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾

(۲۳) اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی تھی لہٰذا آپ اس کتاب کے ملنے میں کسی قسم کا شک نہ کیجئے اور ہم نے اس (تورات) کو بنی اسرائیل کے لئے بنایا تھا۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا
لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾

(۲۴) اور ہم نے بنی اسرائیل میں سے، جب انہوں نے صبر کیا اور ہماری آیتوں پر یقین کئے رہے، پیشوا پیدا کئے جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾

(۲۵) یہ لوگ جن باتوں میں اختلاف کرتے رہتے ہیں، یقیناً آپ کا رب قیامت کے دن ان کے مابین فیصلہ کر دیگا۔

أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ
مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ

(۲۶) کیا ان کو اس بات سے ہدایت نہیں ملی کہ ہم ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کے رہنے کی جگہوں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں۔ بلاشبہ

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾

اس میں بہت سی نشانیاں ہیں، کیا یہ سنتے نہیں ہیں؟

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٧﴾

(٢٧) کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم ایک بے آب وگیاہ زمین کی طرف پانی بہالاتے ہیں پھر اس پانی کے ذریعہ کھیتی پیدا کرتے ہیں جس سے ان کے مویشی بھی چرتے ہیں اور وہ خود بھی کھاتے ہیں، کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں؟

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٨﴾

(٢٨) اور یہ کہتے ہیں ''اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ آخری فیصلہ کب ہوگا؟''

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾

(٢٩) آپ فرمادیجئے، ''آخری فیصلے کے دن، کافروں کو ان کا ایمان لانا کچھ بھی نفع نہیں دیگا اور نہ ہی ان کو مہلت دی جائیگی۔

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع

(٣٠) سو ان سے اعراض برتئے اور انتظار کرتے رہیے۔ یہ لوگ بھی منتظر ہیں۔

الثلثة — ع ٣ ٨ ١٦

(٣٣) سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ (٩٠)

سورة الاحزاب مدنی هے اور اس میں تهتر آیتیں اور نو رکوع هیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١﴾

(١) اے نبیؐ! اللہ سے ڈرتے رہئے اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کیجئے، درحقیقت اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور کامل حکمت والا ہے ا

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٢﴾

(٢) اور آپ کے رب کی جانب سے جو وحی بھیجی جارہی ہے، اس کا اتباع کیجئے، بیشک اللہ ان تمام کاموں سے باخبر ہے جو تم لوگ کرتے ہو۔

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٣﴾

(٣) اور اللہ پر توکل کرو، بیشک اللہ ہی کام بنانے کے اعتبار سے کافی ہے۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿٤﴾

(٤) اللہ نے کسی شخص کے پہلو میں دو دل نہیں رکھے اور نہ اس نے تمہاری بیویوں کو، جن سے تم ظہار کرلیتے ہو، تمہاری مائیں بنادیا ہے اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنایا ہے۔ یہ صرف تمہارے اپنے منہ کی کہی ہوئی بات ہے، اور اللہ حق بات کہتا ہے اور وہی سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي

(٥) منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے۔ اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی

الدِّيۡنِ وَمَوَالِيۡكُمۡ ؕ وَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ فِيۡمَاۤ اَخۡطَاۡتُمۡ بِهٖ ۙ وَلٰكِنۡ مَّا تَعَمَّدَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝۵	بھائی اور رفیق ہیں اور نادانستہ جو بات کہو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ لیکن اس بات پر مؤاخذہ ہوگا جو دل کے ارادہ سے کرو اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔
اَلنَّبِىُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَاَزۡوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمۡ ؕ وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰى بِبَعۡضٍ فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَفۡعَلُوۡۤا اِلٰٓى اَوۡلِيٰٓئِكُمۡ مَّعۡرُوۡفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الۡكِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ۝۶	(۶) نبیؐ تو مومنوں کے لئے ان کی اپنی ذات سے بھی زیادہ عزیز ہے اور نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ مگر کتاب اللہ کے حکم کے مطابق رشتیدار، دوسرے مؤمنین و مہاجرین کے مقابلے میں، ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں، ہاں اگر تم اپنے دوستوں کے ساتھ کوئی بھلائی (کرنا چاہو تو) کر سکتے ہو۔ یہ حکم کتابِ (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے۔
وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيۡثَاقَهُمۡ وَمِنۡكَ وَمِنۡ نُّوۡحٍ وَّاِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى وَعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ ۖ وَاَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ۝۷ۙ	(۷) اور (اے نبیؐ!) یاد کرو جب ہم نے تمام نبیوں سے عہد و پیمان لیا اور آپ سے بھی اور نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم سے بھی۔۔۔ اور عہد بھی پختہ لیا۔
لِّيَسۡـئَلَ الصّٰدِقِيۡنَ عَنۡ صِدۡقِهِمۡ ۚ وَاَعَدَّ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۝۸	(۸) تا کہ سچے لوگوں سے (ان کا رب) ان کی سچائی کے بارے میں سوال کرے اور اللہ نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ع ۱۷
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ جَآءَتۡكُمۡ جُنُوۡدٌ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ رِيۡحًا وَّجُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرًا ۝۹ۚ	(۹) اے ایمان والو! اللہ کے اس احسان کو یاد کرو، جو تم پر کیا ہے جبکہ بہت سے لشکر تم پر چڑھ آئے تو ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی اور فوجیں روانہ کیں جن کو تم نہیں دیکھ رہے تھے۔ اور جو تم کر رہے تھے، اللہ وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔
اِذۡ جَآءُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ وَمِنۡ اَسۡفَلَ مِنۡكُمۡ وَاِذۡ زَاغَتِ الۡاَبۡصَارُ وَبَلَغَتِ الۡقُلُوۡبُ الۡحَـنَـاجِرَ وَتَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوۡنَا ۝۱۰	(۱۰) جب وہ لشکر تمہارے اوپر کی جانب سے اور تمہارے نیچے کی جانب سے تم پر چڑھ آئے تھے اور جب آنکھیں پتھرا رہی تھیں اور دل حلق میں چلے آرہے تھے، اور تم لوگ اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کر رہے تھے۔
هُنَالِكَ ابۡتُلِىَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَزُلۡزِلُوۡا زِلۡزَالًا شَدِيۡدًا ۝۱۱	(۱۱) اس وقت مومن خوب آزمائے گئے اور نہایت سختی کے ساتھ ہلائے گئے!
وَاِذۡ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ اِلَّا غُرُوۡرًا ۝۱۲	(۱۲) اور جب منافقین اور وہ لوگ، جن کے دلوں میں روگ تھا، کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو وعدہ ہم سے کیا تھا وہ محض فریب تھا۔

وَاِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾

(۱۳) جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا: ''اے اہلِ مدینہ! اب یہاں تمہارے ٹھہرنے کا موقع نہیں ہے لہٰذا لوٹ چلو'' اور ان میں سے ایک فریق نبی سے یہ کہہ کر رخصت طلب کر رہا تھا کہ ''ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں'' حالانکہ ان کے گھر کھلے پڑے نہ تھے۔ وہ محض (محاذِ جنگ سے) بھاگنا چاہتے تھے۔

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىِٕلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾

(۱۴) اور اگر مدینہ کے اطراف سے ان پر کوئی لشکر شہر میں گھس آئے، پھر ان کو فتنہ و فساد کے لئے کہا جائے تو فوراً فتنہ میں شریک ہو جائیں اور ان گھروں میں بہت ہی کم ٹھہریں۔ (۱۵) حالانکہ یہ لوگ اس سے پہلے اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ وہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ سے کیے ہوئے عہد کی باز پرس ہونی ہے۔

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾

(۱۶) (اے نبیؐ!) آپ ان سے کہہ دیجئے ''اگر تم موت یا قتل سے بھاگتے ہو تو یہ بھاگنا تمہیں ہرگز کچھ نفع نہ دیگا اور اس کے بعد بھی صرف تھوڑے ہی دن تمہیں زندگی سے متمتع ہونے کا موقع مل سکے گا۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْۗءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾

(۱۷) (اے نبیؐ!) آپ فرما دیجئے کہ ''تمہیں اللہ سے کون بچا سکتا ہے؟ اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے۔ یا تم پر مہربانی کرنا چاہے تو اس کی رحمت کو کون روک سکتا ہے؟ اور یہ لوگ اللہ کے سوا کوئی حامی اور مددگار نہیں پائیں گے۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾

(۱۸) اللہ تم میں ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو لوگوں کو (جہاد سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں'' آؤ ہماری طرف!'' اور یہ لوگ لڑائی میں حصہ نہیں لیتے مگر نام گنانے کو۔

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ښ فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَي الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾

(۱۹) تمہارے حق میں بخل کا جذبہ لئے ہوئے ہیں۔ جب کوئی خطرے کا وقت آ جائے تو تم دیکھو گے کہ، اس طرح آنکھیں گھما کر آپ کی طرف گھور کر دیکھتے ہیں جیسے کسی مرنے والے پر غشی طاری ہو رہی ہو۔ پھر جب خطرہ گزر جاتا ہے تو یہ لوگ مال کے حریص بن کر تیز کلامی کے ساتھ آپ کو طعنے دینے لگتے ہیں۔ یہ لوگ در حقیقت ایمان ہی نہیں لائے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے اور ایسا کرنا اللہ کے لئے نہایت آسان ہے۔

منزل ۵ (margin: وقف غفران / عِندَ المتقدّمین ۱۲)

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ
يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي
الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآىِٕكُمْ ۭ وَلَوْ ع ۲ ۱۲ ۱۸
كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾

(۲۰) ان کا یہ خیال ہے کہ (دشمن کی) فوجیں اب تک واپس نہیں گئیں اور اگر وہ فوجیں پھر آ جائیں تو ان کی تمنا ہوگی کہ کہیں صحرا میں بدوؤں کے پاس چلے جائیں اور وہیں سے تمہارے حالات پوچھتے رہیں۔ تاہم اگر یہ تمہارے درمیان رہے بھی تو لڑائی میں کم ہی حصہ لیں گے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾

(۲۱) بے شک رسول اللہ کی زندگی میں ان لوگوں کے لئے پیروی اور اتباع کا ایک بہترین نمونہ ہے جو اللہ اور یومِ آخرت سے ڈرنے اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والے اور بہ کثرت اللہ کا ذکر کرنے والے ہوں۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾

(۲۲) اور جب مومنوں نے (دشمنوں کے) لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے" یہ وہی چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسولؐ نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا اور اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ فرمایا تھا اور اس واقعہ نے ان کے ایمان اور شیوہء اطاعت کو اور بڑھا دیا۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ڮ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾

(۲۳) مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھایا، ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی، وقت آنے کے منتظر ہیں اور انہوں نے اپنے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾

(۲۴) (یہ سب کچھ اس لئے ہوا) تاکہ اللہ سچے مسلمانوں کو ان کے سچ کا صلہ دے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب کرے اور چاہے تو ان کی توبہ قبول فرمالے، بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾

(۲۵) اور اللہ نے کافروں کو ان کے دل کی جلن کے ساتھ واپس کر دیا کہ وہ کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکے اور اللہ مومنوں کے لئے جنگ میں خود ہی کافی ہوا اور اللہ بڑی قوت والا نہایت زبردست ہے۔

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾

(۲۶) اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے مشرکین کی مدد کی تھی، اللہ ان کو ان کے قلعوں سے نیچے اتار لایا اور ان کے دلوں میں ایسا رعب بٹھا دیا کہ ایک گروہ کو تم قتل کر رہے ہو اور دوسرے کو قید کر رہے ہو۔

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ؏ ۲۷ ع ۲ ۷ ۱۹

(۲۷) اور تمہیں ان کی زمین کا اور ان کے گھروں کا اور ان کے مالوں کا وارث بنا دیا اور اس علاقہ کا بھی جس پر تم نے قدم بھی نہ رکھے تھے، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ
تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ
اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝۲۸

(۲۸) (اے پیغمبرؐ!) اپنی بیبیوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو صاف صاف کہہ دو، میں تمہیں اچھے طریقے سے رخصت کر دوں۔

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ
الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ
مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۲۹

(۲۹) اور اگر تم اللہ، اس کے رسول اور آخرت کی طالب ہو تو پھر اسی کی ہو رہو اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والی عورتوں کے لئے بہت بڑا درجہ تیار کر رکھا ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ
مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ
وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰

(۳۰) اے نبی کی بیویو! جو تم میں سے صریح فحش حرکت کا ارتکاب کریگی تو اسے دوہرا عذاب دیا جائے گا اور یہ اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

الجزء الثاني والعشرون (٢٢)

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾

(۳۱) اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبردار ہوگی اور نیک عمل کرے گی اس کو ہم دوہرا اجر دینگے اور اس کے لئے ہم نے رزقِ کریم مہیا کر رکھا ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾

(۳۲) اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم اللہ (تعالیٰ) سے ڈرنے والی ہو (تو غیر مردوں سے) دبی زبان سے بات نہ کیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ جس کے دل میں خرابی ہے (کسی غلط) لالچ میں نہ پڑ جائے۔ اور دستور کے مطابق صاف سیدھی بات کرو۔

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾

(۳۳) اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور پہلے دورِ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھرو، اور نماز قائم کرو اور زکواۃ دو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اے اہلِ بیتِ نبیؐ! اللہ تو چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی آلودگی کو دور کرے اور تمہیں خوب پاک صاف رکھے۔

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾

ع ٤

(۳۴) اور اللہ کی آیات اور حکمت کی باتیں جو تمہارے گھروں میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو، بیشک اللہ تعالیٰ نہایت باریک بین اور ہر چیز سے باخبر ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّاۗىِٕمِيْنَ وَالصّٰۗىِٕمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾

(۳۵) بلاشبہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرماں بردار عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں، صابر مرد اور صابر عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو یاد کرنے والی عورتیں، ان سب کے لئے اللہ (تعالیٰ) نے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ

(۳۶) کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ کسی معاملے کا فیصلہ کر دے تو پھر ان کو اپنے معاملہ میں اختیار حاصل

الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِينًا ﴿٣٦﴾	رہے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے تو یقیناً وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔
وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِيٓ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشٰهُ ۗ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِيٓ أَزْوَاجِ أَدْعِيَآئِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۗ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا ﴿٣٧﴾	(٣٧) اور (اے نبیؐ!) وہ واقعہ یاد کیجئے، جب آپ اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے اور آپ نے احسان کیا تھا کہ اپنی بیوی کو نہ چھوڑ، اور اللہ سے ڈر! اور تم اپنے جی میں وہ بات چھپا رہے تھے جسے اللہ ظاہر کرنا چاہتا تھا۔اور آپؐ لوگوں سے ڈر رہے تھے۔حالانکہ اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔پھر جب زید نے اس (بیوی) سے اپنی حاجت پوری کرلی تو ہم نے اس (مطلقہ) کو آپ کے نکاح میں دے دیا تا کہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملہ میں کوئی تنگی نہ رہے جبکہ وہ ان سے اپنی حاجت پوری کر چکے ہوں۔اور اللہ کا یہ حکم تو ہو کر ہی رہنے والا تھا۔
مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ ۗ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۗ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ﴿٣٨﴾	(٣٨) نبی پر کسی ایسے کام کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہو۔اللہ کی یہی سنت ان سب انبیاء میں چلی آئی ہے جو پہلے ہو گزرے ہیں۔اور اللہ کا حکم تو پہلے سے طے شدہ فیصلہ ہوتا ہے۔
الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾	(٣٩) وہ پہلے پیغمبر جو اللہ کے پیغام پہنچایا کرتے تھے وہ اسی (اللہ) سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾	(٤٠) محمدؐ، تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر ہاں وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

ع ٥

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾	(٤١) اے ایمان والو! اللہ کو کثرت سے یاد کرو،
وَّسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ﴿٤٢﴾	(٤٢) اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔
هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ ۗ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾	(٤٣) وہ اللہ ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے۔اور اس کے فرشتے تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں تا کہ اللہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لائے، اور اللہ ایمان والوں پر نہایت مہربان ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلٰمٌ ۚ وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

(۴۴) جس دن مومن خدا سے ملیں گے تو ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لئے اللہ نے بڑا باعزت صلہ تیار کر رکھا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾

(۴۵-۴۶) اے پیغمبرؐ! بیشک ہم نے تمہیں شہادت دینے والا، بشارت سنانے والا اور (ظلم وعصیان کے نتائج سے) ڈرانے والا، (انسانوں کی غلامی سے بغاوت) اور اللہ کی وفاداری کی دعوت دینے والا (مختصر یہ کہ ہر طرح کی تاریکیوں کو مٹانے کے لیے) ایک روشن ومنور چراغ بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا ہے۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾

(۴۷) اور مومنوں کو بشارت دے دو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾

(۴۸) اور کفار اور منافقین کا کہنا نہ مانئے اور نہ ان کی اذیت رسانی کا، خیال کیجئے، اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھئے اور اللہ کارساز ہونے کے لحاظ سے کافی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾

(۴۹) اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت نہیں ہے جس کے پورا ہونے کا تم مطالبہ کرسکو۔ لہٰذا انہیں کچھ مال دو۔ اور خوش اسلوبی سے انہیں رخصت کردو۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۚ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ

(۵۰) اے نبیؐ! آپ کی تمام بیویاں، جن کے مہر آپ ادا کر چکے ہیں، ہم نے آپ کے لئے حلال کی ہیں، اور وہ عورتیں جو مالِ غنیمت سے آپ کی ملکیت میں آئی ہیں۔ اور تمہارے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ کی بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہے (نکاح کے لیے حلال کی ہیں)۔ اور اگر کوئی مومن عورت اپنے آپ کو، نبی کے لئے ہبہ کردے اور نبی اسے اپنے نکاح میں لینا چاہے۔ (تو اُسے اجازت ہے) یہ آخری رعایت خالصتہً آپ کے لئے ہے، دوسرے مومنوں کے لئے نہیں۔ بیشک ہم نے عام مومنوں پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جو احکام فرض کئے ہیں، وہ ہم کو معلوم ہیں (اے نبیؐ، بعض احکام آپ کیساتھ اس لئے خاص کئے ہیں) تاکہ آپ کے اوپر کسی قسم کی

حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾

تنگی نہ رہے اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

تُرْجِيْ مَنْ تَشَاۗءُ مِنْهُنَّ وَتُـــْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾

(۵۱) (آپ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ) آپ اپنی بیویوں میں سے جسے چاہیں پیچھے کر دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں اور جن کو الگ کیا ہے ان میں سے کسی کو طلب کریں تو بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس رعایت میں زیادہ توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور آزردہ خاطر نہ ہوں گی اور جو کچھ بھی آپ ان کو دے دینگے اس پر سب خوش رہیں گی۔ اللہ تمہارے دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا حلم والا ہے۔

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاۗءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾

(۵۲) اس کے بعد (اے پیغمبرؐ!) آپ کے لئے دیگر عورتیں، حلال نہیں ہیں اور نہ اس کی اجازت ہے کہ ان کی جگہ اور بیویاں لے آؤ، خواہ ان کا حسن آپ کو کتنا ہی بھلا معلوم ہو۔ مگر ہاں لونڈیوں کی اجازت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

ع ۶ ۱۲ ۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْــَٔـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾

(۵۳) اے ایمان والو! نبیؐ کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر یہ کہ تمہیں کھانے کے واسطے، آنے کی اجازت دی جائے، اور نہ، (وہاں بیٹھ کر) کھانے کی تیاری کا انتظار کرتے رہو، بلکہ جب تمہیں بلایا جائے تب آجاؤ۔ پھر جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھے رہا کرو، کیونکہ تمہاری یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے۔ مگر وہ تم سے (کچھ کہتے ہوئے) شرم کرتے ہیں اور اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔ اور نبی کی بیویوں سے اگر تم نے ضرورت کی کوئی چیز مانگنی ہو تو وہ پردے کے باہر سے مانگا کرو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا بہتر طریقہ ہے۔ اور تمہارے لئے یہ ہرگز جائز نہیں ہے کہ اللہ کے رسولؐ کو تکلیف دو۔ اور نہ تم کو یہ جائز ہے کہ نبی کی بیویوں سے ان کے بعد کبھی نکاح کرو، یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـــًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾

(۵۴) تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ، اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ

(۵۵) اور ازواجِ نبیؐ پر کچھ گناہ نہیں ہے کہ ان کے باپ، ان کے بیٹے، ان کے بھائی، ان کے بھتیجے، ان کے بھانجے، ان سے میل جول رکھنے والی عورتیں اور ان

أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ
كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٥٥﴾

کی لونڈیاں (ان کے گھروں میں آئیں) (اے نبیؐ کی بیویو!) خدا سے ڈرتی رہو، بلاشبہ ہر چیز اللہ کے سامنے رہتی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾

(۵۶) بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ
اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ
عَذَابًا مُهِينًا ﴿٥٧﴾

(۵۷) بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں، اللہ نے دنیا اور آخرت دونوں میں ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے ذلت بخش عذاب تیار کر دیا ہے۔

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا
وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿٥٨﴾

(۵۸) جو لوگ مومن مردوں، اور مومن عورتوں کو، بغیر اس کے کہ انہوں نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہو، تکلیف دیتے ہیں تو بلاشبہ وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

ع ٦/٧

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ
وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ
جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ
فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٥٩﴾

(۵۹) اے نبیؐ! آپ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مؤمنین کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر اپنی چادریں اوڑھ کر ان کا کچھ حصہ نیچے لٹکا لیا کریں۔ یہ طریقہ ان کی پہچان کے لئے زیادہ مناسب ہے اور وہ ستائی نہ جائیں گی، اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ
مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ
بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ﴿٦٠﴾

(۶۰) اگر منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں خرابی ہے اور مدینہ میں ہیجان انگیز افواہیں پھیلانے والے (اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے۔ پھر وہ آپ کے ساتھ اس شہر میں چند روز کے سوا نہیں رہ سکیں گے۔

معانقة ١٢ ...

مَلْعُونِينَ ۖ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا
تَقْتِيلًا ﴿٦١﴾

(۶۱) ان پر ہر طرف سے لعنت ہوگی، جہاں کہیں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور خوب قتل کئے جائیں۔

الربع

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۖ
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٦٢﴾

(۶۲) جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان کے لئے اللہ کی سنت یہی رہی ہے۔ (اللہ کے قوانین و احکام کا دستور یہی رہا ہے) اور اللہ کی سنت میں تم کبھی رد و بدل نہیں پاؤ گے۔

يَسۡـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوۡنُ قَرِيۡبًا ﴿۶۳﴾	(۶۳) اے نبیؐ! یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ قیامت کا علم تو بس اللہ ہی کے پاس ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ شاید وہ گھڑی قریب ہی آ لگی ہو۔
اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الۡكٰفِرِيۡنَ وَاَعَدَّ لَهُمۡ سَعِيۡرًا ۙ﴿۶۴﴾	(۶۴) بے شک اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔
خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوۡنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ﴿۶۵﴾	(۶۵) جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہ اپنا کوئی حامی اور مددگار نہیں پائیں گے۔
يَوۡمَ تُقَلَّبُ وُجُوۡهُهُمۡ فِى النَّارِ يَقُوۡلُوۡنَ يٰلَيۡتَـنَاۤ اَطَعۡنَا اللّٰهَ وَاَطَعۡنَا الرَّسُوۡلَا ﴿۶۶﴾	(۶۶) جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے، وہ اس وقت کہیں گے "کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی"۔
وَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعۡنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوۡنَا السَّبِيۡلَا ﴿۶۷﴾	(۶۷) اور کہیں گے "اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی، سو انہوں نے ہمیں سیدھی راہ سے گمراہ کر دیا۔
رَبَّنَاۤ اٰتِهِمۡ ضِعۡفَيۡنِ مِنَ الۡعَذَابِ وَالۡعَنۡهُمۡ لَعۡنًا كَبِيۡرًا ﴿۶۸﴾	(۶۸) "اے ہمارے پروردگار! ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر!"
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ اٰذَوۡا مُوۡسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوۡا ؕ وَكَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ وَجِيۡهًا ؕ﴿۶۹﴾	(۶۹) اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جنہوں نے موسیٰؑ کو اذیت پہنچائی تھی، پھر اللہ نے ان کو اس تہمت سے بری کر دیا جو انہوں نے ان پر لگائی تھی، اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے ذی مرتبہ تھے۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ۙ﴿۷۰﴾	(۷۰) مسلمانو! خدا سے ڈرو اور سچی بات کہو!
يُّصۡلِحۡ لَـكُمۡ اَعۡمَالَـكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ ؕ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ﴿۷۱﴾	(۷۱) تاکہ خدا تمہارے اعمال کو صالح کر دے اور تمہارے گناہ بخش دے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔
اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالۡجِبَالِ فَاَبَيۡنَ اَنۡ يَّحۡمِلۡنَهَا وَاَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَحَمَلَهَا الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوۡمًا جَهُوۡلًا ۙ﴿۷۲﴾	(۷۲) ہم نے اپنی امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی لیکن سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس بار گراں کے متحمل نہ ہو سکے لیکن انسان آگے بڑھا اور اس نے بلا تامّل اٹھا لیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ اپنے پر سخت ظلم کرنے والا اور سراسر نادان اور جاہل ہے۔

ع ۸ / ۵

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾ ع ٩

(٧٣) اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے گا اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کی توبہ قبول کرے گا اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

آياتها ٥٤ (٣٤) سُوْرَةُ سَبَاٍ مَّكِّيَّةٌ (٥٨) ركوعاتها ٦

سورة سبا مکی ھے اور اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿١﴾

(١) سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو کہ آسمانوں اور زمین میں ہر چیز کا مالک ہے اور آخرت میں بھی وہی تعریف کا مستحق ہے اور وہی کمال حکمت کا مالک اور ہر چیز سے باخبر ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ﴿٢﴾

(٢) اللہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی ہے اور جو اس میں چڑھتی ہے۔ اور وہی نہایت مہربانی کرنے والا بڑا بخشنے والا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣﴾

(٣) اور کافر کہتے ہیں ''ہم پر قیامت نہیں آئے گی'' آپ کہہ دیجئے، کیوں نہیں؟ قسم ہے میرے رب عالم الغیب کی! وہ ضرور تم پر آئے گی۔ اس (اللہ) سے ذرہ برابر کوئی چیز نہ آسمانوں میں چھپی ہوئی ہے اور نہ ہی زمین میں۔ اور نہ ذرہ کی مقدار کوئی چیز چھوٹی اور نہ اس سے بڑی مگر وہ کتاب مبین میں موجود ہے۔

لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٤﴾

(٤) (اس قیامت کا وقوع اس لئے ضروری ہے) تاکہ اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان کا (اچھا) صلہ عطا فرمائے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے مغفرت اور عزت کا رزق ہے۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿٥﴾

(٥) اور جو لوگ ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لئے دوڑ دھوپ کرتے پھرے تو یہ وہ لوگ ہیں جن کو سخت قسم کا دردناک عذاب ہونے والا ہے۔

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى

(٦) اور وہ لوگ جن کو صحیح علم دیا گیا ہے، وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تیرے رب کی جانب سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ سراسر حق ہے اور خدا کا راستہ دکھاتا ہے جو بڑا

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾ ع ٩

(٧٣) اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے گا اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کی توبہ قبول کرے گا اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

آیاتها ٥٤ — (٣٤) سُوْرَةُ سَبَاٍ مَّكِّيَّةٌ (٥٨) — رکوعاتها ٦

سورة سبا مكی هے اور اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع هیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿١﴾

(۱) سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو کہ آسمانوں اور زمین میں ہر چیز کا مالک ہے اور آخرت میں بھی وہی تعریف کا مستحق ہے اور وہی کمال حکمت کا مالک اور ہر چیز سے باخبر ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ﴿٢﴾

(۲) اللہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی ہے اور جو اس میں چڑھتی ہے۔ اور وہی نہایت مہربانی کرنے والا بڑا بخشنے والا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣﴾

(۳) اور کافر کہتے ہیں "ہم پر قیامت نہیں آئے گی" آپ کہہ دیجئے، کیوں نہیں؟ قسم ہے میرے رب عالم الغیب کی! وہ ضرور تم پر آئے گی۔ اس (اللہ) سے ذرہ برابر کوئی چیز نہ آسمانوں میں چھپی ہوئی ہے اور نہ ہی زمین میں۔ اور نہ ذرہ کی مقدار کوئی چیز چھوٹی اور نہ اس سے بڑی مگر وہ کتاب مبین میں موجود ہے۔

لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٤﴾

(۴) (اس قیامت کا وقوع اس لئے ضروری ہے) تاکہ اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان کا (اچھا) صلہ عطا فرمائے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے مغفرت اور عزت کا رزق ہے۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿٥﴾

(۵) اور جو لوگ ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لئے دوڑ دھوپ کرتے پھرے تو یہ وہ لوگ ہیں جن کو سخت قسم کا دردناک عذاب ہونے والا ہے۔

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى

(۶) اور وہ لوگ جن کو صحیح علم دیا گیا ہے، وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تیرے رب کی جانب سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ سراسر حق ہے اور خدا کا راستہ دکھاتا ہے جو بڑا

صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿٦﴾

زبردست اور خوبیوں والا ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿٧﴾

(۷) اور کافر کہتے ہیں: ''بھلا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو تم کو خبر دیتا ہے کہ جب تم مر کر ریزہ ریزہ ہو گئے تو تم نئے سرے سے پیدا کیے جاؤ گے!

أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ﴿٨﴾

(۸) ''کیا اس شخص نے اللہ پر بہتان باندھا ہے یا اس کو کوئی جنون ہے؟'' (ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے) بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں اور پرلے درجے کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ﴿٩﴾ ع

(۹) کیا انہوں نے آسمان اور زمین پر نظر نہیں ڈالی جو ان کے آگے اور پیچھے موجود ہے؟ اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں یا آسمان کے کچھ ٹکڑے ان پر گرا دیں۔ بلاشبہ اس میں ہر اس بندے کے لئے (عبرت کی) نشانی ہے جو خدا کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ﴿١٠﴾

(۱۰) اور ہم نے داؤد کو اپنی جانب سے برتری عطا کی۔ (اور ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا) کہ اے پہاڑو! تم داؤدؑ کے ساتھ تسبیح میں موافقت کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم دیا) اور ہم نے ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔

أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١﴾

(۱۱) (اور ہدایت کی کہ) اے داؤد! زرہیں بنا اور حلقے ٹھیک انداز سے رکھ۔ اور (اے آلِ داؤد!) نیک کام کرو، بیشک جو کچھ تم کرتے ہو، میں وہ سب دیکھ رہا ہوں۔

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿١٢﴾

(۱۲) اور سلیمانؑ کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا۔ اس ہوا کا صبح کو چلنا ایک مہینے کی مسافت اور شام کو چلنا بھی ایک مہینے کی مسافت تک تھا۔ اور ہم نے اس کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور جنات میں سے بعض وہ تھے جو سلیمانؑ کے رب کے حکم سے اس کے سامنے کام کرتے تھے۔ اور (ہمارا حکم تھا کہ) ان میں سے جو ہمارے حکم سے سرتابی کرے تو ہم اسے دہکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھائیں گے۔

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾	(۱۳) وہ سلیمانؑ کے لئے وہ چیزیں بنایا کرتے جو وہ چاہتے (مثلاً) بلند و بالا عمارتیں، تصویریں، بڑے بڑے لگن جیسے حوض اور بڑی بڑی دیگیں جو ایک ہی جگہ جمی رہیں۔ اے آلِ داوٗد! (ان نعمتوں کے) شکر کے طور پر نیک عمل کرو، اور میرے بندوں میں کم شکر گزار ہیں۔
فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾	(۱۴) پھر جب سلیمانؑ پر ہم نے موت کا فیصلہ صادر کر دیا تو جنوں کو ان کی موت پر، ایک گھن کے کیڑے کے سوا کسی نے آگاہ نہ کیا جو اس کے عصا کو کھا رہا تھا۔ پھر جب سلیمانؑ گر پڑے، تب جنوں پر یہ حقیقت کھلی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت آمیز عذاب میں مبتلا نہ رہتے!
لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾	(۱۵) بلاشبہ اہلِ سبا کے لئے ان کے وطن (مآرب) میں بڑی نشانی موجود تھی، دائیں اور بائیں دو باغ تھے۔ (تاکہ) اپنے رب کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور اس کا شکر بجالاؤ، عمدہ اور پاکیزہ شہر ہے اور رب ہے معاف کرنے والا۔
فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾	(۱۶) مگر انہوں نے اعراض کیا۔ آخر کار ہم نے ان پر بند (توڑ کر) سیلاب بھیج دیا اور ان کے دو باغوں کے بدلے میں دو باغ اور دے دیئے جن میں بدمزہ پھل اور جھاؤ اور قدرے بیری کے درخت تھے۔
ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾	(۱۷) یہ ہم نے ان کو ان کی ناشکری کی سزا دی، اور ہم ناشکروں کے سوا کسی کو ایسا بدلہ نہیں دیتے۔
وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾	(۱۸) اور ہم نے اہلِ سبا اور ان بستیوں کے درمیان، جن کو ہم نے برکت عطا کی تھی، بڑی نمایاں بستیاں بسادی تھیں اور ان میں سفر کے لئے خاص فاصلہ مقرر کر رکھا تھا کہ تم لوگ ان میں کئی کئی رات اور دن امن سے سفر کرو۔
فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾	(۱۹) مگر انہوں نے (زبانِ حال سے) کہا، اے ہمارے رب! ہمارے سفروں کی مسافتیں لمبی کر دے اور انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ آخر کار ہم نے ان کو قصہ کہانیاں بنا کر رکھ دیا اور ان کو بالکل تتر بتر کر دیا۔ بیشک اس واقعہ میں ہر صبور و شکور شخص کے لئے (بڑی عبرت آموز) نشانیاں ہیں۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٠﴾

(۲۰) بلاشبہ ان کے معاملہ میں ابلیس نے اپنا گمان سچ کر دکھایا، بجز اہلِ ایمان کے تھوڑے سے گروہ کے، سب اس کے پیچھے ہو لئے۔

وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٢١﴾ ع ۲ ۱۲ ۸

(۲۱) اور لوگوں پر سوائے اس کے، شیطان کا کوئی تسلط نہ تھا کہ، ہم دیکھنا چاہتے تھے کہ کون آخرت کو ماننے والا ہے اور کون اس کے متعلق شک میں پڑا ہوا ہے اور تیرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ﴿٢٢﴾

(۲۲) آپ ان سے کہہ دیجئے ”جن کو تم اللہ کے سوا اپنا معبود سمجھے بیٹھے ہو، ان کو پکارو، وہ نہ آسمانوں میں ذرہ برابر چیز کے مالک ہیں اور نہ زمین میں اور نہ ہی آسمان و زمین میں ان کی کوئی شرکت ہے اور نہ ہی ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٢٣﴾

(۲۳) اور اللہ کے حضور کوئی شفاعت بھی کسی کے لئے نافع نہیں ہو سکتی، بجز اس کے جس کے لئے اللہ نے شفاعت کی اجازت دی ہو، حتیٰ کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو گی، تو وہ پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ جواب دیں گے ”حق بات کا حکم فرمایا، اور وہی بلند اور بڑا ہے!“

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾

(۲۴) آپ ان سے پوچھئے کہ تمہیں آسمانوں اور زمین سے کون روزی دیتا ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ وہ اللہ ہے۔ اور بلاشبہ ہم یا تم، راہِ راست پر ہیں یا صریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔

قُل لَّا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٥﴾

(۲۵) (اے پیغمبرؐ!) آپ فرما دیجئے کہ ”جو جرائم ہم نے کئے ہیں، ان کی پرسش تم سے نہیں کی جائے گی، اور جو اعمال تم نے کئے ہیں اس کی جواب طلبی ہم سے نہیں ہوگی۔

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿٢٦﴾

(۲۶) آپ کہہ دیجئے کہ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا، پھر ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا، اور وہی فیصلہ کرنے والا اور (سب کی حالت کو) پوری طرح جاننے والا ہے۔

قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ

(۲۷) آپ ان سے کہہ دیجئے، بھلا مجھے وہ شریک دکھاؤ تو سہی جن کو تم نے

كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾

خدا کے ساتھ ملا رکھا ہے؟، ہرگز نہیں، بلکہ وہ اللہ ہی ہے جو زبردست اور حکمتوں والا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

(۲۸) اے نبیؐ، ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے فقط بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

(۲۹) اور یہ لوگ کہتے ہیں، اگر تم سچے ہو تو بتاؤ، قیامت کا وعدہ کب پورا ہوگا؟

قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾

(۳۰) آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے ایک دن کا وعدہ مقرر ہے کہ اس سے نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾

(۳۱) کفار کہتے ہیں کہ ہم ہرگز اس قرآن کو نہیں مانیں گے اور نہ اس سے پہلے (کی کتابوں) کو تسلیم کریں گے۔ کاش! آپ اس وقت ان کا حال دیکھیں، جب (یہ) ظالم اپنے رب کے حضور کھڑے کئے جائیں گے، ان میں سے ایک، دوسرے پر بات کو ڈالتا ہوگا۔ جو لوگ دنیا میں کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑے بننے والے لوگوں سے کہیں گے "اگر تم نہ ہوتے تو ہم یقیناً مومن ہوتے!"

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

(۳۲) یہ بڑے بننے والے کمزور لوگوں کو جواب دیں گے "کیا ہم نے تمہیں اس ہدایت سے روکا تھا جو تمہارے پاس آچکی تھی؟ بلکہ تم خود ہی مجرم تھے!"

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

(۳۳) کمزور لوگ بڑے بننے والوں سے کہیں گے "نہیں بلکہ تمہاری شب وروز کی فریب کاری نے (ہمیں روکا تھا)، جب تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کے ساتھ کفر کریں اور دوسروں کو اس کا ہمسر ٹھہرائیں"۔ اور جب یہ لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو اپنی پشیمانی کو چھپائیں گے۔ اور ہم ان لوگوں کی گردنوں میں، جو کفر کرتے رہے، طوق ڈال دیں گے اور ان کو بس وہی سزا دی جائے گی جو وہ عمل کرتے رہے ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

(۳۴) اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر اس بستی کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ جو پیغام تم لے کر آئے ہو ہم اس کے منکر ہیں۔

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا

(۳۵) اور انہوں نے ہمیشہ یہی کہا، "ہم مال واولاد میں تم سے زیادہ ہیں اور ہم

نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ۝٣٥

کبھی عذاب دیئے جانے والے نہیں۔"

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ ع ٦ ١٠
وَیَقْدِرُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝٣٦

(٣٦) آپ ان سے کہہ دیجئے "میرا رب جسے چاہتا ہے، کشادہ رزق دیتا ہے، اور (جسے چاہتا ہے) نپا تلا دیتا ہے۔ مگر اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

وَمَآ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝٣٧

(٣٧) تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایسے نہیں ہیں کہ تمہیں ہمارا مقرب بنا دیں۔ مگر ہاں جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، تو ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کی دوہری جزا ملے گی اور وہی بلند و بالا عمارتوں میں امن و چین سے رہیں گے۔

وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝٣٨

(٣٨) جو لوگ ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں، یہ لوگ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝٣٩

(٣٩) آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے، کشادہ رزق دیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) نپا تلا دیتا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے، وہ اس کی جگہ تمہیں اور عطا فرما دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِیَّاکُمْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ۝٤٠

(٤٠) جس روز اللہ سب انسانوں کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا "کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے؟"

قَالُوْا سُبْحٰنَکَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَکْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝٤١

(٤١) فرشتے عرض کریں گے، تیری ذات پاک ہے، ہمارا کارساز تو ہے، نہ کہ یہ لوگ، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ جنوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور ان کی اکثریت انہی پر ایمان رکھتی تھی۔

فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِکُ بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ کُنْتُمْ بِهَا تُکَذِّبُوْنَ ۝٤٢

(٤٢) پس آج تم میں سے کوئی نہ کسی کو فائدہ پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نقصان، اور ہم ظالموں سے کہہ دیں گے "اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے۔"

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّکُمْ عَمَّا کَانَ

(٤٣) اور جب ان پر ہماری صاف صاف آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں "یہ کچھ نہیں، محض ایک آدمی ہے جو تمہیں ان معبودوں سے روکنا چاہتا ہے

يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾

جن کی پرستش تمہارے باپ دادا کرتے آئے ہیں"۔ اور کہتے ہیں "یہ (قرآن) محض ایک جھوٹ ہے گھڑا ہوا"۔ اور ان کافروں کے پاس جب حق پہنچا، تو انہوں نے کہا "یہ تو صریح جادو ہے۔"

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ؕ﴿۴۴﴾

(۴۴) اور کفار کو نہ تو ہم نے کوئی آسمانی کتابیں دی ہیں جن کو یہ پڑھتے پڑھاتے ہوں۔ اور نہ آپ سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈرانے والا بھیجا تھا۔

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ ع ۹ ۱۱

(۴۵) جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں، انہوں نے بھی تکذیب کی تھی اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا تھا، ان کے دسویں حصے تک بھی یہ (مکہ کے) لوگ نہیں پہنچے، پھر جب انہوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا تو دیکھ لو، میرے انکار کا نتیجہ ان کے حق میں کیسا ہوا!

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾

(۴۶) (اے پیغمبرؐ) آپ ان سے کہیے "میں تم کو صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں، وہ یہ کہ تم دو دو اور اکیلے اکیلے اللہ کے واسطے کھڑے ہو جاؤ، پھر غور کرو کہ تمہارے پیغمبر کو کچھ جنون ہے؟ وہ تو صرف ایک سخت عذاب کی آمد سے پہلے تمہیں خبردار کرنے والے ہیں۔

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾

(۴۷) آپ ان سے کہہ دیجئے "اگر میں نے تم سے کوئی اجر مانگا ہے تو وہ تمہارے لئے ہے، میرا اجر تو بس اللہ ہی کے ذمہ ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾

(۴۸) آپ کہہ دیجئے "میرا رب مجھ پر حق نازل کرتا ہے، وہ غیب کی سب باتوں کا جاننے والا ہے۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾

(۴۹) آپ فرما دیں، دین حق آ پہنچا ہے اور باطل نہ تو پیدا کر سکتا ہے اور نہ پھیر کر لا سکتا ہے۔

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾

(۵۰) آپ کہہ دیجئے "اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو میری گمراہی کا وبال مجھ پر ہے اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ اس وحی کی بناء پر ہے جو میرا رب مجھ پر نازل کرتا ہے۔ بیشک وہ بڑا سننے والا اور قریب ہے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا

(۵۱) کاش! آپ ان کو اس وقت دیکھیں جب یہ گھبرا رہے ہوں گے اور کہیں بچ

مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝۵۱

کر نہ جاسکیں گے اور قریب ہی سے پکڑ لئے جائیں گے۔

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝۵۲

(۵۲) اس وقت یہ کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لائے۔ اور اب دور جگہ سے ایمان کو کیسے پکڑا جاسکتا ہے؟

وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝۵۳

(۵۳) حالانکہ یہ لوگ اس سے پہلے اس حق کے منکر تھے، اور دور دور سے اندھیرے میں تیر پھینکا کرتے تھے۔

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝۵۴

(۵۴) اس وقت ان کے اور ان کی خواہش کے درمیان روک کر دی جائے گی جس طرح اس سے پہلے ان کے پیش رووں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ بیشک یہ لوگ سخت شکوک وشبہات میں پڑے ہوئے تھے۔

ع ۶ ۹ ۱۲

اٰیاتھا ۴۵ (۳۵) سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ (۴۳) رکوعاتھا ۵

سورۃ فاطر مکی ہے اور اس میں پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱

(۱) سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اور فرشتوں کو پیغام رساں مقرر کرنے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار بازو ہیں۔ وہ اپنی مخلوق کی بناوٹ میں جیسا چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲

(۲) اللہ اپنی رحمت کا دروازہ بندوں پر کھول دے تو کوئی نہیں جو اسے بند کرسکے۔ اور اگر اس کا دروازہ رحمت بند ہو جائے تو کوئی نہیں جو اسے کھول سکے اور وہ عزیز وحکیم ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳

(۳) اے افرادِ انسانی! اللہ تعالیٰ نے اپنی جن نعمتوں سے تمہیں فیضیاب کیا ہے، ان پر غور کرو، کیا اللہ کے سوا کوئی دوسرا بھی خالق ہے؟ جو تمہیں آسمان وزمین کی بخشائشوں سے رزق دے رہا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اس کی ذات، تم کدھر بھٹکے جارہے ہو؟

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ

(۴) اب اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں (تو یہ کوئی نئی بات نہیں) کیونکہ آپ

قَبْلِكَ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴

سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں اور تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے!

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۗ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵

(۵) اے لوگو! بلاشبہ اللہ کا وعدہ برحق ہے لہٰذا دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے، اور نہ اللہ کے بارے میں تمہیں، بڑا دھوکے باز (شیطان)، دھوکے میں ڈال دے!

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۗ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۶

(۶) بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے، اس لئے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ کو اس لئے بلاتا ہے کہ وہ اہلِ دوزخ میں شامل ہو جائیں۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷

ع ۱/۷ ۱۴

(۷) جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا، ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۗ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۸

(۸) بھلا وہ شخص جس کے لئے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا، اور وہ اسے اچھا سمجھ رہا ہے (وہ راہ راست پر آسکتا ہے؟) حقیقت یہ ہے کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈال دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ پس (اے نبیؐ!) ان کافروں پر حسرتیں کھا کر کہیں آپ کی جان نہ جاتی رہے، جو کچھ یہ کر رہے ہیں، اللہ خوب جانتا ہے۔

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۗ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝۹

(۹) وہ اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے، پھر وہ بادل اٹھاتی ہیں، پھر ہم اس بادل کو کسی خشک علاقے کی طرف لے جاتے ہیں اور اس کے ذریعہ مری پڑی زمین کو جلا اٹھاتے ہیں، اسی طرح لوگوں کا جی اٹھنا ہوگا۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۗ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۗ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝۱۰

(۱۰) جو لوگ عزت کے بھوکے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ تمام عزت بخشیاں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ تمہارے اعمالِ صالح اس کی درگاہ تک پہنچتے ہیں اور وہی نیک عمل کرنے والوں کے درجے بلند کرتا ہے۔ جو لوگ بُری بُری چالیں چلتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر خود ہی نابود ہو جائے گا۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۗ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ

(۱۱) اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر تمہیں جوڑا جوڑا بنایا۔ کوئی مادہ حاملہ نہیں ہوتی اور نہ وہ وضع حمل کرتی ہے، مگر وہ سب کچھ اللہ کے علم

أُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ
مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ
كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾

میں ہوتا ہے۔ اور نہ کسی بڑی عمر والے کو عمر ملتی ہے، اور نہ کسی کی عمر کم کی جاتی ہے مگر یہ سب کچھ کتاب میں لکھا ہوا ہے، بلا شبہ یہ سب کام اللہ پر (نہایت) آسان ہیں۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ
سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ
تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً
تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ
لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

(۱۲) اور دونوں دریا کیفیت میں مساوی نہیں ہیں، یہ ایک میٹھا پیاس بجھانے والا، پینے میں خوشگوار ہے۔ اور یہ ایک کھاری کڑوا ہے۔ اور ہر ایک میں سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زینت کا وہ سامان نکالتے ہو جس کو تم پہنتے ہو۔ اور (اے مخاطب!) تم پانی میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ اس کا سینہ چیرتی ہوئی چلی جاتی ہیں تا کہ تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي
الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ
يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾

(۱۳) وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے کہ ان میں ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے گا۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ ذرہ بھر بھی اختیار نہیں رکھتے۔

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا
مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ
بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۱۴

(۱۴) اگر تم ان کو پکارو بھی تو وہ تمہاری پکار سن نہیں سکتے۔ اور اگر سن بھی لیں تو اس کا تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے اور وہ قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے اور حقیقتِ حال کی صحیح خبر تمہیں خدائے خبیر کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ
وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾

(۱۵) اے لوگو! تم اللہ کے دروازے کے فقیر اور سائل ہو، اللہ تو تمہاری مدد سے بے نیاز اور ستودہ صفات ہے۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾

(۱۶) اگر وہ چاہے تو تم سے اپنا رشتہ کاٹ لے اور ایک دوسری مخلوق پیدا کر دے۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾

(۱۷) اور اس کے لئے یہ کچھ مشکل نہیں۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ
مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ

(۱۸) اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے پکارے بھی تو اس کے بوجھ

وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

سے کچھ نہ ہٹایا جائے گا۔ خواہ وہ پکارنے والا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اے نبیؐ! آپ صرف انہی لوگوں کو متنبہ کر سکتے ہیں جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو شخص بھی پاکیزگی اختیار کرتا ہے وہ اپنی ہی بھلائی کے لئے کرتا ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾

(۱۹) اندھا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے۔

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾

(۲۰) اور نہ تاریکیاں اور روشنی یکساں ہیں۔

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾

(۲۱) اور نہ سایہ اور دھوپ کی تپش دونوں برابر ہیں۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾

(۲۲) اور نہ زندے اور مردے دونوں مساوی ہیں، اللہ جس کو چاہتا ہے، سنوار دیتا ہے۔ مگر (اے نبیؐ!) آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں۔

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾

(۲۳) آپ صرف ڈرانے والے ہیں!

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾

(۲۴) یقیناً ہم ہی نے آپ کو حق دے کر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی قوم دنیا کی ایسی نہیں جس میں (بدعملیوں کے نتائج سے) متنبہ کرنے والا کوئی رسول نہ گزرا ہو۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾

(۲۵) اور اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں، تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں، وہ بھی جھٹلا چکے ہیں۔ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾ ع ۳ ۱۲ ۱۵

(۲۶) پھر ہم نے ان لوگوں کو، جو کفر کے مرتکب ہوئے تھے، پکڑ لیا۔ سو (دیکھ لو! کہ) میرے انکار کا نتیجہ کیسا نکلا؟

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾

(۲۷) کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی نازل کرتا ہے، پھر اس کے ذریعہ سے ہم گوناگوں رنگ کے پھل نکالتے ہیں۔ اور اسی طرح پہاڑوں میں ہم نے مختلف رنگوں کے طبقات پیدا کئے، کوئی سفید، کوئی لال، بعض کالے سیاہ ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى

(۲۸) اور اسی طرح آدمیوں، جانوروں، چارپایوں کی رنگتیں بھی کئی کئی طرح کی ہیں جن میں اللہ نے بڑی حکمتیں رکھی ہیں، اللہ کا خوف انہی دلوں میں پیدا

اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُاؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾

ہوسکتا ہے (جنہوں نے کائنات کے ان حقائق واسرار کا، مطالعہ کیا ہے اور جو) اس کے علم وحکمت سے بہرہ اندوز ہیں۔ یقیناً اللہ عزیز وغفور ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾

(۲۹) جولوگ کتابِ الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے رات دن خرچ کرتے ہیں، وہ ایک ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جس کو کبھی خسارہ نہیں ہوگا۔

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾

(۳۰) تاکہ اللہ ان کے اجر پورے کے پورے ان کو دے اور اپنے فضل سے ان کو مزید عطا فرمائے، بیشک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾

(۳۱) اور جو کتاب ہم نے آپ کی طرف بذریعہ وحی بھیجی ہے وہ سراسر برحق ہے، وہ اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حال سے باخبر اور دیکھنے والا ہے۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَاۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُؕ ﴿٣٢﴾

(۳۲) (پھر پچھلی قوموں کے بعد) ہم نے اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو کتابِ الٰہی (قرآن) کا وارث ٹھہرایا جنہیں ہم نے اپنی خدمت کے لئے اختیار کرلیا (یعنی مسلمانوں کو) پس ان میں سے ایک گروہ تو ان کا ہے جو اپنے نفوس پر (ترکِ اعمالِ حسنہ وارتکابِ معاصی سے) ظلم کررہے ہیں، دوسرا (ان کا جنہوں نے معاصی کو ترک اور اعمالِ حسنہ کو اختیار کیا ہے، خدا پرستی اور ترک نفسانیت میں ان کا درجہ درمیانہ اور) متوسطین کا ہے، تیسرے وہ جو اذنِ الٰہی سے تمام اعمالِ حسنہ وصالحہ میں اوروں سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور یہ خدا کا بہت ہی بڑا فضل والا ہے۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًاۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٣٣﴾

(۳۳) ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے، وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائینگے اور وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ﴿٣٤﴾

(۳۴) اور کہیں گے ”تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سے غم دور کردیا۔ یقیناً ہمارا رب بخشنے والا اور بڑا قدردان ہے۔“

الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖۚ لَا

(۳۵) کہ جس نے اپنے فضل سے ہم کو دائمی قیام گاہ میں اتارا اب یہاں ہمیں

يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿۳۵﴾

نہ کوئی کلفت پیش آتی ہے اور نہ کسی قسم کی تکان لاحق ہوتی ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ
عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ
عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿۳۶﴾

(۳۶) اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ نہ ان کا کام تمام کیا جائے گا کہ مر جائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی (کسی وقت) ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر ناسپاس ناشکرے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا
نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَ
لَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ
وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا
لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿۳۷﴾

(۳۷) اور منکرینِ آخرت دوزخ میں چلاتے رہیں گے "خدایا! ہم کو جہنم سے نکال کہ صالح اعمال بجالائیں، وہ نہیں جنہیں پہلے صالح کام سمجھ کر کرتے تھے بلکہ وہ جو فی الحقیقت صالح ہیں۔ (جواب ملے گا) کیا ہم نے تمہیں دنیا میں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اگر کسی کو سوچنا منظور ہوتا تو وہ اس میں سوچ لیتا۔ اور علاوہ ازیں تمہارے پاس ڈرانے والے بھی آئے، سو اب تمہاری سزا یہی ہے کہ اپنے کئے کا بدلہ چکھتے رہو، اب ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

ع ۱۱ / ۱۶

إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۳۸﴾

(۳۸) بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کے ہر پوشیدہ چیز سے واقف ہے۔ وہ تو سینوں کے چھپے ہوئے رازوں تک سے خوب واقف ہے۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ
فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ
الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ
وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾

(۳۹) وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ اب جو کفر کی روش اختیار کرے گا، تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہوگا اور کافروں کا کفران کے رب کے ہاں اس کا غضب بڑھانے کا ہی موجب ہوتا ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ
مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ
الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ۚ أَمْ
آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن
يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿۴۰﴾

(۴۰) آپ ان سے کہئے "بھلا دیکھو تو جن خودساختہ شریکوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں کے بنانے میں ان کی کس قدر شرکت ہے؟ یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے جس کی بنا پر وہ کوئی واضح سند رکھتے ہیں؟ بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) ظالم ایک دوسرے کو نرے فریب کے وعدے دے رہے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَن
تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ
أَحَدٍ مِّن بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿۴۱﴾

(۴۱) یقیناً اللہ ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کو، (اپنی جگہ سے) ٹل جانے سے روکے ہوئے ہے اور وہ اپنے مرکز سے ٹل جائیں تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جو انہیں روک سکے۔ بیشک وہ بڑا حلیم بڑی مغفرت کرنے والا ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۙ﴿۴۲﴾

(۴۲) اور یہ لوگ اللہ کی پرزور قسمیں کھا کر کہا کرتے تھے، اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آ گیا تو یہ دنیا کی ہر ایک قوم سے بڑھ کر راست رو ہوں گے۔ پھر جب ان کے پاس ڈرانے والا آ گیا تو ان کی، حق سے نفرت میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا۔

اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ڬ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾

(۴۳) زمین میں ان کی سرکشی بڑھ گئی اور بری چالیں چلنے لگے۔ اور بری چال کا وبال اس کے کرنے والے ہی پہ لوٹ آتا ہے۔ تو پھر یہ لوگ کس بات کی راہ تک رہے ہیں؟ کیا اس سنت کی، جو اگلے لوگوں کی رہ چکی ہے؟ تو یاد رکھو، تم اللہ کی سنت کو کبھی بدلتا ہوا نہیں پاؤ گے اور نہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کی سنت کے احکام پھیر دیئے جائیں۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾

(۴۴) پھر کیا یہ غافل، زمین پر چلتے پھرتے نہیں؟ کہ گزشتہ قوموں کے آثار و حالات کا مطالعہ کریں اور سوچیں کہ ان قوموں اور طاقتوں کو غفلت و زیادتی کا کیسا نتیجہ بھگتنا پڑا۔ حالانکہ وہ قوت و تعداد میں ان سے بڑھی ہوئی تھیں۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کو (جو حق کا حامی اور زیادتی کا انصاف کرنے والا ہے) دنیا کی کوئی طاقت بھی عاجز نہیں کر سکتی، وہ سب کے حالات سے واقف اور ہر بات کی قدرت رکھنے والا ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ ع ۱۷ ۵

(۴۵) اگر وہ لوگوں کو ان کے ظلم و زیادتی کی پاداش میں فوراً پکڑتا تو روئے زمین پر کسی جاندار ہستی کو باقی نہ چھوڑتا۔ لیکن یہ اس کا قانون ہے کہ وہ اپنے ہر کام کو اسباب و عمل کی ترتیب اور طبعی تدریج کے ساتھ انجام دیتا ہے۔ اس لئے وہ ایک مقررہ وقت تک ظالموں کو مہلت دیتا ہے پھر جب ان کا وقت آ پہنچے گا تو تم خود بخود انقلابِ حالت دیکھ لو گے، بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ہر نیک و بدعمل کو دیکھ رہا ہے۔

(۳٦) سُوْرَةُ یٰسٓ مَكِّيَّةٌ (۴۱)

سورۃ یٰسٓ مکی ہے اور اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

یٰسٓ ۝١
(۱) یٰسٓ

وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ۝٢
(۲) قسم ہے قرآنِ حکیم کی

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝٣
(۳) کہ آپ یقیناً رسولوں سے ہیں۔

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝٤
(۴) آپ سیدھی راہ پر ہیں۔

تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۝٥
(۵) یہ قرآن عزیز ورحیم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٦
(٦) تاکہ ان لوگوں کو جن کے آباء واجداد (کسی پیغمبر کی زبانی) متنبہ نہیں کئے گئے اوراس لئے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، آپ متنبہ کردیں۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝٧
(۷) ان میں سے اکثر پر کلمہء عذاب ثابت ہو چکا ہے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝٨
(۸) ہم نے (گمراہی اور شیطان کی غلامی کے) طوق ان کی گردنوں میں ڈال دیئے، جو ان کی ٹھوڑیوں تک آگئے ہیں اوران کے سر پھنس کر رہ گئے ہیں۔

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝٩
(۹) ہم نے ایک دیوار ان کے آگے کھڑی کردی ہے اور ایک ان کے پیچھے، اس طرح انہیں ڈھانک دیا ہے لہٰذا وہ کچھ نہیں دیکھتے۔

وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝١٠
(۱۰) اور ان کے لئے یکساں ہے، آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں، یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِیْمٍ ۝١١
(۱۱) آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرے اور بن دیکھے خدائے رحمٰن سے ڈرے، سوایسے شخص کو مغفرت اور باعزت اجر کی خوشخبری سنا دیجئے!۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا
(۱۲) ہم یقیناً مردوں کو زندہ کریں گے اور جو افعال انہوں نے کئے اور جو آثار

وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾

پیچھے چھوڑ جاتے ہیں وہ سب ہم لکھ رہے ہیں اور ہر شے کو اس کتاب واضح میں ہم نے جمع کر دیا ہے۔

ع ۱۸ / ۱۲ / ۱

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

(۱۳) آپ مثال کے طور پر ان کو اُس بستی والوں کا قصہ سنایئے، جب کہ اس میں کئی رسول آئے۔

وقف لازم

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

(۱۴) جب (پہلے) ہم نے ان کے پاس دو رسول بھیجے تو انہوں نے ان کی تکذیب کی پھر ہم نے تیسرے سے ان کی تائید کی، اور انہوں نے کہا ''بلاشبہ ہم تمہارے پاس رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔''

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾

(۱۵) بستی والوں نے جواب دیا ''تم کچھ نہیں مگر ہم جیسے انسان ہو اور خدائے رحمان نے کوئی چیز نازل نہیں کی، تم محض جھوٹ بولتے ہو۔

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

(۱۶) ان رسولوں نے کہا: ''ہمارا رب خوب جانتا ہے کہ یقیناً ہم تمہاری طرف بھیجے ہوئے، آئے ہیں۔''

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾

(۱۷) ''اور ہمارے ذمہ تو صاف صاف پہنچا دینا ہے۔''

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾

(۱۸) بستی والوں نے کہا: ''ہم تو تمہیں اپنے لئے منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم (اپنی مہم سے) باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر ڈالیں گے اور ہم سے تمہیں دردناک سزا ملے گی۔''

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

(۱۹) رسولوں نے جواب دیا ''تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے، تم کو جو نصیحت کی گئی، تو (لگے تم) نصیحت کرنے والے کو منحوس کہنے؟ اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ حد سے بڑھ گئے ہو۔

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾

(۲۰) (اتنے میں) شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا بڑھا، اس نے کہا: ''اے میری قوم! سچائی کے ان رسولوں کے حکموں کو مان لو۔''

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

(۲۱) ''ایسے لوگوں کی اطاعت کرو جو (گمراہی سے تمہیں نجات بخشتے ہیں، پھر) اپنی اپنی محنت اور خدمت کا کچھ بدلہ نہیں مانگتے، اور وہ خود سیدھی راہ پر چل رہے ہیں۔''

وَمَا لِيَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِيۡ فَطَرَنِيۡ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ۝۲۲

(۲۲) ''اور مجھے کیا ہو گیا ہے (کہ میں ایسی کھلی اور صریح تعلیم سے آنکھیں بند کرلوں اور) جس پروردگار نے مجھے پیدا کیا ہے اس کی پرستش سے انکار کردوں؟ حالانکہ تم سب لوٹ کر اسی کی طرف جاؤ گے۔

ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ يُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّيۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔا وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِ ۝۲۳

(۲۳) ''کیا میں اسے چھوڑ کر ایسے کو معبود بنالوں کہ اگر خدائے رحمان مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو نہ ان کی شفاعت میرے کچھ کام آسکتی ہے اور نہ ہی یہ مجھے چھڑا ہی سکتے ہیں؟

اِنِّيۡۤ اِذًا لَّفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝۲۴

(۲۴) ''اگر میں ایسا کروں، تب تو میں صریح گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔

اِنِّيۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّكُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ۝۲۵

(۲۵) ''میں تمہارے رب پر ایمان لاچکا ہوں، سو تم میری بات سن لو۔''

قِيۡلَ ادۡخُلِ الۡجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيۡتَ قَوۡمِيۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۝۲۶

(۲۶) (آخرکار ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا) پس بشارت ملی کہ جنت طیبہ میں داخل ہو جاؤ! اس وقت اس نے کہا'' کاش میری قوم جانتی!

بِمَا غَفَرَ لِيۡ رَبِّيۡ وَجَعَلَنِيۡ مِنَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ ۝۲۷

(۲۷) ''کہ میرے پروردگار نے مجھے کس طرح بخش دیا اور اپنے نوازے ہوؤں میں شامل کرلیا!''

وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنۡزِلِيۡنَ ۝۲۸

(۲۸) اس کے بعد اس کی قوم پر ہم نے آسمان سے کوئی فوج نہیں اتاری اور نہ ہم فوج بھیجنے والے تھے۔

اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمۡ خٰمِدُوۡنَ ۝۲۹

(۲۹) صرف ایک ہولناک آواز تھی تو یکایک وہ سب بجھ کر رہ گئے!

وقف غفران

يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ ۚ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝۳۰

(۳۰) کیا ہی افسوس ہے بندوں کے حال پر! کہ کبھی ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کا انہوں نے مذاق نہ اڑایا ہو!

اَلَمۡ يَرَوۡا كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ اَنَّهُمۡ اِلَيۡهِمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ ۝۳۱

(۳۱) کیا؟ انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں کہ وہ ان کے پاس لوٹ کر نہیں آئے۔

وَاِنۡ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيۡعٌ لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ۝۳۲ ع ۲

(۳۲) اور یہ سب ہمارے پاس حاضر کئے جائیں گے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الۡاَرۡضُ الۡمَيۡتَةُ ۖۚ اَحۡيَيۡنٰهَا وَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهَا حَبًّا فَمِنۡهُ يَاۡكُلُوۡنَ ۝۳۳

(۳۳) اور لوگوں کے لئے مردہ زمین، ایک نشانی ہے کہ ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس سے اناج نکالا، پھر اس اناج میں سے لوگ کھاتے ہیں۔

وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۙ﴿٣٤﴾

(۳۴) اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیئے اور ہم نے اس میں چشمے جاری کیئے۔

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

(۳۵) تا کہ لوگ اللہ کے عطا کردہ پھل میں سے کھائیں، اور یہ سب کچھ ان کے ہاتھوں کا بنایا ہوا نہیں ہے۔تو پھر شکر کیوں نہیں بجالاتے؟

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾

(۳٦) پاکی اور بزرگی ہے اس ذات کے لئے، جس نے زمین کی پیداوار میں اور انسان میں اور ان تمام مخلوقات میں، جن کا انسان کو علم نہیں، دو دو اور متقابل چیزیں پیدا کیں۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ښ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۙ﴿٣٧﴾

(۳۷) ان کے لئے ایک اور نشانی رات ہے، اس پر سے ہم دن کو کھینچ اتار لیتے ہیں تو وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۭ﴿٣٨﴾

(۳۸) اور دیکھو سورج کے لئے جو قرارگاہ ٹھہرادی گئی ہے وہ اسی پر چلتا ہے۔ یہ عزیز وعلیم خدا کی اس کے لئے، تقدیر ہے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾

(۳۹) اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کردی ہیں، یہاں تک کہ آخر میں وہ کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح رہ جاتا ہے۔

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾

(۴۰) نہ تو آفتاب کے اختیار میں ہے کہ چاند کو جالے اور نہ ہی رات کے بس میں ہے کہ دن سے پہلے ظاہر ہو جائے اور تمام اجرامِ سماویہ اپنے اپنے دائروں کے اندر پھر رہے ہیں۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۙ﴿٤١﴾

(۴۱) اور ان کے لئے نشانی ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کردیا۔

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾

(۴۲) اور ہم نے اسی جیسی اور چیزیں بھی پیدا کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں۔

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۙ﴿٤٣﴾

(۴۳) اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کردیں، پھر نہ کوئی ان کا فریادرس ہو اور نہ کسی اور طرح بچائے جاسکیں۔

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾

(۴۴) مگر یہ ہماری رحمت ہی ہے (جو انہیں پار لگاتی ہے) اور ایک وقتِ معین تک ان کو زندگی سے متمتع ہونے کا موقع دینا ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ

وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝٤٥

(۴۵) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس عذاب سے بچو جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو وہ کوئی پرواہ نہیں کرتے)!

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝٤٦

(۴۶) اور ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان کے سامنے نہیں آتی مگر یہ لوگ اس سے روگردانی کر جاتے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٤٧

(۴۷) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ”اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو!“ تو کافر لوگ مومنوں سے کہتے ہیں ”کیا ہم ان لوگوں کو کھانا کھلائیں جن کو اگر اللہ چاہتا تو خود کھانے کو دیتا؟“، تم لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٤٨

(۴۸) اور یہ لوگ کہتے ہیں ”اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ یہ (قیامت کا) وعدہ آخر کب پورا ہوگا؟“

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝٤٩

(۴۹) یہ لوگ صرف ایک ہولناک عذاب کا انتظار کر رہے ہیں جو ان کو آ پکڑے گا، جب یہ لوگ (اپنے دنیوی معاملات میں) لڑ جھگڑ رہے ہوں گے۔

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝٥٠ ع ۱۸ ۳

(۵۰) پھر اس وقت نہ وصیت ہی کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ سکیں گے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝٥١

(۵۱) اور صور میں پھونکا جائے گا تو یکایک یہ قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف تیزی سے چلنے لگیں گے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝٥٢ وقف لازم

(۵۲) کہیں گے ”ہائے خرابی ہماری! ہم کو کس نے ہماری خوابگاہوں سے اٹھا دیا؟“ (جواب دیا جائے گا) ”یہ وہی چیز ہے جس کا خدائے رحمان نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ فرمایا تھا۔“

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝٥٣

(۵۳) بس وہ ایک ہی زور کی آواز ہوگی جس سے وہ یکایک ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٥٤

(۵۴) اس روز کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا اور تم کو صرف انہی اعمال کا بدلہ دیا جائیگا جو تم کیا کرتے تھے۔

اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ الۡيَوۡمَ فِىۡ شُغُلٍ فٰكِهُوۡنَ ۚ﴿۵۵﴾	(۵۵) بیشک اہلِ جنت اس روز مزے کرنے میں مشغول ہوں گے۔
هُمۡ وَاَزۡوَاجُهُمۡ فِىۡ ظِلٰلٍ عَلَى الۡاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوۡنَ ﴿۵۶﴾	(۵۶) وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔
لَهُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمۡ مَّا يَدَّعُوۡنَ ۚ﴿۵۷﴾	(۵۷) ان کے لئے جنت میں ہر قسم کے میوے ہونگے اور جو وہ طلب کریں گے (ان کے لئے حاضر ہوگا۔)
سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ ﴿۵۸﴾	(۵۸) رب رحیم کی طرف سے ان کو سلام کہا جائے گا۔
وَامۡتَازُوا الۡيَوۡمَ اَيُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۹﴾	(۵۹) (اور کہا جائے گا) اے مجرمو! تم آج (مومنوں سے) الگ ہو جاؤ!''
اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۙ﴿۶۰﴾	(۶۰) ''اے اولادِ آدم! کیا ہم نے تم سے اس کا عہد نہیں لیا تھا؟ کہ شیطان کی پوجا سے باز رہو'' کیونکہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔
وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِىۡ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۶۱﴾	(۶۱) صرف ہماری ہی عبادت کرو کہ یہی ہدایت کی حقیقی راہ ہے۔
وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جِبِلًّا كَثِيۡرًا ؕ اَفَلَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۲﴾	(۶۲) (مگر اس کے باوجود) اس نے تم میں سے گروہِ کثیر کو گمراہ کر دیا تو کیا تم سمجھتے نہ تھے؟
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۳﴾	(۶۳) اب (تمھارے سامنے) یہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا تھا۔
اِصۡلَوۡهَا الۡيَوۡمَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۶۴﴾	(۶۴) جو کفر تم کرتے رہے ہو، اس کی پاداش میں آج اس میں داخل ہو جاؤ!''
اَلۡيَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰٓى اَفۡوَاهِهِمۡ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيۡدِيۡهِمۡ وَتَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۶۵﴾	(۶۵) اس روز ہم ان کے مونہوں پر مہر کر دیں گے اور جو کچھ یہ لوگ کرتے رہے ہیں، ان کے ہاتھ بولیں گے اور پاؤں گواہی دیں گے۔
وَلَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰٓى اَعۡيُنِهِمۡ فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۶۶﴾	(۶۶) اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھیں مٹا دیں، پھر یہ راستے کی طرف دوڑیں، لیکن وہ اس کو کہاں سے دیکھ سکیں گے؟
وَلَوۡ نَشَآءُ لَمَسَخۡنٰهُمۡ عَلٰى مَكَانَتِهِمۡ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مُضِيًّا وَّلَا يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۶۷﴾	(۶۷) اگر ہم چاہیں تو ان کو ان کے مقام پر ہی اس طرح مسخ کر دیں کہ یہ لوگ آگے نہ چل سکیں اور نہ پیچھے ہی لوٹ سکیں۔
وَمَنۡ نُّعَمِّرۡهُ نُنَكِّسۡهُ فِى الۡخَلۡقِ ؕ اَفَلَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۸﴾	(۶۸) اور جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں تو اس کی ساخت کو ہم (زوال کی طرف) الٹا کر دیتے ہیں۔ کیا یہ (اس کے بعد بھی) سمجھتے نہیں؟
وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهٗ ؕ اِنۡ	(۶۹) اور ہم نے اس پیغمبر کو نہ شعر گوئی سکھلائی ہے اور نہ ہی شاعری اس کے

وقف غفران

ع ۱۷

هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ لائق ہے، بس یہ تو ایک نصیحت اور نہایت واضح قرآن ہے۔

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ (۷۰) تا کہ وہ ہر اس شخص کو ڈراوے جو زندہ ہو اور کافروں پر حجت ثابت ہو جائے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝ (۷۱) کیا؟ یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لئے مویشی پیدا کئے ہیں۔ پھر یہ لوگ ان کے مالک ہیں۔

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ (۷۲) اور ہم نے انہیں اس طرح ان کا مطیع کر دیا ہے کہ ان میں سے بعض پر سوار ہوتے ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں۔

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ (۷۳) اور ان مویشیوں میں ان کے لیے بہت سے فوائد اور پینے کی چیزیں بھی ہیں، پھر یہ لوگ کیوں شکر بجا نہیں لاتے؟

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ؕ (۷۴) اور انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنالیے ہیں شاید کہ ان سے کچھ مدد حاصل ہو۔

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ (۷۵) لیکن وہ معبود ان کی کچھ مدد نہیں کر سکتے۔ اور حال یہ ہے کہ یہ لوگ ان کے حاضر باش لشکر بنے ہوئے ہیں۔

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ (۷۶) (سوائے نبیؐ!) ان کی باتیں آپ کے لیے موجب رنج نہ ہوں، بلا شبہ جو کچھ یہ ظاہر کر رہے ہیں اور جو کچھ چھپا رہے ہیں ہم سب جانتے ہیں۔ وقف لازم

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ (۷۷) کیا؟ انسان دیکھتا نہیں کہ ہم نے اسے ایک نطفہ سے پیدا کیا، پھر ناگہاں وہ صریح جھگڑالو بن گیا۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ (۷۸) اور ہماری شان میں مثالیں بیان کرتا ہے اور اپنی اصل پیدائش کو بھول گیا ہے، کہتا ہے، ان ہڈیوں کو، جبکہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں، کون زندہ کرے گا؟

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۝ۙ (۷۹) آپ کہہ دیجئے کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے اسے پہلی بار پیدا کیا اور وہ ہر قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ (۸۰) اور دیکھو وہ کارفرمائے قدرت جس نے سرسبز درخت سے تمہارے لیے

نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾
آگ پیدا کی اور اب تم اس سے (اپنے چولہوں کی) آگ سلگا لیتے ہو۔

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰي ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾
(۸۱) اور کیا؟ جس خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ ان جیسے پیدا کر دے؟ کیوں نہیں! وہ ماہر خلاّق، ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

وقف غفران ۱۲

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَـيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾
(۸۲) بس اس کی شان تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس چیز کو کہہ دیتا ہے کہ "ہو جا!" وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾
(۸۳) پس وہ ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے!

ع ۵ / ۱۶

(۳۷) سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ (۵۶) — اٰیاتھا ۱۸۲ — رکوعاتھا ۵

سورۃ الصّٰفّٰتِ مکی ہے اور اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

منزل ۶

وَالصّٰۗفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾
(۱) قسم ہے مجاہدین کے ان گھوڑوں کی جو (دشمنوں سے لڑنے کے لئے) صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں۔

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾
(۲) پھر (مجاہدین) اپنے گھوڑوں کو زور سے للکارتے (اور دشمنوں پر حملے کرتے ہیں۔)

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾
(۳) پھر (لڑائی سے فارغ ہو جاتے ہیں تو) ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآنِ مجید میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۭ﴿۴﴾
(۴) بلاشبہ تم سب کا معبود ایک ہی ہے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۭ﴿۵﴾
(۵) وہ آسمانوں اور زمین کا، اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہے، ان سب کا وہ رب ہے اور وہ رب ہے سارے مشرقوں کا۔

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِۨ الْكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾
(۶) ہم نے آسمانِ دنیا کو تاروں کی زینت سے آراستہ کیا ہے۔

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾
(۷) اور ہر سرکش شیطان سے اسے محفوظ کر دیا ہے۔

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ
(۸-۹) یہ (شیاطین) ملأ اعلیٰ کی باتیں ذرا بھی نہیں سن سکتے اور ہر طرف سے

نَارًا فَاِذَآ اَنۡتُمۡ مِّنۡهُ تُوۡقِدُوۡنَ﴿۸۰﴾
آگ پیدا کی اور اب تم اس سے (اپنے چولہوں کی) آگ سلگا لیتے ہو۔

اَوَلَيۡسَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنۡ يَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ ؕ بَلٰى وَهُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِيۡمُ﴿۸۱﴾
(۸۱) اور کیا؟ جس خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ ان جیسے پیدا کر دے؟ کیوں نہیں! وہ ماہر خلاّق، ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

وقف غفران ۱۲

اِنَّمَآ اَمۡرُهٗۤ اِذَآ اَرَادَ شَيۡـئًا اَنۡ يَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ﴿۸۲﴾
(۸۲) بس اس کی شان تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس چیز کو کہہ دیتا ہے کہ ''ہوجا!'' وہ فوراً ہوجاتی ہے۔

فَسُبۡحٰنَ الَّذِىۡ بِيَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَىۡءٍ وَّاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ﴿۸۳﴾
(۸۳) پس وہ ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے!

ع ۵ ۱۶

اٰیاتھا ۱۸۲ (۳۷) سُوۡرَۃُ الصّٰٓفّٰتِ مَکِّیَّۃٌ (۵۶) رکوعاتھا ۵

سورۃ الصّٰفّٰت مکی ہے اور اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

منزل ۶

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾
(۱) قسم ہے مجاہدین کے ان گھوڑوں کی جو (دشمنوں سے لڑنے کے لئے) صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں۔

فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ﴿۲﴾
(۲) پھر (مجاہدین) اپنے گھوڑوں کو زور سے للکارتے (اور دشمنوں پر حملے کرتے ہیں۔)

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكۡرًا ۙ﴿۳﴾
(۳) پھر (لڑائی سے فارغ ہوجاتے ہیں تو) ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآنِ مجید میں مشغول ہوجاتے ہیں۔

اِنَّ اِلٰهَكُمۡ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾
(۴) بلاشبہ تم سب کا معبود ایک ہی ہے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾
(۵) وہ آسمانوں اور زمین کا، اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہے، ان سب کا وہ رب ہے اور وہ رب ہے سارے مشرقوں کا۔

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِزِيۡنَةِ اۨلۡكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾
(۶) ہم نے آسمانِ دنیا کو تاروں کی زینت سے آراستہ کیا ہے۔

وَحِفۡظًا مِّنۡ كُلِّ شَيۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾
(۷) اور ہر سرکش شیطان سے اسے محفوظ کر دیا ہے۔

لَا يَسَّمَّعُوۡنَ اِلَى الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰى وَيُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ
(۸-۹) یہ (شیاطین) ملأ اعلیٰ کی باتیں ذرا بھی نہیں سن سکتے اور ہر طرف سے

كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝

دور ہٹانے کو، مارے جاتے ہیں اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰

(۱۰) مگر ہاں، جو شیطان اچک کر کوئی خبر لے بھاگے تو ایک دہکتا ہوا شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝۱۱

(۱۱) اب ان کافروں سے پوچھیے کہ ان کی پیدائش زیادہ مشکل ہے یا جن کو ہم پیدا کر چکے ہیں؟ ان کو ہم نے لیس دار گارے سے پیدا کیا ہے۔

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝۱۲

(۱۲) بلکہ تم تو تعجب کرتے ہو اور یہ مذاق اڑاتے ہیں۔

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝۱۳

(۱۳) اور جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ قبول نہیں کرتے۔

وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝۱۴

(۱۴) اور جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو ہنسی کرتے ہیں۔

وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵

(۱۵) اور کہتے ہیں ”یہ تو صریح جادو ہے۔“

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۱۶

(۱۶) ”جب ہم مرگئے اور مٹی اور (بوسیدہ) ہڈیاں ہوگئے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝۱۷

(۱۷) ”اور کیا ہمارے اگلے آباؤ اجداد بھی (اٹھائے جائیں گے)؟“

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝۱۸

(۱۸) آپ کہہ دیجیے ”ہاں اور تم ذلیل ہوگے۔“

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۱۹

(۱۹) وہ تو بس ایک ہی جھڑکی ہوگی تو یکایک یہ دیکھنے لگیں گے۔

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۲۰

(۲۰) اور کہیں گے ”ہائے خرابی! یہ تو جزا کا دن ہے!“

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۲۱ ع ۱ / ۲۱ / ۵

(۲۱) یہ وہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝۲۲ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝۲۳ الربع

(۲۲-۲۳) (حکم ہوگا) گھیر لاؤ سب ظالموں اور ان کے ساتھیوں کو اور ان کو بھی جن کی یہ لوگ اللہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے، پھر ان سب کو دوزخ کی راہ دکھاؤ۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝۲۴

(۲۴) اور انہیں ٹھہراؤ کہ ان سے پوچھا جائے گا۔

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝۲۵

(۲۵) کیا ہو گیا تمہیں، اب تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے؟

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝۲۶

(۲۶) بلکہ وہ سب اس دن سر جھکائے (فرمانبردار) کھڑے ہوں گے۔

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝۲۷

(۲۷) اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال جواب کریں گے۔

قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝۲۸

(۲۸) ماتحت لوگ سرداروں سے کہیں گے "تم ہم پر سیدھے رخ سے چڑھ آتے تھے"

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝۲۹

(۲۹) وہ کہیں گے "نہیں بلکہ تم خود ہی مومن نہ تھے۔

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ۝۳۰

(۳۰) "ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے۔"

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۝۳۱

(۳۱) "آخرکار ہم سب پر ہمارے رب کا فرمان ثابت ہو گیا کہ ہم (عذاب کا مزہ) چکھنے والے ہیں۔"

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ۝۳۲

(۳۲) "سو ہم نے تمہیں گمراہ کیا اور ہم خود بھی گمراہ تھے۔"

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝۳۳

(۳۳) اس طرح وہ سب اس روز عذاب میں شریک ہوں گے۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝۳۴

(۳۴) بلاشبہ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں۔

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۙ ۝۳۵

(۳۵) یہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو یہ تکبر کا اظہار کرتے۔

وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۭ ۝۳۶

(۳۶) اور کہا کرتے تھے، "کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟ (حالانکہ وہ شاعر اور دیوانہ نہیں ہے)

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۳۷

(۳۷) بلکہ سچا دین لے کر آیا تھا اور اس نے سب رسولوں کی تصدیق کی تھی۔

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ۚ ۝۳۸

(۳۸) بیشک تم سب کو دردناک عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا۔

وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ ۝۳۹

(۳۹) اور تمہیں وہی بدلہ دیا جا رہا ہے جو تم کرتے رہے ہو۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝۴۰

(۴۰) مگر ہاں اللہ کے چیدہ چیدہ بندے۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۙ ۝۴۱

(۴۱) کہ ان کے لیے مقرر شدہ رزق ہے۔

فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۙ ۝۴۲

(۴۲) (ہر طرح کے) میوے۔ اور ان کا اعزاز و اکرام کیا جائے گا۔

فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۙ ۝۴۳

(۴۳) وہ نعمت کے باغوں میں،

عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝۴۴

(۴۴) تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍۢ ﴿٤٥﴾	(۴۵) ان پر چشموں سے ساغر بھر بھر کر پھرائے جائیں گے۔
بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾	(۴۶) جو سفید رنگ کے ہونگے اور پینے والوں کے لیے لذیذ ہوں گے۔
لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾	(۴۷) نہ اس میں کوئی ضرر ہوگا اور نہ وہ (پینے والے) اس سے عقل کھو بیٹھیں گے۔
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾	(۴۸) اور اہلِ جنت کے پاس نگاہیں نیچی رکھنے والی، خوبصورت آنکھوں والی عورتیں ہوں گی۔
كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾	(۴۹) کہ گویا چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہیں۔
فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾	(۵۰) وہ (اہل جنت) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر باہم دریافت کریں گے۔
قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾	(۵۱) ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ ''میرا دنیا میں ایک ساتھی تھا۔
يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾	(۵۲) ''وہ کہا کرتا تھا، کیا تم بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟
ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾	(۵۳) ''کیا واقعی جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہوگئے تو ہمیں جزا و سزا دی جائے گی؟''
قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾	(۵۴) وہ جنتی کہے گا ''کیا تم جھانک کر اسے دیکھنے والے ہو؟''
فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾	(۵۵) پھر وہ خود ہی جھانکے گا تو اسے وسطِ دوزخ میں پڑا ہوا دیکھے گا۔
قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾	(۵۶) وہ جنتی اس سے کہے گا ''بخدا! تُو تو مجھے تباہ ہی کر دینے والا تھا!
وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾	(۵۷) ''اگر اللہ کا فضل میرے شاملِ حال نہ ہوتا تو میں بھی گرفتار شدگان میں سے ہوتا!''
اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٥٩﴾	(۵۸-۵۹) (پھر یہ جنتی اپنے ساتھیوں سے) کہے گا ''کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ پہلی موت کے سوائے اب ہم کو مرنا نہیں ہے اور نہ ہم کبھی عذاب دیے جانے والے ہیں؟''
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾	(۶۰) بیشک یہ بڑی کامیابی ہے۔

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ (۶۱) ایسی ہی کامیابی حاصل کرنے کے لیے، عمل کرنے والوں کو چاہیے کہ عمل کریں!۔

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ (۶۲) بھلا یہ مہمانی بہتر ہے یا زقوم کا درخت؟

اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ (۶۳) ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لیے ایک آزمائش بنایا ہے۔

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ (۶۴) وہ درخت جہنم کی تہ سے نکلتا ہے۔

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾ (۶۵) اور اس کے شگوفے شیطان کے سر جیسے ہیں۔

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ (۶۶) یہ (اہلِ جہنم) اس سے کھائیں گے۔ اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ (۶۷) پھر ان کے اوپر سے انہیں گرم ملاوٹ کا پانی ملے گا۔

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ (۶۸) پھر ان کی واپسی جہنم کی طرف ہوگی۔

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ (۶۹) بیشک انہوں نے اپنے باپ داداؤں کو گمراہ پایا۔

فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ (۷۰) پھر یہ بھی انہی کے نقشِ قدم پر دوڑے چلے گئے۔

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ (۷۱) بلاشبہ ان سے پہلے بہت سے لوگ گمراہ ہو چکے ہیں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾ (۷۲) ان لوگوں میں بھی ہم نے ڈرانے والے بھیجے تھے۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ (۷۳) سو دیکھو کہ ان ڈرائے گئے لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟

ع اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾ (۷۴) مگر ہاں اللہ کے بندے جو برگزیدہ تھے (وہ محفوظ رہے)۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ (۷۵) بلاشبہ (اس سے پہلے) ہم کو نوحؑ نے پکارا تھا تو دیکھو ہم کیسے بہترین جواب دینے والے تھے!

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ (۷۶) اور ہم نے نوحؑ اور اس کے متعلقین کو کربِ عظیم سے بچالیا۔

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ (۷۷) اور ہم نے نوحؑ کی ذریت کو بقا دی (کیونکہ وہی ایک صالح قوم پیدا ہوئی تھی۔)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾ (۷۸) اور اسی طرح بعد میں آنے والی قوموں اور نسلوں کے لیے دعوتِ نوحی ہی کو وسیلۂ ہدایت قرار دیا۔

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ (۷۹) پس تمام جہانوں، قوموں اور تمام نسلوں میں سلام ہے نوحؑ کے لیے، (جن کا وجود تمام عالم کی دعوت وہدایت کا مرکز تھا)

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (۸۰) بلاشبہ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (۸۱) بالتحقیق نوحؑ ہمارے نیک بندوں میں سے تھا۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ (۸۲) پھر ہم نے دوسرے لوگوں کو غرق کر دیا۔

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ (۸۳) اور نوحؑ ہی کی جماعت میں سے ابراہیمؑ بھی ہے۔

وقف لازم

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ (۸۴) جبکہ وہ اپنے پروردگار کے حضور ''قلب سلیم'' کے ساتھ حاضر ہوئے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ (۸۵) جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا ''یہ کیا چیزیں ہیں جن کی تم پوجا کر رہے ہو؟

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝ (۸۶) ''کیا اللہ کو چھوڑ کر جھوٹ گھڑے ہوئے معبودوں کو چاہتے ہو؟

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (۸۷) ''آخر اللہ رب العالمین کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے؟''

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝ (۸۸) پھر ابراہیمؑ نے تاروں پر ایک نگاہ ڈالی۔

فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝ (۸۹) اور کہا ''میں بیمار ہوں۔''

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ (۹۰) اس پر وہ لوگ اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ (۹۱) ان کے بعد وہ چپکے سے ان کے معبودوں میں جا گھسا اور کہا، ''تم کھاتے کیوں نہیں؟''

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ (۹۲) تم کو کیا ہوا کہ تم بولتے بھی نہیں؟''

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝ (۹۳) پھر وہ ان پر پل پڑا اور پوری قوت سے انہیں ضربیں لگائیں۔

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝ (۹۴) اس کے بعد قوم کے لوگ ابراہیمؑ کے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ (۹۵) ابراہیمؑ نے کہا، کیا تم ان بتوں کو پوجتے ہو جن کو تم خود ہی تراشتے ہو؟

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (۹۶) حالانکہ تم کو اور جو تم بناتے ہو، سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝ (۹۷) قوم کے لوگوں نے کہا'' ابراہیم کے لیے ایک عمارت بناؤ پھر اس کو دہکتی

ہوئی آگ میں ڈال دو!۔

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾

(۹۸) غرض انہوں نے ابراہیمؑ کے ساتھ ایک برائی کا ارادہ کیا مگر ہم نے انہیں، نیچا دکھا دیا۔

وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾

(۹۹) (ابراہیمؑ نے کہا) میں (ہر طرف سے کٹ کر) اپنے پروردگار کا رخ کرتا ہوں۔ وہ میری ہدایت کریگا۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

(۱۰۰) اے میرے رب! مجھ کو کوئی سعادت مند لڑکا عطا فرما!۔

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾

(۱۰۱) اس پر ہم نے اسے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دی۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

(۱۰۲) جب اسماعیلؑ ابراہیمؑ کے ساتھ چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے تو انہوں نے (ایک دن اسماعیلؑ سے) کہا ”میں نے خواب میں دیکھا، گویا تمہیں راہِ حق میں ذبح کر رہا ہوں، (میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟) تم اس پر غور کرو کہ اب کیا کرنا چاہیئے؟ بیٹے نے بلا تامل کہا (اس خواب سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اللہ کی جانب سے ایک اشارہ ہے پس) آپ حکم الٰہی کو پورا کیجئے، مجھے آپ ان شاء اللہ صبر کرنے والوں اور ثابت قدموں میں پائیں گے۔

فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾

(۱۰۳) جب باپ اور بیٹا دونوں خدا کے آگے جھک گئے اور باپ نے ذبح کرنے کے لیے بیٹے کو زمین پر پچھاڑا۔

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾

(۱۰۴) تو اس وقت ہم نے آواز دی، اے ابراہیمؑ!

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾

(۱۰۵) (بس کرو!) تم نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا، ہم صاحبانِ احسان کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾

(۱۰۶) یہ دراصل بہت بڑی قربانی تھی (جس کی تعمیل کے لیے تم تیار ہو گئے تھے۔)

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾

(۱۰۷) اور ذبیح (اسماعیلؑ) کے فدیے میں ہم نے ایک بہت بڑی قربانی دے دی (یعنی سنتِ ابراہیمی کی یادگار میں تا قیامت جاری رہنے والی قربانی)!

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

(۱۰۸) اور تمام آنے والی امتوں میں اس واقعہ عظیم کا ذکر قائم کر دیا۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾

(۱۰۹) پس سلام ہو (حقیقتِ اسلامی کے مطابق قربانی کرنے والے) ابراہیمؑ پر!

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

(۱۱۰) ہم مقام احسان تک پہنچنے والوں کو (بقائے دوام کا) ایسا ہی بدلہ عطا فرماتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

(۱۱۱) بیشک وہ ہمارے حقیقی مومن بندوں میں سے تھا۔

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

(۱۱۲) اور ہم نے اُسے اسحاقؑ کی بشارت دی ایک نبی، صالحین میں سے ہوگا۔

وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ ع ۳

(۱۱۳) اور ہم نے اسے اور اسحاقؑ کو برکت دی۔ اور ان دونوں کی نسل میں سے کوئی محسن ہے اور کوئی اپنے آپ پر صریح ظلم کرنے والا ہے۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

(۱۱۴) اور بلاشبہ ہم نے موسٰیؑ اور ہارونؑ پر احسان کیا۔

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾

(۱۱۵) اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی مصیبت سے نجات دی۔

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

(۱۱۶) اور ہم نے ان کی مدد کی، تو آخر کار وہی غالب رہے۔

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

(۱۱۷) اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب عطا کی۔

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾

(۱۱۸) اور انہیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت کی۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

(۱۱۹) اور ہم نے بعد کی نسلوں میں ان کی تعریف چھوڑ دی۔

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

(۱۲۰) کہ موسٰیؑ اور ہارونؑ پر سلام ہو۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

(۱۲۱) ہم نیک روش پر قائم رہنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

(۱۲۲) بیشک وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

(۱۲۳) بیشک الیاس بھی رسولوں میں سے تھا۔

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

(۱۲۴) جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا "تم لوگ خدا سے ڈرتے نہیں؟

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

(۱۲۵) کیا تم بعل نامی بت کو پوجتے ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو؟

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

(۱۲۶) (یعنی) اس اللہ کو جو تمہارا اور تمہارے اگلے آباؤ اجداد کا بھی رب ہے۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٢٧﴾

(۱۲۷) مگر انہوں نے الیاسؑ کی تکذیب کی۔ سو وہ یقیناً سزا کے لیے پیش کیے جائیں گے۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٢٨﴾

(۱۲۸) مگر ہاں جو اللہ کے چُنے ہوئے بندے ہیں۔ (وہ بچیں گے)۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٢٩﴾

(۱۲۹) اور الیاسؑ کا ذکرِ خیر ہم نے بعد کی نسلوں میں باقی رکھا۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿١٣٠﴾

(۱۳۰) الیاسین پر سلام ہو۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣١﴾

(۱۳۱) بیشک ہم اسی طرح نیکو کار لوگوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾

(۱۳۲) فی الواقع وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٣﴾

(۱۳۳) بیشک لوطؑ پیغمبروں میں سے تھا۔

اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣٤﴾

(۱۳۴) جبکہ ہم نے اسے اور اس کے سب متعلقین کو عذاب سے بچالیا۔

اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٣٥﴾

(۱۳۵) سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٣٦﴾

(۱۳۶) پھر دوسروں کو ہم نے تہس نہس کر ڈالا۔

وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿١٣٧﴾
وَبِالَّيْلِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٣٨﴾ ع ۵ / ۸

(۱۳۷-۱۳۸) اور تم (مکہ والو!) شب و روز ان پر سے گزرتے ہو تو۔ پھر بھی تم کو عقل نہیں آتی؟

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾

(۱۳۹) اور بے شک یونسؑ بھی پیغمبروں میں سے تھا۔

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾

(۱۴۰) جب کہ وہ بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی میں پہنچا۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾

(۱۴۱) پھر وہ قرعہ اندازی میں شریک ہوا اور مغلوب ٹھہرا۔

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾

(۱۴۲) پھر اسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ ملامت زدہ تھا۔

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾

(۱۴۳) پھر اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا،

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾ النصف

(۱۴۴) تو روزِ قیامت تک اس مچھلی کے پیٹ میں پڑا رہتا۔

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَاۗءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾

(۱۴۵) بالآخر ہم نے اسے ایک چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار و ناتواں تھا۔

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾

(۱۴۶) اور ہم نے اس پر ایک بیلدار درخت اگا دیا۔

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

(۱۴۷) اور اسے ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾

(۱۴۸) سو وہ اس پر ایمان لے آئے تو ہم نے ان کو ایک خاص وقت تک بہرہ مند کیا۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنٰتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

(۱۴۹) (اے نبی!) آپ ان سے دریافت کیجیے ''کیا آپ کے رب کے لیے تو بیٹیاں ہوں اور ان لوگوں کے لیے بیٹے؟''

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

(۱۵۰) کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے اور یہ (بناتے وقت) دیکھ رہے تھے؟

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

(۱۵۱) خوب سن لو! یہ لوگ اپنی بہتان طرازی سے یہ بات کہتے ہیں۔

وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

(۱۵۲) کہ اللہ کے لیے اولاد ہے اور بلاشبہ یہ لوگ سراسر جھوٹے ہیں۔

اَصْطَفَى الْبَنٰتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

(۱۵۳) کیا اللہ نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیوں کو پسند کیا ہے؟

مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

(۱۵۴) تمہیں کیا ہو گیا ہے، تم کیسا حکم لگاتے ہو؟

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

(۱۵۵) کیا تم غور و فکر سے کام نہیں لیتے؟

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾

(۱۵۶) یا تمہارے پاس (ان باتوں کے لیے) کوئی واضح دلیل ہے؟

فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

(۱۵۷) اگر سچے ہو تو اپنی کتاب لا کر پیش کرو۔

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

(۱۵۸) اور انہوں نے اللہ اور فرشتوں کے مابین نسب کا رشتہ بنا رکھا ہے۔ حالانکہ جنات خوب جانتے ہیں کہ یہ لوگ مجرم کی حیثیت سے حاضر کیے جائیں گے۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

(۱۵۹) اللہ پاک ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾

(۱۶۰) ماسوا اللہ کے مخلص بندوں کے (کہ وہ ایسی باتیں نہیں کرتے)

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾
مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

(۱۶۱-۱۶۲) سو تم اور تمہارے معبود کسی شخص کو اللہ سے پھیر کر فتنے میں نہیں ڈال سکتے۔

اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾	(۱۶۳) مگر ہاں اسی کو جو جہنم میں جانے والا ہے۔
وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾	(۱۶۴) (اور ہمارا حال تو یہ ہے کہ) ہم میں سے ہر ایک کا مقام متعین ہے۔
وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾	(۱۶۵) اور ہم تو صف بستہ کھڑے ہونے والے ہیں۔
وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾	(۱۶۶) اور ہم (اللہ کی) تسبیح میں لگے ہوئے ہیں۔
وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾	(۱۶۷) اور بلا شبہ (نزولِ قرآن سے پہلے) یہ کافر کہا کرتے تھے۔
لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾	(۱۶۸) اگر ہمارے پاس بھی پہلے لوگوں کی کوئی نصیحت (آمیز کتاب) آتی،
لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾	(۱۶۹) تو یقیناً ہم اللہ کے چُنے ہوئے بندے ہوتے۔
فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾	(۱۷۰) مگر (جب وہ نصیحت آمیز کتاب آگئی تو) انہوں نے اس کتاب کا انکار کردیا، سو عنقریب انہیں معلوم ہوجائے گا۔
وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾	(۱۷۱-۱۷۲) اور ہم نے اپنے جن بندوں کو ارشاد و ہدایت کے لیے لوگوں کی طرف بھیجا، ان کی نسبت پہلے ہی ان سے کہہ دیا تھا کہ ہماری تائید و نصرت سے یقیناً وہی فتحیاب و مظفر ہونے والے ہیں۔
وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾	(۱۷۳) اور بیشک ہماری ہی فوج سب پر غالب آکر رہے گی
فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾	(۱۷۴) سو (اے پیغمبرؐ!) آپ کچھ مدت کے لیے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجیے۔
وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾	(۱۷۵) اور اُنکو دیکھتے رہیے، عنقریب یہ خود بھی دیکھ لیں گے۔
اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾	(۱۷۶) کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں؟
فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾	(۱۷۷) پھر جب وہ ان کے گھروں کے صحنوں میں آاترے گا تو وہ وقت ان کے لیے بہت برا ہوگا جن کو ڈرایا جاچکا ہے۔
وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾	(۱۷۸) پس ذرا کچھ مدت کے لیے ان سے تعارض نہ کیجئے
وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾	(۱۷۹) اور دیکھتے رہیے، یہ خود بھی عنقریب (اپنا انجام) دیکھ لیں گے۔
سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾	(۱۸۰) پاک ہے آپ کا رب، کمالِ عزت کا مالک، ان باتوں سے جو یہ لوگ بنا

رہے ہیں۔

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾
(۱۸۱) اور سلام ہو تمام پیغمبروں پر۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾ ع ٩
(۱۸۲) اور ساری تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

اٰیاتہا ٨٨ (٣٨) سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ (٣٨) رکوعاتہا ٥

سورة صٓ مکی ہے اور اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿١﴾
(۱) صٓ، قسم ہے قرآن کی! جو نصیحت سے لبریز ہے (اور پیغمبر کی نسبت جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں، صحیح نہیں ہے)

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿٢﴾
(۲) (اس میں کوئی کمی نہیں) بلکہ یہ کفار اپنے تکبر اور مخالفت میں مبتلا ہیں۔

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿٣﴾
(۳) ہم ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ (جب عذاب آیا) تو انہوں نے چیخ و پکار کی مگر وہ بچنے کا وقت نہیں تھا۔

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۡ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٤﴾
(۴) اور لوگوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک ڈرانے والا آ گیا۔ اور کافروں نے کہا یہ جادوگر ہے، سخت جھوٹا۔

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿٥﴾
(۵) کیا اس نے (بہت سے) معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنا دیا ہے؟ بلاشبہ یہ بڑی عجیب بات ہے۔

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ﴿٦﴾
(۶) اور ان کے سردار یہ بات کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ، ”چلو اور اپنے معبودوں پر ڈٹے رہو! یہ بات تو ضرور کسی غرض کے لیے کہی جا رہی ہے۔

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿٧﴾
(۷) ”یہ بات ہم نے قریب کی کسی دین میں نہیں سنی، کچھ نہیں یہ محض من گھڑت بات ہے۔

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴿٨﴾
(۸) ”کیا ہم سب میں سے اسی پر ذکرِ الٰہی نازل کیا گیا ہے؟“ دراصل یہ میرے ذکر کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں بلکہ (یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ) انہوں نے میرا عذاب چکھا نہیں ہے۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝۹

(۹) ''کیا آپ کے زبردست بخشش کرنے والے کی رحمت کے خزانے، ان کے پاس ہیں؟

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۟ فَلْيَرْتَقُوْا فِى الْاَسْبَابِ ۝۱۰

(۱۰) ''کیا یہ آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے مابین ہے، ان سب کے مالک ہیں؟ (اگر ایسا ہے تو) ان کو چاہیے کہ (رسیاں تان کر) آسمان پر چڑھ جائیں۔

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝۱۱

(۱۱) منجملہ دیگر (مخالف جماعتوں کے) یہ (کفارِ مکہ) کا بھی ایک معمولی سا لشکر ہے جو اس جگہ شکست دے دیا جائے گا۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝۱۲

(۱۲) ان سے پہلے بھی قومِ نوح، عاد اور میخوں والا فرعون۔

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ الْـَٔيْكَةِ ۭ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۝۱۳

(۱۳) اور ثمود اور قومِ لوط اور اَیکہ والے تکذیب کر چکے ہیں۔ یہی لوگ (انبیاء کے مخالفین کے) جتھے تھے۔

اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝۱۴ ع ۱ ۱۴ ۱۰

(۱۴) ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو ان پر میرے عذاب کا فیصلہ ثابت ہوگیا۔

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝۱۵

(۱۵) یہ لوگ بھی بس ایک ہولناک آواز کے منتظر ہیں جس کے لیے بیچ میں دم لینا نہیں ہے۔

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝۱۶

(۱۶) اور یہ لوگ کہتے ہیں ''اے ہمارے رب! یومِ حساب سے پہلے ہی ہمارے عذاب کا حصہ ہمیں جلدی سے دے دے!''

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝۱۷

(۱۷) (اے پیغمبرؐ!) یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں، اس پر آپ ذرا صبر کیجیے اور ہمارے بندے داؤد کا قصہ بیان کیجیے جو بڑا اصاحبِ قوت تھا۔ بلاشبہ وہ اللہ کی طرف بہت رجوع کرنے والا تھا۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝۱۸

(۱۸) اور ہم نے داؤدؑ نبی کے لیے پہاڑوں کو مسخر کر دیا کہ صبح و شام خدا کی تسبیح کریں۔

وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝۱۹

(۱۹) اور پرندوں کو بھی تابع کر دیا جو (داؤدؑ کے پاس) جمع ہو جاتے، یہ سب کے سب اس کے سامنے رجوع رہتے۔

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝۲۰

(۲۰) اور ہم نے اس کی سلطنت کو خوب مضبوط کیا تھا اور ہم نے اس کو حکمت اور فیصلہ کن خطاب کرنے کی صلاحیت عطا کی تھی۔

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۙ﴿۲۱﴾

(۲۱) بھلا آپ کو ان مقدمہ والوں کی کچھ خبر بھی پہنچی ہے؟ جب وہ بالا خانے کی دیوار پھاند کر اندر چلے گئے۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾

(۲۲) جب وہ داوٗدؑ کے پاس پہنچے تو وہ انہیں دیکھ کر گھبرا گیا۔ وہ کہنے لگے، آپ ڈریئے نہیں۔ ہم ایک مقدمہ کے دو فریق ہیں جن میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ سو آپ حق کے ساتھ ہمارے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے اور راہِ راست کی طرف ہماری راہنمائی کیجئے۔

اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾

(۲۳) یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے ۹۹ دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے۔ سو یہ کہتا ہے کہ تو اپنی ایک دنبی بھی میرے حوالے کر دے اور اس نے گفتگو میں مجھے دبا لیا ہے۔

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۴﴾

(۲۴) داوٗدؑ نے جواب دیا، اس نے اپنی دنبیوں میں تیری دنبی ملا لینے کا مطالبہ کر کے تم پر ظلم کیا ہے اور بہت سے ساجھے کام کرنے والے، ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے، (تو ان کا شیوہ عدل اور دیانتداری ہے) البتہ ایسے لوگ تھوڑے ہیں۔ اور داوٗدؑ سمجھ گیا کہ ہم نے اسے آزمایا ہے چنانچہ اس نے اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع ہوا۔

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۭ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾

(۲۵) تب ہم نے اس کی وہ بات اسے معاف کر دی اور یقیناً ہمارے ہاں اس کے لیے بڑا اقرب اور بڑا اچھا ٹھکانہ ہے۔

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾

(۲۶) اے داوٗد! ہم نے تمہیں زمین میں حکمران بنایا ہے لہٰذا لوگوں کے مابین انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا کر اور خواہش کی پیروی نہ کر! کہ وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی۔ جو لوگ خدا کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں یقیناً ان کے لیے سخت عذاب ہے کہ انہوں نے یومِ حساب کو فراموش کر رکھا تھا۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۭ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾

(۲۷) اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، بیکار پیدا نہیں کیا۔ یہ خیال تو منکرین کا ہے، سو کافروں کے لیے آگ سے بربادی ہے۔

وقف لازم

السجدة ۱۰

ع ۲ / ۱۲ / ۱۱

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۝٢٨

(۲۸) کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان کے جیسا کر دینگے جو ملک میں فساد برپا کرتے پھرتے ہیں؟ یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر کر دیں گے؟

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٢٩

(۲۹) یہ (قرآنِ مجید تو) ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے کہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور اہلِ دانش نصیحت حاصل کریں۔

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ؕ ۝٣٠

(۳۰) اور ہم نے داؤدؑ کو سلیمانؑ عطا کیا، بہترین بندہ، اور رب کی طرف بہت رجوع رہنے والا تھا۔

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۙ ۝٣١

(۳۱) (سلیمانؑ کا وہ واقعہ قابلِ ذکر ہے) جبکہ شام کے وقت اس کے روبرو اصیل تیز رو گھوڑے پیش کیے گئے۔

فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝٣٢

(۳۲) تو سلیمانؑ نے کہا ''میں نے مال کی محبت اپنے رب کے ذکر کی وجہ سے اختیار کی ہے'' حتیٰ کہ وہ گھوڑے نظر سے اوجھل ہو گئے۔

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًاۢ بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝٣٣

(۳۳) (تو اس نے حکم دیا کہ) ان کو میرے پاس واپس لاؤ، تو ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝٣٤

(۳۴) اور ہم نے سلیمانؑ کو آزمائش میں ڈالا اور اس کی کرسی پر ایک جسد لا کر ڈال دیا، پھر سلیمانؑ نے رجوع کیا۔

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝٣٥

(۳۵) اور کہا ''اے میرے رب! میرے قصور معاف کر دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر جو میرے بعد اور کسی کے لیے مناسب نہ ہو! بیشک تو بڑا ہی دینے والا ہے''۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ۙ ۝٣٦

(۳۶) تب ہم نے ہوا کو اس کے لیے مسخر کر دیا۔ وہ ہوا، اس کے حکم سے، جہاں وہ جانا چاہتا، نرم رفتار سے چلتی۔

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۙ ۝٣٧

(۳۷) اور ہر طرح کے معمار اور غوطہ خور شیاطین کو اس کے زیرِ فرمان کر دیا۔

وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝٣٨

(۳۸) اور دوسرے شیاطین کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے۔

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ

(۳۹) (ہم نے اسے کہا) یہ ہماری بخشش ہے، تو جسے چاہے عطا کر اور جس سے

حِسَابٍ ﴿۳۹﴾
چاہے روک لے، تجھ پر کوئی محاسبہ نہیں ہے۔

ع ۴ ۱۲ وقف لازم

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾
(۴۰) اور یقیناً اس کے لیے ہمارے ہاں بڑا قرب اور بڑی اچھی بازگشت (ٹھکانہ) ہے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾
(۴۱) (اے نبیؐ!) ہمارے بندے ایوب کا ذکر کیجئے جبکہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ ''شیطان نے مجھے سخت تکلیف اور عذاب میں ڈال دیا ہے!''

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾
(۴۲) (ہم نے اسے حکم دیا) اپنا پاؤں زمین پر مار! یہ نہانے اور پینے کے لیے ٹھنڈا پانی ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾
(۴۳) ہم نے اس کو اس کے اہل وعیال دیئے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کیے۔ یہ ہماری طرف سے رحمت تھی اور اہلِ عقل کے لیے درسِ عبرت ہے۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾
(۴۴) (اور ہم نے اس سے کہا) تنکوں کا ایک مٹھا لے، پھر اس سے (اپنی بیوی کو) مار دے اور اپنی قسم نہ توڑ! بیشک ہم نے اسے (ایوب کو) صابر پایا، بہترین بندہ تھا، (اور وہ) اپنے رب کی طرف بہت رجوع کرنے والا تھا۔

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾
(۴۵) اور ہمارے بندوں ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کا ذکر کیجئے جو بڑی قوت اور بصیرت والے لوگ تھے۔

اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾
(۴۶) ہم نے ان کو خالص وصف کی بنا پر برگزیدہ کیا تھا اور وہ آخرت کی یاد تھی۔

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾
(۴۷) اور یقیناً وہ ہمارے ہاں برگزیدہ اور بہتر لوگوں میں سے ہیں۔

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾
(۴۸) اور آپ اسماعیلؑ اور الیسعؑ اور ذوالکفلؑ کا بھی ذکر کیجئے اور یہ سب بہترین لوگوں میں سے تھے۔

هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾
(۴۹) یہ ایک تذکرہ تھا (جو ہو چکا) اور (سنو کہ) متقین کے لیے یقیناً بہترین ٹھکانا ہے!

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾
(۵۰) ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن کے دروازے ان کے لیے کھلے رہیں گے۔

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾
(۵۱) وہ ان میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہ وہاں بہت سے میوے اور مشروبات طلب کر رہے ہوں گے۔

الثلثة

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾

(۵۲) اور انکے پاس نیچی نظر رکھنے والی، ہم عمر بیویاں ہوں گی۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾

(۵۳) یہ ہیں وہ نعمتیں جو یوم حساب کو دینے کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾

(۵۴) بیشک یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔

هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾

(۵۵) یہ (تو متقیوں کا صلہ) ہے اور سرکشوں کا یقیناً برا ٹھکانا ہے!

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾

(۵۶) (یعنی) جہنم۔ جس میں وہ جھلسے جائیں گے، سو بہت بری آرام گاہ ہے!

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾

(۵۷) یہ ہے (ان کیلئے)، پس اس کا مزہ چکھیں، (یعنی) کھولتا ہوا پانی اور پیپ!

وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾

(۵۸) اور اسی قسم کی دوسری چیزیں ہیں۔

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا
بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾

(۵۹) یہ ایک اور لشکر تمہارے ساتھ گھسا چلا آرہا ہے، کوئی خوش آمدید ان کے لیے نہیں ہے، بیشک وہ جہنم میں داخل ہو رہے ہیں۔

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۨ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ
قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾

(۶۰) وہ جواب دیں گے، نہیں، بلکہ تمہیں خوش آمدید نہ ہو، تم ہی تو یہ عذاب ہمارے آگے لائے ہو سو بہت ہی برا ٹھکانا ہے!

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ
عَذَابًا ضِعْفًا فِى النَّارِ ﴿۶۱﴾

(۶۱) (پھر) وہ کہیں گے ''اے ہمارے رب! جو، یہ مصیبت ہمارے آگے لایا ہے اسے جہنم میں دگنا عذاب دے!''

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ
مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾

(۶۲) اور اہل جہنم آپس میں کہیں گے ''ہم یہاں ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جن کو ہم شر پسندوں میں شمار کرتے تھے۔''

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾

(۶۳) کیا ہم نے ان کا (ناحق) مذاق بنا رکھا تھا یا ہماری نظروں سے اوجھل ہیں؟

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ ع ۴ ۱۲

(۶۴) یقیناً یہ دوزخیوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا ایک حقیقت ہے۔

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖۗ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا
اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾

(۶۵) آپ کہہ دیجئے کہ میں صرف ڈرانیوالا ہی ہوں اور سوائے اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے جو واحد اور سب پر غالب ہے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾

(۶۶) وہی آسمانوں، زمینوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، ان سب کا رب ہے۔ زبردست اور بڑی بخشش کرنے والا ہے۔

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۙ ﴿۶۷﴾

(۶۷) آپ کہہ دیجئے کہ وہ ایک بہت بڑی خبر ہے۔

اَنۡتُمۡ عَنۡهُ مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۶۸﴾	(۶۸) جس سے تم اعراض کر رہے ہو۔
مَا كَانَ لِىَ مِنۡ عِلۡمٍۢ بِالۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰٓى اِذۡ يَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۶۹﴾	(۶۹) مجھے تو ملا اعلیٰ کے متعلق کوئی علم نہیں ہے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔
اِنۡ يُّوۡحٰۤى اِلَىَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۷۰﴾	(۷۰) میری طرف تو صرف یہی وحی کی جا رہی ہے کہ میں خدا کی جانب سے صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔
اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىۡ خَالِـقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِيۡنٍ ﴿۷۱﴾	(۷۱) جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ "میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔
فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِىۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ ﴿۷۲﴾	(۷۲) "سو جب میں اسے پوری طرح درست کرلوں اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا!"
فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ﴿۷۳﴾	(۷۳) چنانچہ سب کے سب فرشتے آدمؑ کے سامنے سجدہ میں گر گئے۔
اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اِسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۷۴﴾	(۷۴) بجز ابلیس کے، کہ اس نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔
قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا مَنَعَكَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَىَّ ؕ اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِيۡنَ ﴿۷۵﴾	(۷۵) رب نے فرمایا "اے ابلیس! تجھے کس چیز نے اسے سجدہ کرنے سے روکا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے؟ کیا تو نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا یا تو واقعی اونچے درجے کے لوگوں میں سے ہے؟"
قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ؕ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ﴿۷۶﴾	(۷۶) اس نے جواب دیا "میں اس سے بہتر ہوں کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے!"
قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ۖ ﴿۷۷﴾	(۷۷) فرمایا "اچھا، یہاں سے نکل جا، یقیناً تو مردود ہے!"
وَّاِنَّ عَلَيۡكَ لَعۡنَتِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۷۸﴾	(۷۸) اور بیشک تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت ہے۔!"
قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۷۹﴾	(۷۹) اس نے کہا، "میرے رب! (اگر یہ بات ہے) تو پھر اس وقت تک کے لیے مہلت دیدے، جب یہ لوگ (دوبارہ قبروں سے) اٹھائے جائیں گے!"
قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ ۙ ﴿۸۰﴾	(۸۰) رب نے فرمایا "اچھا تجھے مہلت ہے۔
اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿۸۱﴾	(۸۱) اس دن تک جس کا وقت معلوم ہے!"

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾

(۸۲) ابلیس نے کہا ''تیری عزت کی قسم! میں ان سب لوگوں کو گمراہ کر کے رہوں گا،

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾

(۸۳) بجز تیرے ان بندوں کے جو مخلص اور برگزیدہ ہیں!''

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾

(۸۴) رب نے فرمایا ''تو حق یہ ہے۔ اور میں حق ہی کہا کرتا ہوں،

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾

(۸۵) کہ میں تجھ سے اور ان سب سے جو تیری پیروی کریں گے، جہنم کو بھر دوں گا!''

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾

(۸۶) (اے نبیؐ!)، آپ ان سے کہہ دیجیے کہ میں اس قرآن کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾

(۸۷) یہ تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾ ع ۱۴

(۸۸) اور تھوڑی ہی مدت کے بعد تمہیں اس کی حقیقتِ حال معلوم ہو جائے گی!

آیاتہا ۷۵ (۳۹) سورۃ الزمر مکیۃ (۵۹) رکوعاتہا ۸

سورۃ الزمر مکی ہے اور اس میں پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾

(۱) اس کتاب کی تنزیل، اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے جو زبردست اور کمال حکمت کا مالک ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿٢﴾

(۲) یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے۔ لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیجیے اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ وقف لازم

(۳) جان لو کہ! دین خالص اللہ ہی کے لیے سزاوار ہے۔ اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم ان بتوں کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ ''یہ ہمارے لیے وسیلۂ شفاعت ہیں اور تاکہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں۔'' اللہ یقیناً ان لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں اختلاف کر رہے ہیں۔ بیشک اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور سخت ناسپاس ہو۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾

(٨٢) ابلیس نے کہا ''تیری عزت کی قسم! میں ان سب لوگوں کو گمراہ کر کے رہوں گا،

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾

(٨٣) بجز تیرے ان بندوں کے جو مخلص اور برگزیدہ ہیں!''

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾

(٨٤) رب نے فرمایا ''تو حق یہ ہے۔ اور میں حق ہی کہا کرتا ہوں،

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾

(٨٥) کہ میں تجھ سے اور ان سب سے جو تیری پیروی کریں گے، جہنم کو بھر دوں گا!''

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾

(٨٦) (اے نبیؐ!)، آپ ان سے کہہ دیجیے کہ میں اس قرآن کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾

(٨٧) یہ تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾ ع ١٤

(٨٨) اور تھوڑی ہی مدت کے بعد تمہیں اس کی حقیقتِ حال معلوم ہو جائے گی!

اٰیاتھا ٧٥ (٣٩) سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ (٥٩) رکوعاتھا ٨

سورة الزمر مکی ھے اور اس میں پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾

(١) اس کتاب کی تنزیل، اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے جو زبردست اور کمال حکمت کا مالک ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿٢﴾

(٢) یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے۔ لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیجئے اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ وقف لازم

(٣) جان لو کہ! دین خالص اللہ ہی کے لیے سزاوار ہے۔ اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم ان بتوں کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ ''یہ ہمارے لیے وسیلہء شفاعت ہیں اور تا کہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں۔'' اللہ یقیناً ان لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں اختلاف کر رہے ہیں۔ بیشک اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور سخت ناسپاس ہو۔

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝٤

(۴) اگر اللہ کسی کو اپنی اولاد قرار دینا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا منتخب کر لیتا۔ پاک ہے وہ ذات (ان چیزوں سے) وہ ہی اللہ ہے جو یکتا اور سب پر غالب ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝٥

(۵) اس نے آسمانوں اور زمین کو حکمت و مصلحت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اس نے رات اور دن کے اختلاف وظہور کا ایسا انتظام کر دیا کہ رات، دن پر لپٹی جاتی ہے اور دن رات پر لپیٹا جاتا ہے۔ اور سورج اور چاند دونوں کو اس کی قدرت نے مسخر کر رکھا ہے اور سب اپنے مقررہ وقت تک کے لیے گردش کر رہے ہیں۔ آگاہ رہو! وہ زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝٦

(۶) اس نے تم کو اکیلی جان سے پیدا کیا۔ پھر اسی سے اس کا جوڑا بنا دیا۔ اور اسی نے تمہارے لیے مویشیوں میں آٹھ (جوڑے) نر اور مادہ پیدا کیے۔ وہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تین تاریک پردوں میں ایک شکل کے بعد دوسری شکل دیتا چلا جاتا ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے، اسی کی سلطنت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو پھر تم کہاں سے کہاں پھرائے جا رہے ہو؟

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧

(۷) اگر تم کفر کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا۔ اور اگر شکر بجا لاؤ تو اس کو تمہارے لیے پسند کرے گا۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ آخر تم سب کو اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم دنیا میں کیا کچھ کرتے رہے ہو۔ بلاشبہ وہ سینوں کے راز تک کو خوب جانتا ہے۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝٨

(۸) اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پوری طرح رجوع ہو کر اپنے رب کو پکارنے لگتا ہے۔ پھر جب وہ اس کو اپنی طرف سے نعمت عطا کر دیتا ہے، تو جس (مصیبت کو دور کرنے) کے لیے وہ اس سے پہلے اسے پکار رہا تھا اسے بھول جاتا ہے اور دوسروں کو اللہ کے لیے ہمسر بنا لیتا ہے تا کہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو گمراہ کرے۔ (اے نبیؐ!) آپ ایسے شخص سے کہہ دیجیے کہ اپنے کفر سے تھوڑی مدت فائدہ اٹھا لو یقیناً تو اہل جہنم میں سے ہے!

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا
وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ
رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ
وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو
الْأَلْبَابِ ﴿٩﴾ ع ۱ ۱۵

(۹) بھلا وہ شخص جو رات کے اوقاتِ تنہائی وخلوت میں (ہر طرف سے کٹ کر خدا کے سامنے جھک گیا، کبھی جوشِ اضطراب سے اس کے سامنے) سجدے میں گر جاتا ہے اور کبھی (اس کے آگے ہاتھ باندھ کر غلاموں اور مجرموں کی طرح) کھڑا ہو جاتا ہے کبھی آخرت کی منزلوں کے تصور سے ڈرنے لگتا ہے اور کبھی اس کی شانِ کریمی ورحمت کو یاد کر کے امیدوارِ بخشش ہو جاتا ہے، (تو بتلاؤ کہ ایسا شخص اور سرشارانِ غفلت وحجاب برابر ہیں؟) پھر کیا صاحبانِ علم اور گم گشتگانِ جہل، دونوں کا ایک ہی درجہ ہے؟ اور نصیحت وہی مانتے ہیں جو دانشمند ہیں۔

قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ
لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا
يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾

(۱۰) (اے نبیؐ!) آپ کہہ دیجیے کہ (اللہ فرماتا ہے،) ''اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو، اپنے رب سے ڈرتے رہو، جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک رویہ اختیار کیا، ان کے لیے (آخرت میں) بھلائی ہے اور اللہ کی زمین بڑی وسیع ہے۔ صبر کرنے والوں کو تو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔''

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا
لَهُ الدِّينَ ﴿١١﴾

(۱۱) آپ فرما دیجیے، ''مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس کی عبادت کروں۔''

وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٢﴾

(۱۲) ''اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود مسلمان بنوں!''

قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣﴾

(۱۳) آپ کہہ دیجیے ''اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں''

قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي ﴿١٤﴾

(۱۴) آپ کہہ دیجیے کہ ''میں اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اسی کی عبادت کروں گا!''

فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ
الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ﴿١٥﴾

(۱۵) تم اس کے سوا جس کی عبادت چاہے، کرتے پھرو۔ آپ کہہ دیجیے، حقیقتاً نقصان اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے روز اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو خسارے میں ڈال دیا۔ آگاہ رہو! یہ ہی کھلا خسارہ ہے!''

لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ
تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ

(۱۶) ان کے اوپر آگ کے سائبان ہوں گے، اور ان کے نیچے بھی آگ کے شعلے ہوں گے۔ یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اے

عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝۱۶

میرے بندو! مجھ سے ڈرتے رہو!

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝۱۷

(۱۷) اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے اجتناب کیا اور انہوں نے اللہ کی جانب رجوع کرلیا، ان کے لیے خوشخبری ہے، پس اللہ کی طرف سے بشارت دے ان بندوں کے لیے۔

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۱۸

(۱۸) جو کلامِ حق کو کان لگا کر سنتے ہیں اور اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے ہدایت کے لیے کھول دیا ہے اور یہی لوگ عقلِ سلیم رکھنے والے ہیں۔

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ۝۱۹

(۱۹) بھلا جس شخص پر عذاب کا حکم ثابت ہو چکا ہو، تو کیا آپ اس شخص کو بچا سکتے ہیں جو آگ میں گر چکا ہو؟

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝۲۰

(۲۰) البتہ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے تو ان کے رہنے کے لیے منزل بہ منزل بنی ہوئی بلند عمارتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝۲۱ ع ۲ ۱۲ ۱۶

(۲۱) کیا تم دیکھتے نہیں؟ کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر زمین میں اس کے چشمے رواں ہو گئے۔ پھر اسی پانی سے رنگ برنگ کی کھیتیاں لہلہا اٹھیں۔ پھر ان کی نشوونما میں ترقی ہوئی اور پوری طرح پک کر تیار ہوئیں پھر ترقی کے بعد زوال طاری ہوا اور تم دیکھتے ہو کہ ان پر زردی چھا جاتی ہے۔ پھر وہ خشک ہو کر چورا چورا ہو جاتی ہے۔ بلاشبہ دانشمندوں کے لیے اس صورتِ حال میں بڑی ہی عبرت ہے!

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۲

(۲۲) اور جس کا دل اسلام کے لیے کھول دیا گیا وہ اپنے پروردگار کی روشن کی ہوئی مشعل ہدایت اپنے سامنے پاتا ہے (تو کہیں یہ، سنگ دل شخص کی طرح ہو سکتا ہے؟) پس صد افسوس اور صد حسرت ان دلوں پر! جو ذکرِ الٰہی کی طرف سے بالکل سخت ہو گئے اور یہی لوگ ہیں جو کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ

(۲۳) اللہ نے بہترین کلام نازل کیا ہے، ایک ایسی کتاب جس کے مضامین ملتے جلتے، بار بار دہرائے گئے ہیں۔ اس کتاب کو سن کر ان لوگوں کے جسم کے

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِينُ
جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ
هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ
يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝٢٣

رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہوکر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔ یہ کتاب اللہ کی ہدایت ہے، وہ اس کے ذریعہ سے جس کو چاہتا ہے، ہدایت فرمادیتا ہے۔ اور جسے اللہ گمراہ گردان دے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔

أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا
كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ۝٢٤

(۲۴) بھلا جو شخص قیامت کے دن بدترین عذاب سے اپنے چہرہ کے ذریعے بچنے کی کوشش کرے گا (اس کی بدحالی کا کون اندازہ کرسکتا ہے؟) اور ظالموں سے کہہ دیا جائے گا، تم جو کمائی کرتے رہے ہو، اب اس کے وبال کا مزہ چکھو!''

كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ
الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝٢٥

(۲۵) ان سے پہلے بھی بہت سے لوگ تکذیب کرنے کا شیوہ اختیار کرچکے ہیں، پھر ان پر عذاب ایسی جہت سے آیا جدھر سے انہیں احساس تک نہ تھا۔

فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ
وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝٢٦

وقف لازم

(۲۶) سو اللہ نے انہیں دنیا ہی کی زندگی میں ذلت و رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو کہیں اس سے بڑھ کر ہے۔ کاش، یہ لوگ جانتے!

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ
مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝٢٧

(۲۷) ہم نے انسان کو سمجھانے کے لیے اس قرآن میں سب طرح کی مثالیں بیان کردیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔

قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ
يَتَّقُونَ ۝٢٨

(۲۸) جو عربی زبان میں ہے اور اس میں کسی قسم کی پیچیدگی نہیں ہے تاکہ یہ لوگ برے انجام سے بچیں۔

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ
مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ ۖ
هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝٢٩

(۲۹) اللہ نے ایک مثال بیان کی کہ ایک غلام شخص تو وہ ہے جس کی مالکیت میں چند ضدی لوگ شریک ہیں اور وہ ایک دوسرے کے مخالف اور کج خلق ہیں۔ اور دوسرا شخص پورے کا پورا ایک ہی شخص کا غلام ہے۔ کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہوسکتی ہے؟ ساری ستائشیں اور تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں! مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں!

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ۝٣٠

(۳۰) (اے پیغمبرؐ)، آپ کو بھی وفات آنی ہے اور یقیناً انہیں بھی مرنا ہے۔

ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ
تَخْتَصِمُونَ ۝٣١

ع ۳ / ۱۰ / ۱۷

(۳۱) پھر قیامت کے روز تم سب اپنے رب کے حضور اپنا اپنا معاملہ پیش کروگے!

الجزء ٢٤ والربع الرابع والعشرون (٢٣)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

(۳۲) پھراس شخص سے بڑھ کرکون ظالم ہوسکتا ہے؟ جواللہ پرجھوٹ بولے اور جب سچائی اس کے سامنے آئی تواس کی تکذیب کردی، کیاایسے کافروں کاٹھکانا جہنم نہیں ہوگا؟

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿٣٣﴾

(۳۳) اور جولوگ سچائی لے کرآئے اور جنہوں نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ عذاب سے بچنے والے ہیں۔

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٤﴾

(۳۴) انہیں اپنے رب کے ہاں ہروہ چیز ملے گی جس کی وہ خواہش کریں گے۔ یہ نیکوکارلوگوں کابدلہ ہے۔

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٣٥﴾

(۳۵) تاکہ ان لوگوں نے جوبدترین عمل کیے تھے، انہیں اللہ تعالیٰ ان سے دور کردے اور انہیں ان کے بہترین اعمال کاصلہ عطافرمائے جووہ کیاکرتے تھے۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾

(۳۶) کیااللہ (کے خزائن) اس کے بندے کے لیے کافی نہیں (کہ وہ اسے دوسروں کے دروازے پربھیجے؟) اور یہ لوگ اللہ کے سوادوسروں سے تجھے ڈراتے ہیں، حالانکہ جسے اللہ گمراہ گردان دے تواسے کوئی راستہ دکھانے والانہیں!

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿٣٧﴾

(۳۷) اور جسے وہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والانہیں، کیااللہ زبردست اور انتقام لینے والانہیں ہے؟

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٣٨﴾

(۳۸) (اے پیغمبر!) اگرآپ ان (مشرکین) سے پوچھیں کہ کون ہے جس نے ان آسمانوں اور زمین کوپیداکیا؟ توضرور اس کے جواب میں کہیں گے کہ ''اللہ نے!'' پھراگرآپ ان سے کہیں کہ اگراللہ مجھے تکلیف پہنچاناچاہے تو تمہارے وہ معبود، جنہیں تم خداکوچھوڑکرپکارتے ہو، میری تکلیف دورکرسکتے ہیں؟ یااللہ، اگرمجھ پراپنافضل کرناچاہے توکیاوہ اسے روک سکتے ہیں؟'' (اے پیغمبر!) ان سے کہہ دیجئے کہ میرے لیے توبس وہی خدابس کرتاہے (جس کے وجود سے تم بھی انکارنہیں کرسکتے) اور بھروساکرنے والے اسی پربھروساکرتے ہیں۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ

(۳۹) کہہ دیجئے، ''اے لوگو! تم بھی اپنی جگہ کام کیے جاؤ اور میں بھی کررہاہوں

عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾	اور عنقریب جان جاؤ گے (کہ اللہ کی نصرت کس کے ساتھ ہے اور کسے اخروی کامیابی نصیب ہوتی ہے؟)
مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٤٠﴾	(۴۰) کس پر رسوا کن عذاب آتا ہے اور کس پر دائمی عذاب نازل ہوتا ہے؟
إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴿٤١﴾ ع ۱	(۴۱) (اے نبیؐ!) ہم نے سب انسانوں کی بھلائی کے لیے یہ کتاب برحق آپ پر نازل کردی ہے۔ سو اب جو ہدایت کی راہ اختیار کریگا تو اپنے ہی بھلے کے لیے اختیار کرے گا، اور جو بھٹکے گا تو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر ہوگا اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔
اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾	(۴۲) اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جس کے مرنے کا وقت نہیں آیا اس کی روح سوتے میں قبض کرلیتا ہے۔ پھر ان روحوں کو، جن پر موت کا حکم صادر کرچکا ہے، ان کو روک لیتا ہے اور دوسری روحیں ایک وقتِ مقررہ کے لیے بھیج دیتا ہے۔ بلاشبہ اس میں غور و فکر سے کام لینے والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔
أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٣﴾	(۴۳) کیا انہوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو شفیع سمجھ رکھا ہے؟ آپ کہئے (کیا یہ شفاعت کریں گے؟) اگرچہ ان کو کسی چیز کا اختیار نہ ہو اور نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں؟
قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٤٤﴾	(۴۴) آپ ان سے کہہ دیجئے، سفارش تو تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے، تمام آسمانوں اور زمین کی حکومت کا وہی مالک ہے، پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔
وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٥﴾	(۴۵) اور جب خدائے واحد کا ذکر کیا جاتا ہے تو جن لوگوں کو حیاتِ اخروی پر کامل ایمان نہیں تو ان کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ کے سوا دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو یکایک ان میں خوشی پیدا ہو جاتی ہے۔
قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ	(۴۶) (اے نبیؐ!) آپ کہئے "اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! چھپے اور کھلے کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کا

عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٦﴾

فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ
سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿٤٧﴾

(۴۷) اگر ان ظالموں کے پاس وہ سب کچھ، ہو جو زمین میں ہے اور اتنا ہی اور بھی ہو تو یہ لوگ قیامت کے دن برے عذاب سے بچنے کے لیے سب کچھ فدیہ میں دینے کو تیار ہو جائیں گے۔ اور وہاں اللہ کی طرف سے ان کے سامنے وہ کچھ آئے گا جس کا وہ وہم وگمان بھی نہیں رکھتے تھے۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤٨﴾

(۴۸) اور وہاں ان کی کمائی کے برے نتائج ان کے سامنے آجائیں گے اور وہی چیز ان کو آگھیرے گی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ؗ ثُمَّ اِذَا
خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى
عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا
يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾

(۴۹) پھر جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے۔ پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی خاص نعمت عطا کرتے ہیں، تو کہنے لگتا ہے کہ، یہ تو مجھ کو میرے علم کی بنا پر ملا ہے۔ نہیں، بلکہ یہ ایک آزمائش ہے۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں،

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٥٠﴾

(۵۰) یہی بات ان لوگوں نے بھی کہی جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں، مگر جو کچھ وہ کرتے رہے ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا
كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥١﴾

(۵۱) پھر ان تمام بداعمالیوں کا وبال ان پر آپڑا۔ اور ان لوگوں میں سے بھی جو ظالم ہیں، ان کی کمائی کا وبال بھی عنقریب ان پر پڑنے والا ہے۔ اور یہ لوگ ہمیں عاجز کر دینے والے نہیں ہیں۔

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ ع ٥ ١١ ٢

(۵۲) اور کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے؟ بیشک اس میں ایمان لانے والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى
اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٣﴾

(۵۳) (اے پیغمبر!) کہ دیجیے، (خدا فرماتا ہے،) "اے میرے بندو! گناہوں میں ڈوب کر تم نے اپنے اوپر سخت زیادتیاں کی ہیں، خواہ تم کیسے ہی غرقِ معصیت ہو مگر پھر بھی اس محبت فرمائے رحم سے ناامید نہ ہو، یقیناً وہ تمہارے تمام گناہوں کو معاف کر دے گا۔ بیشک وہ درگزر کرنے والا ہے اور اس کی بخشش رحم عام ہے۔

وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٥٤﴾

(۵۴) اے وہ لوگو! (کہ اپنے پروردگار کی نافرمانیوں میں ڈوبے ہوئے ہو) اس کی طرف رجوع کرو! اور اس کے حکم کے آگے اپنی گردن جھکا دو، قبل اس کے کہ تم پر (آخری) عذاب نازل ہو اور کسی طرف سے تمہیں مدد نہ ملے۔

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٥٥﴾

(۵۵) اور اللہ کی طرف سے جو بہترین احکام و مواعظ بھیجے گئے ہیں ان کی پیروی کرو اس وقت سے پہلے جبکہ یکا یک تم کو (آخری ناکامیوں اور نامرادیوں کا) عذاب آگھیرے گا اور تم بالکل بے خبر ہوگے۔

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾

(۵۶) (اور کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس وقت حسرت و ندامت کے ساتھ وقتِ فرصت کو یاد کرو، اور) تم میں سے کوئی کہے، آہ! آہ! صد حسرت وافسوس! میری اس کوتاہی پر، جو میں نے اپنے پروردگار کے احکام کی تقدیس کرنے میں کی۔ اے افسوس! (کہ مجھے حکمِ الٰہی سنایا جاتا تھا مگر) میں تمسخر کرتا تھا۔

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٥٧﴾

(۵۷) یا کہے کہ اگر خدا میری ہدایت فرماتا تو میں آج پرہیز گاروں میں سے ہوتا (حالانکہ اس اِتمام حجت کے لیے آج ہدایت کی صدائے دعوت بلند کی جارہی ہے۔)

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾

(۵۸) یا پھر جب وہ آنے والا عذاب آموجود ہو تو اسے دیکھ کر حسرت سے کہے کہ اے کاش! (مجھے، گئی ہوئی مہلت اور گزرا ہوا) وقت دوبارہ مل جاتا تو میں بھی نیک بن کر نیکوں کی جماعت میں شامل ہو جاتا!

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٩﴾

(۵۹) (لیکن اس وقت صدائے الٰہی اٹھے گی) کہ ہاں! (میں نے تو اپنا حکم بھیجا تھا اور) اپنی نشانیاں تجھ سے دکھلائی تھیں، پر تُو نے ان کو جھٹلایا اور ان کے آگے جھکنے کی جگہ مغرور ہو گیا، میرے حکموں سے انکار کرنے والوں میں تو بھی تھا، (اب تیرے لیے حسرت و نامرادی کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا)

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٦٠﴾

(۶۰) اور جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے قیامت کے دن آپ دیکھیں گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے، کیا ان متکبروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾

(۶۱) اور اللہ، تقویٰ کی روش پر چلنے والوں کو انکی جائے امان میں بچالے گا نہ انہیں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٢﴾

(٦٢) اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾

(٦٣) آسمانوں اور زمین کے خزانے کی کنجیاں اسی کے اختیار میں ہیں۔ اور جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں، تو یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

ع ٦ ١١

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾

(٦٤) (اے نبیؐ!) آپ ان سے کہہ دیجئے، ”اے جاہلو! کیا اب بھی مجھے کہتے ہو کہ میں غیر اللہ کی عبادت کرنے لگوں؟“

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾

(٦٥) بلاشبہ تیری طرف اور تجھ سے پہلے پیغمبروں کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے تمام اعمال نیست و نابود ہو جائیں گے اور تم یقیناً خسارے میں پڑ جاؤ گے۔

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

(٦٦) بلکہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾

(٦٧) اور انہوں نے اللہ کی وہ قدر نہ کی جو اس کی قدر کرنے کا حق ہے! حالانکہ یہ ساری زمین قیامت کے دن اس کے قبضہ میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔ پاک ہے وہ ذات اور بالاتر ہے وہ اس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾

(٦٨) اور جب صور میں پھونکا جائے گا تو وہ سب بیہوش ہو کر گر پڑیں گے جو آسمانوں میں ہیں، اور زمین میں ہیں، سوائے ان کے جن کو اللہ چاہے۔ پھر اس صور میں دوسری مرتبہ پھونک ماردی جائے گی تو یکا یک یہ سب کھڑے ہو کر (ادھر اُدھر) دیکھنے لگیں گے!

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾

(٦٩) اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور عملوں کی کتاب لا کر رکھ دی جائے گی اور پیغمبر اور گواہ حاضر کیے جائیں گے اور لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور ان کی (ذرہ برابر بھی) حق تلفی نہیں کی جائیگی۔

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾

(٧٠) اور ہر شخص کو اس کے عملوں کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور جو کچھ، لوگ کرتے رہے ہیں، اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

ع ٧ ٤

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ

(٧١) اور جو لوگ کفر کرتے رہے ہیں وہ دوزخ کی طرف گروہ در گروہ ہانکے

حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ
لَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ
لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ
حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٧١

جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ دوزخ پر پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے خازن ان سے کہیں گے، ”کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیات پڑھ کر سنایا کرتے اور تم کو اس دن کی ملاقات سے ڈراتے؟“ وہ جواب دیں گے ”کیوں نہیں، آئے تھے۔ لیکن عذاب کا فیصلہ کافروں پر پورا ہو کر رہا!“

قِيْلَ ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٧٢

(۷۲) ان سے کہا جائے گا ”دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ! اب اس میں ہمیشہ رہو گے، سو وہ کتنا ہی برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کے لیے!“

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ
زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ
اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝٧٣

(۷۳) اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے، ان کو گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوں گے، اور جنت کے خازن ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو، تم خوش حال رہو، سو جنت میں ہمیشہ رہنے کے لیے اس میں داخل ہو جاؤ!

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ
وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ
نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝٧٤

(۷۴) اور وہ (جنت میں داخل ہو کر) کہیں گے، ”سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنا وعدہ ہم کو سچ کر دکھایا اور ہم کو اس سرزمین کا مالک بنا دیا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں سکونت اختیار کریں۔ پس عمل کرنے والوں کا اجر کتنا عمدہ ہے!

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ
الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٥ ع ۸/۵

(۷۵) اور آپ دیکھیں گے کہ فرشتے عرش کے گرد حلقہ بنائے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کر رہے ہوں گے اور تمام لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ”سب خوبیاں اللہ رب العالمین کے لیے ہی زیبا ہیں!“

آیاتھا ۸۵ | (۴۰) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ (۶۰) | رکوعاتھا ۹

سورۃ مومن مکی ہے اور اس میں پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۝١

(۱) حٰم

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ

(۲) اس کتاب کی تنزیل اللہ کی جانب سے ہے جو زبردست، سب کچھ جاننے

الْعَلِيمِ ۝٢

والا ہے۔

غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝٣

(۳) گناہ بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، بڑا صاحب فضل ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝٤

(۴) اللہ کی آیات میں صرف وہی لوگ جھگڑا کرتے ہیں جنھوں نے کفر کا شیوہ اختیار کر رکھا ہے، سو ملکوں میں ان کا چلنا پھرنا تمہیں کسی دھوکے میں نہ ڈال دے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ۖ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ ۖ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝٥

(۵) ان لوگوں سے پہلے قوم نوح اور اس کے بعد بہت سے گروہ پیغمبروں کی تکذیب کر چکے ہیں اور ہر قوم نے اپنے رسول کے ساتھ یہی ارادہ کیا کہ اسے گرفتار کرے، اور بے اصل باتوں کا سہارا لے کر جھگڑا کرتے رہے کہ حق کو اس کی جگہ سے ہٹا دیں، آخر کار میں نے ان کو پکڑ لیا، پھر دیکھ لو کہ میری سزا کیسی ہوئی؟

وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝٦

(۶) اسی طرح ان کافروں پر بھی تیرے رب کا فیصلہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ اہل دوزخ ہیں۔

وقف لازم

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝٧

(۷) وہ فرشتے جو عرشِ الٰہی کے حامل ہیں اور جو اس کے گرداگرد ہیں، یہ سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح میں لگے ہوئے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں کہ ”اے ہمارے رب! تو اپنی رحمت اور علم سے ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔ سو ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور اُن کو جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھ!

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٨

(۸) اے ہمارے رب! ان کو ہمیشہ رہنے والی اُن جنتوں میں داخل فرما، جنکا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے اور انکے آباء واجداد اور بیویوں اور نسلوں میں سے جو نیک ہوں انھیں بھی، بیشک تو ہی زبردست اور کمال حکمت کا مالک ہے۔

وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝٩

(۹) اور ان کو برائیوں (کی پاداش) سے بچالے اور جس کو تو نے قیامت کے دن برائیوں (کی پاداش) سے بچالیا تو اس پر واقعی تو نے رحم کیا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

ع ١

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿١٠﴾	(۱۰) جن لوگوں نے کفر کیا، ان کو (قیامت کے دن) پکار کر کہا جائے گا کہ آج جتنا شدید غصہ تمہیں اپنے آپ پر آ رہا ہے، اللہ تم پر اس سے بھی زیادہ غضبناک ہوتا تھا، جب تمہیں ایمان کی دعوت دی جاتی تھی اور تم کفر کرتے تھے۔
قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿١١﴾	(۱۱) یہ لوگ کہیں گے، "اے ہمارے رب! تو نے دو بار ہمیں موت دی اور دو بار زندہ کیا، سو اب ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں! پھر یہاں سے نکلنے کی کیا کوئی سبیل ہے؟
ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿١٢﴾	(۱۲) یہ سزا تمہیں اس لیے مل رہی ہے کہ جب صرف تنہا خدا کا نام لیا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے، اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تو تم مان لیتے تھے۔ بس اب فیصلہ اللہ ہی کا ہے جو سب سے بلند اور بڑا ہے۔
هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿١٣﴾	(۱۳) وہ اللہ ہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے تمہارے لئے رزق اتارتا ہے۔ اور ان باتوں سے صرف وہی نصیحت حاصل کرتا ہے جو اللہ کی طرف رجوع ہونے والا ہو۔
فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١٤﴾	(۱۴) پس اللہ کے لیے اپنے دین کو خالص کر کے اسی کی عبادت کرو۔ خواہ کافر لوگ کتنا ہی برا مانیں۔
رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾	(۱۵) وہ بلند درجوں والا عرش کا مالک ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے، اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔
يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾	(۱۶) جس دن کہ سب لوگ (میدان حشر کی طرف) نکل کھڑے ہوں گے، ان کی کوئی بات اللہ پر مخفی نہ ہوگی (اس وقت کہا جائیگا) آج کے دن کس کی بادشاہی ہے؟ (کسی کی نہیں) صرف خدائے واحد وقہار کی!
اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾	(۱۷) آج ہر شخص کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائیگا، آج کے دن کسی پر ظلم نہیں ہوگا، بیشک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔
وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۥ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ	(۱۸) (اے نبیؐ!) آپ ان لوگوں کو اس قریب آنے والے دن کی مصیبت سے ڈرایئے جس دن کلیجے منہ کو آ رہے ہونگے اور لوگ غم کے گھونٹ پی رہے ہوں

حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ﴿۱۸﴾

گے! اس دن ظالموں کا نہ کوئی (ہمدردی کرنے والا) دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات مان لی جائے۔

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾

(۱۹) اللہ خیانت کرنے والی آنکھ کو جانتا ہے اور ان باتوں کو بھی جو سینوں نے چھپا رکھی ہیں۔

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ ع ۲/۱۱

(۲۰) اور اللہ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرے گا۔ اور وہ معبود جن کو (یہ مشرکین) اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں وہ کسی طرح کا فیصلہ نہیں کر سکتے، بلاشبہ اللہ ہی سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾

(۲۱) کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں؟ وہ قوت میں ان سے زیادہ تھے اور زمین میں آثار چھوڑنے کے اعتبار سے بھی ان سے بڑھے ہوئے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا اور اللہ سے کوئی بھی ان کو بچانے والا نہ تھا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾

(۲۲) ان پر یہ گرفت اس بنا پر ہوئی کہ ان کے رسول، ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آتے رہے مگر وہ کفر و انکار ہی کرتے رہے، پھر اللہ نے ان کو پکڑ لیا، بیشک اللہ بڑی قوت اور سخت عذاب دینے والا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲۳﴾

(۲۳) بلاشبہ ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں اور واضح دلیل دے کر بھیجا۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾

(۲۴) فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف، مگر انہوں نے اسے ”جادوگر“ اور ”بڑا جھوٹا“ بتایا۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾

(۲۵ غرض جب وہ ان کے پاس ہماری طرف سے حق لے کر پہنچا تو ان لوگوں نے کہا ”جو لوگ موسیٰؑ کے ساتھ ایمان لائے ہیں، ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دو“، مگر کافروں کی یہ تدبیر اکارت ہی گئی۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾

(۲۶) اور فرعون نے کہا، مجھے چھوڑ دو کہ موسیٰؑ کو قتل کر دوں! اور وہ اپنے خدا کو اپنی مدد کے لیے بلائے، میں ڈرتا ہوں کہ وہ تمہارا دین نہ بدل دے یا یہ کہ زمین میں فساد نہ پھیلائے!“

ع

وَقَالَ مُوْسٰىٓ اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝٢٧

(۲۷) اور موسیٰؑ نے کہا، ”میں تو ہر متکبر سے، جو یوم حساب پر ایمان نہ رکھتا ہو، اُس کے مقابلے میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں!“

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّىَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۗ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۖ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِىْ يَعِدُكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝٢٨

(۲۸) اتنے میں آلِ فرعون میں سے ایک مومن شخص، جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا، آ کر کہنے لگا ”کیا تم ایک شخص کو محض اس بنا پر قتل کر ڈالو گے کہ وہ کہتا ہے، میرا رب اللہ ہے؟ حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس کھلی نشانیاں لے کر آیا ہے، اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور اگر وہ سچا ہے تو جس عذاب کا وہ تمہیں وعدہ دے رہا ہے، اس میں سے کچھ نہ کچھ تو تمہیں پہنچ کر رہے گا۔ بلاشبہ اللہ ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزر جانے والا اور بہت جھوٹا ہو۔

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۗ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝٢٩

(۲۹) میری قوم کے لوگو! آج تو تمہاری سلطنت ہے، اس ملک میں تم غالب اور حکمران ہو، لیکن اگر، ہم پر اللہ کا عذاب آ پڑا، تو اس عذاب میں کون ہماری مدد کریگا؟“ فرعون نے کہا، ”میں تو تم کو وہی رائے دیتا ہوں، جس کو میں خود صحیح سمجھتا ہوں، اور میں اسی راستہ کی طرف تمہاری رہنمائی کرتا ہوں جو بالکل ٹھیک ہے!“

وَقَالَ الَّذِىْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝٣٠

(۳۰) اور اسی مومن نے کہا ”میری قوم کے لوگو! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تم کو بھی دوسری قوموں کی طرح روزِ بد نہ دیکھنا پڑے۔

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۗ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝٣١

(۳۱) ”اور تمہارا بھی وہی حشر نہ ہو جو قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد دوسری قوموں کا ہوا۔ اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا ہے۔

وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝٣٢

(۳۲) ”اے قوم! مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر چیخ و پکار کا دن نہ آ جائے۔

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝٣٣

(۳۳) ”جس دن کہ تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے، اس دن تمہیں اللہ سے کوئی بھی بچانے والا نہ ہوگا۔ اور جسے اللہ گمراہ کر دے، اسے پھر کوئی راستہ دکھانے والا نہیں ہوتا۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ

(۳۴) ”بلاشبہ اس سے پہلے یوسفؑ بھی تمہارے پاس واضح دلائل لے کر آئے

بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ﴿٣٤﴾

تھے۔ مگر تم اس کے لائے ہوئے دلائل میں ہمیشہ شک میں پڑے رہے، یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے، تو تم نے کہا، ''اب ان کے بعد اللہ کوئی رسول نہ بھیجے گا!'' اسی طرح اللہ ان لوگوں کو گمراہی میں ڈال دیتا ہے جو حد سے گزرنے والے اور شکوک وشبہات میں رہنے والے ہیں''۔

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾

(۳۵) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو، یہ رویہ اللہ تعالیٰ اور اہلِ ایمان کے نزدیک نہایت ہی مبغوض ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر اور بڑے جابر سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿٣٦﴾

(۳۶) اور فرعون نے کہا، ''اے ہامان! میرے لیے ایک بلند عمارت بنا، تاکہ میں ان راستوں پر پہنچ سکوں۔

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ ع ١٠

(۳۷) جو راستے آسمانوں تک پہنچانے والے ہیں، پھر موسیٰ کے خدا کی طرف جھانک کر دیکھ سکوں۔ اور واقعہ یہ ہے کہ میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔'' اس طرح فرعون کے لیے اس کی بد عملی خوشنما و دلکش کر دی گئی اور اسے سیدھی راہ سے روک دیا گیا۔ اور فرعون کی چال ہی تباہ و برباد ہونے والی تھی۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾

(۳۸) اور اس مردِ مومن نے کہا، ''اے میری قوم (کے لوگو)! میری اتباع کرو، میں تمہیں صحیح راہ بتاتا ہوں۔

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ؗ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾

(۳۹) اے (میری قوم کے لوگو!) یہ دنیا کی زندگی محض چند روزہ فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور اصل قرار گاہ تو دارِ آخرت ہی ہے۔

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾

(۴۰) جو شخص کسی برائی کا مرتکب ہوگا تو اس کو اسی برائی کے برابر بدلہ دیا جائیگا، اور جو نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مومن ہو، تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے جس میں ان کو بے حساب رزق دیا جائیگا۔

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾ النصف

(۴۱) اور میری قوم (کے لوگو!) آخر یہ بات کیا ہے کہ میں تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف دعوت دیتے ہو؟

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾

(۴۲) تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤں، جس کے بارے میں مجھے کوئی علم ہی نہیں ہے، اور میں تمہیں اس خدا کی طرف بلاتا ہوں جو زبردست اور نہایت مغفرت کرنے والا ہے۔

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٤٣﴾

(۴۳) یہ بات یقینی ہے کہ جس کی طرف تم مجھے دعوت دے رہے ہو، وہ نہ دنیا میں دعوت دینے کی صلاحیت رکھتا ہے اور نہ آخرت میں۔ اور ہم سب کی بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے، اور جو لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں، وہی اہلِ جہنم ہیں۔

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾

(۴۴) سو جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں، تم لوگ میری اس بات کو یاد کرو گے، اور میں اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں، بلاشبہ اللہ ہی سب بندوں پر پوری نگاہ رکھتا ہے!"

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾

(۴۵) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ان لوگوں کی شرارت آمیز چالوں سے بچالیا۔ اور فرعون کے ساتھی بدترین عذاب کے پھیر میں آگئے۔

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾

(۴۶) (یعنی) یہ لوگ صبح و شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں، اور جس روز قیامت قائم ہوگی (اس دن ارشاد ہوگا) کہ آلِ فرعون کو نہایت سخت عذاب میں داخل کردو!"

وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾

(۴۷) اور اس وقت کو یاد کرو، جب یہ لوگ جہنم میں جھگڑ رہے ہوں گے، پھر دنیا میں جو لوگ کمزور تھے وہ بڑا بننے والوں سے کہیں گے "ہم دنیا میں تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ ہٹا سکتے ہو؟"

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾

(۴۸) متکبرین جواب دیں گے "ہم سب ہی آگ میں پڑے ہیں، فی الواقع اللہ نے بندوں کے درمیان فیصلہ کردیا ہے!"

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾

(۴۹) اور اہلِ جہنم حفاظت کرنے والے فرشتوں سے کہیں گے "تم اپنے رب سے دعا کرو، وہ ہمارے عذاب میں کسی دن تو تخفیف کردے!"

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا
دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝50 ع ۱۳ / ۱۰

(۵۰) وہ فرشتے جواب دیں گے، ''کیا تمہارے پاس تمہارے رسول معجزات لے کر نہیں آئے تھے؟'' اہلِ جہنم کہیں گے، ''کیوں نہیں!'' اس پر فرشتے کہیں گے، ''تو بس تم خود ہی دعا کرو!'' اور کافروں کی دعا بے سود ہی ہے!

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝51

(۵۱) بے شک ہم اپنے رسولوں اور مومنین کی مدد دنیا کی زندگی میں بھی کرتے ہیں اور اس دن بھی کریں گے جس دن کہ گواہ کھڑے ہونگے۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ
اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ۝52

(۵۲) جس دن کہ ظالموں کو ان کا کوئی عذر بھی فائدہ نہ دے گا اور ان پر لعنت پڑے گی اور ان کیلئے برا ٹھکانا ہوگا!

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا
بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝53

(۵۳) بلاشبہ ہم نے موسیٰؑ کو ہدایت (کی کتاب) عطا فرمائی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا۔

هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝54

(۵۴) جو اہلِ عقل کے لیے ہدایت اور موجبِ نصیحت تھی۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ
لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ
وَالْاِبْكَارِ ۝55

(۵۵) پس (اے نبیؐ!) صبر کیجئے، اللہ کا وعدہ برحق ہے اور اپنے گناہ کے لیے مغفرت طلب کیجئے اور شام اور صبح اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کرتے رہیے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ
سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا
كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝56

(۵۶) بیشک جو لوگ کسی سند اور دلیل کے بغیر جو ان کے پاس آئی ہو، اللہ کی آیتوں میں جھگڑ رہے ہیں، ان کے دلوں میں کبر وغرور ہی ہے جس تک وہ پہنچنے والے نہیں ہیں (جسکا انھیں گھمنڈ ہے)۔ سو آپ ان کے شر سے بچنے کے لیے اللہ سے پناہ مانگتے رہیے۔ بلاشبہ وہی سننے اور دیکھنے والا ہے۔

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ
النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝57

(۵۷) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا، انسانوں کے پیدا کرنے سے یقیناً بڑا کام ہے، مگر اکثر لوگ یہ جانتے نہیں ہیں۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا
الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝58

(۵۸) اور اندھا اور بینا برابر نہیں ہوتے۔ اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، اور بدکار، برابر ٹھہریں، تم لوگ بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ

(۵۹) یقیناً قیامت آنے والی ہے، اس کی آمد میں کسی طرح کا بھی شک نہیں، مگر

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٩﴾

اکثر ایمان نہیں رکھتے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾

ع ٦ / ١١

(٦٠) اور تمہارے رب نے فرمایا، ''مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦١﴾

(٦١) اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ اس میں آرام حاصل کرو، اور دن کو روشن بنایا، بیشک اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے، لیکن اکثر لوگ شکرگزاری سے کام نہیں لیتے۔

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾

(٦٢) یہ ہے اللہ، رب تمہارا، ہر چیز کا خالق، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کدھر بہکائے جا رہے ہو؟

كَذَٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٦٣﴾

(٦٣) اسی طرح وہ سب لوگ بہکائے جاتے رہے جو اللہ کی آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٤﴾

(٦٤) اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو قرارگاہ اور آسمان کو چھت بنادیا اور اس نے تمہاری صورتیں بنائیں، سو بہترین صورتیں بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا، وہ اللہ تمہارا رب ہے، سو اللہ بہت ہی برکتوں والا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٥﴾

(٦٥) وہی زندہ ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، سو تم اسی کے لئے اپنے دین کو خالص کر کے اس کو پکارا کرو، سب تعریف اسی کو سزاوار ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٦﴾

(٦٦) آپ کہہ دیجئے، مجھے ان کی عبادت سے منع کر دیا گیا ہے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، جبکہ میرے پاس میرے رب کی جانب سے واضح دلائل پہنچ چکے ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کا فرمانبردار رہوں۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

(٦٧) وہ پروردگار جس نے تمہارا وجود مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر علقہ سے (یعنی جونک کی شکل کی ایک چیز سے) پھر ایسا ہوتا ہے کہ تم طفولیت کی

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا
اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٦٧

حالت میں ماں کے شکم سے نکلتے ہو، پھر بڑے ہوتے ہو اور سنِ تمیز تک پہنچتے ہو، اس کے بعد تمہارا جینا اس لئے ہوتا ہے کہ بڑھاپے کی منزل تک پہنچو، پھر تم میں سے کوئی تو ان منزلوں سے پہلے ہی مر جاتا ہے (اور کوئی چھوڑ دیا جاتا ہے) تاکہ اپنے مقررہ وقت تک زندگی بسر کرلے اور تاکہ تم عقل وفکر سے کام لو۔

هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى
اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٦٨

(٦٨) وہی ہے جو زندگی عطا کرتا ہے اور موت دیتا ہے۔ پھر جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرلیتا ہے تو بس اتنا کہہ دیتا ہے کہ "ہوجا" پس وہ ہوجاتا ہے۔

ع ٧ ٨ ١٢

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ
اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝٦٩

(٦٩) تم نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں، یہ لوگ کہاں پھرائے جارہے ہیں؟

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ
رُسُلَنَا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٠

(٧٠) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کتاب کی اور ان تمام کتابوں کی تکذیب کی جو ہم نے اپنے رسولوں کو دیکر بھیجا تھا، سو یہ لوگ عنقریب جان لیں گے۔

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ
يُسْحَبُوْنَ ۝٧١ فِي الْحَمِيْمِ ڏ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝٧٢

(٧١-٧٢) جبکہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی، ان کو کھینچ کر گرم پانی میں، پھر۔ آگ میں جھونک دیا جائے گا۔

معانقة ١٣ عند المتأخرین

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝٧٣
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ
نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـــًٔا ۭ كَذٰلِكَ
يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝٧٤

(٧٣-٧٤) پھر ان سے پوچھا جائیگا، "اب کہاں ہیں وہ جن کو تم اللہ کے سوا شریک بناتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ "وہ ہم سے غائب ہوگئے بلکہ درحقیقت اس سے پہلے ہم کسی کو بھی نہیں پوجتے تھے اسی طرح اللہ تمام کافروں کو گمراہ کرتا ہے۔

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝٧٥

(٧٥) یہ عذاب اس لئے ہے کہ تم دنیا میں ناحق اترایا کرتے تھے، اور تم اسی "ناحق" پر (اکڑتے اور) نازاں تھے۔

اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ
فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٧٦

(٧٦) (اب جاؤ) جہنم کے دروازوں میں داخل ہوجاؤ! اس میں ہمیشہ رہوگے، سو وہ بہت بری قرارگاہ ہے تکبر کرنے والوں کی!

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ
بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ
فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝٧٧

(٧٧) پس (اے نبیؐ!) صبر سے کام لیجئے، بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے، پھر جس عذاب کے وعدے ہم ان سے کر رہے ہیں، اس کا کچھ تمہیں دکھا دیں یا اس سے قبل ہی آپ کو اس دنیا سے اٹھالیں، بہرحال انہیں ہماری ہی طرف لوٹ

کر آتا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٨﴾

(۷۸) اور اے پیغمبرؐ! آپ سے پہلے ہم نے کتنے ہی پیغمبر مبعوث فرمائے، ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کے حالات آپ کو سنائے ہیں، اور کچھ ایسے ہیں جن کے حالات آپ کو نہیں سنائے (یعنی قرآنِ مجید میں ان کا ذکر نہیں کیا گیا) اور کسی رسول کو یہ مقدور نہ تھا کہ۔۔۔ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نشانی لے آتا، پھر جب وہ وقت آ گیا کہ حکمِ الٰہی صادر ہو تو (خدا کا) فیصلہ حق نافذ ہو گیا اور اس وقت ان لوگوں کے لئے، جو برسرِ باطل تھے، تباہی ہوئی۔

ع ۱۲

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٩﴾

(۷۹) اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے جانور پیدا کئے تا کہ ان میں سے بعض پر تم سواری کرو، اور کچھ (کا دودھ و گوشت) کھاؤ۔

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٨٠﴾

(۸۰) تمہارے لئے ان میں اور بھی فائدے ہیں اور تا کہ تم ان پر سوار ہو کر کام کے لیے جہاں جانیکا ارادہ ہو وہاں پہنچ سکو۔ اور تم ان چوپایہ جانوروں اور کشتیوں پر سوار کئے جاتے ہو۔

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿٨١﴾

(۸۱) اور اللہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے، آخر تم اللہ کی کون کونسی نشانیوں کا انکار کرو گے؟

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾

(۸۲) کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں ہیں؟ کہ ان لوگوں کو ان کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں، وہ لوگ تعداد میں ان سے زیادہ تھے اور زمین میں آثار چھوڑنے کے اعتبار سے بھی ان سے بڑھے ہوئے تھے، ان کے کسب و ہنر ان کے کچھ بھی کام نہ آئے۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨٣﴾

(۸۳) جب ان کے رسول واضح دلائل لے کر ان کے پاس آئے تو انہوں نے اپنے علم پر ناز کیا اور اسی عذاب کے پھیر میں آ گئے جسکا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿٨٤﴾

(۸۴) جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے، ہم اللہ واحد پر ایمان لائے اور جن کو ہم خدا کا شریک ٹھہراتے تھے، ان سب کا ہم نے انکار کیا۔

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ ع ٧ ١٤

(۸۵) لیکن ہمارا عذاب دیکھ لینے کے بعد ان کا یہ ایمان کب سود مند ہو سکتا تھا؟ اللہ کا یہی دستور مقرر ہے جو ہمیشہ اس کے بندوں میں چلا آیا ہے۔ اور اس وقت کافر سخت نقصان میں رہ گئے۔

آياتها ٥٤ — (٤١) سورة حٰمٓ السجدة مكية (٦١) — ركوعاتها ٦

سورۃ حمٓ السّجدۃ مکی ہے اور اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حم ﴿١﴾

(۱) حٰمٓ

تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٢﴾

(۲) یہ (کتاب) اس خدا کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو نہایت مہربان اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾

(۳) یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں، عربی زبان میں پڑھی جانے والی۔ ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٤﴾

(۴) بشارت دینے والی اور ڈرانے والی، پھر بھی ان میں سے اکثر نے روگردانی کی اور وہ سنتے ہی نہیں۔

وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَامِلُونَ ﴿٥﴾

(۵) اور کہتے ہیں "تمہاری دعوت کے لئے نہ تو ہمارے دلوں میں کوئی جگہ ہے، نہ کانوں میں سماعت، ہمارے اور تمہارے درمیان مخالفت کی ایک دیوار کھڑی ہو گئی ہے کہ ہم تمہاری بات سننے والے نہیں، سو تو اپنا کام کئے جا، ہم اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ الثلاثة

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِلْمُشْرِكِينَ ﴿٦﴾

(۶) اے پیغمبرؐ! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں بھی تم ہی جیسا ایک آدمی ہوں، میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، سو تم سیدھے اسی کی طرف چلو اور اس سے معافی چاہو اور مشرکوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔

الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٧﴾

(۷) وہ لوگ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ

(۸) یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے اجر ہے جو

ع ۷ / ۱٤

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ۝٨٥

(۸۵) لیکن ہمارا عذاب دیکھ لینے کے بعد ان کا یہ ایمان کب سود مند ہو سکتا تھا؟ اللہ کا یہی دستور مقرر ہے جو ہمیشہ اس کے بندوں میں چلا آیا ہے۔ اور اس وقت کافر سخت نقصان میں رہ گئے۔

آیاتها ٥٤ (٤١) سُورَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (٦١) رکوعاتها ٦

سورۃ حٰمٓ السّجدۃ مکی ہے اور اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۝١

(۱) حٰمٓ

تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝٢

(۲) یہ (کتاب) اس خدا کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو نہایت مہربان اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝٣

(۳) یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں، عربی زبان میں پڑھی جانے والی۔ ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝٤

(۴) بشارت دینے والی اور ڈرانے والی، پھر بھی ان میں سے اکثر نے روگردانی کی اور وہ سنتے ہی نہیں۔

وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَامِلُونَ ۝٥

(۵) اور کہتے ہیں "تمہاری دعوت کے لئے نہ تو ہمارے دلوں میں کوئی جگہ ہے، نہ کانوں میں سماعت، ہمارے اور تمہارے درمیان مخالفت کی ایک دیوار کھڑی ہو گئی ہے کہ ہم تمہاری بات سننے والے نہیں، سو تو اپنا کام کئے جا، ہم اپنا کام کئے جاتے ہیں۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِلْمُشْرِكِينَ ۝٦

(۶) اے پیغمبرؐ! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں بھی تم ہی جیسا ایک آدمی ہوں، میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، سو تم سیدھے اسی کی طرف چلو اور اس سے معافی چاہو اور مشرکوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔

الثلاثة

الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝٧

(۷) وہ لوگ جو زکواۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ

(۸) یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے اجر ہے جو

ع ۱ / ۸ / ۱۵

أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٨﴾

کبھی منقطع نہیں ہوگا۔

قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٩﴾

(۹) آپ ان سے کہہ دیجئے ”کیا تم اس سے منکر ہو جس نے زمین دو دن میں بنائی اور اس کے ساتھ دوسروں کو شریک وہم پایہ بناتے ہو؟ یہی خدا رب العالمین ہے۔

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ ﴿١٠﴾

(۱۰) اور اس نے زمین میں اوپر سے بھاری پہاڑ رکھ دیے، اور اس میں برکتیں رکھ دیں اور زمین پر رہنے والے مانگنے والوں کے لئے ٹھیک انداز سے خوراک کے سامان مہیا کر دیئے، اور یہ سب کام چار دن میں ہو گئے۔

ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ﴿١١﴾

(۱۱) پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں ہو رہا تھا۔ سو اس سے اور زمین سے کہا، وجود میں آجاؤ، خوشی سے یا زبردستی سے! تو انہوں نے کہا، ہم آگئے فرمانبردار بن کر!

فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿١٢﴾

(۱۲) تو اس نے دو دن میں سات آسمان بنا دیئے۔ اور ہر آسمان میں اس کے مناسبِ حال حکم وحی کر دیا۔ اور ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے مزین کیا اور اسے خوب محفوظ کر دیا۔ یہ سب کچھ ایک زبردست، ہر چیز کو خوب جاننے والی ہستی کا مقرر کردہ نظام ہے۔

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ﴿١٣﴾

(۱۳) اس پر بھی وہ اگر روگردانی اختیار کریں تو آپ ان سے کہہ دیجئے، میں تم کو اسی طرح کے اچانک ٹوٹ پڑنے والے عذاب سے ڈراتا ہوں جیسا کہ عاد اور ثمود پر نازل ہوا تھا۔

إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿١٤﴾

(۱۴) جبکہ ان کے پاس پیغمبران کے سامنے سے اور ان کے پیچھے (ہر طرف) سے آئے اور انہیں سمجھایا کہ تم ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ مگر انہوں نے جواب دیا ”اگر ہمارے رب کو منظور ہوتا تو فرشتے نازل فرما دیتا۔ لہٰذا جو چیز دے کر تم بھیجے گئے ہو، ہم اس کے ماننے سے انکار کرتے ہیں۔“

فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ

(۱۵) چنانچہ عاد تو زمین میں بڑے بن بیٹھے اور کہنے لگے ”کون ہے ہم سے زیادہ طاقتور! کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ جس خدا نے اُن کو پیدا کیا ہے وہ ان سے زیادہ طاقتور ہے اور وہ ہماری آیتوں کا انکار ہی کرتے رہے۔

مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٦﴾

(١٦) آخر کار ہم نے چند منحوس دنوں میں ان پر سخت طوفانی ہوا بھیج دی تا کہ انہیں اس دنیا کی زندگی ہی میں ذلت ورسوائی کے عذاب کا مزہ چکھا دیں، اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں زیادہ رسوا کن ہے اور وہاں ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٧﴾

(١٧) اور باقی رہی قومِ ثمود، تو اسے بھی ہم نے راہِ حق جتلا دی تھی، لیکن اس نے ہدایت کی راہ چھوڑ کر اندھے پن کا شیوہ پسند کیا۔ آخر کار ان کے کرتوتوں کی بدولت ان کو رسوا کن عذاب کے کڑاکے نے آ پکڑا۔

وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿١٨﴾ ع ٢ ١٦

(١٨) اور جو لوگ ایماندار اور پرہیز گار تھے ان کو ہم نے بچا لیا۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾

(١٩) اور (اس دن کو یاد کرو)، جس دن کہ اللہ کے دشمنوں کو آگ کی طرف لے جانے کے لئے اکٹھا کیا جائے گا، پھر ان اگلوں کو پچھلوں کے آنے تک روکا جائے گا۔

حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾

(٢٠) یہاں تک کہ جب وہ سب دوزخ کے قریب پہنچ جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے خلاف گواہی دیں گی کہ وہ دنیا میں کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔

وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢١﴾

(٢١) وہ لوگ اپنی کھالوں سے کہیں گے "تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟" وہ جواب دیں گی، جس اللہ نے ہر چیز کو قوتِ گویائی بخشی ہے، اسی نے ہم کو بھی گویا کر دیا اور اس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اور تم اسی کی طرف واپس لائے گئے ہو۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾

(٢٢) تم دنیا میں (جرائم کرتے وقت) جب چھپتے تھے تو تمہیں یہ خیال نہ تھا کہ کبھی تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گی، بلکہ تم نے تو یہ گمان کر رکھا تھا کہ تمہارے بہت سے اعمال کی اللہ کو خبر بھی نہیں ہے۔

وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾

(٢٣) اور تمہارے اسی گمان نے جو تم نے اپنے رب کے متعلق، قائم کر رکھا تھا، تمہیں تباہ کر دیا، اسی وجہ سے تم خسارے میں پڑ گئے!

فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ۝٢٤

(۲۴) پھر اگر یہ لوگ صبر کریں تب بھی ان کا ٹھکانا آگ ہے، اور اگر معذرت کرنا چاہیں گے تو انہیں معذرت کا موقع نہیں دیا جائے گا۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝٢٥ ع ٣ ١٧

(۲۵) اور ہم نے ان کے ایسے ہم نشین مقرر کردیئے تھے جو انہیں ان کے آگے اور ان کے پیچھے ہر چیز خوشنما کر کے دکھاتے تھے اور آج ان کے حق میں عذاب کا فیصلہ ثابت ہو گیا جیسا کہ ان سے پہلے جنوں اور انسانوں کے گروہوں کے حق میں ثابت ہوا تھا۔ یقیناً وہ سب زیاں کار تھے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ۝٢٦

(۲۶) اور یہ کافر ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو! اور جب سنایا جائے تو اس میں شور مچا دیا کرو، امید ہے، کہ اس طرح تم غالب آ ؤ گے۔

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٢٧

(۲۷) سو ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور یقیناً ہم ان کو ان بدترین اعمال کا بدلہ دیں گے جو وہ کرتے رہے ہیں۔

ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝٢٨

(۲۸) اور اللہ کے دشمنوں کا بدلہ وہ آگ ہے جس میں ان کا دائمی مقام ہے۔ یہ بدلہ ان کو اس بنا پر دیا جائے گا کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۝٢٩

(۲۹) اور کافر کہیں گے، "اے ہمارے رب! ہم کو وہ جن اور انسان دکھایئے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، ہم ان کو پاؤں تلے روند ڈالیں گے تاکہ وہ خوب ذلیل ہوں۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝٣٠

(۳۰) جن لوگوں نے اقرار کیا کہ صرف اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے، پھر (اپنے کاموں کے اندر اس اعتقاد کا ثبوت دیکر) درجہء استقامت حاصل کرلیا (ماسوا کی طرف سے) ان پر (طمانیت وسکینت کے) فرشتے نازل ہوں گے اور ان کو مطمئن کردیں گے کہ نہ تو کسی طرح کا خوف اپنے دلوں میں لاؤ اور نہ غمگین ہو، اور اس جنت کی زندگی میں رہو جس کا تم (ایسے استقامت والے مومنوں) سے وعدہ کیا گیا تھا۔

نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي

(۳۱) دنیا کی زندگی میں بھی ہم تمہارے مددگار ہیں اور آخرت میں بھی (تمہیں

الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝	طاقت واختیار بخش دیا گیا) جس چیز کو تمہارا جی چاہے، تمہارے لئے مہیا ہے اور جو چیز تم اللہ سے مانگو، تمہیں مل جائے گی۔ (۳۲) یہ (درجہ اور سامانِ ضیافت) تمہیں خدائے غفور ورحیم کی طرف سے مرحمت ہوا ہے۔
وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝	(۳۳) اور اس شخص سے بڑھ کر اور کس شخص کی بات ہو سکتی ہے؟ کہ جو لوگوں کو خدا کے نام کی دعوت دے، نیز اعمالِ صالحہ انجام دے اور اس کا دعویٰ صرف اتنا ہی ہو کہ میں مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں۔
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۗ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝	(۳۴) (اور دیکھو) نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی (اگر کوئی برائی کرے) تو برائی کا جواب ایسے طریقے سے دو جو اچھا طریقہ ہو، اگر تم نے ایسا کیا تو تم دیکھو گے کہ جس شخص میں تمہاری عداوت تھی، یکایک تمہارا دلی دوست ہو گیا۔
وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝	(۳۵) البتہ یہ مقام ایسا ہے جو اسی کو مل سکتا ہے جسے (بدسلوکی کی) برداشت ہو اور (نیکی وسعادت کا) حصہ وافر ملا ہو۔
وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۗ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝	(۳۶) اگر شیطانی وسوسہ آپ کو کسی وقت ابھارے تو آپ اللہ کی پناہ طلب کیا کریں۔ بلاشبہ وہی (اللہ) سب کچھ سننے والا ہر چیز کو جاننے والا ہے۔
وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۗ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝	(۳۷) رات اور دن اور سورج اور چاند اس کی نشانیوں میں سے ہیں، تم نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا، اگر تم فی الواقع اسی کی عبادت کرنے والے ہو۔
فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۝	(۳۸) پھر اگر یہ لوگ سرتابی کریں تو (پرواہ نہ کیجئے) جو فرشتے تیرے رب کے مقرب ہیں وہ شب وروز اس کی تسبیح کر رہے ہیں اور وہ تھکتے نہیں۔
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۗ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۗ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	(۳۹) اور اس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ تم زمین کو دیکھتے ہو کہ وہ دبی پڑی ہوتی ہے، پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو یکا یک وہ تروتازہ ہو جاتی ہے اور ابھرنے لگتی ہے۔ یقیناً جس خدا نے اس زمین کو زندہ کیا ہے، وہ مردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے، کچھ شک نہیں کہ وہ ہر چیز پر

ع ۷ / ۱۸

السجدۃ ۱۱

پوری طرح قادر ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ
عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِى النَّارِ خَيْرٌ اَمْ
مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا
شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾

(۴۰) بلاشبہ جو لوگ ہماری آیتوں میں کج روی اختیار کرتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ بھلا جو شخص آگ میں ڈالا جانے والا ہو، وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن مامون ہو کر حاضر ہوگا؟ تم جو چاہو کئے جاؤ، تم جو کچھ کر رہے ہو اس سب کو اللہ دیکھ رہا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ
وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ ۙ

(۴۱) بیشک یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس جب نصیحت آئی تو انہوں نے اس کے ماننے سے انکار کر دیا، حالانکہ وہ بڑی باعزت کتاب ہے۔

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا
مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾

(۴۲) کہ نہ تو اس کے آگے باطل جم سکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے اسے جگہ مل سکتی ہے، وہ خدائے حکیم و مجید کا اتارا ہوا ہے (پھر باطل کا یہاں کیا گزر ہو؟)

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ
مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ
عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾

(۴۳) (اے نبیؐ!) آپ کو وہی کچھ کہا جا رہا ہے جو آپ سے پہلے رسولوں کو کہا گیا ہے، بیشک تیرا رب بڑی مغفرت کرنے والا اور (اس کے ساتھ) دردناک سزا دینے والا بھی ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ
اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ
يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ ع ۵ ۱۲

(۴۴) اگر ہم اس کو عجمی قرآن بنا کر بھیجتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیتیں مفصل کیوں نہیں بیان کی گئیں؟ یہ عجیب بات ہے کہ کلام عجمی اور پیغمبر عربی! آپ کہہ دیجئے کہ ایمان والوں کیلئے یہ قرآن ہدایت اور شفا ہے۔ مگر جو لوگ ایمان نہیں رکھتے، ان کے کانوں میں ثقل (بوجھ) ہے۔ اور یہ ان کے حق میں تاریکی ہے۔ یہ لوگ ایسے ہیں جن کو کسی دور افتادہ مقام سے پکارا جا رہا ہو۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ ۱۹
فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ
مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾

(۴۵) اور بلاشبہ ہم نے موسیٰؑ کو بھی کتاب دی تھی پھر اس میں بھی اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ اگر تیرے رب نے پہلے ہی سے ایک بات طے نہ کر لی ہوتی تو ان کے مابین فیصلہ ہو چکا ہوتا اور یہ لوگ بھی اس کی طرف سے ایک تردد انگیز شک میں مبتلا ہیں۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ
فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

(۴۶) اور جس نے نیک کام کیا تو اپنے لئے کیا۔ اور جس نے برائی کی تو خود اس کے آگے آئے گی۔ اور ایسا نہیں ہے کہ تمہارا پروردگار اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا ہو۔

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ
ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ
أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ
يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ
مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾

(۴۷) قیامت کا علم تو صرف خدا ہی کی طرف لوٹایا جاسکتا ہے اور کوئی پھل اپنے شگوفوں سے نہیں نکلتے اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچے کو جنم دیتی ہے مگر یہ (سب کچھ) اس کے علم میں ہوتا ہے۔ اور جس روز وہ ان لوگوں سے پکار کر کہے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں؟ تو یہ جواب دیں گے کہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی اس کی گواہی دینے والا نہیں ہے۔

وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن
قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾

(۴۸) اور جن معبودوں کو اس سے پہلے یہ لوگ پکارا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہوجائیں گے، اور یہ لوگ یقین کرلیں گے کہ اب ان کے لئے کہیں بھی جائے فرار نہیں ہے۔

لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن
مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾

(۴۹) انسان بھلائی کی دعا سے کبھی تھکتا نہیں، اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے تو ناامید ہو کر آس توڑ بیٹھتا ہے۔

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ
ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا
أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ
إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ
فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا
وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾

(۵۰) مگر جونہی ہم اس کو تکلیف کا وقت گزر جانے کے بعد، اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو کہنے لگتا ہے، میں اس کا مستحق ہوں، اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت کبھی قائم ہوگی، لیکن اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو میرے لئے اس کے ہاں بہتری ہے۔ سو ہم کفر کرنے والوں کو ضرور بتادیں گے کہ وہ کیا عمل کرتے رہے ہیں، اور ہم انہیں سخت ترین عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ
وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ
عَرِيضٍ ﴿٥١﴾

(۵۱) اور جب انسان کو ہم کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو اعراض کرلیتا اور اکڑ جاتا ہے۔ اور جب کسی مصیبت اور شر میں مبتلا ہوجاتا ہے تو (اس وقت اپنی سرکشی اور غفلت کو بھول جاتا ہے اور) لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ
كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي
شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾

(۵۲) آپ ان سے کہہ دیجئے، ''بھلا یہ تو بتاؤ، اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہو، پھر تم اس کا انکار کرو تو اس شخص سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہوگا جو مخالفت میں دور تک چلا گیا ہو؟''

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ
حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ

(۵۳) ہم اپنی نشانیاں عالمِ کائنات کے مختلف اطراف و جوانب میں بھی دکھائیں گے، اور انسان کے نفس کے اندر بھی، یہاں تک کہ ظاہر ہوجائے گا

يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٥٣﴾

کہ یہ دینِ الٰہی برحق ہے۔ کیا یہ بات کافی نہیں ہے؟ کہ تیرا رب ہر چیز پر شاہد ہے۔

أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ﴿٥٤﴾ ع ٦/١

(۵۴) آگاہ رہو! کہ یہ لوگ اپنے رب کے روبرو حاضر ہونے سے شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ یادرکھو کہ اس نے ہر چیز پر احاطہ کرر کھا ہے!

آياتها ٥٣ (٤٢) سُورَةُ الشُّورىٰ مَكِّيَّةٌ (٦٢) ركوعاتها ٥

سورة الشوریٰ مکی ہے اور اس میں ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑامہربان نہایت رحم والا ہے۔

حم ﴿١﴾

(۱) حٰم

عسق ﴿٢﴾

(۲) عسق

كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾

(۳) اسی طرح اللہ زبردست اور کمال حکمت کا مالک، آپؐ پر اور آپؐ سے پہلے اور رسولوں پر وحی بھیجتا رہا ہے۔

لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٤﴾

(۴) جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے، سب اسی کا ہے۔ اور وہی سب سے برتر اور عظمت والا ہے۔

تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾

(۵) قریب ہے کہ آسمان (اس کی عظمت کے رعب سے) اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں، اور فرشتے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور زمین والوں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں۔ آگاہ رہو! کہ اللہ ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿٦﴾

(۶) اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو کارساز بنا رکھا ہے، اللہ ان پر نگران ہے اور آپ پر ان کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ﴿٧﴾

(۷) اور اسی طرح ہم نے قرآنِ عربی آپؐ کی طرف وحی کیا ہے۔ تاکہ آپ بستیوں کے مرکز (شہر مکہ) اور اس کے گردوپیش کے لوگوں کو خبردار کر دیں اور انہیں سب کے جمع ہونے کے دن (قیامت) سے ڈرادیں، جس کی آمد میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس دن ایک فریق جنت میں ہوگا۔ اور ایک فریق دوزخ میں۔

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً

(۸) اور اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا، لیکن وہ جسے چاہتا

وَلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۸

ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے۔ اور ظالموں کا نہ کوئی یار ہوگا اور نہ مددگار۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۹

ع ۲

(۹) کیا انہوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو کارساز بنا رکھا ہے؟ حالانکہ کارساز تو اللہ ہی ہے۔ اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۱۰

(۱۰) اور جس چیز میں تم اختلاف کرو، اس کا فیصلہ کرنا اللہ کے حوالے ہے، وہی اللہ میرا رب ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کر رکھا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۱۱

(۱۱) آسمانوں اور زمین کو بنانے والا، اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنا دیئے (مرد کیلئے عورت اور عورت کیلئے مرد) اسی طرح چوپایہ جانوروں میں بھی جوڑے پیدا کر دیئے، وہ اس طریق سے تمہیں پھیلاتا اور بڑھاتا ہے۔ اس کی مثل کوئی شے نہیں (کسی شے سے بھی تم اسے مشابہ نہیں ٹھہرا سکتے) اور وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۱۲

(۱۲) آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اسی کے اختیار میں ہیں، وہ جس کی چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کی روزی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے، بلاشبہ وہی ہر چیز سے پوری طرح واقف ہے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۱۳

(۱۳) تمہارے لئے دین کا وہی راستہ ٹھہرایا ہے جس کے لئے نوحؑ کو وصیت کی گئی تھی، اور (اے پیغمبر اسلام!) جس کے لئے ہم نے تم پر وحی کی ہے۔ نیز یہ وہی راستہ ہے جس کے لئے ہم نے ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو بھی وصیت کی تھی کہ دینِ الٰہی قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ یہی بات مشرکوں پر شاق گزرتی ہے جس کی طرف تم ان کو دعوت دے رہے ہو، اللہ جسے چاہتا ہے، اپنے لئے چن لیتا ہے۔ اور جو رجوع کرتا ہے، اس کی اپنی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

وَمَا تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ

(۱۴) اور لوگوں میں تفرقہ پیدا نہیں ہوا مگر اس کے بعد کہ، ان کے پاس علم آچکا تھا۔ اور وہ تفرقہ اس بنا پر ہوا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے۔ اور (اے نبیؐ!) اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک وقتِ معین تک کی

بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ
بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿١٤﴾

بات پہلے سے طے شدہ نہ ہوتی تو ان کے مابین کبھی کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا اور وہ لوگ جو ان کے بعد کتابِ الٰہی کے وارث بنائے گئے وہ اس کتاب کی طرف سے بڑے تردد انگیز شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ
بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ
اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٥﴾

(۱۵) (اے پیغمبر!) تو ان کو دعوت دے اور جو حکم دیا گیا ہے، اس پر قائم ہو جا اور ان کی خواہشوں پر نہ چل۔ اور ان کو کہہ دے کہ تمام اتری ہوئی کتابوں پر میرا ایمان ہے اور مجھے حکم ملا ہے کہ عدل کروں، وہی اللہ ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے، ہمارا عمل ہمارے لئے اور تمہارا عمل تمہارے لئے، جھگڑنے کی کوئی بات نہیں، اللہ ہم سب کو ایک جا جمع کر دے گا اور سب کو اسی کی طرف جانا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُحَاۗجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا
اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿١٦﴾

(۱۶) جو لوگ اللہ کے دین کے معاملہ میں جھگڑا کرتے ہیں، اس کے بعد کہ وہ (لوگوں میں) مقبول ہو چکا ہے، ان کی یہ حجت بازی ان کے رب کے نزدیک باطل ہے اور ان پر خدا کا غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ
وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿١٧﴾

(۱۷) وہ اللہ ہی ہے جس نے حق کے ساتھ یہ کتاب اور میزان (عدل و انصاف کا حکم) نازل کی ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ فیصلے کی گھڑی قریب ہی آ لگی ہو!

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ
وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ
يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿١٨﴾

(۱۸) جو لوگ اس کی آمد پر ایمان نہیں رکھتے وہ تو اس کیلئے جلدی کرتے ہیں۔ مگر جو اس پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اس کا وقوع برحق ہے۔ یاد رکھو! جو لوگ قیامت کے وقوع میں شک ڈالنے والی بحثیں کرتے ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ
وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿١٩﴾ ع ۲

(۱۹) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے، وہ جس کو جو کچھ روزی چاہتا ہے دیتا ہے اور وہ بڑی قوت والا اور بڑے غلبے والا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ
حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا
نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿٢٠﴾

(۲۰) جو شخص آخرت کی کھیتی کا خواہش مند ہو، ہم اس کے لئے اس کی کھیتی کو بڑھا دیتے ہیں اور جو کوئی دنیا کی کھیتی کا خواستگار ہو، ہم اسی میں سے اسے کچھ دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ہے۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰۗؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ

(۲۱) کیا ان مشرکوں کے کچھ ایسے خود ساختہ شرکاء ہیں جنہوں نے ان کے لئے

مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾

دین کا کوئی ایسا طریقہ مقرر کردیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی؟ اگر فیصلے کی بات طے شدہ نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ چکا دیا گیا ہوتا اور بلاشبہ ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

تَرَى الظّٰلِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِي رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾

(۲۲) نافرمانوں کو تم دیکھو گے کہ انہوں نے جیسے جیسے عمل انجام دیئے ہیں اس کے وبال سے ڈر رہے ہوں گے، (ان کا ضمیر ڈر رہا ہوگا) حالانکہ اس کے نتائج ان کو ضرور بھگتنے ہیں اور (البتہ) جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ حسنہ انجام دیئے تو وہ ضرور بہشت کے سبزہ زاروں میں ہوں گے، جو کچھ وہ چاہیں گے ان کے پروردگار کی طرف سے ان کو ملے گا۔ یہی بدلہ ہے جو نیک کام انجام دینے والوں کے لئے سب سے بڑا فضل الٰہی ہے۔

ذٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۗ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٢٣﴾

(۲۳) یہی وہ نعمت ہے جس کی بشارت اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس تبلیغ پر، بجز قرابت کی محبت کے، کچھ صلہ نہیں چاہتا (لہٰذا تم اسی کا پاس کرو) اور جو شخص کوئی نیکی کرے گا ہم اس کی نیکی میں اور خوبی بڑھا دیں گے، بیشک اللہ بڑی مغفرت کرنے والا بڑا اقدردان ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَإِنْ يَشَإِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٤﴾

(۲۴) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس پیغمبر نے اللہ پر جھوٹ باندھ رکھا ہے؟ سو اگر اللہ چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگا دے۔ اور اللہ باطل کو مٹاتا ہے اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کر دکھاتا ہے۔ بیشک وہ سینوں کی باتوں تک کو جانتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٢٥﴾

(۲۵) اور وہی (غفور و رحیم تو تمہارا کارساز ہے کہ اس کے بندوں نے خواہ کتنی ہی نافرمانیاں کی ہوں، خواہ کتنی ہی سخت مصیبتوں میں مبتلا ہو گئے ہوں لیکن جب وہ اس کے آگے توبہ کا سر جھکاتے ہیں اور ہر طرف سے کٹ کر صرف اسی کا ہونا چاہتے ہیں تو وہ) ان کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور وہ ان کی خطاؤں سے درگزر کرتا ہے اور تم لوگ جو کچھ کر رہے ہو اسے رتی رتی معلوم ہے۔

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۗ

(۲۶) اور جو لوگ اس کے احکام پر ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ اختیار کئے (تو وہ ان پر اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہے) ان کی دعاؤں کو سنتا ہے (اور ان کی

وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾

آرزوؤں کو پورا کرتا ہے) اور اپنے فضلِ بندہ نواز سے انہیں حق سے بڑھ کر بدلہ دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے۔

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾

(۲۷) اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق فراخ کر دیتا تو وہ زمین میں سرکشی کرنے لگتے لیکن وہ جس قدر چاہتا ہے ایک مناسب اندازے سے اتارتا ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں سے باخبر اور ان پر نگاہ رکھنے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٨﴾

(۲۸) اور وہی خدا تو ہے کہ جب خشک موسم میں لوگ بارش کی طرف سے بالکل ناامید اور مایوس ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی رحمت سے بادلوں کو پھیلا دیتا ہے اور مینہ برسنا شروع ہو جاتا ہے۔ وہی کارسازِ حقیقی سزاوارِ حمد وتقدیس ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ ع ٣ ٤

(۲۹) اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا اور ان دونوں میں جاندار چیزوں کو پھیلا دینا ہے اور وہ جب چاہے گا ان کو جمع کر لینے پر قادر ہے۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٠﴾ۭ

(۳۰) اور تم کو جو مصیبت پہنچتی ہے تمہارے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے آتی ہے۔ اور بہت سے گناہ وہ ویسے ہی معاف کر دیتا ہے۔

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾

(۳۱) اور تم زمین میں خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو اور اللہ کے سوا نہ کوئی تمہارا کارساز ہے اور نہ مددگار!

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ۭ

(۳۲) اور اس کی نشانیوں میں سے چلنے والے جہاز ہیں جو سمندروں میں پہاڑوں کی طرح نظر آتے ہیں۔

اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰي ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٣٣﴾ۙ

(۳۳) اور اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے اور یہ جہاز سمندر کی پیٹھ پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔ بلا شبہ اس میں ہر صبر وشکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٤﴾ۡ

(۳۴) یا سوار ہونے والے لوگوں کے کرتوتوں کی وجہ سے، انہیں (جہازوں کو) ڈبو دے اور بہت سے آدمیوں کو معاف کر دے۔

وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا

(۳۵) اور ہماری آیتوں میں جھگڑا کرنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ ان کے

لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝	لئے کوئی جائے فرار نہیں ہے۔
فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝	(۳۶) سو جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی زندگی کا ساز وسامان ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے کہیں بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔
وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝	(۳۷) جو بڑے بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو خطاؤں سے درگزر کرتے ہیں۔
وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝	(۳۸) اور جو اپنے رب کا حکم مانتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو باہم مشورہ کر کے تمام امور سرانجام دیتے ہیں۔ اور جو کچھ روزی انہیں دے رکھی ہے (نیکی کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔
وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝	(۳۹) (خدا کے پاس کی وہ اجرت جو سراسر خیر اور دائمی ہے) ان لوگوں کے لئے ہے جو اس سرکشی اور بغاوت کا، جو ان کے ساتھ کی جائے، انتقام لیتے ہیں۔
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝	(۴۰) بدی کا بدلہ ویسی ہی بدی ہے۔ البتہ جو معاف کر دے اور صلح کر لے تو اس کا اجر خدا پر ہے، وہ ظالموں کو پیار نہیں کرتا۔
وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝	(۴۱) اور جو اپنی مظلومی کے بعد ظلم کا انتقام لے تو اس پر کوئی الزام نہیں۔
اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝	(۴۲) الزام تو انہی پر ہے جو خود ظلم کرتے ہیں اور زمین پر ناحق فساد پھیلاتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔
وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ ع ۱۴ / ۵	(۴۳) مگر جو صبر کرے اور دوسروں کی خطا بخش دے تو یہ بڑی ہی عالی حوصلگی کے کام ہیں۔
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝	(۴۴) اور جس شخص کو اللہ گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس شخص کا کوئی چارہ ساز نہیں۔ اور (اے نبیؐ!)، آپ دیکھیں گے کہ یہ ظالم جب عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو کہیں گے ''کیا یہاں سے واپس ہو جانے کی کوئی صورت ہے؟''
وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ	(۴۵) اور آپ دیکھیں گے کہ وہ آگ کے سامنے اس حال میں لائے جائیں

الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝٤٥

گے کہ مارے ذلت کے جھکے ہوئے ہوں گے اور وہ (آگ کو نظر بچا کر) کن انکھیوں سے دیکھیں گے اور اہلِ ایمان کہیں گے کہ اصل زیاں کار وہ لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو نقصان میں ڈال دیا۔ آگاہ رہو! کہ ظلم کرنے والے دائمی عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝٤٦

(۴۶) وہاں ان کے کوئی حامی نہ ہونگے جو اللہ کے مقابلے میں ان کی مدد کر سکیں اور جس کو اللہ گمراہ کر دے تو اس کے لئے بچاؤ کی کوئی سبیل نہیں ہے۔

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝٤٧

(۴۷) (اے غافل لوگو!) اس فیصلہ کن دن کے آنے سے پہلے اپنے خدا کا کہا مان لو (جو اس کی طرف سے اعمالِ بد کے نتائج میں آنے والا ہے) اور اس کا ٹلنا ممکن نہیں! اس دن نہ تو تمہارے لئے کہیں کوئی پناہ ہوگی اور نہ (اپنے اعمالِ بد سے) انکار ہی کر سکو گے۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝٤٨

(۴۸) اگر (اس طرح سمجھا دینے پر بھی) یہ لوگ روگردانی کریں تو (اے پیغمبرؐ!) ہم نے کچھ تم کو ان پر داروغہ بنا کر تو بھیجا نہیں۔ تمہارے لئے تو بس حکمِ الٰہی کا پہنچا دینا ہی ہے (ماننا یا نہ ماننا سننے والوں کا کام ہے) اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزا چکھا دیتے ہیں تو وہ اس پر اترا جاتا ہے اور اگر ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے (تو ناشکری کرنے لگتے ہیں) بیشک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝٤٩

(۴۹) آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝٥٠

(۵۰) یا لڑکے اور لڑکیاں جمع کر کے دے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے، بیشک وہ بڑے علم اور بڑی قدرت والا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝٥١

(۵۱) اور کسی بشر کا یہ رتبہ و مقام نہیں کہ اللہ اس سے روبرو بات کرے، الا یہ کہ وہ بات وحی کے طور پر یا پردے کے پیچھے سے یا پھر کسی فرشتے کو پیغام بر بنا کر بھیج دے اور وہ اس کے حکم سے جو کچھ وہ چاہے وحی کر دے بیشک وہ برتر اور کمال حکمت کا مالک ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۲

(۵۲) اور اسی طرح ہم نے اپنے امر سے ایک روح آپ کی طرف وحی کی ہے۔ آپ کو یہ خبر نہ تھی کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے۔ مگر ہم نے اس روح (قرآن) کو ایک ایسی روشنی بنایا ہے جس کے ذریعہ اپنے بندوں میں جس کو چاہتے ہیں راہ دکھاتے ہیں (اور اے پیغمبرؐ!) بلا شبہ تم صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کرنے والے ہو۔

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝۵۳ ع ۵ ۶

(۵۳) صراط اللہ یعنی اللہ کی راہ کی طرف، وہ اللہ کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ ہاں یاد رکھو (کائنات خلقت) کے تمام کاموں کا مرجع اسی کی ذات ہے۔

(۴۳) سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ (۶۳) — اٰیاتھا ۸۹ — رکوعاتھا ۷

سورة الزخرف مکی ہے اور اس میں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمۗ ۝۱ مع ۱۱ عند المتقدمین ۱۲

(۱) حامیم۔

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۲

(۲) اور کتاب روشن کی قسم۔

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۳

(۳) ہم نے اسے اس شکل میں بنایا کہ عربی زبان کا قرآن ہے تاکہ تم سمجھو بوجھو۔

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝۴

(۴) اور یقیناً یہ ہمارے پاس لوحِ محفوظ میں بڑی بلند مرتبہ اور پُر از حکمت کتاب ہے۔

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝۵

(۵) پھر کیا، اس وجہ سے ہم اس نصیحت کا رخ تم سے پھیر دیں کہ تم حد سے نکل جانے والی قوم ہو؟

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝۶

(۶) اور کتنے ہی نبی ہیں جو ہم نے پہلوں (یعنی ابتدائی عہد کی قوموں) میں مبعوث کئے۔

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۷

(۷) اور کبھی کوئی نبی ان کے پاس نہیں آیا مگر وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے رہے۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾

(۵۲) اور اسی طرح ہم نے اپنے امر سے ایک روح آپ کی طرف وحی کی ہے۔ آپ کو یہ خبر نہ تھی کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے۔ مگر ہم نے اس روح (قرآن) کو ایک ایسی روشنی بنایا ہے جس کے ذریعہ اپنے بندوں میں جس کو چاہتے ہیں راہ دکھاتے ہیں (اور اے پیغمبرؐ!) بلاشبہ تم صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کرنے والے ہو۔

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع ۵

(۵۳) صراط اللہ یعنی اللہ کی راہ کی طرف، وہ اللہ کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ ہاں یاد رکھو (کائنات خلقت) کے تمام کاموں کا مرجع اسی کی ذات ہے۔

آیاتها ۸۹ (۴۳) سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ (۶۳) رکوعاتها ۷

سورۃ الزخرف مکی ہے اور اس میں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ مع عند المتقدمين ۱۲

(۱) حامیم۔

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ﴿۲﴾

(۲) اور کتاب روشن کی قسم۔

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ﴿۳﴾

(۳) ہم نے اسے اس شکل میں بنایا کہ عربی زبان کا قرآن ہے تاکہ تم سمجھو بوجھو۔

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ؕ﴿۴﴾

(۴) اور یقیناً یہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں بڑی بلند مرتبہ اور پُر از حکمت کتاب ہے۔

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾

(۵) پھر کیا، اس وجہ سے ہم اس نصیحت کا رخ تم سے پھیر دیں کہ تم حد سے نکل جانے والی قوم ہو؟

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾

(۶) اور کتنے ہی نبی ہیں جو ہم نے پہلوں (یعنی ابتدائی عہد کی قوموں) میں مبعوث کیے۔

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾

(۷) اور کبھی کوئی نبی ان کے پاس نہیں آیا مگر وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے رہے۔

فَأَهْلَكْنَآ أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضَىٰ مَثَلُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾	(۸) آخرکار ہم نے ان لوگوں کو، جو ان سے زیادہ زور آور تھے، ہلاک کر ڈالا۔ اور پچھلے لوگوں کی مثالیں گزر چکی ہیں۔
وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ ٱلْعَزِيزُ ٱلْعَلِيمُ ﴿٩﴾ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠﴾	(۹-۱۰) اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ یہی جواب دیں گے کہ ان کو اسی زبردست اور کمال علم کے مالک نے پیدا کیا ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنا دیئے تاکہ تم منزلِ مقصود تک پہنچ سکو۔
وَٱلَّذِى نَزَّلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِۦ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١١﴾	(۱۱) اور جس نے آسمان سے ایک خاص اندازے کے ساتھ پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کیا، اسی طرح تم بھی قبروں سے نکالے جاؤ گے۔
وَٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْأَزْوَٰجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ ٱلْفُلْكِ وَٱلْأَنْعَٰمِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾	(۱۲) اور جس نے یہ تمام جوڑے پیدا کئے اور کشتی اور جانور تمہارے لئے پیدا کئے جن پر تم سوار ہوتے ہو۔
لِتَسْتَوُۥا عَلَىٰ ظُهُورِهِۦ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا ٱسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَٰنَ ٱلَّذِى سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُۥ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾	(۱۳) تاکہ تم ان کی پیٹھ پر سیدھے سوار ہو پھر اپنے خدا کے احسان یاد کرو اور کہو کہ پاک ہے وہ ذات! جس نے ہمارے لئے مخلوقات کو مسخر کر دیا اور ہم اپنی قوت سے انہیں مسخر نہ کر سکے۔
وَإِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ﴿١٤﴾	(۱۴) اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے!''
وَجَعَلُوا لَهُۥ مِنْ عِبَادِهِۦ جُزْءًا ۚ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾	(۱۵) اللہ تعالیٰ کی (ان قدرتوں اور نعمتوں کے باوجود) ان لوگوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جزء بنا ڈالا ہے، واقعی انسان کھلا ناشکرا ہے۔
أَمِ ٱتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَىٰكُم بِٱلْبَنِينَ ﴿١٦﴾	(۱۶) کیا خدا نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لئے بیٹیاں تجویز کی ہیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ مخصوص کیا ہے؟
وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُۥ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾	(۱۷) حالانکہ جس چیز کی مثال یہ ''رحمن'' کے لئے بیان کرتے ہیں جب اسی کے پیدا ہونے کی خوشخبری ان میں سے کسی کو دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ کالا پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہتا ہے۔
أَوَمَن يُنَشَّؤُا فِى ٱلْحِلْيَةِ وَهُوَ فِى ٱلْخِصَامِ	(۱۸) کیا (اللہ کے حصہ میں وہ اولاد آئی ہے) جو زیور میں نشوونما پاتی ہے اور

ع ۱۵

غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿١٨﴾

بحث وجدال میں اپنا مدعا صاف نہیں بیان کر پاتی؟

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٩﴾

(۱۹) اور انہوں نے فرشتوں کو، جو خدائے رحمان کے بندے ہیں، عورتیں قرار دے لیا۔ کیا ان کی خلق کے وقت یہ حاضر تھے؟ ان کی گواہی لکھ لی جائے گی اور ان سے جواب دہی کی جائے گی۔

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٢٠﴾

(۲۰) اور یہ کہتے ہیں، ''اگر خدائے رحمان چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے!'' ان کو اس بات کا صحیح علم نہیں ہے محض تخمینے لگاتے ہیں۔

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿٢١﴾

(۲۱) کیا ہم نے اس سے پہلے ان کو کتاب دی ہے؟ کہ یہ اس سے دلیل پکڑتے ہیں۔

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢٢﴾

(۲۲) نہیں، بلکہ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم انہی کے نشانہائے قدم پر چل رہے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿٢٣﴾

(۲۳) (اے پیغمبرؐ! انسان کی قومی و جماعتی گمراہی کا ظہور کچھ تمہارے ہی سامنے ایسا نہیں بلکہ اس کا عام اور یکساں حال ہمیشہ ایسا ہی رہا ہے) تمہیں اپنے سے پہلے کوئی بستی ایسی نظر نہیں آئے گی، جس میں اللہ کی طرف سے ڈرانے والے آئے ہوں اور انہوں نے قوموں کے بڑوں سے یہ جواب نہ پایا ہو کہ ''ہم نے تو اپنے باپ دادا کو اسی قومی طریقے پر چلتا پایا اور ہم بھی انہی کے طریقے پر چلیں گے!''

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٢٤﴾

(۲۴) اس پر اس پیغمبر نے کہا'' کیا (تم انہی کے نقشِ قدم پر چلتے رہو گے) خواہ میں اس راستے سے زیادہ صحیح راستہ تمہیں بتاؤں جس پر تم نے اپنے آباء کو پایا ہے؟'' انہوں نے کہا، ''بلاشبہ جس دین کی طرف دعوت دینے کے لئے تم بھیجے گئے ہو، ہم اس کے منکر ہیں!''

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٥﴾ ع ۲/۱۰ ۸

(۲۵) آخر کار ہم نے ان سے انتقام لیا، سو آپ دیکھ لیجئے کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا!!

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ

(۲۶) اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور قوم سے کہا،

بَرَآءٌ مِّمَّا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۶﴾	"جن (دیوتاؤں) کی پرستش کرتے ہو، مجھے ان سے کوئی سروکار نہیں۔
اِلَّا الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ فَاِنَّہٗ سَیَہۡدِیۡنِ ﴿۲۷﴾	(۲۷) میرا رشتہ ہے تو اس ذات سے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی میری رہنمائی کرے گا۔"
وَ جَعَلَہَا کَلِمَۃًۢ بَاقِیَۃً فِیۡ عَقِبِہٖ لَعَلَّہُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۸﴾	(۲۸) اور اسی (توحید) کو ابراہیمؑ اپنی اولاد میں ایک باقی رہنے والا کلمہ بنا گیا تاکہ لوگ شرک سے باز رہیں۔
بَلۡ مَتَّعۡتُ ہٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَہُمۡ حَتّٰی جَآءَہُمُ الۡحَقُّ وَ رَسُوۡلٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۲۹﴾	(۲۹) بلکہ میں نے ان کو اور ان کے آباء کو ہر قسم کے سامان سے بہرہ مند رکھا حتیٰ کہ ان کے پاس حق (قرآن مجید) اور صاف صاف بیان کرنے والا رسول آ گیا۔
وَ لَمَّا جَآءَہُمُ الۡحَقُّ قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ وَّ اِنَّا بِہٖ کٰفِرُوۡنَ ﴿۳۰﴾	(۳۰) اور جب ان کے پاس یہ حق (قرآن) آیا تو کہنے لگے "یہ تو جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں۔"
وَ قَالُوۡا لَوۡ لَا نُزِّلَ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡیَتَیۡنِ عَظِیۡمٍ ﴿۳۱﴾	(۳۱) اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ "یہ قرآن ان دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا؟
اَہُمۡ یَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّکَ ؕ نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَیۡنَہُمۡ مَّعِیۡشَتَہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ رَفَعۡنَا بَعۡضَہُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعۡضُہُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِیًّا ؕ وَ رَحۡمَتُ رَبِّکَ خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۲﴾	(۳۲) کیا آپ کے رب کی رحمت کو یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے دنیاوی زندگی میں ان کے درمیان ان کی معیشت تقسیم کردی اور ایک کو کوئی درجے دوسرے پر بلند کیا تاکہ ایک دوسرے کو اپنے کام میں مدد کے لئے لے سکیں اور تیرے رب کی رحمت بہتر ہے سب چیزوں سے جو وہ سمیٹتے ہیں۔
وَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ یَّکُوۡنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً لَّجَعَلۡنَا لِمَنۡ یَّکۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ لِبُیُوۡتِہِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّۃٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَیۡہَا یَظۡہَرُوۡنَ ﴿۳۳﴾	(۳۳) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو ساز و سامان دنیا تو ہمارے یہاں اس درجہ حقیر و ذلیل ہے کہ جو، منکرانِ حق اور پرستارانِ دنیا ہیں، ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور چاندی ہی کی سیڑھیاں ہوتیں جن پر چڑھ کر وہ چھت پر پہنچتے۔
وَ لِبُیُوۡتِہِمۡ اَبۡوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیۡہَا یَتَّکِـُٔوۡنَ ﴿۳۴﴾	(۳۴) اور چاندی ہی کے دروازے ہوتے اور چاندی ہی کے تخت جن پر وہ تکیے لگا کر بیٹھتے۔
وَ زُخۡرُفًا ؕ وَ اِنۡ کُلُّ ذٰلِکَ لَمَّا مَتَاعُ	(۳۵) اور (یہ تو مثال کے لئے چاندی کی قید لگائی گئی۔ سمجھ لو کہ چاندی نہیں

ع ۳ ۹

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۳۵	بلکہ) یہ سب کچھ خالص سونے ہی کا بنا دیا جاتا لیکن پھر بھی یہ ساز و سامان اس دنیا کی زندگی کے چند روزہ فائدے کے ہیں۔ اور آخرت کی کامیابی تو اللہ (تعالیٰ) کے پاس صاحبانِ اتقاء وحق کے لئے ہے۔
وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۳۶	(۳۶) اور جو خدا کی یاد سے غافل ہوتا ہے، ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں۔ پھر وہی اس کا ساتھی ہوتا ہے۔
وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۳۷	(۳۷) اور یہ (شیاطین) ان کو صحیح راہ سے روکتے ہیں اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت یافتہ ہیں۔
حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۳۸	(۳۸) حتیٰ کہ یہ شخص جب ہمارے پاس آئے گا، تو (اپنے اس ساتھی سے) کہے گا "کاش! دنیا میں میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا سا بُعد ہوتا! کیونکہ تو برا ساتھی نکلا!
وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۳۹	(۳۹) اور جبکہ تم ظالم ٹھہر چکے تو آج تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ہے (اس لیے) کہ تم سب عذاب میں شریک ہو!
اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۴۰	(۴۰) کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں یا اندھوں کو؟ اور جو صریح گمراہی میں مبتلا ہیں، راہِ راست پر لا سکتے ہیں؟
فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۴۱	(۴۱) سو اگر ہم آپ کو (اس دنیا سے) اٹھا بھی لیں تب بھی ہمیں ان کافروں سے ضرور بدلہ لینا ہے۔
اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۴۲	(۴۲) یا آپ کو آنکھوں سے ان کا وہ انجام دکھلا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔ بہرحال ہمیں ان پر پوری قدرت حاصل ہے۔
فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۴۳	(۴۳) سو آپ اس قرآن پر، جو آپ کی طرف وحی کے ذریعہ بھیجا گیا ہے، مضبوطی کے ساتھ قائم رہئے۔ بلاشبہ آپ سیدھی راہ پر ہیں۔
وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْــَٔلُوْنَ ۴۴	(۴۴) اور یہ قرآن آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے بڑی شرف کی چیز ہے اور عنقریب تم سب سے پوچھا جائے گا۔
وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ	(۴۵) آپ سے پہلے جتنے پیغمبر ہم نے بھیجے ہیں، ان سب سے پوچھ دیکھو کہ

رُّسُلِنَآ اَجَعَلۡنَا مِنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ اٰلِهَةً يُّعۡبَدُوۡنَ ۝ — کیا ہم نے خدائے رحمان کے سوا دوسرے معبود بھی مقرر کئے تھے کہ ان کی پرستش کی جائے؟

ع ۱۰

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ — (۴۶) اور بلاشبہ ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور ان کے درباریوں کے پاس بھیجا اور اس نے جا کر کہا کہ ''میں رب العالمین کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں!''

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا يَضۡحَكُوۡنَ ۝ — (۴۷) پھر جب موسیٰؑ نے ہماری نشانیاں ان کو دکھلائیں تو وہ ہنسی اڑانے لگے۔

وَمَا نُرِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكۡبَرُ مِنۡ اُخۡتِهَا وَاَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡعَذَابِ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ۝ — (۴۸) اور ہم جو بھی نشانی ان کو دکھاتے، وہ پہلی سے بڑھ چڑھ کر ہوتی۔ اور ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کرلیا تا کہ وہ باز آجائیں۔

وَقَالُوۡا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهۡتَدُوۡنَ ۝ — (۴۹) اور (ہر عذاب کے موقع پر وہ) کہتے ''اے جادوگر! تو اپنے رب کے اس عہد کی بنا پر، جو اس نے تجھ سے کر رکھا ہے، ہمارے لئے (اس تکلیف دور کرنے کی) دعا کر! ہم ضرور راہِ راست پر آجائیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ اِذَا هُمۡ يَنۡكُثُوۡنَ ۝ — (۵۰) مگر جونہی کہ ہم ان سے عذاب دور کر دیتے تو وہ عہد شکنی کر دیتے۔

وَنَادٰى فِرۡعَوۡنُ فِىۡ قَوۡمِهٖ قَالَ يٰقَوۡمِ اَلَيۡسَ لِىۡ مُلۡكُ مِصۡرَ وَهٰذِهِ الۡاَنۡهٰرُ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِىۡ ۚ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ۝ — (۵۱) (القصہ) فرعون نے ایک روز اپنی قوم سے پکار کر کہا، ''میری قوم! کیا مصر کی حکومت میری نہیں ہے؟ اور میرے نیچے یہ نہریں جاری ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟

اَمۡ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ هُوَ مَهِيۡنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيۡنُ ۝ — (۵۲) ''بلکہ میں اس سے بہتر ہوں جو حقیر ہے اور وہ صاف طور پر کلام بھی نہیں کر سکتا۔''

فَلَوۡلَاۤ اُلۡقِىَ عَلَيۡهِ اَسۡوِرَةٌ مِّنۡ ذَهَبٍ اَوۡ جَآءَ مَعَهُ الۡمَلٰٓئِكَةُ مُقۡتَرِنِيۡنَ ۝ — (۵۳) ''کیوں نہ اس کی طرف سونے کے کنگن ڈالے گئے یا اس کے جلو میں فرشتے جمع ہو کر آتے۔''

فَاسۡتَخَفَّ قَوۡمَهٗ فَاَطَاعُوۡهُ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِيۡنَ ۝ — (۵۴) غرض فرعون نے اپنی قوم کو ہلکا سمجھا اور انہوں نے فرعون کی اطاعت کی بلاشبہ وہ نافرمان لوگ تھے۔

فَلَمَّاۤ اٰسَفُوۡنَا انْتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝ — (۵۵) پھر جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور ان سب کو غرق کر دیا۔

ع ۱۱ / ۱۱

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾

(۵۶) اور بعد والوں کے لیئے پیش رو اور فسانہ عبرت بنا دیا۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ
مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿٥٧﴾

(۵۷) اور جونہی کہ ابنِ مریم کی مثال دی گئی آپ کی قوم کے لوگ اس پر چلانے اور شور مچانے لگے۔

وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ
لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ
خَصِمُوْنَ ﴿٥٨﴾

(۵۸) اور کہنے لگے کہ ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ؟ وہ مثال محض آپ کے سامنے کج بحثی کی غرض سے لائے ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ سخت جھگڑالو واقع ہوئے ہیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ
مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿٥٩﴾

(۵۹) وہ (عیسیٰ ابن مریم) محض ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور بنی اسرائیل کے لیے اس کو ایک نمونہ قدرت بنایا تھا۔

وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي
الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿٦٠﴾

(۶۰) اگر، ہم چاہیں تو تم میں سے فرشتے پیدا کر دیں جو زمین میں تمہارے قائم مقام ہوں۔

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا
وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾

(۶۱) اور بلاشبہ وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی ایک علامت ہے سو تم اس قیامت کے وقوع میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو یہی سیدھی راہ ہے۔

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِيْنٌ ﴿٦٢﴾

(۶۲) اور شیطان تم کو (سیدھی راہ سے) روک نہ دے کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

وَلَمَّا جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ
جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ
الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾

(۶۳) اور جب عیسیٰؑ کھلی نشانیاں لے کر آئے تو اس نے کہا، (لوگو!) میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تمہارے سامنے بعض ان باتوں کی حقیقت واضح کر دوں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو، سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو!"

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾

(۶۴) بلاشبہ اللہ ہی میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے، بس اسی کی بندگی کرو یہی صراطِ مستقیم ہے۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ
لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٦٥﴾

(۶۵) مگر ان کے بہت سے گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ سو ایسے ظالموں کے لئے ایک دردناک عذاب کے دن کی تباہی ہے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ

(۶۶) کیا؟ یہ لوگ اب بس قیامت کے منتظر ہیں کہ ان پر اچانک آ پہنچے اور ان کو

بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾
خبر بھی نہ ہو۔

اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ ع ۱۱ / ۶ / ۱۲
(۶۷) اس دن متقین کے سوا تمام جگری دوست آپ میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾
(۶۸-۶۹-۷۰) اس روز ان لوگوں سے، جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور فرمانبردار رہے، (کہا جائے گا) ”اے میرے بندو! آج تم پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تمہیں غم لاحق ہوگا۔ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ، تمہیں خوش رکھا جائے گا۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾
(۷۱) ان کے روبرو سونے کی رکابیاں اور جام گردش کریں گے اور وہاں ہر چیز موجود ہوگی جس کی دل خواہش کریں اور جسے دیکھ کر آنکھیں لذت اندوز ہوں اور تم اس جنت میں ہمیشہ رہو گے۔

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾
(۷۲) اور یہی وہ جنت ہے جس کے تم اپنے اعمال کی وجہ سے وارث ہوئے ہو۔

لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾
(۷۳) یہاں تمہارے لئے بہ کثرت میوے ہیں جنہیں تم کھاتے رہو گے۔

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾
(۷۴) بیشک گناہگار دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾
(۷۵) اُن کے اوپر عذاب کو کم نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں مایوس ہو کر رہیں گے۔

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾
(۷۶) ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ظلم کرنے والے تھے۔

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾
(۷۷) وہ دوزخ کے داروغہ کو پکار کر کہیں گے ”اے مالک! کسی طرح تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے (تو اچھا ہے) وہ جواب دے گا ”تم کو اسی حال میں رہنا ہے!“

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾
(۷۸) بلاشبہ ہم تمہارے پاس دینِ حق لائے ہیں لیکن تم میں سے اکثر حق سے نفرت رکھتے ہیں۔

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾
(۷۹) کیا انہوں نے کسی بات کا فیصلہ کر لیا ہے؟ تو ہم بھی فیصلہ کئے دیتے ہیں۔

أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۚ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ۝٨٠

(۸۰) یا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی راز کی باتیں اور سرگوشیاں سنتے نہیں؟ کیوں نہیں، (ضرور سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے جو ان کے پاس ہیں، لکھ رہے ہیں۔

قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَأَنَا أَوَّلُ الْعٰبِدِينَ ۝٨١

(۸۱) (اے نبیؐ!) آپ ان سے کہہ دیجئے ”اگر (بفرضِ محال) خدائے رحمان کی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝٨٢

(۸۲) پاک و بالاتر ہے آسمانوں اور زمین کا رب، عرش کا مالک ان باتوں سے جو یہ لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝٨٣

(۸۳) سو آپ ان کو چھوڑیئے کہ یہ انہی بیہودہ خیالات میں منہمک اور کھیل میں لگے رہیں حتیٰ کہ اپنا وہ دن دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۝٨٤

(۸۴) اور وہی ایک ذات ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی لائق پرستش ہے، اور وہ بڑی حکمت والا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَتَبٰرَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝٨٥

(۸۵) اور وہ ذات بابرکت ہے جس کی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، سب پر حکومت ہے اور قیامت کا علم بھی اسی کو ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝٨٦

(۸۶) اور خدا کے سوا جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں، ان کو سفارش کا کوئی اختیار نہ ہوگا۔ بجز ان کے جو حق بات کی شہادت دیں اور وہ اس کو جانتے بھی ہوں۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ ۝٨٧

(۸۷) (اے نبیؐ!) اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا؟ تو خود ہی جواب دیں گے کہ اللہ نے! تو پھر کہاں سے دھوکا کھائے جارہے ہیں؟

وَقِيلِهِ يٰرَبِّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٨٨ وقف لازم

(۸۸) اور قسم ہے رسول کے اس قول کی کہ ”اے میرے رب! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔“

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝٨٩ ع ۷ ۲۲ ۱۲

(۸۹) لہٰذا آپ ان سے درگزر کیجئے اور کہہ دیجئے کہ سلام ہے، عنقریب ہی انہیں انجام معلوم ہو جائے گا!

آیاتہا ۵۹ (۴۴) سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ (۶۴) رکوعاتہا ۳

سورۃ الدخان مکی ہے اور اس میں انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾

(۱) حٰم

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ ﴿۲﴾

(۲) قسم ہے واضح کتاب کی،

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾

(۳) کہ ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں نازل کیا ہے۔ بلاشبہ ہم لوگوں کو آگاہ کرنے والے تھے۔

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ ﴿۴﴾

(۴) (یہ وہ رات ہے) جس میں ہر محکم کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ ﴿۵﴾

(۵) اس حکم کے مطابق جو، ہماری جناب سے صادر ہوتا ہے۔ بیشک ہم ایک رسول بھیجنے والے تھے۔

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ ﴿۶﴾

(۶) آپ کے رب کی رحمت سے، بیشک وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾

(۷) وہ آسمانوں اور زمین کا، اور جو کچھ ان کے مابین ہے سب کا مالک ہے، اگر تم واقعی یقین کرنے والے ہو۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾

(۸) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے وہ تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے پہلے آباؤ اجداد کا بھی۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾

(۹) اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۙ ﴿۱۰﴾

(۱۰) سو (اے نبیؐ) آپ اس دن کا انتظار کیجئے جب آسمان صریح دھواں لے کر آئے گا۔

يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾

(۱۱) وہ لوگوں پر چھا جائے گا، یہ ایک دردناک سزا ہے۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

(۱۲) (کہیں گے) ''اے ہمارے رب! ہم سے یہ دور کردے بلاشبہ ہم ایمان لانے والے ہیں۔''

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ

(۱۳) ان کو کیسے نصیحت ہو سکتی ہے؟ حالانکہ ان کے پاس ایسا رسول آ گیا ہے

مع ۱۲ عند المتقدمین ۱۲

وقف لازم

مُّبِينٌ ﴿١٣﴾	جس کی شانِ رسالت نمایاں ہے۔
ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ﴿١٤﴾	(۱۴) پھر انہوں نے اس سے روگردانی کی اور کہنے لگے کہ سکھایا پڑھایا دیوانہ ہے۔
إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ﴿١٥﴾	(۱۵) ہم تھوڑی سی مدت کے لئے اس عذاب کو ہٹالیں گے مگر تم لوگ پھر وہی کروگے (جو پہلے کر رہے تھے)۔
يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿١٦﴾	(۱۶) جس روز ہم بڑی گرفت کرلیں گے تو ہم سب بدلہ لے لیں گے۔
وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾	(۱۷) ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا تھا اور ان کے پاس ایک معزز رسول آیا تھا۔
أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٨﴾	(۱۸) کہ خدا کے ان بندوں کو میرے حوالے کرو، میں تمہارے پاس ایک امانت دار پیغمبر بن کر آیا ہوں۔
وَأَن لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٩﴾	(۱۹) اور تم خدا کے مقابلہ میں سرکشی اختیار نہ کرو، میں تمہارے سامنے ایک واضح نشانی پیش کرتا ہوں۔
وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾	(۲۰) اور میں اپنے رب اور تمہارے رب کی اس بات سے پناہ لے چکا ہوں کہ تم (مجھ پر حملہ آور ہو) اور مجھے سنگسار کرو۔
وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿٢١﴾	(۲۱) اور اگر تم میری بات نہیں مانتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ!
فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ﴿٢٢﴾	(۲۲) آخر کار موسیٰؑ نے اپنے رب کو پکارا کہ "یہ بڑے مجرم لوگ ہیں"۔
فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾	(۲۳) (حکم ہوا کہ) میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جاؤ، تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔
وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾	(۲۴) (ہم نے موسیٰؑ کو حکم دیا کہ) دریا کو ساکن چھوڑ دو اور نکل بھاگو۔ فرعون اپنے لشکر سمیت اس میں ڈوب جائے گا (چنانچہ حکمِ الٰہی پورا ہوا اور وہ سب کے سب دریا کی لہروں میں نابود ہوگئے۔)
كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾	(۲۵) (پھر دیکھو وہ کون لوگ تھے؟ ان کی کیسی شان و شوکت تھی؟ کیسا جاہ و جلال تھا؟ کیسا گھمنڈ اور کیسی شرارتوں سے بھری ہوئی صدائیں تھیں؟ لیکن

وقف لازم وقف لازم الثلاثة

خدا کے عذاب سے بالآخر انہیں کوئی طاقت بچا نہ سکی) کس قدر سرسبز باغ، کیسی کیسی نہریں،

وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝٢٦
(۲۶) سرسبز وشاداب زراعت گاہیں، عالی شان اور پر تکلف عمارتیں،

وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝٢٧
(۲۷) (عیش ونشاط کی) نعمتیں۔ (غرض وہ سب کچھ جو دنیوی جاہ وجلال میں سے تھا) جن کے اندر وہ بے فکری کے مزے اڑا رہے تھے،

كَذٰلِكَ ۗ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝٢٨
(۲۸) اپنے بعد چھوڑ گئے۔ ایسا ہی ہوا۔ اور ہم نے دوسری قوم کو ان کا وارث بنایا (جو ان پر قابض ہوگئی)۔

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝٢٩ ع ۱۴
(۲۹) پھر (باوجود اس دردناک عذاب کے) نہ تو آسمان ان پر رویا اور نہ زمین ہی نے آنسو بہائے اور نہ انہیں اپنی حالت کی اصلاح کی مہلت دی گئی (کیونکہ مہلت پوری ہوگئی اور آسمان وزمین کا خداوند جب ناراض ہو جائے تو پھر تمام کائنات ہستی میں کون ہے جو ان بدبختوں سے راضی ہوسکتا ہے؟)

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝٣٠ مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝٣١
(۳۰-۳۱) بلا شبہ ہم نے بنی اسرائیل کو سخت ذلت کے عذاب، (یعنی) فرعون سے نجات دی، بیشک وہ حد سے بڑھ جانے والوں میں سے، بڑے اور اونچے درجے کا سرکش تھا۔

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٢
(۳۲) اور بیشک ہم نے (بنی اسرائیل کو) ان کی حالت جانتے ہوئے، دوسری قوموں پر ترجیح دی۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ۝٣٣
(۳۳) اور ان کو ایسی نشانیاں دیں جن میں صریح آزمائش تھی۔

اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝٣٤
(۳۴) یہ لوگ کہتے ہیں،

اِنْ هِىَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝٣٥
(۳۵) "بس ہمیں صرف پہلی مرتبہ ہی مرنا ہے اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے!"

فَاْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٣٦
(۳۶) "پھر اگر تم سچے ہو تو ہمارے آباؤ اجداد کو زندہ کر دکھاؤ!"

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝٣٧
(۳۷) بھلا یہ لوگ بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں؟ ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ جرائم پیشہ لوگ تھے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝٣٨

(۳۸) اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ ہے، کھیل تماشا کرتے ہوئے نہیں پیدا کیا۔

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٩

(۳۹) اور ہم نے انہیں نہیں پیدا کیا مگر حکمت و مصلحت کے ساتھ مگر اکثر انسان ایسے ہیں جو اس حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٤٠

(۴۰) بیشک فیصلے کا دن ان سب کے اٹھائے جانے کے لئے مقررہ وقت ہے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝٤١

(۴۱) جس دن کہ کوئی عزیز وقریب کسی عزیز وقریب کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ کہیں سے انہیں مدد ملے گی!

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٤٢

(۴۲) مگر ہاں جس پر اللہ مہربانی فرمائے، بیشک وہ بڑا زبردست اور بڑی مہربانی کرنے والا ہے۔

ع ۱۳ / ۱۵

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝٤٣

(۴۳) بیشک زقوم کا درخت،

طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝٤٤

(۴۴) گناہگاروں کا کھانا ہوگا،

كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝٤٥

(۴۵) جیسے سیاہ تیل کی تلچھٹ! وہ پیٹوں میں اس طرح جوش مارے گا،

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝٤٦

(۴۶) جیسے گرم کھولتا ہوا پانی!

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاۗءِ الْجَحِيْمِ ۝٤٧

(۴۷) حکم دیا جائے گا اس کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے عین جہنم میں لے جاؤ!

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝٤٨

(۴۸) پھر اس کے سر پر سخت کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈالو!

ذُقْ ښ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝٤٩

(۴۹) اس کا مزہ چکھ کیونکہ تو بڑا۔۔ ذی عزت اور ذی مرتبہ تھا!۔

اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝٥٠

(۵۰) یہی وہ چیز ہے جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝٥١

(۵۱) بیشک متقی لوگ پرامن مقام میں ہوں گے۔

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝٥٢

(۵۲) باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝٥٣

(۵۳) وہ باریک اور دبیز ریشم کا لباس پہنیں گے اور ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

كَذٰلِكَ ۣ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝٥٤

(۵۴) ایسے ہی ہوگا۔ اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتوں کو ان کا جوڑا بنا دیں گے۔

(یعنی بیاہ دیں گے)

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾

(۵۵) وہاں وہ اطمینان سے ہر قسم کے میوے طلب کریں گے۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾

(۵۶) وہاں وہ بجز پہلی موت کے اور کسی موت کا مزہ نہ چکھیں گے اور اللہ ان کو عذابِ جہنم سے محفوظ رکھے گا۔

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾

(۵۷) (یہ سب کچھ) ان کو آپ کے رب کے فضل سے ملے گا، یہی بڑی کامیابی ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

(۵۸) سو (اے نبیؐ!) ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان (عربی) میں آسان کر دیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع ۱۷ ۳ ۱۶

(۵۹) پس آپ نتیجے کا انتظار کیجئے یہ لوگ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

(۴۵) سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۵)

سورۃ الجاثیہ مکی ہے اور اس میں سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾

(۱) حٰم

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾

(۲) یہ اللہ کی طرف سے کتاب (ہدایت) نازل کی جاتی ہے، جو عزیز اور حکیم ہے۔

اِنَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾

(۳) بلاشبہ ایمان رکھنے والوں کے لئے آسمانوں اور زمین میں معرفتِ حق کی بے شمار نشانیاں ہیں۔

وَفِىْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

(۴) نیز تمہاری پیدائش میں اور ان چارپایوں میں جنہیں اس نے زمین میں پھیلا رکھا ہے، اربابِ یقین کے لئے بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾

(۵) اس طرح رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آتے رہنے میں اور اس سرمایہ رزق میں، جسے وہ آسمان سے برساتا ہے اور زمین مرنے کے بعد پھر جی اٹھتی ہے اور ہواؤں کے ردوبدل میں اربابِ دانش کے لئے بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

(یعنی بیاہ دیں گے)

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۙ۝۵۵

(۵۵) وہاں وہ اطمینان سے ہر قسم کے میوے طلب کریں گے۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۙ۝۵۶

(۵۶) وہاں وہ بجز پہلی موت کے اور کسی موت کا مزہ نہ چکھیں گے اور اللہ ان کو عذابِ جہنم سے محفوظ رکھے گا۔

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۵۷

(۵۷) (یہ سب کچھ) ان کو آپ کے رب کے فضل سے ملے گا، یہی بڑی کامیابی ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۵۸

(۵۸) سو (اے نبیؐ!) ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان (عربی) میں آسان کر دیا ہے تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝۵۹ ع ۱۷/۲ ۱۶

(۵۹) پس آپ نتیجے کا انتظار کیجئے یہ لوگ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

(آیاتها ۳۷) (۴۵) سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۵) (رکوعاتها ۴)

سورۃ الجاثیہ مکی ہے اور اس میں سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۝۱

(۱) حٰم

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۲

(۲) یہ اللہ کی طرف سے کتاب (ہدایت) نازل کی جاتی ہے، جو عزیز اور حکیم ہے۔

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳

(۳) بلاشبہ ایمان رکھنے والوں کے لئے آسمانوں اور زمین میں معرفتِ حق کی بے شمار نشانیاں ہیں۔

وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَاۗبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۴

(۴) نیز تمہاری پیدائش میں اور ان چارپایوں میں جنہیں اس نے زمین میں پھیلا رکھا ہے، اربابِ یقین کے لئے بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۵

(۵) اس طرح رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آتے رہنے میں اور اس سرمایہ رزق میں، جسے وہ آسمان سے برساتا ہے اور زمین مرنے کے بعد پھر جی اٹھتی ہے اور ہواؤں کے رو و بدل میں اربابِ دانش کے لئے بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ
فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ
يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾

(٦) اور (اے پیغمبرؐ!) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو فی الحقیقت ہم تمہیں سنا رہے ہیں۔ پھر اللہ کی آیتوں کے بعد کونسی بات رہ گئی ہے؟ جسے سن کر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٧﴾

(٧) تباہی ہے ہر اس جھوٹے گنہگار شخص کے لئے!

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ
مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٨﴾

(٨) جو اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس کے سامنے پڑھی جارہی ہیں پھر بھی وہ از راہِ تکبر (کفر پر) اس طرح مصر رہتا ہے گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں۔ سو ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجئے!

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا ۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا ۗ
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩﴾

(٩) جب وہ ہماری آیتوں میں کسی آیت کی خبر پاتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا
كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠﴾

(١٠) ان کے آگے جہنم ہے اور جو کچھ انہوں نے دنیا میں کمایا ہے وہ ان کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا اور نہ، وہ معبود کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ کے سوا اپنا کارساز بنا رکھا ہے ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ
رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾ ع ١ / ١٧

(١١) یہ (قرآن) سراسر ہدایت ہے۔ اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا، ان کے لئے بلا کا دردناک عذاب ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ
الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢﴾

(١٢) وہ اللہ ہی تو ہے جس نے سمندر کو تمہارے لئے مسخر کر دیا تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿١٣﴾

(١٣) اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر دیا (ان کی قوتیں اور تاثیریں اس طرح تمہارے تصرف میں دے دی گئیں کہ جس طرح چاہو کام لے سکتے ہو) بلاشبہ ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرنے والے ہیں، اس بات میں (معرفتِ حق کی) بڑی نشانیاں ہیں۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا
يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًاۢ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾

(١٤) (اے نبیؐ!) آپ ایمان والوں سے فرما دیجئے کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو "ایام اللہ" کی توقع نہیں رکھتے تا کہ اللہ خود ایک گروہ کو اس کی کمائی کا بدلہ دے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾	(۱۵) جو کوئی نیک عمل کرے گا اپنے ہی لئے کرے گا اور جو برائی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا، پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾	(۱۶) بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی اور ان کو عمدہ عمدہ چیزیں عطا کیں اور ہم نے ان کو اقوامِ عالم پر فضیلت دی تھی۔
وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾	(۱۷) اور ہم نے انہیں دین کے بارے میں واضح دلائل عطا فرمائے۔ پھر انہوں نے صحیح علم آجانے کے بعد ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لئے باہم اختلاف کیا۔ بیشک تیرا رب قیامت کے دن ان باتوں کا فیصلہ فرمادے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں۔
ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾	(۱۸) اس کے بعد (اے نبیؐ!) ہم نے آپ کو دین کے معاملہ میں ایک شاہراہ پر قائم کردیا ہے، سو آپ اسی راستہ پر چلے جایئے اور اِن لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلو جو علم سے بے بہرہ ہیں۔
اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾	(۱۹) کیونکہ یہ لوگ خدا کے مقابلے میں آپ کے کچھ کام نہیں آسکیں گے اور بلا شبہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوا کرتے ہیں اور متقیوں کا ساتھی اللہ ہے۔
هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾	(۲۰) یہ (قرآنِ مجید) لوگوں کے لئے واضح دلیلوں کی روشنی ہے۔ اور ہدایت اور رحمت ہے یقین رکھنے والوں کے لئے۔
اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾	(۲۱) جو لوگ برائیاں کرتے ہیں، کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور جن کے اعمال اچھے ہیں؟ دونوں برابر ہوجائیں، زندگی میں بھی اور موت میں بھی؟ (اگر ان لوگوں کے فہم و دانش کا فیصلہ یہی ہے تو) کیا ہی برا ہے ان کا فیصلہ؟
وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا	(۲۲) اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بیکار و عبث نہیں بنایا، بلکہ حکمت و مصلحت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور اس لئے پیدا کیا ہے کہ ہر جان اپنی

ع ۲ ۱۸

یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾	کمائی کے مطابق بدلہ پالے اور ایسا نہ ہوگا کہ ان کے ساتھ نا انصافی ہو۔
اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾	(۲۳) (اے نبیؐ!) بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے اور اللہ نے اپنے علم کی بنا پر اسے گمراہی میں پھینک رکھا ہے اور اس کے کان پر اور اس کی دل پر مہر لگادی ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے، پھر اب خدا کے بعد اس گم کردہ راہ کی کون رہنمائی کرسکتا ہے؟ کیا پھر بھی تم لوگ نصیحت نہیں پکڑتے؟
وَقَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا یُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾	(۲۴) اور یہ کہتے ہیں کہ بس اس دنیا کی زندگی کے بعد اور کوئی زندگی نہیں ہے، ہم یہیں مرتے اور یہیں جیتے ہیں اور گردشِ زمانہ کے سوا ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ہمیں ہلاک کردے۔ دراصل اس معاملہ میں ان کے پاس کوئی علم نہیں ہے۔ یہ محض گمان کی بنا پر باتیں کررہے ہیں۔
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾	(۲۵) اور جب انہیں ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے پاس سوائے کٹ حجتی کے کوئی اور دلیل نہیں ہوتی کہ ''اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو اٹھالاؤ!''
قُلِ اللّٰهُ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یَجْمَعُكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع ۳ ۱۹	(۲۶) آپ ان سے کہہ دیجیے، اللہ ہی تمہیں زندگی دیتا ہے، پھر وہی تمہیں موت دے گا۔ پھر وہی تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس کی آمد میں کوئی شک نہیں ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یَوْمَىِٕذٍ یَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾	(۲۷) اور آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی سلطنت ہے۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن اہلِ باطل سخت گھاٹے میں رہیں گے۔
وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾	(۲۸) اور (اے نبیؐ!) آپ ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھیں گے۔ ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا، ''آج تم لوگوں کو ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے رہے تھے''۔
هٰذَا كِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾	(۲۹) یہ نامۂ اعمال ہماری کتاب ہے جو تمہارے اوپر ٹھیک ٹھیک شہادت دے رہا ہے، جو کچھ بھی تم کرتے تھے اسے ہم لکھواتے جا رہے تھے۔

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿٣٠﴾

(۳۰) سو جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہی صریح کامیابی ہے۔

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٣١﴾

(۳۱) لیکن جن لوگوں نے کفر کیا ان سے کہا جائیگا ''کیا میری آیات تمہیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں؟ پھر تم نے ان سے تکبر کیا اور تم بڑے ہی مجرم تھے۔''

وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُم مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿٣٢﴾

(۳۲) اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے اور قیامت کے وقوع میں ذرا بھی شک نہیں ہے، تو تم کہتے تھے، ''ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے؟ ہم تو (اُس کا) صرف ایک خیال سا رکھتے ہیں۔ اور اس کے ہونے کا یقین نہیں ہے۔''

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٣﴾

(۳۳) اور ان کے اعمال کے برے نتائج ان کے سامنے ظاہر ہو جائیں گے اور وہ اس چیز کے پھیر میں آجائیں گے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٤﴾

(۳۴) اور اس وقت ان سب سے کہا جائیگا کہ جس طرح تم نے اس دن کی حکومتِ الٰہی کو بھلا دیا تھا، آج ہم بھی تم کو بھلا دیں گے۔ تمہارا ٹھکانا آگ کے شعلے ہیں۔ اور کوئی نہیں جو تمہارا امدد گار ہو!

ذَٰلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٣٥﴾

(۳۵) یہ اس کی سزا ہے کہ تم نے خدا کی آیتوں کی ہنسی اڑائی اور دنیا کی زندگی اور اس کے کاموں نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا۔ پس آج نہ تو عذاب سے نکالے جاؤ گے اور نہ ہی تمہیں اس کا موقع ملے گا کہ توبہ و استغفار کر کے خدا کو منا لو! (کیونکہ اس کا وقت تم نے کھو دیا۔)

فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٦﴾

(۳۶) سو سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور سب جہان والوں کا پروردگار ہے۔

وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣٧﴾ ع ۴/۲۰

(۳۷) اور آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے بڑائی ہے اور وہی زبردست اور کمال حکمت کا مالک ہے۔

آیاتها ٣٥ (٤٦) سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ (٦٦) رکوعاتها ٤

سورة الاحقاف مکی ہے اور اس میں پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ①

(۱) حٰم

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ②

(۲) اس کتاب کا نازل کیا جانا اللہ زبردست بڑی حکمت والے کی طرف سے ہے۔

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ③

(۳) ہم نے آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، برحق اور ایک میعادِ مقررہ تک کے لئے بنایا ہے۔ مگر جو کافر ہیں، ان کو جس چیز سے خبردار کیا گیا ہے، وہ اس سے اعراض ہی کر رہے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۗ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ④

(۴) (اے نبیؐ!) ان سے کہئے ''بھلا دیکھو تو جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، ذرا مجھ کو یہ تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا بنایا؟ یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کی کوئی شرکت ہے؟ اگر تم (قبولِ پیامِ حق سے) انکار میں سچے ہو تو ثبوت میں کوئی کتاب پیش کرو جو اس سے پہلے نازل ہوئی ہو (یا کم از کم) علم و بصیرت کی کوئی پچھلی روایت ہی لا دکھاؤ جو تمہارے پاس موجود ہو!''

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ⑤

(۵) آخر اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک بھی ان کی پکار کا جواب نہیں دے سکتے اور وہ ان کے پکارنے سے بالکل بے خبر ہیں۔

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ⑥

(۶) جب سب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ اپنے پکارنے والوں کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا انکار کریں گے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۗ ⑦

(۷) اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو یہ کافر، حق (یعنی قرآن) کی نسبت، جب ان کے سامنے آجاتا ہے، کہتے ہیں کہ ''یہ تو کھلا جادو ہے۔''

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۗ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ

(۸) کیا یہ یوں کہتے ہیں کہ رسول نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ

فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑧

''اگر میں نے اسے (قرآنِ مجید کو) خود گھڑ لیا ہے تو تم خدا کی گرفت سے مجھے کچھ بھی نہ بچا سکو گے، تم قرآنِ مجید کے بارے میں جو باتیں بنا رہے ہو اللہ ان کو خوب جانتا ہے، میرے اور تمہارے درمیان گواہی دینے کو وہی کافی ہے اور وہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ⑨

(۹) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں کوئی نیا رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہونا ہے؟ اور تمہارے ساتھ کیا؟ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے اور میں تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑩ ع

(۱۰) (اے نبیؐ!) ان سے کہئے بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی جانب سے آیا ہو اور تم اس کو ماننے سے انکار کرو، حالانکہ اس جیسے کلام (کے منجانب اللہ ہونے) پر بنی اسرائیل سے ایک شخص شہادت بھی دے چکا ہے، پھر وہ اس پر ایمان لے آیا۔ اور تم تکبر میں پڑے رہے تو (جان لو!) بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا!

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ⑪

(۱۱) اور کفار، اہلِ ایمان کی نسبت یوں کہتے ہیں، اگر یہ بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے آگے نہ نکل جاتے! اور جب انہوں نے اس قرآن مجید سے ہدایت نہ پائی تو اب یہی کہیں گے کہ یہ تو پرانا جھوٹ ہے۔

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ⑫

(۱۲) حالانکہ اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب امام اور رحمت بن کر آ چکی ہے اور یہ کتاب عربی زبان میں اس کی تصدیق کرنے والی ہے تا کہ جو ظالم ہیں ان کو متنبہ کرے اور نکوکار لوگوں کو بشارت دے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ⑬

(۱۳) یقیناً جن لوگوں نے اللہ کو اپنا پروردگار سمجھا اور اپنے اندر استقامت پیدا کر لی، تو پھر نہ تو ان کے لئے کسی طرح کا خوف ہے اور نہ کسی ناکامی و نامرادی کا غم۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑭

(۱۴) یہی لوگ اہلِ جنت ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے ان اعمال کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہیں۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ
حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ
وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا
بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ
رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي
أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ
إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾

(۱۵) ہم نے انسان کو تاکید کی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ اس کی ماں نے اسے تکلیف کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور تکلیف کے ساتھ جنا اور حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت کم از کم تیس مہینوں کی ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری توانائی کو پہنچا اور چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا، تو کہنے لگا، ''اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے ان احسانات کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کئے اور میں ایسے نیک کام کرتا رہوں جس سے تو راضی ہو۔ اور میرے لئے میری اولاد بھی نیک بنادے، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور یقیناً میں تابع فرمان بندوں سے ہوں۔''

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا
وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ
وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾

(۱۶) انہی صفات کے حامل لوگوں سے ہم ان کے اعمال قبول کرتے ہیں اور ان کے گناہوں سے درگزر کرتے ہیں، ان لوگوں کا شمار اہلِ جنت میں ہے۔ یہ سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا رہا ہے۔

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا
أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ
الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۖ وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ
وَيْلَكَ آمِنْ ۚ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ
فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾

(۱۷) اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا، ''تف ہے تمہارے لئے! کیا مجھے خبر دیتے ہو کہ میں مرنے کے بعد دوبارہ قبر سے نکالا جاؤں گا! حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں'' اور والدین اللہ کی دہائی دے کر لڑکے سے کہتے ہیں، ''ارے تیرا برا ہو! تو ایمان لے آ! یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔'' مگر وہ کہتا ہے، ''یہ محض اگلے لوگوں کی بے سروپا کہانیاں ہیں!''

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي
أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ
وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾

(۱۸) یہی وہ لوگ ہیں جن کے حق میں عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے اور جنوں اور انسانوں کی جو امتیں ان سے پہلے گزر چکی ہیں، یہ بھی ان میں شامل ہوں گے۔ کیونکہ یہ سب لوگ زیاں کار تھے۔

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ
أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾

(۱۹) اور ہر ایک کے درجے، ان کے اعمال کے لحاظ سے ہونگے اور (یہ اس لئے ہوگا) تاکہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ
أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا
وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ

(۲۰) اور جس روز کفار آگ پر حاضر کئے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) تم دنیوی زندگی میں اپنے حصہ کی نعمتیں حاصل کر چکے اور ان سے خوب فائدہ اٹھا

الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝٢٠ ع ۲

چکے، سو آج تم کو اسی تکبر کے باعث، جو تم ناحق دنیا میں کیا کرتے تھے، ذلیل کرنے والے عذاب کی سزا دی جائے گی!

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٢١

(۲۱) اور (اے نبیؐ!) آپ انہیں قومِ عاد کے بھائی (ہودؑ) کا قصہ سنایئے، جب انہوں نے "احقاف" میں اپنی قوم کو ڈرایا، اور ان سے پہلے بھی بہت سے ڈر سنانے والے پیغمبر گزر چکے ہیں کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، میں تم پر ایک بڑے سخت دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔"

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٢٢

(۲۲) انہوں نے کہا "کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے برگشتہ کردے؟ پھر اگر تو سچا ہے تو جس دن کے عذاب کا ہم سے وعدہ کرتا ہے اسے ہم پر لے آ!"

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ڮ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝٢٣

(۲۳) ہودؑ نے کہا "اس کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، میں تم کو وہ پیغام پہنچا رہا ہوں جو مجھ کو دے کر بھیجا گیا ہے، مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ جہالت و نادانی کی باتیں کر رہے ہو"!

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٢٤ ۙ

(۲۴) پھر جب انہوں نے اس عذاب کو ایک بادل کی شکل میں اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا، تو کہنے لگے، "یہ بادل ہے جو ہمیں سیراب کرے گا!"۔ نہیں، بلکہ یہ وہ چیز (عذاب) ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے۔ یہ ایک ہوا کا سخت طوفان ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝٢٥

(۲۵) یہ آندھی اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر ڈالے گی! آخر کار ان کی یہ حالت ہوگئی کہ ان کی سکونتی جگہوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ ہم مجرموں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ڮ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٢٦ ع ۳

(۲٦) ہم نے ان کو ان چیزوں میں قدرت دی تھی جو تم کو نہیں دی۔ ہم نے ان کو کان، آنکھیں اور دل دے رکھے تھے، مگر نہ تو ان کے کان ان کے کچھ کام آئے اور نہ ہی آنکھیں اور دل! کیونکہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے، اور جس عذاب کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اس کے پھیر میں آ گئے۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى

(۲۷) بلاشبہ ہم تمہارے گرد و پیش کے علاقوں میں بہت سی بستیوں کو تباہ و برباد کر

وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۝٢٧ | چکے ہیں۔اور ہم نے طرح طرح سے ان کو سمجھایا، تا کہ وہ باز آ جائیں۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ۝٢٨

(۲۸) پھر کیوں نہ، ان ہستیوں نے ان کی مدد کی جن کو اللہ کے سوا انہوں نے تقرب الی اللہ کا ذریعہ سمجھ کر معبود بنا رکھا تھا؟ بلکہ وہ جھوٹے معبود، ان سے کھوئے گئے اور یہ غیر اللہ کو معبود بنانا ان کا محض بہتان اور افترا پردازی تھی۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ۝٢٩

(۲۹) اور (یہ واقعہ بھی ذکر کیجئے) جب ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو آپ کی جانب متوجہ کر دیا تا کہ وہ قرآن سنیں۔سو جب وہ اس جگہ آ پہنچے تو آپس میں کہنے لگے، "خاموش ہو جاؤ!" پھر جب قرآن کی تلاوت ہو چکی تو وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کے پاس واپس گئے۔

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ۝٣٠

(۳۰) انہوں نے (جا کر) کہا، "اے ہماری قوم کے لوگو! ہم ایک ایسی کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے۔وہ اپنے سے پہلے کی تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور وہ کتاب حق اور راہِ راست کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۝٣١

(۳۱) "اے ہماری قوم کے لوگو! تم اللہ کے داعی (یعنی محمد ﷺ) کی بات قبول کر لو اور اس پر ایمان لے آؤ، اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝٣٢

(۳۲) "اور جو شخص اللہ کے داعی کی بات قبول نہ کرے گا تو وہ زمین پر رہ کر اللہ کو زچ نہیں کر سکتا۔اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی حمایتی ہوگا" یہی وہ لوگ ہیں جو کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں!

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝٣٣

(۳۳) اور کیا ان لوگوں نے یہ نہیں سمجھا؟ کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے بناتے ہوئے جو نہ تھکا، وہی اللہ مردوں کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔کیوں نہیں، یقیناً وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ

(۳۴) اور جس روز کہ کفار آگ کے سامنے لائے جائیں گے (اور ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ دوزخ ایک حقیقت نہیں ہے؟ تو وہ جواب دیں گے، "کیوں نہیں، ہمارے رب کی قسم! (یہ واقعی ایک حقیقت ہے) اس پر اللہ

تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾

تعالیٰ فرمائے گا، "اچھا اب اس کفر کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے، عذاب کا مزہ چکھو!"

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع ٩

(٣٥) پس (اے نبیؐ!) جس طرح دوسرے اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا، آپ بھی صبر کرتے رہئے اور ان کے لئے (عذاب کی) جلدی نہ کیجئے۔ جس روز یہ لوگ اس چیز (عذاب) کو دیکھیں گے، جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے، تو (یوں خیال کریں گے) گویا وہ دن میں سے گھڑی بھر رہے ہوں گے۔ یہ قرآنِ مجید (اتمامِ حجت کی غرض سے) پہنچا دینا ہے، پس اب وہی لوگ تباہ کئے جائیں گے جو نافرمان ہیں!

آیاتها ٣٨ (٤٧) سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ (٩٥) رکوعاتها ٤

سورۃ محمدؐ مدنی ہے اور اس میں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿١﴾

(١) جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾

(٢) اور جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح کئے اور قرآنِ حکیم پر یقین کیا جو محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا اور جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے لئے پیامِ حق ہے، سو وہ یقین کریں کہ ان کے سارے گناہ جھڑ گئے اور ان کے دل کو سنوار دیا گیا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾

(٣) یہ اس لئے کہ جو لوگ کافر ہیں انہوں نے باطل کی پیروی کی اور جو ایمان دار ہیں انہوں نے اس حق کی پیروی کی جو ان کے رب کی جانب سے پہنچا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے ان کے احوال بیان کرتا ہے۔

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ؕ مع ١٣

(٤) پس جب تمہارا اور کفار کا مقابلہ میدانِ جنگ میں ہو تو ان کی گردن اڑا دو یہاں تک کہ جب خون ریزی ہو چکے تو انہیں خوب باندھ لو۔ اس کے بعد یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر رہا کر دو یہاں تک کہ لڑائی موقوف ہو جائے۔ یہ حکم ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے نمٹ لیتا (لیکن۔۔اس

تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾

تعالیٰ فرمائے گا، ''اچھا اب اس کفر کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے، عذاب کا مزہ چکھو!''

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع ٩

(۳۵) پس (اے نبیؐ!) جس طرح دوسرے اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا، آپ بھی صبر کرتے رہیئے اور ان کے لئے (عذاب کی) جلدی نہ کیجئے۔ جس روز یہ لوگ اس چیز (عذاب) کو دیکھیں گے، جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے، تو (یوں خیال کریں گے) گویا وہ دن میں سے گھڑی بھر رہے ہوں گے۔ یہ قرآنِ مجید (اتمامِ حجت کی غرض سے) پہنچا دینا ہے، پس اب وہی لوگ تباہ کئے جائیں گے جو نافرمان ہیں!

اٰياتها ٣٨ — (٤٧) سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ (٩٥) — رکوعاتها ٤

سورۃ محمدؐ مدنی ہے اور اس میں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿١﴾

(۱) جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰي مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾

(۲) اور جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح کئے اور قرآنِ حکیم پر یقین کیا جو محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا اور جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے لئے پیامِ حق ہے، سو وہ یقین کریں کہ ان کے سارے گناہ جھڑ گئے اور ان کے دل کو سنوار دیا گیا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾

(۳) یہ اس لئے کہ جو لوگ کافر ہیں انہوں نے باطل کی پیروی کی اور جو ایمان دار ہیں انہوں نے اس حق کی پیروی کی جو ان کے رب کی جانب سے پہنچا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے ان کے احوال بیان کرتا ہے۔

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ڎ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ڔ ذٰلِكَ ۭ مع ١٣

(۴) پس جب تمہارا اور کفار کا مقابلہ میدانِ جنگ میں ہو تو ان کی گردن اڑا دو یہاں تک کہ جب خون ریزی ہو چکے تو انہیں خوب باندھ لو۔ اس کے بعد یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر رہا کر دو یہاں تک کہ لڑائی موقوف ہو جائے۔ یہ حکم ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے نمٹ لیتا (لیکن ۔۔ اس

وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَاْ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ④

نے جہاد کا حکم دیا) تا کہ تم کو ایک دوسرے کے ذریعہ آزمائے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے، اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔

سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ⑤

(۵) اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی کرے گا اور ان کی حالت کو درست کر دے گا۔

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ⑥

(۶) اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس کی تعریف (اور آگاہی) ان سے کر دی گئی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ⑦

(۷) اے ایمان والو! اگر تم خدا (کے کلمۂ حق) کی مدد کرو گے تو اللہ (تعالیٰ) بھی تمہاری مدد کرے گا، اور تمہارے اندر مضبوطی اور ثابت قدمی پیدا کر دے گا۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ⑧

(۸) رہے وہ لوگ جو کافر ہیں تو ان کے لئے تباہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ⑨

(۹) کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ (کلام) کو ناپسند کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو نیست و نابود کر دیا۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ⑩

(۱۰) کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں؟ کہ ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ اللہ نے ان پر تباہی واقع کی، اور اسی قسم کے حالات ان کافروں کو بھی پیش آنے والے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ⑪

(۱۱) یہ اس لئے کہ ایمانداروں کا مالک اور کارساز خدا ہے۔ اور جو خدا کی قدرت کے منکر ہیں ان کا کوئی بھی مالک و کارساز نہیں ہے۔

ع ٥

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ⑫

(۱۲) یقیناً اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے، ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا، (دنیا میں) عیش کر رہے ہیں اور چوپایہ جانوروں کی طرح کھا پی رہے ہیں، اور ان کا ٹھکانا آگ ہے!

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْۤ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ⑬

(۱۳) کتنی ہی بستیاں (ایسی گزر چکی ہیں) جو آپ کی اس بستی سے، جس نے آپ کو جلا وطن کیا ہے، قوت و طاقت میں بڑھی ہوئی تھیں۔ ہم نے انہیں ہلاک کر ڈالا، پھر کوئی بھی ان کا مددگار نہ ہوا!

وقف يبتدأ بقوله ذالك ط ولكن حسن اتصاله بما قبله ويوقف على ذالك ط ١٢

أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا أَهْوَآءَهُمْ ﴿١٤﴾

(۱۴) کیا وہ لوگ، جو اپنے رب کے بتائے ہوئے سیدھے راستے پر ہیں، ان لوگوں کی طرح ہو سکتے ہیں جنہیں اپنے اعمالِ بد میں خوبی نظر آتی ہے اور وہ ہوائے نفس پر چلتے ہیں؟

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۖ فِيْهَآ أَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ ﴿١٥﴾

(۱۵) پرہیزگاروں کے لئے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی صفت تو یہ ہے کہ اس میں نہریں بہ رہی ہوں گی جن کا پانی صاف ستھرا ہوگا اور دودھ کی نہریں ہوں گی جس کے ذائقہ میں ذرہ بھر بھی تبدیلی نہیں آئے گی۔ اور شراب کی نہریں ہوں گی جو پینے والوں کے لئے بہت ہی لذیذ ہوں گی۔ اور صاف کئے ہوئے شہد کی نہریں ہوں گی۔ اور ان کے لئے اس میں ہر طرح کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے بہت بڑی بخشش ہوگی، (کیا یہ اہل جنت) ان لوگوں کی طرح ہو سکتے ہیں جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور جنہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں تک کاٹ دے گا؟

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ حَتّٰىٓ إِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۟ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا أَهْوَآءَهُمْ ﴿١٦﴾

(۱۶) اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کان لگا کر آپ کی بات سنتے ہیں۔ پھر جب آپ کے پاس سے باہر نکلتے ہیں، تو ان لوگوں سے، جو اہل علم ہیں (ازراہِ تمسخر) پوچھتے ہیں کہ ابھی ابھی انہوں نے کیا کہا تھا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے اور یہ اپنی نفسانی خواہشات کے پیرو بنے ہوئے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿١٧﴾

(۱۷) اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ ان کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور انہیں ان کا تقویٰ دیتا ہے۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنّٰى لَهُمْ إِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿١٨﴾

(۱۸) پھر کیا یہ لوگ آخری فیصلہ کر دینے والی گھڑی کے منکر ہیں کہ اچانک ان پر آنازل ہو؟ سو اگر اسی کا انتظار ہے تو اس کی نشانیاں تو آچکیں اور جب وہ گھڑی خود آئے گی تو اس وقت ان کے لئے کیا ہوگا؟

فَاعْلَمْ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ؏ ﴿١٩﴾ ع ٢ ٦

(۱۹) سو (اے نبیؐ!) آپ یقین رکھئے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے اور آپؐ اپنی خطاؤں کے لئے بخشش طلب کیجئے اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بھی، اور اللہ تعالیٰ تمہارے پھرنے اور ٹھہرنے کی جگہ کو خوب

جانتا ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿٢٠﴾

(۲۰) اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی سورہ کیوں نازل نہیں کی جاتی؟ (جس میں جنگ کا حکم ہو) لیکن جب ایک محکم سورہ نازل کی گئی اور اس میں قتال کا ذکر ہوا، تو جن لوگوں کے دل مرضِ ضلالت سے بیمار ہو رہے ہیں (اعلانِ حق کے وقت) تم ان کو دیکھو گے کہ تمہاری طرف ایسے خوف زدہ ہو کر دیکھ رہے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو اور اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں! پس افسوس ہے انکے حال پر!

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾

(۲۱) اطاعت کا اقرار اور بھلی بات کہنی چاہیئے ۔۔۔ پھر جب جہاد کا حکم لازم ہو جائے، اس وقت اگر یہ لوگ اللہ سے (اپنے عہد میں) سچے نکلتے تو یہ ان کے لئے بہت ہی بہتر ہوتا۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾

(۲۲) پھر کیا تم چاہتے ہو کہ اگر تمہیں اقتدار مل جائے تو زمین میں فساد پھیلاؤ، اور خدا کے قائم کئے ہوئے رشتوں کو قطع کر دو؟

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾

(۲۳) یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا اور (کانوں کو) بہرا بنا دیا ہے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾

(۲۴) کیا لوگ اپنے دماغ سے قرآن پر غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں؟

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿٢٥﴾

(۲۵) دراصل جو لوگ ہدایت کے، ان کے سامنے واضح ہو جانے کے بعد، اس سے پھر گئے، ان کے لئے شیطان نے یہ بات آراستہ کر دکھائی ہے اور جھوٹی امیدوں کا سلسلہ ان کے لئے دراز کر رکھا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ښ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾

(۲۶) یہ اسی لئے کہ، انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا ہے کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾

(۲۷) پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا؟ جب کہ فرشتے ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے ان کی روحیں قبض کریں گے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٢٨ ع

(۲۸) ان سے یہ سلوک اس لئے ہوگا کہ انہوں نے اس طریقے کی پیروی کی جو اللہ کو ناراض کرنے والا تھا۔ اور انہوں نے اس کی رضا کو ناپسند کیا۔ اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیئے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝٢٩

(۲۹) جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے، کیا وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں کے کینوں کو کبھی ظاہر نہیں کرے گا۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝٣٠

(۳۰) اور اگر ہم چاہتے تو ہم انھیں آپ کو دکھا دیتے، پھر آپ انہیں ان کے چہروں سے پہچان لیتے اور اب بھی آپ ان کے اندازِ گفتگو سے انہیں اچھی طرح پہچان لیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ۝٣١

(۳۱) اور ہم تم کو آزمائش میں ڈالیں گے تاکہ معلوم کریں کہ کون تم میں مجاہد و صابر ہیں نیز تمہاری اصل حالت کو جانچ لیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝٣٢

(۳۲) بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا اور ہدایت کے خوب واضح ہو جانے کے بعد انہوں نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور اللہ کے رسولؐ کی مخالفت کی، یہ لوگ اللہ کو ذرا سا نقصان بھی نہیں پہنچا سکیں گے۔ البتہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام اعمال کو رائیگاں کر دے گا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝٣٣

(۳۳) اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی فرمانبرداری بجالاؤ اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝٣٤

(۳۴) بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا پھر وہ کفر ہی کی حالت میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝٣٥

(۳۵) پس تم کم ہمت نہ ہو اور (کفار سے) صلح کی درخواست نہ کرو جبکہ تم ہی غالب رہنے والے ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کو ہرگز کم نہیں کرے گا۔

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝٣٦

(۳۶) یہ دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشا ہے۔ اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ کی راہ اختیار کر لو تو وہ تمہیں تمہارے اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور تمہارے مال تم سے طلب نہیں کرے گا۔

إِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾

(۳۷) اگر وہ تم سے مال طلب کرنے لگے اور طلب میں سارا سمیٹنے سے کام لے، تو تم بخل کروگے اور تمہارے باطنی کینوں کو ظاہر کردے گا۔

هٰٓأَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۗ وَاللّٰهُ الْغَنِىُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا أَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾ ع ٤ ٨

(۳۸) سن رکھو! تم وہ لوگ ہو کہ جب تم کو دعوت دی جاتی ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں سے بعض وہ ہیں کہ بخل کرتے ہیں۔ اور جو شخص بخل کرتا ہے وہ درحقیقت اپنی ہی ذات سے بخل کرتا ہے، اللہ تو غنی ہے اور تم اس کے محتاج ہو، اگر تم روگردانی کی راہ اختیار کروگے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم کو لے آئے گا۔ پھر وہ تم جیسے (بخیل اور نافرمان) نہ ہوں گے۔

آياتها ٢٩ | (٤٨) سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ (١١١) | ركوعاتها ٤

سورۃ الفتح مدنی ہے اور اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿١﴾

(۱) (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو کھلی فتح دی ہے۔

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢﴾

(۲) تاکہ اللہ تعالیٰ (اس کی وجہ سے) آپ کی اگلی اور پچھلی تمام خطاؤں کو معاف کردے اور آپ پر اپنی نعمت کی تکمیل کردے اور تاکہ آپ کو سیدھی راہ پر چلائے۔

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿٣﴾

(۳) اور تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی زبردست نصرت فرمائے۔

هُوَ الَّذِىْٓ أَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِىْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا إِيْمَانًا مَّعَ إِيْمَانِهِمْ ۗ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٤﴾

(۴) وہ خدا ہی تو تھا جس نے مسلمانوں کے افسردہ دلوں میں اپنی طرف سے قوت اور اطمینان کی روح پیدا کردی تاکہ ان کی ایمانی قوت میں تازگی پیدا ہوجائے۔ زمین کے جان فروشانِ حق اور آسمان کے ملائکہ نصرت دونوں کی فوجیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، بیشک وہ علیم وحکیم ہے۔

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۗ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٥﴾

(۵) (مومنوں کے دلوں پے یہ سکینت اس لئے نازل فرمائی) تاکہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی اور وہ ان میں ہمیشہ رہینگے اور ان کی برائیاں ان سے دور کردے اور یہ (گناہوں کی معافی اور جنت میں داخل ہونا) اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝٦

(٦) اور (نیز اس لئے کہ) اللہ ان منافق مرد اور منافق عورتوں اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں کو سزا دے جو اللہ کے متعلق بدگمانیاں کیا کرتے ہیں ان لوگوں پر بری گردش ہے، ان پر اللہ کا غضب ہے، اور اللہ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے جہنم تیار کردی ہے جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے!

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٧

(٧) اور آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ تعالیٰ زبردست اور کامل حکمت والا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝٨

(٨) (اے پیغمبرؐ!) بلاشبہ ہم نے آپ کو شہادت دینے والا، بشارت پہنچانے والا اور (ضلالت وخباثت سے) خوف دلانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝٩

(٩) تا کہ تم لوگ اللہ پر، اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم وتوقیر کرو، اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرتے رہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝١٠ ع

(١٠) جو لوگ داعیٔ اسلام کے ہاتھ میں اتباع وبیعت کا ہاتھ دیتے ہیں، تو ان کے ہاتھ پر (اس داعیٔ اسلام کا ہاتھ نہیں ہوتا بلکہ) دراصل خدا کا ہاتھ ہوتا ہے، پھر جو شخص عہد شکنی کرے گا تو وہ اپنے ہی برے کو عہد شکنی کرے گا۔ اور جو اس عہد کو پورا کرے گا جو اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے تو اللہ اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۔

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝١١

(١١) (اے نبیؐ!) وہ بدوی جو (غزوۂ حدیبیہ) میں پیچھے رہ گئے تھے، وہ ضرور آ کر آپ سے کہیں گے کہ ہمیں ہمارے اموال اور اہل وعیال (کی فکر) نے مشغول کر رکھا تھا، سو آپ ہمارے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں!"۔ یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے، اگر اللہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا کسی نفع سے بہرہ مند کرنا چاہے تو کون ہے؟ جو تمہارے معاملہ میں اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار رکھتا ہو بلکہ (بات یہ ہے کہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سب سے باخبر ہے۔

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ

(١٢) (اصل بات یہ نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو) بلکہ تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اب پیغمبر اور مسلمان اپنے اہل وعیال میں کبھی لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ اور یہ گمان

ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ﴿١٢﴾

تمہارے دلوں کو بھی بھلا لگا اور تم نے طرح طرح کی بدگمانیاں کیں اور تم برباد ہونے والے لوگ ہو!

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾

(۱۳) اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان نہیں لائے تو ہم نے کافروں کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾

(۱۴) تمام آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک اللہ ہی ہے، وہ جسے چاہے معاف کردے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥﴾

(۱۵) جب تم (خیبر کی) غنیمتیں لینے چلو گے تو یہی لوگ (جو حدیبیہ میں) پیچھے رہ گئے تھے آپ سے آکر ضرور کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ جانے دیجئے! یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے فرمان کو بدل دیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اسی طرح فرما دیا ہے۔ اس پر یہ کہیں گے (نہیں، بلکہ) تم ہم سے حسد کر رہے ہو (حالانکہ بات یہ نہیں ہے) بلکہ یہ لوگ اصل بات کو کم ہی سمجھتے ہیں۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦﴾

(۱۶) آپ ان پیچھے رہ جانے والے بدویوں سے کہہ دیجئے کہ تمہیں ایسے لوگوں سے مقابلہ کی دعوت دی جائے گی جو سخت جنگجو ہوں گے، تم ان سے جنگ کرو یا وہ خود مطیع ہو جائیں۔ اس وقت اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تمہیں اچھا اجر دیگا۔ اور اگر تم نے روگردانی کی جیسا کہ تم اس سے قبل (حدیبیہ کے موقع پر) روگردانی کر چکے ہو تو اللہ تم کو دردناک عذاب کی سزا دے گا۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٧﴾ ع ٢/٧ ١٠

(۱۷) ہاں، اندھے پر کچھ گناہ نہیں ہے اور نہ لنگڑے پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیمار پر (اگر یہ لوگ جہاد میں شریک نہ ہوں) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو اللہ اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی اور جو شخص روگردانی کرے گا تو اللہ اسے دردناک عذاب کی سزا دے گا۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ

(۱۸) بلاشبہ اللہ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جو درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے پس اُس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے دلوں کا حال جان لیا۔ اس لئے

السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿١٨﴾

اللہ تعالیٰ نے ان پر سکینت نازل فرمائی اور بدلے میں ان کو قریبی فتح عنایت کی۔

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٩﴾

(۱۹) اور بکثرت مالِ غنیمت بھی دیا جسے یہ لوگ حاصل کر رہے تھے اور اللہ زبردست اور بڑی حکمت والا ہے۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢٠﴾

(۲۰) اللہ تعالیٰ تم سے بکثرت اموالِ غنیمت کا وعدہ کر چکا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے۔ فی الحال اس نے تم کو یہ (خیبر کی غنیمت) عطا فرما دی اور لوگوں کے ہاتھ تمہارے خلاف اٹھنے سے روک دیئے تاکہ یہ واقعہ مومنوں کے لئے ایک نشانی بن جائے اور اللہ سیدھی راہ کی طرف تمہیں ہدایت بخشے۔

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢١﴾

(۲۱) (علاوہ ازیں) کچھ اور غنیموں کا (تم سے وعدہ فرماتا ہے) جن پر سرِ دست تمہیں دسترس حاصل نہیں ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ کے احاطۂ قدرت میں ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٢٢﴾

(۲۲) اگر یہ کافر لوگ تم سے لڑتے تو ضرور پیٹھ دے کر بھاگتے۔ پھر وہ اپنا کوئی حامی اور مددگار نہ پاتے۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ښ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾

(۲۳) یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے، اور تم اللہ تعالیٰ کی سنت میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾

(۲۴) اور وہی تو ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان کافروں پر تم کو قابو یافتہ کر دینے کے باوجود، ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے، اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ ان کو دیکھ رہا ہے۔

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَــــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِـيْمًا ﴿٢٥﴾

(۲۵) یہ لوگ وہی تو ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجدِ حرام سے روک دیا اور ہدی (قربانی) کے جانور جو، رُکے ہوئے تھے ان کو ان کے ٹھکانے پر پہنچنے سے روک دیا۔ اور اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ تم ان مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو جن کو تم پہچانتے نہ تھے، نادانستگی میں پامال کر دو گے، اور اس سے تم پر حرف آئے گا، (تو یہ سب قضیہ طے کر دیا جاتا، لیکن ایسا اس لئے کیا گیا) تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جسے چاہے داخل کرے، ہاں اگر وہ (مذکورہ مسلمان) الگ ہو گئے ہوتے تو ہم ان میں سے جو کافر تھے ان کو سخت سزا دیتے۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ
الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ
وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا
وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾ ع ٣ / ١١

(۲۶) جبکہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلی حمیت بٹھالی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں پر سکینت نازل فرمائی اور مومنوں کو تقویٰ کی بات کا پابند رکھا کہ وہی اس (کلمۂ تقویٰ) کے زیادہ حقدار اور اس کے اہل تھے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ
لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ
لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ
مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٢٧﴾

(۲۷) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ؐ کو سچا خواب دکھلایا ہے جو حق کے مطابق ہے۔ ان شاء اللہ، تم ضرور مسجد حرام میں امن وامان کے ساتھ داخل ہوگے، اپنے سر منڈواتے اور بال ترشواتے ہوگے اور تمہیں کسی طرح کا خوف نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس بات سے واقف ہے جسے تم نہیں جانتے، اس لئے (اس مسجد حرام میں داخل ہونے سے پہلے) اس نے ایک قریبی فتح (تم کو) عنایت کردی۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ
وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ
وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٢٨﴾

(۲۸) وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اس دینِ حق کو تمام ادیان پر غالب کردے اور اللہ ہی گواہ ہونے کے لئے کافی ہے۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ
أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ
اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ
مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي
التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۚ كَزَرْعٍ معانقة ١٥ عند المتاخرين
أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ
فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ
لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً
وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾ ع ٤ / ١٢

(۲۹) محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور وہ لوگ، جو ان دشمنانِ حق کے مقابلے میں نہایت سخت، مگر ـــــ آپس میں نہایت رحمدل ہیں، انہیں تم ہمیشہ اللہ کے آگے عالمِ رکوع وسجود میں پاؤ گے کہ اللہ کے فضل اور خوشنودی کے طالب ہیں۔ ان کی پیشانیوں پر کثرتِ سجود کی وجہ سے نشان بن گئے ہیں یہی وہ جماعت ہے جسے تورات وانجیل میں ایک کھیتی سے تمثیل دی ہے کہ اس نے پہلے زمین سے ایک کونپل نکالی۔ پھر اس نے غذائے نباتی کو ہوا اور مٹی سے جذب کرکے اس کونپل کو قوی کیا۔ پس وہ بتدریج بڑھتی اور موٹی ہوتی گئی یہاں تک کہ وہ کھیتی اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور اپنی سرسبزی اور شادابی سے کسانوں کو خوشی بخشنے لگی۔ خدا (تعالیٰ) نے یہ ترقی انہیں اس لئے عطا کی کہ کفار اسے دیکھ کر غصے میں جلیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے وعدہ فرماتا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ اختیار کیے، کہ ان کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم ہے۔

اٰیاتها ١٨ (٤٩) سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ (١٠٦) رکوعاتها ٢

سورۃ الحجرات مدنی ھے اور اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ①

(۱) اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسولؐ سے سبقت نہ کیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ②

(۲) اے مسلمانو! جب نبی (ﷺ) کے حضور عرض حال کرو تو اپنی آوازوں کو ان کی آواز سے زیادہ بلند کر کے گفتگو نہ کرو اور نہ بہت زور سے بات چیت کرو، جیسا کہ آپس میں کرتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اس گستاخی کے سبب تمہارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ③

(۳) جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے روبرو اپنی آواز پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے آزمالیا ہے ان کے لئے بڑی مغفرت اور اجرِ عظیم ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ④

(۴) (اے پیغمبرؐ!) جو لوگ تمہیں مکان کے باہر سے (نام لے کر) پکارتے ہیں، ان میں اکثر ایسے ہیں جنہیں مطلق عقل و تمیز نہیں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤

(۵) بہتر تھا کہ وہ صبر کرتے! اور جب تم باہر نکل آتے مل لیتے، اور اللہ بہت بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ⑥

(۶) اے مسلمانو! اگر تمہارے پاس ایک فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لو، ایسا نہ ہو کہ اس خبر کی بنا پر غلطی سے کسی قوم کو نقصان پہنچا دو اور آخر میں نادم ہونا پڑے!

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ⑦

(۷) اور خوب یاد رکھو! کہ تم میں اللہ کا رسول موجود ہے۔ اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری رائے پر عمل کرنے لگے تو تم مشقت میں مبتلا ہو جاؤ مگر اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنا دیا اور اسے تمہارے دلوں میں خوشنما کر دیا اور کفر و فسق اور نافرمانی کی نفرت ڈال دی، ایسے ہی لوگ راست رو ہیں۔

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٨

(۸) یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے انعام کی وجہ سے ہے اور اللہ بڑا جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝٩

(۹) اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں (آپس میں) آمادۂ جنگ ہوں تو ان دونوں میں صلح کرادو۔ اور اگر ان دو جماعتوں میں سے ایک اپنی سرکشی پر اڑی رہے تو اس سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ وہ فرمانِ الٰہی کی طرف رجوع نہ کرے۔ جب وہ باغی جماعت فرمانِ الٰہی کی طرف رجوع کرے تو پھر باہم عدل وانصاف سے صلح کرلو۔ اللہ صلح کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝١٠ ع ١ ١٠ ١٢

(۱۰) مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ لہٰذا اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کو قائم رکھو اور اللہ سے ڈرو۔ یہ امید کرتے ہوئے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝١١

(۱۱) مسلمانو! کوئی قوم کسی قوم کی ہنسی نہ اڑائے۔ شاید وہ اس سے بہتر ہو۔ اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی ہنسی اڑائے شاید وہ عورتیں اس سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے کی تحقیر کی غرض سے اشارہ بازیاں نہ کرو، لوگوں کے نام نہ بگاڑو۔ ایمان لانے کے بعد ایسے کاموں کا ہونا کیسی بری بات ہے! اور جو لوگ اس سے رجوع نہیں کرتے یقیناً ظالم ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝١٢

(۱۲) مسلمانو! بہت بدگمانیاں کرنے سے اجتناب کیا کرو۔ دوسروں کے حالات کی جاسوسی نہ کرو۔ ایک دوسرے کی، پیچھے میں بدگوئی نہ کرو، کیا تم پسند کرتے ہو، کسی بھائی کی لاش پڑی ہو، تم اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاؤ؟ کیا تم کو گھن نہیں آئے گی؟ خوفِ خدا کرو! خدا توبہ قبول کرنیوالا اور رحمت والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝١٣

(۱۳) اے لوگو! ہم نے دنیا میں تمہاری خلقت کا وسیلہ مرد اور عورت کا اتحاد رکھا اور نسلوں اور قبیلوں میں تقسیم کردیا، اس لئے کہ باہم پہچانے جاؤ۔ (ورنہ دراصل یہ تفریق وانشعاب کوئی ذریعہ امتیاز نہیں) اور امتیاز وشرف اسی کے لئے ہے جو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ متقی ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا

(۱۴) یہ جو عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے تو ان سے کہہ دو کہ تم

وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾

ابھی تک ایمان نہیں لائے، (کیونکہ وہ دل کے اعتقادِ کامل کا نام ہے جو تمہیں نصیب نہیں) ہاں البتہ یوں کہو کہ ہم نے اس دین کو مان لیا۔ اور ایمان ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول ؐ کی فرمانبرداری اختیار کرلو تو وہ تمہارے اعمال کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بہت مہربان ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿١٥﴾

(۱۵) درحقیقت تو مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ؐ پر ایمان لائے، پھر انہوں نے کبھی شک نہیں کیا اور اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ یہی لوگ سچے (مؤمن) ہیں۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٦﴾

(۱۶) ان سے کہہ دیجئے، کیا تم اللہ کو اپنے دین کی خبر دیتے ہو؟ حالانکہ اللہ تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب کو جانتا ہے اور اللہ کو ہر چیز کا خوب علم ہے۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾

(۱۷) یہ لوگ تم پر احسان جتلاتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی۔ بشرطیکہ (تم ایمان کے دعوٰی میں) سچے ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾ ع ٢ ٨ ١٤

(۱۸) یقیناً اللہ تعالیٰ زمین اور آسمانوں کی ہر مخفی چیز کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو وہ سب اس کی نگاہ میں ہے۔

سورة ق مکی ہے اور اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

ایاتها ۴۵ (۵۰) سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ (۳۴) رکوعاتها ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿١﴾

(۱) قٓ قسم ہے قرآنِ مجید کی (کہ آپ ہمارے رسول ہیں)۔

بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

(۲) بلکہ ان کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس انہی میں سے ایک ڈرانے

منزل ۷

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٢﴾

والا آیا۔ اس پر کافر کہنے لگے، یہ ایک عجیب سی بات ہے۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ﴿٣﴾

(۳) کیا جب ہم مر گئے اور خاک ہو گئے (تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟) یہ (دوبارہ زندگی) تو بہت ہی بعید از عقل ہے!

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿٤﴾

(۴) (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ہم جانتے ہیں کہ زمین ان میں سے کیا گھٹاتی ہے اور ہمارے پاس محفوظ رکھنے والی کتاب ہے۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿٥﴾

(۵) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) جب حق ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسی وقت اسے جھٹلا دیا، غرض یہ لوگ الجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿٦﴾

(۶) کیا ان لوگوں نے کبھی آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا نہیں کہ کس طرح ہم نے اسے بنایا ہے۔ اور کس طرح اس کے منظر میں خوشنمائی پیدا کر دی ہے؟ پھر یہ کہ کہیں بھی اس میں شگاف نہیں۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿٧﴾

(۷) اور اسی طرح زمین کو دیکھو، کس طرح ہم نے اسے فرش کی طرح پھیلا دیا اور پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے۔ پھر کس طرح قسم قسم کی خوبصورت نباتات اگائیں۔

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٨﴾

(۸) ہر اس بندے کے لئے جو حق کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔ اس میں غور کرنے کی بات اور نصیحت کی روشنی ہے۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ﴿٩﴾

(۹) اور آسمان سے ہم نے بابرکت پانی نازل کیا۔ پھر اس سے بہت سے باغ اور اناج پیدا کئے جس کا کھیت کاٹا جاتا ہے۔

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿١٠﴾

(۱۰) اور بلند و بالا کھجور کے درخت پیدا کئے جن پر خوشے گتھے ہوئے ہیں۔

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿١١﴾

(۱۱) (یہ سب کچھ) بندوں کو رزق دینے کے لئے ہے۔ اور اسی پانی سے ہم نے مردہ زمین کو زندگی بخش دی۔ اسی طرح (مردوں کا زندہ ہو کر قبروں سے) نکلنا ہوگا۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿١٢﴾

(۱۲) ان سے پہلے قوم نوحؑ اور اصحابِ رس اور ثمود،

وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿١٣﴾

(۱۳) اور عاد اور فرعون اور لوطؑ کے بھائی،

وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿١٤﴾

(۱۴) اور ایکہ والے اور تبع (کی قوم کے لوگ) بھی جھٹلا چکے ہیں۔ ان سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ آخر کار میری وعید، ان پر ثابت ہو گئی۔

ع ١٥ ١٥

أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٥﴾

(۱۵) کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں؟ (نہیں) بلکہ یہ لوگ نئی تخلیق سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ﴿١٦﴾

(۱۶) اور یقیناً انسان کو ہم نے پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں پیدا ہونے والے وساوس تک کو ہم جانتے ہیں اور ہم اس کی گردن کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ﴿١٧﴾

(۱۷) جب دائیں اور بائیں بیٹھے دو فرشتے رکارڈ لیتے رہتے ہیں۔

مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴿١٨﴾

(۱۸) کوئی لفظ زبان سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس (نوٹ کرنے کے لیے) ایک نگہبان تیار رہتا ہے۔

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ ﴿١٩﴾

(۱۹) اور واقعی موت کی سختی آ پہنچی، یہی وہ چیز ہے جس سے تو بچتا پھرتا تھا۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ﴿٢٠﴾

(۲۰) اور صور پھونکا جائے گا۔ یہی دن عذاب کے وعدے کا ہے۔

وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿٢١﴾

(۲۱) اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ (میدانِ حشر کی طرف) ہنکانے والا ہوگا اور ایک گواہ ہوگا۔

لَّقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾

(۲۲) (اور کہا جائے گا) تو اس چیز سے غفلت میں پڑا ہوا تھا، اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ ہٹا دیا ہے سو آج تیری نگاہ خوب تیز ہے!

وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ﴿٢٣﴾

(۲۳) اور اس کا ساتھی (فرشتہ) کہے گا کہ جو میری سپردگی میں تھا، حاضر ہے۔

أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٢٤﴾

(۲۴) (فرشتوں کو حکم ہوگا) تم دونوں ہر اس شخص کو جہنم میں ڈال دو جو ناسپاس اور حق سے عناد رکھتا تھا،

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ﴿٢٥﴾

(۲۵) خیر سے روکنے والا، حد سے تجاوز کرنے والا اور شک میں پڑا ہوا تھا۔

الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ﴿٢٦﴾

(۲۶) جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو خدا بنائے بیٹھا تھا، سو ایسے شخص کو سخت عذاب میں ڈال دو!

قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن

(۲۷) اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا، اے میرے رب! میں نے تو اسے گمراہ

كَانَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ﴿۲۷﴾	نہیں کیا تھا لیکن یہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں پڑا ہوا تھا۔
قَالَ لَا تَخۡتَصِمُوۡا لَدَىَّ وَقَدۡ قَدَّمۡتُ اِلَيۡكُمۡ بِالۡوَعِيۡدِ﴿۲۸﴾	(۲۸) ارشاد ہوگا، میرے حضور جھگڑا نہ کرو! میں تم کو پہلے ہی انجامِ بد سے آگاہ کر چکا تھا۔
مَا يُبَدَّلُ الۡقَوۡلُ لَدَىَّ وَمَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ﴿۲۹﴾	(۲۹) ہمارے ہاں جو بات ایک مرتبہ ٹھہرادی گئی ہے، اس میں کبھی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور یہ بھی نہیں کہ ہم بندوں کے لئے زیادتی کرنے والے ہوں۔
يَوۡمَ نَقُوۡلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امۡتَلَـئۡتِ وَتَقُوۡلُ هَلۡ مِنۡ مَّزِيۡدٍ﴿۳۰﴾	(۳۰) جس روز ہم جہنم سے پوچھیں گے، ''کیا تو بھر چکی؟'' اور وہ جواب دے گی، ''کیا کچھ اور بھی ہے؟''
وَاُزۡلِفَتِ الۡجَـنَّةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ غَيۡرَ بَعِيۡدٍ﴿۳۱﴾	(۳۱) اور جنت پرہیز گاروں کے اس قدر قریب کردی جائے گی کہ کچھ بھی دور نہ رہے گی۔
هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيۡظٍ﴿۳۲﴾	(۳۲) کہا جائے گا، ''یہی وہ جنت ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ یہ ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو رجوع کرنے والا اور (حقوقِ الٰہی کی) حفاظت کرنے والا تھا۔
مَنۡ خَشِىَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَيۡبِ وَجَآءَ بِقَلۡبٍ مُّنِيۡبِ﴿۳۳﴾	(۳۳) جو بے دیکھے خدائے رحمان سے ڈرتا تھا اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا دل لے کر آیا ہے۔
اۨدۡخُلُوۡهَا بِسَلٰمٍ‌ؕ ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡخُلُوۡدِ﴿۳۴﴾	(۳۴) (کہا جائیگا) ''داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی کے ساتھ''! یہ دن ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔
لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ فِيۡهَا وَلَدَيۡنَا مَزِيۡدٌ﴿۳۵﴾	(۳۵) وہاں ان کے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ بہت کچھ ہوگا۔
وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَشَدُّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا فَنَقَّبُوۡا فِى الۡبِلَادِؕ هَلۡ مِنۡ مَّحِيۡصٍ﴿۳۶﴾	(۳۶) اور ہم ان (کفار مکہ) سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو گرفت میں ان سے بھی زیادہ طاقتور تھیں، چنانچہ انہوں نے دنیا کے ملکوں کو چھان مارا، کیا کہیں کوئی جائے پناہ پا سکے؟
اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَذِكۡرٰى لِمَنۡ كَانَ لَهٗ	(۳۷) بلاشبہ اس میں بہت بڑی بصیرت ہے ہر اس شخص کے لیے جو اپنے پہلو

ع ۲ ۱۶/۱۴

قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾

میں سوچنے والا دل رکھتا ہو اور جس کے سر میں (توجہ سے) سننے والا کان ہو۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾

(۳۸) بیشک ہم نے آسمانوں اور زمین، اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، چھ دنوں میں پیدا کیا ہے اور ہمیں کچھ بھی تکان لاحق نہ ہوئی۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ ﴿۳۹﴾

(۳۹) پس (اے نبیؐ!) جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں، اس پر صبر کیجئے اور طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہیئے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾

(۴۰) اور کچھ رات کے وقت اس کی تسبیح کیا کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی!

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ
قَرِيْبٍ ۙ ﴿۴۱﴾

(۴۱) اور پوری توجہ سے سنو! جس دن منادی کرنے والا قریبی مقام سے پکارے گا۔

يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ
يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾

(۴۲) جس دن یقینی طور پر سب لوگ اس چیخ کو سن لیں گے۔ وہ قبروں سے نکلنے کا دن ہوگا۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۙ ﴿۴۳﴾

(۴۳) بیشک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہماری طرف ہی سب کو لوٹ کر آنا ہے!

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ
ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾

(۴۴) جس دن لوگوں پر زمین کھل جائے گی اور وہ اس سے نکل کر تیزی سے بھاگے جا رہے ہوں گے۔ یہ حشر ہم پر نہایت ہی آسان ہے۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ
عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ
يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾ ع ۱٦ ۱۷

(۴۵) (اے نبیؐ!) جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں، ہم اسے خوب جانتے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں، بس تم اس قرآن کے ذریعہ ہر اس شخص کو نصیحت کرتے رہو جو میری وعید سے ڈرتا ہو!

آیاتھا ۶۰ (۵۱) سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (۶۷) رکوعاتھا ۳

سورۃ ذاریات مکی ہے اور اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۙ ﴿۱﴾

(۱) قسم ہے ان ہواؤں کی جو بادلوں کو اڑائے لئے پھرتی ہیں۔

فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ۙ﴿۲﴾	(۲) پھر مینہ کا بوجھ اٹھاتی،
فَالۡجٰرِیٰتِ یُسۡرًا ۙ﴿۳﴾	(۳) آہستہ آہستہ چلتی ہیں،
فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا ۙ﴿۴﴾	(۴) پھر بارانِ رحمت زمین پر تقسیم کرتی ہیں،
اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾	(۵) یقیناً جس چیز سے تمہیں ڈرایا جارہا ہے وہ سچی ہے۔
وَّ اِنَّ الدِّیۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾	(۶) اور جزائے اعمال ضرور ملنے والی ہے۔
وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡحُبُکِ ۙ﴿۷﴾	(۷) قسم ہے آسمان مختلف راستوں والے کی،
اِنَّکُمۡ لَفِیۡ قَوۡلٍ مُّخۡتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾	(۸) کہ تم لوگ (قرآن یا آخرت کے بارے میں) مختلف باتیں کررہے ہو۔
یُّؤۡفَکُ عَنۡہُ مَنۡ اُفِکَ ؕ﴿۹﴾	(۹) اس کے ماننے سے وہی برگشتہ ہوتا ہے جو حق سے پھرا ہوا ہے۔
قُتِلَ الۡخَرّٰصُوۡنَ ﴿ۙ۱۰﴾	(۱۰) ہلاک ہوجائیں! قیاس وگمان کرنے والے۔
الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ غَمۡرَۃٍ سَاہُوۡنَ ﴿ۙ۱۱﴾	(۱۱) جو غفلت و جہالت میں بھولے ہوئے ہیں۔
یَسۡـَٔلُوۡنَ اَیَّانَ یَوۡمُ الدِّیۡنِ ﴿ؕ۱۲﴾	(۱۲) پوچھتے ہیں کہ روزِ جزا کب ہوگا؟
یَوۡمَ ہُمۡ عَلَی النَّارِ یُفۡتَنُوۡنَ ﴿۱۳﴾	(۱۳) جس روز یہ آگ پر تپائے جائیں گے،
ذُوۡقُوۡا فِتۡنَتَکُمۡ ؕ ہٰذَا الَّذِیۡ کُنۡتُمۡ بِہٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۱۴﴾	(۱۴) (ان سے کہا جائے گا) اپنی تکذیب کی جزا کا مزہ چکھو! یہی وہ عذاب ہے جس کے طلب کرنے میں تم جلدی کررہے تھے۔
اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ ﴿ۙ۱۵﴾	(۱۵) البتہ متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔
اٰخِذِیۡنَ مَاۤ اٰتٰہُمۡ رَبُّہُمۡ ؕ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِکَ مُحۡسِنِیۡنَ ﴿ؕ۱۶﴾	(۱۶) جو کچھ ان کے رب نے دیا ہوگا وہ اسے لے رہے ہوں گے۔ کیونکہ وہ اس سے قبل نیکو کار تھے۔
کَانُوۡا قَلِیۡلًا مِّنَ الَّیۡلِ مَا یَہۡجَعُوۡنَ ﴿۱۷﴾	(۱۷) وہ لوگ رات کو بہت کم ہی سویا کرتے تھے۔
وَ بِالۡاَسۡحَارِ ہُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾	(۱۸) اور بوقت سحر استغفار کیا کرتے تھے۔
وَ فِیۡۤ اَمۡوَالِہِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَ الۡمَحۡرُوۡمِ ﴿۱۹﴾	(۱۹) اور ان کے اموال میں سائل اور محروم کا حق تھا۔

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ﴿٢٠﴾

(٢٠) اور ان لوگوں کے لئے جو (سچائی پر) یقین رکھنے والے ہیں (خدا کی کار فرمائی کی) کتنی ہی نشانیاں ہیں!

وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٢١﴾

(٢١) اور خود تمہارے وجود میں بھی، پھر کیا تم نہیں دیکھتے؟

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿٢٢﴾

(٢٢) اور تمہارا رزق اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سب آسمان میں ہے۔

فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ﴿٢٣﴾

ع ١ ٢٣ ١٨

(٢٣) آسمان اور زمین کے رب کی قسم! (یعنی ان کے پروردگاری کی شہادت دے رہی ہے) بلاشبہ وہ معاملہ (جزا و سزا کا) حق ہے، ٹھیک اسی طرح جیسے یہ بات کہ تم گویائی رکھتے ہو۔

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٤﴾

وقف لازم

(٢٤) (اے نبیؐ) کیا ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کا قصہ بھی آپ تک پہنچا ہے؟

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ﴿٢٥﴾

(٢٥) جب وہ مہمان ابراہیمؑ کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کہا، ابراہیمؑ نے بھی کہا ''سلام ہے، کچھ ناآشنا سے لوگ معلوم ہوتے ہیں!''

فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ﴿٢٦﴾

(٢٦) پھر چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور موٹا بچھڑا (کباب کر کے) لے آیا۔

فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿٢٧﴾

(٢٧) اور مہمانوں کے سامنے پیش کیا اور کہا ''آپ حضرات کھاتے کیوں نہیں؟''

فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿٢٨﴾

(٢٨) پھر اپنے دل میں ان سے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا ''ڈریئے نہیں!'' اور (ساتھ ہی) ابراہیمؑ کو ایک ذی علم لڑکے کی بشارت دی۔

فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ﴿٢٩﴾

(٢٩) یہ سن کر ان کی بیوی حیران ہو کر سامنے آئی اور اس نے اپنے چہرہ پر (تعجب سے) ہاتھ مارا اور کہنے لگی (میں) بڑھیا، بانجھ!

قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٣٠﴾

(٣٠) انہوں نے کہا، ''تیرے رب نے اسی طرح فرمایا ہے بیشک وہ حکیم و علیم ہے۔''

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾

(۳۱) ابراہیمؑ نے کہا ''اے اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتو! اب تمہیں کیا مہم درپیش ہے؟''

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

(۳۲) انہوں نے جواب دیا، ''ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں،

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾

(۳۳) ''تا کہ ان پر پتھر برسائے جائیں کھنگر کے،

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾

(۳۴) ''جو آپ کے رب کی جانب سے حد سے گزر جانے والی قوم کے لیے نشان زدہ ہیں''

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾

(۳۵) اور آخر کار ہم نے اس بستی میں جتنے ایماندار تھے، ان کو نکال لیا

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾

(۳۶) اور وہاں ہم نے مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا اور کوئی گھرانا پایا ہی نہیں۔

وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾

(۳۷) اور ہم نے ان تباہ شدہ بستیوں میں ایسے لوگوں کے لیے ایک نشانی چھوڑ دی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔

وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾

(۳۸) اور موسیٰؑ کے واقعہ میں بھی (عبرت آموز نشانی ہے) جب ہم نے اسے کھلی نشانی دے کر فرعون کی طرف بھیجا۔

فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾

(۳۹) لیکن اس نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر روگردانی کی اور کہنے لگا جادوگر ہے یا دیوانہ!

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾

(۴۰) آخر کار ہم نے اسے اس کے لشکروں سمیت پکڑا، اور ان سب کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ ملامت زدہ ہو کر رہ گیا۔

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾

(۴۱) اور عاد کے قصہ میں بھی (عبرت کی نشانی ہے) جب ہم نے ان پر نامبارک آندھی بھیجی۔

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾

(۴۲) وہ، جس چیز پر بھی گزرتی اسے بوسیدہ (چورا چورا) کر کے رکھ دیتی۔

وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾

(۴۳) اور ثمود کے قصہ میں بھی (نشانِ عبرت ہے) جب ان سے کہا گیا کہ ایک (خاص) وقت تک فائدہ اٹھالو۔

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۴۴

(۴۴) سوان لوگوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی، پھران کے دیکھتے ہی دیکھتے ان کو ایک ہولناک کڑک نے آ پکڑا۔

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ۝۴۵

(۴۵) پھر نہ تو وہ کھڑے ہی ہو سکے اور نہ ہم سے بدلہ ہی لے سکے۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۴۶

(۴۶) اور ان (مذکورہ قوموں) سے پہلے ہم قومِ نوح کو ہلاک کر چکے ہیں۔ کیونکہ وہ بڑے ہی نافرمان لوگ تھے۔

ع ۲ ۲۲ ۱

وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝۴۷

(۴۷) اور ہم نے آسمان کو اپنی طاقت سے بنایا ہے اور ہم بڑی قدرت رکھنے والے ہیں۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝۴۸

(۴۸) اور ہم نے زمین کو بچھایا، سوہم کیا خوب بچھانے والے ہیں!

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۴۹

(۴۹) اور ہم نے ہر چیز سے جوڑے پیدا کر دیئے (یعنی دو دو اور متقابل اشیاء) شاید تم غور وفکر کرو!

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۰

(۵۰) سوتم اللہ ہی کی طرف دوڑو، میں تم سب کے لیے اس کی طرف سے صاف طور پر ڈرانے والا ہوں۔

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۱

(۵۱) اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ میں تم سب کے لیے اس کی طرف سے صاف طور پر ڈرانے والا ہوں۔

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝۵۲

(۵۲) اسی طرح ان سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان کے پاس کوئی ایسا رسول نہیں آیا جس کو انہوں نے جادوگر یا دیوانہ نہ کہا ہو۔

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝۵۳

(۵۳) کیا یہ ایک دوسرے کو اسی بات کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں؟ نہیں، بلکہ یہ سب سرکش لوگ ہیں۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝۵۴

(۵۴) سوآپ ان سے بے رخی کا برتاؤ کیجیے کیونکہ اب آپ پر کچھ ملامت نہیں ہے۔

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۵

(۵۵) اور ذکر کرو! کہ ذکر، صاحبانِ حق کے لیے ضرور نفع بخش ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝۵۶

(۵۶) اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝۵۷

(۵۷) میں ان سے رزق کی خواہش نہیں کرتا اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلایا کریں۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝۵۸

(۵۸) بیشک اللہ تعالیٰ خود ہی رزّاق، صاحبِ قوت اور زبردست ہے۔

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝۵۹

(۵۹) ان ظالموں کے لیے بھی عذاب کا ایک حصہ مقرر ہے جیسا کہ ان کے ہم مشربوں کو حصہ مل چکا ہے لہٰذا یہ عذاب مانگنے میں جلدی نہ کریں۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝۶۰ ع ۳ / ۲

(۶۰) غرض ان کافروں کے لیے اس دن بڑی خرابی ہوگی جس کا انہیں خوف دلایا جارہا ہے۔

آیاتها ۴۹ (۵۲) سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ (۷۶) رکوعاتها ۲

سورة الطور مکی هے اور اس میں انچاس آیتیں اور دو رکوع هیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالطُّوْرِ ۝۱

(۱) قسم ہے طور کی،

وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝۲ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝۳

(۲-۳) اور کتاب کی جو کھلی رقیق جلد میں لکھی ہوئی ہے،

وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝۴

(۴) اور آباد گھر کی،

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝۵

(۵) اور اونچی چھت کی،

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝۶

(۶) اور بھڑکائے ہوئے سمندر کی،

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝۷

(۷) بیشک آپ کے رب کا عذاب واقع ہوکر رہے گا۔

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝۸

(۸) جسے کوئی دفع کرنے والا نہیں ہے۔

يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝۹

(۹) جس دن آسمان زور سے لرزائے گا۔

وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝۱۰

(۱۰) اور پہاڑ نہایت تیزی سے چلیں گے۔

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱

(۱۱) سو تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لیے!

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝۱۲ م وقف لازم

(۱۲) جو بےہودہ نکتہ چینیوں میں کھیل رہے ہیں۔

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝۱۳

(۱۳) جس دن یہ لوگ دھکے مار مار کر دوزخ کی طرف دھکیلے جائیں گے۔

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾

(۵۷) میں ان سے رزق کی خواہش نہیں کرتا اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلایا کریں۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾

(۵۸) بیشک اللہ تعالیٰ خود ہی رزّاق، صاحبِ قوت اور زبردست ہے۔

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾

(۵۹) ان ظالموں کے لیے بھی عذاب کا ایک حصہ مقرر ہے جیسا کہ ان کے ہم مشربوں کو حصہ مل چکا ہے لہٰذا یہ عذاب مانگنے میں جلدی نہ کریں۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع ٣ ١٤ ٢

(۶۰) غرض ان کافروں کے لیے اس دن بڑی خرابی ہوگی جس کا انہیں خوف دلایا جارہا ہے۔

آياتها ٤٩ (٥٢) سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ (٧٦) ركوعاتها ٢

سورۃ الطور مکی ھے اور اس میں انچاس آیتیں اور دو رکوع ھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالطُّوْرِ ﴿١﴾

(۱) قسم ہے طور کی،

وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿٢﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿٣﴾

(۲-۳) اور کتاب کی جو کھلی رقیق جلد میں لکھی ہوئی ہے،

وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿٤﴾

(۴) اور آباد گھر کی،

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿٥﴾

(۵) اور اونچی چھت کی،

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿٦﴾

(۶) اور بھڑکائے ہوئے سمندر کی،

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾

(۷) بیشک آپ کے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا۔

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿٨﴾

(۸) جسے کوئی دفع کرنے والا نہیں ہے۔

يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿٩﴾

(۹) جس دن آسمان زور سے لرزائے گا۔

وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾

(۱۰) اور پہاڑ نہایت تیزی سے چلیں گے۔

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾

(۱۱) سو تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لیے!

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿١٢﴾ م وقف لازم

(۱۲) جو بے ہودہ نکتہ چینیوں میں کھیل رہے ہیں۔

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿١٣﴾

(۱۳) جس دن یہ لوگ دھکے مار مار کر دوزخ کی طرف دھکیلے جائیں گے۔

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾

(۱۴) (اور ان سے کہا جائے گا) یہ وہی آگ ہے، جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے۔

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

(۱۵) کیا یہ کوئی جادو ہے یا تمہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا؟

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

(۱۶) جاؤ اس دوزخ میں داخل ہو جاؤ! پھر تم صبر کرو یا نہ کرو، تمہارے لیے دونوں یکساں ہیں۔ بس تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسے تم عمل کیا کرتے تھے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾

(۱۷) متقی لوگ بلاشبہ باغوں اور مختلف قسم کی نعمتوں میں ہوں گے۔

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾

(۱۸) جو کچھ انہیں ان کے رب نے دیا ہو گا وہ اس پر شادماں ہوں گے اور ان کا رب انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

(۱۹) (ان سے کہا جائے گا) تم ان اعمال کے بدلے میں، جو تم کیا کرتے تھے، مزے سے کھاؤ اور پیو۔

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾

(۲۰) وہ ترتیب سے بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کو ان کا جوڑا بنا دیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾

(۲۱) اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد ایمان لا کر ان کے نقشِ قدم پر چلی تو ہم ان کی اولاد کو بھی (جنت میں) ان کے ساتھ رکھیں گے اور ان کے عمل میں کسی قسم کی کمی نہیں کریں گے، ہر آدمی اپنی کمائی کے نتیجے کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

(۲۲) اور جس قسم کے پھل اور گوشت وہ (اہلِ جنت) چاہیں گے ہم انہیں پے در پے دیتے چلے جائیں گے۔

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾

(۲۳) وہ جنت میں شراب کے جام لپک لپک کر لے رہے ہوں گے جس میں نہ کوئی یاوہ گوئی ہو گی اور نہ کوئی گناہ کی بات!

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾

(۲۴) اور ان کی خدمت میں جو غلمان دوڑے پھر رہے ہوں گے (ایسے خوبصورت معلوم ہوں گے) جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾
(۲۵) اور وہ (اہل جنت) باہم متوجہ ہو کر سوال کریں گے۔

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾
(۲۶) کہیں گے ”کہ ہم اس سے پہلے اپنے گھر والوں میں (یعنی دنیا میں) بہت ڈرا کرتے تھے۔

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾
(۲۷) ”سو اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والے عذاب سے بچالیا!

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع ۱ ۲۸
(۲۸) ”ہم اس عالم سے پہلے (دنیا میں) اسی کو پکارا کرتے تھے، واقعی وہ بڑا محسن اور نہایت مہربان ہے۔“

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ۭ
(۲۹) پس (اے نبیؐ!) آپ نصیحت کیے جایئے، آپ اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہیں اور نہ مجنون۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾
(۳۰) ہاں تو، کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ، ”یہ شاعر ہیں؟ ہم اس کے لیے گردشِ ایام کا انتظار کر رہے ہیں!“

قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ۭ
(۳۱) ان سے کہہ دیجیے، اچھا تم انتظار کیے جاؤ، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ۚ
(۳۲) کیا ان کی عقلیں انہیں ایسی باتیں کرنے کے لیے کہتی ہیں یا یہ لوگ سرکش واقع ہوئے ہیں؟

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ۚ
(۳۳) کیا یہ کہتے ہیں کہ (اس شخص نے یہ قرآن) خود گھڑ لیا ہے؟ بلکہ دراصل یہ ایمان نہیں لانا چاہتے۔

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ۭ
(۳۴) اگر یہ اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں تو اس قرآن کی مثل کوئی کلام لے آئیں!

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ۭ
(۳۵) کیا یہ کسی پیدا کرنے والے کے بغیر خود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں؟

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ۭ
(۳۶) یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ اصل میں یہ لوگ یقین نہیں رکھتے۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

(۳۷) کیاان کے پاس آپ کے رب کے خزانے ہیں یا یہ حکمران ہیں؟

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾

(۳۸) کیاان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر یہ چڑھ کر (آسمان کی باتیں) سن آیا کرتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ان میں سے، جو سن کر آنے والا ہے، کوئی واضح دلیل پیش کرے۔

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿٣٩﴾

(۳۹) کیا اللہ کے لیے بیٹیاں ہوں اور تمہارے لیے بیٹے ہوں؟

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٠﴾

(۴۰) کیا آپ ان سے (تبلیغ پر) کوئی اجر طلب کرتے ہیں کہ وہ اس تاوان کے بوجھ تلے دبے جارہے ہیں؟

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤١﴾

(۴۱) کیاان کے پاس غیب کا علم ہے جسے یہ لکھ لیتے ہیں؟

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۗ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿٤٢﴾

(۴۲) یاان کا ارادہ مکر وفریب پھیلانے کا ہے؟ اگر ایسا ہے تو یاد رکھیں کہ یہ منکر خود ہی (شیطان کے) فریب میں پڑے ہیں۔

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٤٣﴾

(۴۳) یا پھر خدا کے سواان کا کوئی اور معبود ہے؟ اگر یہی بات ہے تو یقین کرو کہ اللہ کی ذات ان کے شرک سے پاک ہے۔

وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿٤٤﴾

(۴۴) اگر یہ لوگ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرتا ہوا بھی دیکھ لیں تو کہیں گے یہ تو تہ بہ تہ جما ہوا بادل ہے۔

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿٤٥﴾

(۴۵) سو (اے پیغمبرؐ!) آپ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجیے، حتیٰ کہ اپنے اس دن کا مشاہدہ کرلیں جس میں ان کے ہوش گم کردیئے جائیں گے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٦﴾

(۴۶) اس دن ان کا مکر وفریب ان کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ کہیں سے ان کو مدد پہنچے گی۔

وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾

(۴۷) اور بلاشبہ ظالموں پر اس سے پہلے بھی ایک عذاب آنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر جانتے نہیں ہیں۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٤٨﴾

(۴۸) (اے نبیؐ) آپ اپنے رب کا فیصلہ آنے تک صبر سے کام لیجئے، آپ ہماری نگاہ میں ہیں اور جس وقت آپ اٹھا کریں تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کیا کریں۔

ع ۲ ۲۱ ۴

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ ع

(۴۹) اور رات کو بھی اس کی تسبیح کیا کریں اور ستاروں کے غائب ہوئے پیچھے بھی!

ایاتها ۶۲ (۵۳) سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ (۲۳) رکوعاتها ۳

سورۃ النجم مکی ہے اور اس میں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾

(۱) قسم ہے ستارے کی، جب وہ غروب ہونے لگے،

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾

(۲) کہ تمہارے رفیق نہ گمراہ ہوئے ہیں اور نہ غلط راہ پر چلے ہیں۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾

(۳) اور وہ اپنی خودی اور ارادے سے کچھ نہیں کہتا۔

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾

(۴) اس کے منہ سے جو کچھ نکلتا ہے وہی ہے جو اس پر وحی ہوتا ہے۔

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾

(۵) اسے زبردست قوت والے نے تعلیم دی ہے۔

ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾

(۶) جو خوش منظر (تندرست وتوانا) ہے، وہ (سامنے آکر) کھڑا ہوا۔

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾

(۷) جبکہ وہ (آسمان کے) بالائی افق پر تھا۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾

(۸) پھر وہ نزدیک ہوا اور اتر آیا۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿۹﴾

(۹) یہاں تک کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ﴿۱۰﴾

(۱۰) پھر اس نے وحی کی اپنے بندے پر جو کچھ بھی وحی کی۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾

(۱۱) جو کچھ بھی پیغمبر کی آنکھوں نے دیکھا دل نے اس کے سمجھنے میں غلطی نہیں کی۔

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾

(۱۲) پھر کیا تم پیغمبر سے اس چیز پر جھگڑتے ہو جسے وہ آنکھوں سے دیکھتا ہے؟

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿۱۳﴾

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾

(۱۳-۱۴) بلاشبہ اس نے ایک مرتبہ پھر اس کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا۔

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾

(۱۵) جہاں پاس ہی جنت الماویٰ ہے۔

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿۱۶﴾

(۱۶) جبکہ اس سدرہ پر چھا رہا تھا جو کچھ کہ چھا رہا تھا۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾

(۱۷) نہ نگاہ نے کج روی کی اور نہ حد سے تجاوز کیا۔

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾

(۱۸) بلاشبہ اس نے اپنے رب کی عظیم نشانیاں دیکھیں۔

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾	(۱۹) اب بتاؤ کہ کیا تم نے لات اور عزّیٰ نامی بتوں کو نہیں دیکھا ہے؟
وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾	(۲۰) اور (وہ جو ایک سب سے بڑا) تیسرا (بت ہے جس کا نام) منات ہے۔؟
اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾	(۲۱) کیا بیٹے تمہارے لیے ہیں اور خدا کے لیے بیٹیاں؟
تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾	(۲۲) یہ تو بہت ہی غیر منصفانہ تقسیم ہے۔
اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿٢٣﴾	(۲۳) دراصل یہ کچھ نہیں، مگر چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ثبوت میں کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی، یہ لوگ محض وہم وگمان اور نفسانی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں حالانکہ ان کے رب کی جانب سے ان کے پاس صحیح ہدایت آچکی ہے۔
اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾	(۲۴) کیا انسان کو وہی کچھ ملے گا جو اس نے تمنا کی؟
فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ ع	(۲۵) (نہیں، یہ بات نہیں ہے!) کیونکہ دنیا اور آخرت اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔
وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿٢٦﴾	(۲۶) آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے موجود ہیں، جن کی شفاعت ان کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی مگر ہاں اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ جس کے حق میں چاہے، شفاعت کی اجازت دے اور اس کے لیے شفاعت کو پسند کرے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓىِٕكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾	(۲۷) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو، عورتوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔
وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾	(۲۸) اور اس کے بارے میں ان کے پاس کوئی اور ذریعہ تحقیق وعلم نہیں محض اپنے گمان پر چل رہے ہیں اور راہِ ظن وتخمین کا یہ حال ہے کہ وہ حقیقت وعلم کے سامنے کچھ کارآمد نہیں۔
فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾	(۲۹) سو آپ بھی ایسے شخص سے اعراض کیجیے جس نے ہمارے ذکر سے روگردانی اختیار کر رکھی ہے اور بجز دنیوی زندگی کے اس کا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔
ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾	(۳۰) ان لوگوں کا مبلغ علم ہی بس اتنا ہے، تیرا رب ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون سیدھی راہ پر ہے!

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ
لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا
وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿٣١﴾

(۳۱) اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے اعمال بد کا بدلہ دے اور جنہوں نے اچھے کام کیے انہیں اچھی جزا سے نوازے،

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ
اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ
اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ
اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا
اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾ ع ۲ / ۶

(۳۲) جو کبائر اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں الّا یہ کہ کوئی معمولی گناہ ان سے سرزد ہو جائے۔ بلاشبہ تیرے رب کی بخشش بہت وسیع ہے، وہ اس وقت سے تمہیں خوب جانتا ہے جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں جنین تھے، لہٰذا خود ستائی نہ کیا کرو! وہی خوب جانتا ہے اس کو جو واقعی پرہیزگار ہے۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾

(۳۳) بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو دینِ حق سے پھرا ہوا ہے؟

وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿٣٤﴾

(۳۴) اور اس نے تھوڑا سا دیا اور بند کر دیا۔

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿٣٥﴾

(۳۵) کیا اس کے پاس علمِ غیب ہے کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے؟

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿٣٦﴾

(۳۶) کیا اسے ان باتوں کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰؑ کے صحیفوں میں مذکور ہیں؟

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿٣٧﴾

(۳۷) اور ابراہیمؑ کے صحیفوں میں؟ جس نے (اللہ تعالیٰ کے احکام کو) پورا کر دکھایا۔

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿٣٨﴾

(۳۸) کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾

(۳۹) اور یہ کہ انسان کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے سعی کی۔

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾

(۴۰) اور یہ کہ اس کی سعی عنقریب دیکھی جائے گی۔

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾

(۴۱) پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾

(۴۲) اور یہ کہ آخرکار تیرے رب کے پاس پہنچنا ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿٤٣﴾

(۴۳) اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿٤٤﴾

(۴۴) اور یہ کہ وہی موت دیتا اور زندگی بخشتا ہے۔

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾

(۴۵) اور یہ کہ وہی نر اور مادہ دو قسمیں پیدا کرتا ہے،

مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾

(۴۶) نطفے سے، جب وہ (رحمِ مادر میں) ٹپکایا جاتا ہے۔

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾
(۴۷) اور یہ کہ دوسری بار پیدا کرنا اس کے ذمہ ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾
(۴۸) اور وہی غنی کرتا اور جائیداد دیتا ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾
(۴۹) اور یہ کہ وہی شعریٰ کا رب ہے۔

وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ِۨ الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾
(۵۰) اور یہ کہ اسی نے عادِ اولیٰ کو ہلاک کیا۔

وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾
(۵۱) اور ثمود کو بھی اور پھر کسی کو باقی نہ چھوڑا۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾
(۵۲) اور ان سے پہلے قومِ نوح کو بھی (ہلاک کر ڈالا) بلاشبہ وہ بڑے ہی ظالم اور سرکش تھے۔

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾
(۵۳) اور اوندھی ہونے والی بستیوں کو اس نے دے مارا۔

فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾
(۵۴) پس ڈھانک دیا ان کو اس چیز سے جس سے ڈھانک دیا۔

فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾
(۵۵) سو (اے مخاطب!) اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں میں شک کرتا رہے گا؟

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾
(۵۶) یہ نبی بھی پہلے ڈرانے والوں کی طرح ایک ڈرانے والا ہے۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾
(۵۷) آنے والی گھڑی (قیامت) قریب آ لگی ہے۔

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾
(۵۸) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسے ہٹانے والا نہیں ہے۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾
(۵۹) کیا تم اس قرآن پر تعجب کرتے ہو؟

وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾
(۶۰) اور (اس پر) ہنستے ہو اور روتے نہیں!

وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾
(۶۱) اور تم متکبرانہ انداز میں گزر جاتے ہو!

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ ع ۳ ۷
(۶۲) سو جھک جاؤ اللہ کے سامنے اور اس کی عبادت کرو!

آیاتہا ۵۵ (۵۴) سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ (۳۷) رکوعاتہا ۳

سورۃ القمر مکی ھے اور اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾
(۱) قیامت قریب آ پہنچی اور چاند پھٹ گیا،

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ
(۲) اور (کفار کا یہ حال ہے کہ) خواہ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو اس سے اعراض کر

مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾

جاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو ایک چلتا ہوا جادو ہے۔

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾

(۳) اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور ہر معاملہ کی ایک حد ہے جہاں پہنچ کر اسے ٹھہرنا ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾

(۴-۵) اور ان کے سامنے (گزشتہ اقوام کے) وہ واقعات آچکے ہیں کہ ان میں (سرکشی سے روکنے کے لیے) کافی تنبیہ اور اعلیٰ درجہ کی حکمت موجود ہے مگر ان پر تنبیہات کارگر نہیں ہوتیں۔

وقف لازم

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾

(۶) پس (اے نبیؐ!) ان سے اعراض برتیے، جس روز بلانے والا ایک ناگوار چیز کی طرف بلائے گا،

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿۷﴾

(۷) لوگ جھکی ہوئی نظروں کے ساتھ قبروں سے اس طرح نکلیں گے، گویا وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں!

مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾

(۸) وہ پکارنے والے کی طرف دوڑ رہے ہوں گے۔ کافر کہہ رہے ہوں گے، ''یہ تو بڑا ہی سخت دن ہے!''

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿۹﴾

(۹) ان سے پہلے نوحؑ کی قوم جھٹلا چکی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور اسے سخت دھمکی دی گئی۔

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾

(۱۰) آخر کار اس نے اپنے رب کو پکارا کہ ''میں مغلوب ہو چکا، اب تو ان سے بدلہ لیجیے!''

فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾

(۱۱) تب ہم نے موسلا دھار مینہ سے آسمان کے دروازے کھول دیے۔

وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾

(۱۲) زمین کے سوتے جاری کردیے آخر جو اندازہ مقرر ہوا تھا اسی کے مطابق آسمان وزمین کے پانی مل گئے۔

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰي ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾

(۱۳) اور ہم نے نوحؑ کو ایک تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کردیا۔

تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾

(۱۴) وہ ہماری حفاظت اور نگرانی میں چلتی تھی، یہ اس شخص کا بدلہ لینے کے لیے کیا گیا جس کی ناقدری کی گئی۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾

(۱۵) اور ہم نے اس (واقعہ یا کشتی) کو ایک نشانی بنا کر چھوڑ دیا۔ پھر کیا کوئی

نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾

(۱۶) پھر دیکھ لو، کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات!

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿١٧﴾

(۱۷) اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے، پھر کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾

(۱۸) عاد نے جھٹلایا، تو دیکھ لو میرا عذاب اور میری تنبیہات کیسی ہوئیں؟

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾

(۱۹) ہم نے ان پر دائمی نحوست کے دن میں نہایت تیز و تند ہوا بھیجی۔

تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾

(۲۰) جو لوگوں کو اس طرح اٹھا کر پھینک رہی تھی جیسے وہ جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہیں۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٢١﴾

(۲۱) سو دیکھ لو! میرا عذاب اور میری تنبیہات کیسی تھیں!

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾

(۲۲) اور ہم نے نصیحت حاصل کرنے کے لیے قرآن مجید کو آسان کر دیا ہے، پھر کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

ع ۲۲ ۸

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾

(۲۳) ثمود نے تنبیہات کو جھٹلایا۔

فَقَالُوا أَبَشَرًا مِنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٢٤﴾

(۲۴) اور کہنے لگے "کیا ہم اپنے ہی سے ایک آدمی کی پیروی اختیار کر لیں، اگر ایسا کریں گے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم بڑی گمراہی اور دیوانگی میں مبتلا ہیں۔

أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٢٥﴾

(۲۵) کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی اتاری گئی ہے؟ نہیں، بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور خود پسند ہے۔

سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٢٦﴾

(۲۶) انہیں ابھی کل ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون بڑا جھوٹا اور شیخی خورہ ہے!!

إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾

(۲۷) ہم ان کی آزمائش کے لیے ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں، سو ان (کے انجام) کا انتظار کر اور صبر سے کام لے!

وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾

(۲۸) اور ان لوگوں کو آگاہ کر دے کہ پانی ان کے مابین تقسیم ہوگا اور ہر ایک اپنی باری کے دن حاضر ہوگا۔

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾

(۲۹) آخر کار انہوں نے اپنے رفیق کو پکارا، اس نے اونٹنی پر دست درازی کی

اوراس کی کونچیں کاٹ ڈالیں!

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾

(۳۰) پھر دیکھو، میرا عذاب اور میری تنبیہات کیسی ہوئیں!

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾

(۳۱) ہم نے ان پر ایک ہی ہولناک آواز مسلط کردی، پس وہ باڑے والے کی روندی ہوئی باڑھ کی طرح (چوراچورا) ہوگئے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾

(۳۲) ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کردیا ہے، اب ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾

(۳۳) لوطؑ کی قوم نے بھی تنبیہ کرنے والوں کی تکذیب کی۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِىْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾

(۳۴-۳۵) ہم نے ان پر پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیج دی ماسوا لوطؑ کے گھر والوں کے کہ ان کو ہم نے اخیر شب میں اپنے فضل سے بچا کر نکال لیا، ہم شکرگزار کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾

(۳۶) اور بلاشبہ حضرت لوطؑ نے ہماری پکڑ سے ان کو خبردار کیا مگر انہوں نے ان ساری تنبیہات میں (شک وشبہ پیدا کرکے) جھگڑے نکال کھڑے کیے۔

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾

(۳۷) اور وہ (بری نیت سے) لوطؑ کے مہمانوں کو اس سے طلب کرنے لگے، آخرکار ہم نے ان کی آنکھیں بے نور کردیں، تو اب میرے عذاب اور میری تنبیہات (کو جھٹلانے) کا مزہ چکھو!

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾

(۳۸) اور صبح سویرے ہی ان پر ایک دائمی عذاب آپہنچا۔

فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾

(۳۹) اور (کہا گیا کہ) لو اب میرے عذاب اور میری تنبیہات کا مزہ چکھو!

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ ع ٢ ١٨ ٩

(۴۰) اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کردیا ہے تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾

(۴۱) اور آلِ فرعون کے پاس بھی تنبیہات آئیں۔

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾

(۴۲) پر انہوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلا دیا آخرکار ہم نے ان پر ایسی گرفت کی جیسی کہ ایک زبردست صاحبِ اقتدار کی گرفت ہوتی ہے۔

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ

(۴۳) (اے اھلِ مکہ!) کیا تمہارے کفار ان لوگوں سے بہتر ہیں یا کتبِ سماویہ میں

بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾
تمہارے لیے معافی کا پروانہ درج ہے؟

أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿٤٤﴾
(۴۴) یا یہ یوں کہتے ہیں کہ ”ہم ایک انتقام لینے والی جماعت ہیں؟“

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾
(۴۵) کفار کی جمعیت عنقریب شکست کھا جائے گی اور وہ پیٹھ دکھا کر بھاگیں گے۔

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾
(۴۶) بلکہ ان کے وعدہ کا وقت قیامت ہے اور وہ گھڑی، مصیبت کی تلخ ترین گھڑی ہے۔

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ وقف لازم
(۴۷) یہ گنہگار گمراہی اور آگ میں ہیں۔

يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ط
ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾
(۴۸) وہ دن آنے والا ہے جبکہ منہ کے بل یہ آگ میں کھینچے جائیں گے اور ان
سے کہا جائے گا کہ عذابِ دوزخ کا مزہ چکھو!

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾
(۴۹) ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا ہے۔

وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾
(۵۰) اور ہمارے حکم کو، ذرا ایک آنکھ جھپکنے کی طرح پہنچا ہوا سمجھو،

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن
مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾
(۵۱) دیکھتے نہیں کہ ہم نے تمہارے حامیوں کو ہلاک کر ڈالا، کیا اب بھی تم میں
کوئی غور و فکر سے کام لینے والا نہیں؟

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾
(۵۲) اور جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب (اعمال کے) دفتروں میں موجود ہے۔

وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾
(۵۳) اور ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾
(۵۴) جو پرہیزگار ہیں، وہ یقیناً باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔

فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾ ع ۱۵ ۳ ۱۰
(۵۵) ایسے بادشاہ کے قریب سچے مقام میں ہونگے جو بڑا صاحبِ قدرت ہے!

آیاتها ۷۸ (۵۵) سُورَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ (۹۷) رکوعاتها ۳

سورة الرحمٰن مکی ہے اور اس میں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الرَّحْمَٰنُ ﴿١﴾
(۱) وہ رحمان ہی ہے،

عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿٢﴾
(۲) جس نے قرآنِ مجید کی تعلیم دی،

خَلَقَ الْإِنسَانَ ﴿٣﴾
(۳) اسی نے انسان کو پیدا کیا،

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾
(۴) اسی نے انسان کو بولنا سکھایا،

بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾
تمہارے لیے معافی کا پروانہ درج ہے؟

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾
(۴۴) یا یہ یوں کہتے ہیں کہ "ہم ایک انتقام لینے والی جماعت ہیں؟"

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾
(۴۵) کفار کی جمعیت عنقریب شکست کھا جائے گی اور وہ پیٹھ دکھا کر بھاگیں گے۔

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾
(۴۶) بلکہ ان کے وعدہ کا وقت قیامت ہے اور وہ گھڑی، مصیبت کی تلخ ترین گھڑی ہے۔

وقف لازم
اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾
(۴۷) یہ گنہگار گمراہی اور آگ میں ہیں۔

يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾
(۴۸) وہ دن آنے والا ہے جبکہ منہ کے بل یہ آگ میں کھینچے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ عذابِ دوزخ کا مزہ چکھو!

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾
(۴۹) ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا ہے۔

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾
(۵۰) اور ہمارے حکم کو، ذرا ایک آنکھ جھپکنے کی طرح پہنچا ہوا سمجھو،

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾
(۵۱) دیکھتے نہیں کہ ہم نے تمہارے حامیوں کو ہلاک کر ڈالا، کیا اب بھی تم میں کوئی غور و فکر سے کام لینے والا نہیں؟

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾
(۵۲) اور جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب (اعمال کے) دفتروں میں موجود ہے۔

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾
(۵۳) اور ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۙ ﴿۵۴﴾
(۵۴) جو پرہیزگار ہیں، وہ یقیناً باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾ ع ۳ ۱۵ ۱۰
(۵۵) ایسے بادشاہ کے قریب سچے مقام میں ہونگے جو بڑا صاحبِ قدرت ہے!

(۵۵) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ (۹۷) — آیاتها ۷۸ — رکوعاتها ۳

سورۃ الرحمٰن مکی ہے اور اس میں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ۙ ﴿۱﴾
(۱) وہ رحمان ہی ہے،

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ ﴿۲﴾
(۲) جس نے قرآنِ مجید کی تعلیم دی،

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ ﴿۳﴾
(۳) اسی نے انسان کو پیدا کیا،

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾
(۴) اسی نے انسان کو بولنا سکھایا،

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝۵
(۵) سورج اور چاند ایک خاص نظام کے ماتحت گردش کر رہے ہیں۔

وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝۶
(۶) اور درختوں اور ستاروں نے بھی اپنے بلند سروں کو اس نظام کے آگے جھکا دیا ہے۔ (یہ فطری نظام قدیم سے ہے)

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝۷
(۷) خدا نے (جب) آسمان کو (پیدا کیا اور اسے) بلند کیا تو اسی وقت ایک میزانِ عدل بھی قائم کر دیا۔

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝۸
(۸) (جس طرح آفتاب و مہتاب درخت اور آسمان اپنے محدود نظامِ عدل سے تجاوز نہیں کرتے، اسی طرح تم بھی اس نظامِ عدالت کو پوری عدالت کیساتھ قائم رکھو اور) اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کرو۔

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝۹
(۹) اور انصاف سے ٹھیک ٹھیک تولو اور ڈنڈی نہ مارو!

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝۱۰
(۱۰) اور اسی نے مخلوقات کے لیے زمین کو (رہنے کے قابل) بنایا۔

فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝۱۱
(۱۱) جس میں بہ بکثرت میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝۱۲
(۱۲) اور اس زمین میں بھوسہ والا اناج اور خوشبودار پھول ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۳
(۱۳) سو (اے جن و انس!) تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کرو گے؟

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝۱۴
(۱۴) انسان کو اس نے ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتے ہوئے خشک اور سڑے ہوئے گارے سے بنایا۔

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝۱۵
(۱۵) اور جانّ (جنّ) کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۶
(۱۶) سو (اے جن وانس!) تم اپنے رب کے کن کن عجائب قدرت کی تکذیب کرو گے؟

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝۱۷
(۱۷) وہی دونوں مشرقوں اور مغربوں کا مالک ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۸
(۱۸) پھر اے (جن وانس!) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کا انکار کرو گے؟

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝۱۹
(۱۹) اس نے کھاری اور میٹھے پانی کے دو سمندر جاری کیے کہ دونوں آپس میں

ملے ہوئے ہیں۔

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾

(۲۰) (پھر بھی ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے، کیونکہ) دونوں کے درمیان اس نے ایک حدفاصل قائم کردی ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾

(۲۱) پس (اے جن وانس!) تم اپنے رب کے کون کونسے عجائبِ قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾

(۲۲) ان سمندروں سے مونگے اور موتی برآمد ہوتے ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾

(۲۳) سو (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾

(۲۴) اور یہ جہاز اسی کے ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح بلند (نظر آتے) ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾

(۲۵) سو (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کا انکار کرو گے؟

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾

(۲۶) جو کچھ روئے زمین پر ہے سب فنا ہونے والا ہے،

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾

(۲۷) اور صرف آپ کے رب کی ذات باقی رہ جائے گی جو صاحبِ عظمت اور احسان ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾

(۲۸) سو (اے جن وانس!) تم اپنے رب کے کون کونسے کمالات کو جھٹلاؤ گے؟

يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾

(۲۹) سب آسمانوں اور زمین والے اسی سے مانگتے ہیں، وہ ہر آن ایک نہ ایک شان میں ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾

(۳۰) پس (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کن کن صفاتِ کمال کو جھٹلاؤ گے؟

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾

(۳۱) اے (انسانوں اور جنوں کے) دو بھاری قافلو! ہم جلد ہی تمہاری طرف فارغ ہونے والے ہیں!

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾

(۳۲) پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾

(۳۳) اے مجمعِ جن وانس! اگر تمہاری طاقت میں ہے کہ زمین اور آسمانوں کے مدبرات وملکوت کے اندر سے اپنی راہ پیدا کر کے آگے نکل جاؤ تو ترقی کی اس انتہا کے لیے بھی کوشش کر دیکھو، مگر بغیر سلطانِ الٰہی کے کچھ (بھی) نہ کر سکو گے

النصف ۔ ع ۱۱

(اور یاد رکھو کہ وہ قوت تمہارے بس میں نہیں۔)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾
(۳۴) پھر تم اللہ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾
(۳۵) تم پر آگ کا دھواں اور اس کی لپٹ چھا جائے گی اور تمہارے پاس کوئی قوت ایسی نہیں کہ اس کے ذریعے سے ہلاکت کو دفع کر سکو!

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾
(۳۶) سو (اے جن وانس!) اپنے رب کی کون کونسی قدرتوں کی تکذیب کرو گے؟

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾
(۳۷) پھر اس وقت (کیا بنے گا؟) جب آسمان پھٹ جائے گا اور تیل کی تلچھٹ کی طرح سرخ ہو جائیگا۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾
(۳۸) سو (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کون کون سی قدرتوں کا انکار کرو گے؟

فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾
(۳۹) اس روز کسی انسان یا جن سے اس کے گناہ کے متعلق سوال (کی ضرورت) نہ ہوگی

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾
(۴۰) سو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کا انکار کرو گے؟

یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾
(۴۱) گناہگاروں کو ان کے چہروں سے پہچان لیا جائے گا پھر اس کو پیشانی کے بال اور پاؤں سے پکڑ پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾
(۴۲) پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے؟

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ م
(۴۳) (اس وقت کہا جائے گا) یہ وہی جہنم ہے جسے مجرم لوگ جھٹلایا کرتے تھے،

وقف لازم

یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَ بَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾
(۴۴) وہ مجرم لوگ آگ اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان گردش کرتے رہیں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ ع
(۴۵) پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کی تکذیب کرو گے؟

ع ۲ / ۱۲

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾
(۴۶) اور ہر اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے روبرو کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے، دو باغ ہیں۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۴۷﴾
(۴۷) سوتم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کروگے؟

ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾
(۴۸) (وہ دو باغ) ہری بھری بہت سی ڈالیوں والے ہوں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۴۹﴾
(۴۹) سوتم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿۵۰﴾
(۵۰) ان باغوں میں دو، رواں چشمے ہوں گے،

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۵۱﴾
(۵۱) سوتم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴿۵۲﴾
(۵۲) ان دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو قسمیں ہوں گی۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۵۳﴾
(۵۳) سوتم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ
إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾
(۵۴) (اور وہ) ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور باغوں کے پھل بہت ہی قریب جھکے ہوں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۵۵﴾
(۵۵) پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿۵۶﴾
(۵۶) ان میں شرمیلی نگاہوں والی عورتیں ہونگی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا نہ ہوگا۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۵۷﴾
(۵۷) پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کا انکار کروگے؟

كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾
(۵۸) وہ عورتیں ایسی خوبصورت ہونگی، جیسے یاقوت اور مونگے!

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۵۹﴾
(۵۹) سوتم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کا انکار کروگے؟

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿۶۰﴾
(۶۰) اخلاصِ عبادت کا بدلہ، انعام واکرام کے بغیر کیا ہوسکتا ہے؟

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۶۱﴾
(۶۱) سوائے (اے جن وانس)، تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کا انکار کروگے؟

وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ﴿۶۲﴾
(۶۲) ان دو باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۶۳﴾
(۶۳) سوائے (اے جن وانس)، تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کا انکار کروگے؟

مُدْهَامَّتَانِ ﴿۶۴﴾
(۶۴) وہ دونوں نہایت سرسبز ہوں گے!

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۶۵﴾
(۶۵) سوتم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کا انکار کروگے؟

فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ﴿۶۶﴾
(۶۶) ان دونوں میں پانی کے دو ابلتے ہوئے چشمے ہوں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ (٦٧) سوتم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کا انکار کروگے؟

فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ (٦٨) ان دونوں باغوں میں میوے، کھجوریں اور انار ہوں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ (٦٩) سوتم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کروگے؟

فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ (٧٠) ان (سب باغوں) میں نیک سیرت، خوبصورت عورتیں ہوں گی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ (٧١) سوتم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کروگے؟

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ (٧٢) خیموں میں محفوظ حوریں ہوں گی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ (٧٣) سوتم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کی تکذیب کروگے؟

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ (٧٤) اہلِ جنت سے پہلے ان کو کسی انسان یا جن نے چھوا نہیں ہوگا۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ (٧٥) سوتم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کروگے؟

مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ (٧٦) وہ جنتی سبز اور نادر و نفیس قالینوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ (٧٧) سوتم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کا انکار کروگے؟

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾ (٧٨) (اے نبیؐ!) آپ کے رب کا نام بڑی برکت والا ہے جو صاحبِ عظمت اور صاحبِ اکرام ہے!

ع ۳۳ / ۱۲

آیاتها ۹۶ (۵۶) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّیَّةٌ (۴۶) رکوعاتها ۳

سورة الواقعه مکی هے اوراس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع هیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ (١) جب واقع ہوجانے والی واقع ہوجائے گی،

لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ (٢) تو کوئی اس کے وقوع کو جھٹلانے والا نہ ہوگا،

وقف لازم

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ (٣) وہ کسی کو پست اور کسی کو بلند کرنے والی ہوگی،

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ (٤) اس وقت زمین یکبارگی ہلا ڈالی جائے گی۔

وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾ (٥) اور پہاڑ ریزہ ریزہ کردیے جائیں گے۔

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿۶﴾ (٦) حتیٰ کہ وہ پراگندہ غبار بن کر رہ جائیں گے۔

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝	(۷) اور تم لوگ (اس وقت) تین قسم کے گروہ بن جاؤ گے؟
فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝	(۸) پس ایک گروہ تو داہنے ہاتھ والوں کا ہے۔ داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا!
وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝	(۹) اور ایک (گروہ) بائیں جانب والوں کا ہے اور بائیں جانب والوں کا کیا ہی برا گروہ ہے!
وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝	(۱۰) پھر (ان دونوں کے علاوہ تیسرے گروہ کے لوگ) جو سب سے آگے ہیں اور وہ آگے ہی رہنے کے مستحق ہیں۔
اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝	(۱۱) کیونکہ وہ بارگاہِ الٰہی کے مقرب ہیں۔
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝	(۱۲) ان (کے رہنے) کی جگہ جنت کی خوشیاں اور وہاں کی نعمتیں ہیں۔
ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝	(۱۳) ان میں سے بہت اگلوں میں سے ہونگے۔
وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝	(۱۴) اور کچھ تھوڑے پچھلوں میں سے۔
عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝	(۱۵) یہ لوگ (لعل و یاقوت سے) جڑاؤ اور مرصع تختوں پر،
مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝	(۱۶) آمنے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔
يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝	(۱۷) (ان کی خدمت گزاری کے لیے) ان کے گرد لڑکے، جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے،
بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝	(۱۸) صاف شراب کے جام، پیالے اور جگ لیے، پھر رہے ہوں گے۔
لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝	(۱۹) جس سے نہ تو ان کا سر چکرائے گا اور نہ ہی ان کی عقل میں فتور آئے گا (کہ اُول فُول بکنے لگیں)
وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝	(۲۰) اور وہ ان کے لیے طرح طرح کے میوے لیے پھریں گے جن سے اہلِ جنت حسبِ پسند چن لیں گے۔
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝	(۲۱) اور پرندوں کے گوشت۔ جس قسم کے گوشت کی وہ خواہش کریں گے
وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝	(۲۲) اور بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔
كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝	(۲۳) جو چھپا کر رکھے ہوئے موتیوں کی طرح (خوبصورت ہونگی)۔

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٢٤	(۲۴) (یہ سب) ان کے اعمال کا صلہ ہوگا جو وہ دنیا میں کرتے رہے تھے۔
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝٢٥	(۲۵) وہ جنت میں کوئی بیہودہ کلام یا گناہ کی بات نہ سنیں گے۔
اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝٢٦	(۲۶) صرف سلام ہی سلام کی آواز ہوگی۔
وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝٢٧	(۲۷) اور اصحاب الیمین، اصحاب الیمین کا کیا ہی کہنا!
فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝٢٨	(۲۸) (ان کے لیے باغ و بہار کی دائمی خوشیاں اور نظارے ہیں) وہ ایسی جگہ ہوں گے جہاں بے کانٹوں والے بیری کے درخت ہوں گے۔
وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝٢٩	(۲۹) اور کیلے، تہ بہ تہ۔
وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝٣٠	(۳۰) اور سایہ لمبا،
وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝٣١	(۳۱) اور پانی بہتا ہوا۔
وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝٣٢	(۳۲) اور میوے بکثرت۔
لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝٣٣	(۳۳) جو نہ کبھی روکے جاسکیں گے اور نہ کبھی ان کا سلسلہ ٹوٹے گا۔
وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝٣٤	(۳۴) ان میں اونچے اونچے فراش (بچھونے) ہوں گے۔
اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝٣٥	(۳۵) وہاں کی عورتوں کو ہم نے خاص طور پر پیدا کیا ہے۔
فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝٣٦	(۳۶) اور انہیں کنواریاں، پاکیزہ بنا دیا ہے۔
عُرُبًا اَتْرَابًا ۝٣٧	(۳۷) اپنے شوہروں سے محبت کرنے والی اور ہم سن!
ع ۲۸ ۱۴ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝٣٨	(۳۸) یہ سب چیزیں دائیں بازو والوں کے لیے ہوں گی۔
ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝٣٩	(۳۹) ایک بڑا گروہ اگلوں میں سے ہوگا۔
وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝٤٠	(۴۰) اور ایک بڑا گروہ پچھلوں میں سے ہوگا۔
وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝٤١	(۴۱) اور اصحابِ شمال اور کیا ہی برا حال ہوگا اصحاب شمال (بائیں جانب) والوں کا!
فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۝٤٢	(۴۲) ان کے لیے تپش و سوزش اور کھولتے ہوئے پانی کی سی گرمی ہے۔
وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝٤٣	(۴۳) اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے!

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾
(۴۴) جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ آرام دہ!

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾
(۴۵) یہ وہ لوگ ہیں کہ پہلے بڑے آسودہ حال تھے (مگر پاداشِ عمل میں ان کا یہ حال ہوگیا ہے۔)

وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾
(۴٦) اور وہ گناہِ عظیم (شرک) پر اصرار کیا کرتے تھے۔

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ۬ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾
(۴۷) اور کہا کرتے تھے، جب ہم مر کر خاک اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا (دوبارہ زندہ کرکے) ہم اٹھائے جائیں گے؟"

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾
(۴۸) اور کیا ہمارے باپ دادا بھی (زندہ کیے جائیں گے؟)

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾
لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ۬ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾
(۴۹-۵۰) آپ کہہ دیجئے، "سب اگلے اور پچھلے ایک مقررہ دن میں، مقررہ وقت پر، ضرور جمع کیے جائیں گے!"

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾
(۵۱) پھر اے گمراہو اور تکذیب کرنے والو! تمہیں،

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾
(۵۲) زقوم کے درخت سے کھانا ہوگا

فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾
(۵۳) اور اسی سے پیٹ بھرنا ہوگا۔

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾
(۵۴) پھر اس کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی پینا پڑے گا۔

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾
(۵۵) تونس لگے ہوئے یا سخت پیاسے اونٹوں کی طرح پیو گے۔

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾
(۵٦) یہ ان کے مہمانی کا سامان، قیامت کے دن ہوگا۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾
(۵۷) ہم ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے، پھر تم سچ کیوں نہیں مانتے؟

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾
(۵۸) بھلا یہ بھی کبھی سوچا، کہ جو نطفہ تم (رحم) میں ٹپکاتے ہو،

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾
(۵۹) کیا تم اس کو پیدا کرتے ہو یا اس کے پیدا کرنے والے ہم ہیں؟

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾
(٦۰) ہم نے تمہارے درمیان موت کو مقرر کیا ہے اور ہم اس بات سے عاجز نہیں ہیں،

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾
(٦۱) کہ تمہاری مانند کوئی اور مخلوق یہاں لا بسائیں اور تمہیں کسی ایسے جہان میں پیدا کریں جسے تم نہیں جانتے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٦٢	(٦٢) اور بلاشبہ تم نے اپنی پہلی پیدائش کو جان لیا ہے، پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے؟
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝٦٣	(٦٣) اچھا تم نے اس بات پر غور کیا تھا، کہ جو کچھ کاشت کاری کرتے ہو،
ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝٦٤	(٦٤) اسے تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟
لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝٦٥	(٦٥) اگر ہم چاہیں تو اسے چورا چورا کر دیں اور تم صرف یہ کہنے کے لیے رہ جاؤ،
اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝٦٦	(٦٦) کہ افسوس! ہمیں تو اس نقصان کا تاوان دینا پڑے گا۔
بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝٦٧	(٦٧) بلکہ ہم تو (اپنی محنت کے تمام فائدوں سے) محروم ہو گئے!
اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝٦٨	(٦٨) اچھا تم نے یہ بات بھی دیکھی کہ جو پانی تمہارے پینے میں آتا ہے۔
ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝٦٩	(٦٩) اسے بادلوں سے (کون برساتا ہے؟) تم برساتے ہو یا ہم برساتے ہیں؟
لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝٧٠	(٧٠) اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں، پھر کیا اس نعمت کے لیے ضروری نہیں کہ تم شکر گزار رہو؟
اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۝٧١	(٧١) اچھا، تم نے یہ بات بھی دیکھی کہ یہ آگ جو تم سلگاتے ہو،
ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ۝٧٢	(٧٢) تو اس کے لیے لکڑی تم نے پیدا کی یا ہم پیدا کر رہے ہیں؟
نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ۝٧٣	(٧٣) ہم نے اسے یادگار اور مسافروں کے لیے فائدہ بخش بنایا۔
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝٧٤ ع ۲ ١٦ ١٥	(٧٤) پس (اے نبیؐ!) آپ اپنے ربِ عظیم کے نام کی تسبیح بیان کیجیے!
فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝٧٥	(٧٥) پس میں ستاروں کے جائے وقوع کی قسم کھا کر کہتا ہوں!
وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝٧٦	(٧٦) اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے!
اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝٧٧	(٧٧) کہ یہ ایک گرامی قدر قرآن ہے،
فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝٧٨	(٧٨) جو ایک محفوظ کتاب میں (درج) ہے،
لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝٧٩	(٧٩) جسے پاکیزہ ہستیوں کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا۔
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨٠	(٨٠) یہ قرآن رب العالمین کی جانب سے نازل کیا گیا ہے۔
اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝٨١	(٨١) پھر کیا تم اس کتاب کے ساتھ مداہنت (بے اتفاقی) سے کام لیتے ہو؟

وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾
(٨٢) اور تم نے اپنا وظیفہ یہ بنا رکھا ہے کہ اس کی تکذیب کرتے رہو؟

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾
(٨٣) سو جب جان حلقوم تک پہنچ جاتی ہے۔

وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾
(٨٤) اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾
(٨٥) اور ہم اس مرنے والے کے، تم سے زیادہ قریب ہوتے ہیں، مگر تمہیں نظر نہیں آتے۔

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾
(٨٦) پس اگر تم کسی کے زیر فرمان نہیں ہو۔

تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾
(٨٧) اور تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو پھر اس روح کو واپس کیوں نہیں لے آتے؟

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾
(٨٨) پھر اگر وہ مرنے والا مقربین سے ہوا

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾
(٨٩) تو اس کے لیے راحت اور عمدہ رزق اور نعمتوں کا باغ ہے۔

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾
(٩٠) اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے،

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾
(٩١) تو (کہا جائیگا) تیرے لیے سلامتی ہے کہ تو اصحاب یمین سے ہے۔

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾
(٩٢) اور اگر وہ شخص جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے،

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾
(٩٣) تو کھولتے ہوئے گرم پانی سے اس کی مہمانی ہوگی۔

وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾
(٩٤) اور جہنم میں داخل کیا جانا۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾
(٩٥) یہ سب کچھ سراسر حق ہے۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾ ع ٣ ٢٢ ١٦
(٩٦) پس (اے نبیؐ!) آپ اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح بیان کیجیے۔۔۔!

آیاتها ٢٩ — (٥٧) سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ (٩٤) — رکوعاتها ٤

سورة الحدید مدنی ہے اور اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾
(١) جو چیز بھی آسمانوں اور زمین میں ہے، سب اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے اور وہ بڑا زبردست اور بڑی حکمت والا ہے۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيِ
(٢) آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے، وہی زندگی عطا فرماتا ہے اور

وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢

موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٣

(۳) وہی سب سے پہلے اور وہی سب سے آخر بھی، اور وہ ظاہر ہے اور مخفی بھی۔ اور وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٤

(۴) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش پر بلند ہوا، جو چیز بھی زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس میں سے نکلتی ہے، اور جو کچھ آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے وہ سب کو جانتا ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہے خواہ تم کہیں بھی ہو اور جو کام بھی تم کرتے ہو اسے وہ دیکھ رہا ہے۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٥

(۵) آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے اور تمام معاملات (فیصلے کے لیے) اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٦

(۶) وہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ سینوں کے تمام رازوں سے بخوبی واقف ہے۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝٧

(۷) تم لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس پر اس نے تم کو خلیفہ بنایا ہے۔ پس جو لوگ تم میں سے ایمان لے آئیں اور مال خرچ کریں ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨

(۸) اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟ حالانکہ رسول تمہیں دعوت دے رہا ہے کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ اور وہ تم سے عہد بھی لے چکا ہے، اگر تم واقعی ماننے والے ہو۔

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٩

(۹) وہ اللہ ہی تو ہے جو اپنے بندے پر واضح آیات نازل کر رہا ہے تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے، اور بے شک اللہ تعالیٰ تم پر بڑا شفیق اور نہایت مہربان ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِيْ

(۱۰) اور کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟ حالانکہ آسمانوں اور زمین کی سب میراث اللہ ہی کے لیے ہے! تم میں سے جن لوگوں نے فتح

مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ
اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا
مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ
الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾ ع ۱۷

(مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا، ان کا درجہ بعد میں خرچ کرنے اور جہاد کرنے والوں سے بہت بڑا ہے۔ اور دونوں (۔۔۔ برابر نہیں ہو سکتے۔) ان سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح واقف ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾

(۱۱) کون ہے جو اللہ کو قرض دے، اچھا قرض، پھر اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے اور اس کے لیے بہتر اجر (بھی) ہے۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى
نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾

(۱۲) اس دن تم مسلمان مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے ساتھ ساتھ اور ان کے آگے آگے چل رہا ہوگا، اور ان سے کہا جائے گا ''آج کے دن تمہارے لیے (فتح و مراد کی) بشارت ہے، ایسے باغ جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی' (اور اس لیے ان کی شادابی متغیر ہونے والی نہیں) وہ (سرور اور راحت کی) اس حالت میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ بڑی ہی کامیابی ہے جو انہیں حاصل ہوگی۔

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ
نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا
نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ
بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ
قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾

(۱۳) پس اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے ''ذرا انتظار کرو! کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں۔ مگر ان سے کہا جائے گا کہ ایسا نہیں ہو سکتا (آگے مت بڑھو) پیچھے ہٹو اور کوئی اور روشنی تلاش کرو، اتنے میں ان (مومنوں اور منافقوں) کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا، اس کے اندر رحمت ہوگی اور اس کے باہر کی جانب عذاب ہوگا۔

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى
وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ
وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ
اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

(۱۴) وہ (منافق مومنوں کو) پکار پکار کر کہیں گے ''کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟'' مومن جواب دیں گے۔ ''کیوں نہیں! مگر تم نے اپنے آپ کو فتنے میں ڈالا اور تم (ہمارے متعلق) موقع کے انتظار میں رہے اور شک میں پڑے رہے، اور جھوٹی آرزوؤں نے تمہیں فریب میں مبتلا رکھا، یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ پہنچا اور تم کو اللہ کے بارے میں اس بڑے دھوکہ باز (شیطان) نے، دھوکے میں مبتلا رکھا!

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

(۱۵) لہٰذا آج نہ تو تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی ان لوگوں سے جو کھلے کافر تھے۔ اور تم سب کا ٹھکانا آگ ہے، وہی تمہاری کارساز ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

(۱۶) کیا مومنین کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر، اور جو حق نازل ہوا، اسکے سامنے جھک جائیں؟ اور ان کی طرح نہ ہو جائیں، جن کو اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی، پھر ان پر ایک طویل مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور (اب ان کی حالت یہ ہے کہ) ان میں اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾

(۱۷) خوب جان لو! کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے، ہم نے تمہارے سامنے نشانیاں واضح کر دی ہیں، تا کہ تم عقل سے کام لو!

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾

(۱۸) بلاشبہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جنہوں نے اللہ کو قرضِ حسن دیا، انکو کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لیے بہتر اجر ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾

(۱۹) اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے، وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک سچے اور گواہی دینے والے ہیں۔ ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہوگا۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہے، وہ لوگ جہنمی ہیں۔

ع ۲ ۹ ۱۸

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾

(۲۰) خوب جان لو! کہ دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور دل لگی، اور ظاہری آرائش اور تمہارا ایک دوسرے پر فخر جتانا اور اموال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کہ اس سے پیدا ہونے والی نباتات کاشتکاروں کو خوش لگتی ہے، پھر وہ پک جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہو گئی پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں یا تو سخت عذاب ہے، اور (یا پھر) اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی رضا مندی ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو محض ایک سرمایۂ فریب ہے۔

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ

(۲۱) تم اپنے رب کی مغفرت اور اُس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو! جس کی وسعت آسمان اور زمین جیسی ہے۔ وہ (جنت) ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے یہ اللہ کا

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾

فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٢٢﴾

(۲۲) جتنی مصیبتیں اقوام و امم پر نازل ہوئی ہیں اور خود تم پر نازل ہوئیں، وہ سب ہم نے پہلے سے ایک کتاب میں لکھ رکھی ہیں (یعنی پہلے سے وہ ایک منضبط قانون کی صورت میں موجود ہے) اور ایسا کرنا اللہ کے لئے کوئی مشکل بات نہ تھی۔

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ﴿٢٣﴾

(۲۳) (یہ اس لیے بتا دیا ہے) تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ نہ لگے اس پر آزردہ خاطر نہ ہو جاؤ اور جو کچھ وہ تمہیں عطا فرمائے اس پر اتراؤ نہیں، اور اللہ خود ستا، فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٤﴾

(۲۴) جو لوگ خود بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور جو رُوگردانی کرے گا، تو بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور ستودۂ صفات ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢٥﴾ ع ۳ ۶ ۱۹

(۲۵) ہم نے اپنے رسولوں کو دلائل حقہ اور براہینِ واضحہ کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان کو اتارا تاکہ عدل و توازن قائم رہے۔ اور ہم نے لوہا اتارا کہ اس میں سلطان (بڑا زور) اور نفوذ کی بڑی خوفناکی ہے اور لوگوں کے لیے فائدے بھی ہیں۔ اور اس لیے تاکہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ کون اس کو دیکھے بغیر اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے! بیشک اللہ قوی اور زبردست ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٦﴾

(۲۶) اور بلاشبہ ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو رسول بنا کر بھیجا، اور ان دونوں کی ذریت میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری کر دیا، پھر ان کی نسل میں سے کچھ نے ہدایت اختیار کی اور بہت سے فاسق ہو گئے۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ڏ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا

(۲۷) پھر ان کے نقشِ قدم پر ہم نے رسولوں کو اور ان کے نقشِ قدم پر عیسیٰؑ ابن مریم کو چلایا اور اسے انجیل عطا کی۔ اور ان لوگوں کے دلوں میں، جنہوں نے (مسیحؑ) کی پیروی کی، ہم نے شفقت اور رحمت ڈال دی۔ اور رہبانیت انہوں نے خود پیدا کر لی، ہم نے اس کا حکم نہیں دیا تھا، سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی

عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

خوشنودی طلب کریں۔ اس کی رعایت، جیسا چاہیے تھا، انہوں نے ملحوظ نہ رکھی پھر جو لوگ ان میں ایمان لائے، ہم نے ان کا اجر ان کو عطا کیا، اور ان میں بہت سے لوگ فاسق ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ۙ

(۲۸) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ، اللہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا اجر عطا فرمائے گا۔ اور تمہیں وہ نور عطا فرمائے گا جس کے ذریعہ تم چلو گے اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بہت معاف کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ۧ

(۲۹) (یہ اس لیے بتایا گیا) تا کہ اہلِ کتاب کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کے فضل پر انہیں کچھ بھی قدرت نہیں ہے۔ اور یہ کہ اللہ کا فضل اس کے اپنے ہی ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ ہی بڑے فضل والا ہے۔

ع ۲۰

آیاتها ۲۲ (۵۸) سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۵) رکوعاتها ۳

سورة المجادله مدنی ھے اور اس میں بائیس آیتیں اور تین رکوع ھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ①

(۱) اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملہ میں آپ سے جھگڑا کر رہی ہے اور اللہ کی جناب میں شکایت وفریاد کر رہی ہے۔ اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے، بیشک اللہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ②

(۲) تم میں سے جو لوگ (غصہ اور نادانی کی وجہ سے) اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں، حقیقتاً وہ بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں، ان کی مائیں تو صرف وہ ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ یہ لوگ ایک بری اور جھوٹی بات کہتے ہیں، بیشک اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③

(۳) جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں، پھر اپنی کہی ہوئی بات سے (پشیماں ہو کر) رجوع کرنا چاہیں تو قبل اس کے کہ وہ باہم ملاپ کریں، ایک گردن آزاد کرنا ہوگی، اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ ان سے پوری طرح باخبر ہے۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④

(۴) پھر جو شخص (آزاد کرنے کے لیے غلام یا لونڈی) نہ پائے تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے مسلسل دو مہینے روزے رکھے۔ پھر جن کو روزہ رکھنے کی استطاعت بھی نہ ہو وہ ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔ یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، یہ اللہ کے (مقرر کیے ہوئے) حدود ہیں اور (ان حدود کے منکر) کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۚ ⑤

(۵) یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ (کے احکامات) کی مخالفت کرتے ہیں وہ اس طرح ذلیل وخوار کیے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل وخوار کیے جا چکے ہیں۔ اور ہم نے صاف صاف احکام نازل کیے ہیں اور (ان احکامات سے روگردانی کرنے والے سرکش) کافروں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔

هُوَ الَّذِيٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۲

وقف النبي صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم *

(۲) وہی (قوت وغلبہ کا مالک خدا) ہے جس نے اہل کتاب کی اس جماعت کو کہ (انتقامِ الٰہی کی) منکر ہو چکی تھی، اس کے گھروں سے مسلمانوں کے پہلے ہی اجتماع میں نکال باہر کیا۔ مسلمان سمجھے تھے کہ نہ نکال سکیں گے، خود ان کو بھی گمان تھا کہ ان کے قلعے خدا سے انہیں بچالیں گے، آخر اس طرح غضبِ الٰہی نازل ہوا کہ ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ ان کے دلوں پر ہیبت چھا گئی، اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں ویران کرنے لگے! مسلمانوں نے بھی اس ویرانی میں انہیں مدد دی۔ جن لوگوں کی آنکھیں ہوں انہیں اس واقعے سے عبرت حاصل کرنی چاہیے!

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝۳

(۳) خدا نے اگر ان لوگوں کی قسمت میں اخراج نہ لکھ دیا ہوتا تو دنیا میں ان کو (دیگر قسم کا) عذاب دیتا اور آخرت میں تو ان کے لیے آگ کا عذاب ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴

(۴) سبب یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسول کی تعلیم سے انہوں نے منہ موڑ لیا۔ اور جو (خدائی نظام کی مخالفت میں) ایسا کرتا ہو اسے یقین کر لینا چاہیے کہ خدا کا عذاب نہایت سخت ہے۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵

(۵) (اے مسلمانو!) جن کھجور کے درختوں کو تم نے کاٹ ڈالا، یا جن کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، تو یہ سب اللّٰہ ہی کے اذن سے ہی ہوا۔ اور (اس لیے ہوا) تا کہ اللّٰہ تعالیٰ فاسقوں کو ذلیل وخوار کرے۔

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶

(۶) ان کے جو مال اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بطور فے عطا کیے، ان پر نہ تم نے گھوڑے دوڑائے ہیں اور نہ اونٹ۔ بلکہ اللّٰہ تعالیٰ جن پر چاہتا ہے اپنے رسولوں کو مسلط کر دیتا ہے اور اللّٰہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

(۷) جو کچھ اللّٰہ تعالیٰ ان بستیوں کے لوگوں سے اپنے رسول کو بطور فے دلوائے وہ اللّٰہ اور رسول اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تا کہ وہ مال تمہارے مال دار طبقہ ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔ اور پیغمبر خدا جس چیز کا تمہیں حکم دیں اسے قبول کرو، اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ! خدا سے ڈرو۔ تحقیق خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۶ ع ۱

(۶) اس دن جب اللہ تعالیٰ ان سب کو زندہ کر کے اٹھائے گا، پھر ان کو ان اعمال سے آگاہ کرے گا جو انہوں نے کیے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب اعمال کو شمار کر رکھا ہے اور وہ بھول گئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگران ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۷

(۷) (اے مخاطب!) کیا تجھے خبر نہیں ہے، کہ اللہ تعالیٰ کو آسمان اور زمین کی ہر چیز کا علم ہے۔ جہاں کہیں تین اشخاص باہم راز و نیاز ہیں، وہاں ان کا چوتھا، خدا ہے۔ پانچ ہوں تو ان کا چھٹا شریک، خدا ہے۔ اس سے کم یا زیادہ جس تعداد میں بھی ہوں، خدا ان کے ساتھ ہے۔ پھر قیامت کے دن انہیں بتا دے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے پوری طرح باخبر ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۸

(۸) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں سرگوشیوں سے منع کیا گیا تھا؟ اور یہ لوگ آپس میں گناہ اور ظلم اور رسولؐ کی نافرمانی کے خفیہ مشورے کرتے رہتے ہیں۔ اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ان الفاظ سے سلام کرتے ہیں، جن الفاظ سے اللہ نے آپ پر سلام نہیں بھیجا۔ اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں اس پر اللہ ہمیں کیوں عذاب نہیں دیتا؟ ان کے لیے جہنم ہی کافی ہے، اس میں یہ لوگ داخل ہوں گے سو وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے!

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۹

(۹) اے ایمان والو! جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ، ظلم اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کیا کرو بلکہ نیکی اور تقویٰ کی سرگوشی کیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کے حضور تم سب جمع کیے جاؤ گے۔

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَـيْـــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۱۰

(۱۰) (اور منافقین کی) رازدارانہ سرگوشیاں شیطان کی وسوسہ اندازی سے ہوتی ہیں تاکہ مسلمان اس کی وجہ سے آزردہ خاطر ہوں، حالانکہ بغیر مشیتِ الٰہی کے یہ سرگوشیاں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ہر طرف سے کٹ کر صرف اللہ تعالیٰ ہی پر اعتماد رکھیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ

(۱۱) اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجالس کو کشادہ کرو۔۔۔ تو (بقدرِ ضرورت) جگہ کشادہ کر دیا کرو، اللہ تمہارے لیے کشادگی کر دے گا۔ اور جب (مجلس برخاست ہونے پر) تم سے کہا جائے کہ اٹھ کر چلے جاؤ تو چلے جایا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۱

کرو، جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور جن لوگوں نے علم حاصل کیا، سو اللہ تعالیٰ (اسطرح کے جماعتی نظم وضبط سے) ان کے مدارج کو ترقی دیتا اور ارتفاع بخشتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ
فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ
ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ
تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲

(۱۲) اے ایمان والو! جب تم رسولؐ سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دیدیا کرو، یہ تمہارے لیے بہتر اور پاکیزہ تر ہے۔ پھر اگر تم کو کچھ میسر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ
صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۳ ع ۲/۷

(۱۳) کیا تم اس حکم سے ڈر گئے ہو کہ سرگوشی سے پہلے کچھ صدقات دے دیا کرو؟ پھر جب تم نے (ایسا) نہ کیا، اور اللہ تعالیٰ نے تم کو معاف کر دیا تو اب تم نماز قائم کرو اور زکواۃ دیا کرو، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کیا کرو، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ
وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۴

(۱۴) کیا آپ نے ان (منافق) لوگوں کو نہیں دیکھا جو اس قوم سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب نازل کیا ہے۔ یہ لوگ (درحقیقت) پوری طرح نہ تم میں سے ہیں اور نہ ہی ان میں سے ہیں۔ اور یہ لوگ جان بوجھ کر (آپ سے رفاقت کی) جھوٹی بات پر قسمیں کھا جاتے ہیں۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ
سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۵

(۱۵) ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، بیشک وہ کام بہت برے ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔

اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۱۶

(۱۶) انہوں نے اپنے بچاؤ کے لیے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے، (جس کی آڑ میں) وہ اللہ کی راہ سے روکتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ان کے لیے ذلیل وخوار کرنے والا عذاب ہے۔

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۷

(۱۷) ان کے اموال اور ان کی اولاد، اللہ تعالیٰ سے بچانے کے لیے ان کے کچھ کام نہ آئیں گے یہی لوگ آگ والے ہیں، وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ
كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى
شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝۱۸

(۱۸) جس روز اللہ ان سب کو اٹھائے گا، تو وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو بھی اسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں۔ اور اپنے تئیں سمجھ رہے ہیں کہ وہ صحیح موقف پر ہیں۔ آگاہ رہو! کہ یہ لوگ بڑے ہی

جھوٹے ہیں۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

(۱۹) شیطان (اور اس کی سرکش و خودغرض قوتیں) ان پر مسلط ہوگئی ہیں، پس انہوں نے خدا کے ذکر اور اس کے رشتے کو فراموش کردیا ہے۔ یہ حزب الشیطان (یعنی شیطان کی جماعت) ہے۔ اور جان رکھو کہ آخرکار، حزب الشیطان کے لیے نقصان اور خسران ہی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

(۲۰) جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں ہوں گے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾

(۲۱) اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور ہی غالب ہوکر رہیں گے، بیشک اللہ تعالیٰ قوی اور زبردست ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

(۲۲) (اے نبیؐ!) تم ایسی کوئی قوم نہیں پاؤ گے جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتی ہو، پھر ایسے لوگوں سے دوستی کا دم بھرے جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے عزیز و اقارب ہوں۔ یہی وہ راستباز انسان ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے اپنے ایمان کا نقش جمادیا اور اپنی روحِ نصرت و فتحمندی سے ان کی مدد کی (پس اب خوف و ہراس اور ناکامی و نامرادی ان کے لیے نہ رہی) وہ ان کو بہشتوں (کی بہشتی زندگی) میں داخل کرے گا، وہاں (باغ و چمن کا دائمی عیش ہے اور) نہروں کی روانی کا نظارۂ رحمت۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ اللہ کی جماعت ہے اور یقین رکھو کہ اللہ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے۔

اٰیاتها ۲۴ | (۵۹) سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۱) | رکوعاتها ۳

سورۃ الحشر مدنی ہے اور اس میں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

(۱) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے، اور وہی غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

وقف لازم

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۷

لِلْفُقَرَاۗءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝۸

(۸) (نیز ان اموالِ فے میں) ان فقراءِ مہاجرین کا بھی حق ہے، جو اپنے گھروں اور جائدادوں سے نکال باہر کیے گئے، وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی حمایت میں لگے رہتے ہیں۔ یہی لوگ حقیقی راست باز ہیں۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ڵ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۹

(۹) اور (ان اموالِ کے وہ لوگ بھی مستحق ہیں) جو ان مہاجرین سے پہلے دار الہجرت (مدینہ) میں مقیم ہیں اور وہ ایمان میں نمایاں مقام رکھتے ہیں، اور جو اپنے یہاں ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ اور مہاجرین کو جو کچھ دیا جاتا ہے، اس سے یہ اپنے دلوں میں کوئی خلش محسوس نہیں کرتے اور مہاجرین کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں، خواہ خود محتاج ہی کیوں نہ ہوں۔ اور جو لوگ اپنے طبعی بخل و حرص سے بچا لیے گئے تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ جَاۗءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۰ ع ۱

(۱۰) اور (اموالِ فے میں ان لوگوں کا بھی حق ہے) جو ان (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے ہیں، جو کہتے ہیں کہ ”اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں اہلِ ایمان کے لیے بغض و عداوت کو جگہ نہ دے۔ اے ہمارے پروردگار! تو بڑی شفقت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَىِٕنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۱

(۱۱) (اے نبی ﷺ!) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ جنھوں نے منافقت کی روش اختیار کی ہے، وہ اپنے بھائیوں، کفار اہلِ کتاب سے کہتے ہیں، اگر تم جلاوطن کیے گئے تو یقیناً ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہم تمہارے معاملہ میں کبھی کسی کا کہنا نہیں مانیں گے۔ اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔ مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ سراسر جھوٹے ہیں۔

لَىِٕنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَىِٕنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَىِٕنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝۱۲

(۱۲) اگر وہ نکالے گئے تو یہ لوگ ان کے ساتھ ہرگز نہیں نکلیں گے، اور ان سے جنگ چھڑ گئی تو یہ ان کی مدد بھی نہیں کریں گے۔ اور اگر بالفرض ان کی مدد کریں بھی تو پیٹھ دے کر بھاگ جائیں گے، پھر کہیں سے کوئی مدد نہ پائیں گے۔

لَاَانْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ

(۱۳) ان منافقین کے دلوں میں اللہ کے خوف سے بڑھ کر تمہارا خوف ہے، یہ

اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ⑬

اس لیے کہ یہ لوگ سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ
اَوْ مِنْ وَّرَاۗءِ جُدُرٍ ۭ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ
شَدِيْدٌ ۭ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ
شَتّٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ⑭ۚ

(۱۴) یہ سب مل کر بھی تم سے نہیں لڑ سکتے، الّا یہ کہ قلعہ بند بستیوں یا دیواروں کے پیچھے چھپے ہوئے ہوں۔ ان کی آپس کی مخالفت سخت ہے، تم انہیں متحد خیال کرتے ہو حالانکہ ان کے دل (ایک دوسرے سے) پھٹے ہوئے ہیں۔ ان کی یہ حالت اس لیے ہے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں۔

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا
وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑮ۚ

(۱۵) یہ ان لوگوں کے مثل ہیں جو ان سے کچھ ہی پہلے اپنے کیے کا مزہ چکھ چکے ہیں اور (آخرت میں) ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ
فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكَ اِنِّىْٓ
اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ⑯

(۱۶) اس کی مثال شیطان کی سی ہے کہ اس نے انسان سے کہا کہ "کفر وضلالت اختیار کر!" جب انسان نے اس حکم کی تعمیل کی تو (پھر وہ الگ ہوگیا اور) کہنے لگا "مجھے اس کام سے کوئی واسطہ نہیں میں تیرے کفر سے بالکل بری الذمہ ہوں، میں تو جہانوں کے پروردگار سے ڈرتا ہوں!"

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ
فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ⑰ۧ

ع ٢/٧ ٥

(۱۷) پھر دونوں کا انجام یہ ہے کہ وہ آگ میں ہمیشہ کے لیے جائیں، اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑱

(۱۸) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے؟ اور اللہ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ
اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ⑲

(۱۹) اور ان لوگوں جیسے نہ ہو جاؤ، جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اپنے نفس ہی کی طرف سے غافل ہوگئے۔ یہی لوگ فاسق و بدکار ہیں۔

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ⑳

(۲۰) اصحابِ جنت اور اصحاب دوزخ (اپنے اعمال و نتائج میں) یکساں نہیں ہو سکتے، کامیاب انسان وہی ہیں جو اصحاب جنت ہیں۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ
خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ㉑

(۲۱) اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو (اے مخاطب!) تو اس پہاڑ کو دیکھتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا جا رہا ہے۔ یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ فکر و تامل سے کام لیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾

(۲۲) وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، وہی رحمان اور رحیم ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾

(۲۳) وہ اللہ ہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ الملک ہے، القدوس ہے، السلام ہے المومن ہے، المھیمن ہے، العزیز، الجبار ہے، المتکبر ہے اور اس ساجھے سے پاک ہے جو لوگوں نے اس کی معبودیت کے بنا رکھے ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾ ع ٢ ٧ ٦

(۲۴) وہ الخالق ہے، الباری ہے، المصور ہے (غرض) اس کے لیے حسن وخوبی کی سب صفتیں ہے۔ آسمان وزمین میں جتنی بھی مخلوقات ہے سب اس کی پاکی اور عظمت کی شہادت دے رہی ہے۔ اور بلاشبہ وہی ہے جو حکمت کے ساتھ غلبہ و توانائی بھی رکھنے والا ہے۔

(٦٠) سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ (٩١) آیاتها ١٣ رکوعاتها ٢

سورة الممتحنه مدنی ھے اور اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ڰ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ڰ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١﴾

(۱) مسلمانو! اللہ کے اور مسلمانوں کے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ، کہ ان کے ساتھ محبت واعانت سے پیش آنے لگو، حالانکہ اللہ نے جو سچائی تمہاری طرف بھیجی ہے وہ اس سے انکار کر چکے ہیں (اور اس کے دشمن ہیں) وہ رسول کو اور تمہیں محض اس بنا پر جلا وطن کرتے ہیں کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لے آئے ہو۔ (لہٰذا) اگر تم میری راہ میں جہاد اور میری رضاجوئی کی خاطر (ہجرت کر کے اپنے گھروں سے) نکلے ہو (تو یہ کیا ہے؟ کہ) تم پوشیدہ ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو۔ حالانکہ جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو علانیہ کرتے ہو، ہر چیز کو میں خوب جانتا ہوں۔ اور جو کوئی بھی تم میں سے ایسا کرے گا تو یقین جانو کہ وہ راہِ راست سے بھٹک گیا۔

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۭ ﴿٢﴾

(۲) اگر وہ تم پر قابو پالیں تو تمہارے دشمن بن جائیں اور ہاتھ اور زبان سے تمہیں آزار پہنچائیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٣﴾

(٣) قیامت کے دن نہ تمہاری رشتہ داریاں تمہیں کچھ فائدہ دیں گی اور نہ ہی تمہاری اولاد (کچھ کام آئے گی) اللہ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو، اس سب کو اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہا ہے۔

معانقة ١٢ النبي ﷺ الوقف على القيمة ١٢

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۗ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾

(٤) بے شک تمہارے لیے ایک بہترین نمونہ ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے اعمالِ زندگی میں ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، سخت بیزار ہیں، ہم تمہارے (عقائدِ باطلہ) کے منکر ہیں۔ ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لیے عداوت اور نفرت پیدا ہوگئی۔ تا وقتیکہ تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ۔ مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے یہ کہنا کہ میں تمہارے لیے استغفار کروں گا اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تیرے لیے کسی شے کا مالک نہیں ہوں (اس سے مستثنیٰ ہے)۔ (اور انہوں نے دعا کی کہ) اے ہمارے پروردگار! ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی طرف سب کی بازگشت ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٥﴾

(٥) پروردگار! ہمیں ظالم گروہ کے لیے آزمائشوں کا موجب نہ بنا! پروردگار! ہمیں بخش دے۔ بلاشبہ تیری ہی ذات ہے جو سب پر غالب اور حکمت والی ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۗ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦﴾

ع

(٦) بیشک تمہارے لیے کہ اللہ اور یوم آخرت سے ڈرتے ہو، ان لوگوں کی زندگی میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ اور جو شخص اس کی طرف سے منہ موڑے تو اللہ (تعالیٰ) تو۔۔۔ انسانوں کے اعمال کا کچھ محتاج نہیں (وہ تو) ستودہ صفات ہے

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۗ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧﴾

(٧) اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور ان کے درمیان، جو تمہارے دشمن ہیں، دوستی پیدا کردے، اور اللہ قدرت والا ہے، اور غفور و رحیم ہے۔

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٨﴾

(٨) جن لوگوں نے تم سے دین کے لیے جنگ نہیں کی اور تم کو گھروں سے نہیں نکالا، اللہ تعالیٰ اس سے نہیں روکتا کہ تم ان کے ساتھ احسان اور بھلائی کرو اور انصاف کے ساتھ پیش آؤ، کیونکہ اللہ (تعالیٰ) عدل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ
فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ
وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ
وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩﴾

(۹) اللہ تو تمہیں صرف ان لوگوں سے میل ملاپ رکھنے کو روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کی وجہ سے مقابلہ کیا اور تم کو گھروں سے نکالا یا تمہارے دشمنوں کی مدد کی بے شک جو شخص ایسے لوگوں سے دوستی رکھے گا، اس کا شمار (مسلمانوں پر) ظلم کرنے والوں میں ہوگا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ
الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ
اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ
مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا
هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ
وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ
وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ
اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ
اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾

(۱۰) اے ایمان والو! جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں (تو) ان (کے ایمان) کا امتحان کرلیا کرو، اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ پھر اگر تمہیں معلوم جائے کہ وہ مومن ہیں تو ان کو کافروں کی طرف واپس نہ کرو (کیونکہ) نہ وہ عورتیں ان (کافروں) کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان عورتوں کے لیے حلال ہیں۔ اور انہوں نے جو مہر ان کو دیے تھے وہ واپس کردو۔ اور ان مہاجر عورتوں سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے جبکہ تم ان کو ان کے مہر ادا کردو۔ اور تم خود بھی کافر عورتوں سے (زوجیت کا کوئی) تعلق قائم نہ رکھو، ہاں جو مہر تم نے ان کو دیا ہو وہ واپس طلب کرو۔ (اسی طرح) جو مہر انہوں نے دیا ہے وہ (تم سے) واپس طلب کریں۔ یہ اللہ کا حکم ہے، وہ تمہارے درمیان فیصلہ فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى
الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ
اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾

(۱۱) اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی عورت تمہارے ہاتھ سے نکل کر (کافروں کی طرف) چلی جائے (اور وہ اس کا مہر تمہیں واپس نہ کریں) پھر تمہاری نوبت آجائے تو تم ان مسلمانوں کو، جنکی بیویاں چلی گئی ہیں، اتنی رقم دے دو جتنی انھوں نے خرچ کی تھی۔ اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ
يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا
وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ
اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ
بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ
فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ

(۱۲) اے نبیؐ! جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس شرط پر بیعت کرنے کے لیے آئیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان گھڑ کر لائیں گی اور نہ کسی امر معروف میں آپ کی نافرمانی کریں گی تو آپ ان سے بیعت لے لیجیے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعائے

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿١٢﴾

مغفرت کیجیے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿١٣﴾ ع ٢/٧ ٨

(۱۳) اے ایمان والو!، ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب فرمایا، جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے وہ کافر مایوس ہیں جو قبروں میں مدفون ہیں!

اٰیاتہا ١٤ (٦١) سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ (١٠٩) رکوعاتہا ٢

سورة الصّفّ مدنی ھے اور اس میں چودہ آیتیں اور دو رکوع ھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿١﴾

(۱) جو چیز بھی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے میں لگی ہوئی ہے اور وہی غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢﴾

(۲) اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾

(۳) خدا کو یہ بات نہایت ناپسند ہے کہ جو تمہارا قول ہو وہ تمہارا فعل نہ ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿٤﴾

(۴) خدا ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس کی راہ میں اس استقلال سے صف بستہ لڑتے ہیں گویا ایک دیوار ہیں جس کے اندر سیسہ پگھلا کر بھر دیا گیا ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿٥﴾

(۵) اور (یاد کرو) جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا، ''اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے ایذا کیوں دیتے ہو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف بھیجا ہوا اللہ کا رسول ہوں، پھر جب انہوں نے کج روی اختیار کر لی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیے۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

وَاِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿٦﴾

(۶) اور جب عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے کہا، ''اے بنی اسرائیل! میں اللہ کی طرف سے تماری طرف بھیجا ہوا آیا ہوں (میں کوئی نئی شریعت نہیں لایا، بلکہ) میرا کام صرف یہی ہے کہ کتاب تورات کی جو مجھ سے پہلے آ چکی ہے، تصدیق کرتا ہوں اور ایک آنے والے رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام احمد ہوگا۔ مگر وہ جب ان کے پاس صریح دلائل لے کر آیا، تو انہوں نے کہا، ''یہ تو کھلا جادو ہے!''

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الۡكَذِبَ وَهُوَ يُدۡعٰۤی اِلَی الۡاِسۡلَامِؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝۷

(۷) اور بھلا اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ حالانکہ اسے اسلام کی طرف دعوت دی جارہی ہو اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

يُرِيۡدُوۡنَ لِيُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰهِ بِاَفۡوَاهِهِمۡؕ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوۡرِهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ ۝۸

(۸) (پیروانِ باطل) چاہتے ہیں کہ (حق وصداقت کا) جو نورِ الٰہی روشن کیا گیا ہے، اسے اپنی مخالفت کی پھونک مار کر بجھادیں۔ مگر وہ یاد رکھیں، کہ اللہ اپنے اس نورِ صداقت کی روشنی کو درجۂ کمال تک پہنچا کر چھوڑے گا اگرچہ باطل پرستوں کو برا لگے۔

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ۝۹ ع

(۹) جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے۔ اگرچہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناپسند ہو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنۡجِيۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝۱۰

(۱۰) اے وہ لوگو! کہ (دعوائے) ایمان رکھتے ہو، (اور کاروبارِ دنیوی میں مشغول ہو) میں ایک ایسی تجارت بتلاؤں جو تمہیں آنے والے سخت وشدید مصائبِ عذاب سے بچالے؟

تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُجَاهِدُوۡنَ فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝۱۱

(۱۱) اللہ اور اس کے رسول پر کامل ایمان پیدا کرو اور خدا کی راہ میں اپنے مال و دولت اور اپنی جانوں سے جہاد کرو، یہی طریق تمہارے لیے بہتر ہے بشرطیکہ تم (وقت کی مصیبت) کو سمجھو۔

يَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَيُدۡخِلۡكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝۱۲

(۱۲) اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تمہارے قصوروں سے درگزر کرے گا اور تم کو کامیابی و بامرادی کے ایسے باغہائے نشاط میں پہنچادے گا جہاں (اشکِ حسرت و نامرادی کی جگہ عیش مراد کی) نہریں بہ رہی ہونگی نیز ایسے مکاناتِ طیبہ میں، جو دائمی مسرتوں کے باغوں میں ہیں، تمہیں بسائے رکھے گا، (غور کرو تو) یہی سب سے بڑی کامیابی ہے!

وَاُخۡرٰی تُحِبُّوۡنَهَاؕ نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتۡحٌ قَرِيۡبٌؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۱۳

(۱۳) اس کے علاوہ ایک دوسری نعمتِ محبوب بھی تمہیں ملے گی۔ یعنی اللہ کی طرف سے غیبی نصرت کا نزول ہوگا اور تم عنقریب فتح مند ہوجاؤ گے۔ (اے پیغمبرؐ!) یہ بشارت ہے، مسلمانوں کو پہنچادو!!

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ كَمَا

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ
أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ
أَنصَارُ اللَّهِ ۖ فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي
إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ
آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ﴿١٤﴾ ع ۲ ۱۰

(۱۴) اے ایمان والو! تم اللہ کے مددگار بنو جس طرح عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے اپنے حواریوں سے کہا تھا، ''کون ہے اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے میں میرا مددگار؟'' حواریوں نے جواب دیا تھا، ''ہم اللہ کے مددگار ہیں!'' پھر بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا، پھر جو لوگ ایمان لائے تھے، ان کی ہم نے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی، سو وہ غالب ہو کر رہے!

آیاتہا ۱۱ (۶۲) سُورَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۰) رکوعاتہا ۲

سورۃ الجمعۃ مدنی ہے اور اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾

(۱) جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے، جو بادشاہ، پاک ذات اور بڑا زبردست اور بڑی حکمت والا ہے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا
مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا
مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢﴾

(۲) وہی ہے جس نے امیوں میں ایک رسول انہی میں سے مبعوث کیا، جو ان پر خدا کی آیات کی تلاوت کرتا ہے، ان کے اخلاق کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی باتیں سکھاتا ہے، حالانکہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾

(۳) اور (اس رسولؐ کی بعثت) دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہ اللہ بڑا زبردست بڑی حکمت والا ہے۔

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٤﴾

(۴) یہ (نبوت) اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل کا مالک ہے۔

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ
يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ
بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ
اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥﴾

(۵) جن لوگوں پر تورات (کے علم وفضل) کا بار ڈالا گیا تھا، پھر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا، ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بڑی بڑی کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔ جن لوگوں نے اللہ کی آیات کی تکذیب کی ان کی مثال (اس سے بھی) بری ہے۔ اور ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِن زَعَمْتُمْ
أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِن دُونِ النَّاسِ

(۶) (اے پیغمبرؐ!) یہودیوں سے کہہ دو کہ اگر تمہیں اس بات کا دعویٰ ہے کہ تمام بندوں میں سے صرف تم اللہ کے ولی اور دوست ہو تو اس کی آزمائش یہ ہے کہ خدا

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿١٤﴾ ع ٢ ٥ ١٠

(۱۴) اے ایمان والو! تم اللہ کے مددگار بنو جس طرح عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے اپنے حواریوں سے کہا تھا، ''کون ہے اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے میں میرا مددگار؟'' حواریوں نے جواب دیا تھا، ''ہم اللہ کے مددگار ہیں!'' پھر بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا، پھر جو لوگ ایمان لائے تھے، ان کی ہم نے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی، سو وہ غالب ہو کر رہے!

آیاتها ١١ (٦٢) سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ (١١٠) رکوعاتها ٢

سورة الجمعة مدنی هے اور اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع هیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾

(۱) جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے، جو بادشاہ، پاک ذات اور بڑا زبردست اور بڑی حکمت والا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿٢﴾

(۲) وہی ہے جس نے امیوں میں ایک رسول انہی میں سے مبعوث کیا، جو ان پر خدا کی آیات کی تلاوت کرتا ہے، ان کے اخلاق کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی باتیں سکھاتا ہے، حالانکہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾

(۳) اور (اس رسولؐ کی بعثت) دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہ اللہ بڑا زبردست بڑی حکمت والا ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٤﴾

(۴) یہ (نبوت) اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل کا مالک ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾

(۵) جن لوگوں پر تورات (کے علم وفضل) کا بار ڈالا گیا تھا، پھر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا، ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بڑی بڑی کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔ جن لوگوں نے اللہ کی آیات کی تکذیب کی ان کی مثال (اس سے بھی) بری ہے۔ اور ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ

(۶) (اے پیغمبرؐ!) یہودیوں سے کہہ دو کہ اگر تمہیں اس بات کا دعویٰ ہے کہ تمام بندوں میں سے صرف تم اللہ کے ولی اور دوست ہو تو اس کی آزمائش یہ ہے کہ خدا

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾

کی راہ میں موت کی آرزو کرو، اگر تم سچے ہو (تو ضرور ایسا کرو گے)

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾

(۷) اور یہ (اللہ اور اس کی صداقت کا جھوٹا دم بھرنے والے) کبھی موت کی تمنا کرنے والے نہیں، کیونکہ انہوں نے ایسے کام کیے ہیں جو انہیں موت کے تصور سے ڈراتے ہیں۔ (اور وہ زندگی کی مہلت کو غنیمت سمجھے ہوئے ہیں)۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ
فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ ع ٨/١ ١١

(۸) ان سے کہہ دو، اے نفس پرستو! جس موت سے تم اس قدر بھاگتے ہو وہ کچھ تمہیں چھوڑ نہ دے گی، ایک دن ضرور آئے گی، پھر تم اس خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے، پھر جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ تم کو اس سے آگاہ کر دے گا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ
يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا
الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩﴾

(۹) اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز کے لیے ندا کی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو! یہ تمہارے لیے بہتر ہے بشرطیکہ تم جانو۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي
الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾

(۱۰) پھر جب نماز پوری ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتے رہو تا کہ تم مراد کو پہنچ ہو جاؤ۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا
وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ
اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾ ع ٢ ١٢

(۱۱) اور جب انہوں نے تجارت یا کھیل تماشا ہوتے ہوئے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیا! ان سے کہہ دیجئے کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

(٦٣) سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ (١٠٤) — اٰيَاتُهَا ١١ — رُكُوْعَاتُهَا ٢

سورة المنافقون مدنی ہے اور اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ
لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وقف لازم
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١﴾

(۱) (اے نبیؐ!) جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ "ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں (مگر) اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین یقیناً جھوٹے ہیں!

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲

(۲) انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے۔ اس طرح یہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، بیشک یہ برے کام ہیں جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۳

(۳) یہ اس لئے کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے لہٰذا ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی اب یہ لوگ (حق بات کو) نہیں سمجھ پاتے۔

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۴

(۴) اگر تم ان کے ظاہری ڈیل ڈول دیکھو تو نہایت نظر فریب اور مؤثر نظر آئیں۔۔ اور جب بات کریں تو اس طمطراق سے کہ تم بڑی دلچسپی سے سنو۔ تمہارے سامنے اس طرح جم کر اور ٹیک لگا کر بیٹھتے ہیں گویا لکڑیوں کے کندے ہیں جو کسی سہارے کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔ پھر یہ بھی ان کی خاص علامت ہے کہ جب بات کیجئے تو، زور کی ہر آواز کو سمجھتے ہیں کہ انہیں للکارا تو وہی دشمن ہیں۔ سو آپ ان سے محتاط رہیے، اللہ ان کو ہلاک کرے! یہ کدھر پھرے جارہے ہیں؟

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵

(۵) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ''آؤ، تا کہ اللہ کا رسول تمہارے لیے بخشش کی دعا کرے''، تو یہ لوگ اپنے سر پھیر لیتے ہیں۔ اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ متکبرانہ انداز میں بے رخی برتتے ہیں۔

سَوَاۗءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۶

(۶) (اے نبیؐ!) تم ان کے لیے مغفرت کی دُعا کرو یا نہ کرو (یہ دونوں) ان کے لیے یکساں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہرگز انہیں معاف نہیں کرے گا، بیشک اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰي مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ۭ وَلِلّٰهِ خَزَاۗىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷

(۷) یہ وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس رہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو تا کہ وہ (خود بخود ہی) منتشر ہو جائیں۔ حالانکہ زمین و آسمان کے تمام خزانے اللہ ہی کے ہیں، لیکن منافقین (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے!

يَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸ ع ۱ ۸ ۱۴

(۸) یہ کہہ رہے ہیں کہ ''ہم مدینہ واپس پہنچ جائیں تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو نکال باہر کرے گا''، حالانکہ عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے لیے ہے لیکن یہ منافق جانتے نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ

(۹) اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کردیں! اور جو ایسا کریں گے تو وہی لوگ سخت نقصان اٹھانے والے ہیں۔

يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى
اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٠

(١٠) اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو، قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے، اور اس وقت وہ کہے کہ ''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دے دی؟ تا کہ میں صدقہ دیتا اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاتا!''

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ
وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١١

(١١) حالانکہ جب کسی جاندار کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز مزید مہلت نہیں دیتا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے!

ع ٢ ١٤

(اٰیاتها ١٨) (٦٤) سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ (١٠٨) (رکوعاتها ٢)

سورۃ التغابن مدنی ہے اور اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١

(١) جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے وہ سب اللہ کی تسبیح میں لگی ہوئی ہے، اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ
مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٢

(٢) وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تم میں سے کوئی منکر ہے اور کوئی ماننے والا ہے، اور جو تم کرتے ہو، اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ
وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ
الْمَصِيْرُ ۝٣

(٣) اس نے آسمانوں اور زمین کو حکمت و مصلحت کے ساتھ پیدا کیا اور تمہاری صورتیں بنائیں تو نہایت حسن و خوبی سے بنائیں اور سب کو بالآخر اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٤

(٤) وہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو، سب اسے معلوم ہے، اور اللہ تعالیٰ سینوں کے حال تک سے بخوبی واقف ہے۔

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
قَبْلُ ۡ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٥

(٥) کیا تمہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے اس سے پہلے کفر کیا، پھر انہوں نے اپنے عملوں کے وبال کا مزہ چکھ لیا اور (آخرت میں) ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٦

(٦) یہ (دنیا اور آخرت کا عذاب) اس لیے ہے کہ ان کے رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آتے رہے مگر انہوں نے کہا، ''کیا انسان ہمیں ہدایت دیں گے؟'' اس طرح انہوں نے ماننے سے انکار کردیا اور روگردان ہوگئے، اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی پرواہ نہ کی۔ اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور ستودہ صفات ہے۔

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝٧

(٧) منکرین نے بڑے دعوے سے کہا کہ ''وہ ہرگز دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے نہ جائیں گے؟ آپ فرمادیجئے'' کیوں نہیں؟ میرے رب کی قسم! تم ضرور زندہ کیے جاؤ گے، پھر تمہیں ضرور بتایا جائے گا کہ تم نے کیا کچھ کیا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے لیے بالکل آسان ہے۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝٨

(٨) سو تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩

(٩) جب اکٹھا کیے جانے والے روز وہ تم سب کو اکٹھا کرے گا، یہی ہار جیت کا دن ہے۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان لایا ہوگا اور اس نے نیک عمل کیے ہوں گے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس سے دور کردیگا اور اس کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، وہ لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝١٠ ع ١ 15

(١٠) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کی تکذیب کی، یہ لوگ جہنمی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے!

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝١١

(١١) کوئی مصیبت نہیں آتی، مگر اللہ تعالیٰ ہی کے اذن سے، تو جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو صحیح راہ دکھا دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝١٢

(١٢) اللہ کی اطاعت کرو، اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو، پھر اگر تم مُنہ موڑتے ہو تو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١٣

(١٣) اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، لہٰذا مومنوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾

(۱۴) اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں، سوان سے ہوشیار رہو، اور اگر تم عفو ودرگزر سے کام لو اور معاف کردو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾

(۱۵) بیشک تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو (تمہارے لیے) آزمائش ہیں اور اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٦﴾

(۱۶) لہٰذا جس قدر تم سے ہو سکے، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور (اس کا) حکم سنو اور اطاعت بجالاؤ اور اپنے مال خرچ کرتے رہو، یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ اور جو لوگ نفسانی بخل وحرص سے محفوظ رہے، بس وہی فلاح پانے والے لوگ ہیں۔

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٧﴾

(۱۷) اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسن دو تو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر (اس کا اجر) عطا فرمائے گا، تمہارے گناہ معاف کردے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی قدردان اور بڑے تحمل والا ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ ع ۲/۸ ۱۶

(۱۸) وہ غائب اور حاضر ہر چیز کو جانتا ہے، زبردست اور بڑی حکمت والا ہے!

آیاتها ۱۲ (٦٥) سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ (٩٩) رکوعاتها ۲

سورۃ الطلاق مدنی ہے اور اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ﴿١﴾

(۱) اے نبی! جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینے کا ارادہ کرو تو ان کی عدت کا خیال کرتے ہوئے طلاق دو، اور (طلاق کے بعد ان کی) عدت کا شمار کرتے رہو۔ اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے، تم مطلقہ عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں الا یہ کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ یہ (احکام) اللہ کے (مقرر کردہ) حدود ہیں اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا، تم نہیں جانتے، شاید اللہ تعالیٰ اس (طلاق دینے) کے بعد کوئی نئی صورت پیدا کردے۔

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ
بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ
وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا
الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَن
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَن
يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ②

(٢) پھر جب وہ (مطلقہ عورتیں) اپنی عدت پوری (کرنے کے قریب پہنچ) جائیں تو دستور کے مطابق یا تو ان کو (نکاح میں) روک رکھو اور یا دستور کے مطابق ان کو (چھوڑ دو)، اور اپنے میں سے دو صاحبِ عدل آدمیوں کو گواہ بنالو اور اللہ کے لیے گواہی ٹھیک ٹھیک ادا کرو، اس سے ہر اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے (مشکل سے) نکلنے کی کوئی نہ کوئی صورت پیدا کردے گا۔

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن
يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ
بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ
قَدْرًا ③

(٣) اور اسے ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جہاں سے (کچھ ملنے کا) اسے خیال تک نہ ہوگا۔ اور جس نے اللہ پر بھروسہ کیا سو اللہ کی اعانت ونصرت اس کے لیے بس کرتی ہے، بیشک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے، بلاشبہ اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازمقرر کر رکھا ہے۔

وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ
إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي
لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ
أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ
يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ④

(٤) اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو، تو ان کی عدت تین مہینے ہے، اسی طرح (ان عورتوں کی عدت بھی تین مہینے ہے) جن کو ابھی حیض آنا شروع نہیں ہوا۔ اور حاملہ عورتوں کی عدت، وضع حمل ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے کام میں آسانی پیدا کردیتا ہے۔

ذَٰلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَن يَتَّقِ
اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا ⑤

(٥) یہ اللہ کا حکم ہے جو تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ اور جو اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اس کے گناہ اس سے دور کردے گا اور اس کا اجر بہت بڑھادے گا۔

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن
وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا
عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ
فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ
حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ
أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ
وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ⑥

(٦) تم ان (مطلقہ عورتوں) کو (زمانۂ عدت میں) اپنی بساط کے مطابق اسی جگہ رکھو جہاں تم خود رہتے ہو اور انہیں تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ دو۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر اس وقت تک خرچ کرتے رہو جبتک کہ وہ اپنا حمل وضع نہ کرلیں۔ پھر اگر وہ تمہارے لیے بچہ کو دودھ پلائیں تو ان کی اجرت انہیں دو اور مناسب طور پر باہمی مشورہ سے (اجرت کا معاملہ) طے کرلو۔ لیکن اگر تم (اجرت کے طے کرنے میں) دونوں دشواری پیدا کرو گے تو اس بچے کو دوسری عورت دودھ پلادے۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ
عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا
يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ
اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝۷ ع ۱ ۱۷

(۷) صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے۔ اور جسکی روزی اس پر تنگ کردی گئی ہے تو اللہ نے اسے جو کچھ دیا ہے وہ اُس میں سے خرچ کرے۔ اللہ نے جتنا کچھ کسی کو دیا ہے، اس سے زیادہ کی اسے تکلیف نہیں دیتا۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تنگ دستی کے بعد فراخ دستی بھی عطا کردے گا۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا
وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ
وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝۸

(۸) اور کتنی ہی آبادیاں تھیں جن کے رہنے والوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسولوں کی صداقتوں سے سرتابی کی (اور عصیان وطغیان پر اتر آئے)۔ تب ہم نے بڑی سختی کے ساتھ ان کے کاموں کا حساب لیا اور (انہیں) بڑے ہی سخت عذاب میں گرفتار کیا۔

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ
اَمْرِهَا خُسْرًا ۝۹

(۹) بالآخران کے اعمال کا وبال ان کے آگے آیا اور (وہ گو طاقت اور عظمت میں بہت بڑھ چکے تھے لیکن) انجام کار گھاٹا ہی گھاٹا ہوا!!

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ڗ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ڔ قَدْ
اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝۱۰

(۱۰) اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، پس اے دانشمندو، (یعنی) ایمان والو! تم خدا سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نعمت نازل کی ہے۔

رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ
لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ
بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝۱۱

(۱۱) (اور وہ ہے) ایک ایسا رسول، جو تم کو اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے جو احکام الٰہی کو واضح کرنے والی ہیں تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے۔ اور جو بھی اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، اللہ اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، یہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے، بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے عمدہ رزق رکھا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ
الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ
لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ
وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝۱۲ ع ۲ ۱۸

(۱۲) اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کی طرح زمین کو بھی پیدا کیا۔ ان آسمانوں اور زمین میں اللہ کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے!

آیاتہا ۱۲ (٦٦) سُوْرَۃُ التَّحْرِیْمِ مَدَنِیَّۃٌ (۱۰۷) رکوعاتہا ۲

سورۃ التحریم مدنی ہے اور اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ①

(۱) اے پیغمبرؐ! تم اپنی بیویوں کی خوشی کے لیے اس چیز کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کر دی ہے؟ اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ②

(۲) بیشک اللہ نے تمہارے لیے فرض کر دیا ہے کہ اپنی قسموں کو کھول دو۔ وہ تمہارا دوست ہے اور سب باتوں کو جاننے والا اور ان کی حکمتوں پر نظر رکھنے والا۔

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③

(۳) اور جب پیغمبرؐ نے اپنی بعض بیویوں سے راز کی بات کہی اور اس نے فاش کر دی اور خدا (تعالیٰ) نے پیغمبر (ﷺ) کو اس کی خبر دے دی تو پیغمبرؐ نے اس بات کا کچھ حصہ تو جتا دیا اور کچھ کو نظر انداز کر دیا، پھر جب پیغمبرؐ نے اسے جتایا تو یہ سن کر بیوی نے پوچھا کہ آپ کو کس نے خبر دی؟ فرمایا، اس خدا نے جس کے علم و خبر سے کوئی چیز باہر نہیں۔

اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ④

(۴) اگر تم دونوں خدا کی طرف رجوع کرو (تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے) کیونکہ تمہارے دل مائل ہو چکے ہیں اور اگر رسول اللہ کے مقابلے میں ایکا کرو گی تو (جان لو کہ) خدا ان کا مددگار ہے اور جبریلؑ اور نیک مسلمان بھی ان کے ساتھ ہیں اور سب کے بعد ملائکہ الٰہی بھی انہی کے مددگار ہیں۔

عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ⑤

(۵) اگر پیغمبرؐ تم عورتوں کو طلاق دے دے تو بعید نہیں کہ اس کا رب تمہارے بدلے میں تم سے بہتر بیویاں اس کو دے دے، جو حکم بردار، باایمان، اطاعت گزار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار اور روزہ رکھنے والی ہوں (کچھ) شوہر دیدہ (اور کچھ) کنواری ہوں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ⑥

(٦) اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ! جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر نہایت تندخو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں۔ جو حکم اللہ تعالیٰ ان کو دیتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو بھی حکم انہیں دیا جاتا ہے، بجالاتے ہیں۔

ع ۱۹

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَا تَعۡتَذِرُوا الۡيَوۡمَ ؕ اِنَّمَا تُجۡزَوۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۟

(۷) (اس روز کہا جائے گا) اے کافرو! آج کوئی عذر پیش نہ کرو! تم کو صرف انہی اعمال کی سزا دی جائیگی جو تم کیا کرتے تھے!

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ تَوۡبَةً نَّصُوۡحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمۡ اَنۡ يُّكَفِّرَ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَيُدۡخِلَكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۙ يَوۡمَ لَا يُخۡزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ ۚ نُوۡرُهُمۡ يَسۡعٰى بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَبِاَيۡمَانِهِمۡ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۟

(۸) اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے خالص توبہ کرو۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ تم سے دور کردے اور تمہیں جنتوں میں داخل فرمائے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ اور وہ (نتائج وعواقب امور کا) دن جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبرؐ اور ان لوگوں کو، جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں، رسوا اور ذلیل نہیں کرے گا۔ ان کے ایمان کی روشنی ان کے آگے اور داہنی طرف ساتھ چل رہی ہوگی اور ان کی زبان پر یہ دعائیں ہوں گی کہ "خدایا! اس روشنی کو ہمارے لیے آخر تک رکھیو اور ختم نہ کردیجیو۔ نیز ہمارے قصوروں کو معاف کردیجیو، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے!

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الۡكُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ وَاغۡلُظۡ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَمَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ۟

(۹) اے نبیؐ! کفار اور منافقین کے ساتھ جہاد کیجیے اور ان پر سختی کیجیے، ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے!

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوا امۡرَاَتَ نُوۡحٍ وَّامۡرَاَتَ لُوۡطٍ ؕ كَانَتَا تَحۡتَ عَبۡدَيۡنِ مِنۡ عِبَادِنَا صَالِحَيۡنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمۡ يُغۡنِيَا عَنۡهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا وَّقِيۡلَ ادۡخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيۡنَ ۟

(۱۰) اللہ تعالیٰ، کفار کے لیے حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں کی مثال بیان فرماتا ہے، وہ ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کی زوجیت میں تھیں۔ پھر ان دونوں نے ان نیک بندوں سے خیانت کی اور وہ دونوں اللہ کے مقابلہ میں ان کے کچھ بھی کام نہ آئیں، اور ان دونوں (عورتوں سے) کہہ دیا گیا کہ جاؤ آگ میں داخل ہونے والے لوگوں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ!

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا امۡرَاَتَ فِرۡعَوۡنَ ۘ اِذۡ قَالَتۡ رَبِّ ابۡنِ لِىۡ عِنۡدَكَ بَيۡتًا فِى الۡجَـنَّةِ وَنَجِّنِىۡ مِنۡ فِرۡعَوۡنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِىۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ۙ ۟

(۱۱) اور اہلِ ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرماتا ہے، جب اس نے دعا کی، "اے میرے رب! میرے لیے اپنے ہاں جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے اور اس ظالم قوم سے مجھے نجات عطا فرما!"

وَمَرۡيَمَ ابۡنَتَ عِمۡرٰنَ الَّتِىۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِنَا وَصَدَّقَتۡ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتۡ مِنَ الۡقٰنِتِيۡنَ ۟

(۱۲) اور عمران کی بیٹی مریمؑ کی مثال (بھی) بیان فرماتا ہے جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی، پھر ہم نے اس کے اندر اپنی طرف سے روح پھونک دی۔ اور مریمؑ نے اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی۔ اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی!

ع ۲۰

آیاتها ٣٠ (٦٧) سُورَةُ المُلْكِ مَكِّيَّةٌ (٧٧) ركوعاتها ٢

سورۃ المُلک مکی ھے اور اس میں تیس آیتیں اور دو رکوع ھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ ①

(۱) بڑی بابرکت ہے وہ ذات، جس کے ہاتھ میں (سارے جہان کی) سلطنت ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ②

(۲) جس نے موت اور زندگی (دونوں) اس لیے بنائیں کہ تمہیں آزما کر دیکھے کہ کون تم میں سے زیادہ بہتر عمل کرتا ہے (اور کون بُرے؟) اور وہ زبردست اور بخشنے والا ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ③

(۳) جس نے تہ برتہ سات آسمان بنادیے (اے دیکھنے والے!) تم الرحمٰن کی بناوٹ میں (کیونکہ یہ اس کی رحمت ہی کا ظہور ہے) کبھی کوئی اونچ نیچ نہیں پاؤ گے (اچھا نظر اٹھاؤ اور اس نمائش گاہ صحت کا مطالعہ کرو!) ایک بار نہیں بار بار دیکھو۔ کیا تمہیں کوئی دراڑ دکھائی دیتی ہے؟

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ④

(۴) تم یکے بعد دیگرے دیکھو، تمہاری نگاہ اٹھے گی اور عاجز و درماندہ ہوکر واپس آجائے گی (لیکن کوئی نقص نہیں نکال سکے گی۔)

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ⑤

(۵) دیکھو! ہم نے دنیا کے آسمان (کرۂ ارضی کی فضا) کو ستاروں کی قندیلوں سے خوش منظر اور انہیں شیاطین کو بھگانے کا ذریعہ بنادیا ہے اور (آخرت میں) ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑥

(٦) اور جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ان کے لیے (بھی) جہنم کا عذاب ہے اور (وہ بہت ہی) برا ٹھکانا ہے!

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۙ ⑦

(۷) جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کے دھاڑنے کی آواز سنیں گے اور وہ (ایسی) بھڑک رہی ہوگی (گویا)

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ⑧

(۸) مارے جوش کے پھٹ پڑے گی، جب بھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو دوزخ کے کارندے ان سے پوچھیں گے، ''کیا (خدا کے عذاب سے)

ڈرانے والا (کوئی پیغمبر) تمہارے پاس نہیں آیا تھا؟"

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝٩

(۹) وہ جواب دیں گے "ہاں ڈرانے والا تو ہمارے پاس آیا تھا، مگر ہم نے (اسے) جھٹلا دیا اور کہا کہ خدا نے تو کچھ بھی نازل نہیں کیا ہے، بلاشبہ تم بہت بڑی گمراہی میں ہو۔"

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠

(۱۰) اور (یہ بھی) کہیں گے "اگر ہم (پیغمبر کی بات) سنتے اور سمجھتے تو (آج) اہلِ دوزخ میں شامل نہ ہوتے!"

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١١

(۱۱) اس طرح وہ اپنے قصور کا خود ہی اعتراف کرلیں گے، سو دوزخیوں پر (اللہ کی) پھٹکار ہو!

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١٢

(۱۲) جو لوگ بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، ان کے لیے (آخرت میں) مغفرت ہے اور (علاوہ مغفرت کے) بڑا اجر (یعنی جنت ہے)۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝١٣

(۱۳) اور تم خواہ چپکے سے بات کہو یا پکار کر کہو، وہ تو تمہارے دلوں کے خیالات (تک) سے واقف ہے۔

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝١٤

(۱۴) بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو ذات پیدا کرے، وہی (اپنی مخلوق کی حالت کو) نہ جانے؟ حالانکہ وہ (بڑا) باریک بین (اور) باخبر ہے۔

ع ۱

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝١٥

(۱۵) وہی (خدا تو) ہے جس نے زمین کو تمہارے (چلنے پھرنے کے) لیے نرم ہموار کر رکھا ہے۔ پس (جدھر چاہو) اس کے وسیع راستوں پر چلتے پھرتے رہو اور خدا کا (دیا ہؤا) رزق (مزے سے) کھاؤ (اور یہ یاد رکھو کہ قیامت کے دن) اسی کے حضور تمہیں زندہ ہوکر جانا ہے۔

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝١٦

(۱٦) خدا جو آسمان میں ہے، کیا تم اس کے جلال سے نڈر ہوگئے کہ زمین میں تم کو دھنسا دے اور وہ بڑی جھکولے مارا کرے؟

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝١٧

(۱۷) یا جو آسمان میں ہے تمہیں اس کے غضب کا خوف نہیں رہا کہ تم پر پتھراؤ کرے؟ عنقریب تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ ہمارا ڈرانا کیسا تھا؟

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ

(۱۸) اور ان (کفارِ مکہ) سے پہلے بھی جو لوگ گزر چکے ہیں (وہ اپنے پیغمبروں

كَانَ نَكِيْرِ ⑱

کو) جھٹلا چکے ہیں۔ پھر دیکھ لو کہ میری نکیر ان پر کیسی (تباہ کن ثابت) ہوئی!

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۘؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ⑲

وقف لازم وقف غفران

(۱۹) کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو پر کھولے اور سمیٹے ہوئے اڑتے نہیں دیکھا؟ انہیں الرحمٰن کے سوا کون تھامے ہوئے ہے؟ اللہ کی نظروں سے کوئی چیز مخفی نہیں۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۚ ⑳

(۲۰) (لوگو!) بھلا (خدائے) رحمان کے سوا کون ہے جو تمہارا لشکر بن کر (مصیبت کے وقت) تمہاری مدد کرے!! (بلا شبہ) کافر تو نرے (شیطان کے) فریب میں پڑے ہوئے ہیں۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ㉑

(۲۱) یا پھر کون ہے جو تمہیں روزی دے اگر (خدائے) رحمان اپنی روزی روک لے؟ دراصل یہ کافر تو سرکشی اور (حق سے) گریز پر اڑے ہوئے ہیں۔

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ㉒

(۲۲) بھلا (تم ہی بتاؤ) ایک شخص منہ اوندھا کئے چلا جا رہا ہو، وہ زیادہ راہ پانے والا ہے، یا وہ شخص جو سیدھا راہِ راست پر چل رہا ہو؟

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ㉓

(۲۳) کہہ دو کہ اسی کی ذات خالقِ کائنات ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے اندر (حواسِ ظاہری) (کان، آنکھیں اور دل اور ان کی قوتیں ودیعت کیں، مگر تم لوگ کم ہی (ان نعمتوں کا) شکر ادا کرتے ہو!

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ㉔

(۲۴) ان سے کہو، وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا رکھا ہے اور (قیامت کے دن) اسی کے حضور میں جمع کئے جاؤ گے۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ㉕

(۲۵) اور یہ (کافر، مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ، یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ㉖

(۲۶) آپ کہہ دیجئے، اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، میں تو صاف ڈرانے والا ہوں اور بس!

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ㉗

(۲۷) پھر جب یہ اس کو (یعنی قیامت کو) قریب سے دیکھیں گے تو (مارے ہیبت کے) ان کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور (ان سے) کہا جائے گا یہی وہ (عذاب) ہے جس کے لیے تم (پیہم) تقاضے کیا کرتے تھے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾

(۲۸) (اے پیغمبرؐ!) ان سے کہہ دیجئے، بھلا دیکھو تو (سہی) اگر اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہماری حالت پر رحم فرمائے تو کوئی ہے جو کافروں کو دردناک عذاب سے بچالیگا؟

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾

(۲۹) ان سے کہہ دیجیے، وہ (خدا) بڑا رحم کرنے والا ہے، ہم اسی پر ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے، لہٰذا عنقریب ہی تمہیں پتہ چل جائے گا کہ (ہم دونوں فریقوں میں سے) صریح گمراہی میں کون ہے (اور کون ہدایت پر ہے؟)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع ۲ ۱۶

(۳۰) ان سے کہہ دیجئے، بھلا تم نے کبھی یہ سوچا ہے کہ تمہارا پانی (جو تم پیتے ہو) اگر زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو تم کو نتھرا (صاف ستھرا) پانی لا کر دے گا؟

(۶۸) سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ (۲) — اٰيَاتُهَا ۵۲ — رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۃ القلم مکی ہے اور اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ ﴿۱﴾

(۱) ن، قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں۔

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ ﴿۲﴾

(۲) تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں۔

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ ﴿۳﴾

(۳) اور تیرے واسطے بے انتہا بدلہ ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾

(۴) اور تو بڑے عمدہ اخلاق پر (پیدا ہوا) ہے۔

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ ﴿۵﴾

(۵) عنقریب تم بھی دیکھ لو گے اور یہ کفار بھی دیکھ لیں گے۔

بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾

(۶) کہ تم دونوں فریقوں میں سے کون سا فریق مخبوط ہے؟

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾

(۷) بیشک تمہارا پروردگار ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اس کے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور وہی ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو راہِ راست پر ہیں۔

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾

(۸) تم جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کرنا (نہ ان کے کہے میں آجانا)!

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾

(۹) وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ مداہنت کرو اور ڈھیل دو تو وہ بھی ملائم پڑ جائیں۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ ﴿۱۰﴾

(۱۰) خبردار! تم کسی ایسے کی اطاعت نہ کرنا اور نہ اس کی بات ماننا جو بہت ساری قسمیں کھاتا ہے، آبرو باختہ ہے۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ ۝١١

(۱۱) لوگوں پر آوازے کستا ہے، چغلیاں لگاتا پھرتا ہے۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝١٢

(۱۲) اچھے کاموں سے لوگوں کو روکتا ہے، حد سے بڑھ گیا ہے، بدکار ہے۔

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۝١٣

(۱۳) اکھڑ ہے، ان (عیوب) کے علاوہ بداصل بھی ہے۔

أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝١٤

(۱۴) اس بنا پر کہ وہ مال و اولاد والا بھی ہے۔

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا قَالَ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ۝١٥

(۱۵) جب ہماری آیتیں اسے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، تو کہتا ہے یہ اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں!

سَنَسِمُهُۥ عَلَى ٱلْخُرْطُومِ ۝١٦

(۱۶) اچھا، دیکھو تو ہم عنقریب اس کے ناکڑے پر داغ لگائینگے۔

إِنَّا بَلَوْنَٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ أَصْحَٰبَ ٱلْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا۟ لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ۝١٧

(۱۷) جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا، اسی طرح ہم نے ان کافروں کی بھی آزمائش کی ہے۔ ان باغ والوں نے قسمیں کھائی تھیں کہ صبح ہوتے ہی ہم اس کے میوے توڑیں گے۔

وَلَا يَسْتَثْنُونَ ۝١٨

(۱۸) اور اس سے کوئی بھی استثنا نہ کیا (یعنی انشاء اللہ نہ کہا)

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُونَ ۝١٩

(۱۹) وہ سوتے ہی رہے اور تمہارے پروردگار کی طرف سے باغ پر ایک ایسی بلا چھا گئی کہ۔۔۔

فَأَصْبَحَتْ كَٱلصَّرِيمِ ۝٢٠

(۲۰) صبح ہوتے ہی وہ بالکل خالی رہ گیا جیسے کوئی سارے میوے لوٹ کر لے گیا۔

فَتَنَادَوْا۟ مُصْبِحِينَ ۝٢١

(۲۱) سویرے جب لوگ اٹھے اور ایک دوسرے کو آواز دی،

أَنِ ٱغْدُوا۟ عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰرِمِينَ ۝٢٢

(۲۲) کہ تم کو میوے توڑنے ہیں تو اٹھو، تڑکے باغ میں جا پہنچو!۔

فَٱنطَلَقُوا۟ وَهُمْ يَتَخَٰفَتُونَ ۝٢٣

(۲۳) لوگ اٹھے اور چل کھڑے ہوئے، آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے۔

أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا ٱلْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ۝٢٤

(۲۴) کہ دیکھنا آج کوئی غریب آدمی باغ کے اندر نہ آنے پائے۔

وَغَدَوْا۟ عَلَىٰ حَرْدٍ قَٰدِرِينَ ۝٢٥

(۲۵) (سمجھتے تھے کہ بس اب جاتے ہی سارے میوے توڑلیں گے سو) ساز و سامان سے چلے اور سویرے پہنچ گئے۔

فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوٓا۟ إِنَّا لَضَآلُّونَ ۝٢٦

(۲۶) باغ کو جب دیکھا کہ اجڑا پڑا ہے تو کہنے لگے، ''معلوم ہوتا ہے کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں،

بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿۲۷﴾

(۲۷) ”نہیں راستہ تو یہی ہے، ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی!“

قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿۲۸﴾

(۲۸) ان میں جو سب سے بہتر آدمی تھا، کہنے لگا ”کیا میں تم سے نہیں کہا کرتا تھا کہ (”اپنے اس آخری معبود ہی کی) تسبیح و تقدیس کیوں نہیں کرتے، (جو تمام مشکلوں کو حل کرنے والا ہے)“!

قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۲۹﴾

(۲۹) بولے پاک ہے ہمارا پروردگار، یقیناً ہم ہی ظالم تھے!

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ﴿۳۰﴾

(۳۰) پس لگے آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے۔

قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ﴿۳۱﴾

(۳۱) اور آخرکار سب بول اٹھے کہ ہائے ہماری کمبختی! بے شک (ہم بڑی نافرمانیوں اور گمراہیوں میں مبتلا تھے،) ہم ہی حد سے بڑھ گئے تھے۔

عَسَىٰ رَبُّنَا أَنْ يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ﴿۳۲﴾

(۳۲) شاید ہمارا پروردگار ہمیں اس کے بدلے اس سے اچھا باغ عنایت کرے۔ اب ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾

(۳۳) (ظالموں پر) ایسے ہی عذاب اترتا ہے اور انجام کار عذاب (نازل ہونے والا) ہے۔ (اگر اس کی حقیقت جان لیں تو معلوم ہوگا کہ وہ) اس سے بھی بہت بڑا عذاب ہے۔

ع ۳۳

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿۳۴﴾

(۳۴) جن لوگوں میں تقویٰ (اسلامی کیریکٹر) ہے ان لوگوں کے لیے بے شک ان کے پروردگار کے پاس نعمت اور برکت والے باغ ہیں۔

أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿۳۵﴾

(۳۵) کیا ہم مسلمانوں کو گناہ گاروں کے برابر کردیں گے؟

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿۳۶﴾

(۳۶) تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ کیسے حکم لگایا کرتے ہو؟

أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿۳۷﴾

(۳۷) کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو؟

إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿۳۸﴾

(۳۸) کہ تم جو پسند کروگے وہی تمہیں ملے گا؟

أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿۳۹﴾

(۳۹) یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو روزِ قیامت تک چلی جائیں گی کہ تم جس چیز کی فرمائش کروگے وہی تمہارے لیے موجود کردی جائے گی؟

سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿۴۰﴾

(۴۰) ان لوگوں سے پوچھو کہ ان میں سے کون اس کا ذمہ دار ہے؟

منع ۱۵ عند المتقدمین ۱۲

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ

(۴۱) کیا ان لوگوں کے اور شرکاء ہیں؟ اگر ہیں، اور یہ اپنے دعوے میں سچے ہیں

كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝٤١

تو لائیں اور حاضر کریں۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝٤٢

(۴۲) وہ دن آنے والا ہے جب کہ ساق کھلے گی اور ان لوگوں کو سرافگندگی کی دعوت دی جائے گی، مگر اس وقت ان میں اتنی قدرت واستطاعت کہاں!!

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝٤٣

(۴۳) ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی، صورتوں پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ یہ وہی لوگ ہیں کہ جب انہیں سر جھکانے کو کہا جاتا تو اس وقت یہ اچھے خاصے اور صحیح سالم تھے۔

فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٤ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝٤٥

(۴۴۔۴۵) ہم کو اور ان لوگوں کو جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں، اپنے اپنے حال پر رہنے دو۔ ہم اس طرح پر، کہ انہیں خبر بھی نہ ہو، آہستہ آہستہ گھسیٹتے اور ڈھیل دیتے چلے جا رہے ہیں۔ بیشک ہماری تدبیر نہایت پختہ اور محکم ہے۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝٤٦

(۴۶) (یہ بات کیا ہے؟ یہ اس قدر سرگردان کیوں ہیں؟) کیا تم ان سے کسی بات کی اجرت مانگتے ہو کہ اس کے تاوان سے یہ دبے جا رہے ہیں؟

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝٤٧

(۴۷) یا ان کے پاس غیب کی خبریں آتی ہیں اور یہ انہیں لکھ لیا کرتے ہیں؟

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝٤٨ وقف لازم

(۴۸) بہرحال تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں ثابت قدم رہو، اور اس مچھلی والے کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے مغموم ہو کر خدا کو آواز دی تھی۔

لَوْلَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝٤٩

(۴۹) اگر پروردگارِ عالم کا فضل وکرم اس کی دستگیری نہ کیے ہوتا تو بڑے برے حالوں، فضائے زمین پر پھینکا ہوا پڑا رہتا۔

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٥٠

(۵۰) (لیکن پروردگار کو بندہ نوازی منظور تھی) اس نے نوازش کی۔ پھر اپنے صالح بندوں میں (جو نیک و بہتر زندگی بسر کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے) اسے شامل کر لیا۔

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝٥١ وقف لازم

(۵۱) اور انکار کرنے والے جب قرآن سنتے ہیں تو اس طرح اپنی نظروں سے گھورتے ہیں، جیسے وہ تجھ کو (صحیح راہ سے) پھسلا دیں گے اور کہتے ہیں، یہ تو دیوانہ ہے۔

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝٥٢ ع

(۵۲) حالانکہ یہ (قرآن) سارے جہان کے لیے نصیحت ہے!

آیاتها ٥٢ (٦٩) سُوْرَةُ الْحَاۤقَّةِ مَكِّيَّةٌ (٧٨) رکوعاتها ٢

سورة الحاقه مکی ھے اور اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَاۤقَّةُ ۝١ مَا الْحَاۤقَّةُ ۝٢

(١-٢) ایک شدنی اور ہونے والی بات تھی

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاۤقَّةُ ۝٣

(٣) اور تم جانتے ہو وہ کون سی شدنی بات تھی؟

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝٤

(٤) ثمود اور عاد نے (اس) کھڑکھڑا ڈالنے والے (حادثے) کو جھٹلایا۔

فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝٥

(٥) سو ثمود تو حد سے زیادہ شدید آفت سے ہلاک کر دیئے گئے۔

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝٦

(٦) اور عاد ایک زناٹے دار سخت آندھی سے تباہ کر دیے گئے۔

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ
اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا
صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝٧

(٧) کہ (اللہ تعالیٰ نے) برابر سات راتیں اور آٹھ دن ان پر چلائے رکھا۔ آپ (اگر وہاں ہوتے تو) دیکھتے کہ وہاں اس طرح پچھاڑے ہوئے پڑے تھے جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں۔

فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝٨

(٨) اب کیا ان میں سے کوئی (متنفس) بچا ہوا تم کو نظر آتا ہے؟

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ
بِالْخَاطِئَةِ ۝٩

(٩) اور فرعون اور اس سے پہلے کے لوگ اور الٹی ہوئی بستیوں والوں نے جرائم کا ارتکاب کیا۔

فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً
رَّابِيَةً ۝١٠

(١٠) چنانچہ انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی، تو اس اللہ نے ان کو بڑی سختی کے ساتھ پکڑا۔

اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ ۝١١

(١١) (لوگو!) جب پانی کا طوفان حد سے گزر گیا تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کر لیا

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَاۤ اُذُنٌ
وَّاعِيَةٌ ۝١٢

(١٢) تاکہ اس واقعہ کو تمہارے لیے تذکرہ (نصیحت آموز یادگار) بنا دیں اور جو کان اسے (سن کر) یاد رکھنے کے قابل ہیں وہ یاد رکھیں۔

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣

(١٣) پھر جب ایک (پہلی) مرتبہ صور میں پھونک ماری جائے گی۔

وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝١٤

(١٤) اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک ساتھ پٹک دیے گئے اور وہ دفعۃً چورچور ہو گئے۔

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١٥

(١٥) پس آج ہی قیامت کا سب سے بڑا دن آ گیا۔

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ﴿۱۶﴾
(۱۶) آسمان پھٹ پڑے اوراس کی چولیں ڈھیلی ہوگئیں۔

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ؕ﴿۱۷﴾
(۱۷) فرشتے اس کے اطراف میں ہوں گے اوراس دن تیرے پروردگار کے عرش کو آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے۔

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾
(۱۸) (لوگو!) اس روز تم اپنے رب کے حضور پیش کیے جاؤ گے اور تمہارا کوئی راز بھی مخفی نہیں رہے گا۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾
(۱۹) تو جس کو اس کا نامۂ (اعمال) اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، تو وہ (فرطِ خوشی سے) کہے گا، لو، یہ میرا نامہ (اعمال تو) پڑھو!

اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۚ﴿۲۰﴾
(۲۰) مجھے تو (دنیا میں) یقین تھا کہ ایک روز مجھے میرا حساب ملنے والا ہے۔

فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۙ﴿۲۱﴾
(۲۱) پس وہ خاطر خواہ عیش میں ہوگا۔

فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۲۲﴾
(۲۲) (یعنی) عالی مقام جنت میں۔

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾
(۲۳) جس کے پھل جھکے پڑ رہے ہوں گے۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا ۢ بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾
(۲۴) (اوران سے کہا جائے گا) کہ گزشتہ دنوں (یعنی دنیا) میں جو تم نے عمل کیے تھے، ان کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۚ﴿۲۵﴾
(۲۵) اور جس کا نامۂ (اعمال) اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہے گا ''کاش، میرا نامۂ اعمال مجھے نہ ملا ہوتا!

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۚ﴿۲۶﴾
(۲۶) میں نے نہ جانا ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے!

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۚ﴿۲۷﴾
(۲۷) کاش، اس موت سے (میری ہستی کا) خاتمہ ہوگیا ہوتا!

مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ مَالِيَهْ ۚ﴿۲۸﴾
(۲۸) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا!

هَلَكَ عَنِّىْ سُلْطٰنِيَهْ ۚ﴿۲۹﴾
(۲۹) میرا سارا اقتدار تباہ ہوگیا!''

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ﴿۳۰﴾
(۳۰) (حکم ہوگا) ''اس کو پکڑ لو اور اس کے گلے میں طوق ڈال دو!''

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۙ﴿۳۱﴾
(۳۱) ''پھر (لے جا کر) اسے جہنم میں جھونک دو!''

ثُمَّ فِىْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾
(۳۲) ''پھر اسے ستر ۷۰ گز لمبی زنجیر میں جکڑ دو!''

إِنَّهُۥ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ ٱلْعَظِيمِ ﴿٣٣﴾

(۳۳) کیونکہ یہ نہ خدائے بزرگ و برتر پر ایمان لاتا تھا،

وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ ٱلْمِسْكِينِ ﴿٣٤﴾

(۳۴) اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی طرف راغب ہوتا تھا!

فَلَيْسَ لَهُ ٱلْيَوْمَ هَٰهُنَا حَمِيمٌ ﴿٣٥﴾

(۳۵) پس آج نہ کوئی اس کا کوئی (مخلص) دوست ہے،

وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ﴿٣٦﴾

(۳۶) اور نہ ہی زخموں کے دھوون کے سوا (اس کے لیے) کچھ کھانے کو ہے۔

ع ۳۷ ۵ لَّا يَأْكُلُهُۥٓ إِلَّا ٱلْخَٰطِـُٔونَ ﴿٣٧﴾

(۳۷) جسے خطا کاروں کے بغیر کوئی نہیں کھائے گا!''

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٨﴾

(۳۸) تو (لوگو!) میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جو تم دیکھ رہے ہو،

وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٩﴾

(۳۹) اور ان کی بھی جو تمہیں نظر نہیں آتیں۔

إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾

(۴۰) کہ یہ (قرآنِ مجید) بلاشبہ رسولِ کریم کی گفتار ہے۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾

(۴۱) اور یہ کسی شاعر کی (بنائی ہوئی) بات نہیں ہے۔ (مگر) تم لوگ کم ہی یقین کرتے ہو۔

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾

(۴۲) اور نہ یہ کسی کاہن کا قول ہے (مگر) تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو۔

تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٤٣﴾

(۴۳) (یہ) تو رب العالمین کا اتارا ہوا (کلام) ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ ٱلْأَقَاوِيلِ ﴿٤٤﴾

(۴۴) اگر اس (نبیؐ) نے خود کوئی بات بنا کر منسوب کی ہوتی،

لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِٱلْيَمِينِ ﴿٤٥﴾

(۴۵) تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے،

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ ٱلْوَتِينَ ﴿٤٦﴾

(۴۶) پھر ہم اس کی شہ رگِ کاٹ ڈالتے۔

فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَٰجِزِينَ ﴿٤٧﴾

(۴۷) اور تم میں سے کوئی بھی (ہمیں) اس بات سے نہ روک سکتا۔

وَإِنَّهُۥ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾

(۴۸) اور کچھ شک نہیں کہ یہ (قرآن) ڈرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔

وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنكُم مُّكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾

(۴۹) اور ہمیں خوب معلوم ہے کہ تم میں کچھ لوگ اس کے جھٹلانے والے ہیں۔

وَإِنَّهُۥ لَحَسْرَةٌ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٥٠﴾

(۵۰) اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ جو کچھ ہوُا، کافروں کے لیے موجبِ ماتم و حسرت ہے۔

وَإِنَّهُۥ لَحَقُّ ٱلْيَقِينِ ﴿٥١﴾

(۵۱) اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ ایک یقینی صداقتِ الٰہی کا ظہور ہے۔

ع ۱۵ ۲ فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿٥٢﴾

(۵۲) پس اپنے عظیم پروردگار کی حمد و ثنا کرو (جس نے دشمنانِ اسلام کو شادی و خوشی کی جگہ حسرت و نامرادی میں مبتلا کر دیا)

آیاتها ۴۴ (۷۰) سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ (۷۹) رکوعاتها ۲

سورۃ المعارج مکی ہے اور اس میں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴿۱﴾
(۱) ایک مانگنے والے نے (جلدی کر کے) عذاب مانگا،

لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ﴿۲﴾
(۲) جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے، اس کو کوئی دفع کرنے والا نہیں۔

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۭ﴿۳﴾
(۳) جو اللہ کی طرف سے ہوگا جو ذی المعارج (یعنی بڑے درجوں والا) ہے۔

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ﴿۴﴾
(۴) ملائکہ اور روح اس کی طرف ایک ایسے دن میں چڑھ جائیں گے جس کا اندازہ ایک ہزار سال ہے۔

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾
(۵) تو (اے نبیؐ، ان کے جھٹلانے پر) صبرِ جمیل کیجئے!

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۙ﴿۶﴾
(۶) یہ لوگ اسے بعید (از قیاس) سمجھتے ہیں۔

وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۭ﴿۷﴾
(۷) اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۙ﴿۸﴾
(۸) جس روز کہ آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح سرخ ہو جائے گا۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ﴿۹﴾
(۹) اور پہاڑ رنگ برنگ کی (دھنکی ہوئی) اُون کی طرح ہو جائیں گے۔

وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿۱۰﴾
(۱۰) اور کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا۔

يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ۙ﴿۱۱﴾
(۱۱) دکھائی دینے پر بھی مجرم چاہے گا کہ کاش! وہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیٹوں،

وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۙ﴿۱۲﴾
(۱۲) اپنی بیوی اور اپنے بھائی،

وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۙ﴿۱۳﴾
(۱۳) اور اپنے قریب ترین خاندان کو، جو اسے پناہ دیتا تھا،

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۙ﴿۱۴﴾
(۱۴) اور روئے زمین کے سب لوگوں کو، فدیہ میں دے دے، پھر یہ اسے نجات دلا دے!

كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ۙ﴿۱۵﴾
(۱۵) ہرگز نہیں!۔ وہ تو آگ کی لپٹ ہوگی،

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾
(۱۶) جو سر کی چمڑی ادھیڑ ڈالیگی،

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۷﴾
(۱۷) پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی، ہر اس شخص کو جس نے (دنیا میں حق بات سن کر) پیٹھ پھیری اور روگردانی (اختیار) کی۔

وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾
(۱۸) اور مال جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾
(۱۹) بے شک انسان کو جی کا کچا پیدا کیا گیا ہے۔

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾
(۲۰) جب اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو بے صبرا ہو جاتا ہے۔

وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾
(۲۱) اور خیر۔ یعنی مال و دولت۔ حاصل ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾
(۲۲) مگر وہ لوگ (اس عیب سے محفوظ ہیں) جو نمازی ہیں۔

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾
(۲۳) یعنی وہ جو ہمیشہ پابندی سے نماز پڑھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾
(۲۴) اور ان کے اموال میں ایک حصہ مقرر ہے۔

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾
(۲۵) سائل اور نہ مانگنے والے (محتاج) کا

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾
(۲۶) اور جو روزِ جزا پر یقین رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾
(۲۷) اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾
(۲۸) کیونکہ ان کے رب کا عذاب ڈرنے کے لائق ہے! (کسی کو نڈر نہیں ہونا چاہیئے)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾
(۲۹) اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾
(۳۰) بجز اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے (کہ ان سے استمتاع کرتے ہیں اور ایسی صورت میں) ان پر کچھ ملامت نہیں ہے۔

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾
(۳۱) ہاں جو لوگ ان کے علاوہ (اور کے) طلبگار ہوں، تو وہی حد پار کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾
(۳۲) اور وہ جو اپنی امانتوں اور عہد کا پاس کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾
(۳۳) اور جو اپنی گواہیوں (میں سچائی) پر قائم رہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾
(۳۴) اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

ع ۱ ۲۵ ۷ أُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾

(۳۵) یہی وہ لوگ ہیں جو (بہشت کے) باغوں میں عزت سے رہیں گے!

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾

(۳۶) پس (اے نبیؐ!) ان کافروں کو کیا ہوگیا ہے؟ کہ گروہ در گروہ تمہاری طرف دوڑے چلے آرہے ہیں۔

عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾

(۳۷) دائیں اور بائیں سے۔

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾

(۳۸) کیا، ان میں سے ہر شخص یہ لالچ رکھتا ہے کہ نعمت بھری جنت میں داخل کرلیا جائے گا؟

كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

(۳۹) یہ تو ہونا نہیں۔ ہم نے جس چیز سے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان کو معلوم ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾

(۴۰) پروردگارِ عالم شاہد ہے کہ ہم اس بات کی قدرت رکھتے ہیں

عَلٰٓي اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾

(۴۱) کہ جیسے لوگ اب ہیں، ہم انہیں بدل کر ان سے اچھی قوم لائیں اور اس کام میں کسی نے بھی ہم پر سبقت حاصل نہ کی ہوگی۔

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾

(۴۲) انہیں چھوڑ دو! کہ غور و خوض اور لہو و لعب میں پڑے رہیں یہاں تک کہ عذاب کا دن آئے اور اس روز غفلت کا نتیجہ ظاہر ہو جائے۔

يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾

(۴۳) جس روز یہ قبروں سے نکل کر میدانِ حشر کی طرف تیزی سے دوڑے جارہے ہونگے، جیسے (دوڑ کے) مقررہ نشانوں کی طرف دوڑے چلے جارہے ہیں۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۲ ۹ ۸

(۴۴) ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی (اور) ان (کے چہروں) پر ذلت چھا رہی ہوگی، یہی وہ دن ہوگا جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔

آیاتہا ۲۸ (۷۱) سُوْرَةُ نُوْحٍ مَکِّيَّةٌ (۷۱) رکوعاتہا ۲

سورة نوح مکی ہے اور اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱﴾

(۱) ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا (اور حکم دیا) کہ اپنی قوم کے لوگوں کو خبردار کردے، اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آنازل ہو۔

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢

(۲) (چنانچہ) اس نے (اپنی قوم سے) کہا: ”اے میری قوم کے لوگو! میں تم کو صاف صاف خبردار کرنے والا (پیغمبر) ہوں،

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝٣

(۳) ”کہ تم (ایک) اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٤

(۴) ”(ایسا کرو گے تو) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں مقررہ وقت تک مہلت دے گا، بلاشبہ جب اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ وقت آجاتا ہے تو وہ (کسی کے ٹالے) ٹل نہیں سکتا۔ کاش تمہیں اس کا علم ہوتا!

وقف لازم

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝٥

(۵) حضرت نوحؑ نے (اپنا فرضِ رسالت ادا کر چکنے کے بعد بالآخر) عرض کی، ”خداوندا! میں نے شب و روز دعوتِ حق دی،

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِىْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝٦

(۶) ”لیکن اس کا الٹا اثر یہ ہوا کہ لوگ مجھ سے دُور بھاگنے لگے۔

وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝٧

(۷) ”میں نے جب ان کو تیری مغفرت کے لیے پکارا، تو انہوں نے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں، اپنے کپڑوں میں لپٹ گئے (کہ ان تک میری آواز نہ پہنچ سکے۔ آہ!) یہ ناحق شناس قوم ہمیشہ سخت ہٹ دھرمی اور باطل پرستانہ گھمنڈ کا اظہار کرتی رہی!

ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝٨

(۸) (اس پر بھی میں باز نہ آیا)، پھر انہیں پکار پکار کر تیرا پیغام پہنچایا۔

ثُمَّ اِنِّىْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝٩

(۹) ”اور اس کے بعد ظاہر و پوشیدہ ہر طرح سمجھایا۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝١٠

(۱۰) میں نے (ان سے) کہا، ”اپنے رب سے گناہ بخشواؤ! بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝١١

(۱۱) وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔

وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝١٢

(۱۲) اور مال و اولاد سے تمہاری مدد کرے گا، تمہارے لیے باغات پیدا کر دے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝١٣

(۱۳) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لیے کسی وقار و عظمت کی توقع نہیں رکھتے؟

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝١٤

(۱۴) حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے بنایا ہے۔

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿۱۵﴾

(۱۵) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح سات آسمان تہ بر تہ بنائے؟

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾

(۱۶) اور (آسمانوں میں) خدا (تعالیٰ) نے چاند کو بھی بنایا جو ایک نور ہے، اور سورج کو بھی بنایا کہ ایک روشن مشعل ہے۔

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ﴿۱۷﴾

(۱۷) اور اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو زمین سے اچھی طرح نمودار کیا۔

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾

(۱۸) پھر وہ تمہیں اسی زمین میں لوٹا کر لے جائے گا اور (قیامت کے دن) اسی سے تمہیں نکال کھڑا کریگا۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ﴿۱۹﴾

(۱۹) اور اللہ تعالیٰ نے زمین کو تمہارے لیے فرش (کی طرح ہموار) بنادیا۔

لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ ع ۱

(۲۰) تا کہ تم اس کے کھلے راستوں پر چلو پھرو!"

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا
مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۚ﴿۲۱﴾

(۲۱) (بالآخر) نوحؑ نے عرض کیا، "خدایا! (بایں ہمہ سعی دعوت واصلاح) ان سرکشوں نے میرا کہنا نہ مانا اور انہی معبودانِ باطل کی غلامی کرتے رہے جنہیں ان کے مال اور ان کی اولاد نے فائدے کی جگہ الٹا نقصان ہی پہنچایا۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ﴿۲۲﴾

(۲۲) اور ان لوگوں نے بڑے بھاری مکر کیے ہیں۔

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا
وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ﴿۲۳﴾

(۲۳) اور (ایک دوسرے کو) کہا ہے کہ "اپنے معبودوں کو مت چھوڑو، اور نہ ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو!"

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

(۲۴) اور انہوں نے (یعنی رئیسوں یا بتوں نے) بہتیروں کو گمراہ کیا ہے اور تو بھی ان ظالموں کو گمراہی کے سوا کسی چیز میں ترقی نہ دے!"

مِمَّا خَطِيْٓــٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ
فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

(۲۵) (آخر) اپنی ہی خطاؤں کی بنا پر وہ غرق کیے گئے اور آگ میں جھونک دیے گئے۔ پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مدد کرنے والے نہ پائے۔

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾

(۲۶) اور (نیز) نوحؑ نے کہا "میرے رب! ان کافروں میں سے کوئی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ!

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا
يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾

(۲۷) "اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے، اور ان کی نسل سے جو بھی ہوگا، وہ بدکار، سخت کافر ہی ہوگا!

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ

(۲۸) "میرے رب!، مجھے، میرے والدین اور جو کوئی ایمان لا کر میرے گھر

ع ۲ / ۸ / ۱۰

بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝۲۸

میں داخل ہو جائے (سب کو بخش دے) اور سب مومن مردوں اور عورتوں کو بھی معاف فرما دے! اور ظالموں کے لیے تباہی کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر!“

اٰیاتھا ۲۸ (۷۲) سُوْرَۃُ الْجِنِّ مَکِّیَّۃٌ (۴۰) رکوعاتھا ۲

سورۃ الجن مکی ھے اور اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝۱

(۱) (اے نبیؐ! ان سے) کہہ دیجیے کہ ”میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے (مجھے قرآن پڑھتے) غور سے سنا، پھر (جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا کہ ”ہم نے بڑا ہی عجیب (قسم کا) قرآن سنا ہے!

يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝۲

(۲) جو راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے، سو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور (اب) ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں کریں گے۔“

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝۳

(۳) اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، اس نے نہ تو کسی کو اپنی بیوی بنایا اور نہ ہی اولاد (رکھتا ہے)!“

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝۴

(۴) اور یہ کہ ”ہم میں کچھ نادان لوگ، اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق باتیں کہتے رہے ہیں“!

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵

(۵) اور یہ کہ ”ہم تو سمجھتے تھے کہ انسان اور جنّ (کوئی بھی) خدا پر جھوٹ نہیں بول سکتے۔“

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝۶

(۶) اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنّوں میں سے کچھ گروہوں کی پناہ پکڑا کرتے تھے، اس طرح انہوں نے (جنّوں کو) اور بھی زیادہ مغرور بنا دیا!“

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝۷

(۷) اور یہ کہ انسانوں نے بھی وہی گمان کیا جیسا کہ تمہارا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بھی (پیغمبر بنا کر) نہ بھیجے گا۔“

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝۸

(۸) اور یہ کہ ”ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ وہ سخت پہرہ داروں اور انگاروں سے بھر دیا گیا ہے!“

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ

(۹) اور یہ کہ ”پہلے تو ہم سننے کے لیے آسمان کے ٹھکانوں میں (جا) بیٹھا کرتے

فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾

تھے، مگر اب جو (چوری چھپے) سننے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اپنے لیے گھات میں لگا ہوا ایک انگارہ شہابِ ثاقب پاتا ہے۔"

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾

(۱۰) اور یہ کہ "ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آیا زمین والوں کے ساتھ کوئی برا معاملہ کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کا رب انہیں راہِ راست دکھانا چاہتا ہے؟"

وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾

(۱۱) اور یہ کہ "ہم میں سے کچھ لوگ صالح ہیں اور کچھ اس سے کم تر لوگ ہیں (غرض) ہم مختلف فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں!"

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾

(۱۲) اور یہ کہ "ہم نے سمجھ لیا ہے کہ ہم نہ تو زمین میں (رہ کر) اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں!"

وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾

(۱۳) اور یہ کہ "جب ہم نے ہدایت کی بات سنی تو اس پر ایمان لے آئے۔۔ اب جو بھی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اسے کسی قسم کی حق تلفی اور نہ ہی ظلم کا خوف ہوگا!"

وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾

(۱۴) اور یہ کہ "ہم میں سے کچھ مسلمان (فرمانبردار) اور کچھ سرتابی کرنے والے ہیں، تو جنہوں نے (اسلام میں) فرمانبرداری کی راہ اختیار کی، انہوں نے نجات کی راہ تلاش کر لی۔

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ﴿۱۵﴾

(۱۵) لیکن جو سرتاب و نافرمان ہوگئے تو وہ دوزخ کا ایندھن بننے والے ہیں!"

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ۙ﴿۱۶﴾

(۱۶) اور (میرے پاس یہ بھی وحی بھیجی گئی ہے کہ) "اگر لوگ سیدھی راہ پر قائم ہو جاتے تو ہم ان کو وافر پانی سے خوب سیراب کرتے۔

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿۱۷﴾

(۱۷) تا کہ ہم اس (احسان سے) ان کو پرکھیں۔ اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے روگردانی کرے گا تو (خدا تعالیٰ) اس کو ناقابلِ برداشت عذاب میں داخل کرے گا!"

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ﴿۱۸﴾

(۱۸) اور یہ کہ "مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، پس ان میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی بندگی نہ کرو!

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا

(۱۹) اور جب خدا کا بندۂ مخلص (حضرت داعیِ اسلام) اللہ تعالیٰ کی عبادت کے

ع ۱ ۱۱ يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۱۹

لیے کھڑا ہوتا ہے، تو لوگ اس کے اردگرد جمع ہوجاتے ہیں اور اسطرح نزدیک آکر دیکھتے ہیں گویا قریب ہے کہ لپٹ پڑیں گے۔

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۲۰

(۲۰) (اے نبیؐ! ان سے) کہیئے کہ "میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا!"

قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۲۱

(۲۱) (اے پیغمبرؐ، ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ "میں تمہارے لیے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ ہی بھلائی (راہِ راست) پر لانے کا"

قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۲۲

(۲۲) (اے پیغمبرؐ، ان سے) کہیے کہ "مجھے نہ تو اللہ تعالیٰ (کے غضب) سے کوئی بچا سکتا ہے اور نہ میرے لیے اس کے سوا کوئی جائے پناہ ہے۔

إِلَّا بَلَاغًا مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۚ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۲۳

(۲۳) میرا بچاؤ تو صرف اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام لوگوں تک پہنچادوں۔ اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا، اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ۲۴

(۲۴) (یہ لوگ ماننے والے نہیں) تاوقتیکہ اس (عذاب) کو نہ دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔ تو (اس وقت) انہیں معلوم ہوجائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کون گنتی میں کم ہے؟"

قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ۲۵

(۲۵) (اے پیغمبرؐ! ان سے) کہیے کہ "میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے، وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے ایک مدت مقرر فرماتا ہے؟

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۲۶

(۲۶) وہی عالم الغیب ہے، وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا!

إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۲۷

(۲۷) ہاں جسے وہ رسول کی حیثیت سے پسند فرمالے تو اس کے آگے اور پیچھے (فرشتوں کا) پہرہ لگادیتا ہے۔

لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۲۸ ع ۲ ۱۲

(۲۸) تاکہ معلوم ہوجائے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے۔ اور وہ جو کچھ ان کے پاس ہے، اس کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور اس نے ایک ایک چیز کو گن رکھا ہے"!

آیاتها ۲۰ (۷۳) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (۳) رکوعاتها ۲

سورۃ المزمل مکی ہے اور اس میں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝١
(۱) اے کپڑے میں لپٹنے والے،

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٢
(۲) رات (کے وقت نماز) میں کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی رات (آرام کرلیا کرو)!

نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝٣
(۳) یعنی آدھی رات یا اس سے کچھ کم

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝٤
(۴) یا اس سے کچھ زیادہ اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔

اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝٥
(۵) ہم تم پر ایک بھاری کلام (قرآنِ مجید) نازل کرنے والے ہیں۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝٦
(۶) بے شک رات کو اٹھنا (نفس کو) خوب روندتا ہے اور بات زیادہ سیدھی نکلتی ہے۔

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝٧
(۷) دن کے اوقات میں تو تمہارے لیے بہت مصروفیات ہیں۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝٨
(۸) اپنے پروردگار کا ذکر کرو اور سب کی طرف سے آنکھیں بند کر کے صرف اسی کے ہو جاؤ۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝٩
(۹) وہ پروردگار کہ تمام عالم میں اسی کی ربوبیت کارفرما ہے اور اس کے سوا کارسازِ عالم اور کوئی نہیں۔ (سو جب ایسا کارساز تمہارے ساتھ ہے تو تم اور کسی کی طرف کیوں نظر اٹھاؤ؟) بس اسی کو اپنا کارساز یقین کرو!

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝١٠
(۱۰) (رہا منکرینِ حق کا ظلم، ان کا کبرِ باطل اور باطل پرست کامیابیوں کے دعوے اور اعلانات، سو) چاہیے کہ ان پر صبر کرو۔ سرِ دست بغیر کسی سختی کے ان سے الگ ہو جاؤ!

وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝١١
(۱۱) اور مجھے انہیں ان کے حال پر زیادہ نہیں تو تھوڑے دنوں کے لیے چھوڑ دو۔ (پھر دیکھو کہ) حق کے یہ جھٹلانے والے، جو طرح طرح کی خوشحالیوں اور دنیوی عزتوں میں (اپنے تئیں پا کر بڑے ہی متکبر اور مغرور ہو گئے ہیں، بالآخر) کیسا

نتیجہ پاتے ہیں۔

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝١٢

(۱۲) ہمارے پاس (اگر ان کے لیے مہلت تھی تو اب) ان کے جکڑنے کے لیے بیڑیاں اور (ان کی عقوبت کے لیے) آگ بھی ہے۔

وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٣

(۱۳) اور حلق سے نیچے نہ اترنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝١٤

(۱۴) یہ عذاب اس دن ہوگا جبکہ زمین اور پہاڑ لرز اٹھیں گے اور پہاڑ پھسلنے والے ریت کے تودوں کی طرح ہو جائیں گے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝١٥

(۱۵) ہم نے تمہاری جانب ایک رسول بھیجا، تمہارے آگے حق کی شہادت دینے والا، جس طرح فرعون کی جانب ہم نے ایک رسول بھیجا تھا۔

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝١٦

(۱۶) سو فرعون نے ہمارے رسول کی نافرمانی کی، سو ہمارے غضب نے اسے بڑا ہی سخت پکڑا (اور اس کا سارا گھمنڈ اور غرور، باطل اور بیکار ہو گیا)

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ۝١٧

(۱۷) پھر (اے منکرینِ اسلام! اگر تم بھی اسی طرح نافرمانی کرو گے تو) اس دن کی مصیبت سے کیسے بچ سکو گے جس کی سختی بچوں کو مارے غم کے بوڑھا کر دے گی؟

السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۭ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝١٨

(۱۸) اس دن آسمان پھٹ جائے گا اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝١٩ ع ۱۹ ۱۲

(۱۹) یہ قرآن نصیحت ہے، پھر جو کوئی چاہے اس پر عمل پیرا ہو کر پروردگار کی طرف راستہ پیدا کرے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۭ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ

(۲۰) (اے پیغمبر!) تمہارا پروردگار واقف ہے کہ تم راتوں کو اللہ کی یاد اور ذکر کے لیے جاگتے ہو، کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی، اور ایک جماعت تمہارے ساتھیوں کی (اس شب بیدارانہ عبادت میں) تمہارے ساتھ شریک ہوتی ہے۔ رات اور دن کے تمام (اشغال و اعمال) کا اللہ تعالیٰ ہی اندازہ کر سکتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تم (بوجہ انہماکِ عبادت اور کمال محویت و خود فراموشی) وقت کو محفوظ نہیں کر سکتے، اس لیے اس نے تمہارے حال پر ارادۂ لطف و کرم کیا (اور وقت کی قید اٹھا دی) پس اب جس قدر بھی آسانی سے قرآن پڑھ سکتے ہو، پڑھ

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖۗ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾

ع ٢ / ١٤

لیا کرو، اسے یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں سے بعض آدمی بیمار پڑیں گے، بعض تلاش معاش وتجارت کے سلسلے میں سیر وسیاحت کررہے ہوں گے۔ بعض خدا کی راہ میں دشمنانِ اسلام سے لڑتے ہوں گے۔ بہرحال ایسی صورت میں اب یہی حکم ہے کہ شب کو جس قدر (تہجد کی نماز میں) قرآن بآسانی پڑھا جاسکتا ہے، پڑھو (اور اپنے جسم پر بہت زیادہ بار نہ ڈالو!) اور نماز قائم کرو اور زکواۃ ادا کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ کو "قرضِ حسن" دیتے رہو۔ اور جو بھلائی بھی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے بھلائی اور اجر میں بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں پاؤ گے، اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہے!

(٧٤) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ (٤) — اٰياتها ٥٦ — ركوعاتها ٢

سورة المدثر مکی ھے اور اس میں چھپن آیتیں اور دو رکوع ھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿١﴾

(١) اے چادر اوڑھ کر سونے والے!

قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ﴿٢﴾

(٢) اٹھ! پھر لوگوں کو ڈرا،

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ﴿٣﴾

(٣) اپنے خدا کی تکبیر کہہ

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ﴿٤﴾

(٤) اپنے کپڑوں کو پاک کر

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۙ﴿٥﴾

(٥) اور بتوں سے دوری اختیار کر۔

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۙ﴿٦﴾

(٦) اور زیادہ حاصل کرنے کے لیے (کسی کے ساتھ) احسان نہ کر۔

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۭ﴿٧﴾

(٧) اور اپنے رب (کی رضاجوئی) کے لیے (تکالیف) برداشت کر۔

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ﴿٨﴾

(٨) پھر جب صور میں پھونکا جائے گا،

فَذٰلِكَ يَوْمَىِٕذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ﴿٩﴾

(٩) پس وہی دن ہے کہ بڑی ہی سختی اور مشکل کا دن ہوگا۔

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿١٠﴾

(١٠) جس میں منکریں کو کسی راہ، کسی شکل میں بھی آسانی کی صورت نظر نہ آئے گی،

ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۙ﴿١١﴾

(١١) تم مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو، جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔

وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ﴿۱۲﴾	(۱۲) اور (پھر) اسے بہت سامال دیا
وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۙ﴿۱۳﴾	(۱۳) اور سامنے موجود رہنے والے بیٹے دیے۔
وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۙ﴿۱۴﴾	(۱۴) اور ہر طرح کا سامان اس کے لیے مہیا کر دیا۔
ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۙ﴿۱۵﴾	(۱۵) پھر (اس پر بھی) وہ طمع رکھتا ہے کہ اسے اور زیادہ دوں،
كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ؕ﴿۱۶﴾	(۱۶) ہرگز نہیں!، وہ ہماری آیتوں سے بغض وعناد رکھتا ہے۔
سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ؕ﴿۱۷﴾	(۱۷) میں اسے سخت چڑھائی پر چڑھواؤں گا۔
اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۙ﴿۱۸﴾	(۱۸) اس نے سوچا اور اندازہ کیا۔
فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ﴿۱۹﴾	(۱۹) تو اس کو (خدا کی) مار! کہ اس نے کیسی اٹکل دوڑائی؟
ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ﴿۲۰﴾	(۲۰) پھر اس پر (خدا کی) مار! کہ اس نے کیسی اٹکل دوڑائی؟
ثُمَّ نَظَرَ ۙ﴿۲۱﴾	(۲۱) پھر (تجھ پر) نگاہ ڈالی۔
ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ﴿۲۲﴾	(۲۲) پھر تیوری چڑھائی اور خوب منہ بنایا۔
ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۙ﴿۲۳﴾	(۲۳) پھر پیٹھ پھیری اور تکبر میں پڑ گیا۔
فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۙ﴿۲۴﴾	(۲۴) اور کہنے لگا "یہ قرآن کچھ نہیں مگر (ایک قسم کا) جادو ہے جو (پہلوں سے) نقل ہوتا چلا آرہا ہے۔
اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؕ﴿۲۵﴾	(۲۵) یقیناً یہ تو کسی بشر کا کلام ہے!"
سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾	(۲۶) میں عنقریب اسے دوزخ میں جھونک دوں گا۔
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ؕ﴿۲۷﴾	(۲۷) اور تم کیا جانو کہ وہ دوزخ ہے کیا چیز؟
لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۚ﴿۲۸﴾	(۲۸) نہ وہ (کسی پر) ترس کھاتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔
لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۚ﴿۲۹﴾	(۲۹) آدمیوں کو جلا (کر خاکستر کر) دینے والی ہے۔
عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾	(۳۰) اس پر انیس (فرشتے نگھبان) مقرر ہیں۔
وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ	(۳۱) اور ہم نے دوزخ کے داروغے فرشتے ہی بنائے ہیں اور ان کی تعداد (انیس) کو، کافروں کے لیے آزمائش بنادیا ہے تاکہ اہلِ کتاب کو یقین آجائے

لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾

اور ایمان والوں کا ایمان بڑھ جائے۔ اور اہل کتاب اور مومنین کو (قرآنِ مجید کی صداقت میں کسی قسم کا) شبہ نہ رہے۔ اور جن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے، اور کفار، یہ کہیں کہ ایسی باتوں کے بیان کرنے سے اللہ کو کیا غرض ہے؟۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخش دیتا ہے۔ اور تمہارا پروردگار (اس کارزار ہستی کی کارفرمائیوں کے لیے) جو فوجیں رکھتا ہے، ان کا حال اس کے سوا کون جانتا ہے؟ اور یہ (دوزخ کا ذکر) تو صرف انسانوں کی نصیحت کے لیے ہے۔

ع ۱ ۱۵

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ — (۳۲) سچ کہتا ہوں، اور قسم ہے چاند کی،

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ — (۳۳) پس قسم ہے رات (انتظار) کی جب وہ ختم ہونے لگے،

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ — (۳۴) اور صبح (نتائج) کی جب وہ روشن ہو جائے،

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ — (۳۵) کہ دنیا کے عظیم الشان واقعات میں سے یہ ایک واقعہ ہے۔

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ — (۳۶) (اور آنے والے نتائج و حوادث سے) انسان کو ڈرانے والا ہے۔

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ — (۳۷) البتہ یہ (انداز و تخویف) انہی کے لیے ہے (جو تم میں سے نظرِ عبرت رکھتے ہیں اور جن کا دماغ فہم و تدبر کے لیے متحرک رہتا ہے یعنی) جو تم میں سے آگے بڑھنا یا پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں (ایک ہی خیال پر منجمد نہیں پتھر کی طرح)

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ — (۳۸) ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے۔

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ — (۳۹) مگر داہنے ہاتھ والے۔

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ — (۴۰-۴۱) جو جنت میں ہوں گے۔ ایک دوسرے سے مجرموں کے بارے میں دریافت کر رہے ہوں گے،

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ — (۴۲) (پھر گناہگاروں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے) ”تمہیں کون سی چیز دوزخ میں لے گئی؟“

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ — (۴۳) وہ کہیں گے، ”ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ — (۴۴) ”اور نہ مسکین کو کھانا کھلاتے تھے۔

ع ۱۶ یعنی المتقدمین ۱۲

وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ﴿٤٥﴾
(۴۵) ''اور بیہودہ بکنے والوں کے ساتھ ہم بھی بکواس کرتے تھے۔

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٤٦﴾
(۴۶) ''اور ہم روزِ جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے۔

حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ﴿٤٧﴾
(۴۷) ''حتیٰ کہ ہم پر موت آپہنچی''!

فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴿٤٨﴾
(۴۸) تو اس وقت سفارش کرنے والوں کی سفارش بھی ان کو کچھ فائدہ نہ دے گی۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿٤٩﴾
(۴۹) ان کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اس نصیحت سے روگردانی کر رہے ہیں؟

كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿٥٠﴾
(۵۰) گویا یہ جنگلی گدھے ہیں،

فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾
(۵۱) جو شیر سے (ڈر کر) بھاگ پڑے ہیں۔

بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ
صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾
(۵۲) بلکہ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلے صحیفے دیئے جائیں!

كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿٥٣﴾
(۵۳) ہرگز نہیں، بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ لوگ آخرت سے نہیں ڈرتے۔

كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾
(۵۴) کوئی نہیں، یہ تو ایک نصیحت ہے۔

فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿٥٥﴾
(۵۵) پھر جس کا جی چاہے اسے مان لے۔

وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ
أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾ ع ۲ ۱۶
(۵۶) اور یہ نہیں مانیں گے مگر یہ کہ اللہ کی یہی مشیت ہو۔اس کی شان یہ ہے کہ اس سے ڈرا جائے، اور اس کی شان کے لائق ہے کہ وہ (ڈرنے والوں کو) بخش دے!

آیاتہا ۴۰ (۷۵) سورۃ القیامۃ مکیۃ (۳۱) رکوعاتہا ۲

سورۃ القیامۃ مکی ھے اور اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ھیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿١﴾
(۱) میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی،

وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾
(۲) اور اس پاک روح کی قسم جو (گناہ کرنے کے بعد) انسان کو بہت ملامت کرتی ہے،

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ﴿٣﴾
(۳) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم (اس کے مرنے کے بعد) اس کی ہڈیاں جمع نہ کر سکیں گے؟

بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ﴿٤﴾
(۴) کیوں نہیں؟ ہم تو اس کی انگلیوں کی پور پور درست کردینے پر قادر ہیں۔

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾
(۴۵) ''اور بیہودہ بکنے والوں کے ساتھ ہم بھی بکواس کرتے تھے۔

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾
(۴۶) ''اور ہم روزِ جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے۔

حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾
(۴۷) ''حتیٰ کہ ہم پر موت آ پہنچی''!

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾
(۴۸) تو اس وقت سفارش کرنے والوں کی سفارش بھی ان کو کچھ فائدہ نہ دے گی۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾
(۴۹) ان کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اس نصیحت سے روگردانی کر رہے ہیں؟

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾
(۵۰) گویا یہ جنگلی گدھے ہیں،

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾
(۵۱) جو شیر سے (ڈر کر) بھاگ پڑے ہیں۔

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾
(۵۲) بلکہ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلے صحیفے دیئے جائیں!

كَلَّا ۗ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾
(۵۳) ہرگز نہیں، بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ لوگ آخرت سے نہیں ڈرتے۔

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾
(۵۴) کوئی نہیں، یہ تو ایک نصیحت ہے۔

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾
(۵۵) پھر جس کا جی چاہے اسے مان لے۔

وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۗ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾ ع ۲
(۵۶) اور یہ نہیں مانیں گے مگر یہ کہ اللہ کی یہی مشیت ہو۔ اس کی شان یہ ہے کہ اس سے ڈرا جائے، اور اس کی شان کے لائق ہے کہ وہ (ڈرنے والوں کو) بخش دے!

سورة القیامة مکی هے اور اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع هیں۔

(۷۵) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۱﴾
(۱) میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی،

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾
(۲) اور اس پاک روح کی قسم جو (گناہ کرنے کے بعد) انسان کو بہت ملامت کرتی ہے،

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾
(۳) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم (اس کے مرنے کے بعد) اس کی ہڈیاں جمع نہ کر سکیں گے؟

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾
(۴) کیوں نہیں؟ ہم تو اس کی انگلیوں کی پور پور درست کر دینے پر قادر ہیں۔

بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝٥	(۵) بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ آئندہ بھی برے کام کرتا رہے (اس لیے قیامت کا انکار کرتا ہے)
يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۝٦	(۶) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟
فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝٧	(۷) جب نظر پتھرا جائے گی،
وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝٨	(۸) اور چاند بے نور ہو جائے گا،
وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝٩	(۹) اور سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے،
يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝١٠	(۱۰) اس وقت انسان کہے گا، ''اب کہاں بھاگ کر جاؤں؟''
كَلَّا لَا وَزَرَ ۝١١	(۱۱) ہرگز نہیں، کہیں پناہ نہ ملے گی!
إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۝١٢	(۱۲) اس روز تیرے رب ہی کے حضور ٹھہرنا ہوگا۔
يُنَبَّأُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ۝١٣	(۱۳) اس روز انسان کو سب اگلے پچھلے اعمال جتلا دیئے جائیں گے۔
بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝١٤	(۱۴) بلکہ انسان کا وجود خود اس (کی کج اندیشیوں) کے خلاف ایک حجت ہے۔
وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ۝١٥	(۱۵) اگرچہ وہ (اپنے وجدان کے خلاف) کتنے ہی عذر بہانے تلاش کرے۔
لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝١٦	(۱۶) (اے نبیؐ، قرآنِ مجید اترتے وقت) اس کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیجیے!
إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝١٧	(۱۷) اس کو یاد کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے۔
فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝١٨	(۱۸) لہٰذا جب ہم اسے پڑھیں تو تم غور سے سنتے رہو!
ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝١٩	(۱۹) پھر اس کی وضاحت بھی ہمارے ذمہ ہے۔
كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝٢٠	(۲۰) ہرگز نہیں، بلکہ تم (لوگ) جلد حاصل ہونے والی چیز (متاعِ دنیا) سے محبت رکھتے ہو۔
وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝٢١	(۲۱) اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔
وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ۝٢٢	(۲۲) اس روز بہتوں کے منہ تر و تازہ ہوں گے۔
إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝٢٣	(۲۳) جو اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے۔

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍۭ بَاسِرَةٌۙ۝٢٤	(٢٤) اور بہت سے منہ اس روز برے بن رہے ہوں گے۔
تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌؕ۝٢٥	(٢٥) ان کو گمان ہوگا کہ ایسی سختی ان کے ساتھ ہونے والی ہے کہ ان کی کمر توڑ دے گی!
كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَۙ۝٢٦	(٢٦) خوب سمجھ لو! کہ جب ہنسلی تک جان پہنچے گی،
وَقِيْلَ مَنْ ٚ رَاقٍۙ۝٢٧	(٢٧) لوگ چلا اٹھیں گے کہ "کوئی جھاڑنے والا ہے؟"
وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُۙ۝٢٨	(٢٨) یقین ہو جائے گا کہ یہ (دنیا سے) مفارقت کا دن ہے۔
وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِۙ۝٢٩	(٢٩) اس وقت پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ اِۨلْمَسَاقُؕ۝٣٠	(٣٠) (تو یاد رکھ) اسی دن تجھے اپنے رب کی طرف چلنا ہوگا۔
فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰىۙ۝٣١	(٣١) مگر اس نے نہ تصدیق کی نہ نماز پڑھی۔
وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰىۙ۝٣٢	(٣٢) بلکہ (الٹا پیغمبر یا قرآن کو) جھٹلایا اور منہ موڑا۔
ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰىؕ۝٣٣	(٣٣) پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔
اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىۙ۝٣٤	(٣٤) تجھ پر افسوس در افسوس!
ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىؕ۝٣٥	(٣٥) پھر افسوس در افسوس! (کیا تیرے لیے یہ روش، سب سے زیادہ سزاوار اور زیبا ہے؟)
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًىؕ۝٣٦	(٣٦) کیا انسان خیال کرتا ہے کہ وہ مہمل (اور بیکار) چھوڑ دیا جائے گا؟ (اور اس زندگی کے بعد دوسری زندگی نہ ہوگی؟)
اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰىۙ۝٣٧	(٣٧) کیا اس پر یہ حالت نہیں گزر چکی کہ پیدائش سے پہلے نطفہ تھا؟ جو رحم مادر میں ڈالا گیا۔
ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰىۙ۝٣٨	(٣٨) پھر نطفہ سے علقہ (جونک کی سی شکل) ہوا، پھر علقہ سے (اس کا ڈیل ڈول) پیدا کیا گیا۔ پھر اس (ڈیل ڈول کو) ٹھیک ٹھیک درست کیا گیا۔
فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰىؕ۝٣٩	(٣٩) پھر اس کی دو قسمیں کیں (یعنی) نر اور مادہ۔
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى۝٤٠	(٤٠) کیا وہ (اللہ) اس کی صلاحیت و قدرت نہیں رکھتا کہ مُردوں کو زندہ کر دے؟

ع ١ / ١٧

ع ٢ / ١٨

آیاتھا ۳۱ (٧٦) سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ (۹۸) رکوعاتھا ۲

سورۃ الدھر مدنی ھے اوراس میں اکتیس آیتیں اور دو رکوع ھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ①

(۱) بے شک! زمانے میں انسان پر ایک ایسا وقت بھی گزر چکا ہے جبکہ یہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ②

(۲) بیشک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے پیدا کیا جسے (ایک کے بعد ایک) مختلف حالتوں میں پلٹتے ہیں۔ پھر اسے ایسا بنا دیا کہ سننے اور دیکھنے والا وجود ہو گیا۔

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ③

(۳) ہم نے اس پر راہِ عمل کھول دی۔ اب یہ اس کا کام ہے کہ یا تو شکر کرنے والا ہو یا ناشکرا!

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ④

(۴) بیشک ہم نے کافروں کے لیے (آخرت میں) زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ⑤

(۵) جو لوگ نیک ہیں، وہ بلاشبہ (جنت میں) ایسے شراب کے جام پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہو گی۔

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ⑥

(٦) وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے، اور جہاں چاہیں گے اسے بہا لے جائیں گے۔

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ⑦

(۷) یہ وہ لوگ ہوں گے جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہو گی۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ⑧

(۸) اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں وہ مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ⑨

(۹) (اور کہتے ہیں) ہمارا یہ کھلانا اس کے سوا کچھ نہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، ہم تم سے نہ تو بدلہ چاہتے ہیں نہ کسی طرح کی شکر گزاری۔

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا

(۱۰) ہمیں تو اپنے رب سے اس دن (کے عذاب) کا خوف لگا ہوا ہے جو

قَمْطَرِيْرًا ﴿١٠﴾

نہایت اداس اور سخت ہوگا۔

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿١١﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿١٢﴾

(۱۱) سو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس دن کی سختی سے بچالے گا اور ان کو تازگی اور مسرت سے ہمکنار کرے گا (۱۲) اور ان کے صبر (واستقلال) کے صلے میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائیگا۔

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿١٣﴾

(۱۳) وہ مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ اور اس جنت میں نہ وہ سورج کی گرمی پائیں گے اور نہ جاڑے کی سختی۔

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿١٤﴾

(۱۴) جنت (کے درختوں) کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہونگے اور ان (پھلوں) کے گچھے ان کے اختیار میں کردیے جائیں گے۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿١٥﴾

(۱۵) اور ان پر چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالوں کا دور چل رہا ہوگا۔

قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾

(۱۶) شیشے بھی وہ جو چاندی کی قسم کے ہوں گے (یعنی سفید شفاف) جن کو (خدامِ جنت نے) ٹھیک اندازے کے موافق بھرا ہوگا۔

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾

(۱۷) اور ان کو وہاں (ایسی شراب کے) جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾

(۱۸) وہ جنت میں ایک چشمہ ہوگا جس کا نام سلسبیل ہے۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾

(۱۹) اور ان کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے پھرتے ہوں گے جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے۔ جب تو انہیں دیکھے تو سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں!

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿٢٠﴾

(۲۰) اور جب تو بہشت کو دیکھے تو وہاں بہ کثرت نعمتیں اور بڑی سلطنت کا سامان تمہیں نظر آئے گا۔

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۡ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾

(۲۱) ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور دبیز ریشم کے کپڑے ہوں گے۔ اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا رب انہیں شرابِ طہور (یعنی نہایت پاکیزہ شراب) پلائے گا۔

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾

(۲۲) (اور ان سے کہا جائے گا) "یہ تمہارا صلہ ہیں اور تمہاری کوشش قابلِ قدر ٹھہری۔

ع ۱ ۲۲ ۱۹

قرء حفص بغیر الالف فی الوصل فیھما ووقف علی الاول بالالف وعلی الثانی بغیر الالف ۱۲

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾

(۲۳) (اے پیغمبرؐ!) بے شک ہم نے ہی آپ پر تھوڑا تھوڑا کر کے قرآنِ مجید نازل فرمایا ہے۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾

(۲۴) سو آپ اپنے رب کے حکم پر صبر کیجئے۔ اور ان میں سے کسی بدکار یا کافر کی بات نہ مانئے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾

(۲۵) اور صبح وشام اپنے رب کا نام لیا کیجئے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾

(۲۶) اور رات کو اس کے حضور سجدہ ریز رہیے۔ اور رات کے طویل حصہ میں اس کی تسبیح کرتے رہیے!

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾

(۲۷) یہ لوگ تو، دنیا سے محبت رکھتے ہیں۔ اور آگے جو بھاری دن آنے والا ہے، اسے نظرانداز کر رہے ہیں!

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾

(۲۸) ہم نے ہی ان کو پیدا کیا ہے اور ہم نے ہی ان کے جوڑ بند مضبوط کیے ہیں۔ اور ہم چاہیں تو انہی جیسے اور لوگ لے آئیں۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾

(۲۹) بلاشبہ یہ نصیحت (کی باتیں) ہیں۔ سو جو شخص چاہے اپنے رب تک پہنچنے کا راستہ اختیار کر لے!

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾

(۳۰) اور بدوں مشیتِ الٰہی کے تم لوگ کچھ نہیں چاہ سکتے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑے علم اور بڑی حکمت والا ہے۔

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾ ع ۲ ۹ ۲۰

(۳۱) وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت (کے دامن) میں داخل کر لیتا ہے۔ اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے!

اٰیاتھا ۵۰ (۷۷) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ (۳۳) رکوعاتھا ۲

سورۃ المرسلات مکی ھے اور اس میں پچاس آیتیں اور دو رکوع ھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾

(۱) قسم ہے ان ہواؤں کی! جو ابتداء میں معمولی رفتار سے چلائی جاتی ہیں۔

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾

(۲) پھر یکایک زور پکڑ کے تیز ہو جاتی ہیں۔

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿۳﴾

(۳) پھر بادلوں کو چاروں طرف پھیلا دیتی ہیں۔

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾

(۴) پھر انہیں پھاڑ کر الگ کر دیتی ہیں۔

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾
عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ﴿۶﴾

(۵-۶) پھر قسم ہے ان کی، اس لیے کہ وہ اپنی ان عجیب وغریب مختلف حالتوں سے انسان کے دل میں قدرتِ الٰہی کا خیال پیدا کر دیتی ہیں۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۭ﴿۷﴾

(۷) کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے، وہ ضرور واقع ہونے والی ہے۔

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ﴿۸﴾

(۸) سو جب ستارے ماند پڑ جائیں گے،

وَاِذَا السَّمَاۗءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾

(۹) اور جب آسمان پھاڑ دیا جائیگا،

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾

(۱۰) اور جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے،

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۭ﴿۱۱﴾

(۱۱) اور جب رسولوں کے پیش ہونے کا وقت مقرر کر دیا جائے گا (اس روز جو کچھ ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا)۔

لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۭ﴿۱۲﴾

(۱۲) آخر یہ کس دن کے لیے تاخیر کی گئی ہے؟

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۚ﴿۱۳﴾

(۱۳) (یہ معاملہ) فیصلہ کے دن کے لیے (ملتوی رکھا گیا ہے)۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۭ﴿۱۴﴾

(۱۴) اور آپ کو کیا معلوم کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾

(۱۵) اس روز تکذیب کرنے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے!

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۭ﴿۱۶﴾

(۱۶) کیا ہم نے (طغیان وعصیان کی پاداش میں) اگلی قوموں کو ہلاک نہیں کیا؟

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

(۱۷) پس اسی طرح ہم پچھلی قوموں کو بھی عذاب میں مبتلا کر دیں گے۔

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾

(۱۸) یہ ہمارا قانون ہے کہ اپنے مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾

(۱۹) پس اس دن اللہ کی سچائی کو جھٹلانے والوں پر افسوس!

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّاۗءٍ مَّهِيْنٍ ۙ﴿۲۰﴾

(۲۰) کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟

فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۙ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ﴿۲۲﴾

(۲۱-۲۲) اور اسے ایک مقررہ اندازے تک محفوظ مقام میں نہیں رکھا؟

فَقَدَرْنَا ڰ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾

(۲۳) پھر ہم نے اس کا اندازہ کیا، سو ہم کیا ہی اچھا اندازہ کرنے والے ہیں!

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾

(۲۴) اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے!

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۙ﴿۲۵﴾

(۲۵) کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟

أَحْيَآءً وَّأَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾
(۲۶) زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی!

وَّجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّأَسْقَيْنٰكُم مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾
(۲۷) اور اس میں اونچے اونچے مضبوط پہاڑ جما دیے اور ہم نے تمہیں میٹھا پیاس بُجھانے والا پانی پلایا۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٨﴾
(۲۸) تباہی ہے اس روز، جھٹلانے والوں کے لیے!

اِنْطَلِقُوٓا إِلٰى مَا كُنتُم بِهٖ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٩﴾
(۲۹) (اس دن منکروں سے کہا جائے گا "اب) چلو اس عذاب کی طرف جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے۔

اِنْطَلِقُوٓا إِلٰى ظِلٍّ ذِي ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾
(۳۰) چلو اس (دھوئیں کے) سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے"

لَّا ظَلِيلٍ وَّلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾
(۳۱) جو (درحقیقت) نہ تو سایہ ہے اور نہ ہی آگ کی لپٹ سے بچاتا ہے۔

إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾
(۳۲) وہ (آگ) محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکتی ہے۔

كَأَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾
(۳۳) گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٤﴾
(۳۴) اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بڑی خرابی ہے!

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ﴿٣٥﴾
(۳۵) یہ وہ دن ہوگا جس میں وہ کچھ نہ بول سکیں گے۔

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ﴿٣٦﴾
(۳۶) اور انہیں اس بات کی اجازت بھی نہ دی جائے گی کہ کوئی عذر پیش کریں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾
(۳۷) اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے بڑی خرابی ہے!

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾
(۳۸) یہ وہ فیصلے کا دن ہے (جس میں) ہم نے تمہیں اور اگلے لوگوں کو جمع کر دیا ہے۔

فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ﴿٣٩﴾
(۳۹) پھر اگر کوئی چال چل سکتے ہو تو میرے مقابلہ میں چل دکھاؤ۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٠﴾ ع ١ ٢١
(۴۰) تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے!

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلٰلٍ وَّعُيُونٍ ﴿٤١﴾
(۴۱) البتہ متقی لوگ (اس روز) سایوں اور چشموں،

وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٤٢﴾
(۴۲) اور دل پسند میووں میں ہوں گے۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾
(۴۳) کھاؤ اور پیو خوب مزے سے، ان اعمال کے بدلے میں، جو تم کیا

کرتے تھے۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝۴۴	(۴۴) ہم نیک سیرت لوگوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۵	(۴۵) اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے!
كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝۴۶	(۴۶) (اے منکرینِ حق!) تم تھوڑے دنوں کے لیئے کھا (پی) لو اور مزے اڑا لو، یقیناً تم مجرم ہو۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۷	(۴۷) اس روز جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے!
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۝۴۸	(۴۸) جب ان (منکروں) سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ تعالیٰ کے آگے) جھکو! تو وہ نہیں جھکتے۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۹	(۴۹) اس روز جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے!
فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۰ ع ۲	(۵۰) اب آخر اس (قرآن) کے بعد اور کون سی بات ہے جس پر ایمان لائیں گے؟

آیاتہا ۴۰ (۷۸) سُوْرَۃُ النَّبَا مَکِّیَّۃٌ (۸۰) رکوعاتہا ۲

سورۃ النبا مکی ہے اور اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱
(۱) یہ لوگ ایک دوسرے سے کس بات کا حال دریافت کرر ہے ہیں؟

عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲
(۲) اس بہت بڑے حادثے کا!

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳
(۳) جس کی نسبت یہ مختلف طرح کی رائیں رکھتے ہیں۔

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۴
(۴) تو خیر، بہت جلد انہیں معلوم ہو جائے گا۔

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۵
(۵) (ہم) پھر کہتے ہیں کہ بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝۶
(۶) کیا ہم نے زمین کو آرام گاہ،

وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝۷
(۷) اور پہاڑوں کو اس کا ستون نہیں بنایا؟

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸
(۸) کیا ہم نے تم کو جوڑا جوڑا نہیں پیدا کیا؟

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹
(۹) اور تمہاری نیند کو ایک غافل کر دینے والی چیز نہیں بنایا؟

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝۱۰
(۱۰) اور رات کو پردہ بنادیا۔

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱
(۱۱) اور دن کو معاش کا وقت بنادیا۔

وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲
(۱۲) اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنادیے۔

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳
(۱۳) اور ایک روشن چراغ (یعنی آفتاب) بنایا۔

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴
(۱۴) اور ہم ہی نے برسنے والے بادلوں سے بکثرت پانی برسایا۔

لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝۱۵
(۱۵) تاکہ اس کے ذریعہ غلہ، نباتات،

وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝۱۶
(۱۶) اور لپٹے ہوئے گنجان باغ اگائیں۔

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝۱۷
(۱۷) بے شک فیصلے کا دن مقرر ہے۔

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝۱۸
(۱۸) وہ دن، جبکہ آخری نتائج کے ظہور کا صور پھونکا جائے گا اور تم فوج در فوج ہر

طرف سے آ جمع ہوں گے۔

وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝۱۹

(۱۹) اور آسمان کھول دیا جائے گا اور وہ دروازے ہی دروازے بن کر رہ جائے گا۔

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝۲۰

(۲۰) اور پہاڑ چلائے جائیں گے حتیٰ کہ وہ ۔۔۔ سراب چمکتی ہوئی ریت بن جائیں گے۔

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝۲۱

(۲۱) بے شک جہنم ایک گھات ہے۔

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝۲۲

(۲۲) سرکشوں کے لیے ایسا ٹھکانا،

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝۲۳

(۲۳) کہ وہ اس میں قرنہا قرن (بے انتہا صدیوں) تک پڑے رہیں گے۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝۲۴

(۲۴) اس میں کسی ٹھنڈک اور پینے کی چیز کا مزہ نہیں چکھیں گے۔

اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝۲۵

(۲۵) ماسوا گرم پانی اور بہتی ہوئی پیپ کے!

جَزَآءً وِّفَاقًا ۝۲۶

(۲۶) (وہ اپنے کرتوتوں کا) بھرپور بدلہ دیے جائیں گے۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝۲۷

(۲۷) کیونکہ وہ کسی حساب کتاب کی توقع نہیں رکھتے تھے۔

وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝۲۸

(۲۸) اور ہماری آیتوں کو انہوں نے بار بار جھٹلایا تھا۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝۲۹

(۲۹) حالانکہ ہم نے ہر چیز کو قلم بند کر کے گن کر رکھا ہے۔

ع ۱ 	فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝۳۰

(۳۰) سو (ان سے کہا جائے گا کہ) اب مزہ چکھو، ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے!''

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝۳۱

(۳۱) یقیناً ڈرنے والوں کو انکی مراد ملے گی۔

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝۳۲

(۳۲) باغ اور انگور ہیں۔

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝۳۳

(۳۳) اور نوجوان ہم عمر عورتیں ہیں۔

وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝۳۴

(۳۴) اور چھلکتے ہوئے جام ہیں۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝۳۵

(۳۵) وہاں یہ لوگ کوئی لغو اور جھوٹی بات نہ سنیں گے۔

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝۳۶

(۳۶) ان کو یہ صلہ دیا جائے گا جو آپ کے رب کی جانب سے کامل انعام ہوگا۔

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۳۷

(۳۷) اس نہایت مہربان کی طرف سے، جو آسمان، زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، سب کا مالک ہے! کسی کی مجال نہ ہوگی کہ اس سے خطاب کر سکے۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙۤ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۳۸

(۳۸) جس روز کہ روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے، کوئی کلام نہیں کر سکے گا، مگر ہاں جسے خدائے رحمان اجازت دے اور وہ بات بھی ٹھیک کہے۔

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۳۹

(۳۹) اس دن کا واقع ہونا یقینی ہے، سو جو شخص چاہے، اپنے رب کی طرف پلٹنے کا راستہ اختیار کر لے!

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۖۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۴۰ ع ۲

(۴۰) ہم نے تم کو قریب آنے والے عذاب سے ڈرا دیا ہے، جس روز کہ آدمی وہ سب کچھ دیکھ لے گا، جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے۔ اور کافر پکار اٹھے گا، ''اے کاش میں مٹی ہو جاتا!''

(۷۹) سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ (۸۱) آیاتها ۴۶ — رکوعاتها ۲

سورۃ النازعات مکی ہے اور اس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ ۱

(۱) قسم ہے ان فرشتوں کی جو سختی سے کھینچتے ہیں،

وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ ۲

(۲) اور ان کی جو نرمی سے نکال لے جاتے ہیں،

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ ۳

(۳) اور ان کی جو (کائنات میں) تیزی سے تیرتے پھرتے ہیں،

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ ۴

(۴) پھر ان کی جو (حکم کو بجالانے میں) دوڑ کر آگے۔۔ بڑھتے ہیں،

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ ۵ وقف لازم

(۵) پھر (احکامِ الٰہی کے مطابق) ہر کام کی تدبیر کرتے ہیں،

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ ۶

(۶) وہ ہولناک دن، جبکہ زمین کانپ اٹھے گی،

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۗ ۷

(۷) جب ایک بھونچال کے بعد دوسرا بھونچال آئے گا۔

قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ ۸

(۸) جب انسان کے دل دھڑک اٹھیں گے۔

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ ۹ وقف لازم

(۹) اور جب اٹھتی ہوئی نظریں جھک جائیں گی۔

يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ۝١٠

(۱۰) اور کہیں گے، ''کیا ہم (دنیا میں اس قدر ترقی کرکے اور آگے بڑھ کے) پھر (وحشت وخرابی کی طرف) لوٹائے جائیں گے؟

أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝١١

(۱۱) اور وہ بھی ایسی حالت میں جب گل سڑ کر کھوکھلی ہڈیاں ہو جائینگے!'' (یقین کرو! ایسا ہی ہونے والا ہے!)

قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝١٢

(۱۲) کہنے لگے، ''یہ واپسی بڑے خسارے کی ہوگی!''

وقف لازم

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ۝١٣

(۱۳) پس وہ واقعہ تو ایک سخت آواز ہوگی۔

فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ ۝١٤

(۱۴) جس کے ساتھ ہی یہ لوگ کھلے میدان میں آموجود ہوں گے۔

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ۝١٥

(۱۵) (اے پیغمبرؐ!) کیا تمہیں موسیٰ کے قصے کی خبر بھی پہنچی ہے؟

وقف لازم

إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٦

(۱۶) جبکہ اسے اس کے رب نے طویٰ کی مقدس وادی میں پکارا تھا۔

اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝١٧

(۱۷) اے موسیٰ! فرعون کی طرف جاؤ، کیونکہ وہ نہایت ظالم اور سرکش ہو گیا ہے (یعنی خدا کے بندوں پر نہایت ظلم کرتا ہے)۔

فَقُلْ هَل لَّكَ إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ ۝١٨

(۱۸) اور اس سے کہو، کیا تو اس کے لیے تیار ہے کہ۔۔۔ پاکیزگی اختیار کرے!

وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ۝١٩

(۱۹) اور میں تیرے رب کی طرف تیری رہنمائی کروں، تو تیرے دل میں اس کی خشیت پیدا ہو جائے!

فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ۝٢٠

(۲۰) پھر موسیٰ نے (فرعون کے پاس پہنچ کر) اسے بڑی نشانی دکھائی۔

فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ۝٢١

(۲۱) مگر اس نے جھٹلا دیا اور نافرمانی کی۔

ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ۝٢٢

(۲۲) پھر وہ چالبازیاں کرنے کے لیے پلٹا۔

فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ۝٢٣

فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ۝٢٤

(۲۳-۲۴) چنانچہ لوگوں کو جمع کیا اور پکار کر یوں گویا ہوا، ''میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں!''

فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ۝٢٥

(۲۵) آخرکار اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا اور آخرت کے عذاب میں پکڑ کر نمونۂ عبرت بنا دیا۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ۝٢٦

(۲۶) بے شک اس واقعہ میں ہر اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جو ڈرتا ہے۔

ع ۲۶

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰهَا ﴿٢٧﴾	(۲۷) کیا تمہیں (دوبارہ) پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کو (بنانا؟) اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بنایا!
رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾	(۲۸) اس کی چادر (چھت) کو بلند کیا، پھر اس کو درست فرمایا۔
وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾	(۲۹) اور اس کی رات کو تاریک کیا اور اس کے دن کو ظاہر کر دیا۔
وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾	(۳۰) اس کے بعد زمین کو بچھایا۔
اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾	(۳۱) زمین (کے اندر) سے اس کا پانی اور چارہ نکالا۔
وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾	(۳۲) اور پہاڑوں کو جما دیا۔
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾	(۳۳) یہ (سب کچھ) تمہارے لیے اور اور تمہارے مویشیوں کے لیے فائدہ ہے۔
فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾	(۳۴) پھر جب وہ ہنگامہ بپا ہوگا،
يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾	(۳۵) جس روز انسان اپنی دوڑ دھوپ کو یاد کرے گا،
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾	(۳۶) اور دیکھنے والوں کے سامنے جہنم کو ظاہر کر دیا جائے گا،
فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾	(۳۷) پس جو شخص سرکش ہوا،
وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾	(۳۸) اور دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی،
فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾	(۳۹) تو اس کا ٹھکانا صرف جہنم ہے،
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾	(۴۰) لیکن جو شخص خدا سے ڈرا اور اپنے دل کو ان نفسانی خواہشوں سے روکا (جو ظلم وتمرد اور طغیان وفساد کی طرف لے جاتی ہیں)۔
فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾	(۴۱) تو اس کا ٹھکانا جنت ہے۔
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾	(۴۲) یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟
فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾	(۴۳) اس کا (وقت) بیان کرنے سے آپ کا کیا واسطہ؟
اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾	(۴۴) اس کے علم کا منتہیٰ تو تیرے رب کی جانب ہے۔
اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾	(۴۵) بس آپ تو صرف اس کو خبردار کرنے والے ہیں جو اس (قیامت) سے

ڈرتا ہے۔

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾ ع ٢

(۴۶) یہ لوگ جس دن اسے دیکھیں گے تو ان کو ایسا معلوم ہوگا گویا وہ دنیا میں دن کا آخری حصہ یا ابتدائی حصّہ ٹھہرے ہیں!

آیاتها ٤٢ | (٨٠) سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ (٢٤) | ركوعها ١

سورة العبس مکی ہے اور اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿١﴾

(۱) ترش رو ہوئے اور منہ پھیر لیا۔

أَنْ جَآءَهُ الْأَعْمٰى ﴿٢﴾

(۲) اس لیے کہ ان کے پاس ایک نابینا آگیا۔

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿٣﴾

(۳) تجھے کیا خبر؟ شاید کہ وہ سنور جائے۔

أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿٤﴾

(۴) یا وہ کوئی نصیحت کی بات قبول کرلے اور نصیحت کرنا اس کے لیے نافع ہو۔

أَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾

(۵) جو شخص بے پروائی کرتا ہے،

فَأَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿٦﴾

(۶) اس کی طرف تو تم توجہ دیتے ہو،

وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾

(۷) حالانکہ اگر وہ نہ سدھرے تو آپ پر اس کی ذمہ داری نہیں ہے۔

وَأَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾

(۸) لیکن جو شخص خود آپ کے پاس دوڑا آتا ہے۔

وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾

(۹) اور وہ ڈرتا (بھی) ہے

فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾

(۱۰) تو آپ اس سے تغافل کا برتاؤ کرتے ہیں!

كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾

(۱۱) ہرگز نہیں! یہ (قرآنِ مجید) تو ایک نصیحت ہے۔

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ م وقف لازم

(۱۲) سو جس کا جی چاہے، اسے قبول کرے!

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾

(۱۳-۱۴) یہ مکرم، معظم، بلند مقام اور پاکیزہ صحیفوں میں درج ہے۔

بِأَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾

(۱۵-۱۶) جو بزرگ اور نیک کاتبوں کے ہاتھ میں رہتے ہیں۔

قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَآ أَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾

(۱۷) غارت ہو جائے انسان! وہ کیسا سخت منکرِ حق ہے!

مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾

(۱۸) اس (اللہ) نے انسان کو کس چیز سے پیدا کیا؟

مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ (۱۹) نطفہ سے پیدا کیا، پھر اس کی تمام باطنی وظاہری قوتوں کے لیے ایک اندازہ ٹھہرادیا!

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ (۲۰) پھر اس پر (زندگی وعمل کی) راہ آسان کردی۔

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ (۲۱) پھر اسے موت دی اور قبر میں پہنچایا۔

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ (۲۲) پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا، اسے دوبارہ زندہ کردیگا۔

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ (۲۳) ہرگز نہیں! اس نے وہ فرض ادا نہیں کیا جس کا اسے حکم دیا تھا۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾ (۲۴) انسان اپنی غذا پر نظر ڈالے (جو شب وروز اس کے استعمال میں آتی رہتی ہے)

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ (۲۵) ہم پہلے زمین پر پانی برساتے ہیں۔

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ (۲۶) پھر اس کی روئیدگی سے طرح طرح کی چیزیں پیدا کرتے ہیں۔

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ (۲۷) اناج کے دانے،

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ (۲۸) اور انگور کی بیلیں اور سبزی ترکاری،

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ (۲۹) اور زیتون کا پھل اور کھجور کے خوشے،

وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ (۳۰) اور درختوں کے جھنڈ۔

وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ (۳۱) اور قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کا چارہ۔

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ (۳۲) (اور یہ سب کچھ کس لیے ہے؟) تمہارے فائدے کے لیے اور تمہارے جانوروں کے لیے۔

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ (۳۳) آخرکار جب کان بہرے کردینے والی آواز بلند ہوگی،

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ (۳۴) اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا،

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ (۳۵) اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے،

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ (۳۶) اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے!

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ (۳۷) اس دن ہر شخص ایسے حال میں گرفتار ہوگا کہ اسے اپنے سوا کسی کا

يُّغۡنِيۡهِؕ‏ ﴿۳۷﴾
ہوش نہ ہوگا۔

وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ مُّسۡفِرَةٌ ۙ‏ ﴿۳۸﴾
(۳۸) کچھ چہرے اس روز دمک رہے ہوں گے۔

ضَاحِكَةٌ مُّسۡتَبۡشِرَةٌ ۚ‏ ﴿۳۹﴾
(۳۹) ہنستے اور خوش وخرم ہونگے۔

وَوُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ عَلَيۡهَا غَبَرَةٌ ۙ‏ ﴿۴۰﴾
(۴۰) اور بہت سے چہرے اس روز گرد آلود ہوں گے۔

تَرۡهَقُهَا قَتَرَةٌ ؕ‏ ﴿۴۱﴾
(۴۱) ان پر سیاہی چھا رہی ہوگی۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكَفَرَةُ الۡفَجَرَةُ ‏﴿۴۲﴾ ع ۱ ۴۲ ۵
(۴۲) یہی کافر اور بدکار لوگ ہوں گے!

آیاتها ۲۹ (۸۱) سُوۡرَةُ التَّكۡوِيۡرِ مَكِّيَّةٌ (۷) رکوعها ۱

سورۃ التکویر مکی ہے اور اس میں انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ۙ‏ ﴿۱﴾
(۱) جب سورج لپیٹ دیا جائے گا،

وَاِذَا النُّجُوۡمُ انْكَدَرَتۡ ۙ‏ ﴿۲﴾
(۲) اور تارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے،

وَاِذَا الۡجِبَالُ سُيِّرَتۡ ۙ‏ ﴿۳﴾
(۳) اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے،

وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۙ‏ ﴿۴﴾
(۴) اور جب دس مہینے کی حاملہ اونٹنیاں قابلِ توجہ نہ رہیں گی،

وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۙ‏ ﴿۵﴾
(۵) اور وحشی جانور اکٹھے کردیئے جائیں گے،

وَاِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۙ‏ ﴿۶﴾
(۶) اور سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے،

وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۙ‏ ﴿۷﴾
(۷) اور جب لوگوں کو جوڑ دیا جائے گا،

وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ ۙ‏ ﴿۸﴾
(۸) اور جب زندہ در گور کی ہوئی لڑکی سے، پوچھا جائے گا،

بِاَىِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ‌ ۚ‏ ﴿۹﴾
(۹) کہ وہ کس جرم میں ماری گئی تھی؟

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۙ‏ ﴿۱۰﴾
(۱۰) اور جب نامہ ہائے اعمال کھول دیئے جائیں گے،

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتۡ ۙ‏ ﴿۱۱﴾
(۱۱) اور جب آسمان کی کھال (اوپری تہہ) اتار دی جائے گی،

وَاِذَا الۡجَحِيۡمُ سُعِّرَتۡ ۙ‏ ﴿۱۲﴾
(۱۲) اور جب جہنم خوب دہکائی جائے گی،

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾	(۱۳) اور جب جنت قریب کر دی جائے گی،
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾	(۱۴) اس وقت ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے؟
فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾	(۱۵) پس میں قسم کھاتا ہوں تاروں کی! جو (چلتے چلتے) پیچھے ہٹنے لگتے ہیں۔
الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾	(۱۶) اور چلتے ہوئے چھپ جاتے ہیں۔
وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾	(۱۷) اور قسم ہے رات کی جب وہ پھیل جائے،
وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾	(۱۸) اور صبح کی جب وہ طلوع ہو،
اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾	(۱۹) بیشک یہ قرآن معزز فرشتہ کا لایا ہوا کلام ہے۔
ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾	(۲۰) جو بڑی قوت والا، صاحبِ عرش کے نزدیک ذی مرتبہ ہے۔
مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾	(۲۱) وہاں اس کی بات مانی جاتی ہے اور وہ امانت دار ہے۔
وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾	(۲۲) اور تمہارے یہ رفیق کوئی دیوانے نہیں۔
وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾	(۲۳) بے شک انہوں نے اس (فرشتے یعنی جبریل) کو روشن افق پر دیکھا ہے۔
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾	(۲۴) اور یہ (محمد ﷺ) الغیب (یعنی وحی) کی باتیں بتانے پر بخیل بھی نہیں ہے۔
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾	(۲۵) اور یہ (قرآنِ مجید) کسی شیطانِ مردود کا قول نہیں ہے۔
فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾	(۲۶) پھر تم کدھر جا رہے ہو؟
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾	(۲۷) یہ قرآنِ مجید تو اقوامِ عالم کے لیے سراسر نصیحت ہے۔
لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾	(۲۸) (خصوصاً) تم میں سے اس شخص کے لیے جو سیدھا چلنا چاہے۔
وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع	(۲۹) اور جب تک اللہ رب العالمین نہ چاہے، تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا!

اٰیاتها ۱۹ (۸۲) سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ (۸۲) رکوعها ۱

سورة الانفطار مکی ھے اور اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝۱

(۱) جب آسمان پھٹ جائے گا،

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝۲

(۲) اور جب تارے جھڑ پڑیں گے،

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝۳

(۳) اور جب سمندر اُبل پڑیں گے،

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴

(۴) اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی،

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝۵

(۵) اس وقت ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑ آیا؟

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶

(۶) اے غافل انسان! کیا ہے جس کے گھمنڈ نے تجھے اپنے مہربان اور پیار کرنیوالے آقا سے سرکش بنا دیا ہے؟

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷

(۷) وہ پروردگار جس نے تجھے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھیک درست کر دیا۔ پھر (تمہارے ظاہری و باطنی قویٰ میں) اعتدال و تناسب ملحوظ رکھا۔

فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸

(۸) پھر جیسی صورت بنانی چاہی، اسی کے مطابق ترکیب دے دی۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝۹

(۹) نہیں، اصل یہ ہے کہ تمہیں اس کی حکومت کا یقین ہی نہیں۔

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۰ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝۱۱

(۱۰-۱۱) حالانکہ اس کی طرف سے تم پر ایسے زبردست نگرانِ کار متعین ہیں جو تمہارے اعمال کا ہر آن احتساب کرتے رہتے ہیں۔

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲

(۱۲) اور تمہارا کوئی بھی فعل ان کی نظروں سے مخفی نہیں۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۳

(۱۳) (یاد رکھو! ہم نے کامیابی اور ناکامی کی ایک تقسیم کر دی ہے) خدا کے اطاعت گزار بندے عزت و مراد اور فتح و کامرانی کے عیش و نشاط میں رہیں گے۔

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝۱۴ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۱۵

(۱۴-۱۵) اور بدکار و نافرمان خدا کی بادشاہی کے دن نامرادی اور ہلاکت کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾
(۱۶) جس سے کبھی نہ نکل سکیں گے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾
(۱۷) (یہ خدا کی بادشاہی کا دن ہے) اور تم کیا جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہی کا دن کیا ہے؟

ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾
(۱۸) اور (پھر سنو!) تم کیا جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہی کا دن کیا ہے؟

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾ ع ۱۹ ۱ ۷
(۱۹) وہ دن، جس میں کوئی کسی کے لیے کچھ نہ کر سکے گا، اور اس دن صرف خدا ہی کی حکومت ہوگی!

آیاتها ۳۶ — (۸۳) سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ (۸۶) — رکوعها ۱

سورۃ المطففین مکی ہے اور اس میں چھتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾
(۱) لین دین میں کمی کرنے والوں کے لیے کیا ہی تباہی وہلاکت ہے!

الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾
(۲) جب وہ دوسروں سے لیتے ہیں تو وزن میں ٹھیک لیتے ہیں۔

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾
(۳) پر دوسروں کا وقت آتا ہے، تو گھٹا گھٹا کر اور بچا بچا کر دیتے ہیں۔

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵﴾
(۴-۵) کیا ان لوگوں کو یقین نہیں ہے کہ ایک بڑے دن یہ دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾
(۶) جس روز کہ تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے!

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿۷﴾
(۷) ہرگز نہیں، بدکاروں کا نامۂ اعمال سجین میں ہوگا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ﴿۸﴾
(۸) اور تمہیں کیا معلوم کہ سجین کیا ہے؟

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۹﴾
(۹) ایک کتاب ہے لکھی ہوئی،

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۰﴾
(۱۰) اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے!

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۱﴾
(۱۱) جو لوگ روزِ جزا کو جھٹلاتے ہیں۔

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾
(۱۲) قرآن کی تکذیب وہی کرتے ہیں جو ظالم اور گناہ گار ہیں۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ
(۱۳) انہیں جب ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ اگلوں کی

الْاَوَّلِيْنَ ؕ﴿۱۳﴾	کہانیاں ہیں۔
كَلَّا بَلْٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾	(۱۴) ہرگز نہیں، بلکہ وہ جو کچھ کماتے رہے وہ ان کے دلوں پر زنگ بن کر بیٹھ گیا ہے۔
كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ؕ﴿۱۵﴾	(۱۵) ہرگز نہیں، یہ لوگ اس دن اپنے رب (کے دیدار) سے روک دیئے جائیں گے۔
ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ؕ﴿۱۶﴾	(۱۶) پھر یقیناً یہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے۔
ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؕ﴿۱۷﴾	(۱۷) پھر (ان سے) کہا جائے گا کہ ''یہی وہ چیز ہے، جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے!''
كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ؕ﴿۱۸﴾	(۱۸) بے شک نیک لوگوں کے اعمال اعلیٰ درجے کے لوگوں کی فہرست میں لکھے جاتے ہیں۔
وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ؕ﴿۱۹﴾	(۱۹) اور تم جانتے ہو کہ وہ فہرست کیا چیز ہے؟
كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ﴿۲۰﴾	(۲۰) وہ ایک کتابِ اعمال ہے جو ہمیشہ لکھی جاتی ہے۔
يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾	(۲۱) اور مقربانِ بارگاہِ الٰہی اس کے شاہد و گواہ ہیں۔
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ﴿۲۲﴾	(۲۲) یقیناً ان نیک عمل لوگوں کی زندگی نہایت آرام و راحت میں ہوگی۔
عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۙ﴿۲۳﴾	(۲۳) وہ سکون و اطمینان کے تخت پر بیٹھے ہوئے بہشت کی سیر کر رہے ہوں گے۔
تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۚ﴿۲۴﴾	(۲۴) اگر تم انہیں دیکھو تو خوشحالی کی تازگی ان کے چہروں سے نمایاں ہوگی
يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۙ﴿۲۵﴾	(۲۵) انہیں حیاتِ سرمدی کی وہ شراب پلائی جائے گی، جس کی بوتلیں سربہ مہر ہوں گی۔
خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ؕ﴿۲۶﴾	(۲۶) اور ان پر مشک کی مہریں لگی ہوں گی۔ بس یہ زندگی ہے کہ تقلید کرنے والوں کو اس کی تقلید کرنی چاہیے!
وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۙ﴿۲۷﴾	(۲۷) اس شراب میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی۔

عَيۡنًا يَّشۡرَبُ بِهَا الۡمُقَرَّبُوۡنَ ؕ﴿۲۸﴾
(۲۸) یہ ایک چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اَجۡرَمُوۡا كَانُوۡا مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يَضۡحَكُوۡنَ ۖ﴿۲۹﴾
(۲۹) بیشک مجرم لوگ اہل ایمان پر ہنسا کرتے تھے۔

وَاِذَا مَرُّوۡا بِهِمۡ يَتَغَامَزُوۡنَ ۖ﴿۳۰﴾
(۳۰) جب وہ ان کے پاس سے گذرتے تو یہ (مجرم) لوگ ان پر آنکھوں سے باہم اشارے کیا کرتے تھے۔

وَاِذَا انْقَلَبُوۡۤا اِلٰٓى اَهۡلِهِمُ انْقَلَبُوۡا فَكِهِيۡنَ ۖ﴿۳۱﴾
(۳۱) اور جب یہ (مجرم) اپنے گھر کو لوٹتے تو (ان کا تذکرہ کر کے) مزے لیتے تھے!

وَاِذَا رَاَوۡهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ لَضَآلُّوۡنَ ۙ﴿۳۲﴾
(۳۲) اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے ''بلاشبہ یہ بھکے ہوئے لوگ ہیں۔''

وَمَاۤ اُرۡسِلُوۡا عَلَيۡهِمۡ حٰفِظِيۡنَ ؕ﴿۳۳﴾
(۳۳) حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔

فَالۡيَوۡمَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنَ الۡكُفَّارِ يَضۡحَكُوۡنَ ۙ﴿۳۴﴾
(۳۴) پس آج کا دن وہ ہے کہ مسلمان اربابِ کفر پر ہنستے ہیں۔

عَلَى الۡاَرَآئِكِ ۙ يَنۡظُرُوۡنَ ؕ﴿۳۵﴾
(۳۵) اور امن وراحت کے تختوں پر بیٹھے ہوئے تماشا دیکھ رہے ہیں۔

هَلۡ ثُوِّبَ الۡكُفَّارُ مَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ۖ﴿۳۶﴾ ع ۸
(۳۶) ہاں، اب تو وہ وقت آ گیا ہے کہ منکروں نے اپنے اعمال کا بدلہ پا لیا!

آیاتہا ۲۵ (۸۴) سُوۡرَةُ الۡاِنۡشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ (۸۳) رکوعہا ۱

سورة الانشقاق مکی ھے اور اس میں پچیس آیتیں اور ایک رکوع ھے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتۡ ۙ﴿۱﴾
(۱) جب آسمان پھٹ جائے گا،

وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ ۙ﴿۲﴾
(۲) اور اپنے رب (کا حکم) سننے کے لیے کان لگائیگا اور اس کو یہی لائق ہے،

وَاِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۙ﴿۳﴾
(۳) اور جب زمین پھیلا دی جائے گی،

وَاَلۡقَتۡ مَا فِيۡهَا وَتَخَلَّتۡ ۙ﴿۴﴾
(۴) اور جو کچھ اس کے اندر ہے اسے باہر پھینک دے گی اور خالی ہو جائے گی،

وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ ؕ﴿۵﴾
(۵) اور اپنے رب (کا حکم سننے) کے لیے کان لگائے گی اور وہ اسی لائق ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدۡحًا فَمُلٰقِيۡهِ ۚ﴿۶﴾
(۶) اے انسان! تحقیق تو محنت کرنے والا ہے اپنے رب کی طرف، (لہٰذا) تو خوب محنت کر کہ تو اس سے ملنے والا ہے!

فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ ۙ﴿۷﴾
(۷) سو جس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا گیا

فَسَوۡفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيۡرًا ۙ﴿۸﴾
(۸) تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔

وَّيَنْقَلِبُ إِلٰٓى أَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝٩

(٩) اور وہ اپنے لوگوں کے پاس خوش خوش واپس آئے گا۔

وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝١٠

(١٠) رہا وہ شخص کہ جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ پیچھے سے دیا جائے گا،

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝١١

(١١) تو وہ موت کو پکارے گا!

وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝١٢

(١٢) اور جہنم میں داخل ہوگا۔

إِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ أَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝١٣

(١٣) وہ اپنے اہل وعیال میں مگن رہا کرتا تھا۔

إِنَّهٗ ظَنَّ أَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝١٤

(١٤) اس نے سمجھ رکھا تھا کہ وہ پلٹ کر نہیں جائے گا۔

بَلٰىٓ ۚ إِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝١٥

(١٥) ہاں، ضرور جانا ہے۔ بیشک اس کا رب اس کو خوب دیکھ رہا تھا۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝١٦

(١٦) پس شفق کی قسم! (جبکہ اس کی سرخی نے زمین کے عہدِ خونیں کی خبر دی)

وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝١٧

(١٧) اور رات کی قسم! (جبکہ وہ تاریک ہوئی) اور ان سب کی، جن کو اس کی تاریکی نے چھپا لیا۔

وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ۝١٨

(١٨) پھر چاند کی قسم! جبکہ اس کی روشنی پوری ہوئی کہ،

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝١٩

(١٩) (تم سب ایک امرِ مقدر کے ماتحت ہو) ضرور ہے کہ (انقلاب لیل و نہار کے ان مراحبِ ثلاثہ کی طرح) تم بھی یکے بعد دیگرے منازلِ تغیر و تبدل سے گزرو!

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٢٠

(٢٠) پھر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ ایمان نہیں لاتے؟

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝٢١

(٢١) اور جب قرآنِ مجید ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝٢٢

(٢٢) بلکہ یہ کافر تو تکذیب میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝٢٣

(٢٣) حالانکہ جو کچھ یہ (اپنے دلوں میں) جمع کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ۝٢٤

(٢٤) لہٰذا انہیں دردناک عذاب کی بشارت سنا دیجئے۔

إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٢٥

(٢٥) البتہ جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے!

موافقة ١٤ [illegible]

السجدة ١٣

ع ٩

اٰیاتھا ۲۲ (۸۵) سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ (۲۷) رکوعھا ۱

سورة البروج مکی ھے اور اس میں بائیس آیتیں اور ایک رکوع ھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝١

(۱) قسم ہے! برجوں والے آسمان کی،

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝٢

(۲) اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے،

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝٣

(۳) اور قسم ہے! حاضر ہونے والے دن کی اور اس دن کی جس میں لوگ حاضر ہوتے ہیں۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝٤

(۴) کہ خندق والے ہلاک ہو گئے!

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝٥

(۵) کہ جس میں ایندھن والی آگ تھی۔

اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝٦

(۶) جبکہ وہ اس آگ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے!

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝٧

(۷) اور جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے، اسے دیکھ رہے تھے۔

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٨

(۸) اور وہ ان (مسلمانوں) سے صرف اس بات کا انتقام لے رہے تھے کہ، وہ اس خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست اور تعریفوں والا ہے۔

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝٩

(۹) جو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک ہے اور ہر چیز پر مطلع ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝١٠

(۱۰) جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں پر ظلم ڈھائے اور پھر اس سے تائب نہ ہوئے، یقیناً ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلائے جانے کا عذاب ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۗ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝١١

(۱۱) (اور) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، تو ان کے لیے باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، یہ بہت بڑی کامیابی ہے!

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝١٢

(۱۲) بے شک تیرے رب کی گرفت بہت ہی سخت ہے!

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝١٣

(۱۳) وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝١٤

(۱۴) اور وہ بخشنے والا ہے اور محبت کرنے والا ہے۔

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿١٥﴾
(۱۵) عرش کا مالک ہے اور بزرگ و برتر ہے۔

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٦﴾
(۱۶) جو کچھ چاہتا ہے کر ڈالنے والا ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿١٧﴾
(۱۷) کیا آپ کو لشکروں کا واقعہ پہنچا ہے؟ (یعنی)

فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿١٨﴾
(۱۸) فرعون و ثمود کا؟

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿١٩﴾
(۱۹) بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا وہ جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔

وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿٢٠﴾
(۲۰) اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر طرف سے گھیر رکھا ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿٢١﴾
(۲۱) حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک باعظمت قرآن ہے،

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾ ع ١ ٢٢ ١٠
(۲۲) جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے!

آياتها ١٧ (٨٦) سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ (٣٦) ركوعها ١

سورة الطارق مکی ہے اور اس میں سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾
(۱) قسم ہے! آسمان اور رات کو ظاہر ہونے والے کی،

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾
(۲) اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ رات کو ظاہر ہونے والا کیا ہے؟

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾
(۳) وہ روشن تارا ہے۔

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾
(۴) کوئی جان ایسی نہیں کہ جس پر نگہبان مقرر نہ ہو۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾
(۵) پھر انسان کو غور کرنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے بنایا گیا ہے؟

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾
(۶) وہ ایک اچھلتے ہوئے پانی سے بنایا گیا ہے

يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآىِٕبِ ﴿٧﴾
(۷) جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں (پسلیوں) کے درمیان سے نکلتا ہے۔

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾
(۸) یقیناً وہ اس کے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآىِٕرُ ﴿٩﴾
(۹) جس روز کہ تمام بھید آشکارا ہوں گے اور ان کی جانچ پڑتال ہوگی

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾
(۱۰) اس دن انسان کے پاس نہ خود اپنا کوئی زور ہوگا اور نہ کوئی مدد کرنے والا ہوگا۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾
(۱۱) قسم ہے! بارش برسانے والے آسمان کی،

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾
(۱۲) اور (نباتات اگتے وقت) پھٹ جانے والی زمین کی،

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾
(۱۳) بے شک یہ قرآن ایک قولِ فیصل ہے (تمام اختلافات واعمال کے لیے)۔

وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾
(۱۴) وہ کوئی بے معنی اور فضول بات نہیں۔

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾
(۱۵) یہ لوگ اپنا داؤ کر رہے تھے۔

وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾
(۱۶) اور ہم اپنا داؤ کھیل رہے ہیں۔

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع ۱۷ / ۱۱
(۱۷) پس منکروں کو مہلت لینے دو، زیادہ نہیں تھوڑی سی!

آیاتها ۱۹ (۸۷) سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ (۸) رکوعها ۱

سورۃ الاعلیٰ مکی ہے اور اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾
(۱) پاکی بیان کر اپنے رب کی جو سب سے اوپر ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾
(۲) وہ پروردگارِ عالم، جس نے پیدا کیا، پھر اسے ٹھیک کر دیا۔

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾
(۳) اور جس نے ہر وجود کے لیے ایک اندازہ ٹھہرادیا پھر اس پر راہِ عمل کھول دی۔

وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾
(۴) وہ جس نے چارہ نکالا،

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾
(۵) پھر اس کو خشک وسیاہ کوڑا کر دیا۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿۶﴾
(۶) ہم تمہیں پڑھوادیں گے پھر اس کو بھولو گے نہیں۔

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿۷﴾
(۷) ہاں جو اللہ چاہے (بھلوانا)، بیشک وہ ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے۔

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾
(۸) اور ہم آپ کو آسانی کی طرف آسان طریقے سے لے چلیں گے۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾
(۹) سو نصیحت کرو، اگر نصیحت کرنا نافع معلوم ہوتا ہو۔

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾
(۱۰) وہی شخص نصیحت قبول کرتا ہے جو ڈرتا ہے۔

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾
(۱۱) اور اس (نصیحت کے قبول کرنے سے) وہی گریز کرے گا جو بڑا بد بخت ہے۔

الَّذِیۡ یَصۡلَی النَّارَ الۡکُبۡرٰی ﴿۱۲﴾
(۱۲) جو بڑی آگ میں جائے گا۔

ثُمَّ لَا یَمُوۡتُ فِیۡہَا وَ لَا یَحۡیٰی ﴿۱۳﴾
(۱۳) پھر وہ اس آگ میں نہ مرے گا اور نہ جئے گا۔

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ﴿۱۴﴾
(۱۴) کامیاب ہوا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی۔

وَ ذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ﴿۱۵﴾
(۱۵) اور اس نے اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی۔

بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ﴿۱۶﴾
(۱۶) مگر تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔

وَ الۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ﴿۱۷﴾
(۱۷) حالانکہ آخرت بدرجہا بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

اِنَّ ہٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی ﴿۱۸﴾
(۱۸) یہی بات پہلے صحیفوں میں مذکور ہے۔

صُحُفِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ مُوۡسٰی ﴿۱۹﴾ ع ۱۹ ۱۲
(۱۹) (جو) ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفے ہیں!

آیاتھا ۲۶ (۸۸) سُوۡرَۃُ الۡغَاشِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۶۸) رکوعھا ۱

سورۃ الغاشیہ مکی ہے اور اس میں چھبیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

ہَلۡ اَتٰىکَ حَدِیۡثُ الۡغَاشِیَۃِ ﴿۱﴾
(۱) کیا آپ کو اس چھا جانے والی (آفت) کی خبر پہنچی ہے؟

وُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَۃٌ ﴿۲﴾
(۲) بہت سے چہرے اس روز ذلیل وخوار ہوں گے۔

عَامِلَۃٌ نَّاصِبَۃٌ ﴿۳﴾
(۳) سخت مشقت میں مبتلا (اور) درماندہ ہوں گے۔

تَصۡلٰی نَارًا حَامِیَۃً ﴿۴﴾
(۴) انتہائی تیز آگ میں جھلس رہے ہوں گے۔

تُسۡقٰی مِنۡ عَیۡنٍ اٰنِیَۃٍ ﴿۵﴾
(۵) کھولتے ہوئے چشمے کا پانی انہیں پینے کے لیے دیا جائے گا!

لَیۡسَ لَہُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِیۡعٍ ﴿۶﴾
(۶) ان کو بجز کانٹوں والی جھاڑی کے اور کوئی کھانا نہیں ملے گا۔

لَّا یُسۡمِنُ وَ لَا یُغۡنِیۡ مِنۡ جُوۡعٍ ﴿۷﴾
(۷) جو نہ تو موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک رفع کرے گا۔

وُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَۃٌ ﴿۸﴾
(۸) بہت سے چہرے اس روز تر و تازہ ہونگے۔

لِّسَعۡیِہَا رَاضِیَۃٌ ﴿۹﴾
(۹) اپنی کمائی پر خوش ہوں گے۔

فِیۡ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ ﴿۱۰﴾
(۱۰) عالی مقام باغ میں ہوں گے۔

لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ (۱۱) وہ اس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے۔

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ (۱۲) اس میں ایک جاری چشمہ ہوگا۔

وقف لازم

فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾ (۱۳) اس میں بلند مسندیں ہوں گی۔

وَّأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾ (۱۴) اور جام رکھے ہوں گے۔

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ (۱۵) اور گاؤ تکیے قطار در قطار لگے ہونگے۔

وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾ (۱۶) اور مخملی فرش بچھے ہوں گے۔

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ (۱۷) کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے؟

وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ (۱۸) اور آسمان کی طرف کہ کیسے بلند کیا گیا؟

وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ (۱۹) اور پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح قائم کیے گئے؟

وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ (۲۰) اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے بچھائی گئی ہے؟

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ (۲۱) سو (اے نبیؐ) آپ نصیحت کیے جائیے، بس آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں۔

لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ (۲۲) آپ ان پر کچھ داروغہ مقرر نہیں ہیں۔

إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ (۲۳) البتہ جو شخص روگردانی اور کفر کرے گا،

فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ (۲۴) تو اللہ تعالیٰ اس کو بہت بڑی سزا دیگا۔

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ (۲۵) ان کی واپسی ہماری ہی طرف ہے۔

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿٢٦﴾ (۲۶) پھر ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہے!

ع ۱ ۲۶ ۱۲

آیاتها ۳۰ (۸۹) سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۰) رکوعها ۱

سورة الفجر مکی ہے اور اس میں تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ (۱) قسم ہے! فجر کی،

وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ (۲) اور دس راتوں کی،

وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾
(۳) اور جفت اور طاق کی،

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾
(۴) اور رات کی جب وہ رخصت ہو رہی ہو!

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۭ﴿۵﴾
(۵) ان چیزوں میں صاحبِ عقل کے لیے بڑی ہی شہادت ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۽﴿۶﴾
اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۽﴿۷﴾
(۶-۷) کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہارے پروردگار نے عادِ ارم کے ساتھ کیا سلوک
کیا؟ جو بڑے ستونوں والے تھے۔

الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۽﴿۸﴾
(۸) جو ایسے قوی اور متمدن تھے کہ دنیا میں ایسی قوم پیدا نہیں ہوئی تھی۔

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۽﴿۹﴾
(۹) اور قومِ ثمود (کے ساتھ) جنہوں نے اپنے رہنے کے لیے پہاڑوں کو تراش
کر گھر بنائے تھے۔

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۽﴿۱۰﴾
(۱۰) اور فرعون، جو اپنی شان و شوکتِ خسروی کے لیے خیمہ و خرگاہ رکھتا تھا۔

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۽﴿۱۱﴾
(۱۱) یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے انسانی آبادیوں میں فتنہ و ظلم کا بڑا اسر اٹھایا تھا۔

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۽﴿۱۲﴾
(۱۲) اور عدل و اصلاح کی جگہ ان میں فساد پھیلا رکھا تھا۔

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ښ﴿۱۳﴾
(۱۳) پس قانونِ الٰہی نے اپنے تازیانۂ عذاب کو حرکت دی (اور ان سب کو
نابود کر دیا۔)

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۭ﴿۱۴﴾
(۱۴) بے شک آپ کا رب گھات میں لگا ہوا ہے۔

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ڏ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۭ﴿۱۵﴾
(۱۵) انسان کا حال تو یہ ہے کہ جب اس کا پروردگار اس کے ایمان کو اس طرح
آزماتا ہے کہ اسے دنیا میں عزت اور نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ (فوراً خوش ہو جاتا
ہے اور) کہتا ہے کہ میرا پروردگار میرا اعزاز و اکرام کرتا ہے!

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ڏ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾
(۱۶) اور جب اس کے ایمان کو کسی آزمائش میں ڈال کر اس طرح آزماتا ہے کہ
رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے (یعنی مصیبت میں ڈال دیتا ہے) تو معاً مایوس ہو کر
کہنے لگتا ہے کہ میرا پروردگار تو مجھے ذلیل کر رہا ہے (اور میرا کچھ خیال نہیں کرتا!)

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾
(۱۷) ہرگز نہیں! بلکہ تم لوگ یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے۔

وَلَا تَحٰۗضُّوْنَ عَلٰي طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾
(۱۸) اور نہ ہی مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو اکساتے ہو۔

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾

(١٩) اور میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾

(٢٠) اور مال سے بہت ہی محبت رکھتے ہو۔

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾

(٢١) ہرگز نہیں، جب زمین کوٹ کوٹ کر ریگ زار بنا دی جائے گی

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

(٢٢) اور آپ کا پروردگار (میدان حشر میں فیصلہ کے لیے) جلوہ فرما ہوگا اور (انتظامات کے لیے) فرشتے قطار در قطار آئیں گے۔

وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ یَوْمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾

(٢٢) اور اس روز جہنم (سامنے) لائی جائے گی، تب اس روز انسان کو سمجھ آئے گی، لیکن (اس وقت) سمجھنے سے کیا فائدہ؟

یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿٢٤﴾

(٢٤) وہ کہے گا "کاش! میں نے (آخرت کی) زندگی کے لیے کچھ سامان آگے بھیجا ہوتا!

فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿٢٥﴾

(٢٥) پھر اس روز اللہ تعالیٰ ایسی سزا دے گا کہ اس جیسا کوئی سزا دینے والا نہ ہوگا۔

وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿٢٦﴾

(٢٦) اور نہ اس کے جکڑنے کی طرح کوئی جکڑنے والا ہوگا۔

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾

(٢٧) اے نفسِ مطمئنہ!

ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿٢٨﴾

(٢٨) تو اپنے رب کی طرف اس طرح چل کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی!

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿٣٠﴾ ع ١٤

(٢٩ - ٣٠) پھر شامل ہو جا میرے خاص بندوں میں اور داخل ہو جا میری جنت میں!

(٩٠) سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّیَّةٌ (٣٥)

سورة البلد مکی هے اور اس میں بیس آیتیں اور ایک رکوع هے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿١﴾

(١) (اے پیغمبرؐ)، ہم شہر مکہ کی قسم کھاتے ہیں،

وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾

(٢) اور اس لیے کہ تم اس شہر میں مقیم ہو،

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿٣﴾

(٣) اور قسم ہے جننے والے کی اور جو اس نے جنا،

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ﴿۴﴾

(۴) بلاشبہ ہم نے انسان کو اس طرح بنایا کہ اس کی زندگی مشقتوں سے گھری ہوئی ہے۔

أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴿۵﴾

وقف لازم

(۵) کیا اس نے سمجھ رکھا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا۔

يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾

(۶) کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال خرچ کر ڈالا!

أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ﴿۷﴾

(۷) کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا؟

أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ﴿۸﴾

(۸) کیا ہم نے اسے (ایک چھوڑ)، دو دو آنکھیں نہیں دیں؟ (جن سے وہ دیکھتا ہے؟)

وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ﴿۹﴾

(۹) اور زبان اور ہونٹ نہیں دیے ہیں؟ (جو گویائی کا ذریعہ ہیں)

وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ﴿۱۰﴾

(۱۰) اور کیا ہم نے اسے سعادت وشقاوت کی دونوں راہیں نہیں دکھادیں؟

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾

(۱۱) پس وہ نہ دھمک سکا گھاٹی (عقبہ) پر۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾

(۱۲) تم سمجھے کہ (ہم نے جو یہاں) عقبہ (کا لفظ کہا ہے، سو اس) سے کیا مقصود ہے؟

فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾

(۱۳) (عقبہ سے مراد یہ ہے کہ) انسان کی گردن کو غلامی کے پھندے سے چھڑا دینا

أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾

(۱۴) بھوکوں کو کھانا کھلانا

يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾

(۱۵) اور یتیم کو (علی الخصوص) جب کہ وہ اپنے قریبی لوگوں میں سے ہو۔

أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾

(۱۶) اور محتاج ومسکین کی مدد کرنا

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾

(۱۷) (پس جو انسان اپنی بڑائی کا مدعی تھا، اسے چاہیے تھا کہ اس آزمائشی گھاٹی کی منزل سے گزرتا اس کے علاوہ) اس جماعت کے لوگوں میں سے ہوتا جو اللہ (تعالیٰ) پر ایمان لائے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر وبرداشت کی اور مرحمت کی وصیت کرتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾

(۱۸) یہی لوگ ''اصحاب المیمنہ'' ہیں۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ

(۱۹) مگر جن لوگوں نے ہماری نشانیوں کو (ہماری تعلیمات کو، ہمارے احکام کو

الْمَشْئَمَةِ ﴿۱۹﴾
اور ہماری بھیجی ہوئی ہدایت کو قول سے اور عمل سے) جھٹلایا تو وہ لوگ ''اصحاب المشئمہ'' ہیں۔

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾ ع ۱ ۱۵
(۲۰) انہی کو آگ میں موند دیا ہے!

آیاتها ۱۵ | (۹۱) سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ (۲۶) | رکوعها ۱

سورة الشمس مکی ہے اور اس میں پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴿۱﴾
(۱) شاہد ہیں سورج اور اس کی حرارت ونورانیت،

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ﴿۲﴾
(۲) اور چاند جو اس کے بعد (ضیا گستر) ہوتا ہے،

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ﴿۳﴾
(۳) روزِ روشن، جو رات کی تاریکی کا پردہ چاک کر دیتا ہے،

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ﴿۴﴾
(۴) رات کی ظلمت جو (دن کی روشنی کو) چھپا لیتی ہے،

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ﴿۵﴾
(۵) آسمان اور اس کی عجیب وغریب بناوٹ،

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ﴿۶﴾
(۶) زمین اور اس کا حیرت انگیز پھیلاؤ،

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ﴿۷﴾
(۷) (پھر مادۂ عالم کے ان تمام مظاہر وشیون کے بعد) روحِ انسانی اور وہ قادرِ مطلق جس نے اس پر ایسی مناسب، موزوں، مستقیم اور عادلہ فطرتِ صالحہ رکھی،

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿۸﴾
(۸) بالآخر خیر وشر (حق وباطل، صحت وسقم، عدل واسراف، نور وظلمت) دونوں راہوں کو اس پر کھول دیا۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿۹﴾
(۹) پس اب کامیاب وجود وہ ہے جس نے (اپنی قوتِ محتسبہ کے عمل سے) اپنی فطرتِ صالحہ کو بالکل پاک اور بے آمیزش رکھا۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾
(۱۰) اور نامراد انسان وہ ہے جس نے اسے ضائع کر دیا۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾
(۱۱) قوم ثمود نے اپنی سرکشی کی بنا پر (حضرت صالحؑ کی) تکذیب کی۔

اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾
(۱۲) جبکہ ان میں بڑا بدبخت شخص اٹھ کھڑا ہوا

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ
(۱۳) تو اللہ تعالیٰ کے رسول نے ان سے کہا، ''خبردار! اللہ کی اونٹنی کو ہاتھ نہ لگانا،

وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ اور اس کو اپنی باری میں پانی پینے دو!"

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ۬ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ (۱۴) مگر انہوں نے (پیغمبرؑ کی) تکذیب کی اور اونٹنی کو ہلاک کر ڈالا۔ آخر کار ان کے گناہوں کی پاداش میں ان کے رب نے ان پر سخت ہلاکت نازل کی اور سب کا صفایا کر دیا

ع ۱ ۱۵ ۱٦ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾ (۱۵) اور اللہ تعالیٰ کو قومِ ثمود (کی ہلاکت) کے انجام سے ذرا اندیشہ نہیں ہے!

اٰيَاتُهَا ۲۱ (۹۲) سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ (۹) رُكُوْعُهَا ۱

سورۃ اللیل مکی ہے اور اس میں اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿۱﴾ (۱) رات کی قسم! جبکہ (اس کی تاریکی کائنات کی تمام اشیاء کو) چھپا دیتی ہے،

وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿۲﴾ (۲) اور روزِ روشن کی قسم! جبکہ (آفتاب کی تجلی) تمام کائنات کو روشن کر دیتی ہے۔

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ﴿۳﴾ (۳) اور (در اصل) اس خالق کی قسم! جس نے تخلیقِ عالم کے لیے نر اور مادہ کا وسیلہ پیدا کیا۔

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۴﴾ (۴) بلاشبہ تمہاری مساعی مختلف قسم کی ہیں۔

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿۵﴾ (۵) پھر جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور تقویٰ کی راہ اختیار کی،

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿۶﴾ (۶) اور بھلی بات کی تصدیق کی،

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴿۷﴾ (۷) تو اس کے لیے ہم آسانی کی راہ ہموار کر دیں گے۔

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿۸﴾ (۸) اور جس نے بخل کیا اور اللہ تعالیٰ سے بے نیازی برتی،

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾ (۹) اور بھلی بات کو جھٹلا دیا،

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾ (۱۰) تو اس کے لیے ہم سختی کی راہ ہموار کر دیں گے۔

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ (۱۱) اور جب گڑھے میں گر کر ہلاک ہوگا تو اس کا مال اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔

إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ (۱۲) بلاشبہ یہ ہمارا کام ہے کہ ہم راہنمائی کریں۔

وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولٰى ﴿۱۳﴾ (۱۳) اور یقیناً آخرت اور دنیا ہمارے ہی لیے ہیں۔

فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ (۱۴) پس میں نے تمہیں دہکتی آگ سے آگاہ کردیا ہے۔

لَا يَصْلٰهَآ إِلَّا الْأَشْقَى ﴿۱۵﴾ (۱۵) اس میں انتہائی بدبخت ہی جھلسے گا۔

الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ (۱۶) جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا ہوگا۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ﴿۱۷﴾ (۱۷) اور جو نہایت پرہیزگار ہے وہ اس سے بچالیا جائے گا،

الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ (۱۸) جو پاکیزہ ہونے کی خاطر اپنا مال دیتا ہے۔

وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰىٓ ﴿۱۹﴾ (۱۹) اور اس پر کسی کا احسان نہیں ہے جس کا اسے بدلہ دینا ہو۔

إِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلٰى ﴿۲۰﴾ (۲۰) اس کا مقصد تو اپنے ربِ اعلیٰ کی رضا جوئی ہے

وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾ (۲۱) اور وہ (اپنے مالک کے انعام سے) ضرور راضی ہوگا!

ع ۱ ۱۷

آیاتها ۱۱ (۹۳) سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ (۱۱) رکوعها ۱

سورۃ الضحیٰ مکی ہے اور اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ (۱) قسم ہے روشن دن کی،

وَالَّيْلِ إِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ (۲) اور رات کی جب وہ پرسکون ہو

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾ (۳) کہ آپ کے پروردگار نے نہ تو آپ کو چھوڑا ہے اور نہ وہ آپ سے ناخوش ہے۔

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى ﴿۴﴾ (۴) یقیناً آپ کے لیے بعد کی حالت پہلی حالت سے بہتر ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ (۵) اور آپ کا پروردگار آپ کو اتنا کچھ دے گا کہ آپ خوش ہوجائیں گے۔

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوٰى ﴿۶﴾ (۶) کیا۔۔۔اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا، پھر ٹھکانا دیا؟

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾ (۷) (اے پیغمبرؐ!) ہم نے دیکھا کہ ہماری تلاش میں ہو، ہم نے خود ہی تمہیں اپنی راہ دکھلادی۔

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنٰى ۝٨ — (۸) اور تمہیں نادار پایا پھر مالدار کر دیا۔

فَأَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩ — (۹) لہٰذا یتیم پر سختی نہ کیجئے!

وَأَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠ — (۱۰) اور سائل کو نہ جھڑکیے!

ع ۱۱ ۱۸ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١ — (۱۱) اور اپنے رب کی نعمت کو بیان کرتے رہیے!

آیاتها ٨ (٩٤) سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ (١٢) رُكُوْعُهَا ١

سورہ الم نشرح مکی ہے اور اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝١ — (۱) کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کھول نہیں دیا؟

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝٢ — (۲) اور آپ سے وہ بھاری بوجھ اتار دیا

الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝٣ — (۳) جس نے آپ کی پیٹھ کو گرانبار کر رکھا تھا۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝٤ — (۴) اور ہم نے تیرے ذکر کو رفعت (اور بقائے دوام) عطا فرمائی۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٥ — (۵) پس یہ واقعہ ہے کہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦ — (۶) یقیناً ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝٧ — (۷) لہٰذا جب آپ فارغ ہوں تو (عبادت میں) مشقت اٹھائیے۔

ع ۸ ۱۹ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝٨ — (۸) اور اپنے رب ہی کی طرف راغب رہیے!

آیاتها ٨ (٩٥) سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ (٢٨) رُكُوْعُهَا ١

سورۃ التین مکی ہے اور اس میں آٹھ آیتین اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝١ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝٢
وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝٣ — (۱-۳) انجیر اور زیتون، طور سینا اور مکہ معظمہ شاہد ہیں

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝٤ — (۴) کہ بلاشبہ ہم نے انسان کو بہترین حالتِ عدل پر پیدا کیا۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝٥ — (۵) پھر اس کو بد سے بدتر حالت میں پھینک دیا۔

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٦﴾

(٦) مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل صالح کیے (تو ان کے اعمال کے نتائج صرف بہتری ہی کے لیے ہیں۔ ان کے عملِ صالح کا بدلہ کبھی منقطع نہ ہوگا، (ہمیشہ پھل دے گا)

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ﴿٧﴾

(٧) پس (اس حقیقت کو سمجھ لینے کے بعد) کون ہے جو اعمال کے نتائج سے انکار کرے گا (اور اس بارے میں رسول کی تعلیم کو جھٹلائے گا؟)

أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ﴿٨﴾ ع ١ / ٢٠

(٨) کیا سب سے بڑا حکم کرنے والا خدا ہی نہیں ہے؟ (جس کے قانونِ جزا و سزا میں کبھی تبدیلی نہیں ہو سکتی؟)

آیاتها ١٩ — (٩٦) سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ (١) — رکوعها ١

سورۃ العلق مکی ہے اور اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴿١﴾

(١) پڑھیے (اے نبیؐ!) اپنے رب کا نام لے کر جس نے (سب کو) پیدا کیا۔

خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾

(٢) جمے ہوئے خون سے انسان کو پیدا کیا۔

اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴿٣﴾

(٣) پڑھیے، اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔

الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿٤﴾

(٤) جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھلایا۔

عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿٥﴾

(٥) انسان کو ان چیزوں کا علم دیا جن کو وہ نہ جانتا تھا۔

كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ ﴿٦﴾

(٦) ہرگز نہیں، انسان حد سے نکل جاتا ہے۔

أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ ﴿٧﴾

(٧) اس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔

إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ﴿٨﴾

(٨) بلاشبہ آپ کے رب کی طرف ہی پلٹ کر آنا ہے۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ﴿٩﴾

(٩) بھلا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو منع کرتا ہے؟

عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ﴿١٠﴾

(١٠) ایک بندے کو، جب وہ نماز پڑھتا ہے۔

أَرَأَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ﴿١١﴾

(١١) بھلا آپ ہی بتلائیں کہ اگر وہ بندہ راہِ راست پر ہو،

أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ﴿١٢﴾

(١٢) یا پرہیزگاری کی تلقین کرتا ہو!

أَرَأَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٣﴾

(١٣) بھلا بتائیے تو سہی (اگر یہ منع کرنے والا شخص) رسول کی تکذیب کرتا ہو

اور اس (دین حق) سے روگردانی کرتا ہو۔

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝۱۴
(۱۴) کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۝۱۵
(۱۵) ہرگز نہیں، اگر یہ شخص باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر اس کو گھسیٹیں گے۔

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝۱۶
(۱۶) وہ پیشانی، جو جھوٹی اور خطا کار ہے۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝۱۷
(۱۷) وہ اپنی مجلس (کے حامیان) کو بلا لے۔

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝۱۸
(۱۸) ہم بھی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے۔

كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝۱۹
(۱۹) ہرگز نہیں، آپ اس کی بات نہ مانیے اور خدا کے حضور سجدہ کیجئے اور (اس کا) قرب حاصل کرتے رہیے!

ع ۱۹ ۲۱

آیاتها ۵ (۹۷) سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ (۲۵) رکوعها ۱

سورۃ القدر مکی ھے اور اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱
(۱) ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر میں اتارا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲
(۲) اور تم سمجھے کہ لیلۃ القدر کیا شے ہے؟

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳
(۳) لیلۃ القدر (ایک عہدِ رحمت و دورِ برکت ہے جو) ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴
(۴) ملائکہ سماوی اور روح (حضرت جبرئیل) کا اپنے پروردگار کے حکم سے (سپردہ کام کی سرانجامی کیلئے) نزول ہوتا ہے۔

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵
(۵) یہ رات طلوع صبح تک (امان اور) سلامتی ہے۔

ع ۱ ۵ ۲۲

آیاتها ۸ (۹۸) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۰) رکوعها ۱

سورۃ البینۃ مدنی ھے اور اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
(۱) اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر تھے وہ (اپنے کفر سے) باز

وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ①

آنے والے نہ تھے جبتک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آجاتی۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ②

(٢) وہ (واضح دلیل) اللہ کا ایک رسول ہے جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے۔

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ③

(٣) جن میں بالکل درست تحریریں ہوں۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ④

(٤) مگر جب اہلِ کتاب کے پاس وہ کھلی دلیل آگئی تو اس کے بعد وہ اختلاف میں پڑ کر متفرق ہوگئے۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ⑤

(٥) حالانکہ ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہ دیا گیا تھا کہ وہ ایک اللہ کی بندگی کریں، خالص اسی کی اطاعت کرتے ہوئے، یک سو ہوکر، اور نماز قائم کریں اور زکواۃ ادا کریں اُور یہی درست دین ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ⑥

(٦) بلاشبہ اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر ہیں وہ یقیناً جہنم میں جائیں گے۔ اور ہمیشہ اس میں رہیں گے، یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ⑦

(٧) بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے، سو وہ دنیا کی بہترین ہستی ہیں۔

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ع⑧ ع ٨ ٢٢

(٨) ان کا صلہ ان کے رب کے ہاں دائمی جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی، یہ لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی! یہ جزا اس شخص کی ہے جو اپنے رب سے ڈر گیا!

اٰیاتها ٨ (٩٩) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ (٩٣) رکوعها ١

سورة الزلزال مدنی اور اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ①

(١) جب زمین پوری شدت کے ساتھ ہلائی جائے گی،

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ②

(٢) اور زمین اپنے (اندر کے) بوجھ نکال باہر ڈال دے گی

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ③

(٣) اور انسان کہے گا، "اس کو کیا ہوگیا ہے؟"

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ④

(٤) اس روز وہ اپنے حالات بیان کرے گی۔

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝٥
(۵) کیونکہ تیرے رب نے اسے ایسا کرنے کا حکم دیا ہوگا۔

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝٦
(۶) اس روز لوگ متفرق جماعتیں بن کر لوٹیں گے تا کہ ان کو ان کے اعمال دکھائے جائیں۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝٧
(۷) پھر جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝٨ ع ۸ ۲۴
(۸) اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا!

(اٰیاتها ۱۱) (۱۰۰) سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (۱۴) (رکوعها ۱)

سورۃ العادیات مکی ہے اور اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝١
(۱) قسم ہے (مجاہدوں کے) ان گھوڑوں کی (جو میدانِ جہاد میں) دوڑتے دوڑتے ہانپ جاتے ہیں

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝٢
(۲) پھر پتھروں پر اپنی ٹاپوں کے مارنے سے چنگاریاں نکالتے ہیں۔

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝٣
(۳) پھر صبح کے وقت (دشمنوں پر) چھاپے مارتے ہیں۔

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝٤
(۴) (اپنی تیز گامی سے) غبار بلند کرتے ہیں۔

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝٥
(۵) اور (دشمنوں کی صفوں) میں در آتے ہیں۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝٦
(۶) بلاشبہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝٧
(۷) اور وہ (اپنے ناشکرے پن پر) خود گواہ ہے۔

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝٨
(۸) اور وہ مال و دولت کی محبت میں بری طرح مبتلا ہے۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝٩
(۹) کیا اسے وہ وقت معلوم نہیں جب وہ مردے جو قبروں میں ہیں (زندہ کر کے) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے؟

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝١٠
(۱۰) اور جو کچھ سینوں میں مخفی ہے وہ سب ظاہر کر دیا جائیگا۔

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝١١ ع ۱ ۲۵
(۱۱) یقیناً ان کا رب، اس دن، ان کے احوال سے پوری طرح آگاہ ہوگا۔

آیاتها ۱۱ (۱۰۱) سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۰) رکوعها ۱

سورۃ القارعہ مکی ہے اور اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾
(۱) وہ کھڑ کھڑانے والا حادثہ،

مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾
(۲) کیا ہے وہ کھڑ کھڑانے والا حادثہ؟

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾
(۳) آپ کو کیا معلوم کہ وہ کھڑ کھڑانے والا حادثہ کیا ہے؟

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾
(۴) جس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح پراگندہ ہوں گے۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾
(۵) اور پہاڑ رنگ برنگ کے دھنکے ہوئے اون کی طرح ہو جائیں گے۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾
(۶) پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾
(۷) وہ دل پسند عیش میں ہوگا۔

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾
(۸) اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾
(۹) تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ﴿۱۰﴾
(۱۰) اور آپ کو کیا معلوم کہ ہاویہ کیا ہے؟

نَارٌ حَامِيَةٌ ۧ﴿۱۱﴾ ع ۱ ۲۶
(۱۱) وہ دہکتی ہوئی آگ ہے!

آیاتها ۸ (۱۰۲) سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ (۱۶) رکوعها ۱

سورۃ التکاثر مکی ہے اور اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾
(۱) کثرتِ لذائذ اور فوائد دنیوی کی غفلت نے تمہیں بیدار نہ ہونے دیا!

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾
(۲) یہاں تک کہ قبروں کا چہرہ تمہیں نظر آ گیا!

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾
(۳) ہرگز نہیں، آگے جان لوگے۔

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾
(۴) پھر بھی ہرگز نہیں، آگے جان لوگے۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾
(۵) ہرگز نہیں، اگر تم یقینی طور پر جان لیتے (تو کبھی غفلت میں نہ پڑتے)!

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۙ﴿٦﴾ (٦) بخدا،تم دوزخ ضرور دیکھ کر رہو گے۔

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۙ﴿٧﴾ (٧) پھر(سن لو! کہ) تم اسکو بالکل یقین کے ساتھ دیکھ لوگے۔

ع ٨ ٢٧ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴿٨﴾ (٨) پھر اس روز تم سے ان (دنیوی) نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا!

ایاتها ٣ (١٠٣) سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ (١٣) ركوعها ١

سورة العصر مکی ھے اور اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْعَصْرِ ۙ﴿١﴾ (١) قسم ہے اس عصرِ (انقلاب اور دورِ تغیرات) کی

إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۙ﴿٢﴾ (٢) (جو پچھلے دور کو ختم کرتا اور نئے دور کی بنیاد رکھتا ہے) کہ نوعِ انسانی کے لیے دنیا میں نقصان و ہلاکت کے سوا کچھ نہیں۔

ع ٢ ٢٨ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾ (٣) مگر ہاں وہ (نفوسِ قدسیہ) جو قوانینِ الٰہیہ پر ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ اختیار کیے، ایک دوسرے کو (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعے سے) دینِ حق کی وصیت کرتے رہے نیز صبر و استقامت کی بھی انہوں نے تعلیم دی۔

ایاتها ٩ (١٠٤) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ (٣٢) ركوعها ١

سورة الھمزة مکی ھے اور اس میں نو آیتیں اور ایک رکوع ھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۙ﴿١﴾ (١) تباہی ہے ہر اس شخص کے لیے جو طعنہ دینے والا، عیب تلاش کرنے والا ہے۔

الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۙ﴿٢﴾ (٢) جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کے رکھا۔

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ﴿٣﴾ (٣) وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا۔

كَلَّا ۖ لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾ (٤) ایسا ہرگز نہیں ہوگا، بخدا اسے حطمہ میں پھینکا جائے گا۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ (٥) اور تمہیں کیا معلوم کہ حطمہ کیا ہے؟

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿٦﴾
(٦) وہ اللہ کی دہکتی ہوئی آگ ہے۔

الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿٧﴾
(٧) جو دلوں تک جا پہنچے گی۔

اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿٨﴾
(٨) وہ ان (اہلِ جہنم) پر بند کر دی جائے گی۔

فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۠﴿٩﴾ ع ٩ ٢٩
(٩) اس حال میں کہ وہ بڑے بڑے ستونوں میں (جکڑے ہوئے) ہونگے!

آیاتها ٥ (١٠٥) سُوْرَةُ الْفِیْلِ مَكِّیَّةٌ (١٩) رُكُوْعُهَا ١

سورة الفيل مکی ھے اور اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ؕ﴿١﴾
(١) (اے پیغمبرؐ!) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے اس لشکر کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ جو ہاتھیوں کا ایک غول لے کر مکہ پر حملہ ہوا۔)

اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۙ﴿٢﴾
(٢) خدا نے ان کے تمام داؤ غلط نہیں کر دیے؟

وَّاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۙ﴿٣﴾
(٣) اور ان پر عذاب کی نحوستوں کے غول نازل نہیں کیے؟

تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ﴿٤﴾
(٤) جنہوں نے انہیں سخت بربادی میں مبتلا کر دیا (جو ان کے لیے لکھ دی گئی تھی۔)

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۠﴿٥﴾ ع ٥ ٣٠
(٥) یہاں تک کہ پامال شدہ کھیت کی طرح تباہ ہو گئے۔

آیاتها ٤ (١٠٦) سُوْرَةُ قُرَیْشٍ مَكِّیَّةٌ (٢٩) رُكُوْعُهَا ١

سورة القریش مکی ھے اور اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ﴿١﴾
(١) (چونکہ) قریش مانوس ہوئے

اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۚ﴿٢﴾
(٢) (یعنی) سردی اور گرمی کے سفروں سے مانوس ہونے کی وجہ سے۔

فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۙ﴿٣﴾
(٣) ان کو چاہیے کہ اس خانۂ خدا (کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں۔

الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۠﴿٤﴾ ع ٤ ٣١
(٤) جس نے ان کو بھوک میں کھانا کھلایا، اور خوف سے انہیں امن دیا۔

آیاتها ٧ (١٠٧) سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ (١٧) رکوعها ١

سورۃ الماعون مکی ہے اور اس میں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ①	(١) (اے نبی ﷺ!) بھلا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو (جزا اور سزا کی) تکذیب کرتا ہے؟
فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ②	(٢) یہ وہی شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ③	(٣) اور مسکین کو کھانا دینے کی (لوگوں کو) ترغیب تک نہیں دیتا۔
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ④	(٤) سو ایسے نمازیوں کے لیے تباہی ہے۔
الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ⑤	(٥) جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ⑥	(٦) جو ریا کاری کرتے ہیں۔
وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ⑦ ع	(٧) اور لوگوں کو روزمرہ کے برتنے کی معمولی چیز دینے سے گریز کرتے ہیں۔

ع ١ ٧ ٢٢

آیاتها ٣ (١٠٨) سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ (١٥) رکوعها ١

سورۃ الکوثر مکی ہے اور اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ①	(١) (اے نبی ﷺ!) ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمائی ہے۔
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ②	(٢) لہٰذا آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ③ ع	(٣) یقیناً تمہارا بدخواہ ہی بے نام ونشان ہونے والا ہے!

ع ١ ٣ ٢٢

آیاتها ٦ (١٠٩) سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ (١٨) رکوعها ١

سورۃ الکافرون مکی ہے اور اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ①	(١) (اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے "اے کافرو!
لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ②	(٢) میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کر رہے ہو۔
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ③	(٣) اور نہ تم اس کی پرستش کرتے ہو جس کی میں عبادت کر رہا ہوں۔

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾
(۴) اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم نے عبادت کی۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾
(۵) اور نہ ہی تم میرے معبود کی پرستش کرنے والے ہو

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۧ﴿۶﴾ ع ۱ ۶ ۲۴
(۶) تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے"!

اٰیاتها ۳ (۱۱۰) سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۴) رکوعها ۱

سورة النصر مدنی ھے اور اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾
(۱) جب کہ خدا کی نصرت آپہنچی اور (حق وصداقت کو) فتح ہوئی۔

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾
(۲) اور تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ دینِ الٰہی میں لوگ جوق در جوق داخل ہو رہے ہیں۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۧ﴿۳﴾ ع ۱ ۳ ۲۵
(۳) تو، اب پروردگار کی حمد وثنا کرو اور اپنی خطاؤں کی معافی مانگو۔ یقیناً وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے!

اٰیاتها ۵ (۱۱۱) سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ (۶) رکوعها ۱

سورة اللھب مکی ھے اور اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ﴿۱﴾
(۱) ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوگیا!

مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ﴿۲﴾
(۲) نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ جو کچھ اُس نے کمایا تھا۔

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚۖ﴿۳﴾
(۳) وہ ضرور ہی شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا۔

وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ﴿۴﴾
(۴) اور اس کی بیوی بھی جو (ایندھن کی) لکڑیاں اٹھانے والی ہے۔

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۧ﴿۵﴾ ع ۱ ۵ ۲۶
(۵) اس کی گردن میں مونج کی رسی ہوگی!

اٰیاتها ۴ (۱۱۲) سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ (۲۲) رکوعها ۱

سورة الاخلاص مکی ھے اور اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾
(۱) (اے نبیؐ!) کہو، اللہ کی ذات یگانہ ہے،

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿٢﴾ | (٢) اسے کسی کی احتیاج نہیں۔

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿٣﴾ | (٣) نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ﴿٤﴾ | (٤) نہ کوئی ہستی اس کے درجے اور برابر کی ہوئی! ع ١ ٣٧

سورة الفلق مکی ہے اور اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

اٰيَاتُهَا ٥ (١١٣) سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ (٢٠) رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿١﴾ | (١) (اے نبیؐ!)، آپ کہیے، ”میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿٢﴾ | (٢) ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿٣﴾ | (٣) اور رات کی تاریکی کے شر سے (بھی پناہ لیتا ہوں) جبکہ وہ چھا جائے۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿٤﴾ | (٤) اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۧ﴿٥﴾ | (٥) اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے! ع ١ ٣٨

سورة الناس مکی ہے اور اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

اٰيَاتُهَا ٦ (١١٤) سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ (٢١) رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿١﴾ | (١) (اے نبیؐ!)، آپ یوں کہیے، ”میں پناہ لیتا ہوں انسانوں کے رب،

مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿٢﴾ | (٢) انسانوں کے بادشاہ،

اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿٣﴾ | (٣) انسانوں کے معبودِ حقیقی کی،

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿٤﴾ | (٤) اس وسوسہ ڈالنے والے، پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے،

الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿٥﴾ | (٥) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ﴿٦﴾ | (٦) وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے!“ ع ١ ٣٩